سوویت یونین کی تاریخ

(مختصر)

بدیسی زبانوں کا اشاعت گھر
ماسکو

ترجمہ: حبیب الرحمن (پہلے تین باب) اور ظ انصاری (چوتھا باب)

فہرست

روس کی متحدہ کثیر قومی ریاست
(پندرھویں صدی کے آخر اور سولہویں صدی میں)

کسان غلامی کی شدت کے دور میں روس کی حالت — سرمایہ‌دارانہ رشتوں کا آغاز اور ارتقا

(سترھویں صدی سے نصف انیسویں صدی تک)

چوتھا باب (گ — گولیکوف) — سوشلزم کا دور

پہلا باب

ابتدائی برادری اور غلامی کا نظام

سوویت یونین کی سرزمین پر قدیم تہذیبیں

آثار قدیمہ کے سوویت ماہرین نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ سوویت یونین کے موجودہ علاقے کے جنوبی منطقے اس وسیع رقبے کا ایک حصہ تھے جس میں انسان کا ارتقا ہوا اور جہاں سے ابتدائی دور کا انسان شمالی منطقوں کی طرف منتقل ہوا — چیلیائی (Chellean) تہذیب کے قدیم حجری (Palaeolithic) دور کے ابتدائی زمانے کا ایک پڑاؤ ستانی‌دار (آرمینیا) میں پایا گیا ہے اور اچیولیائی (Acheulean) تہذیب (جو اس کے بعد کی تہذیب ہے لیکن ہے قدیم حجری دور ھی) کی نشاندھی کرنےوالی بہت سی جگہیں آرمینیا، ابخازیا، یوکرین، کرائمیا اور ترکمانیہ میں ملی ھیں — اس علاقے کی سب‌ٹراپیکل گرم آب و ہوا میں ابتدائی زمانے کے لوگ چھوٹے چھوٹے گروھوں میں رہتے تھے — ان کا کام غذا جمع کرنا اور ملکر شکار کھیلنا تھا — ان کے ھتھیار پتھر کے ہوتے تھے، چھوٹے اور بسولی نما — برف کے ریلے نے ماؤستریائی (Mousterian) دور میں جنوب کی طرف زبانوں کی شکل کے دو زبردست خطے پیدا کر دئے، جو آج کے شہر کلاچ بر دون اور شہر کانیف بر دنیپر تک پہنچ گئے تھے جس کی وجہ سے شمال مشرقی یورپ کی آب و ہوا، جانوروں اور ابتدائی انسان کے رھن سہن میں تبدیلیاں پیدا ہوئیں — گرمی پسند کرنےوالے جانوروں کی جگہ دیوپیکر جانوروں (mammoth fauna) نے لے لی — ان میں میمتھ، یعنی قدیم زمانے کا ھاتھی،

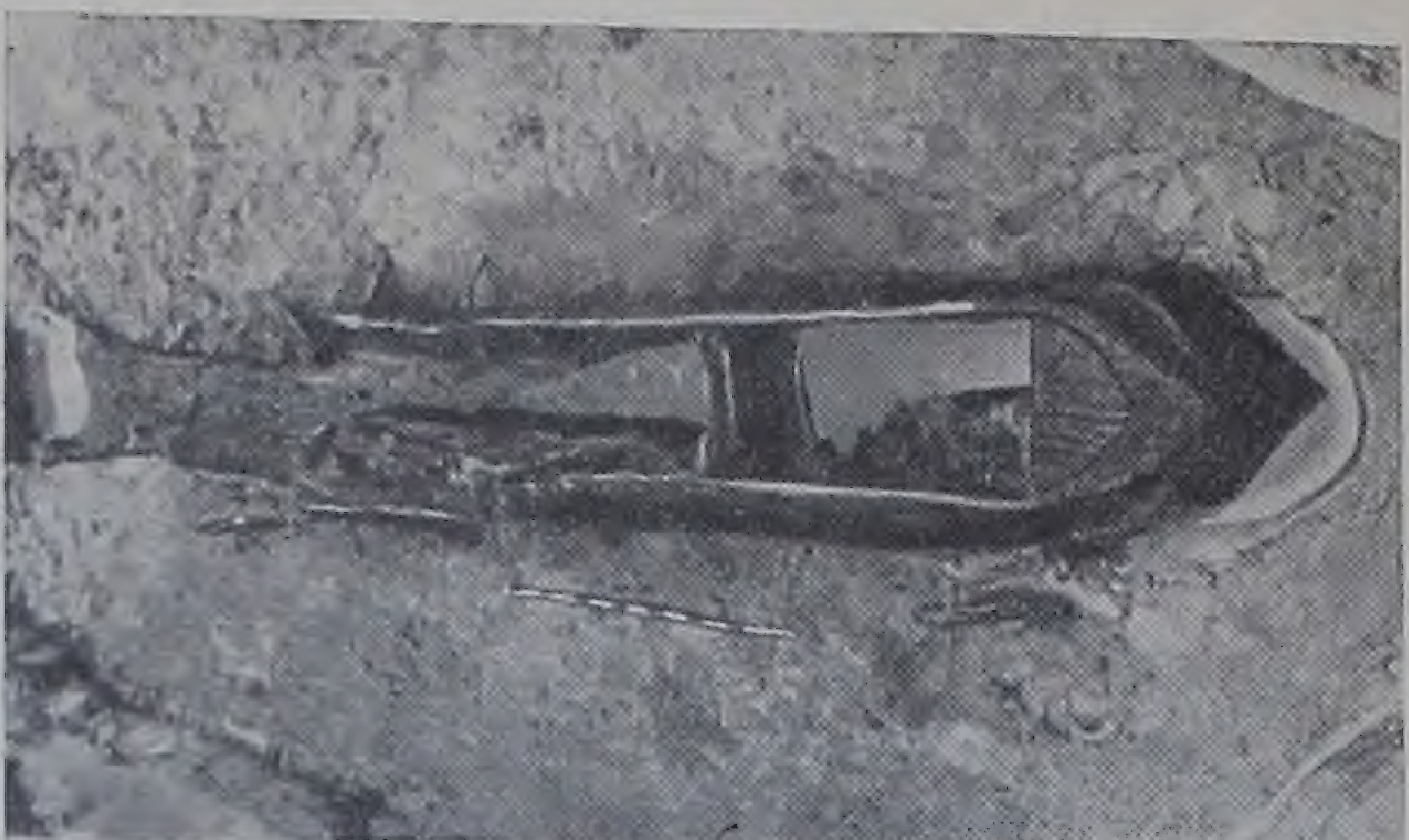
اون‌والے گینڈے، کھوھوں میں رھنے‌والے ریچھه اور رینڈیر تھے — اس وقت آدمی کا زیادہ تر کام بڑے بڑے غول میں رھنے والے جانوروں کا شکار تھا کیونکه یہی اس کی غذا تھے اور پوری برادری ان جانوروں کے ھنکوے اور شکار میں حصه لیتی تھی — اس دور تک پہنچتے پہنچتے شکاریوں کی بڑی بڑی برادریاں پہلے دوروں کے مقابله میں زیادہ مدت تک ایک ھی جگه پڑاؤ کرنے لگی تھیں (دریائے کوبان پر قدیم السکایا پڑاؤ)—ماؤستریائی دور کے لوگ پتھر کے بہتر ھتھیار استعمال کرنے لگے تھے (پتھر کے نوکدار ٹکڑے اور دھاردار آلے) — انہوں نے آگ جلانا بھی سیکھه لیا تھا اور غاروں میں رھنے لگے تھے — شدید آب و ھوا کے باوجود آدمی مشرقی یورپ کے جنوبی اور حتی که وسطی منطقوں (اوندوری، والگاگراد کے قریب رھایشی غار) اور دریائے دیسنا کے وسطی علاقوں میں پھیلنے لگا — سوویت علاقے میں سب سے پرانی نیانڈیرتھل (Neanderthal) قبریں کرائمیا کے قدیم رھائشی غاروں (کیئک کوبا، استاروسیلئے) اور وسط ایشیا (تیشک تاش) میں ھیں —



چقماق پتھر کا بسولی نما اوزار جو دریائے چوسووایا کے کنارے، پیشچیرنی لاگ کے مقام پر جدید حجری دور کے کیمپ سے برآمد ھوا ھے

قدیم حجری دور کے آخری زمانے (Upper Palaeolithic) میں پتھر کے کام کی ٹکنیک میں بڑی ترقی ھوئی اور لکڑی، ھڈی، سینگ اور چمڑے وغیرہ کے کاموں کے لئے خاص اوزار مثلاً پتھر کی چھینیاں ، ستالیاں، چھریاں اور بسولے وغیرہ اور بہتر ھتھیار بھی جیسے برچھوں اور تیروں میں لگانے‌والے پتھر کے نوکدار پھل اور پھینک کر مارنے‌والے آلات اور ھڈی کے آنکڑے‌دار برچھے بننے لگے — یه وہ عہد تھا جس میں ابتدائی آرٹ، رنگین مصوری اور ھڈی کے مجسموں کا پہلی مرتبه ظہور ھوا — دریائے دون کے کنارے کوستنکی اور گاگارینو کی بستیوں کے قریب، دریائے راگوزنا کے کنارے (سیئم کا معاون دریا) اودییوو،

دریائے سودوست کے کنارے یلسیبویچی، شہر ایرکوتسک کے قریب مالٹا اور بوریت کی بستیوں کے قریب، چھوٹی چھوٹی نسوانی مورتیاں پائی گئی ہیں جو دیوی ماتا کی مورتیاں سمجھی جاتی ہیں — ان چیزوں سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ قدیم حجری دور کے آخری زمانے کی برادری کا نظام مادری تھا — وہاں کی قدیم بستیوں کی جگہ پر بڑے بڑے اجتماعی رہائش کے مکانوں کے نشان اب تک



جدید حجری دور کی شاہ بلوط کی کشتی جو لکڑی اندر سے تراش کر بنائی گئی ہے — یہ کشتی شہر ورونیژ کے قریب دریائے دون کے پہاڑی کنارے پر چھ میٹر کی گہرائی سے ۱۹۵۴ء میں نکلی تھی — اس کی لمبائی سات میٹر ہے

محفوظ ہیں — پہلے پہل اسی قسم کے گھر شہر بریانسک کے قریب تیمونوفکا میں دریافت کئے گئے تھے — دریائے دون کے کنارے کوستنکی گاؤں کے قریب اسی قسم کے ایک گھر کے نشان پائے گئے ہیں، ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ گھر ۳۰ میٹر لمبا اور دس میٹر چوڑا تھا — اس میں بہت سے چولہے تھے — دریائے دیسنا کے کنارے پوشکاری گاؤں کے قدیم اجتماعی رہائش کے مکان میں تین کمرے سے تھے جن کا مجموعی رقبہ پچاس مربع میٹر تھا اور ہر ایک میں ایک ایک چولھا تھا — قدیم حجری دور کے آخری زمانے کی بہت سی بستیوں سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اس وقت تک آبادی کافی بڑھ گئی تھی — سوویت یونین کے علاقے میں ۱۹۵۴ء تک اس طرح کی تین سو بستیاں دریافت کی جا چکی تھیں

اور قدیم حجری دور کے ابتدائی زمانے کی بستیوں کی تعداد سو سے کچھہ کم تھی ــ قدیم حجری دور کے آخری زمانے کی بستیاں جارجیا (دیویس خوریلی)، ترکمانیہ اور تاجکستان میں بھی پائی گئی ھیں ــ

قدیم حجری دور کے آخری زمانے کے اختتام تک برف کا ریلا ختم ہوتے ہوتے انسان موجودہ سوویت علاقے کے شمالی منطقوں میں بھی پھیل گیا ــ اورال کی پہاڑیوں میں دریائے چوسووایا کے دھانے اور سائبیریا میں دریائے انگارا اور دریائے لینا کے دھانوں تک قدیم حجری دور کے آخری زمانے کی بستیاں پائی گئی ھیں ــ میسولتھیائی (Mesolithic) دور (قدیم حجری دور کا درمیانی



سائبیریا میں جدید حجری دور کی پتھر سے بنائی ہوئی مچھلی

زمانہ ـــ تیرھویں سے پانچویں ہزار سال قبل مسیح تک) میں انسان زیادہ تیزی سے پھیلنے لگا جس کی مختلف وجوہ تھیں ــ اب صرف پتھر کے معمولی ھتھیاروں کے بجائے ایسے اسلحہ استعمال ہونے لگے تھے، جن میں لکڑی یا ھڈی کے دستے لگے ہوتے تھے، نئے اوزار رائج ہو گئے تھے خصوصاً کاٹنے والے اوزار، تیر کمان ایجاد ہو چکے تھے جن کی وجہ سے شکار زیادہ ملنے لگا تھا اور ماھی گیری میں بھی ترقی ہوئی تھی ــ اس دور میں سوویت یونین کی جنگلی پٹی کی بستیوں میں شکاریوں اور ماھی گیروں کے چھوٹے چھوٹے گروہ رہتے تھے ــ یہ بستیاں دریاؤں کے کنارے اکثر ریتیلے ٹیلوں پر بنائی جاتی تھیں (گریمیاچیے اور یلین بور وغیرہ) ــ پوری برادری کی زندگی کے لئے غذا جمع کرنا (پانی کے جانور وغیرہ) بڑی اھمیت رکھتا تھا خصوصاً سمندر کے ساحل اور جنوبی علاقوں

میں۔ میسولتھیائی بستیوں میں سب سے زیادہ اہم استونیائی سوویت سوشلسٹ ریپبلک میں کندا کی بستی ہے۔

نیولیتھیائی یا جدید حجری دور (پانچ ہزار سال سے دو ہزار سال قبل مسیح تک) میں پتھر کے اوزاروں کی تیاری میں اور ترقی ہوئی اور پالش اور سوراخ کرنے کی ٹکنیک معلوم کی گئی۔ خول کی ہوئی کشتیاں، برف گاڑیاں اور برف پر چلنے کے جوتے بننے لگے جن کے بنانے میں مختلف قسم کے کاٹنے والے اوزاروں، بسولوں اور رکھانیوں کی ضرورت ہوتی تھی۔ مٹی کے برتن بھی پہلے پہل بنائے گئے۔ آثار قدیمہ کے سوویت ماہروں نے نیولیتھیائی تہذیب کی مختلف مقامی صورتیں پیش کی ہیں جن کا رواج غالباً مختلف قبائلی گروہوں یا قبائلی جتھوں میں تھا۔ ان میں سے ہر تہذیب اپنے خاص قسم کے پتھر اور ہڈی کے آلوں، اوزاروں اور برتنوں پر نقش و نگار سے پہچانی جاتی ہے۔ (علم الانسان کی معلومات کی مثالوں کے مطابق یہ پتہ چلتا ہے کہ ابتدائی قبائل جو نقش و نگار بناتے تھے ان کا تعلق اپنے قبیلے کے عقیدے یا قبائلی نشانوں سے ہوتا تھا۔ وہ مختلف قبیلوں میں مختلف ہوتے تھے۔ البتہ ان قبیلوں کے نقش و نگار یکساں ہوتے تھے جن میں گہرا باہمی تعلق ہوتا تھا)۔ اس قسم کے تمام مشاہدوں کا سلسلہ ملا کر مورخ بتا سکتے ہیں کہ کون سے قبائل کس علاقے پر قابض تھے اور انہوں نے کہاں کہاں ہجرت کی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ میسولتھیائی دور کے آخر تک وہ قبائلی جتھے جو جنوبی ماورائے اورال کے علاقے میں رہتے

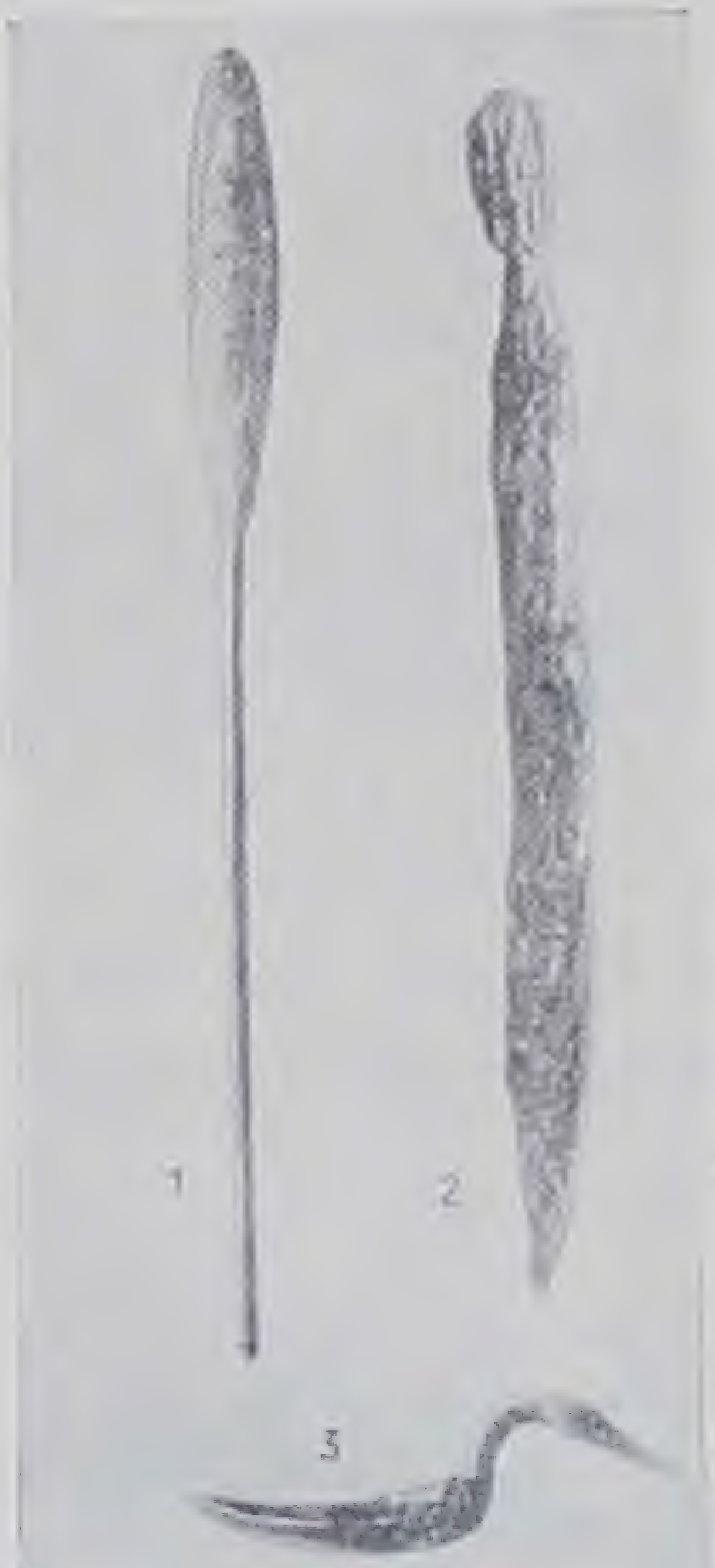


جدید حجری دور کی ہڈی سے بنی ہوئی چیزیں: (۱) بارہسنگھا جو اولینیوستروفسکی کے قدیم قبرستان سے برآمد ہوا ہے۔ (۲) کسی چڑیا کا سر۔ (۳) یہ بانسری ریازان کے علاقے میں چورنیا گورا کے جدید حجری دور کے کیمپ سے برآمد ہوئی ہے

تھے مغربی سائبیریا کے کافی حصے میں پھیل گئے تھے — شمالی دریاؤں اور ان کے معاونوں کے کنارے وہ مغرب کی طرف بڑھتے گئے اور موجودہ شہر وولگدا کے علاقے، کریلیا اور بالٹک ریپلکوں کے علاقے میں آباد ہو گئے —

اوکا اور کلیازما ندیوں کے زیادہ گھنی آبادی والے بیسن میں متعدد مخصوص قبائلی علاقے تھے جن کی اپنی تہذیب تھی مثلاً لیالوو (قدیم ترین)، بیلف، ریازان، والوسوو اور بلاخنا تہذیبیں —

یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ ان میں سے بعض قبیلے والگا اوکا ندیوں کے علاقے سے سوویت یونین کے شمالی یورپی حصے میں منتقل ہو گئے اور ان قبائل کا مرکز بن گئے جن کا تعلق کارگوپولئے، بحیرۂ سفید اور کریلیائی تہذیبوں سے تھا — اس ہجرت کا نتیجہ یہ ہوا کہ پورے شمال میں دریائے اوکا سے لیکر بحیرۂ سفید تک اور اورال کے علاقے میں نیولیتھیائی دور کے آخر تک ایک ایسا کلچر پیدا ہو گیا جس میں مٹی کے برتن دندانے دار ہوتے تھے لیکن ڈیزائن مختلف تھے — غالباً یہ تہذیب رکھنے والے قبیلے فنی— اوگری قبائل کے آبا و اجداد تھے— نیولیتھیائی دور کے آخر تک شکار اور ماھی گیری ان کے خاص پیشے رہے — اورال اور دریائے انگارا تک سائبیریائی تائیگا کی نیولیتھیائی تہذیبوں کی خصوصیت یہ ہے کہ ان میں شکار کو ماھی گیری کے مقابلہ میں زیادہ اھمیت دی جاتی تھی (ایسا کوفکا اور سیروف تہذیبیں)— ماورائے بائیکال کے علاقے میں نیولیتھیائی دور کے قبرستانوں میں مردوں اور عورتوں دونوں کی قبروں کے اندر تیر کمان پائے گئے ھیں جو مادری برادری کی خاص نشانی ھیں— دستکاری کے بعض ایسے نمونے پائے گئے ھیں جن سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ موجودہ سوویت یونین



(۱) لکڑی کا چپو — (۲) مورتی جو اورال میں گوربونوفسکی کے دلدلوں سے برآمد ہوئی ہے— (۳) لکڑی کا پیالہ

کے جنگلی منطقوں میں بسنے والے بعض قبائل نے دو ہزار سال قبل مسیح میں کھیتی باڑی شروع کر دی تھی — وولگدا کے علاقے میں مدلونا میں ایسے مکانوں کی کھدائی ہوئی ہے جو دریا کے کنارے کھمبوں پر بنے ہوئے تھے — کھدائی کے دوران سنئی کے بیج اور چرخا برآمد ہوا — اورال میں گوربنوفسکی کے دلدلوں سے تیل نکالنے والا کولھو نکلا اور لیتویا میں سارنیت سے جہاں نیولیتھیائی بستی تھی لکڑی کے کھرپے — اس دور میں لوگ اپنے قبائلی قبرستانوں میں دفن کئے جاتے تھے لیکن دستکاری کا جو سامان قبروں سے نکلا ہے اس سے ملکیت کی تفریق نہیں ظاہر ہوتی ہے (مثلاً اولینیوستروفسکی اور ماری‌وپول کے قبرستان) — نیولیتھیائی آرٹ چٹانوں پر ڈرائنگ اور نقوش کے ذریعے پیش کیا گیا ہے اور وسیع علاقے میں پھیلا ہوا ہے (جھیل اونیگا، بحیرۂ سفید کا ساحل، قفقاز — کوہستان، سائبیریا، وسط ایشیا — زروت سائی) — قدیم حجری دور کی طرح یہاں بھی جانور چھائے ہوئے ہیں یعنی زیادہ‌تر شکار کی ڈرائنگ ملتی ہے جو محض خاکوں کی شکل میں ہے — اس کے برعکس جانوروں کے پتھر یا ھڈی کے جو چھوٹے چھوٹے مجسمے ملتے ھیں ان میں اصل سے بڑی مناسبت پائی جاتی ہے —

سوویت یونین کے جنوب میں نیولیتھیائی قبیلوں نے سب‌ٹراپیکل خطے کی جغرافیہ اور آب و ہوا اور قدیم تہذیب کے مرکزوں سے قربت کی وجہ سے زیادہ تیزی کے ساتھ ترقی کی — ماورائے قفقاز، کرائمیا اور وسط ایشیا کے بعض قبیلے (جنوبی ترکمانیہ میں جیتون بستی جو چار ہزار سال قبل مسیح تھی) نیولیتھیائی دور میں کاشتکار اور گلہ بان بن چکے تھے — ایونیو لیتھیائی (Aëneolithic) دور میں (جو شمالی نیولیتھیائی دور کا ہم عصر ہے) سوویت یونین کے جنگلی اور کھلے اسٹیپی علاقوں کے جنوبی قبائل زیادہ تر کدال سے کھود کر کاشت کرتے تھے اور مویشی پالتے تھے (مویشی، بھیڑیں، سور اور بعد میں وسط ایشیا میں گھوڑے اور اونٹ) — سوویت یونین میں سب سے پرانے کاشتکار جنوبی ترکمانیہ کے اناؤ (Anau) تہذیب کے لوگ تھے — یہ تہذیب چار ہزار سال قبل مسیح رائج تھی — ایونیولیتھیائی دور میں اناؤ کے برتن بھی خاصی اہمیت رکھتے ھیں کیونکہ وہ مختلف قسموں کے نازک نقش و نگار سے مزین ھیں —

جارجیا، آرمینیا اور آذربائجان (کول تاپا اور شین گویت) کے علاقوں میں قدیم‌ترین زرعی بستیاں تین ہزار سال قبل مسیح کی ھیں — اس تہذیب کے




بائیں —— شین گویت کا سیاہ روغن کیا ہوا چمکدار برتن — دائیں —— ترائیلتی کا سنہرا پیالہ جس پر گنگا جمنی کام اور پتھر کا جڑاؤ ہے

برتنوں پر سیاہ روغن اور لال نقش و نگار ہوتے تھے — شمالی قفقاز میں شہر نالچیک کا قبرستان اسی دور کی نشانی ہے اور سب سے آخری قبرستان وہ ہے جو مقامی گلہ بانوں کی آبادی نے چھوڑا ہے — ایونیولیتھیائی تریپولئے (Tripolye) تہذیب کا دوسری تہذیبوں کے مقابلہ میں بڑے غور سے مطالعہ کیا گیا ہے — یہ ان قبائلیوں کی تہذیب ہے جو دریائے دنیستر اور دنیپر کی وادیوں میں تین اور دو ہزار سال قبل مسیح میں پھیل گئے تھے — تریپولئے کے لوگوں نے بڑے بڑے گاؤں چھوڑے ہیں جو کئی ہیکٹر کے رقبے میں آباد تھے، ان میں دو سو سے زیادہ گھر ہوتے تھے جو دائرے میں بنے ہوتے تھے — بیچ کی کھلی جگہ مویشیوں کے باڑے کے طور پر استعمال ہوتی تھی — بڑے مادری خاندانوں کے مکانات میں جو دستکاری کے نمونے پائے گئے ہیں ان میں مٹی کے رنگے ہوئے برتن (جن میں سے بعض اناج کے لئے استعمال ہوتے تھے)، پتھر اور ہڈی کی کدالیں اور ہاتھ چکیاں پائی گئی ہیں — تریپولئے میں بہت سی عورتوں کی مورتیاں پائی گئی ہیں جو مادری دور میں قبائلی پوجاپاٹ کے لئے استعمال ہوتی تھیں —

سوویت یونین کے علاقے میں تین ہزار سال قبل مسیح کے آخری زمانے میں پہلے تانبے اور پھر کانسے کا استعمال شروع ہوا — یہ تھا کانسے کا عہد — کانسے کے عہد کی قدیم ترین تہذیب اپنی آخری منزلوں میں غاروالی قبروں کی تہذیب کہلاتی تھی — یہ ان قبائل کی تہذیب تھی جو دنیپر اور والگا کے درمیان رہتے تھے — تین ہزار سال قبل مسیح کے آخری زمانے میں

یہ قبائل دو گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک گروہ کی نمائندگی والگا کی نچلی وادی میں پولتافکا تہذیب سے ہوتی ہے اور دوسرے گروہ کی نمائندگی زمین دوز قبرستانوں (catacombs) کی تہذیب سے، جو دون اور دنیپر کے درمیان رائج تھی۔

ترقی یافتہ کانسے کے عہد میں ایک جگہ آباد ہوکر کاشتکاری کرنے اور مویشی پالنے کی معیشت دون اور والگا کے اسٹیپی میدانوں میں رائج ہو چکی تھی اور جنوبی سائبیریا تک پھیلتی چلی گئی تھی۔ اس کی بنیاد مویشیوں کے لئے چراگاہوں اور ایسی زمینوں کی کاشتکاری پر تھی جن کو دریاؤں کے سیلاب سیراب کرتے تھے۔ سوویت یونین کے یورپی علاقے کے اسٹیپی میدانوں میں سروبنیا (srubnaya) تہذیب بہت اہم ہوگئی۔ یہ تہذیب بھی کانسے کے دور کی تہذیب ہے جو دو ہزار سال قبل مسیح کے لگ بھگ تھی۔ اس تہذیب میں قبریں لکڑی کے چوکور حجروں کی طرح ہوتی تھیں۔ مویشی پالنا اس تہذیب کا سب سے بڑا پیشہ تھا اور سماجی ڈھانچہ سر قبیلی تھا۔آبادی بڑھی اور گلوں کے اضافے سے زیادہ چراگاہوں کی ضرورت پڑی۔ ان وجوہ سے مجبور ہو کر سروبنیا قبائل مغرب کی طرف بڑھے اور زمین دوز قبرستانوں والی تہذیب کے قبیلیوں کو مار بھگایا یا اپنے میں ضم کر لیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سروبنیا قبائل سائتھیوں (Scythians) کے آبا و اجداد تھے اور ہند یورپی قوموں کے گروہ میں سے تھے۔



مٹی کا چھوٹا بت جو وی‌خواتانس گاؤں کے نزدیک تریپولئے قبرستان سے برآمد ہوا ہے

کانسے کے عہد کے قدیم‌ترین کلچروں میں جنوبی سائبیریا اور التائی کے اسٹیپی میدانوں کی افانسیفسکایا تہذیب تھی۔ اس تہذیب کے قبیلے شکار چھوڑ کر چرواہوں کا پیشہ اختیار کرنے لگے جس سے ان میں سر قبیلی رشتے پیدا ہوئے۔ کانسے کی دھات‌سازی نے ان رشتوں کو اور مضبوط کیا۔ دو ہزار سال قبل مسیح کے وسط میں ایک اور تہذیب جس کو اندرونوفسکایا کہتے ہیں دریائے ینی‌سی اور دریائے اورال کے درمیان وسیع علاقے میں پھیل گئی۔

اس تہذیب کی خصوصیتیں کانسے کی بہت زیادہ ترقی یافتہ دھات سازی، مویشیوں کا بہترین پالن پوسن اور اچھی کاشتکاری تھیں۔ شمالی چین کے زبردست اثرات کے تحت دو ہزار سال قبل مسیح کے آخری زمانے سے قراسوک تہذیب دریائے اوب اور ینیسی کے کنارے اور التائی اور سیان کے پہاڑی علاقوں میں پروان چڑھی —

تین ہزار سال قبل مسیح کے آخر اور دو ہزار سال قبل مسیح کی ابتدا میں دریائے دیسنا اور دریائے دنیپر کے وسطی علاقوں میں وسطی دنیپر تہذیب کے قبائل رہنے لگے جن کا خاص پیشہ مویشی پالنا تھا — زیادہ شمالی علاقوں میں تین ہزار سال قبل مسیح کے آخر سے فتیانوو میں کانسے کے عہد کی تہذیب بہت نمایاں ہو گئی جو وسطی دنیپر کی تہذیب سے بہت کچھ ملتی جلتی ہے — بہت سے قبرستان اس تہذیب کی نمائندگی کرتے ہیں — اوکا اور والگا کے دوآبے میں بھی یہ تہذیب پائی جاتی تھی کیونکہ ایک قبائلی جتھے نے جس کا رشتہ وسطی دنیپر کے قبائل سے تھا مشرق کی طرف ہجرت کی تھی — فتیانوو تہذیب، خصوصاً گلہ بانوں کی تہذیب ان تمام مقامی قبائل کی تہذیب سے بہت مختلف تھی جن کے برتن دندانے دار قسم کے ہوتے تھے اور جو ابھی تک نیولیتھیائی شکاریوں اور ماہی گیروں کی تہذیبی سطح پر تھے — دو ہزار سال قبل مسیح تک پہنچتے پہنچتے والگا کی وادی کے اوکا — کاما علاقے میں اور اورال کی پہاڑیوں کے دامن میں ایسے قبائل آباد ہو گئے جو اباشیوو تہذیب کے حامل تھے، کاشتکاری کرتے تھے اور مویشی پالتے تھے —

کانسے کے عہد میں سوویت یونین کی سرزمین پر رہنےوالے مختلف قبائل کی ترقی کی سطح کا فرق بہت نمایاں ہو گیا — قفقاز اور ماورائے قفقاز میں مویشی پالنے اور کاشتکاری کرنےوالے قبائل نے جو زبردست ترقی کی اس میں ان کو کان کنی اور دھات سازی کے کاموں کی الگ الگ شاخیں بن جانے سے بڑی سہولت ہوئی — شمالی قفقاز میں شہر مائکوپ اور دریائے کوبان کے علاقے میں موضع نوواسووبودنیا کے قریب اور جارجیا میں ترائیلتی کے دولت سے مالا مال قبرستان جائداد کے زبردست فرق کا پتہ دیتے ہیں — یہاں قبروں میں بہت سی سونے چاندی کی چیزیں پائی گئی ہیں — بہت سی چیزیں دوسرے علاقوں سے لائی گئی تھیں جن سے قدیم مشرق کے ممالک سے تعلقات کا پتہ چلتا ہے — قبائلی سرداروں کی قبروں میں ان کے اسلحہ اور رسم کے مطابق ان کے ساتھ دفن کئے









آرمینیا میں جھیل سیوان کا پانی کم ہو جانے کی وجہ سے جو علاقہ سوکھہ گیا ہے وہاں لچاشین کے گاؤں کے قریب ۱۹۵۶ء میں کانسے کی دستکاری کے یہ نمونے ملے ھیں — جن قبرستانی ٹیلوں میں یہ چیزیں پائی گئی ھیں وہ گیارھویں صدی قبل مسیح کے ھیں : (۱) دو کلہاڑیاں، ایک آئینہ، ایک رکھائی اور ایک انگشتہ ایک کڑھاؤ میں (قبرستانی ٹیلہ نمبر ۱) — (۲) اڈے پر چڑیا — (۳) خنجر جڑاؤ نیاموں میں (قبرستانی ٹیلہ نمبر ۲) — (۴) کانسے کی ڈوئی

جانےوالے غلام پائے گئے ھیں — ماورائے قفقاز کے کچھ حصوں میں قبائلی سرداروں کے گھر پتھر کے قلعوں کی طرح بنائے جاتے تھے — قفقاز اور ماورائے قفقاز میں کانسے کے آخری عہد اور لوھے کے ابتدائی عہد کی تہذیبیں (قزل ونک، گنجا کراباخ، کوبان اور کولچیس) ان قبیلوں کی زندگی کی آئینہ‌دار ھیں جن کے سرقبیلی جرگے غلاموں کے نظام کے زیراثر منتشر ھونا شروع ھو گئے تھے — کانسے کے عہد کے خاتمے تک ماورائے قفقاز کے بعض قبائل کا نظام ابتدائی ریاست کے نظام سے ملنے جلنے لگا تھا — اسی زمانے میں جنوبی ترکمانیہ کے ضلع اناؤ میں بھی طبقاتی سماج کے ارتقا کے لئے حالات سازگار تھے — اس علاقے کی بستیوں میں دیواری مصوری سے آراستہ کچی اینٹوں کے بڑے بڑے مکانات پائے گئے ھیں — اس وقت تک دھات اور برتن سازی خاص کاموں کی صورت اختیار کر چکے تھے — دو ھزار سال قبل مسیح میں کمھار کا چاک استعمال ھونے لگا تھا — سوویت یونین کے علاقے میں چاک سب سے پہلے اسی زمانے میں استعمال ھوا — اسی زمانے میں خوارزم کی تازہ‌باغیاب تہذیب میں جو پسماندہ سمجھی جاتی تھی ھاتھہ سے بنائے ھوئے برتن پائے جاتے ھیں — یورپی روس کے شمالی حصے، سائبیریائی تائیگا اور ماورائے بائیکال کے علاقے میں اب بھی جرگے اور نیولیتھیائی دور کے قبائلی رشتے برقرار تھے —

لوھے کے عہد میں (ھزار سال قبل مسیح کی ابتدا میں) استیپی میدانوں کے بعض قبائل (سائتھی اور سرماشی، وسط ایشیا میں سکائی (Sacae) اور مساگتائی (Massagetae) اور جنوبی سائبیریا کے بعض قبائل) خانہ بدوش یا نیم خانہ بدوش گلہ بان بن گئے — اس وجہ سے پیداواری طاقتوں کی ترقی میں سہولت ھوئی، کاشتکاری کرنےوالے قبیلوں سے لین دین بڑھی اور تجارت و دستکاری کے مرکزوں کی حیثیت سے قصبوں کی بنیاد پڑی —

آھن سازی کا سب سے پرانا مرکز ماورائے قفقاز تھا — آٹھویں اور چھٹی صدی قبل مسیح کے درمیان وسط ایشیا کے لوگوں اور سوویت یونین کے جنوبی اور وسطی علاقوں کے قبائل میں کان کنی اور آھن سازی کا رواج کافی ھو گیا تھا — لوھے کے عہد کی تہذیبوں میں سب سے زیادہ قدیم اور ترقی یافتہ تہذیب ان سائتھی قبیلوں کی تھی جو کاشتکاری کرتے اور مویشی پالتے تھے — وہ دریائے دنیپر کی نشیبی وادی میں آباد ھو گئے تھے جہاں خام لوھے کے کافی ذخیرے تھے — یہاں انہوں نے بڑی بڑی بستیاں بسائیں جن میں مٹی کی فصیلوں سے

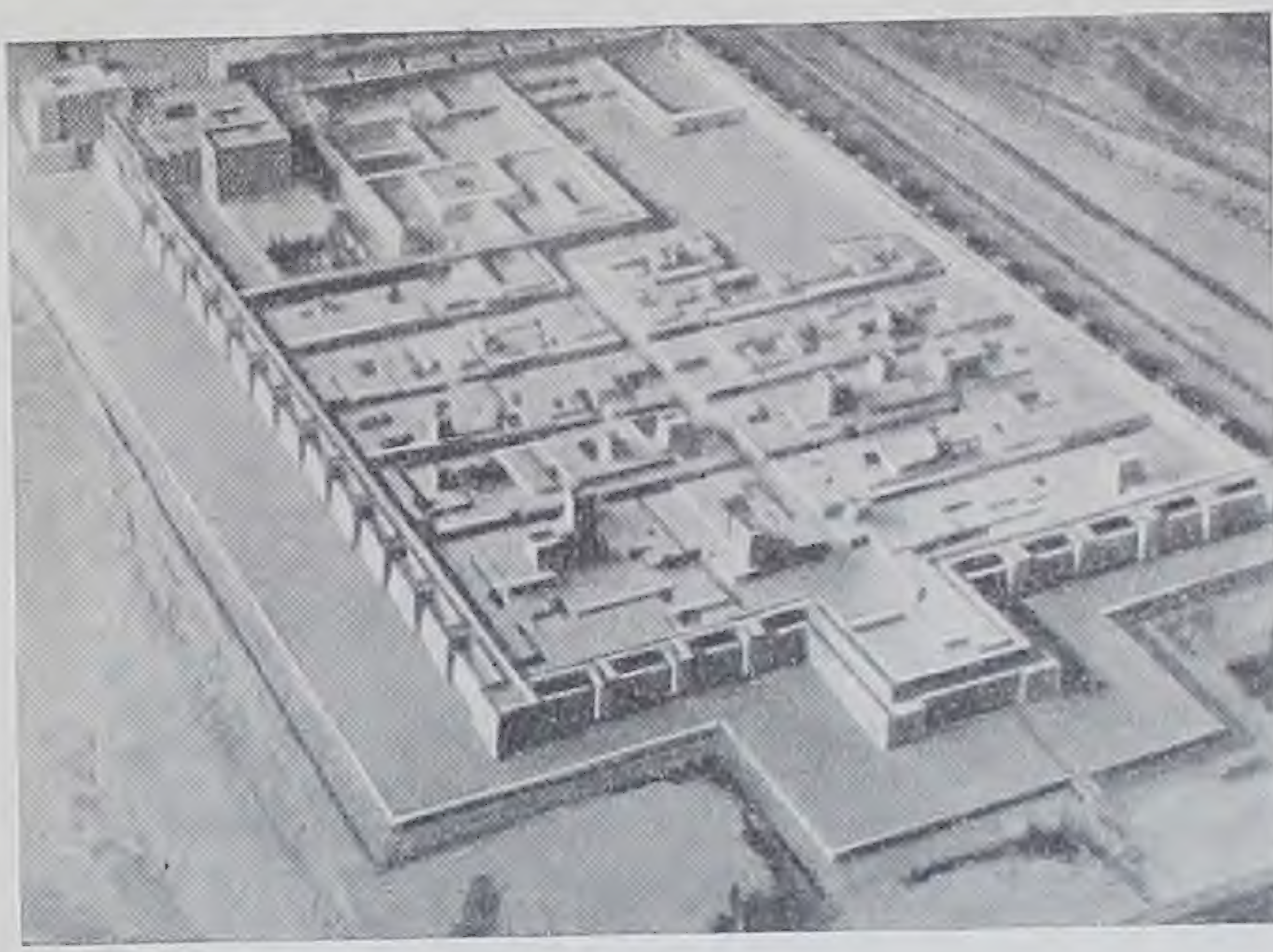
محفوظ مویشیوں کے باڑے تھے — ان میں کی بعض بستیوں سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ اس زمانے میں دھات سازی کافی ترقی کر چکی تھی (مثلاً کامینکا گاؤں کے علاقے میں)— سائتھیوں نے بہت سے ایسے کورگان یا قبرستانی ٹیلے چھوڑے ھیں جو ان کے امراء کی یادگاریں ھیں اور چوتھی اور تیسری صدی قبل مسیح میں بنائے گئے تھے (کول اوبا، سولوخا، چرتوم لوک وغیرہ) —

زمین کی کھدائی سے کرائمیا میں قدیم سائتھی غلام ریاست کی راجدھانی (سائتھیوں کے نیپلز) کا پتہ چلا ہے جہاں کی شہری تہذیب کافی شاندار تھی — بحیرۂ اسود کے شمالی اور مغربی ساحلوں پر یونانی شہری ریاستوں کی تہذیب سے اس کا قریبی تعلق تھا — ہزار سال قبل مسیح کے آخر میں سرماشیوں نے جن کا اصل وطن والگا کے اسٹیپی میدانوں، دون اور کوبان کی نشیبی وادیوں میں تھا سائتھیوں کی جگہ لینا شروع کی — ان کی اور سائتھیوں کی تہذیب میں کافی مشابہت تھی — ان کے بہت سے کورگانوں (قبرستانوں) کے مجموعوں (روسی فیڈریشن کے کراسنودار علاقے میں نیکراسوفسکایا اور پاشکوفسکایا) اور سرماشی امیروں کی انفرادی قبروں کا جائزہ لیا گیا ہے — وہ سائتھیوں کی شاھی قبروں (مثلاً نوواچیرکاسک میں سرماشی ملکه کی کورگان قبر) کی طرح شاندار ھیں —

مشرقی یورپ کا سائتھی دور دریائے ینی‌سی کے کنارے تگارسکوئے کی تہذیب کا ھم عصر ہے — اسی تہذیب کے لوگ اپنے کھیتوں کو آبپاشی کے ذریعے سیراب کرتے تھے اور مویشی پالتے تھے — ان کی تہذیب کے اسلحه اور کانسے کی چیزیں سائتھیوں سے ملتے جلتے تھے— تانبے کے عام استعمال کی وجه سے اس علاقے میں پانچویں صدی قبل مسیح تک لوگ آھن سازی سے واقف نه تھے — ان کا سماجی نظام سرقبیلی تھا حالانکه قبروں سے پته چلتا ہے که ان لوگوں میں جائداد کا کافی فرق ھوتا تھا — پانچویں صدی سے تیسری صدی قبل مسیح تک کے التائی قبائل کے سرداروں کی قبروں کا امتیاز، قبرستانی ٹیلوں کی جسامت اور قبروں کے اندر بیش بہا دستکاری کی چیزوں سے کیا جاتا ہے — مثلاً پازیرک میں، قبروں میں وسط ایشیا اور ایران سے لائی ھوئی بیش قیمت چیزیں پائی گئی ھیں — تاشتک تہذیب جس نے دریائے ینی‌سی کی تگارسکوئے تہذیب کی جگه ہزار سال قبل مسیح کے آخر میں لی اس وقت تک لوھے کے عہد کی کافی ترقی یافته تہذیب بن چکی تھی— پلاسٹر سے بنے ھوئے چہرے قبروں میں پائے جاتے ھیں جو لاشوں کے چہروں سے ڈھالے جاتے تھے — ان

چہروں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یورپی قسم کے انسان کی جگہ (جو ابھی تک سائبیریا کے اسٹیپی میدانوں میں نمایاں تھی) منگولیائی قسم کے انسان نے اپنا شروع کردی تھی۔

ہزار سال قبل مسیح میں وسط ایشیا (خوارزم) میں امیرآباد کی تہذیب (قدیم لوہے کا عہد) کافی پھیل چکی تھی۔ یہ زیادہ تر کھیتی باڑی کرنے اور مویشی پالنےوالوں کی تہذیب تھی۔ اس ہزار سال میں اور اس کے بعد بھی خوارزم میں قبائلی نظام برقرار رہا جس کا ثبوت ان قصبوں سے ملتا ہے جن میں لوگ چہار دیواری کے اندر رہتے تھے۔ چھٹی سے چوتھی صدی قبل مسیح تک کی قبائلی برادری کی بستیوں کے گھروں میں داخلے کا راستہ چھت میں ہوتا تھا اور چوک کے بیچ میں وسیع مویشی باڑے کے چاروں طرف دیوار ہوتی تھی۔ بہرحال غلامی نے اس وقت رواج کی صورت اختیار کرلی تھی۔ آبپاشی کے لئے نہروں کا زبردست جال اس دور میں نہیں بچھایا جا سکتا تھا جس میں ابتدائی قبائلی برادری کا رواج تھا۔ ہزار سال قبل مسیح میں غلام رکھنےوالی



توپرک قلعہ کے محل کا ماڈل۔ پہلی صدی قبل مسیح سے چھٹی صدی عیسوی تک

سب سے زیادہ قدیم ریاستیں وسط ایشیا میں وجود میں آئیں (جیسے کہ ماورائے قفقاز، سائبیریا اور سوویت یونین کے دوسرے حصوں میں) —

اس زمانے میں سوویت یونین کے وسطی اور شمالی یورپی جنگلوں میں ایسے قبائلی جتھے بننے لگے جنھوں نے سرقبائلی سماج کی داغ بیل ڈالی — یہ قبیلے کاشتکار اور گلہ بان تھے — لوہے کے رواج نے ان کی پیداواری قوتوں کے تیزرفتار ارتقا اور معیشت کے ہر شعبے کی ترقی میں مدد دی — یہ ان قوموں اور قبائل کے براہ راست آباواجداد تھے جن کی تاریخ موجود ہے مثلاً والگا — اوکا علاقے میں دیاکوف تہذیب کے میریا، مورما اور ویس قبائل (جن کو بعد میں سلافوں نے اپنے اندر ضم کر لیا)، دریائے اوکا اور والگا کے وسطی علاقوں میں رہنےوالے گوردیتس تہذیب کے قبائل اور دریائے کاما کے کنارے رہنے والے انانی‌اینو اور پیانوبور تہذیبوں کے قبائل —— موجودہ ماردوین، ادمورت اور چواش وغیرہ کے آباو اجداد —

ہزار سال قبل مسیح کے آخر میں دریائے دنیپر اور دنیستر کے وسطی علاقوں کے باشندوں کی نمایاں تہذیب تھی — ان کے "یہاں کسانوں کے بڑے بڑے قبرستان تھے — یہ لوگ مشرقی سلاف قبیلوں کے آباو اجداد تھے —

ماورائے قفقاز اور وسط ایشیا میں غلام دار ریاستیں اور قبائلی اشتراک

زمین اور ذرائع پیداوار کی نجی ملکیت ابتدائی برادری کے انتشار اور طبقاتی سماج اور ریاست کے جنم کا باعث ہوئی — سب سے پہلے سماج میں طبقاتی تقسیم کی ابتدا غلاموں اور غلاموں کے مالکوں سے ہوئی — سوویت یونین کے علاقے میں غلام‌پرور سماج کا وجود سب سے پہلے ماورائے قفقاز میں ہوا — اورارتو (Urartu) کی غلام‌پرور ریاست جھیل وان (ترک آرمینیا) کے قریب نویں صدی قبل مسیح میں وجود میں آئی اور آٹھویں صدی قبل مسیح کے پہلے نصف حصے میں بڑے علاقے میں پھیل کر اوپری ایشیا کے کافی حصے پر چھا گئی — یہ اورارتو کی سب سے زیادہ خوش حالی کا دور تھا — اس کی معیشت کے بہت سے شعبوں میں نمایاں ترقی کی گئی — زیرکاشت زمین کی آبپاشی کے لئے انجنیرنگ کا سسٹم پیچیدہ تھا جس کو غلاموں، آزاد کسانوں اور پابند مزدوروں نے مل کر تعمیر کیا تھا اور وھی اس کو چلاتے بھی تھے — دستکاری



طے شیبائنی (آرمینیا) کے اورارتو قلعے میں شراب کا ایک گودام — ساتویں صدی قبل مسیح سے چھٹی صدی قبل مسیح کی ابتدا تک

بہت ترقی کر گئی تھی خصوصاً دھات سازی — پیکانی رسم خط (cuneiform writing) رائج تھا — ریاضی کا بھی چلن ہو گیا تھا — اعداد وشمار اور پیمائش کے نظام بنا لئے گئے تھے —

تقریباً ۵۹۰ قبل مسیح میں میڈوں (Medes) کے خلاف جد و جہد میں اورارتو کی ریاست تباہ ہو گئی —

اورارتو کے کچھ علاقے میں آرمینیائی قبائل رہتے تھے جو رفتہ رفتہ پورے ملک میں پھیل گئے اور مقامی قبائل کو اپنے اندر ضم کر لیا — ساتویں صدی قبل مسیح کے آخر تک آرمینیائی قبائل میں باھمی معاھدہ ھو گیا — ۵۲۰ قبل مسیح کے قریب وہ سلطنت ایران کے تابع ھو گئے — چوتھی صدی

قبل مسیح میں آرمینیائی علاقے کا کچھہ حصہ سکندر اعظم نے فتح کرلیا لیکن اسی صدی کے آخر تک کئی خودمختار آرمینیائی سلطنتیں قائم ہو گئیں — تیسری صدی قبل مسیح میں جارجیا کے علاقے میں جارجیائی قبائل کے دو طاقت‌ور سنگھٹن تھے جو مستقبل کی ریاستوں کا مرکز تھے یعنی مغربی جارجیا میں کواچیس اور مشرقی جارجیا میں ایبیریا — موجودہ آذربائجان کے شمالی حصے میں چوتھی اور تیسری صدی قبل مسیح میں البانیائی قبائلی سنگھٹن بنا —

وسط ایشیا میں ہزار سال قبل مسیح میں خوارزم، باختریہ اور سغد (سغدیانا) کی غلام‌دار ریاستیں تھیں جن میں کاشتکاری اعلی پیمانے پر ہوتی تھی اور جن کی شہری تہذیب کا معیار بھی بلند تھا —

خوارزم جو قدیم دنیا کے بہت ھی ممتاز تہذیبی مرکزوں میں رہ چکا ھے چھٹی صدی قبل مسیح میں قدیم ایران کی اخیمنید (Achaemenid) ریاست کے ماتحت ہو گیا — چوتھی صدی قبل مسیح میں سکندر اعظم نے اخیمنید ریاست تباہ کر دی اور بعد میں اس کے علاقوں کو یونانی مقدونی سلطنت میں ضم کر لیا گیا — اسی صدی میں مقدونی سلطنت کی تباھی کے بعد وسط ایشیا اور ماورائے قفقاز کا کافی حصہ سلیوکید (Seleucid) ریاست میں شامل ہو گیا — یونانی اقتدار کے خلاف جد و جہد کے دوران نئی ریاستوں کی تشکیل ہوئی — تیسری صدی قبل مسیح میں بحیرۂ کیسپین کے جنوب مشرق میں پارتھیائی ریاست اور وہ یونانی باختری ریاست بنی جس کے علاقے میں موجودہ زمانے کے تاجکستان، ازبکستان اور ترکمانیہ کے حصے ھیں — دوسری صدی قبل مسیح میں وسط ایشیا سے گلہ بان قبیلوں نے بڑے پیمانے پر نقل وطن شروع کیا اور ساتھہ ھی نئے سیاسی سنگھٹن وجود میں آئے جن میں غلام‌دار کوشان سلطنت تھی جو پہلی صدی قبل مسیح میں سابق باختریہ اور سغدیانا کے علاقے میں قائم ہوئی — آرمینیائی، جارجیائی، تاجک اور دوسری قومیں بھی ہزار سال قبل مسیح کے آخر میں ماورائے قفقاز اور وسط ایشیا میں وجود میں آئیں —

دوسری اور پہلی صدی قبل مسیح میں آرمینیا کی سلطنت، غلامی نظام کے ارتقا، شہروں کی ترقی، عالمی تجارتی کاروانوں میں آرمینیا کے حصہ لینے کی وجہ سے بہت طاقتور ہو گئی (۱۸۹— ۱۶۱ قبل مسیح میں ارتاشس اول اور ۹۵ — ۵۶ قبل مسیح میں تگران اعظم ثانی کا دور حکومت) —

آخری صدی قبل مسیح میں پارتھیا کے خلاف لڑائی میں روم نے ماورائے

قفقاز پر حملہ کر دیا — اسی صدی کے آخر اور پہلی صدی عیسوی کی ابتدا میں روم نے آرمینیا فتح کر لیا اور پورا ماورائے قفقاز سلطنت روم کے ماتحت ہو گیا — ماورائے قفقاز کے عوام نے کئی مرتبہ رومن حکومت کے خلاف بغاوتیں کیں —

مشرقی یورپ کے قبائلی سنگھٹن اور غلام‌دار ریاستیں — سلاف

ہزار سال قبل مسیح میں بحیرۂ اسود کے شمالی علاقے میں بہت سے مختلف قبائل آباد تھے — ان میں سب سے قدیم سیمیرین تھے (تقریباً نو سے سات صدی قبل مسیح تک) — پانچویں صدی قبل مسیح سے قدیم یونانی مورخوں نے اس علاقے کے تمام قبائل کو ''سائتھی'' کے عام نام سے پکارا ہے — حالانکہ ان میں ایسے قبائل بھی آباد ہو گئے تھے جو کاشتکاری کرتے تھے اور خانہ بدوش گلہ بان بھی تھے — سائتھیوں میں ملکیت کے لحاظ سے تفریق یا اونچ نیچ پیدا ہوئی اور غلامی کا رواج بھی کافی بڑھ گیا — تیسری صدی قبل مسیح میں سائتھیوں نے بحیرۂ اسود کے شمالی ساحل پر ایک غلام دار ریاست قائم کی — چوتھی صدی قبل مسیح کی ابتدا میں اسی علاقے میں سرماشی قبائل کا بھی فوجی اور سیاسی سنگھٹن ہوا اور سرماشی قبائل کے دباؤ سے سائتھی راجدھانی تیسری صدی قبل مسیح میں سائتھیائی نیپلز (کرائمیا) منتقل کردی گئی —

چھٹی اور پانچویں صدی قبل مسیح میں یونانیوں نے شمالی بحیرۂ اسود کے ساحل پر بہت سی شہری بستیاں بسائیں مثلاً اولویا، خرسونس، فیودوسیہ، پینٹی کیپیوم اور تنائیس وغیرہ — پانچویں صدی قبل مسیح میں پینٹی کیپیوم باسفورس کی سلطنت میں غلامی نظام کا مرکز بن گیا — یونانی نوآبادیوں نے بحیرۂ اسود کے شمال کی قوموں سے معاشی اور تہذیبی تعلقات قائم کئے — کافی تجارت ہونے لگی —



اگورا کی قربان گاہ (اولویا) — ۱۹۵۲ء کی کھدائی کے بعد

یونانی ایتھنز کو اناج، مچھلی اور دوسری چیزیں برآمد کرنے لگے— وہ لوگوں کو پکڑ کر یا خرید کر غلام بناتے تھے— دوسری صدی قبل مسیح کے آخر میں سائتھی غلاموں نے باسفورس کی سلطنت کے خلاف غلام سوماکس کی قیادت میں بغاوت کر دی جو اتنی پھیل گئی کہ اس کو صرف پونتس کے شاہ (ایشیائے کوچک) متھریدیتس ششم ایوپیٹر کی مدد سے دبایا جا سکا اور شاہ نے باسفورس کی سلطنت کو اپنی قلمرو میں شامل کر لیا— دوسری صدی قبل مسیح میں بحیرۂ اسود کے شہروں پر پہلے سرماشیوں نے اور پھر پہلی صدی قبل مسیح میں گیتائیوں نے مغرب سے حملہ کر دیا— ان حملوں کی وجہ سے یونانی نوآبادیوں پر زوال آیا— پہلی صدی عیسوی میں پونتیائی سلطنت پر رومن حملہ ہوا اور بحیرۂ اسود کا علاقہ ان کے قبضے میں آ گیا— بحیرۂ اسود کے شہر تیسری صدی عیسوی میں بالکل تباہ ہو گئے—

سلاف قبائل کی تشکیل کا طویل اور پیچیدہ عمل وسطی اور مشرقی یورپ (دریائے وسچولا اور دریائے دنیپر کی وادیوں اور وولھینیا) میں تقریباً تین ہزار سال قبل مسیح سے شروع ہوا تھا— ہزار سال قبل مسیح کے وسط تک ابتدائی سلاف قبیلوں نے واضح صورت اختیار کر لی تھی— نسل انسانی کے ارتقا اور تقسیم کے اس عمل کے دوران یہ قبائل مشرقی، جنوبی اور مغربی سلاف قبائل میں تقسیم ہو گئے—

ہزار سال قبل مسیح کے آخر تک مشرقی سلاف لوگ دریائے دیسنا اور دنیپر کے کناروں پر پھیل گئے تھے اور دریائے اوکا اور والگا کے اوپری حصوں تک پہنچ گئے تھے— ان کی معیشت زرعی تھی— تحریری تاریخ میں سلافوں (ونیدیوں) کا ذکر سب سے پہلے پہلی صدی عیسوی میں آیا ہے—

دوسرا باب

جاگیردارانہ دور

جاگیردارانہ تعلقات کی ابتدا اور ارتقا (چوتھی سے بارھویں صدی عیسوی تک)۔ قدیم روس کی ریاست کا ظہور

جاگیردارانہ رشتوں کی ابتدا

تیسری اور چھٹی صدی عیسوی کے درمیان یورپ اور مشرق قریب کی غلام‌دار ریاستوں پر زوال آیا — غلاموں کی غیرپیداواری محنت سے پیداواری طاقتوں کی نشو و نما میں بادھا پڑا اور غلاموں کے مالکوں نے جب ظلم و دباؤ سے پیداوار بڑھانے کی کوشش کی تو طبقاتی جدوجہد تیز ہو گئی اور بڑی بڑی بغاوتیں ہونے لگیں — اسی زمانے میں ''وحشیوں،، (سلاف اور جرمن قبائل) کی ابتدائی قبائلی برادریاں کھنڈت ہو رہی تھیں — اس عمل کے ساتھ ساتھ بڑے پیمانے پر مسلح چھاپے بھی مارے جانے لگے جن کی وجہ سے قبائلی امیروں کی دولت میں بہت اضافہ ہوتا تھا — ان ''وحشیوں،، نے تباہ ہوتی ہوئی غلام دار ریاستوں پر باہر سے زبردست چوٹیں کیں — مثال کے طور پر تیسری صدی عیسوی میں سلاف قبائل نے رومن سلطنت پر چھاپے مارنے میں نمایاں حصہ لیا — غلام‌دار ریاستیں اس وقت شدید بحران کے بھنور میں پھنس چکی تھیں —

مشرقی سلاف تاریخ کے غلام‌دار دور کو پس پشت ڈال کر آگے بڑھ گئے — ان کو غلاموں کی محنت کے مقابلے میں کسانوں کی محنت سے زیادہ پیداوار ملنے لگی کیونکہ کسان اپنی کھیتیوں کی ترقی چاہتے تھے — اب ابتدائی

قبائلی برادری میں اشرافیہ کا طبقہ پیدا ہو گیا جس نے کافی ملکیت اکٹھا کر لی — یہ طبقہ خاص ذرائع پیداوار یعنی آراضی پر قبضہ جمانے لگا — اشرافیہ نے کسانوں سے بیگار لینا شروع کی — یہ جاگیردارانہ نظام کی ابتدا تھی جو سماجی رشتوں کے لحاظ سے ایک نیا نظام تھا — اس میں نئے طبقے تھے یعنی آراضی کے مالک جاگیردار اور ان کے تابعدار کسان جن سے جاگیردار ناجائز فائدہ اٹھاتے تھے — جاگیردارانہ نظام کی بنیاد تھی زمین کی ملکیت جس کی وجہ سے حکمراں طبقے نے کسانوں کو اپنا تابعدار بنا لیا اور ان کی محنت سے ناجائز فائدہ اٹھانا شروع کیا —

جاگیرداری نظام کا ارتقا تاریخی لحاظ سے ترقی پسند تھا کیونکہ اس نے سماج کے پیداواری رشتوں اور بڑھتی ہوئی پیداواری قوتوں کے درمیان ہم‌آہنگی پیدا کی — پچھلے سماجی نظاموں کے مقابلے میں جاگیرداری نظام نے پیداواری صلاحیت کا معیار بلند کردیا — لوہے کے اوزار بننے لگے اور نئی فصلیں پیدا کی جانے لگیں — مویشیوں کا پالن پوسن بھی زوروں میں ہونے لگا — اچھے اوزار بننے کی وجہ سے حرفتوں میں بھی ترقی ہوئی — کاریگروں اور نئے اوزاروں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا — ان تمام تبدیلیوں نے معاشی، سیاسی اور تہذیبی ترقی کی بنیاد قائم کی — جاگیرداری نظام کی معیشت بیش‌تر خود کفیل برادری کی معیشت تھی یعنی قدرتی معیشت جس کا دارومدار باھمی لین دین پر تھا — لوگوں کو پیسے کے ذریعہ لین دین کے متعلق بہت کم علم تھا یا بالکل نہ تھا —

سوویت یونین میں جاگیردارانہ نظام مختلف حصوں اور مختلف دوروں میں نمایاں ہوا کیونکہ یہاں معاشی اور سماجی رشتوں کی سطح بھی مختلف تھی — ماورائے قفقاز کے لوگ سب سے پہلے تھے، جو جاگیرداری دور میں داخل ہوئے —

ماورائے قفقاز اور وسط ایشیا (چوتھی سے نویں صدی تک)

جاگیرداری نظام نے آرمینیا میں چوتھی اور پانچویں صدی میں اور آذربائجان میں تیسری سے چھٹی صدی تک ترقی کی — چھٹی صدی میں جارجیا میں بھی جاگیردارانہ نظام کی ریاست قائم ہو گئی — تقریباً ۳۰۱ء میں آرمینیا میں اور اس کے قریب قریب پچاس سال بعد جارجیا (کرتلی) میں عیسائی مذہب پھیلا —

آرمینیا اور جارجیا کی سرزمین ایران اور بزنطین کے درمیان اقتدار کی جدوجہد کا اکھاڑہ بنی — ۵۱ — ۴۵۰ء، ۸۴ — ۴۸۱ء اور ۲۷ — ۵۷۱ء میں

آرمینیائیوں، جارجیائیوں اور البانیائیوں (شمالی آذربائیجان کے قدیم باشندے) نے ایران کے ساسانی خاندان کے خلاف زبردست بغاوتیں کیں۔

وسط ایشیا میں خوارزم اور سغد میں غلام‌پرور ریاستوں نے جاگیردارانہ نظام چھٹی اور نویں صدی عیسوی کے درمیان اختیار کیا۔ جاگیردارانہ رشتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ کسانوں کی طبقاتی جد وجہد بھی بڑھتی گئی۔ چنانچہ ۵۸۵ – ۸۶ء میں جو بغاوت بخارا کے علاقے میں آبروئی کی قیادت میں ہوئی تھی اس کو فرو کرنے کے لئے ترکوں کی خاقانی حکومت سے مدد لینا پڑی اور اس کے بعد جلد ہی وسط ایشیا خاقانی سلطنت میں شامل ہو گیا۔

ساتویں اور آٹھویں صدی عیسوی میں وسط ایشیا اور ماورائے قفقاز کو عربوں نے فتح کر لیا اور محکوم علاقوں میں وحشیانہ مظالم کا دور دورہ ہو گیا۔ کئی صدیوں تک مفتوحہ علاقوں کے لوگوں نے عرب حکومت کے خلاف ڈٹ کر جد وجہد کی۔ وسط ایشیا کی سب سے زبردست بغاوت وہ تھی جو سغد میں ۷۷۶ء سے ۷۸۳ء تک ہوئی اور جس کی قیادت مقنع کر رہا تھا۔ ساتویں صدی میں آرمینیا میں بھی رشتونی کی قیادت میں جنگ آزادی شروع ہوئی اور ۷۰ – ۷۷۲ء میں بھی عربوں کے خلاف عام بغاوت پھیلی۔ البانیا میں جو موجودہ آذربائیجان اور داغستان کے علاقے پر مشتمل تھا بابیک کی سرکردگی میں ۸۱۶ء سے ۸۳۷ء تک عوامی جنگ آزادی چلتی رہی۔

مشرقی سلاف (چوتھی اور نویں صدی کے درمیان)

چوتھی اور چھٹی صدی عیسوی کے درمیان مشرقی یورپ میں ایک قوم رہتی تھی جس کو آنتیس کہا جاتا تھا۔ بعض مستند لوگوں کا خیال ہے کہ یہ نام پرانے ونیدیوں سے لیا گیا تھا۔ آنتیس دریائے دنیپر کے پورب میں رہنےوالے تجربہ کار کسان اور مویشی پالنے والے تھے۔ ان کی بستیوں کی کھدائی سے پتہ چلا ہے کہ یہاں حرفتیں کافی ترقی پر تھیں۔ دستکاری میں لوہے اور کانسے کی چیزیں اور قیمتی دھاتوں کے زیورات ہوتے تھے۔ آنتیس کے سماجی رشتوں سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے یہاں سماج کا قبائلی نظام ختم ہو رہا تھا۔ چوتھی صدی عیسوی میں سلافوں اور بحیرۂ آزوف کے شمال میں رہنےوالے گوتھوں کے درمیان گھمسان کی لڑائیاں ہوئیں۔ اسی دور میں ہمیں پہلی مرتبہ یہ تاریخی معلومات حاصل ہوتی ہیں کہ مشرقی سلاف کے قبائل اپنے سردار بوژ (بوس) کے تحت متحد

ہو گئے تھے — چوتھی صدی عیسوی کے آخر میں بحیرۂ اسود کے شمال کے گوتھوں کو ہنوں نے کچل دیا — یہ ایک خانہ‌بدوش قوم تھی جو وسط ایشیا سے منتقل ہو رہی تھی — اس نے اپنے مفتوحہ ممالک کی پیداواری قوتوں اور تہذیب کو بہت نقصان پہنچایا — ہن ریاست پانچویں صدی میں ختم ہو گئی —

بحیرۂ اسود کے علاقے کے استیپی میدانوں، شمالی قفقاز اور والگا کی نشیبی وادی میں ترک قبائل کے تین مختلف سنگھٹن چھٹی صدی عیسوی میں ہوئے جو بعد کو ترقی کر کے اوار، خزر اور بلغار کی ریاستیں بن گئے — چھٹی صدی عیسوی میں اوار لوگ سلاف علاقے سے گذرے اور اپنی ریاست یعنی اواروں کی خاقانی حکومت دریائے ڈنیوب اور کارپیتھیا کے پہاڑوں کے درمیان قائم کی جو نویں صدی تک رہی — ساتویں سے نویں صدی تک خزروں نے سلافوں پر بہت سے تباہ کن چھاپے مارے — تقریباً ساتویں صدی میں بحیرۂآزوف کے مقامی خانہ‌بدوش بلغار قبیلوں نے دو جتھے بنا لئے — ایک جتھہ نچلے ڈنیوب کی طرف منتقل ہو گیا اور وہاں کے سلافوں میں اس طرح مل جل گیا کہ یہ سلاف بھی بلغار کہلانے لگے — دوسرا جتھہ شمال کی طرف وسطی والگا کی وادیوں میں گیا جہاں اس نے والگابلغار ریاست قائم کی جس کی راجدھانی شہر بلغار تھی — یہ شہر دریائےوالگا اور دریائے کاما کے سنگم سے جنوب میں واقع تھا — یہ ریاست تیرھویں صدی کی ابتدا تک قائم رہی —

چھٹی صدی میں خانہ بدوش اواروں کے خلاف جدو جہد کے لئے کارپیتھیا کے پہاڑی علاقوں میں دولیب سلافوں کے قبائل کا سنگھٹن ہوا — عام طور پر مشترکہ دشمن کے خلاف جدو جہد کے لئے مشرقی سلافوں میں قبائلی سنگھٹن ہوتا تھا — نویں صدی میں ان کے تین سیاسی مرکز ہو گئے —— سلاویا، کویاویا اور آرتینیا —

روسیوں کی قدیم‌ترین ریاست کی تشکیل

مشرقی سلافوں کی معیشت زرعی تھی — زیادہ‌تر کھیتی باڑی ہوتی تھی حالانکہ مویشیوں کا پالن پوسن، شکار اور ماہی گیری وغیرہ بھی کافی اہم تھے اور ساتھ ہی ساتھ حرفتیں بھی ترقی کر رہی تھیں — محنت کی سماجی تقسیم میں اضافے کی وجہ سے اجناس کی پیداوار شروع ہوئی — قدیم روسی مغرب و مشرق کے ممالک سے تجارت کرتے تھے — اس کاروبار میں ان کو دریائی راستوں سے بڑی مدد ملتی تھی چنانچہ وہ راستہ جو ”وارانگیوں سے یونانیوں تک کی سڑک“

کے نام سے مشہور تھا اس میں پورا دریائے دنیپر شامل تھا ــ تجارت کی ترقی کی وجہ سے ملکیت میں بڑی تفریق پیدا ہو گئی اور مادی اقدار مقامی اشرافیہ کے ہاتھہ میں چلی گئیں ــ اس کی وجہ سے مشرقی سلافوں میں طبقات کی تشکیل کا عمل اور بھی تیز ہو گیا ــ

طبقاتی سماج کے ظہور نے قدیم ترین روسی ریاست کی تشکیل کے لئے راستہ ہموار کیا جو نویں صدی کے دوسرے نصف میں وجود میں آئی ــ تاریخی سوانح میں ایک داستان ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ کس طرح سلاف قبائل نے تین وارانگی یعنی ریوریک، سینیوس اور ترووار کو اپنے اوپر حکومت کرنے کی دعوت دی ــ اس داستان کا استعمال بعض جرمن مورخوں نے کیا جو اٹھارھویں صدی میں روس میں کام کرتے تھے اور ہر روسی چیز کو حقارت سے ٹھکراتے تھے ــ ان کا مقصد یہ غیرسائنسی نظریہ پیش کرنا تھا کہ روسی ریاستی نظام کا خودمختار ارتقا نہیں ہوا ہے ــ ان کا دعوی تھا کہ نارمن (اسکینڈی‌نیویا کے بحری قزاق جو نویں صدی میں سمندر میں منڈلاتے رہتے تھے) روسی ریاست کے بانی تھے اور وارانگیوں کی آمد سے پہلے سلاف وحشی قبائل پر مشتمل تھے جو کاشتکاری اور دستکاری سے ناواقف تھے اور خانہ‌بدوش تھے ــ کیئف روس کی پوری تہذیب کو وارانگیوں کا ممنون احسان بتایا جاتا تھا ــ وارانگی غیرملکیوں کو ملک پر حکومت کرنے کی دعوت روسی ریاستی نظام کی ابتدا نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ ریاست سماج کے اندرونی ارتقا سے بنتی ہے اور باہر سے نہیں لائی جا سکتی ــ روسی شہزادوں کی ملازمت میں وارانگی جتھوں کی موجودگی نے قدیم روس کے سماجی ڈھانچے اور تہذیب پر کوئی اثر نہیں ڈالا کیونکہ ان کی تعداد بہت کم تھی اور روسیوں کے مقابلے میں ان کی سماجی اور معاشی ترقی کا معیار نیچا تھا ــ سلافوں نے جلد ہی وارانگیوں کو اپنے اندر ضم کر لیا ــ

۸۸۲ء میں نووگورود کے شہزادے اولیگ نے کیئف پر قبضہ کر لیا جو قدیم روسی ریاست کی راجدھانی بن گیا ــ اسی وجہ سے پہلی مرتبہ قدیم سلاف قبائل پولیئن، سلاو ینز اور کرو یچی وغیرہ کا اتحاد ہوا ــ نویں اور دسویں صدی کے موڑ پر کیئف کے شہزادوں نے ڈریولیئن، سویریئن اور ریدیمچیوں کو بھی اپنا محکوم بنا لیا ــ دسویں صدی کے پہلے نصف میں اوایچی، تیویرتسی اور اسی صدی کے دوسرے نصف حصہ میں ویاتچیوں کا بھی یہی حشر ہوا ــ

ایک زمانے تک کیئف کی محکوم آبادی کو اس خراج کے ذریعہ لوٹ کھسوٹ کا شکار بنایا گیا جو شہزادے اور اس کے دروژینیکوں (شہزادے کے فوجی عملے کے لوگ) کو دینا پڑتا تھا — خاص دروژینا کو یعنی اس گروہ کے ممبروں کو جو شہزادے کے عملے میں تھے اور اشرافیہ کے لوگ تھے پورے پورے علاقے دے دئے گئے تھے جن سے وہ لوگ اپنے لئے خراج جمع کرتے تھے — خراج کا کچھہ حصہ (سمور اور شہد وغیرہ) غیر ملکی تجارتی سامان کے تبادلے میں برآمد کیا جاتا تھا — اس طرح سے سیاسی رشتوں کا ایک انوکھا نظام پھیلنے لگا جس کو کارل مارکس نے بلا جاگیروں کی غلامی یا ایسی جاگیر کہا ہے جس کا مقصد زمین کی ملکیت نہ تھا بلکہ صرف خراج جمع کرنا تھا — ریاستی اقتدار شہزادے اور اس کے دروژینا کے ہاتھہ میں تھا — شہزادہ مطلق العنان حکمراں نہ تھا بلکہ وہ بڑی حد تک دروژینا کا دست نگر ہوتا تھا — شہری مرکزوں میں ''ہزاروں کے اوپر کپتان،، (تیسیاتسکی) تھے — یہ شہروں کے تربیت یافتہ فوجی جتھوں کے کپتان تھے — مقامی حکومت شہزادے کے نمائندے (ویرنیکی جو جرمانے جمع کرتے تھے اور دوسرے لوگ) چلاتے تھے — وہ ججوں اور ٹیکس کلکٹروں کا کام کرتے تھے — ۹۴۵ء میں ڈریولیئنوں کی بغاوت فرو کرنے کے بعد شہزادی اولگا نے اپنی قلمرو میں انتظامی مرکزوں کا نظام رائج کیا اور خراج جمع کرنے کے قاعدے قانون بنائے گئے — نویں سے گیارھویں صدی تک قدیم روس میں جاگیرداری نظام پھیلا اور اس کی جڑیں کافی مضبوط ہو گئیں — شہزادے اور ان کے دروژینا کسان برادریوں کی مشترکہ زمینیں ہڑپ کر کے رفتہ رفتہ جاگیردار بن بیٹھے — برادریوں کے کسان، ملکیت میں فرق، پڑوسی قبیلوں اور قوموں سے روز روز کی جنگوں اور ان کے چھاپوں، جرمانوں اور خراج میں اضافے (جو شہزادے کی بڑھتی ہوئی طاقت کے ساتھہ زیادہ ہوتے جاتے تھے) کی وجہ سے غریب ہو گئے — سلاف برادری (verv) میں بھی ملکیت کا فرق پیدا ہو گیا اور جو کسان خود کاشتکاری نہیں کر سکتے تھے وہ خاص ذریعۂ پیداوار یعنی زمین کے مالکوں سے ماتحتی کے رشتے قائم کرنے پر مجبور ہوئے —

آٹھویں اور دسویں صدی عیسوی کے درمیان قدیم روس کے شہر وجود میں آئے اور انہوں نے کافی ترقی کی — اس وقت تک کچھہ شہر مثلاً کیئف، نووگورود، پسکوف، پولوتسک، سمولینسک وغیرہ صرف قلعہ بند مورچے ہی نہیں تھے بلکہ بڑے تجارتی مرکز بھی بن گئے تھے جہاں کاریگر اپنا کار و بار کرتے تھے —

سماجی رشتوں میں جاگیرداری کا چلن ہونے کے بعد حکمراں طبقے نے اس بات کی بڑی کوشش کی کہ وہ اپنی طبقاتی ضرورتوں کے لئے قدیم کنبے واری کے طور طریقے استعمال کر کے اپنا الو سیدھا کرے۔ شہزادے یاروسلاف ولادیمیرووچ نے گیارھویں صدی کی ابتدا میں نئے جاگیردارانہ رشتوں کا جو ضابطہ تیار کیا تھا اس سے اس کی واضح تصویر سامنے آجاتی ہے۔ یہ قانون ''روسی قانون،، یا ''یاروسلاف کا قانون،، کہلاتا ہے۔

ولادیمیر سویاتوسلاوچ کے دور حکومت (تقریباً ۹۸۰ء — ۱۰۱۵ء) میں عیسائی مذہب اختیار کرنے سے (تقریباً ۹۸۸ء — ۹۸۹ء میں) جاگیرداری نظام کو اور بھی تقویت ہوئی۔



یاروسلاف مودری ''دانش مند،،۔ کھوپڑی کو دیکھ کر یہ مجسمہ فن‌کار گیراسیموف نے تیار کیا ہے

اس سے پہلے سلاف بت‌پرست تھے۔ سلافوں کے قدیم بت پرستانہ عقائد کے مطابق قدرت کی طاقتوں مثلاً آگ، پانی، زمین، پودوں اور جانوروں کی پوجا ہوتی تھی — پوربی سلاف جھیلوں، چشموں، گپھاؤں، درختوں اور جانوروں کی پرستش کرتے تھے۔ آباواجداد کی پوجا کا بھی کافی رواج تھا (جد کنبے کا دیوتا اور جدہ دیوی ہوتی تھی)۔ مشرقی سلافوں کے مذہبی عقائد میں زرعی اور طبقاتی نظام کی جھلک تھی۔ ان کے خاص دیوتا دژدبوگ سورج)، ویلیس (مویشیوں کا دیوتا)، سواروگ (اگنی دیو)، پیرون (رعد) تھے اور دھرتی ماتا دیوی۔ ان کے علاوہ بہت سے چھوٹے دیوی دیوتا بھی تھے۔

نئے عیسائی مذہب نے قدیم روس کے مختلف حصوں کی پوری آبادی کو

ایک عقیدے کے ماتحت لانے میں مدد دی لیکن اس سے جاگیردار طبقے کو خاص طور سے فائدہ ہوا کیونکہ عیسائی مذہب میں سرداروں اور ماتحتوں کے نظام کو مقدس بناکر عوام کے سامنے پیش کیا گیا تھا — چرچ نے جو بعد کو خود طاقتور جاگیردار بن گیا ریاستی حکام کے ان اقدامات کی مادی اور نظریاتی نقطۂ نظر سے پرزور حمایت کی جو حکمران طبقے کی پوزیشن کو مضبوط کرتے تھے — عیسائیت قبول کرنے سے قدیم روسی ریاست کے بین اقوامی وقار میں بھی مضبوطی پیدا ہوئی — لکھنے کے آرٹ، ادب، مصوری اور تعمیر کے فنون کو فروغ دے کر چرچ نے تہذیبی معیار بھی بلند کرنے میں مدد دی — عیسائیت کے رواج کے ساتھہ ساتھہ بزنطینی ادب کے ترجمے روس میں آنے لگے — اس ادب کے ذریعے روسی قوم قدما کی تہذیبی وراثت سے روشناس ہوئی —

نویں اور گیارھویں صدی عیسوی کے درمیان پیچیدہ بین اقوامی حالات میں روسی ریاست مضبوط ہوئی — کیئف کے روسیوں کو مشرق کے خانہ بدوشوں خصوصاً پیچنیگوں کے تباہ کن حملوں کا مقابلہ کرنا پڑا — ان سے بچنے کے لئے قلعے اور مورچے بنائے گئے — بزنطینیوں کے خلاف متواتر لڑنا پڑا جو بلاشرکت غیرے بحیرۂ اسود کے ساحل پر حکومت کا حق چاہتے تھے — جاگیردار اور تاجر بحیرۂ اسود کے ساحل اور کرائمیا میں اپنی پوزیشن مضبوط کرنا چاہتے تھے لیکن ان کو بزنطینیوں سے ٹکر لینا پڑی جو ان علاقوں پر قبضہ جمانا چاہتے تھے اس لئے بزنطینیوں اور روسیوں کے درمیان لڑائیاں ہونے لگیں جن میں روسی اکثر کامیاب ہوئے — نویں صدی عیسوی کے وسط میں مشرقی سلافوں نے قسطنطنیہ پر چھاپا مارا — ۹۰۷ء میں شہزادے اولیگ نے ایک بڑی فوج لے کر بزنطینیوں کے خلاف زبردست جنگ کی اور ان کو ایسے شرائط صلح پر مجبور کر دیا جو روسیوں کے لئے مفید تھے — اس طرح روسیوں کو بزنطینیوں سے تجارت کا حق مل گیا (۹۱۱ء کا معاہدہ) — ۹۴۱ء میں شہزادہ ایگور نے بزنطینیوں پر ایک اور حملہ کیا جو ناکامیاب رہا لیکن ۴۵ — ۹۴۴ء میں پھر حملہ کیا گیا اور بزنطینیوں سے نیا معاہدہ ہوا — ۴۴ — ۹۴۳ء میں روسی فوج ماورائے قفقاز کی مہم میں کامیاب ہوئی —

قدیم روسیوں کی غیرملکی سیاسی سرگرمی شہزادے سویاتوسلاف کے دور (تقریباً ۷۲ — ۹۶۴ء) میں عروج پر پہنچ گئی — سویاتوسلاف نے کیئف کی حکومت کے ماتحت مشرقی سلافوں کے علاقوں کی وحدت جاری رکھی — اس کے دروژیناؤں

نے روس کے سب سے خطرناک دشمن خزروں کی خاقانی حکومت کو زبردست شکست دی اور ان کے بہت سے شہر معہ راجدھانی ایتیل (۹۶۵ء) کے تباہ کر دئیے۔ انہوں نے والگا کے کنارے بلغار ریاست کو بھی اپنی ماتحتی میں لے لیا۔ مغرب میں سویاتوسلاف نے بزنطینی سلطنت کی مصیبت سے فائدہ اٹھایا جس کے خلاف بلغاریہ میں بغاوت ہو گئی تھی۔ بزنطینی حکومت کی درخواست پر جو روسیوں کی مدد سے وہاں اپنی حکومت پھر قائم کرنا چاہتے تھے سویاتوسلاف نے اس علاقے پر قبضہ کر لیا جو اب بلغاریہ کہلاتا ہے اور پھر ڈنیوب کے علاقے میں اپنی پوزیشن مضبوط کرنی شروع کر دی۔ اس کی وجہ سے پھر بزنطینیوں سے اس کی ٹکر ہو گئی۔ ۹۶۸ء اور ۹۶۹ء میں سویاتوسلاف نے بزنطینیوں پر دو حملے کئے جن میں اس نے اور اس کے دروژیناؤں نے حیرت انگیز جرائت و بہادری کا مظاہرہ کیا۔ ۹۷۱ء میں دریائے ڈنیوب کے کنارے دوروستل میں بزنطینی فوج نے جو اس کی فوج سے تعداد میں کہیں زیادہ تھی سویاتوسلاف کو گھیر لیا اور اس کو صلح پر مجبور ہوکر دوروستل چھوڑنا پڑا۔ واپسی میں پیچنیگوں نے دریائے دنیپر کے کنارے روسی فوج پر حملہ کر کے اس کو شکست دی اور سویاتوسلاف مارا گیا (۹۷۲ء)۔ اس کے لڑکے اور جانشین ولادیمیر سویاتوسلاوچ نے مؤثر اور عملی خارجہ پالیسی جاری رکھی اور جنوب اور جنوب مشرق میں شہروں کا پورا سلسلہ پھیلا کر کیئف روس کو مضبوط کیا اور پیچنیگوں کے حملے سے ملک کا بچاؤ کیا۔ اس نے پولینڈ کے خلاف جنگوں میں فتح پائی جو بعض روسی علاقے ہتیا لینا چاہتا تھا۔ بزنطینی حکومت کے خلاف لڑائیوں میں بھی کامیابی حاصل کی گئی۔ بزنطینی حکومت نے عیسائی چرچ کے ذریعہ روس میں اپنا سیاسی اثر بڑھانے کی کوشش کی لیکن روس میں اس کی شدید مخالفت ہوئی۔ ۱۰۵۱ء میں شہزادے یاروسلاف (دور حکومت ۱۰۱۹ — ۵۴ء) کے دور میں روسی لاٹ پادری الاریوں کو روسی چرچ کا پیشوا مقرر کیا گیا۔

کیئف کے شہزادوں اور جرمنی، انگلستان، فرانس، اسکینڈی‌نیویا کے ممالک اور بزنطین وغیرہ کے حکمراں خاندانوں سے گھرے تعلقات قائم کرنے کی وجہ سے قدیم روسی ریاست کا بین اقوامی وقار بڑھ گیا۔ جنوبی اور مغربی سلافوں، قفقاز، وسط ایشیا، بالٹک اور والگائی بلغاریہ کے لوگوں کے ساتھ روسی تجارت کرنے لگے۔

گیارھویں صدی تک زمین کی جاگیردارانہ ملکیت کا رواج عام ہو گیا تھا — اس وقت تک شہزادے اور بیار (بڑے امیر) وسیع علاقوں کے مالک بن بیٹھے تھے — دروژینیکوں کی خدمات کے لئے گرانڈ ڈیوک (اب کیئف کے حکمرانوں نے یہ خطاب اختیار کیا تھا) ان کو آراضی دیتا تھا — اس طرح آراضی کی عارضی ملکیت کا طریقہ رائج ہو گیا —

جاگیرداروں کا طبقہ بڑی تیزی سے بڑھا اور کسانوں کی بڑی تعداد کسی نہ کسی صورت میں ان کے استحصال کا شکار ہونے لگی —

گیارھویں اور بارھویں صدی میں بیگار (جس کو روسی میں ''بارشینا،، کہتے ہیں) کا رواج عام ہو گیا — لینن نے لکھا ہے کہ ''تقریباً روس کے قیام کی ابتدا (''روسی قانون،، کے زمانے سے ہی جاگیرداروں نے اسمیردوں (کسانوں) کو بندھنوں میں باندھنا شروع کر دیا تھا) ہی سے بیگار کا رواج عام تھا،، — زیادہ تر اسمیرد ہی تمام مادی قدریں (یعنی ضرورت کی چیزیں) پیدا کرتا تھا اور جاگیروں میں طرح طرح کی خدمات انجام دیتا تھا —

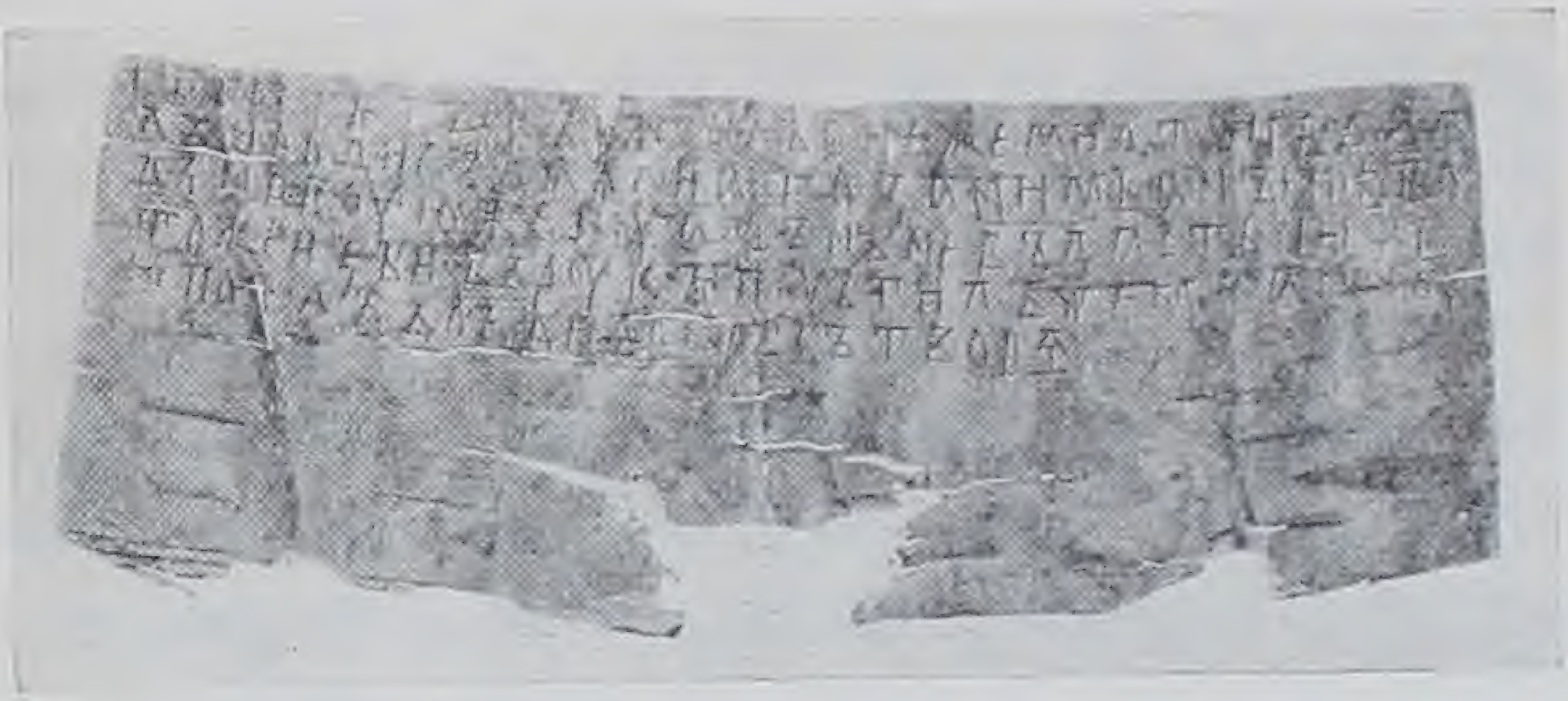
قدیم روس میں شہروں کی ترقی کا جاگیرداری معیشت سے براہ‌راست تعلق تھا — جاگیرداروں کے محلوں اور قلعوں کے سائے میں نئی بستیاں (پوسد) پروان چڑھتی تھیں، جو آہستہ آہستہ دستکاری اور تجارت کا مرکز بن جاتی تھیں — گیارھویں اور بارھویں صدی میں شہری دستکاروں نے اپنے اپنے فن میں بڑی مہارت پیدا کر لی تھی اور شہر و دیہات دونوں کے باشندوں کی ضرورتیں پوری کرتے تھے — ان دستکاروں کی بنائی ہوئی چیزیں اپنے شہر سے سیکڑوں میل دور تک بکتی تھیں — شہر غیر ملکی تجارت کے بھی اہم مرکز تھے — ان کے تاجر اور دستکار شہروں کی آزادی اور شہزادوں کی طاقت محدود رکھنے کے لئے جدوجہد کرتے رہتے تھے —

قدیم روس میں جاگیرداری نظام کی ترقی کے ساتھ ساتھ طبقاتی جدوجہد بھی تیز ہوتی گئی — گاؤں برادری کے آزاد ممبر تابعدار کسان بن گئے تو اس پر عام احتجاج ہوا — ۱۰۲۴ء میں سوزدال کے علاقے میں اسمیردوں نے بغاوت کر دی — گیارھویں صدی کے ساتویں عشرے کے آخر اور آٹھویں عشرے کی ابتدا میں کیئف میں جاگیرداروں کے خلاف بغاوت (۱۰۶۸ء) ہوئی اور تقریباً

۱۰۷۱ء میں روستوف کے علاقے میں بھی اسمیردوں نے بغاوت کی اور طبقاتی جد و جہد میں اضافہ ہو گیا۔ حکمران جاگیردار طبقے اور ان کی حامی ریاستی طاقت نے ان عوامی بغاوتوں کو وحشیانہ بےرحمی کے ساتھہ دبا دیا تھا۔ ساتھہ ھی ساتھہ جاگیرداری قوانین کا نظام بھی مضبوط بن رہا تھا جو حکمران طبقے کی ملکیت اور جائداد کا محافظ تھا۔ گیارھویں صدی کے آٹھویں عشرے کی ابتدا میں ''روسی قانون،، کا دوسرا حصہ نافذ کر دیا گیا۔ اس کا نام ''یارو سلاوچوں کا قانون ،، تھا کیونکہ اس کو شہزادوں کی کانگرس یعنی یاروسلاف کے بیٹوں نے منظور کیا تھا۔ ''روسی قانون،، کے اصول زبردست طبقاتی جد وجہد کے آئینہ‌دار تھے۔ جاگیرداری نظام میں اور ترقی ہوئی۔ اس ترقی کے ساتھہ نئے نئے نظریات کو ''ولادیمیر مونوماخ کے منشور،، میں قانونی جامہ پہنایا گیا۔ یہ منشور کیئف کی ۱۱۱۳ء کی بغاوت کے بعد بنایا گیا اور ''روسی قانون،، کے ایک نئے ایڈیشن میں جس کو ''توسیعی قانون،، کہا جاتا ھے بارھویں اور تیرھویں صدی کے سنگم پر پیش کیا گیا۔

قدیم روس کی تہذیب

قدیم روس میں ایک شاندار مادی اور روحانی تہذیب کی تشکیل اور ترقی ہوئی۔ دستکاروں خصوصاً سوناروں کی بنائی ہوئی چیزوں اور عموماً دستکاری کے اعلی ٹکنیکی معیار سے پتہ چلتا ھے کہ ملک کی مادی تہذیب نے کس حد تک



برج کی چھال پر لکھا ہوا ایک خط۔ گیارھویں صدی عیسوی

ترقی کی تھی — قدیم داستانیں اور کہانیاں جو ایک طرح سے ''زبان زد'' ادب کے نمونے ہیں، کافی ترقی کر گئی تھیں — لکھنے اور کتابوں کو نقل کرنے کا آرٹ دسویں صدی عیسوی میں پھیلنے لگا تھا — ۱۹۵۱ء سے سوویت یونین کے ماہرین آثار قدیمہ نے برچ کی چھال پر لکھے ہوئے متعدد نسخے پائے ہیں جن میں سب سے پرانا نسخہ گیارھویں صدی کا ہے — معلوم ہوا ہے کہ شہزادوں کے پاس بڑے بڑے کتب خانے اور خانقاہوں میں اسکول تھے — روسی زبان کا سب سے پرانا کتابی نسخہ جو ابھی تک محفوظ ہے وہ ''اوسترومیر گوسپل'' (مذہبی کتاب) ہے — یہ اس دور کے مطلا نسخوں کا بہترین نمونہ ہے — ان کتابوں کے علاوہ جو زیادہ تر یونانی سے ترجمہ کی گئی تھیں کئی نئی ادبی اور تاریخی تصانیف بھی شائع ہوئیں — ان کو حکمراں طبقے کے افراد نے عالمی مذہبی نقطۂ نظر سے لکھا تھا — سب سے اہم ادبی تصنیف ''ماضی کی سرگذشت'' تھی جس میں اس دور کے سماجی خیالات کا اظہار کیا گیا تھا — یہ تاریخی مجموعہ بارھویں صدی عیسوی کی ابتدا میں ان سرگذشتوں کی بنیاد پر لکھا گیا تھا جو اس سے قبل لکھی گئی تھیں لیکن محفوظ نہیں رہیں — ''ماضی کی سرگذشت'' میں سلاف قوموں کے اتحاد کی اہمیت پر زور دیا گیا تھا اور قدیم روسی ریاست کی طاقت کو سراہا گیا تھا —



اوسترومیر گوسپل (مذہبی کتاب)
کا پہلا صفحہ

پرانے روسی معماروں نے طرز تعمیر کے بہت سے لاجواب نمونے پیش کئے ہیں جن میں کیئف، نووگورود اور پولوتسک میں سینٹ صوفیا کے گرجا گھر خاص طور پر قابل ذکر ہیں — مصوری اور استعمالی آرٹ کا معیار اس زمانے کے لحاظ سے بہت بلند تھا — قدیم روسیوں کی تہذیب مشرقی سلافوں کی صدیوں پرانی تہذیب کی وراثت تھی —

پرانی روسی قوم کی تشکیل قدیم روسیوں کے ڈھانچے پر ہوئی اور بعد کو اس کا ارتقا تین برادرانہ قوموں روسی، یوکرینی اور بیلوروسی میں ہو گیا — ازمنۂ وسطی کے یورپ میں قدیم روسیوں کی ریاست سب سے بڑی اور طاقتور ریاستوں میں سے تھی —

ماورائے قفقاز اور وسط ایشیا

(نویں سے بارھویں صدی تک)

نویں اور بارھویں صدی کے درمیان ماورائے قفقاز کے علاقے میں جاگیرداری نظام نے بڑی تیزی سے ترقی کی — آبادی کا خاص ذریعۂ معاش کھیتی تھا، اس کے علاوہ باغ بانی، انگور کی کاشت، شراب سازی، مویشیوں اور ریشم کے کیڑوں کا پالن پوسن بھی ہوتا تھا اور حرفتیں بھی تھیں جن میں آہن سازی بھی شامل تھی — تجارتی راستوں پر شہر بسنے لگے مثلاً دوین، آنی، قارص، تبلیسی کوتایسی، شیماخا اور باکو وغیرہ — جاگیرداروں کی معاشی اور سیاسی پوزیشن مضبوط ہوتی گئی اور کسان زیادہ دست نگر ہو گئے — نویں اور دسویں صدی کے موڑ پر ماورائے قفقاز عربوں سے آزاد کرا لیا گیا —

عربوں کی حکومت کے خلاف جدو جہد میں متعدد جاگیردار ریاستیں قائم ہو گئیں — شیراک کے آرمینیائی بادشاہوں نے (بگراتید خاندان) جو نویں صدی تک بہت طاقتور ہو گئے تھے عرب خلافت کے خلاف جد وجہد کی سربراہی کی اوران کا دارالسلطنت آنی آرمینیائی علاقوں کے اتحاد کا مرکز بن گیا — جاگیردارانہ جارجیا کو متحد کرنےوالا مرکز تاؤ کلارجیتی تھا (نویں اور دسویں صدی) — تقریباً پورا جارجیا شاہ بگرات سوم (۹۷۵ء — ۱۰۱۴ء) کے سایۂ حکومت میں متحد ہو گیا لیکن یہ اتحاد بعض بڑے بڑے جاگیرداروں کی علحدیت پسندی کی پالیسی کی وجہ سے مضبوط نہیں ہوسکا جن کو بزنطینی حکومت کی حمایت حاصل تھی—چنانچہ ملک پھر چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہو گیا — گیارھویں صدی کے وسط میں سلجوقوں نے جارجیا پر تباہ کن حملہ کیا — گیارھویں اور بارھویں صدی کے موڑ پر شاہ ڈیوڈ چہارم (۱۰۸۹ء — ۱۱۲۵ء) نے جس کو ''معمار،، کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے شہروں کی مدد سے مرکزی ریاستی طاقت کو مضبوط کیا اور جارجیا بہت مضبوط ہو گیا — جارجیا کے علاقے میں متعدد قلعے سلجوقوں سے



جارجیا میں گیلاتی کی خانقاہ — گیارھویں صدی عیسوی

آزاد کرا لئے گئے جن میں تبلیسی (۱۱۲۲ء) بھی تھا جو جارجیا کی راجدھانی ہو گیا — ڈیوڈ نے اپنی سلطنت میں مشرقی جارجیا کے علاقوں کو بھی ضم کیا — گیارھویں اور بارھویں صدی کے موڑ پر دوسرے ملکوں سے جارجیا کی تجارت بڑھی اور بہت سی عمارتیں تعمیر ہوئیں — بارھویں اور تیرھویں صدی کے سنگم پر ملکہ تہامر (۱۱۸۴ء — ۱۲۱۳ء) کے دور میں جارجیا کی سیاسی طاقت بام عروج پر پہنچ گئی — بزنطینی علاقہ فتح کر کے بحیرۂ اسود کے جنوبی ساحل پر طرابزون سلطنت کی بنیاد ڈالی گئی جو جارجیا کے ماتحت تھی — اس دور میں جارجیائی تہذیب کا معیار بہت بلند ہو گیا — شوتا روستاویلی کی نظم ''شیر کی کھال والا سردار'' جارجیائی اور عالمی ادب کا ایک ممتاز نمونہ ہے جو انسان دوستی اور حب الوطنی کے خیالات سے لبریز ہے —

گیارھویں صدی کی ابتدا میں آرمینیا کے بڑے حصے پر بزنطینیوں نے قبضہ کر لیا جس کی وجہ سے آرمینیائی علاقوں کا ایکا بھنگ ہو گیا اور بعد میں سلجوقوں کو حملہ کرنے کا موقع مل گیا — آرمینیا کی معیشت گیارھویں صدی کے آخر تک

رفتہ رفتہ بحال ہوئی — حملہ آوروں کے خلاف جدو جہد میں اضافہ ہو گیا — چھوٹی چھوٹی متعدد آرمینیائی ریاستیں بن گئیں — بہت سے آرمینیائی سلجوقوں کے حملے کے زمانے میں کلیکیا بھاگ گئے — وہاں انہوں نے خودمختار کلیکیائی سلطنت (۱۰۸۰ء — ۱۳۷۵ء) کی بنیاد ڈالی — شمالی آرمینیا کو جارجیا کی مدد سے سلجوقوں کے پنجے سے آزاد کرایا گیا اور تھوڑی مدت تک وہ جارجیا کی تابعدار ریاست (بارھویں صدی) بھی رہا — اس وقت اس کی راجدھانی آنی تھی — بارھویں صدی کے آخر میں آرمینیا نے پھر سر اٹھانا شروع کیا — بڑی بڑی جاگیریں بن گئیں — شہروں میں حرفتی صنعتیں قائم ہوئیں اور شمالی بحیرۂ اسود کے علاقے اور دوسرے علاقوں سے بھی تجارتی تعلقات بڑھے — اس دور میں آرمینیا کی تہذیب نے زبردست ترقی کی — گیارھویں صدی سے آنی، نارگیتک اور دوسرے شہروں میں اعلیٰ تعلیم کے اسکول کھل گئے — آرمینیا کے ممتاز صاحبان علم و فضل مثلاً مہتر گیراتسی (طب) اور مہتر گوش (قانون اور ادب) کی شہرت دور دور تک پھیل گئی — بہت سی تاریخی کتابیں لکھی گئیں اور مصوری، فن تعمیر اور مجسمہ‌سازی نے کافی ترقی کی —

نویں صدی کے آخر میں آذربائجان کو عرب خلافت سے آزاد کرانے کے بعد وہاں متعدد چھوٹی چھوٹی جاگیردار ریاستیں وجود میں آئیں — بہت سے اہم شہری مرکزوں مثلاً باکو، گنجہ، دربند اور تبریز وغیرہ میں حرفتوں کی ترقی اور تجارت میں توسیع ہوئی — گیارھویں صدی میں آذربائجان پر سلجوقوں کا حملہ ہوا — ان کے خلاف لڑائیوں کے دوران جارجیا کا اثر وہاں اور بھی زیادہ ہو گیا — بارھویں صدی میں آذربائجان کی تہذیب پروان چڑھی، ادب میں عالمی شہرت رکھنے والے دو شاعر نظامی اور خاقانی پیدا ہوئے —



سامانیوں کا ایک مقبرہ — بخارا

نویں صدی میں خلیفہ کی حکومت وسط ایشیا سے ختم ہوگئی۔ اس صدی کے آخر میں تاجک سامانی ریاست قائم ہوئی جو ایک صدی سے زیادہ (۸۷۵ء — ۹۹۹ء) برقرار رہی — سامانی سلطنت میں پورا ایران اور وسط ایشیا شامل تھا — اس زمانے میں معاشی زندگی کے تمام شعبوں —— زراعت، دستکاری اور تجارت وغیرہ میں کافی ترقی ہوئی — سب سے بڑے شہر دارالحکومت بخارا اور مرو تھے — روزبروز زیادہ علاقے خدمات کے صلے میں دئے جانے لگے جن سے جاگیرداری نظام کی تشکیل میں تیزی پیدا ہوئی — وسط ایشیا کی تہذیب انتہائی بلند معیار پر پہنچ گئی اور اسے عالمی اہمیت حاصل ہو گئی — زبردست تاجک عالم ابو علی ابن سینا (تقریباً ۹۸۰ء — ۱۰۳۷ء) جو فلسفی، ماہر فطرت، حکیم، ریاضی داں اور شاعر تھے بخارا ھی میں کام کرتے تھے — فردوسی نے جن کا شمار تاجک اور فارسی کلاسیکی شاعروں میں ہوتا ہے اپنا مشہور ''شاھنامہ،، لکھا —



اورگینچ کا مینار

جاگیرداری نظام کی ترقی کے ساتھ سامانی ریاست رفتہ رفتہ تباہ ہوتی گئی — دسویں صدی میں قراخانیوں کی ایک نئی جاگیردار ریاست قائم ہوئی جس میں وسط ایشیا اور قزاخستان کے علاقے شامل تھے — اوغوز ترکوں کو جو بعد میں ترکمان قوم کا ایک حصہ بن گئے تھے دریائے زرافشاں کی وادی سے قراخانیوں نے نکال باھر کیا اور وہ مرو چلے آئے — یہاں انہوں نے سلجوق سلطنت قائم کی جو گیارھویں صدی کے دوسرے نصف حصے میں اپنے عروج پر پہنچ گئی —

بارھویں صدی میں قرا کتائیوں نے قراخانیوں اور سلجوق ریاستوں پر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے دونوں ریاستیں کمزور ہو کر ختم ہو گئیں — قرا کتائیوں نے یہاں کے باشندوں سے خراج لینا شروع کر دیا لیکن وسط ایشیا کا سماجی نظام بدلنے کی کوئی کوشش نہیں کی —

وسط ایشیا میں خوارزم کی سلطنت معاشی اور تہذیبی لحاظ سے انتہائی ترقی یافتہ ریاستوں میں تھی — یہ ایک زرخیز نخلستان میں کارواں کے راستوں کے چوراہے پر واقع تھی — بارھویں صدی کے آخر میں خوارزم کا سیاسی عروج شروع ہوا — وہ سلجوقوں اور قرا کتائیوں کے حملوں کا مقابلہ کرنے میں کامیاب ہوا —

جاگیردارانہ نفاق کا دور

روس میں جاگیردارانہ نفاق کا دور

(بارھویں صدی کی ابتدا سے پندرھویں صدی کے آخر تک)

گیارھویں صدی کے وسط سے ھی قدیم روس کی ریاست کے انتشار کے آثار نمایاں ہونے لگے تھے — بعض علاقوں نے اپنے کو رفتہ رفتہ کیئف کی ماتحتی سے آزاد کرا لیا تھا اور قدیم روس کے علاقے میں متعدد نئے سیاسی علاقے وجود میں آ گئے تھے اور وہ بھی بعد میں ٹکڑے ٹکڑے ہوکر چھوٹے ہو گئے — جاگیرداروں کے نفاق کا یہ دور ملک کی تاریخ میں ایک قدرتی منزل کی حیثیت رکھتا ھے — ایسے زمانے میں جب کہ معیشت کے قدرتی طریقے رائج تھے جاگیروں کی ملکیت آراضی بڑھنے لگی اور علیحدہ علیحدہ خودکفیل جاگیریں بننے لگیں — کیئف کے گرانڈ ڈیوک کی طاقت زوال پذیر ہوتی گئی —

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض علاقوں اور جاگیروں میں زبردست معاشی اور سیاسی ترقی ہوئی — قابل کاشت آراضی کا رقبہ بڑھا، کھیتی باڑی کے ترقی یافتہ طریقے استعمال ہونے لگے اور الگ الگ جاگیردارانہ ریاستوں کے مرکز کی حیثیت سے نئے نئے شہر بس گئے — صرف تحریری ذرائع سے جو اعداد وشمار فراہم کئے گئے ھیں ان سے پتہ چلتا ھے کہ گیارھویں صدی میں روس میں ساٹھہ سے زیادہ اور بارھویں صدی میں ۱۳۰ سے زیادہ شہری مرکز وجود میں آئے تھے — ان میں کے بہت سے شہر اہم تجارتی، صنعتی اور تہذیبی مرکز بن گئے —

امیروں کے درمیان زمین، شہروں، کسانوں اور دستکاروں کی ملکیت اور سیاسی اقتدار کے لئے زبردست جدوجہد شروع ہو گئی جو اکثر فریقین کے لئے تباہ کن جنگ کی صورت اختیار کر لیتی تھی۔

کیئف کے گرانڈڈیوک کو اور اس کے بعد ولادیمیر کے گرانڈ ڈیوک کو اب بھی نام کا اقتدار حاصل تھا لیکن مختلف علاقوں اور ریاستوں کی بڑھتی ہوئی طاقت نے ان کو عملی طور پر کیئف کی ماتحتی سے آزاد کر دیا تھا۔ ۱۰۹۷ء میں لیوبچ کی شہزادوں کی کانگرس نے یہ فارمولا منظور کیا: "ہر ایک اپنے علاقے پر قابض رہے۔" شہزادوں کی ملاقاتیں خانہ‌بدوش سواروں (پولوفتسی وغیرہ) کے چھاپوں کے خلاف روک تھام کا انتظام کرنے کے لئے ہوتی تھیں یا کسی زبردست طبقاتی جدوجہد کے موقع پر اپنی طاقت کو منظم کرنے کے لئے۔ ۱۱۱۳ء میں کیئف میں جاگیرداروں کے خلاف زبردست بغاوت کے بعد ولادیمیر مونوماخ ملک کو اپنے ماتحت متحد کرنے میں کامیاب ہو گیا لیکن بہت تھوڑی مدت کے لئے۔ ۱۱۳۲ء میں اس کے بیٹے مستیسلاف کی موت کے بعد قدیم روس کی ریاست بالکل ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ جاگیردارانہ نفاق کے دور میں سب سے بڑی جاگیردارانہ ریاستیں روستوف سوزدال اور گلیشیا وولہینیا تھیں۔ روستوف سوزدال کے نووگورود اور پسکوف کی ریاستوں سے گہرے تعلقات تھے۔

روستوف سوزدال کے علاقے میں جو دریائے اوکا اور والگا کے درمیانی دوآبے میں تھا وہ قبائل آباد تھے جن کی زبان فنی اوگری گروپ کی تھی۔ ان میں میریا، موروما اور موردووین قبائل بھی تھے اور سلاف بھی۔ حالانکہ زیادہ تر علاقہ گھنے جنگلوں سے ڈھکا تھا لیکن بہت زمانے سے یہاں جنگلات جلا کر زمین کے بڑے بڑے رقبے زرخیز اور قابل کاشت بنا لئے گئے تھے۔ ان علاقوں میں شہر بھی بس گئے تھے جو کافی بڑے بڑے ہو گئے تھے۔ ان میں سب سے پرانے روستوف اور سوزدال تھے۔ روستوف سوزدال کی ریاست کی ترقی میں دنیپر بیسن اور نووگورود کے علاقوں سے لوگوں کے آنے کی وجہ سے اضافہ ہوا۔ اوکا اور والگا کے تجارتی راستوں نے بھی اس میں کافی مدد دی۔ گیارھویں اور بارھویں صدی میں روستوف سوزدال کی ریاست کی سیاسی اہمیت کافی بڑھ گئی اور وہ بارھویں صدی کے چوتھے عشرے میں روس سے الگ ہو گئی۔ شہزادہ یوری دولگوروکی (دور حکومت ۱۱۲۵ — ۵۷ء) نے کئی نئے شہر آباد کئے مثلاً ماسکو (تاریخی رپورٹوں میں اس کا ذکر پہلی مرتبہ ۱۱۴۷ء میں آیا ہے)، دمیتروف، یوریف

پولسکی اور کوستروما وغیرہ — دولگوروکی نے کیئف کا گرانڈڈیوک بننے کے لئے جو جدوجہد شروع کی تھی وہ شہزادے اندرئی بگولیوبسکی (دور حکومت ۱۱۵۷ء — ۱۱۷۴ء) نے بھی جاری رکھی اور ۱۱۶۹ء میں کیئف پر قبضہ کر لیا — شہزادہ بگولیوبسکی شمال ھی میں رہا اور راجدھانی کیئف سے ولادیمیر بر کلیازما منتقل کر دی جو ریاست کا مرکز اور گرانڈڈیوک کی راجدھانی بن گیا — اندرئی بگولیوبسکی نے



نووگورود میں پانی کے پائپ جو لکڑی کے بنے ھیں— (بارھویں صدی)

گرانڈڈیوک کی طاقت مضبوط کرنے کے لئے بیاروں سے جنگ کی جس میں اس کو دواریانستوو (جاگیردار اشرافیه) اور شہر کے لوگوں نے مدد دی — ۱۱۷۴ء میں وہ بیاروں کی سازش کا شکار ہو گیا — اس وجہ سے جاگیرداری نظام کی لوٹ کھسوٹ کے خلاف عوامی بغاوت کی آگ بھڑک اٹھی — بگولیوبسکی کے جانشین وسیوولد بالشوئی گنیزدو (بڑا آشیانه) (۱۱۷۶ء — ۱۲۱۲ء) نے بیاروں کو رام کیا، نووگورود اور مورم ریازان کی ریاستوں کو ولادیمیر سوزدال کا ماتحت بنا لیا اور مشرق میں اپنی سلطنت بڑھانے کی کوششیں کرنے لگا لیکن جاگیردارانه ملکیت آراضی اور نئے جاگیرداری مرکزوں کی توسیع نے ولادیمیر سوزدال کو بہت سی ریاستوں مثلاً پیریاسلاول، روستوف، سوزدال، یاروسلاول، تویر اور ماسکو وغیرہ میں توڑ دیا —

نووگورود پسکوف کے علاقوں کا ارتقا دوسری طرح سے ھوا — حالانکه یہاں بھی کھیتی باڑی ھی معیشت کا خاص جز تھی لیکن شکار، ماھی گیری، شہد جمع کرنا، لوھے کی کان کنی اور نمک صاف کرنے کی بھی اھمیت تھی — نووگورود علاقے کا مرکز ایک بڑا شہر تھا — اس کا نام بھی نووگورود تھا — یہاں دستکاریوں نے بڑی ترقی کی اور روسی علاقوں اور دوسرے ملکوں سے وسیع پیمانے پر تجارت ھونے لگی — تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں صدیوں میں نووگورود کا تعلق شمالی یورپ کے تاجر شہروں کی یونین (Hanseatic League)

سے تھا — اب نووگورود کی حکومت بالٹک کے علاقوں میں دوینا، کریلیا اور فنی علاقوں تک پھیل گئی تھی — نووگورود کی حکومت میں وسیع شمالی علاقے بھی تھے جو اورال تک پھیلتے چلے گئے تھے جہاں نینتسی، کومی اور دوسری قومیں آباد تھیں — ان علاقوں سے نووگورود کو سمور ملتا تھا جو باھر بھیجا جاتا تھا —

نووگورود کے بیار زمین کے مالک تھے — ان کو شکار اور ماھی گیری کے حقوق حاصل تھے اور وہ تجارت بھی کرتے تھے — بیاروں نے جاگیرداروں کے مظالم کے خلاف عوامی بغاوتوں سے فائدہ اٹھایا اور اپنی خودمختاری کو مضبوط کر لیا — تقریباً ۱۱۳۶ء میں نووگورود نے ایک انوکھا سیاسی روپ اختیار کیا — وہ جاگیردارانہ ریپبلک بن گئی جس کے حکمراں کی طاقت بہت محدود تھی — دراصل ریپبلک پر حکومت بیار امیروں کی تھی جو عوامی اسمبلی (ویچے) سے جس میں شہر کی پوری بالغ مرد آبادی حصہ لیتی تھی، اپنی من‌مانی کرا لیتے تھے — ویچے مجسٹریٹ (پسادنیک) اور ”ھزاروں پر کپتان،، (تیسیاتسکی) منتخب کرتی تھی جو عدالتی، انتظامی اور فوجی اقتدار کے سب سے بڑے نمائندے سمجھے جاتے تھے — وہ حکمراں کو حکومت سنبھالنے کی دعوت دیتے تھے اور جنگ وامن جیسے اہم مسائل طے کرتے تھے —

تاجروں اور کاری‌گروں کی انجمنیں نووگورود میں بہت مضبوط تھیں — شہر کے سماجی اور سیاسی ارتقا کو زبردست طبقاتی جدوجہد سے دوچار ھونا پڑا — جاگیرداروں کے مظالم کے خلاف کاریگروں اور کسانوں کی متعدد بغاوتیں ھوئیں (۱۱۳۶ء، ۱۲۰۷ء، ۲۹ — ۱۲۲۸ء، ۱۲۷۰ء وغیرہ) — نووگورود اور پسکوف (موخرالذکر ۱۳۴۸ء تک نووگورود کی ماتحتی میں رھا) کو جرمن اور مغرب کے دوسرے جاگیرداروں کے حملوں سے اپنے کو بچانا پڑا — ۱۲۱۶ء میں نووگورود نے دریائے لیپتسا کی لڑائی میں ولادیمیر سوزدال کے گرانڈڈیوکوں کے حملے کو روک کر اپنی آزادی برقرار رکھی —

گلیشیا اور وولھینیا کے علاقوں میں بیار بڑے بڑے علاقوں کے مالک بن بیٹھے — سازگار قدرتی حالات کی وجہ سے کاشتکاری، کھیتی‌باڑی کے دوسرے کاموں اور تجارت میں بڑی ترقی ھوئی — بارھویں صدی میں یہاں کے شہر (گالچ اور کھولم وغیرہ) کافی بڑے ھو گئے — ان شہروں پر ایسی ویچے کی حکمرانی تھی جو امیرترین بیاروں اور تاجروں کی مٹھی میں تھی — شہزادے یاروسلاف

اوسمومیسل (۱۱۵۲ء – ۱۱۸۷ء) کے دور میں گلیشیا کی ریاست کافی پھولی پھلی اور سیاسی لحاظ سے کافی طاقتور ہو گئی – یہ ریاست آخر میں کیئف سے الگ ہو گئی – ۱۱۹۹ء میں شہزادے رومان مستیسلاوچ نے ہنگریائی جاگیرداروں کو شکست دی اور اپنے بیاروں کی طاقت کم کرکے گلیشیا اور وولھینیا کی ریاستوں کو متحد کردیا – لیتھوینیائی، پولستانی اور ہنگریائی جاگیرداروں سے مقابلے کے بعد، جو اس کے زرخیز علاقوں پر قبضہ کرنا چاہتے تھے، گلیشیا وولھینیا کی ریاست اور بھی مضبوط ہو گئی – ڈیوک کی حکومت کو جسے معمولی زمین داروں اور شہر کے لوگوں کی حمایت حاصل تھی بڑے امیر جاگیرداروں سے بھی ٹکر لینی پڑی – دانیئیل گالیتسکی کے دور میں (۱۲۳۸ء – ۱۲۶۴ء) گلیشیا وولھینیا کی ریاست اپنے عروج پر تھی لیکن چودھویں صدی میں اس پر لیتھوینیا اور پولینڈ نے قبضہ کر لیا –

روس کی سیاسی پھوٹ کے معنی یہ نہیں تھے کہ ان خودمختار علاقوں کے درمیان معاشی اور تہذیبی تعلقات بالکل منقطع ہو گئے ہوں – ملک کے اتحاد کا شعور عوام کے دماغ میں موجود تھا – مقامی رنگ کے باوجود اس دور کی تہذیب اپنے کردار میں روسی تھی – مشہور تصنیف ''ایگور کی فوج کی داستان'' (۱۱۸۵ء – ۱۱۸۷ء) میں غیر ملکی خطرے کے پیش نظر اتحاد کی اپیل تھی –

کیئف، ولادیمیر، نووگورود اور دوسرے شہروں کی حسین تاریخی عمارتوں، پچی کاری اور تصویروں سے قدیم روسی تہذیب کی مزید ترقی کا پتہ چلتا ہے – کتابوں کی نقل کا فن اس زمانے میں کافی پھیل چکا تھا – آبادی کا اونچا طبقہ پڑھا لکھا ہوتا تھا اور جاگیرداروں کے صدرمقاموں میں روزنامچے رہتے تھے جن میں الگ الگ علاقوں اور ریاستوں کی تاریخ اور تمام روس کے لئے اہم باتوں کا ریکارڈ رکھا جاتا تھا – جنوبی سلافوں، قفقاز اور مغربی یورپ وغیرہ سے تہذیبی تعلقات تھے جن کا پتہ کیئف روس کے حالات سے چلتا ہے –

منگول تاتار فاتحوں اور جرمنی اور سویڈن کے حملوں کے خلاف روس، وسط ایشیا، ماورائے قفقاز اور بالٹک کی قوموں کی جدوجہد

تیرھویں صدی کی ابتدا میں جنوبی سائبیریا اور وسط ایشیا کے کچھ حصوں میں فوجی اور جاگیردارانہ منگول ریاست قائم ہوئی جس کا سردار چنگیزخاں تھا – منگول تاتار ریاست کا وجود طبقاتی تفریق کا نتیجہ تھا – منگول امرا جن کے

پاس مویشیوں کی بڑی تعداد تھی یہ چاہتے تھے کہ لوٹ مار اور خراج کے ذریعہ دولت حاصل کر سکیں — اس وجہ سے مقبوضات حاصل کرنے کی پالیسی اختیار کی گئی اور منگول تاتار ریاست نے عوام کے جرأت آمیز مقابلے کے باوجود بڑے بڑے علاقے (چین اور دوسرے ممالک) ہتھیا لئے — منگولوں کی فوجی تنظیم بہت طاقتور تھی — اس میں ڈسپلن بہت سخت تھا — مضبوط اور صبارفتار سوار دستے ان کی فوج کی جان تھے — ان کی کامیابی کا اور ایک سبب یہ تھا کہ ان ملکوں میں جن پر وہ حملہ کرتے تھے جاگیردارانہ نفاق تھا —

چین اور کوریا فتح کرنے کے لئے طویل جنگوں کے بعد منگولوں نے ۱۲۱۹ء میں وسط ایشیا پر حملہ کر دیا اور خوارزم کی سلطنت تباہ کردی، بخارا اور سمرقند پر بھی قبضہ کر لیا — وسط ایشیا کی قومیں بڑی بہادری سے حملہ آوروں کے خلاف لڑیں لیکن جاگیردارانہ نفاق کی وجہ سے منگول تاتاروں نے آسانی سے پورے علاقے پر قبضہ کر لیا — ماورائے قفقاز پر ان کا حملہ ۱۲۲۰ء میں ہوا — ۱۲۲۳ء میں دربند شہر کے پھاٹکوں سے گذرتے ہوئے منگول تاتار پولوویتس کے اسٹیپی میدانوں میں داخل ہوئے اور اسی سال دریائے کالکا کے کنارے ایک جنگ میں انہوں نے روسی شہزادوں کے دروژیناؤں کو شکست دی — اس کے بعد منگول تاتار مشرقی یورپ پر حملہ کرنے کی تیاری بڑے پیمانے پر کرنے لگے — ۱۲۳۶ء میں انہوں نے روس کی طرف بڑھنا شروع کیا اور اسی سال والگائی بلغاریہ کو تباہ کر دیا — ۱۲۳۷ء میں منگول تاتار فوجوں نے چنگیز خان کے پوتے باتو خان کی سرداری میں ماردوویا کے جنگل پار کئے اور ریازان کے علاقے پر حملہ کر دیا — انہوں نے پرانے ریازان کے شہر کا محاصرہ کرکے اس کو تباہ کر دیا — روسیوں نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا اور جہاں تک ممکن ہو سکا اپنے ملک کو سخت اور نابرابر لڑائی میں بچانے کی کوشش کی — منگول تاتار ٹڈی دلوں نے اپنی کثرت تعداد سے فائدہ اٹھایا اور ہر ریاست کی فوج کو علیحدہ علیحدہ شکست دی — ۱۲۳۷ — ۳۸ء کے جاڑے میں شمال مشرقی روس تباہ ہو گیا — ۱۲۳۸ء میں منگول تاتاروں نے ولادیمیر کے شہزادے یوری وسیوولدووچ کو دریائے سیت کے کنارے، جو مولوگا کا معاون دریا ہے، شکست دی — روسی شہروں کو منگول تاتار حملوں سے بڑا نقصان پہنچا اور اس کے بعد روس کی معاشی ترقی رک گئی — بہرحال عوام کی زبردست دفاعی لڑائیاں رائگاں نہیں گئیں — منگول تاتاروں کو بھی ان سے زبردست نقصان پہنچا — ان کو نووگورود پر حملہ کرنے



دریائے سیت کی لڑائی (۱۲۳۸ء)—
سترھویں صدی کی چھوٹی تصویر
(ریاستی تاریخی میوزیم)

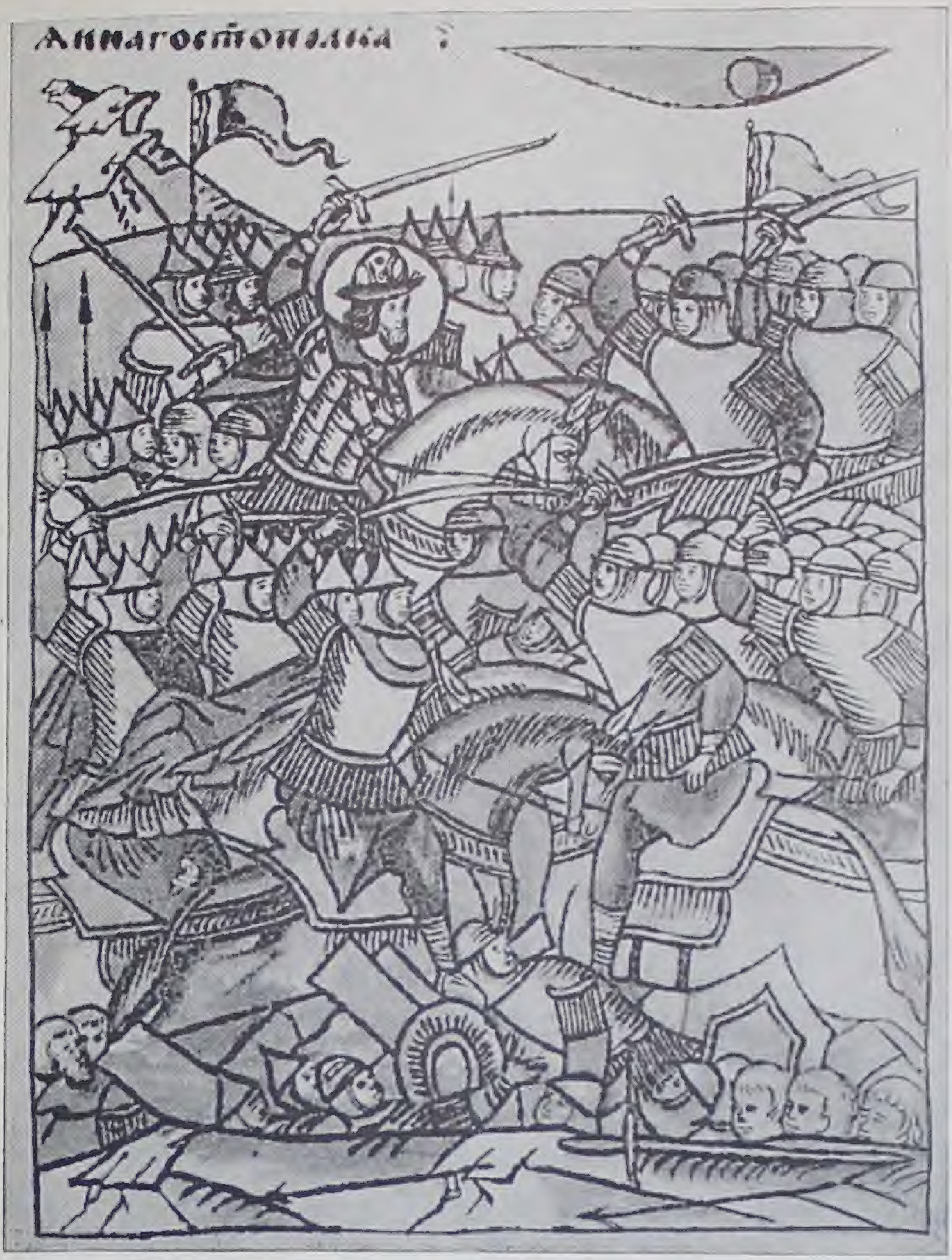
کے منصوبوں سے دست بردار ہونا پڑا اور اس کے بجائے وہ والگا کے پار واپس ہونے لگے— واپسی میں ان کو ہر جگہ دفاعی مقابلوں سے دوچار ہونا پڑا— ۱۲۳۸ء میں کوزیلسک کے چھوٹے سے شہر نے ان فوجوں کا سات ہفتے تک ڈٹ کر مقابلہ کیا جو تعداد میں بہت زیادہ تھیں — ۱۲۳۵ء — ۱۲۳۹ء کے دوران میں منگول تاتاروں نے ماورائے قفقاز فتح کر لیا اور آنی، قارص، تبلیسی، گانجہ اور شیماخا وغیرہ کے شہر تباہ کر دئے — ہر جگہ لوگوں نے ان کا زبردست مقابلہ کیا— ۱۲۴۵ء تک حملہ آوروں نے مغربی جارجیا فتح کر لیا— ۱۲۳۹ء میں باتو خان نے اپنی دوسری مہم شروع کی اور جنوبی روسی ریاستیں فتح کر لیں جن میں کیئف بھی شامل تھا (۱۲۴۰ء)— صرف پولوتسک مینسک اور نووگورود پسکوف کے روسی علاقے منگول تاتاروں کے حملے سے بچ گئے—

روسیوں نے جرأت و استقلال سے منگول تاتاروں کا مقابلہ کیا اس کی وجہ سے پورا یورپ ان کے چنگل سے بچ گیا— باتو خان نے بوہیمیا سے گذر کر وسطی اور مغربی یورپ پہنچنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا— روسیوں سے سخت لڑائیوں کے بعد چیکوں نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا— اس کے علاوہ وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ ایسے ملک اپنے پیچھے چھوڑ جائے جو فتح تو ہو گئے تھے لیکن قابو میں نہیں تھے — روسی، وسط ایشیا، والگا، قفقاز اور دوسرے علاقوں کے لوگ اب بھی لڑ رہے تھے — ۱۲۴۲ء میں وہ اپنی فوجیں والگا کے نچلے حصے کے علاقے میں واپس لایا اور یہاں وہ سلطنت قائم کی جس کا نام تھا ''طلائی جرگہ،،—

روسی ریاستوں کی حالت بہت خراب تھی— منگول تاتاروں نے ان کو لوٹ مار کر تباہ کر دیا تھا— کمزور پا کر دوسرے پڑوسیوں نے بھی ان پر حملے شروع کر دئے— تیرھویں صدی کے وسط میں سویڈن اور جرمنی کے جاگیردار نوابوں

نے ان پر حملے کئے ــ بارھویں صدی کے اختتام کے بعد سے جرمن جاگیرداروں نے اپنے کو جنگی سرداروں (knights) کے جتھوں میں منظم کرکے سلاف اور بالٹک قوموں پر اس بہانے سے حملے کر دئے کہ وہ ان کو عیسائی بنانا چاہتے ھیں ــ اس میں ان کو کیوریا رومانا (پاپائے روم کے دربار) کی عملی حمایت حاصل تھی ــ جرمن جنگی سرداروں کی پیش‌قدمی کے ساتھہ ساتھہ مقامی آبادی کو زبردستی عیسائی بنایا جانے لگا اور جاگیرداروں کے ظالمانہ نظام کے ذریعے ان کے قومی اور مذھبی جذبات کو دبایا گیا ــ بالٹک قوموں اور روسیوں کے درمیان ایک زمانے سے تعلقات چلے آ رھے تھے چنانچہ روسیوں نے دشمنوں سے مقابلہ کرنے کے لئے ان کو کمک بھیجی ــ نووگورود، پسکوف اور دوسرے روسی شہروں نے کئی موقعوں پر اپنے تربیت یافتہ دستے بالٹک کے ملکوں کو بھیجے اور جرمن جنگی سرداروں کو ان کے مقابلے میں شکست کا منہ دیکھنا پڑا ــ لیکن چونکہ بالٹک کے ملکوں میں آزادی کی تحریک غیرمتحد تھی اس لئے جرمنوں نے تیرھویں صدی کے چوتھے عشرے میں اس کے بڑے بڑے علاقے فتح کر لئے ــ ۱۲۳۷ء میں ''شمشیرزن سرداروں کا آرڈر،، (Schwertbrüder) جس کی بنیاد ۱۲۰۲ء میں پڑی تھی ٹیوٹانی آرڈر سے متحد ھو گیا جس کا لیتویا اور استونیا میں ایک علیحدہ حلقہ لیوانیائی آرڈر کے نام سے مشہور تھا ــ بالٹک کے علاقوں پر جرمن جنگی سرداروں کے حملے بڑھہ گئے اور وہ نووگورود اور پسکوف کے علاقوں کی سرحد تک پہنچنے لگے ــ روسی علاقوں کے خلاف ان کے حملوں میں سویڈن کے جاگیردار بھی شامل ھو گئے جنھوں نے ۱۲۴۰ء میں روس پر حملوں میں حصہ لیا تھا ــ نیوا کی جنگ میں (۱۲۴۰ء) شہزادہ الیکساندر یاروسلاوچ کی قیادت میں نووگورود کے تربیت یافتہ فوجی دستوں نے سویڈن کی فوجوں کو مکمل شکست دی اور اس فتح کی یاد میں اس شہزادے کو لوگ ''نیوسکی،، کے نام سے پکارنے لگے ــ دو سال بعد ۱۲۴۲ء میں الیکساندر نیوسکی نے جھیل چودسکوئے کی لڑائی میں جو بعد کو ''برف پر جنگ،، کہلائی، لیوانیائی آرڈر کے جنگی سرداروں کو زبردست شکست دی ــ جنگی سردار روسی علاقوں سے پسپا کر دئے گئے اور نووگورود کی جاگیردار ریپبلک کی خود مختاری محفوظ رھی ــ

تیرھویں صدی کا دوسرا نصف حصہ منگول تاتار حکومت کے جوئے تلے دبے ھوئے روس کے لئے بڑی مصیبت کا دور تھا ــ منگول تاتار روسی علاقوں سے بھاری خراج یعنی ''جرگے کا خراج،، وصول کرتے تھے اور روسی علاقوں پر چھاپے



برف پر لڑائی – سولھویں صدی کی مطلا سرگذشتوں سے تصویر

مارمار کر آبادی کو تباہ کر دیتے تھے – منگول خانوں نے خراج کی رقم مقرر کرنے کے لئے مردم شماری کرائی – ان کے صوبے دار (بسکاکی) خراج کی وصولیابی پر کنٹرول رکھتے تھے – انھوں نے اپنے ظلم و تشدد سے تراج پھیلا رکھا تھا –

سیاسی لحاظ سے روسی ریاستیں طلائی جرگے کے ماتحت تھیں اور جرگے کے خان ان کے حکمرانوں کو ریاستوں پر حکومت کرنے کے لئے فرمان (یارلک) دیتے تھے— روس میں جاگیردارانہ پھوٹ فاتحوں کے لئے سازگار تھی اور وہ شہزادوں کے درمیان لڑائی جھگڑے کرانے کی ہر امکانی کوشش کرتے رہتے تھے — دشمن شہزادے اکثر خانوں سے کمک مانگتے تھے، اپنے علاقوں کی آزادی کو ذاتی مفاد کے لئے قربان کردیتے تھے اور اپنے دشمنوں کے خلاف لڑنے کے لئے منگول تاتاروں کے نئے دل اپنے ملک میں بلا لیتے تھے — ان حالات کے باوجود روسی عوام نے حملہ آوروں کے خلاف اپنی جدوجہد جاری رکھی — بہت سی جگہوں پر (نووگورود — ۱۲۰۹ء، روستوف، سوزدال، یاروسلاول اور دوسرے شہروں میں — ۱۲۶۲ء، تویر — ۱۲۹۳ء اور ۱۳۲۷ء وغیرہ وغیرہ) عوامی بغاوتیں ہوئیں، جس میں منگول تاتاروں کی ظالمانہ حکومت سے نجات پانے کی جدوجہد کے ساتھ جاگیرداروں کے خلاف بھی تحریک تھی —

روسی علاقوں کا سماجی اور معاشی نظام

(چودھویں اور پندرھویں صدی)

منگول تاتار حملوں نے ملک کی پیداواری طاقتیں تباہ کر دیں اور سماجی اور معاشی ترقی بھی رک گئی — بہرحال رفتہ رفتہ عوام کی محنت سے ان نقصانات کا ازالہ کیا گیا جو حملے کی وجہ سے ہوئے تھے — چودھویں صدی کے دوسرے حصے کی ابتدا سے روسی علاقوں کی معیشت بحال ہونے لگی — پیداواری طاقتوں کی از سرنو تنظیم ہوئی، سب سے پہلے عوامی معیشت کی خاص شاخ یعنی زراعت میں — منگول تاتار حکومت کے دور میں کافی آبادی اوکا اور والگا کے دوآبے کے ضلعوں میں منتقل ہو گئی تھی کیونکہ ان کا دفاع بہتر طریقے سے ہو سکتا تھا — اس وجہ سے شمال مشرقی روس کے علاقوں میں زیادہ گھنی آبادی تھی اور معیشت نے بھی کافی ترقی کی تھی — نئی نئی زمینیں جوتی گئیں — ہلوں کے پھل پہلی مرتبہ لوہے کے بنے — پندرھویں صدی میں کھیتوں کو تین حصوں میں تقسیم کرکے باری باری فصلیں بونے کا طریقہ کافی رائج ہو گیا — کھیتی باڑی کے علاوہ مویشی پالنے، نمک سازی، شکار (اودبلاؤ کا شکار) اور ماہی گیری بھی ہونے لگی — حرفتیں پھر شروع ہوئیں خصوصاً آہن اور چوب سازی —

۱۲۸۵ء میں تویر میں پھر پتھر کی عمارتیں بننا شروع ہوئیں اور ۱۳۲۶ء سے ماسکووالوں نے بھی پتھر کی عمارتیں بنانا شروع کر دیں — چودھویں اور پندرھویں صدی میں بہت سے روسی شہروں میں پتھر کی عمارتیں نظر آنے لگیں — چودھویں صدی کے ساتویں عشرے میں ماسکو کے مضبوط قلعے کریملن کو پتھر سے بنایا گیا — تمام شہروں میں دھات سازی عام ہو چکی تھی اور کچھه مدت بعد دھات کی ڈھلائی بھی ہونے لگی — چودھویں صدی کے آخر میں توپیں ڈھالی جانے لگیں اور جب خان ٹوکتا میش نے ماسکو پر حملہ کیا تو پہلی مرتبہ ۱۳۸۲ء کی لڑائی میں توپیں استعمال کی گئیں — تجارتی اور حرفتی مرکز پھر ترقی کرنے لگے خصوصاً ماسکو، تویر، نووگورود اور نیژنی نووگورود — مغرب و مشرق کے ممالک سے تعلقات پھر استوار ہوئے — نووگورود میں تاجروں کی ایک انجمن (گلڈ) تھی جس کو ''ایوانسکوئے استو،، کے نام سے پکارا جاتا تھا — ماسکو میں دو انجمنیں تھیں —— ''سروژانے،، (سروژوالے) جو شہر سروژ (سوداک) اور کافا (فیودوسیه) سے تجارت کرتی تھیں اور ان شہروں کے ذریعه ان انجمنوں کی مشرق قریب کے ممالک سے بھی تجارت ہوتی تھی — ایک کپڑا انجمن بھی تھی جو مغرب سے تجارت کرتی تھی — پندرھویں صدی کے آخر تک ایسی تاجر کمپنیوں کی تعداد زیادہ ہو گئی جو دور دراز کے مقامات سے تجارت کرنا چاہتی تھیں (اسکلادنیچیستوا) — روسی تاجروں نے دور دور کے ملکوں کے سفر شروع کر دئے — پندرھویں صدی کے دوسرے نصف حصے میں تویر کے ایک تاجر افاناسی نکیتن نے ہندستان کا سفر کیا جس کا ذکر اس نے اپنے سفرنامے ''تین سمندر پار کا سفر،، میں کیا ہے — بہت طاقتور جاگیردار —— خانقاهیں، بیار اور شہزادے —— تاجروں کے کاروبار میں حصه دار ہوتے تھے — تجارت کی ترقی نے روسی علاقوں کو متحد کرنے میں مدد دی — پھر بھی تجارتی اور مالی تعلقات چودھویں اور پندرھویں صدی میں زیادہ نہیں بڑھے — اس کے ساتھه ھی جاگیرداروں کے قبضے میں اور زیادہ آراضی آگئی، خصوصاً شہزادوں اور خانقاهوں کے هاتھه میں — ترویتسے — سرگئی فسکی، کریلو بیلوزرسکی اور سالووتسکی خانقاهوں کو جو اسی زمانے میں قائم ہوئی تھیں، بڑے بڑے علاقوں کی جاگیردارانه ملکیت حاصل ہو گئی جن میں کھیت، شکار اور ماهی گیری وغیرہ ذریعۂ آمدنی تھے — چودھویں اور پندرھویں صدی میں اس زمین کا رقبه بہت بڑھه گیا جو مشروط طریقے پر (فوجی خدمات کے صلے میں) دی جاتی تھی — اس کا رواج قدیم روس نے کیا تھا —

جاگیردارانہ ملکیت کی توسیع کا انحصار خاص طور سے کسانوں کی زمین پر تھا — اکثر کسانوں کی زمینیں ضبط کر لی جاتی تھیں اور شہزادے اس کی منظوری دے دیتے تھے — لگان کی ادائیگی کا عام طریقہ جنس کے ذریعہ تھا لیکن بیگار بھی رائج تھی — جاگیرداروں کی آراضی میں اضافے اور ان کی بڑھتی ہوئی لوٹ کھسوٹ کو کسان روکنا چاہتے تھے جس کا اظہار مسلح جھڑپوں کے ذریعہ ہوتا تھا یا پھر کسان زمین چھوڑ کر بھاگ جاتے تھے وغیرہ — اس دور میں مذہبی عقائد سے انحراف کی تحریکیں بھی ایک طرح سے سرکاری جاگیردار چرچ کے خلاف طبقاتی احتجاج تھا —

ماسکو کے اطراف میں روسی علاقوں کے اتحاد کی ابتدا — کولیکووا کی جنگ (۱۳۸۰ء)

منگول تاتار حکومت کے ظالمانہ دور میں شمال مشرقی روس معاشی اور سیاسی زندگی کا خاص مرکز تھا — تیرھویں صدی کے آخر میں تویر اس علاقے کا سب سے بڑا سیاسی مرکز تھا لیکن چودھویں صدی کی ابتدا ھی میں ماسکو اور تویر کے شہزادوں کے درمیان کشمکش شروع ہو گئی کیونکہ ماسکو کا شہزادہ تویر کے شہزادے سے خان کا وہ فرمان چھیننا چاہتا تھا جس کی رو سے وہ پورے روس کا گرانڈ ڈیوک بن سکے — ماسکو کی ریاست (ماسکویہ) بڑی تیزی سے طاقت‌ور ہو گئی — ۱۳۰۱ء میں کولومنا، ۱۳۰۲ء میں پیریاسلاول زالیسکی اور ۱۳۰۳ء میں موژائسک اس کے ساتھہ شریک ہو گئے — ماسکو کے شہزادے چرچ کو اپنا طرفدار بنانے میں کامیاب ہو گئے جو ان کی سیاسی طاقت مضبوط کرنے میں بہت اہم ثابت ہوا — ماسکو "کل روس" کے بڑے لاٹ پادری کا صدر مقام بن گیا — ماسکو کے شہزادوں نے طلائی جرگے کے خانوں کا اعتماد بھی حاصل کر لیا اور اس کو تویر کے خلاف جدوجہد میں استعمال کیا — ۱۳۲۸ء میں ماسکو ریاست کے شہزادے ایوان دانیلووچ (دور حکومت ۱۳۲۵ — ۴۰ء) کو جسے عام طور پر لوگ کالیتا (روپئے پیسے کا تھیلا) کہتے تھے گرانڈڈیوک ہونے کا فرمان مل گیا — اس کو منگول تاتاروں کے حملوں سے بڑی مدت تک چھٹکارا رہا اور اس طرح ماسکویہ کی معیشت کے لئے خوش حالی کا دور آیا —

چودھویں صدی کے دوسرے حصے میں شمال مشرق کی روسی ریاستوں نے سیاسی اور معاشی طاقت حاصل کر لی۔ تویر پھر نمایاں ہو گیا۔ سوزدال ۔ نیژنی نووگورود اور ریازان کی ریاستیں بھی مضبوط ہو گئیں ۔ اس صدی کے ساتویں اور آٹھویں عشرے میں روسی علاقوں پر تاتاری حملے زیادہ ہونے لگے اور ماسکویہ ہی نے ان کے خلاف جنگ کے لئے روسی علاقوں کو متحد کرنے کا بیڑا اٹھایا ۔ ماسکویہ کی ریاست نے لیتھوینیا کے گرانڈڈیوک اولگیرداس کے حملوں کو پسپا کیا، سوزدال ۔ نیژنی نووگورود، تویر اور ریازان کی ریاستوں کو شکست دی اور طلائی جرگے سے فیصلہ کن جنگ کرنے کی تیاری کی۔



ماسکو کے گرانڈ ڈیوک ایوان کالیتا کی مہر۔ تقریباً ۱۳۳۹ء میں لکھی ہوئی گرجا گھر کی ایک دستاویز سے

۱۳۷۸ء میں ریازان کے علاقے میں دریائے واژا کے کنارے روسی دروژیناؤں نے پہلی مرتبہ منگول تاتاروں کو جنگ میں کھلے میدان شکست دی ۔ روسی علاقوں میں طلائی جرگے کی حکومت پھر قائم کرنے کے لئے تاتار جنرل ممائی نے لیتھوینیا کے گرانڈڈیوک یاگائلو سے معاہدہ کرکے ایک زبردست فوج جمع کی ۔ اس نے ریازان کے شہزادے اولیگ کی غداری پر بھی تکیہ کیا ۔ ممائی سے جنگ کرنے کے لئے بہت بڑی روسی طاقت ماسکو میں جمع ہو گئی جس میں تربیت یافتہ شہری جتھے اور غیرتربیت یافتہ کسان تھے ۔ اس فوج کا سردار ماسکویہ کا گرانڈڈیوک دمیتری ایوانووچ (دور حکومت ۸۹۔ ۱۳۵۹ء) تھا جس کو دریائے دون کے کنارے کولیکووا کی فتح کے اعزاز میں ''دونسکوئی،، کہا جاتا ہے ۔ یہاں اس کی فوج نے منگول تاتاروں پر حملہ کرکے ۸ ستمبر ۱۳۸۰ء کو انہیں شکست دی تھی ۔ حالانکہ کولیکووا کی جنگ سے منگول تاتاروں کی غلامی کا جوا نہیں اترا لیکن اس سے یہ پتہ ضرور چل گیا کہ روس کی طاقت بڑھ رہی تھی اور یہ فتح محض روسی ریاستوں کے اتحاد کی وجہ سے ہوئی تھی جو ماسکویہ کی کوششوں کا نتیجہ تھی ۔ اس وقت تک ماسکویہ نے



کولیکووا کی لڑائی — سولھویں صدی کے آخر کی چھوٹی تصویر
(لینن لائبریری، ماسکو)

اپنے کو مکمل طور سے تمام روسی علاقوں کا خاص مرکز تسلیم کروا لیا اور گرانڈڈیوک دمیتری دونسکوئی نے پہلی مرتبہ طلائی جرگے کے فرمان کے بغیر اپنے بیٹے واسیلی اول (دور حکومت ۱۳۸۹ء—۱۴۲۵ء) کو ریاست کا ولی عہد قرار دیا ـ ماسکویہ کے حکمراں جن کو شہر کے لوگوں، اوسط اور نچلے درجے

کے زمینداروں کی حمایت حاصل تھی، روسی علاقوں کے اتحاد اور غیر ملکی حملوں سے ان کے بچاؤ کی کوشش کرتے رہے۔

پندرھویں صدی کی دوسری چوتھائی میں جاگیرداروں کے درمیان جو جنگ شروع ہوئی اس نے روسی ریاستوں کو ملاکر واحد ریاست بنانے میں مدد دی۔



ایک روسی سپاھی کا زرہ بکتر

اس جنگ میں خودمختار شہزادوں نے (جن کی قیادت پہلے زوینی گورود اور گالیچ کے شہزادے یوری اور بعد میں اس کے بیٹے دمیتری شمیاکا نے کی) ان شہزادوں کے خلاف جنگ کر رہے تھے جو ریاستی مرکزیت کے حق میں تھے۔ ان کا سردار ماسکو کا گرانڈڈیوک واسیلی دوم (دور حکومت ۲۵–۶۲ ۱۴ء) تھا، جس کو لوگ ''تیومنی'' (اندھیرا) کہتے تھے کیونکہ اس کو اندھا کر دیا گیا تھا۔

واسیلی دوم کو متعدد شکستوں سے دوچار ہونا پڑا لیکن آخری فتح ماسکویہ کی ہوئی۔ نئے دور کی یہ خصوصیت تھی کہ اس میں چودھویں صدی کی جنگوں کے برخلاف ماسکویہ کو روس کی قیادت سے ہٹانے کے لئے جنگ نہیں ہوئی بلکہ ماسکویہ کے وقار اور اھمیت کے پیش نظر، اس کا تاج و تخت حاصل کرنے کے لئے لڑائی ہونے لگی۔ پندرھویں صدی کے آخر تک ایسی واحد روسی ریاست بنانے کے لئے حالات سازگار ہو گئے جس کا ڈھانچہ جاگیرداری نظام کی بادشاھت ہو۔ زراعت اور شہری دستکاری کی صنعتوں میں ترقی کی وجہ سے علیحدہ علاقوں کے درمیان تعلقات مضبوط ہونے لگے۔ بہر نوع منگول تاتار حملوں میں شہروں کی تباھی اور غیر ملکی حکومت کی وجہ سے جاگیرداروں کی سیاسی اور معاشی پوزیشن مضبوط ہو گئی اور عالمی تجارت کے راستوں سے الگ رہنے کی وجہ سے سرمایہ‌دار عناصر ترقی نہ کر سکے۔ اس لئے مرکزی روسی

ریاست کی بنیاد بالکل جاگیردارانہ رہی — جاگیردارانہ ملکیت آراضی میں اضافہ اور جاگیردار طبقے میں ایک نئے گروہ کا نمود ہوا جس کو ''دواریانستوو،، یا درباری امیر کہتے تھے — یہ گروہ مضبوط مرکزی طاقت کے حق میں تھا جو کسانوں کو دبائے رکھے — یہ چیزیں گرانڈ ڈیوک کی طاقت کی سماجی بنیاد بن گئیں — ماسکویہ کے حکمرانوں نے ملک کو متحد کرنے کی جو پالیسی چلائی تھی، شہری آبادی اس کی حامی تھی کیونکہ وہ گرانڈڈیوک کی طاقت کو غیر ملکی دشمنوں اور تباہ کن باھمی لڑائیوں کے خلاف قابل اعتماد بچاؤ سمجھتی تھی — علاوہ‌برین اس طرح روسی علاقوں کے درمیان تجارتی تعلقات بھی بڑھتے تھے — فوجی بیار اور چرچ بھی گرانڈڈیوک کے حامی تھے —

روس کو بیرون ملک سے جو سنگین خطرات لاحق تھے، ان کی وجہ سے ایک ایسی مرکزی ریاست بننے میں اور جلدی ہوئی جو ملک کی خود مختاری کی ضمانت دار ہو سکے —

جاگیردارانہ نفاق کے زمانے میں مشرقی سلافوں کا ارتقا رفتہ رفتہ تین برادرانہ قومیتوں میں ہو گیا — عظیم روسی، یوکرینی اور بیلوروسی — یہ سب قدیم روس کی نسل سے تھے — چودھویں اور پندرھویں صدی میں عظیم روسی زبان کے خدوخال ابھرنے لگے اور روسی علاقہ بھی واضح ہو گیا جس کے قلب میں اوکا اور والگا کا دوآبہ تھا — سولہویں صدی تک روسی قوم کی تشکیل تقریباً مکمل ہو گئی —

چودھویں اور پندرھویں صدی میں روس نے زبردست تہذیبی ترقی کی — روسی علاقوں کے اتحاد کی جدوجہد اور منگول تاتاروں کی غلامی سے آزادی کا خیال اس زمانے کی تہذیب کا نچوڑ تھا — اس کا اظہار روزنامچوں خصوصاً ماسکو کے روز نامچوں اور ادبی تصانیف میں (''ممائی سے جنگ کی داستان،، ''دون کے پار،، دمیتری دونسکوئی کی سوانح حیات اور ''روسی روزنامچوں،، میں) شدت سے کیا گیا — آرٹ کا معیار بہت بلند ہو گیا — گریک اور خاص طور سے اندرئی روبلیف کی تصویریں اس کی ایک مثال ھیں — فن تعمیر میں ترقی کا اظہار ماسکو کے کریملن میں گرجا گھروں، کوالیوو میں نجات دھندہ کے چرچ اور ولوتف (نووگورود) میں عید استقبال مریم کے چرچ اور دوسری عمارتوں سے ہوتا ہے—

لیتھوینیا کی گرانڈڈچی – بالٹک کا علاقہ
(تیرھویں سے پندرھویں صدی تک)

لیتھوینیائی ریاست کی تشکیل تیرھویں صدی کے وسط میں ہوئی – یہ نتیجہ تھی لیتھویبائی قبائل میں جاگیردارانہ رشتوں کے ارتقا اور بالٹک کے علاقے میں ملک کو جرمن حملوں سے بچانے کی ضرورت کا – لیتھوینیائی اور روسی اس جنگ میں متحد ہوکر لڑے – بیرونی دشمن کے خلاف لڑائی کے دوران میں لیتھوینیائی ریاست اور لیتھوینیائی قوم وجود میں آئی – شہزادہ منداؤگوس (تیرھویں صدی کے وسط میں) کے دور میں لیتھوینیائی قبائل کا اتحاد شروع ہوا اور گیدیمیناس (دور حکومت ۱۳۱۶ – ۴۱ء) کے دور میں اور بھی زور پکڑ گیا – منگول تاتار حملے کے دور میں لیتھوینیا کے جاگیرداروں نے روسی علاقوں کی کمزوری سے فائدہ اٹھاکر مغربی روسی، یوکرینی اور بیلوروسی علاقوں پر قبضہ کر لیا – لیتھوینیائی ریاست میں ایسے علاقوں کے شامل ہونے سے جہاں جاگیرداری نظام بہت ترقی یافتہ ہو چکا تھا اس کی ریاستی نوعیت، سماجی ڈھانچے اور تہذیب پر کافی اثر پڑا – بہرحال ان علاقوں کے عوام کو لیتھوینیا کے جاگیرداروں کے شدید مظالم برداشت کرنا پڑے – چودھویں اور پندرھویں صدی میں لیتھوینیا میں کسان غلامی (serfdom) رائج کی گئی اور کسانوں کا استحصال اور بھی زیادہ ہو گیا –

چودھویں صدی کے آخر میں ٹیوٹانی آرڈر کے بڑھتے ہوئے جارحانہ اقدام کا نتیجہ کریوز کا اتحاد (۱۳۸۵ء) ہوا جس نے لیتھوینیا اور پولینڈ کو متحد کر دیا – اس اتحاد نے ٹیوٹانی آرڈر کے خلاف لڑنے میں کافی مدد دی لیکن اس کے ساتھ ہی لیتھوینیا کے علاقوں میں پولستانی اشرافیہ (شلیاختا) اور کتھولک مذھب بھی پھیلنے لگے جن کے خلاف لیتھوینیائی اور روسی آبادی‌والے حصوں نے ویتاوتاس کی سرداری میں علم بغاوت بلند کیا –

پندرھویں صدی کی ابتدا میں ٹیوٹانی آرڈر کے خلاف جد و جہد عروج تک پہنچ گئی – ۱۴۱۰ء میں گرنوالڈ کی تاریخی لڑائی ہوئی، جس میں لیتھوینیا، پولینڈ، روس، یوکرین، بیلوروس اور چیکوسلوواکیہ کی فوجوں نے متحد ہوکر ٹیوٹانی آرڈر کے جنگی سرداروں کو زبردست شکست دی اور یہی ٹیوٹانی آرڈر

کے زوال کی ابتدا ہوئی — لیتھوینیا میں جاگیرداری نظام نے ترقی کی، کسان غلامی کے طریقے کو قانونی طور پر مان لیا گیا — میگڈے برگ قانون کے ماتحت شہروں کو اپنی حکومت خود چلانے کا حق تھا اس لئے انہوں نے بڑی ترقی کی — چودھویں اور پندرھویں صدی میں لیتھوینیا کے جاگیردار حکمراں طبقے نے متعدد طبقوں کی ایک باقاعدہ مجلس بنا لی جس میں بڑے بڑے جاگیردار (پانووے) اور اوسط اور نچلے طبقے کے زمیندار (شلیاختا) تھے — بڑے امیروں کی ایک کونسل (رادا) بنائی گئی جس نے گرانڈڈیوک کے اختیارات محدود کر دئے — اس کے علاوہ جاگیرداروں کی کانفرنسیں (سیئم) بھی ہوتی تھیں — مقامی اختیارات گرانڈڈیوک کے مقررشدہ افسروں کے ہاتھ میں رہتے تھے — گرانڈڈیوک ویتاوتاس نے مرکزی ریاست بنانے کی جو پالیسی اختیار کی تھی اور پولینڈ کے پنجے سے آزاد ہونے کے لئے جو کوششیں کر رہا تھا وہ ناکام رہیں —



شہر تالین کا کریملن

چودھویں اور پندرھویں صدی میں لیٹویا اور استونیا کے علاقے جرمن جاگیرداروں کے ماتحت تھے جو آبادی کو لوٹتے کھسوٹتے تھے — بالٹک کے شہر ریگا، تسیسس، والمیئرا، تالین اور تارتو وغیرہ ترقی کرکے اہم تجارتی اور صنعتی مرکز بن گئے تھے — بالٹک قوموں نے روسی علاقوں کی حمایت سے غیرملکی مظالم کے خلاف جد و جہد جاری رکھی — استونیائی عوام کی سب سے بڑی بغاوت ۱۳۴۳ء سے ۱۳۴۵ء تک چلتی رہی — یہ لڑائی سینٹ جارج کی رات (یوریوا نوچ) کے نام سے مشہور ہے — لیوانیائی آرڈر اس بغاوت کو پروشیا سے فوجیں بلاکر ہی دبا سکا —

منگول تاتار فتوحات کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنوبی روس اور مغربی روس کے علاقے روس کے دوسرے حصوں سے علیحدہ ہو گئے — وہ ریاستیں جو پولستانی، ہنگریائی اور لیتھوینیائی جاگیرداروں کے حملوں کا نشانہ بنیں اپنی خود مختاری کو برقرار نہ رکھ سکیں — ماورائے کارپیتھیا کے علاقے پر ہنگری کے جاگیرداروں نے قبضہ جما لیا (تیرھویں صدی) اور گلیشیا پولستانی جاگیرداروں کے حصے میں آیا (چودھویں صدی کے وسط میں) — یوکرینی اور بیلوروسی علاقوں کا کافی حصہ (وولہینیا، ویتبسک کی ریاستیں اور تروف پینسک، کیئف، پیریاسلاول، چیرنیگوف سویرسکی وغیرہ کے علاقے) چودھویں صدی کے وسط میں لیتھوینیا کی گرانڈڈچی نے لے لیا — چودھویں اور پندرھویں صدی میں کافی معاشی ترقی ہوئی، شہر پروان چڑھے اور یوکرینی اور بیلوروسی قومیتوں کی تشکیل ہوئی — اس زمانے کے یوکرینی اور بیلوروسی ادب، فن تعمیر اور مصوری نے روسی تہذیب کا اثر قبول کرکے ترقی کی — وہ اس تاریخی اتحاد کے خیال سے بھرپور تھے جو روسی، یوکرینی اور بیلوروسی علاقوں کے درمیان تھا یعنی غیرملکی جوئے سے آزادی کی جدوجہد میں اتحاد — لیتھوینیائی ریاست نے یوکرین اور بیلوروس کی تمام پرانی ریاستیں ختم کرکے ان کی جگہ گورنروں کے صوبے بنائے — لیتھوینیا کے جاگیرداروں اور پولینڈ و جرمنی کے متوسط طبقے کو خاص مراعات حاصل تھیں — کسان غلامی کے ناقابل برداشت مظالم کا یوکرین اور بیلوروس میں دور دورہ ہو گیا جس کی وجہ سے پوری چودھویں اور پندرھویں صدی میں جاگیرداروں کے خلاف بغاوتیں ہوتی رہیں — جب ماسکو کی قیادت میں روسی علاقوں کا اتحاد شروع ہوا اور لیتھوینیا اور پولینڈ کے جاگیرداروں نے روسی علاقوں کے خلاف اپنے جارحانہ اقدام میں اضافہ کر دیا تو لیتھوینیا کی گرانڈڈچی جو لیوانیائی آرڈر اور منگول تاتار حملہ آوروں کے خلاف یوکرین اور بیلوروس کے دفاع میں مدد کرتی رہی تھی، ان ملکوں کی معاشی اور تہذیبی ترقی کے راستے میں رکاوٹ بن گئی —

چودھویں صدی کے دوسرے نصف حصے میں ہنگری کے جاگیرداروں کے خلاف مولداویہ میں بغاوت ہوئی اور ایک خود مختار مولداویائی جاگیردار ریاست وجود میں آئی — ماورائے کارپیتھیا اور بوکووینا کے یوکرینی باشندوں نے اس بغاوت کی حمایت کی —

وسط ایشیا اور ماورائے قفقاز کی معاشی ترقی پر منگول تاتاروں کی ظالمانہ حکومت کا بڑا تباہ کن اثر ہوا تھا — زراعت تباہ ہو گئی تھی اور شہروں کو بہت نقصان پہنچا تھا — پیداواری طاقتوں کا سست رفتار ارتقا، ہندستان اور چین وغیرہ سے کارواں کے راستوں کے بجائے نئے بحری راستوں سے تجارت اور جاگیرداروں کی آپس میں تباہ کن لڑائیاں، معاشی ترقی میں رکاوٹ پیدا کر رہی تھیں — چودھویں صدی کے دوسرے نصف حصے میں تیمور (تیمور لنگ، دور حکومت ۱۳۷۰ء — ۱۴۰۵ء) نے وسط ایشیا میں وسیع سلطنت قائم کر لی — اس نے ماورائے قفقاز، ایشیائے کوچک، ایران اور چین پر حملہ کرکے ان کو تاخت و تاراج کیا — تیمور نے طلائی جرگے کے خان ٹوکتامیش کو شکست دی اور ۱۳۹۵ء میں روسیوں کے خلاف دھاوا بول دیا لیکن شہر ایلیتس تک پہنچنے کے بعد واپس چلا گیا — تیمور کے ماتحت ملکوں میں باشندوں کو ایک زرعی ٹیکس (خراج) اور شخصی ٹیکس (جزیہ) ادا کرنا پڑتا تھا — ان کو



شہر سبز میں تیمور کے محل اکسیرائے کے کھنڈر (ماوراءالنہر)

بیگار کے سخت کام اور دوسرے! جبری فرائض بھی ادا کرنے ہوتے تھے — ان ملکوں کے باشندے، منگول اور مقامی جا گیرداروں کے خلاف برابر جد و جہد کرتے رہتے تھے — ۶۶ — ۱۳۶۵ء میں مولانا زادہ اور ابوبکر کلیوی کی قیادت میں سمرقند میں ایک زبردست بغاوت ہوئی — ۱۳۸۸ء میں خوارزم میں بھی بغاوت ہو گئی — تیمور کی موت کے بعد اس کی سلطنت کے علاقوں میں جا گیرداروں کے درمیان کش مکش شروع ہو گئی — پندرھویں صدی اور سولھویں صدی کی ابتدا میں وسط ایشیا میں خانوں کی کئی حکومتیں قائم ہو گئیں: ازبک، بخارا اور خوارزم — وسط ایشیا کے مشرقی حصے میں مغلستان کی سلطنت قائم ہو گئی جو خانہ بدوش سواروں کی سلطنت تھی — ہرات اور سمرقند اہم سیاسی مرکز بن گئے — سمرقند میں پندرھویں صدی کی ابتدا (۴۹ — ۱۴۰۹ء) میں الغ بیگ کی حکومت تھی — اس دور میں وسط ایشیا کی تہذیب نے بڑی ترقی کی — اسی زمانے میں سمرقند کی مشہور رصدگاہ تعمیر ہوئی — پندرھویں اور سولھویں صدی کے موڑ پر وسط ایشیا کے خاص زرعی علاقے خانہ‌بدوش ازبک قبائل نے فتح کر لئے —

ماورائے قفقاز کے ممالک جاگیردارانہ نفاق کی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے ہو رہے تھے اور پندرھویں صدی میں جارجیا بہت سی چھوٹی ریاستوں میں بٹ گیا تھا — آرمینیا اور آذربائجان کے علاقوں کی ریاستیں آق کینلو اور قرا کینلو (''سفید بھیڑ،، اور ''سیاہ بھیڑ،،) کے خانہ بدوش قبائل سے اپنا گٹھ بندھن رکھنے پر مجبور تھیں — پندرھویں اور سولھویں صدی کے موڑ پر ترکوں اور ایرانیوں نے ماورائے قفقاز کے ممالک پر حملہ کیا —

طلائی جرگے کا خاتمہ

چودھویں صدی میں طلائی جرگے کے منگول تاتاروں میں جاگیرداری نظام کے ارتقا کے ساتھ ساتھ آپس میں متواتر تباہ کن لڑائیاں بھی ہوتی رہیں — چودھویں صدی کے آخر میں تیمور نے طلائی جرگے پر کاری ضرب لگائی — منگول تاتار حکومت کے خلاف روسی عوام کی جد و جہد اور روسی ریاست کی وحدت نے جو جد و جہد کا جز تھی جرگے کے خاتمے کو اور بھی قریب کر دیا — چودھویں صدی کے ساتویں عشرے کے ابتدائی برسوں میں طلائی جرگے سے خوارزم علیحدہ ہو گیا اور اس صدی کے آخر تک عظیم نوگائی جرگہ بھی خودمختار ہو گیا —

۱۴۲۷ء میں کرائمیا کی خان شاہی اور اسی صدی کے چوتھے عشرے میں قازان کی خود مختار خان‌شاہی قائم ہوئی ۔ پندرھویں صدی کے پہلے نصف حصے میں ازبک خان شاہی بھی قائم ہو گئی اور اسی صدی کے آخر تک کئی قزاخ خان شاہی ریاستیں اس سے علیحدہ ہو گئیں ۔ پندرھویں صدی کے آخر میں سائبیریا کی خان شاہی بھی ازبک خان شاہی سے الگ ہو گئی ۔ والگا کے نچلے علاقے میں استراخان کی خان‌شاہی (تقریباً ۱۴۵۹ ۔ ۶۰ء) وجود میں آئی ۔ سابق طلائی جرگے کی مختلف خان شاہی ریاستوں میں سماجی اور معاشی تعلقات کی سطح مختلف تھی لیکن عام طور پر جاگیردارانہ سماجی نظام کا ارتقا ہو رہا تھا ۔

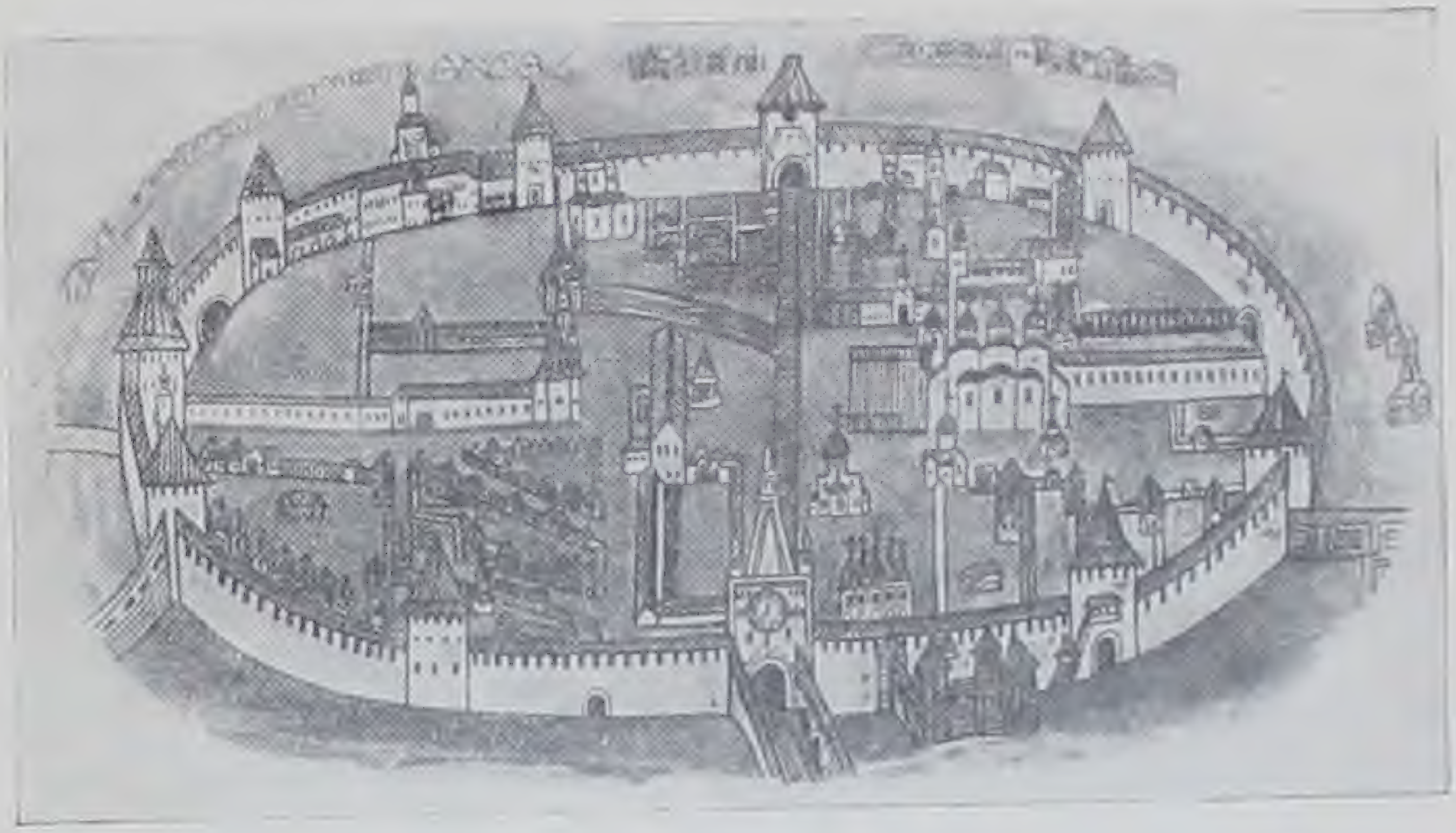
روس کی متحدہ کثیر قومی ریاست (پندرھویں صدی کے آخر اور سولھویں صدی میں)

مرکزی روسی ریاست کا قیام

روس کی ریاستی وحدت کی کوشش، جس کو سماجی اور معاشی ارتقا کے پورے دھارے نے تیار کیا تھا ماسکویہ کے گرانڈڈیوک ایوان سوم (دور حکومت ۱۴۶۲ء ۔ ۱۵۰۵ء) اور واسیلی سوم (دور حکومت ۳۳ ۔ ۱۵۰۵ء) کے زمانے میں خاص طور سے کامیاب ہوئی ۔ ۱۴۶۳ء میں یاروسلاول کی ریاست اور ۱۴۷۴ء میں روستوف کی ریاست ماسکو سے مل گئی ۔ ۱۴۷۸ء میں نووگورود کی جاگیردارانہ ریپبلک کا ماسکو سے اتحاد بڑی اہمیت کا حامل تھا ۔ نووگورود کے متحد بیاروں اور تاجروں نے لیتھوینیا کی مدد سے اپنی خود مختاری برقرار رکھنے کی کوشش کی ۔ نومبر ۱۴۷۰ء میں انہوں نے لیتھوینیا سے گرانڈڈیوک کو نووگورود بلایا ۔ ۱۴۷۱ء کے موسم بہار میں نووگورود کی بیار حکومت نے لیتھوینیا کے گرانڈڈیوک اور پولینڈ کے شاہ کازیمیر چہارم سے فوجی امداد کے لئے معاہدہ کیا ۔ بیاروں کے اقدامات سے نووگورود میں سماجی تضاد اور بھی بڑھ گیا ۔ باشندوں کی اکثریت شہری اور دیہاتی دونوں، اس بات کے حق میں تھی کہ ماسکو کی قیادت میں مرکزی روسی ریاست بنا کر روسی علاقوں کو متحد کیا جائے ۔ ایوان سوم نے نووگورود کی جاگیردارانہ ریپبلک کے اس طبقاتی تضاد

سے فائدہ اٹھایا اور شہری باشندوں اور کسانوں کی حمایت سے نووگورود پر حملہ کر دیا — ۱۴۷۱ء میں اس نے دریائے شیلان کے کنارے نووگورود کی فوج کو شکست دی — ایوان سوم نے نووگورود سے ایک معاہدہ کیا جس کے مطابق نووگورود گرانڈڈیوک کا ماتحت ہو گیا — ۱۴۷۸ء میں نووگورود کی وسیع ریاست ماسکو کی گرانڈڈچی میں شامل ہو گئی — نووگورود کی ویچے ختم کر دی گئی، اس کے بیار امرا کافی تعداد میں وہاں سے ''منتقل'' کر دئے گئے اور ان کی جگہ ماسکو کے دواریانستوو کی جاگیریں وسیع کردی گئیں۔

نووگورود کے الحاق کے بعد تویر کی ریاست کے علاقے اس مرکزی ماسکو ریاست کے علاقوں سے گھر گئے جو ابھی تشکیل پا رہی تھی — ۱۴۸۵ء میں تویر کی ریاست بھی روسی ریاست میں شامل ہو گئی — پندرھویں صدی کے نویں عشرے میں ایوان سوم نے مقامی جاگیرداروں کے خلاف کسانوں اور شہریوں کی تحریک سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پسکوف کے معاملات میں مداخلت کی — چنانچہ ۱۵۱۰ء میں پسکوف کا الحاق ہو گیا جو دراصل بہت مدت پہلے سے ماسکو کا ماتحت تھا — ریازان کی ریاست بھی جو بہت دنوں سے ماسکو کی ماتحت تھی، آخرکار اپنی خودمختاری سے ۱۵۲۱ء میں محروم ہو گئی —



نووگورود کا نقشہ (سولھویں صدی کی ایک مذہبی تصویر سے)

کافی بڑا روسی علاقہ لیتھوینیا کے زیرنگیں تھا — پندرھویں صدی کے آخر اور سولھویں صدی کی ابتدا میں روسی علاقوں کی واپسی کے لئے کئی لڑائیاں ہوئیں اور اوکا، دیسنا، سوژ اور کئی دوسرے دریاؤں کے اوپری حصے روسی

ریاست میں واپس آ گئے — ۱۵۱۴ء میں قدیم روسی شہر سمولینسک جو ۱۴۰۴ء سے لیتھوینیا کے زیرحکومت تھا، روس کو واپس مل گیا —

روسی ریاست کے اتحاد کے ساتھہ کئی ایسی قومیں بھی روسی ریاست میں آ گئیں جن کا تعلق تاریخی طور پر روسیوں سے تھا — یہ تھیں شمالی اور والگا کے بیسن کی قومیں : ماری، یوگرا، کومی قوموں کا کچھہ حصہ (چودھویں صدی کے آخر میں) اور پیچورا اور کریلیائی وغیرہ (پندرھویں صدی کے آخر میں) — مرکزی روسی ریاست نے ایک کثیر اقوامی ریاست کی شکل اختیار کر لی جس میں ایسے لوگ شامل تھے جن کا ارتقا علیحدہ قوموں کی حیثیت سے نہیں ہوا تھا بلکہ وہ واحد ریاست کے فرد ہونے کے ناتے متحد ہو گئے تھے —

واحد ریاست کی حیثیت سے ملک کا اتحاد بڑی تاریخی اہمیت کا حامل تھا — اس سے معاشی اور تہذیبی ترقی کی ضمانت ہوئی اور غیرملکی حملوں سے بچاؤ میں بھی آسانیاں پیدا ہوئیں — پندرھویں صدی کے نویں عشرے تک مرکزی ریاست کے تنظیمی خدوخال واضح ہو گئے — گرانڈڈیوک کی طاقت میں بھی بہت اضافہ ہو گیا تھا اور جا گیردار جو پہلے خودمختار خراج گذار تھے اب گرانڈڈیوک کی رعایا بن گئے تھے — ماسکویہ کے گرانڈڈیوک کی خدمت سے انکار زبردست غداری شمار ہونے لگی — مرکزی حکومت کے ادارے جیسے بیارسکایا دوما (بیار کونسل) اور پریکازی (وزارتیں) قائم ہوئے — فوجی تنظیم نئے طریقے سے کی گئی جس میں امیروں کی جا گیروں سے آئے ہوئے تربیت یافتہ جتھوں کا رول بہت نمایاں تھا — ریاستی حکام نے دواریانستوو کی معاشی حالت بہتر بنانے اور کسانوں پر ان کے اقتدار کو مضبوط کرنے کے لئے فیصلہ کن اقدامات کئے — ایسی جا گیروں میں تیزی سے اضافہ ہوا جن کے دیہی باشندے جاگیردار کے تابعدار ہوتے تھے (یہ جاگیریں پامیستئے کہلاتی تھیں) — مرکزی ریاست کو مضبوط کرنے میں پہلے ضابطۂ قانون کو بڑی اہمیت حاصل ھے جو ۱۴۹۷ء میں ایوان سوم نے منظور کیا تھا — اس بات کی قانونی طور پر اجازت دے کر کہ مالک اپنے کسان غلاموں کو سال میں صرف ایک دن (یوم سینٹ جارج — یوریف دن) آزاد کر سکتے ھیں ۱۴۹۷ء کے ضابطۂ قانون نے پورے ملک میں کسان غلامی کے رواج کے لئے ٹھوس بنیاد فراھم کر دی اور اس کو جاگیرداروں اور کسانوں کے تعلقات میں قانونی طور پر تسلیم کر لیا —

مرکزی روسی ریاست کے اتحاد کی وجہ سے ان بیاروں کے خلاف جدوجہد

تیزی پکڑ گئی جو دواریانستوو کی بڑھتی ہوئی طاقت اور گرانڈڈیوک کی مطلق العنانی کو روکنا چاہتے تھے- بہر حال دواریانستوو اور گرانڈڈیوک کو بیاروں کی ان سازشوں اور بغاوتوں کو دبانے میں کامیابی ہوئی جو پندرھویں صدی کے آخر اور سولھویں صدی کی ابتدا میں ہوئی تھیں — چرچ نے ریاست کی طاقت مضبوط کرنے میں مدد دی اور گرانڈڈیوک نے چرچ کو ایسے لوگوں کے خلاف جدوجہد کرنے میں مدد دی جو چرچ کی معاشی حیثیت کمزور کرنا چاہتے تھے اور چرچ کے لئے حصول ملکیت کو گناہ قرار دے کر اس کی زمینوں کی ضبطی کا مطالبہ کرتے تھے- اس طرح چرچ گرانڈڈیوک کا وفادار حلیف بن گیا —



روسی ریاست کا نشان (ایوان سوم کی مہر پر)

روسی علاقوں کے اتحاد نے ماسکو کو تمام غیرملکی سیاسی سرگرمی کا مرکز بنا دیا — پندرھویں صدی کے آخر میں ایوان سوم کی حکومت نے ان دشمنوں کی سازشوں کا مقابلہ بڑی مہارت سے کیا جو مرکزی روسی ریاست کو پائدار و مضبوط نہیں دیکھنا چاہتے تھے — انھوں نے روسی ریاست کے دشمنوں کے درمیان اختلافات کو بڑی ہوشیاری سے استعمال کیا مثلاً طلائی جرگے اور کرائمیا کی خان شاہی کے درمیان، پولینڈ اور لیتھوینیا اور لیوانیائی آرڈر وغیرہ کے درمیان اختلافات کو — ۱۴۶۷ء اور ۱۴۶۹ء کی لڑائیوں کی وجہ سے قازان کی خان شاہی کو کچھ عرصے کے لئے سلامتی کا دور دیکھنا نصیب ہوا تو حکومت نے منگول تاتار غلامی اور طلائی جرگے کی ماتحتی کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کی طرف توجہ کی — کرائمیا کے خان مینگلی گرائی سے معاہدہ کرکے روسی ریاست نے اپنے دشمنوں کی طاقت کمزور کر دی — ۱۴۷۶ء میں طلائی جرگے کو خراج دینا بند کر دیا گیا — طلائی جرگے کے خان احمد نے دریائے اوگرا کے کنارے ۱۴۸۰ء میں جو حملہ کیا اس میں اس کو پسپائی ہوئی — منگول تاتار غلامی جو روس کی پیداواری طاقتوں کی راہ میں روڑا بنی ہوئی تھی اور پسماندگی کے خاص اسباب میں سے تھی ختم ہو گئی — یہ روسی عوام کی

طویل اور جری جدوجہد کا نتیجہ تھا اور روسی ریاست کی غیرملکی سیاست میں ایک اہم واقعہ – لیتھوینیا، لیوانیائی آرڈر اور روس کے دوسرے دشمنوں کو نئی ریاست سے لڑائیوں میں ہار کا منہ دیکھنا پڑا – دوسری ریاستوں سے سیاسی تعلقات میں توسیع ہوئی – روس میں ریاستی طاقت کی وحدت یوکرین، بیلوروس اور مولداویہ کے باشندوں کے لئے بڑی اہمیت رکھتی تھی، جو غیر ملکی حملہ آوروں کے خلاف جدوجہد میں روسیوں کے ہم‌نوا تھے –

ماسکو کی گرانڈڈچی کے ماتحت روس کے اتحاد کی وجہ سے پندرھویں صدی کے آخر اور سولھویں صدی کی ابتدا میں کافی تہذیبی ترقی ہوئی – اس دور کی روسی تصانیف نے قرون‌وسطیٰ کے مخصوص مذہبی اسٹائل میں روسی ریاست کو مضبوط کرنے پر زور دیا (''ولادیمیر کے شہزادوں کی داستان،، ایلیازار خانقاہ کے راہب فیلوفئی (پسکوف) کے خطوط واسیلی سوم کے نام، جن میں پہلی مرتبہ ماسکو کو ''روم سوم،، بنانے کا خیال پیش کیا گیا تھا اور دوسری تصانیف) – ان تصانیف میں ماسکو کا قیادتی رول پیش کیا گیا تھا اور اس کی قیادت کو صرف تمام روسی علاقوں کے لئے ہی بنیاد نہیں قرار دیا گیا تھا بلکہ ان تمام لوگوں کے لئے جو قدیم عیسائیت یعنی آرتھوڈاکس عیسائیت کے پیرو تھے – روزنامچوں نے بھی مرکزی ریاست کے خیال کو تقویت پہنچائی –

اس دور میں روسی مصوری اور تعمیر نے کافی ترقی کی – پندرھویں صدی کے آخر اور سولھویں صدی کی ابتدا میں کریملن کے اندر بہت اچھی عمارتیں تعمیر ہوئیں اور اس کے چاروں طرف نئی فصیل پھر سے بنائی گئی – کریملن کی عمارتوں میں روسی ریاست کی بڑھتی ہوئی طاقت کا نظریہ مجسم پیش کیا گیا –

سولھویں صدی میں روسی ریاست کی پائداری

سولھویں صدی میں جاگیردارانہ رشتوں کا کافی ارتقا ہوا – شمال اور جنوب دونوں میں نئی نئی زمینیں جوتی گئیں – مویشیوں کے پالن پوسن میں بھی ترقی ہوئی – زیادہ سے زیادہ زمین جاگیردارانہ ملکیت بنتی گئی – خصوصاً دواریانستوو کی جاگیروں کی تعداد بڑھتی گئی – جاگیردارانہ ملکیت آراضی میں پومیستئے سسٹم کا رواج وہ اہم خصوصیت تھی جس نے مرکزی روسی ریاست کو مضبوط کرنے میں مدد دی – ایسے افراد نے جو زمینوں کے مالک تھے کسانوں

کی ''سیاہ،، زمین کو جاگیردارانہ ملکیت بنا کر ان کو لوٹنے کھسوٹنے کا میدان اور وسیع کر لیا — اس طرح جاگیرداروں کے مظالم میں اضافہ ہو گیا — سولھویں صدی کے آخر تک بیگار کا رواج عام ہو گیا — تباہ حال کسان اور شہر کے باشندے جاگیرداروں کے تابعدار ہو گئے — محنت کی سماجی تقسیم کے ساتھ شہروں نے بھی ترقی کی اور تجارتی اور مالی تعلقات بھی بڑھے — سولھویں صدی کے روسی شہروں میں دو سو مختلف حرفتوں کے کاریگر تھے اور ملک کے مختلف حصوں کے درمیان تجارتی تعلقات بھی تیزی سے ترقی کر رہے تھے — سولھویں صدی کے آخرتک کچھ علاقے تو اپنی مصنوعات کے لئے کافی مشہور ہو چلے تھے — اس کا دارومدار عام طور سے جغرافیائی حالات پر ہوتا تھا (نووگورود میں آہن سازی، وولگدا، یاروسلاول اور نووگورود وغیرہ میں چمڑا کمانا اور چمڑے کا سامان بنانا وغیرہ) — شہری اور دیہی علاقوں میں جائداد کی تفریق اور زیادہ ہو گئی تھی — چونکہ روسی علاقوں کا اتحاد ایسے زمانے میں ہوا تھا جب کہ جاگیردارانہ نظام کا دوردورہ تھا اس لئے کافی سیاسی اور سماجی فرق باقی رہ گیا — بیاروں کی معاشی طاقت کی بنیاد یعنی ان کی بڑی بڑی جاگیریں اب بھی باقی تھیں اور مقامی اختیارات بھی انہیں کے ہاتھوں میں تھے — وہ مرکزی طاقت کے بہت کم محتاج تھے اس لئے بہت سی مقامی چیزیں جیسے مقامی چنگی وغیرہ اب بھی باقی تھیں — زیادہ طاقتور جاگیرداروں کے یہاں تو ان کی فوج بھی رہتی تھی — کچھ چھوٹی ریاستوں نے اپنی خود مختاری برقرار رکھی تھی — شہزادے اور بیار اپنے مراعات برقرار رکھنے پر تلے ہوئے تھے اور مرکزی حکومت کے خلاف برابر جد و جہد کرتے رہتے تھے — سولھویں صدی کے وسط میں گرانڈ ڈیوک ایوان چہارم کی نابالغی سے فائدہ اٹھا کر بیاروں نے نظام حکومت کی باگ خود سنبھال لی — چنانچہ یہ زمانہ (۴۷ — ۱۵۳۸ء) ''بیاروں کا دور حکومت،، کہلاتا ہے — روسی ریاست کی معاشی اور سیاسی حالت پر بیاروں کی حکومت کا اثر بہت تباہ کن ہوا — صوبوں میں بیاروں کی حکومت کا مطلق العنان طریقہ، مختلف بیار گروہوں کے درمیان آئے دن کی سازشیں اور لڑائیاں عوام پر بہت گراں تھیں — اس کی وجہ سے طبقاتی جد و جہد میں اور بھی تیزی پیدا ہو گئی — ۱۵۴۷ء میں ماسکو کی بغاوت سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ ملک میں طبقاتی جد و جہد کتنی تیز ہو گئی تھی —

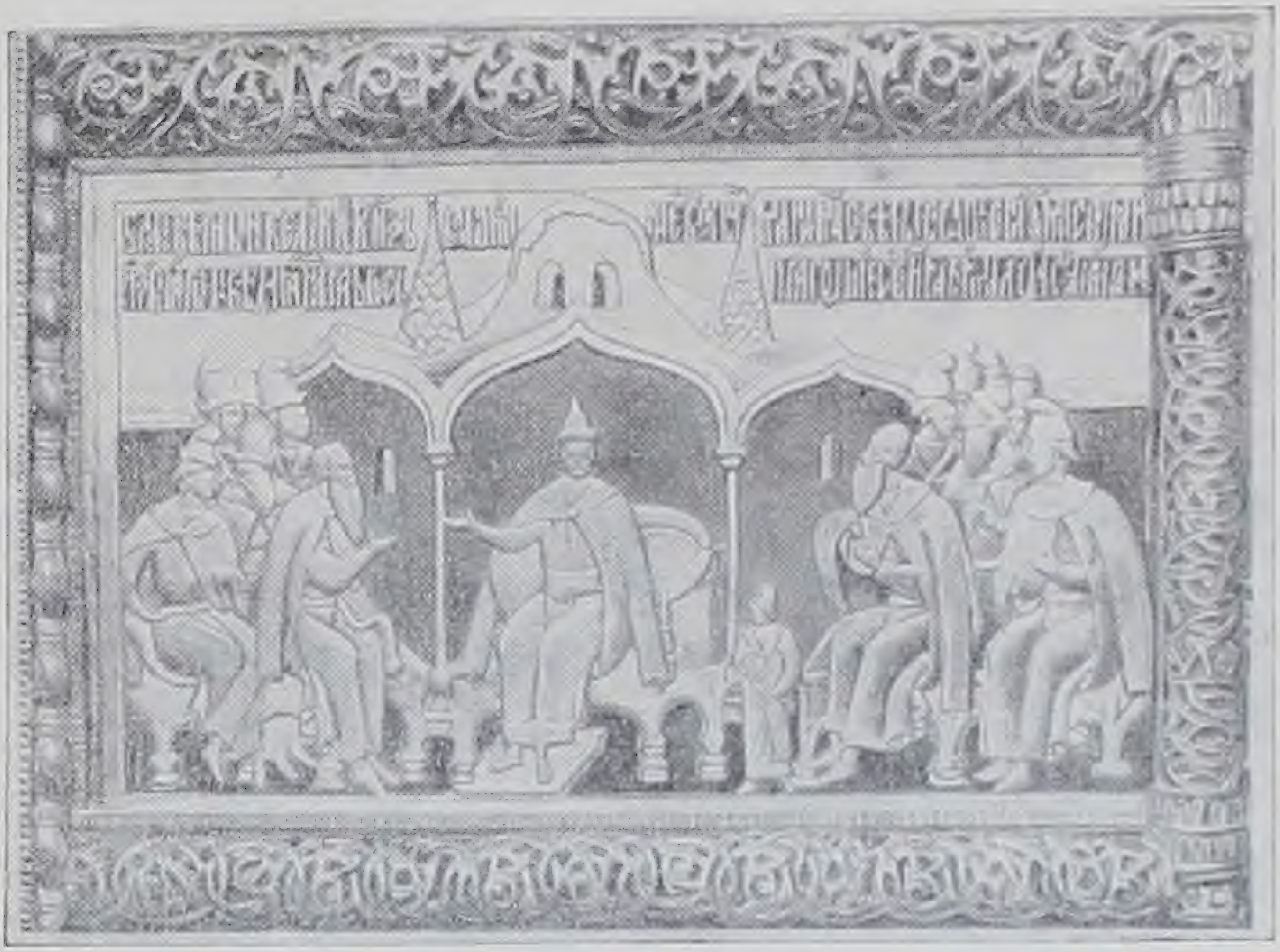
ایوان چہارم (جس کو ''گروزنی،، (ہولناک) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے) کا دور حکومت ان حالات میں شروع ہوا۔



''گولیائی گورود،، (متحرک قلعہ)۔ ویتزن کی کتاب سے ایک نقش (۱۶۹۲ء)

۱۵۴۷ء میں چرچ (خصوصاً بڑے لاٹ پادری ماکاری)، دواریانستوو اور شہری آبادی کی حمایت سے جو مضبوط مرکزی طاقت کے خواہاں تھے، ایوان چہارم کی تاجپوشی بڑے احترام کے ساتھ زار کی حیثیت سے کی گئی۔ زار کے خطاب کا مقصد شخصی حکومت کی طاقت اور خودمختاری پر زور دینا تھا۔ اپنے دور حکومت کی ابتدا میں ایوان چہارم بیار امرا سے مصالحت کرنے پر مجبور تھا تاکہ جاگیرداروں کا طبقہ طبقاتی جدوجہد کے لئے متحد رہے لیکن اس کی اندرونی اور خارجی پالیسی دونوں کا رخ زیادہ‌تر دواریانستوو اور ان کے طبقاتی مفاد کی حفاظت کی طرف تھا۔ حکومت کا غیرسرکاری ادارہ یعنی خواص کی کونسل جو ایوان چہارم کے دور حکومت میں‌وجود میں آئی تھی، نئے طبقۂ امرا یعنی دواریانستوو، چرچ کے نمائندوں اور بہت زیادہ طاقتور بیاروں کے چند نمائندوں پر مشتمل تھی۔ اس صدی کے چھٹے عشرے میں اس کونسل نے متعدد اصلاحات کیں۔ دواریانستوو کو نئی نئی زمینیں ملیں۔ تقریباً ۱۵۵۶ء میں سروس آرڈنینس کے ذریعے اشرافیہ کے تربیت یافتہ دستوں کی تنظیم میں سخت قاعدے رائج کئے گئے۔ یہ دستے روسی ریاست کی خاص فوجی طاقت بن گئے۔ اس کے علاوہ مستقل پیدل فوج (استریلتسی) بھی بھرتی ہوئی اور توپخانے اور فوجی انجنیروں کی طرف زیادہ توجہ کی گئی۔ مالی اصلاحات کی وجہ سے ٹیکس وصول کرنے کا طریقہ بہتر ہو گیا اور محصولات کا بوجھہ زیادہ ہو گیا۔ ۱۵۵۵ء میں مقامی گورنروں کا طریقہ ختم کر دیا گیا اور انتخاب کے ذریعہ مقامی ادارے رائج کئے گئے۔ اسی زمانے میں فوجداری کی عدالتیں بھی قائم ہوئیں اور قتل اور رہزنی (جس میں جاگیردارانہ نظام کے خلاف تمام سرگرمیاں

شامل تھیں) کے مقدمات مقامی افسروں کے اختیار سے نکال کر بزرگوں کی عدالت (گوبنئے استارستی) کو دے دیے گئے جس کے ممبروں کا انتخاب دواریانستوو میں سے ہوتا تھا۔ یہ ممبر وزارت جرائم (رازبوئنی پریکاز) کے ماتحت ہوتے تھے۔ ان اصلاحات نے حکومت کی وحدت اور صوبوں میں اشرافیہ کی سیاسی طاقت بڑھانے میں مدد دی۔ ۱۵۵۰ء میں مرکزی حکومت کو اور مضبوط بنانے اور کسانوں پر جاگیرداروں کا شکنجہ مضبوط کرنے کے لئے ایک اور ضابطہ* قانون تیار کیا گیا۔ سب سے اونچا سیاسی ادارہ بیاروں کی کونسل تھی اس کے علاوہ زار کی پریوی کونسل بھی تھی۔ وہ ایسے بیاروں پر مشتمل تھی جو زار کے بہت ''قریب،، ہوتے تھے اور زار کو حکومت کے اہم معاملات میں مشورہ دیتے تھے۔ سولھویں صدی کے وسط میں تمام علاقوں کی خاص کونسل



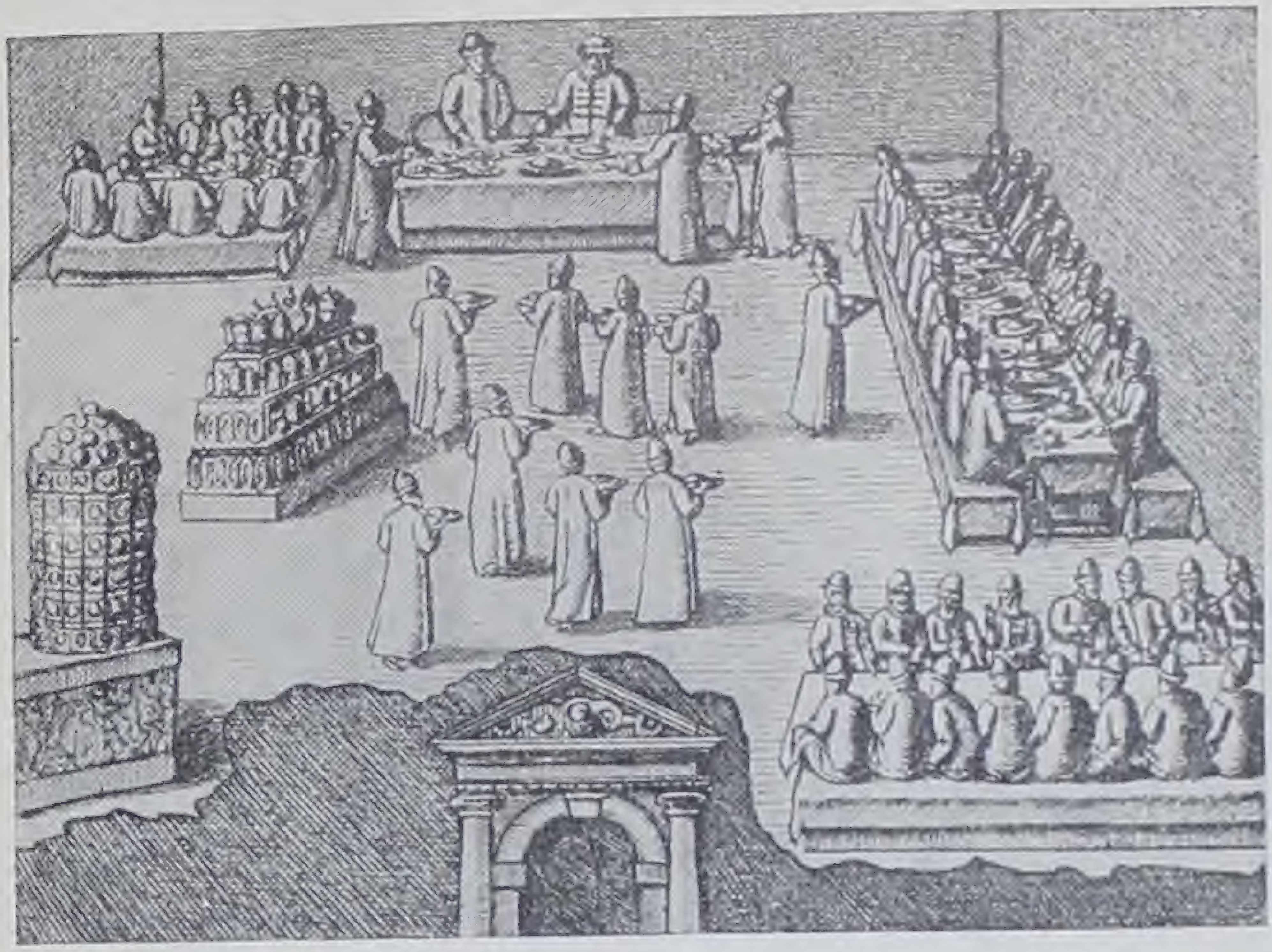
بیاروں کی کونسل (دوما) کا جلسہ۔ عید استقبال حضرت مریم کے گرجاگھر میں ایوان ''گروزنی،، (ہولناک) کی ''شاہی کرسی،، کی تفصیل (ماسکو کریملن)۔ لکڑی کے نقوش پر سنہرا کام (۱۵۵۱ء)

(زیمسکی سوبور) بنائی گئی، جس میں مختلف سماجی طبقوں کے نمائندے تھے — اس کا پہلا اجلاس ۱۰۴۹ء میں ہوا اور بعد کو جب تب ہونے لگا— اس مجلس کے کام کی نوعیت محض مشاورتی تھی — وزارتوں یا پریکازی کے نظام کو فروغ دیا گیا— جنگی وزارت (رزریادنی پریکاز) اور وزارت امور خارجہ (پوسولسکی پریکاز) کو خاص طور سے اہمیت دی گئی—

مرکزی حکومت کی مضبوطی کے ساتھہ اہم غیرملکی سیاسی مسائل حل کرنے کے امکانات بھی بڑھہ گئے — اس کا انحصار دواریانستوو کی مزید جاگیر کی خواہش اور اس مطالبے پر تھا کہ ان کو تاتار حملوں سے محفوظ رکھا جائے — ۱۰۵۲ء کی جنگ میں قازان کی خان شاہی کا خاتمہ ہو گیا اور ۱۰۰۶ء کی لڑائی نے استراخان کی خان شاہی بھی ختم کر دی— ۱۰۰۷ء میں عظیم نوگائی جرگے نے روسی ریاست کی ماتحتی قبول کرلی— بشکیریوں نے جو قازان اور نوگائی جاگیرداروں کے ماتحت تھے، اپنی مرضی سے روسی حکومت قبول کی اور روسی باشندے بن گئے (۱۰۰۷ء)— پورے والگا بیسن کے الحاق کی وجہ سے سولہویں صدی کے آخر اور سترھویں صدی کی ابتدا میں مزید نوآبادیاں حاصل ہوسکیں اور سائبیریا کا الحاق ہو سکا— زار اور جاگیرداروں نے والگا بیسن اور اورال کے علاقے کے باشندوں کو نوآبادیاتی نظام کے مظالم کا نشانہ بنایا— تاتار اور دوسری قومیتوں کے جاگیردار بھی روس کے حکمراں طبقے کا جز ہو گئے — روسی ریاست میں ان قوموں کا شامل ہونا واقعی ترقی کا باعث ہوا کیونکہ ان قوموں میں جدیدترین معاشی رجحانات پیدا ہوئے — نئے علاقوں کے کچھہ جاگیرداروں نے اس طبقاتی جد وجہد کو اپنی حکومت بحال کرنے کے لئے استعمال کرنا چاہا جو والگا کے عوام جاگیردارانہ مظالم کے خلاف کر رہے تھے— انہوں نے کوشش کی کہ والگا کے علاقے روس سے الگ ہو جائیں لیکن ان کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا—

قازان اور استراخان کی خان‌شاہی ریاستوں کو ختم کرنے کے علاوہ روسی ریاست نے کرائمیا کی خان‌شاہی اور ترکی کے سلطان کے خلاف دفاعی تدابیر ختیار کیں — قلعہ بندی کا ایک سلسلہ جنوب تک پھیلا دیا گیا جو نچلے دون تک پہنچ گیا— اب اوکا کے جنوب کے نئے زرخیز علاقوں میں کھیتی‌باڑی ہو سکتی تھی جو ’’جنگلی میدان،، کہلاتے تھے — ۱۰۰٦— ۵۹ء میں کرائمیا پر حملے کئے گئے — روس کی اندرونی ترقی کے پیش نظر اس کے لئے امور خارجہ

کا سب سے اہم مسئلہ یہ تھا کہ بحیرۂ بالٹک میں نکاس حاصل کی جائے۔ دواریانستوو میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا اس لئے زیادہ زمین حاصل کرنے کی ضرورت تھی – کاروبار کی ترقی سے رفتہ رفتہ یہ ضروری ہو گیا کہ عالمی تجارتی راستوں کی طرف رخ کیا جائے – بہت سے یورپی ملکوں کے لئے سولھویں صدی سرمائے کے ابتدائی ذخیرے کا دور تھا – ترقی پذیر یورپی بورژوازی عالمی تجارتی راستوں اور نوآبادیوں پر قبضہ جما رہی تھی – حالات کافی پیچیدہ صورت اختیار کرنے لگے کیونکہ پولینڈ، لیوانیا اور سویڈن ایسی پالیسی پر عمل پیرا تھے جو روس کے خلاف تھی، وہ روس اور مغربی یورپ کے درمیان معاشی اور تہذیبی تعلقات میں رکاوٹ ڈالنے کی ہر امکانی کوشش کرتے تھے –



ایوان چہارم کے دور میں سفیروں کا استقبال – جیکب اول فیلڈ کی کتاب سے ایک نقش

ایوان چہارم کی حکومت نے بالٹک کے علاقے حاصل کرنے کے لئے لڑائی کی تیاریاں شروع کر دیں اور دواریانستوو اور شہری آبادی کے اوپری طبقے

کی حمایت پر بھروسہ کرکے لیوانیا میں جنگ شروع کر دی جو ۱۵۵۸ء سے ۱۵۸۳ء تک چلتی رہی۔ جنگ کی ابتدائی منزلوں میں روسی فوج کو بڑی حدتک کامیابی ہوئی۔ لیکن لڑائی جوں جوں بڑھتی گئی اس کی طوالت کی وجہ سے ملک کی معاشی حالت خراب ہوتی گئی اور رجعت پسند بیار امیروں کی ریاست دشمن سرگرمیاں سامنے آنے لگیں۔ بین اقوامی حالات بھی پیچیدہ ہو گئے کیونکہ پولینڈ، سویڈن اور دوسرے ملک بھی جنگ میں شامل ہو گئے۔ ۱۵۶۹ء کی لیوبلین یونین کے ماتحت پولینڈ اور لیتھوینیا واحد ریاست بن گئے جس کو رژیچ پوسپولیتا (Rzecz Pospolita) کہتے تھے۔ اس طرح لیوانیا کی جنگ میں روس کے دشمنوں کی طاقت بڑھ گئی اور اس وقت روس بحیرۂ بالٹک کے علاقے میں اپنے قدم نہیں جما سکا۔ لیکن ۱۵۸۱ء اور ۱۵۸۲ء میں پسکوف کا دفاع کرکے ان پولستانی فوجوں کو بڑی بہادری سے شکست دی جو روس پر حملہ‌آور ہوئی تھیں۔ روسی سیاست دانوں نے بڑی خوبی سے پوپ کے ان ایجنٹوں کی کوششوں سے دامن بچا لیا جو روس کی خراب پوزیشن سے فائدہ اٹھا کر اس پر نامناسب شرائط کا معاہدہ لادنا چاہتے تھے اور روس میں کیتھولک مذہب پھیلانے کے خواہاں تھے۔

وسط سولھویں صدی کے اصلاحات نے روسی ریاست اور دواریانستوو کی طاقت کو مضبوط کیا۔ لیکن طبقہ امرا یعنی شہزادے اور بیار وغیرہ ختم نہیں کئے جا سکے۔ بڑے بیار ابھی ان مراعات کو نہیں بھولے تھے جو ان کو جاگیردارانہ نفاق کے دور میں حاصل تھے۔ بیاروں کی سیاسی طاقت کی معاشی بنیاد کمزور کرنے کے لئے ایوان چہارم کی حکومت نے ۱۵۶۵ء اور ۱۵۸۴ء کے درمیان کچھ غیر معمولی اقدامات کئے جو اپریچنینا کہلائے۔ یہ نام قدیم روسی لفظ ’’اپریچ،، سے لیا گیا تھا جس کے معنی ھیں ’’مخصوص،، ’’علیحدہ،، ’’غیر معمولی،،۔ ایوان چہارم نے ریاست کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا: زیمسچینا یا زمینیں جو زیادہ تر ملک کی سرحدوں پر واقع تھیں —— یہ بیاروں کی حکومت میں دے دی گئیں، اور اپریچنینا یعنی ریاست کا وسطی حصہ، جہاں تمام طاقت ایوان چہارم کے ہاتھ میں تھی اور وہ دواریانستوو کے منتخب شدہ اپریچنیکوں کا قائد تھا۔ اپریچنینا کا اقدام بڑے بڑے بیار جاگیرداروں کے خلاف اور دواریانستوو یا اشرافیہ کے حق میں تھا۔ اس سے قدیم بیار امیروں کو ضرب‌کاری لگی۔ زمین کی تقسیم اور اپریچنینا یعنی مخصوص

فوج کی تنظیم کے ساتھہ عام طور پر مظالم ہونے لگے جن کا نشانہ صرف بیار ہی نہ تھے بلکہ شہری اور دیہی آبادی بھی تھی (مثلاً ایوان ''ہولناک،، کا ۱۵۷۰ء میں نووگورود پر حملہ) — اپریچنینا کی وجہ سے کسانوں کو بڑی مصیبتیں اٹھانا پڑیں — لیوانیائی جنگ اور اپریچنینا نے ملک کے کافی حصے کو تباہ کر دیا — اپریچنینا ایک اور اقدام تھا اشرافیہ کو مضبوط کرنے اور کسانوں کو غلام بنانے کا —

روسی ریاست میں کلچر (سولھویں صدی)

متحدہ روسی ریاست کی مضبوطی کے ساتھہ تہذیب نے بھی ترقی کی — مطلق العنان بادشاہی کے نظرئے کا پرچار کرنےوالے ایک امیر صحافی ایوان پریسویتوف، ایوان چہارم اور بیار امیروں کے مفاد کا بچاؤ کرنےوالے اندرئی کوربسکی وغیرہ نے روسی سماجی خیالات کو کئی اہم کتابوں میں جمع کیا — جاگیرداری کے خلاف کسانوں اور غلاموں کے احتجاج کی جھلک کوسوئی اور دوسرے ''منکروں،، کی تصانیف میں پائی جاتی ہے — اس دور کے فن تعمیر کی اہم یادگاریں کولومینسکوئے گاؤں کا گرجا گھر اور ماسکو میں سینٹ بازل گرجا گھر وغیرہ ہیں — ملک کی تہذیبی اور سیاسی زندگی کا ایک اہم‌ترین واقعہ روس میں (تقریباً ۱۵۵۳ء) میں چھاپے خانے کا رواج تھا — ۱۵۶۴ء میں پہلے روسی پرنٹر ایوان فیودوروف نے اپنی پہلی پرنٹ کی ہوئی کتاب ''اپاستل،، شائع کی — بڑے لاٹ پادری ماکاری کے حلقے نے متعدد ادبی تصانیف پیش کیں — اس دور کے تاریخی روسی ادب میں قازان کے روزنامچے ہیں جن میں روسی ریاست اور قازان کی خان شاہی ریاست کی لڑائیوں کا ذکر کیا گیا ہے — ایک با تصویر روزنامچہ اور ''استیپنایا کنیگا،، یا مراتب کی کتاب بھی ہے — اس کتاب میں ایوان چہارم کے آبا و اجداد کی سوانح حیات مراتب کے لحاظ سے پیش کی گئی ہے اور اس نظریہ کی حمایت کی گئی ہے کہ روسی زاروں کی مطلق العنان طاقت لافانی نوعیت رکھتی ہے اور عالمی امور میں روس کیئف روس اور بزنطین کے جانشین کی حیثیت سے بڑی اہمیت کا حامل ہے — انجنیر ویرد کوف اور توپیں بنانےوالے چوخوف نے ٹکنیکل نظریات کو تقویت پہنچائی —

بالٹک، یوکرین اور بیلوروس، مولداویہ، ماورائے قفقاز، وسط ایشیا اور قزاخستان (پندرھویں صدی کے آخر اور سولھویں صدی میں)

بالٹک میں بحری راستے کے لئے روس کی جد و جہد کی ابتدا، لیوانیائی آرڈر کی شکست اور روس سے اس کا معاہدۂ امن، یہ تھے وہ عناصر جن کی وجہ سے بالٹک اور روسی ریاست کے درمیان معاشی اور سیاسی تعلقات وسیع ہوئے۔

شہر ناروا کے سامنے ایک روسی قلعہ ایوان گورود ۱۴۹۲ء میں بنایا گیا اور ریگا، تارتو اور تالین کے شہریوں نے ایک ''روسی پارٹی'' بنائی جو روس سے میل کرنے کے حق میں تھی۔

سولھویں صدی میں بالٹک کے علاقے میں کسانوں کو غلام بنانے کا طریقہ جاری رہا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جرمن جاگیردار (بیرن) اور جاگیردار چرچ کے خلاف جد و جہد اور تیز ہو گئی۔ بالٹک کے عوام پر تین صدیوں تک مظالم کرنے کے بعد ظالم لیوانیائی آرڈر ۱۵۶۱ء میں لیوانیائی جنگ میں تباہ ہو گیا۔ لیکن اس کے بعد بھی بحیرۂ بالٹک کے اطراف کے علاقے پھر غیرملکی جاگیرداروں کے چنگل میں چلے گئے جنھوں نے سابق لیوانیائی آرڈر کے علاقوں کا حصہ بخرہ کرلیا۔ ایسٹ لینڈ سویڈن کا ماتحت ہوگیا، لیتھوینیا پولینڈ کی حکومت میں چلا گیا اور کورلینڈ کی نئی ریاست بھی پولینڈ کی ماتحت ہو گئی۔

پندرھویں صدی کے آخر اور سولھویں صدی میں یوکرین اور بیلوروس میں تجارتی اور مالی تعلقات اور بڑھے۔ شہر آباد ہوئے اور پروان چڑھے اور شہر و دیہات کے رہنے والوں میں ملکیت کا فرق زیادہ ہو گیا۔ جاگیرداروں کی لوٹ کھسوٹ اور بیگار کے رواج میں اضافہ ہوا۔ کسان غلام غلامی سے نجات پانے کے لئے بڑی ریاستوں سے بھاگنے لگے اور سولھویں صدی کے وسط میں پہلے یوکرینی اور پھر روسی مفرور کسان غلاموں نے زپوروژئے سیچ کا مورچہ دریائے دنیپر کی ڈھلوان تلیٹی میں بنایا، جس کا کرائمیا، ترکی اور پولینڈ کے جاگیرداروں کے خلاف یوکرینی عوام کی جد وجہد آزادی میں بڑا ہاتھ رہا ہے۔ زپوروژئے کے کزاک بھی جو ایک خاص سماجی گروہ کی صورت اختیار کر چکے تھے جاگیرداروں کے خلاف کسانوں کی جد وجہد کے حامی تھے۔

یوکرین اور بیلوروس دونوں میں سولھویں صدی کی دوسری چوتھائی میں کسان غلامی کا رواج طبقاتی نظام کا باقاعدہ جز بن گیا اور اس کو ۱۵۸۸ء میں تیسرے لیتھوینیائی ایکٹ کے ذریعہ قانونی شکل دے دی گئی۔ ۱۵۶۹ء میں لیوبلین یونین اور پولستانی لیتھوینیائی ریاست بننے کے بعد پولستانی جاگیرداروں (میگ‌نیٹس) نے مزید یوکرینی علاقوں پر قبضہ جمانا شروع کیا۔ کسان غلامی کے رواج اور اضافے نے طبقاتی جد و جہد میں اور شدت پیدا کر دی جس کا اظہار کزاکوں اور کسانوں کی ان بغاوتوں سے ہوا جو یوکرین میں کوسینسکی (۱۵۹۱ — ۹۳ء)، نالیوائکو اور لوبودا (۱۵۹۴ — ۹۶ء) اور دوسرے لوگوں کی قیادت میں اور بیلوروس میں ماتیوشا اور گولی (۱۵۹۰ء) وغیرہ کی سرکردگی میں ہوئیں۔ یوکرینی اور بیلوروسی قوموں کی تشکیل سولھویں صدی میں ہوئی۔ سولھویں صدی کے یوکرین اور بیلوروس میں گرجاؤں کی برادریوں نے تہذیبی ترقی میں مدد دی۔ انہوں نے چھاپےخانے اور اسکول قائم کئے اور ادب وغیرہ کی اشاعت کی۔ وہ ان کوششوں کو روکنے میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں جو آبادی کو پولستانی اور کیتھولک بنانے کے لئے کی جا رہی تھیں۔ ان کوششوں میں بریست کی یونین کے بعد کافی اضافہ ہوگیا تھا (۱۵۹۶ء)۔ بریست کی یونین نے مغربی روس کے کیتھولک اور یونانی کلیساؤں کو متحد کرکے متحدہ کلیسا کی بنیاد ڈالی جو سولھویں صدی میں پاپائے روم کے حدود اختیار میں تھا۔ سولھویں صدی میں بھی یوکرین اور بیلوروس کے عوام نے روسی ریاست سے اپنے تعلقات مضبوط کرنے کی کوشش کی۔ یوکرینیوں اور بیلوروسیوں نے سولھویں صدی کی ابتدا میں لیتھوینیا کے خلاف لڑائیوں میں روسی فوجوں کی مدد کی۔

پندرھویں صدی کے آخر (۱۴۷۴ء) میں ترکوں نے مولداویہ پر حملہ کیا۔ ۱۴۷۵ء میں وسلوئیہ کی جنگ میں مولداویہ کی فوج نے ترکوں کے پیر اکھاڑ دئے لیکن اس کے بعد ترکوں نے کئی برسوں تک مولداویہ پر برابر حملے کرکے ملک کو تباہ کیا۔ پولستانی جاگیرداروں نے مولداویہ کے ان حالات سے فائدہ اٹھا کر اس پر حملہ (۱۴۹۷ء میں) کر دیا لیکن ایوان سوم کی مداخلت کی وجہ سے لیتھوینیا کی فوجیں پولستانیوں کی مدد نہ کر سکیں۔ پولستانی فوجیں کوزمنسکی جنگل کی لڑائی میں بالکل تباہ ہو گئیں۔ مولداویہ کے عوام یوکرینیوں سے ملکر جاگیرداروں کے مظالم کے خلاف جد و جہد کرتے رہے۔ موخا کی

قیادت میں جو کسان بغاوت ہوئی وہ ۱۴۹۰ء سے ۱۴۹۲ء تک چلتی رہی — اس کا اثر مولداویہ اور گلیشیا کے علاقوں پر بہت پڑا —

سولہویں صدی میں جارجیا متعدد چھوٹی سلطنتوں اور ریاستوں میں بٹ گیا — پورب میں کہیتیا، پچھم میں امریتیا، وسط میں کارتلی، جنوب میں سمتخ ستھاباگو اور دوسری ریاستیں بن گئیں — اس دور میں جاگیردارانہ ملکیت اراضی کو ترقی ہوئی اور کسان غلاموں کے استحصال میں اضافہ ہو گیا — آرمینیا اور آذربائجان صفوی سلطنت میں شامل کر لئے گئے جو پندرھویں اور سولہویں صدی کے موڑ پر قائم ہوئی تھی — سولہویں صدی میں ماورائے قفقاز کے علاقے میں ترکی اور ایران کے درمیان تباہ کن لڑائیاں ہوئیں جن سے ان علاقوں کی معیشت اور تہذیب کو سخت نقصان پہنچا — آرمینیا پر دوسروں سے زیادہ مصیبت ٹوٹی اور اس کی آبادی کا بڑا حصہ یا تو ختم کر دیا گیا یا ملک سے بھگا دیا گیا — ۱۵۵۵ء میں ایران اور ترکی کے درمیان ایک معاہدے کے ماتحت آرمینیا اور جارجیا ان دونوں کے درمیان تقسیم ہو گئے — غیر ملکی حکمرانوں کے خلاف جد و جہد کے دوران ماورائے قفقاز اور روسی ریاست میں تعلقات قائم ہوئے — پندرھویں صدی کے آخر میں جارجیا سے ماسکو کو سفیر بھیجے جانے لگے — سولہویں صدی کے وسط میں ایوان چہارم نے کزاکوں کا ایک دستہ کہیتیا کے شاہ لیوان کے یہاں بھیجا اور ۱۵۸۷ء میں کہیتیا کے شاہ الیکساندر دوم نے روسی ریاست کی ماتحتی قبول کرلی — آرمینیا کے پناہ گزیں روسی علاقے میں آباد ہو گئے اور آرمینیا اور آذربائجان کے تاجر روسی شہروں میں تجارت کرنے لگے جن میں ماسکو بھی شامل تھا —

سولہویں صدی کے دوسرے نصف حصے میں روس کے معاشی اور سیاسی تعلقات شمالی قفقاز کی قوموں (چرکیشیا وغیرہ) سے بڑھے کیونکہ ان قوموں نے ترکوں اور ایرانیوں کی مداخلت سے پناہ مانگی — ۱۵۵۷ء میں کباردا کا علاقہ بھی روس کے زیرسایہ آگیا —

پندرھویں اور سولہویں صدی میں ازبکوں نے جابجا بسنا شروع کیا — یہ ازبک قوم کی تشکیل کا دور تھا — بخارا اور سمرقند وسط ایشیا کے اہم تجارتی اور صنعتی مرکز بن گئے — سولہویں صدی کے آخر میں بخارا کے خان عبداللہ دوم نے وسط ایشیا میں بہت بڑا علاقہ فتح کرکے اس کو ازبک خان شاہی میں شامل کر لیا — اس خان شاہی میں تاجک اور ترکمان قومیں بھی شامل

تھیں — ازبک خان شاہی کی معیشت ترقی کر گئی، آبپاشی کے ذرائع میں اضافہ ہوا، تاجروں کے کارواں ہر حصے میں تجارت کرنے لگے اور حرفتوں کا کافی فروغ ہوا — عبداللہ دوم کی موت (۱۵۹۸ء) کے بعد شیبانی خاندان کا خاتمہ ہو گیا اور ازبک خان شاہی دو ریاستوں میں تقسیم ہو گئی — بخارا اور خیوا — جاگیردارانہ ملکیت آراضی کا رواج بڑھنے لگا اور ٹیکس خاص طور سے زیادہ ہو گئے —

قازان اور استراخان کی خان شاہی ریاستوں کے الحاق کے بعد روس اور وسط ایشیا کے درمیان تعلقات قائم ہو گئے تھے اور دونوں ازبک ریاستوں اور روسی حکومت کے درمیان براہ راست تعلقات تھے —

پندرھویں اور سولھویں صدی میں قزاخستان کے علاقے میں کئی چھوٹی چھوٹی ریاستیں تھیں اور سولھویں صدی میں قزاخوں نے ایک علیحدہ قوم کی صورت اختیار کر لی تھی —

کسانوں کی جنگ اور پولینڈ اور سویڈن کے خلاف جد و جہد (سترھویں صدی کی ابتدا میں)

سولھویں صدی میں روس کے اندر سماجی اور معاشی رشتوں نے روزافزوں جاگیردارانہ مظالم کی صورت اختیار کرلی — سولھویں صدی کے آٹھویں اور نویں عشرے کی معاشی پستی کے دور میں جاگیرداروں نے بیگار میں اضافہ کرکے اپنی معاشی حالت بہتر بنانے کی کوشش کی — کسان بڑھتے ہوئے استحصال کی وجہ سے ملک کی جنوبی سرحدوں (دون، نچلے دنیپر اور کوبان) کی طرف بڑی تعداد میں بھاگنے لگے جہاں انھوں نے ایک خاص سماجی گروہ بنایا جن کو کزاک کہتے ہیں — سولھویں صدی کے نویں عشرے کی ابتدا میں ایوان چہارم "ہولناک" کی حکومت نے جاگیرداروں کی طاقت مضبوط کرنے کے لئے "امتناعی برسوں" کا قانون نافذ کیا — اس نئے قانون کے مطابق کسان غلاموں کا وہ حق عارضی طور پر سلب کر لیا گیا جس کے ذریعہ ان کو یوم سینٹ جارج کے موقع پر آزادی مل سکتی تھی — ساتھ ہی ایسے رجسٹر رائج کئے گئے جن میں جاگیروں اور ان میں بسنے والے کسانوں کی تفصیلات ہوتی تھیں — اس کا مقصد مالیات کو منظم کرنا تھا — ۱۵۹۷ء کے ایک فرمان کے ذریعہ یہ طے کر دیا گیا کہ مفرور کسان غلاموں کو



کسان خانقاہ کو نقد و جنس میں لگان پیش کر رہے ہیں — (آخر سولھویں صدی کی چھوٹی تصویر)

پانچ سال کی مدت کے اندر تلاش کرکے ان کے مالک جاگیرداروں کو واپس کیا جاسکتا ہے — مذکورہ بالا رجسٹر سرکاری دستاویزوں کی حیثیت رکھتے تھے جن میں کسان غلاموں کو جاگیرداروں کی قانونی ملکیت تسلیم کیا جاتا تھا — اسی سال اقرارنامے کے ماتحت کام کرنے والے پابند کسان (bondsmen) کی حیثیت بھی عملی طور پر کسان غلاموں کے برابر ہو گئی کیونکہ نئے قانون کے ماتحت مالک کی موت کے بعد ھی اقرار نامہ کالعدم سمجھا جا سکتا تھا — سولھویں صدی کے آخر میں حکومت نے جو قوانین بنائے وہ روس میں کسان غلامی نظام کو قانونی حیثیت دینے کی ایک اہم منزل ھیں — ۳ — ۱۶۰۱ء کے قحط نے عوام کی خراب حالت کو اور بھی خراب کر دیا —

ان سب باتوں سے طبقاتی جد و جہد میں اور بھی اضافہ ھو گیا — سولھویں صدی کے آخر میں کسانوں اور شہریوں کی کئی بغاوتیں ھوئیں (۱۵۹۱ء میں شہر اوگلیچ کی بغاوت، ۱۵۹۴ء میں ولوکولامسک کی سینٹ جوزف کی خانقاہ میں کسانوں کا ھنگامہ) — سترھویں صدی کی ابتدا میں سویرسکایا یوکرین کے علاقے میں کسانوں نے بلوے کئے اور ۱۶۰۳ء میں خلوپوک کے ماتحت زرخرید کھیت مزدوروں اور کسان غلاموں کی ایک زبردست تحریک اٹھ کھڑی ھوئی جس کا ملک کے وسطی علاقے پر کافی اثر ھوا — یہ بغاوت زار کی فوج نے بڑی مشکل سے فرو کی —

طبقاتی تضاد کے علاوہ خود جاگیردار طبقے کے اندر ٹکراؤ تھا — ۱۵۸۴ء میں ایوان چہارم ''ھولناک،، کی موت کے بعد اس کا بیٹا فیودر ایوانووچ (دور حکومت ۱۵۸۴ء — ۱۵۹۸ء) تخت پر بیٹھا — وہ بیمار رہتا تھا اور زیادہ سمجھدار بھی نہ تھا اس لئے اس کے دور حکومت میں عملی طور پر ساری طاقت اس کے

بہنوئی بورس گودونوف کے ہاتھہ میں رہی — ۱۵۹۸ء میں فیودر کی موت کے بعد ''علاقوں کی مجلس خاص،، نے بورس گودونوف کو زار منتخب کیا (دور حکومت ۱۵۹۸ء — ۱۶۰۵ء) — گودونوف نے بھی ایوان چہارم کی سیاسی پالیسی جاری رکھی جس کا مقصد دواریانستوو کو مضبوط کرنا تھا — ۱۵۸۹ء میں وہ چرچ جس کی سرپرستی زار روس کو حاصل تھی، اسقف اعظم کے عہدے کے قیام سے اور بھی مضبوط کر دیا گیا — بیار امیروں کے نمائندوں نے وہ معاشی اور سیاسی مراعات پھر حاصل کرنے کی کوشش کی جو اپریچنینا کے ذریعہ ان سے چھین لی گئی تھیں — بیاروں کی جدوجہد نے محل کی سازشوں اور تکڑم بازیوں کی صورت اختیار کر لی جن کا خاص مقصد گودونوف کو حکومت سے ہٹانا تھا — ۱۵۹۱ء میں جب ایوان چہارم کا بیٹا شہزادہ دمیتری نابالغی کی حالت میں اچانک شہر اوگلیچ میں چل بسا تو یہ افواہ پھیلا دی گئی کہ گودونوف نے سازش کرکے تخت و تاج کے وارث کو قتل کرا دیا —

سولہویں صدی کے آخر میں بین اقوامی حالت خراب ہو گئی — ۱۵۶۹ء کی لوبلین یونین کے بعد پولینڈ اور لیتھوینیا کے جنگجو جاگیردار یوکرین اور



کسان — (اولیاریوس کی کتاب سے نقش — سترہویں صدی)

بیلوروس پر زوروں کے چھاپے مارنے لگے ــ لیوانیائی جنگ کے نتیجے سے وہ خوش نہ تھے اس لئے وہ مغربی روسی علاقوں اور خصوصاً سمولینسک پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے تاکہ رفتہ رفتہ پورے روس کو اپنے زیر اقتدار لائیں ــ کیتھولک چرچ جو یوکرین، بیلوروس اور روس کو اپنا غلام بنانا چاهتا تھا ان پولستانی جاگیرداروں کی زوروں میں حمایت کر رہا تھا ــ ساتھ ھی پولستانی حکومت یہ چاھتی تھی کہ روس کو سویڈن اور ترکی کے ساتھ جنگ میں پھنسا دے ــ

گودونوف کی حکومت بین اقوامی حالت پر کڑی نظر رکھتی تھی اور روسی ریاست کی پوزیشن مضبوط کرنے کے لئے کوشاں رہتی تھی ــ فیودر ایوانووچ کے دور حکومت میں ھی سویڈن کے خلاف جنگ (۹۳ ــ ۱۵۹۰ء) میں کامیابی ہو چکی تھی ــ اس کا خاتمہ تیافسین کے معاهدۂ امن (۱۵۹۵ء) پر ھوا جس کے مطابق روس کو بحیرۂ بالٹک کے ساحل پر کچھہ چھوٹے موٹے علاقے واپس مل گئے ــ سمولینسک کو جو ملک کے مغربی حصے میں فوجی اور معاشی نقطۂ نظر سے اھمیت رکھتا تھا مورچہ‌بند کیا گیا ــ ماسکو کے معمار کون نے وھاں ایک قلعہ تعمیر کیا جو اس زمانے میں فوجی انجنیرنگ کی اپنی نظیر آپ تھا ــ ۱۶۰۰ء میں ماسکو اور پولینڈ کے درمیان سمجھوتہ ھو گیا، جس کے مطابق ایک خاص مدت تک دونوں ملک ایک دوسرے کے خلاف کوئی فوجی کارروائی نہیں کر سکتے تھے ــ لیکن پولستانی شلیاختا نے روس کو فتح کرنے کی تیاریاں جاری رکھیں ــ

طبقاتی اور بین اقوامی تضاد اور حکمراں طبقے کے اندر ٹکراؤ کی وجہ سے سترھویں صدی کے پہلے عشرے میں سخت سیاسی بحران پیدا ھوا ــ یہ وہ دور ھے جس کو بورژوا اور دواریانستوو مصنفین کی تاریخی اصطلاح میں ''سموتنوئے وریمیا،، (دورانتشار) کہا گیا ھے ــ ان حالات سے غیر ملکی جنگ باز حلقوں نے فائدہ اٹھایا ــ پولستانی لیتھوینیائی ریاست (رژیچ پوسپولیتا) کی اندرونی حالت اور وہ معاهدۂ امن جو اس نے روس کے ساتھہ کیا تھا کھلم کھلا فوجی اقدام کی راہ میں روڑا بنے ھوئے تھے ــ اس لئے کیتھولک چرچ اور پولستانی جاگیرداروں نے مل کر دوسرے روپ میں حملہ کیا اور نقلی دمیتری اول کو اپنا ایجنٹ بنایا ــ ۱۶۰۴ء کے موسم خزاں میں نقلی دمیتری اول نے پولستانی فوجیں لے کر سویرسکایا یوکرین پر حملہ کر دیا، جہاں اس زمانے میں عوامی بلوے ھو رہے تھے ــ اس نقلی دعوے دارسلطنت کو کچھہ عارضی کامیابیاں بھی ھوئیں

کیونکہ باغی عوام نے جاگیردارانہ مظالم کے خلاف اور ''اچھے زار،، کے حق میں اس کی حمایت کی۔ حکومت کی فوجوں کی کمان بیاروں کے ھاتھہ میں تھی جو دواریانستوو کو مضبوط بنانےوالی سرکاری پالیسی سے غیر مطمئن تھے اس لئے وہ اس نقلی دعوے دار کے ساتھہ ہو گئے۔ ۱۶۰۵ء میں گودونوف کا اچانک انتقال ہو گیا۔ اسی سال جون میں نقلی دمیتری اول ماسکو میں داخل ہوا اور گودونوف کے سولہ سالہ بیٹے فیودر بوریسووچ کو ہٹا کر تخت پر قابض ہو گیا۔ نقلی دعوے دارسلطنت کی تاجپوشی کے فوراً بعد حملہ آور پولستانی دستے ماسکو کی طرف بڑھے اور وھی رویہ اختیار کیا جو مفتوحہ ملک میں اختیار کیا جاتا ہے۔ انہوں نے روسیوں کے قومی جذبات کی توھین کی اور ملک کو لوٹ لیا۔ نقلی دمیتری اول نے جنوب والوں یعنی ''یو کرینی،، دواریانستوو کو مضبوط کرکے ملک کے اندر سماجی حمایت حاصل کرنا چاھی لیکن بیار امرا نے اس کی مخالفت کی۔ پھر حملہ آوروں اور ان کے ایجنٹوں کے خلاف عام طور پر جو ناراضگی تھی اس سے بھی دمیتری کی پوزیشن کافی خراب ہوئی۔ ۱۷ مئی ۱۶۰۶ء کو ماسکو میں عوامی بغاوت ہو گئی اور نقلی دمیتری اول مارا گیا۔ بیاروں نے عوام کی اس فتح کو اپنے حق میں استعمال کیا اور اپنے پٹھو کو تخت پر بٹھا دیا۔ یہ تھا واسیلی شوئسکی جس نے ۱۶۰۶ء سے ۱۶۱۰ء تک حکومت کی۔ اپنی مراعات برقرار رکھنے کے لئے بیاروں نے نئے زار کے حقوق اور اختیارات میں کمی کر دی۔ شوئسکی نے ''صلیب پر حلف لے کر،، وعدہ کیا کہ وہ بیاروں سے مشورہ لئے بغیر اھم امورمملکت کا فیصلہ نہیں کریگا۔ شوئسکی کے دور حکومت میں بیاروں کی مطلق العنانیت ھمیشہ سے زیادہ ہو گئی۔ ساتھہ ھی طبقاتی ٹکراؤ میں بھی تیزی پیدا ہوئی اور ۷۔ ۱۶۰۶ء میں ایوان بولوتنیکوف کے زیر قیادت روس کی تاریخ میں کسانوں کی پہلی جنگ ہوئی۔

ملک کے جنوبی حصے سویرسکایا یوکرین میں ایک عوامی تحریک اٹھی اور کافی بڑے علاقے میں پھیل گئی۔ حالانکہ اس لڑائی میں زرخرید کھیت مزدور، کزاک اور شہر کے نچلے طبقوں نے بھی حصہ لیا لیکن اس کی روح رواں خود کسان ھی تھے۔ جاگیرداروں کے مظالم کے خلاف روسی کسانوں کی عوامی تحریک کے ساتھہ یوکرین میں بھی یہ تحریک اٹھہ کھڑی ہوئی اور والگا کے عوام نے بھی ھنگامے کئے۔ بعد کو مغربی سائبیریا میں بھی یہی صورت پیش آئی۔ دواریانستوو کے اس طبقے نے جو خدمات کے صلے میں نیا

نیا وجود میں آیا تھا کسانوں کی تحریک کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کی اور شوئسکی کی حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے بغاوت میں بولوتنیکوف کا ساتھ دیا۔ ان کے دستے پاشکوف اور لیاپونوف کی قیادت میں بولوتنیکوف کی فوج کا دم‌چھلا بنے رہے اور جب طبقاتی جد و جہد انتہائی عروج پر پہنچ گئی اور بغاوت کی جاگیرداری دشمن نوعیت عیاں ہو گئی تو ان شرفا نے بیاروں کی حکومت سے سمجھوتہ کر لینا ھی بہتر سمجھا۔ بولوتنیکوف ماسکو پر قبضہ نہیں کر سکا اور دسمبر ۱۶۰۶ء میں پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوا۔ پہلے وہ کالوگا کی طرف پیچھے ہٹا، پھر تولا پہنچ گیا۔ ۷-۱۶۰۶ء کے جاڑوں میں بولوتنیکوف کو ایک اور بڑی کمک مل گئی۔ دون کے کزاک، کسان اور کاریگر ''ولیعہد پیوتر،، (ایلیئکا مورومیتس) کی قیادت میں اس سے آن ملے۔ شوئسکی کی حکومت نے بڑی مشکل سے کسانوں کی بغاوت فرو کی لیکن اس کامیابی کے باوجود اس کی پوزیشن ناپائدار رھی۔ ملک کے زیادہ تر حصے میں جاگیرداری دشمن عوامی بغاوتیں جاری رہیں۔ حکومت کو حکمراں طبقے تک کی پوری حمایت نہیں حاصل تھی۔ نئی اشرافیہ شوئسکی کے خلاف تھی۔ بین اقوامی حالات حد سے زیادہ خراب تھے۔ روس کے باھر ایک اور دعویدارسلطنت پیدا ہو گیا۔ یہ تھا نقلی دمیتری ثانی جو ۱۶۰۷ء کی گرمیوں میں پولستانی فوجیں لیکر روس کے علاقے پر چڑھ آیا اور یہ مشہور کیا کہ وہ نقلی دمیتری اول ھے اور اس کی زندگی ایک ''معجزے،، سے بچ گئی ھے۔ جون ۱۶۰۸ء میں نقلی دمیتری ثانی ماسکو پہنچا اور شہر پر قبضہ کرنے کی ناکام کوشش کے بعد اس نے شہر کے باھر توشینو میں پڑاؤ کیا۔ لوگوں نے اس کو فوراً ''توشینو کے چور،، کا خطاب دے دیا جو اس کے لئے واقعی موزوں تھا۔ بہت سے دواریانستوو جو شوئسکی کی حکومت سے غیر مطمئن تھے توشینو کیمپ میں آ گئے۔ کزاکوں کا بھی کچھ حصہ ٹوٹ کر ان کے ساتھ آ گیا۔ شوئسکی کی سیاست کے خلاف احتجاج کے طور پر کئی شہروں نے نقلی دمیتری ثانی کے ساتھ وفاداری کا حلف اٹھا لیا لیکن اس دعویدار ثانی کو کامیابی نہیں نصیب ہوئی۔

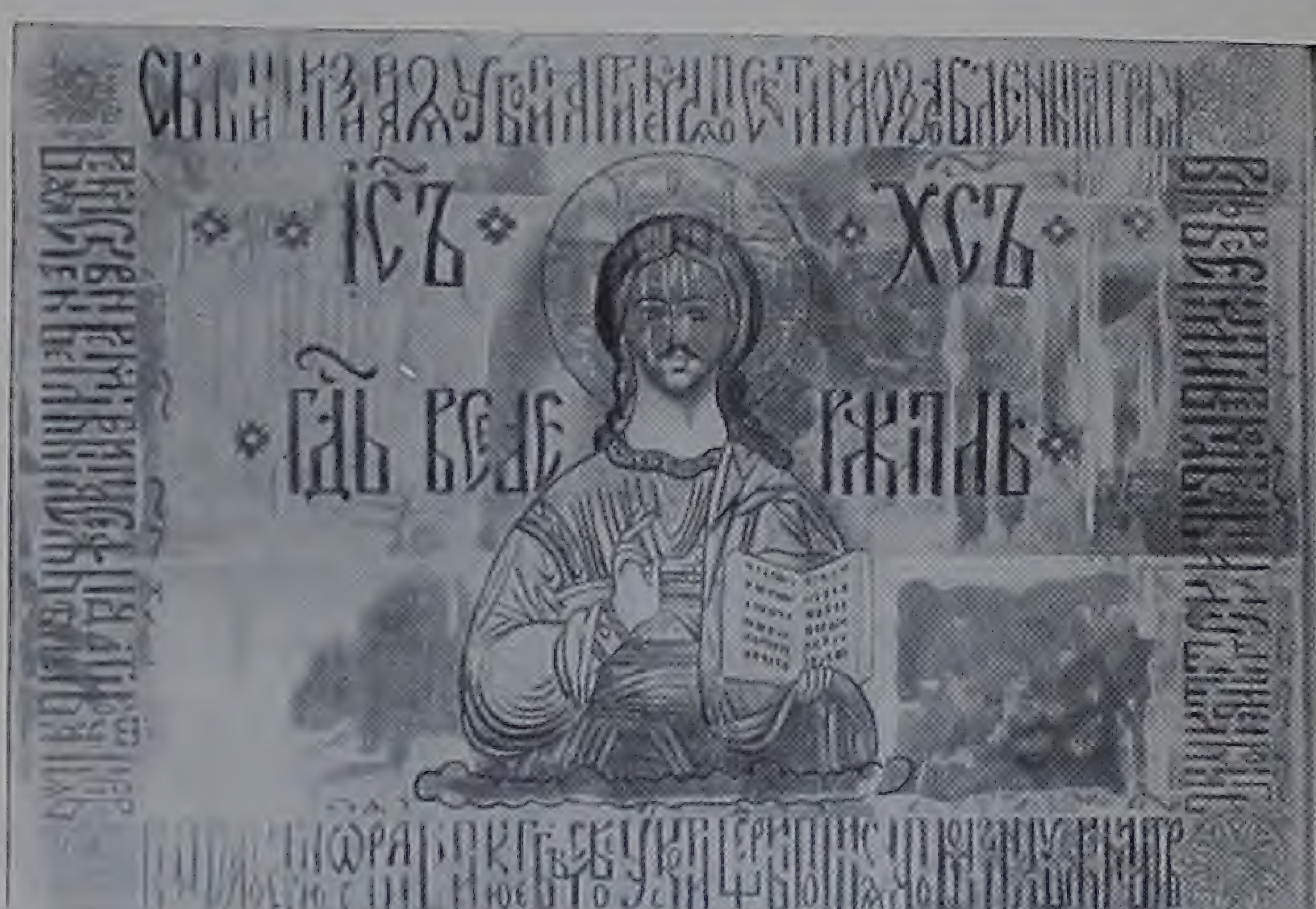
پولستانی امیروں (شلیاختا) کے دستے آبادی کے ساتھ بڑا ظالمانہ برتاؤ کرتے تھے جس کی وجہ سے عوام میں تحریک آزادی کی ایک نئی لہر دوڑ گئی۔ شمالی والگا کا بیسن (یاروسلاول اور کوستروما کا علاقہ) چھاپہ ماروں کی ایک عوامی تحریک کا مرکز بن گیا جو ۱۶۰۸ء میں پولستانی حملہ آوروں اور توشینو

کیمپ کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ حملہ‌آوروں کے خلاف لڑنے کے لئے شہری تربیت یافتہ دستے تیار کر لئے گئے لیکن شوئسکی کی حکومت حملہ آوروں کے خلاف لڑنے کے لئے عوامی تحریک پر بھروسہ کرنے سے ڈرتی تھی چنانچہ اس نے شاہ سویڈن سے اپیل کرنے کو ترجیح دی۔ شوئسکی نے مدد کے معاوضے میں شاہ سویڈن کو روسی شہر کوریلا اور ایک بڑی رقم دینے کی پیش‌کش کی۔ زار کے بھتیجے اس‌کوپن شوئسکی نے شمالی شہروں کے تربیت یافتہ دستوں اور سویڈن کی فوج کی مدد سے ۱۶۰۹ء کے موسم بہار میں توشینو پر حملہ کرکے کیمپ کو متعدد زبردست شکستیں دیں۔ سویڈن کو اس دعوت کے سلسلے میں ایک بہانہ ہاتھ آیا اور اس نے نووگورود اور پسکوف کے علاقے ہڑپ کر لئے۔ اس کی تیاری سویڈن کے جاگیردار مدتوں سے کر رہے تھے لیکن روسی عوام نے اس کا مقابلہ بڑے استقلال سے کیا۔ ساتھ ھی روس کی سرزمین پر سویڈن کی فوجوں کی موجودگی سے پولستانی حکمرانوں کو بھی یہ بہانہ مل گیا کہ وہ روس پر کھلم کھلا حملہ کر دیں کیونکہ اس وقت سویڈن اور پولینڈ کے درمیان ٹھنی ہوئی تھی۔

پولستانی امیروں اور نوابوں نے جب دیکھا کہ جھوٹے دعویداروں کے ذریعہ روس کو اپنے قبضے میں لانے کی کوشش ناکام رہی تو انہوں نے کھلم کھلا جارحانہ پالیسی اختیار کی۔ ستمبر ۱۶۰۹ء میں شاہ سیگزمنڈ سوم نے پولستانی فوج لے کر روس پر چڑھائی کر دی اور سمولینسک کا محاصرہ کر لیا۔ سمولینسک کے لوگوں نے پولستانیوں کے حملے کا منہ‌توڑ جواب دیا اور بیس مہینے تک قلعہ‌بند لڑتے رہے۔ اس طرح انہوں نے پولستانی فوج کو پھنسائے رکھا اور ماسکو پر چڑھائی نہ کرنے دی۔ کہیں جون ۱۶۱۱ء میں پولستانی سمولینسک پر قبضہ کر سکے۔ حملہ‌آور اور توشینو کی فوج ترویتسے۔ سرگئی‌فسکی خانقاہ کا محاصرہ کرکے اس پر قبضہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ یہ ماسکو کے باہر شمال میں فوجی اہمیت کی جگہ تھی اور اس کا دفاع مقامی آبادی کر رہی تھی۔ کھلم کھلا حملے کی ابتدا میں سیگزمنڈ سوم نے تمام پولستانیوں سے اپیل کی تھی کہ وہ نقلی دعویدار کو چھوڑ کر اس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں۔ نقلی دمیتری ثانی کا اسکوپن شوئسکی کی فوج نے پیچھا کیا اور دسمبر ۱۶۰۹ء میں توشینو سے اس کے قدم اکھڑ گئے اور توشینو کیمپ کا خاتمہ ہو گیا۔

اب عوامی تحریک آزادی اپنے عروج پر تھی — یہ دیکھ کر بیار امراء نے بیرونی حملہ‌آوروں سے سازش کر لی — فروری ۱۶۱۰ء میں ان غدار بیاروں نے جو اس وقت نقلی دعویدار کے توشینو کیمپ میں تھے، پولینڈ سے یہ معاہدہ کر لیا کہ وہ پولستانی شہزادے ولادیسلاف کو روس کے تخت پر قبضہ کرنے کی دعوت دینگے — ۱۶۱۰ء کے موسم گرما میں اشرافیہ کے ایک گروہ نے ماسکو کے کاریگروں کی مدد سے شوئسکی کی حکومت کا تختہ الٹ دیا لیکن بیاروں کے ایک گروہ نے شہزادہ مستیسلافسکی کی سرکردگی میں حکومت کی باگ‌ڈور اپنے ہاتھ میں لے لی — اگست ۱۶۱۰ء میں انہوں نے پولینڈ سے نیا معاہدہ کیا اور پولستانی شہزادے ولادیسلاف کو زار روس مان لیا — ولادیسلاف نے بڑے بڑے بیار امراء کے حقوق کی حفاظت کا وعدہ کیا — ستمبر ۱۶۱۰ء میں غدار بیاروں نے پولینڈ کی فوجوں کے لئے ماسکو کے پھاٹک کھول دئے —

اس بیرونی مداخلت کے خلاف ایک بڑی عوامی تحریک پورے ملک میں پھیل گئی — بڑے لاٹ پادری ہرموگن نے ماسکو سے جو روسی ریاست کا قلب تھا، بیرونی حملہ آواروں کے خلاف جدوجہد کی اپیل کی — ۱۶۱۱ء



پوژارسکی کا علم (ریاستی تاریخی میوزیم)

کی ابتدا میں پہلی عوامی فوج منظم کی گئی جس کی قیادت لیاپونوف، شہزادہ تروبتسکوئی اور کزاک سردار زاروتسکی کر رہے تھے – مارچ ۱۶۱۱ء کے وسط میں اس فوج کے دستوں نے ماسکو پہنچ کر اس کے کچھ حصوں پر قبضہ کر لیا – ماسکو کے اندر بھی عوامی بغاوت شروع ہو گئی جس کو پولستانیوں نے دبا دیا – ۱۶۱۱ء میں عوامی فوج کسانوں، کزاکوں اور دواریانستوو کے اندرونی جھگڑوں کی وجہ سے تتر بتر ہو گئی لیکن آزادی کی جد و جہد ختم نہیں ہوئی – ۱۶۱۱ء کے موسم خزاں میں دوسری عوامی فوج نیژنی نووگورود میں بنائی گئی جس کے سردار مینین اور پوژارسکی تھے – یہ فوج تمام شہری طبقوں، کسانوں اور دواریانستوو کے نچلے اور متوسط طبقوں پر مشتمل تھی – انھوں نے پولستانیوں کے خلاف جنگ کے لئے بیرونی امداد لینے سے قطعی انکار کر دیا اور اکتوبر ۱۶۱۲ء میں روس کے دار السلطنت ماسکو کو آزاد کرالیا – حملہ‌آوروں سے ملک کو نجات دلانے میں عوام فیصلہ کن عنصر ثابت ہوئے تھے – ان میں بہت سے ہیرو ابھرے تھے مثلاً کسان ایوان سوسانین* – ملک کو حملہ آوروں سے نجات دلانے کی جد و جہد میں روسیوں کے علاوہ دوسری قوموں مثلاً چواش اور ماری وغیرہ نے حصہ لیا – جاگیرداری دشمن عوامی تحریک نے قدرتی طور پر حب الوطنی کا سیلاب پیدا کر دیا – بیرونی حملہ آوروں سے جنگ کے ساتھ ساتھ عوام اپنے اوپر مظالم کرنےوالوں کے خلاف بھی جد و جہد کر رہے تھے، جنھوں نے ملک کے ساتھ ایسی غداری کی تھی جب اس کو باہر سے خطرہ تھا – اس جاگیرداری دشمن عوامی تحریک کا رخ، جو بولوتنیکوف کی بغاوت دب جانے کے بعد بھی جاری رہی ان حملہ آوروں کی طرف پھیر دیا گیا جو اس کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کرنا چاہتے تھے –

ماسکو آزاد ہوا اور ریاستی اقتدار کی ازسرنو بحالی ہوئی – جنوری اور فروری ۱۶۱۳ء میں علاقوں کی مجلس خاص کا اجلاس ہوا اور میخائل فیودوروویچ رومانوف (دور حکومت ۱۶۱۳ – ۴۵ء) کو نیا زار منتخب کیا گیا – اس کو

---

* پولستانی فوج کے ایک جتھے نے مارچ ۱۶۱۳ء میں ایک روسی کسان سوسانین کو زبردستی اپنا رہنما بنایا – وہ منتخب زار میخائل فیودوروویچ کو ہلاک کرنا چاہتے تھے – سوسانین اس جتھے کو گھنے جنگل میں لے گیا اس لئے ان لوگوں نے اسے مار ڈالا – اس زبردست کارنامے کو سامنے رکھ کر گلینکا نے ''ایوان سوسانین'' نامی اوپیرا تیار کیا – (ایڈیٹر)

دواریانستوو، شہری لوگوں اور کچھ کزاکوں کی حمایت حاصل تھی — بیار امراء کے نمائندوں نے پولینڈ اور سویڈن کے شہزادوں کے نام زار کے انتخاب کے لئے پیش کئے لیکن مجلس نے ان کو قطعی طور پر مسترد کر دیا —

بیرونی حملہ‌آوروں کے خلاف جد و جہد کئی برسوں تک جاری رہی یہاں تک کہ سویڈن سے ۱۶۱۷ء میں معاہدۂ استولبووا اور ۱۶۱۸ء میں پولینڈ سے دیولینو کی صلح ہوئی — سمولینسک اور دوسرے روسی علاقے پولینڈ ھی کے زیرنگیں رہے اور بالٹک کا پورا ساحل سویڈن کے قبضے میں — بیرونی حملے کی وجہ سے کچھہ قدیم روسی علاقے عارضی طور پر ہاتھہ سے جاتے رہے اور ملک کی معیشت میں کافی ابتری پیدا ہوئی —

ابتدائی سترھویں صدی کے شدید سیاسی ٹکراؤ اور روسی ریاست کی جنگ آزادی روسی سماجی خیالات اور ادب کے ارتقا پر اثر انداز ہوئی — ۱۱ — ۱۶۱۰ء میں کسی نامعلوم ادیب کی تصنیف ''شاندار روسی سلطنت کی نئی داستان اور ماسکویہ کی عظیم ریاست،، ماسکو میں تقسیم ہوئی — یہ ایک نمایاں تصنیف تھی جس سے اس زمانے کے روسی سماج کی وطن‌دوستی کا اظہار ہوتا ھے — اس کے کچھہ بعد اور بھی بہت سی کتابیں شایع ہوئیں خصوصاً اوراسی پالیتسن، تیموفیئف اور کاتیریف — روستوفسکی کی کتابیں جن میں اس دور کے واقعات کو حکمرانوں کے مختلف طبقوں کے نظریات کے مطابق پیش کیا گیا ھے —

کسان غلامی کی شدت کے دور میں روس کی حالت - سرمایہ‌دارانہ رشتوں کا آغاز اور ارتقا (سترھویں صدی سے نصف انیسویں صدی تک)

روس کا سماجی، معاشی اور سیاسی ارتقا

(سترھویں صدی میں)

ملک کی تباہ شدہ معیشت کو کسان غلاموں کے شدید استحصال کے ذریعہ بحال کیا گیا — سترھویں صدی میں جنوبی اضلاع، والگا کی وادی اور سائبیریا کے نئے نئے علاقوں میں کھیتی باڑی رائج کی گئی — غیر روسی قومیں

بھی زراعت کرنے لگیں — زار کی حکومت نے بڑی فیاضی سے دواریانستوو کو جاگیریں اور غیرآباد زمینیں دیں — ۱۶۷۸ء میں ملک کی تقریباً نوے فیصدی کسان آبادی دواریانستوو، چرچ اور زار کے خاندان کی ملکیت تھی — جاگیردارانہ ملکیت آراضی میں بھی بڑی تبدیلیاں ہوئیں اور سترھویں صدی کے ختم ہوتے ہوتے امیروں کی قدیم موروثی زمینوں اور خدمات کے صلے میں پائی ہوئی دواریانستوو کی جاگیروں کی ملکیت کے شرائط تقریباً ایک ہو گئے یعنی یہ جاگیریں بھی موروثی ہو گئیں — جاگیرداروں کی ملکیت آراضی میں اضافے کے ساتھ ساتھ کسان غلاموں کا استحصال بھی بڑھا اور جاگیرداروں کے درمیان کسان غلاموں کے لئے سخت کشمکش شروع ہو گئی — سترھویں صدی کے چوتھے عشرے میں جاگیرداروں نے یہ مطالبہ کیا کہ مفرور کسان غلاموں کے لئے مدت کی جو قید رکھی گئی ہے اس کو ختم کر دیا جائے اور ان کو یہ اختیار دے دیا جائے کہ وہ کسان غلاموں کو ہمیشہ ڈھونڈ کر واپس لا سکتے ہیں — حکومت کے کئی فرمانوں کے ذریعہ یہ مدت بڑھاکر پندرہ سال کر دی گئی — سترھویں صدی میں جنس کی شکل میں مقررہ لگان ادا کرنے اور بیگار کرنے کے علاوہ نقد رقم میں لگان دینے کا رواج بھی عام ہو گیا —

اسی دور میں محنت کی سماجی تقسیم اور زیادہ واضح ہو گئی اور تجارتی اشیا کی پیداوار بھی بڑھی — اور اس عمل کی وجہ سے ملک کے بعض علاقوں نے کچھ حرفتوں میں خاص طور سے نام پیدا کیا مثلاً تولا — سیرپوخوف اور اوستیوژنا ژیلیزوپولسکایا اور اونیگا کے اضلاع نے لوہے کی چیزوں میں، شمال اور کاما بیسن نے نمک سازی میں اور پسکوف اور سمولینسک کے علاقوں نے سن پیدا کرنے میں — تجارت میں روپئے پیسے کی گردش کی اہمیت بڑھ گئی — تاجروں اور ساھوکاروں کا سرمایہ بڑھنے لگا — ضلع ویاتکا، ویلیکی اوستیوگ اور دوسری جگھوں پر اناج کے علاقائی بازار قائم ہو گئے — شہر کے دستکار چھوٹے پیمانے پر تجارتی اشیا بنانےوالے ہو گئے — ساتھ ھی پیداوار بڑھنے لگی اور لوگوں سے اجرت پر کام لیا جانے لگا — سترھویں صدی میں روس کی معاشی ارتقا میں فیکٹریوں کا رواج بڑی اہمیت رکھتا ہے — تولا، کاشیرا اور بعد میں اولونیتس میں آھن‌سازی، ماسکو کے قریب اور دوسری جگھوں پر شیشہ گری، توپیں ڈھالنے (جس کی بنیاد پندرھویں صدی میں پڑی تھی)، ٹکسال اور کپڑے بننے کی فیکٹریاں وغیرہ بن گئیں — ان میں اجرت پر کام کرنےوالے اور کسان غلام دونوں کام کرتے

تھے۔ نمک صاف کرنے کی فیکٹریوں اور دریائی ٹرانسپورٹ کے لئے بھی اجرت پر کام کرنےوالے رکھے جانے لگے۔ مغربی اور مشرقی ممالک سے تجارتی تعلقات کافی بڑھ گئے۔ یہاں سے خام اشیا اور دستکاری کی چیزیں برآمد کی جانے لگیں اور باہر سے فیکٹری کی مصنوعات اور دھاتیں آنے لگیں۔ اندرونی تجارت میں بھی اضافہ ہوا اور ماسکو پورے روسی بازار کا مرکز بن گیا۔ تجارتی اشیا کی پیداوار میں اضافے اور گردش زر کا اثر زراعت پر بھی پڑا۔ کسانوں کی زراعت اور بازار میں قریبی تعلقات پیدا ہو گئے اور اس طرح کسانوں میں تفریق پیدا ہوئی۔ بعض بڑے جاگیرداروں مثلاً موروزوف نے صنعتی کارخانے قائم کئے جو پوتاش اور شراب وغیرہ بناتے تھے۔



گھریلو استعمال کے لئے سونے کے کام کا نقرئی پیالہ جو نیژنی نووگورود کے بڑے لاٹ پادری تریفیلی کی ملکیت تھا۔ ۱۶۹۹ء۔ (ریاستی تاریخی میوزیم)

سترھویں صدی میں پہلی مرتبہ پیداوار میں سرمایہ‌دارانہ رشتوں کا ظہور ہوا۔ لینن اس صدی کو روسی تاریخ میں ایک نئے دور کی ابتدا سمجھتے تھے۔ انہوں نے اس دور کے متعلق کہا ہے کہ اس میں مختلف علاقوں کے درمیان تجارتی اشیا کی لین دین اور چھوٹے چھوٹے مقامی بازاروں کے رفتہ رفتہ واحد کل‌روسی بازار میں سمٹ آنے کی وجہ سے متفرق علاقے، خطے اور ریاستیں آپس میں مل کر واحد صورت اختیار کر گئیں اور اسی دور میں بورژوا قومی رشتے قائم

ہوئے — یہ دور ایک پورے تاریخی عصر میں پھیلتا چلا گیا ہے جس میں ملکیت آراضی جاگیردارانہ تھی اور مضبوط ریاست کی بنیاد تھی کسان غلامی پر — سرمایہ‌دارانہ رشتوں کی تشکیل بہت سست رفتاری سے ہوئی اور وہ انیسویں صدی تک کسان غلامی نظام کو ہٹا کر اس کی جگہ نہ لے سکے — مغربی یورپ کے ترقی یافتہ ملکوں کے مقابلے میں روس اب بھی پسماندہ ریاست تھا — سماجی اور معاشی ارتقا کے پیچیدہ اعمال نے طبقاتی جد و جہد اور بھی تیز کر دی — اپنے جاگیرداروں کے پنجے سے نکل کر کسان غلاموں کا بڑی تعداد میں ملک کے جنوبی حصے کی طرف فرار، کزاکوں کی تیز رفتار ترقی اور شہروں میں گہرا سماجی تضاد لاتعداد جاگیرداری دشمن بغاوتوں کا سبب بن گئے —



لوہار کی بھٹی — ارتسی خوفسکی اور یانیشین کی بنائی ہوئی تصویر

شہروں کے اندر نجی جاگیردارانہ ملکیت نے پوسد کی ترقی میں رکاوٹ ڈالی — یہ وہ علاقے تھے جن میں کسی قلعے یا خانقاہ کی فصیل کے زیر سایہ پرانے زمانے میں کاریگر بس گئے تھے — ''تاریک اضلاع،، یعنی پوسد کے چھوٹے چھوٹے کاریگروں کے اپنے ورکشاپ تھے — وہ زار کے عائد کئے محصولوں اور خراج سے دبے ہوئے تھے اور ''روشن،، جاگیردار کے اضلاع کے کاریگروں سے ان کا زبردست مقابلہ تھا — پوسد برادری میں ملکیت کا فرق پیدا ہو گیا اور وہ مختلف سماجی طبقوں میں تقسیم ہونے لگی — ''بڑے،، یا ''خوش حال،، لوگوں کا

ایک گروہ جس نے کافی املاک حاصل کر لی تھی، اپنے کو دوسروں سے الگ رکھنے لگا۔ لیکن پوسد معمولی طور پر ''روشن اضلاع'' اور جاگیرداروں کے مظالم کے خلاف رہا۔ شہروں کی معاشی ترقی کا تقاضا یہ تھا کہ پوسد کے کاریگروں کی تمام صنعتی اور تجارتی سرگرمیوں پر سے پابندیاں ختم کردی جائیں۔ بڑے بڑے تاجروں کو اپنا طرفدار بنا کر اور خالص جاگیردارانہ اور خاص مراعات رکھنےوالی انجمنیں، سوداگر، پارچہ باف وغیرہ بنا کر حکومت نے بڑے بڑے تاجروں اور جاگیردار طبقۂ امرا کے درمیان سمجھوتہ کرا دیا۔ تاجر اور اعلی درجے کے کاریگر سرکاری ملازمتوں میں لئے جانے لگے جس کی وجہ سے وہ اپنی صنعتوں اور کاروبار سے الگ ہو گئے اور وہ عمل سست پڑ گیا جس کو سرمایے کی ابتدائی ذخیرہ اندوزی کہتے ہیں۔

سترھویں صدی میں مالی بار بھی زیادہ ہوگیا کیونکہ براہ راست اور بالواسطہ ٹیکس دونوں بڑھا دئے گئے۔ نئے ٹیکس جیسے سڑکوں کا ٹیکس اور فوجی ٹیکس وغیرہ عائد کئے گئے۔ سولھویں صدی کے پچھلے نصف حصے کے مقابلے میں سترھویں صدی کے وسط میں براہ راست ٹیکس دگنے ہو گئے۔ ۱۶۷۹–۸۱ء میں پرانے ھل ٹیکس (پوسوشنئے ابلوژینئے) کی جگہ پر فارم ٹیکس (پدورنوئے ابلوژینئے) لگایا گیا جس سے براہ راست ٹیکس میں اور اضافہ ہو گیا۔

سترھویں صدی کے وسط میں شہری بغاوتیں۔ استیپان رازین کی قیادت میں کسانوں کی جنگ

جاگیرداروں کے بڑھتے ہوئے استحصال، بھاری محصولوں اور اس کی وجہ سے طبقاتی جد و جہد میں اضافہ —— ان اسباب کی وجہ سے سترھویں صدی کے وسط میں کئی شہری بغاوتیں ہوئیں: ماسکو میں ۱۶۴۸ء اور ۱۶۶۲ء میں، نووگورود اور پسکوف میں ۱۶۵۰ء میں، وسطی علاقے کے کئی دوسرے شہروں، جنوب اور سائبیریا میں۔ شہر کی ان عوامی بغاوتوں میں طبقاتی طاقتوں کا فرق واضح طور پر سامنے آ گیا۔ شہری آبادی اور سوداگروں کا اونچا طبقہ جاگیردارانہ ریاست کے طرفدار تھے اور پوسد کے لوگوں کے جاگیرداری دشمن خیالات کے مخالف۔ دواریانستوو نے شہری ہنگاموں سے فائدہ اٹھا کر بیار امرا

کے برابر حقوق رکھنے کا اعلان کر دیا اور اپنی آراضی اور کسان غلاموں کے اوپر شکنجہ مضبوط کرنے لگے۔

سترھویں صدی میں روس کی طبقاتی جد و جہد کا نمایاں کردار کسانوں کی وہ جنگ (۱۶۶۷ء–۷۱) ھے جو استیپان رازین کی قیادت میں لڑی گئی۔ یہ لڑائی دون کے کنارے شروع ہوئی جہاں بہت سے کسان غلام ملک کے وسطی علاقوں کے جاگیرداروں کے مظالم سے بھاگ کر جمع ہو گئے تھے۔ دون کزاکوں کے درمیان سماجی تفریق کی وجہ سے طبقاتی تضاد اور بڑھ گئے اور ایک زبردست عوامی تحریک شروع ہو گئی۔ کسانوں کی جنگ بہت پھیل گئی اور روسی ریاست کے وسیع علاقے پر اثرانداز ہوئی۔ باغیوں نے بیاروں اور پورے دواریانستوو کے خلاف لڑائی چھیڑ دی۔ جنگ کی سب سے بڑی طاقت روسی کسان تھے لیکن والگا علاقے کے لوگوں نے بھی اس جاگیرداری دشمن جد و جہد میں حصہ لیا۔ یوکرین کی سرحد پر بھی ہنگامے ہوئے جن کی آنچ ملک کے وسطی اضلاع تک پہنچ گئی۔ جنگ کے دوران میں بہت سے مجاھدان آزادی نے نام پیدا کیا۔ ۱۶۷۰ء – ۷۱ میں یہ جنگ بہت شدید ہو گئی۔ اس نے وسطی اور نچلے والگا کے علاقے اور جنوبی روس کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ کہیں ۱۶۷۱ء کے موسم بہار تک حکومت خاص خاص علاقوں میں بغاوت فرو کر سکی۔ جاگیرداری دور میں کسانوں کی دوسری لڑائیوں کی طرح اس جنگ میں بھی کسانوں کو شکست ہوئی کیونکہ ان میں تنظیمی خامیاں ہوتی تھیں اور وہ تاج وتخت سے وفاداری کے حامی ہوتے تھے۔ وحشیانہ مظالم کے باوجود جاگیرداری دشمن بغاوتیں ختم نہیں ہوئیں حالانکہ بغاوت کے بڑے بڑے گڑھ ختم کر دئے گئے اور استیپان رازین کو قتل کر دیا گیا۔ ۱۶۶۸ء سے ۱۶۷۶ء تک سولوویتسکی کی بغاوت سب سے زبردست تھی جس میں باغیوں نے محصور رہ کر حکومت کی فوجوں کا کئی سال تک مقابلہ کیا۔ اس وقت عوام کا طبقاتی احتجاج اس ''پرانے عقیدے،، کے لئے جد و جہد کے پردے میں چھپا ہوا تھا جو سترھویں صدی کے وسط میں پہلی مرتبہ پادریوں میں شروع ہوئی تھی۔ بڑے لاٹ پادری نیکون اور اس کے حمایتی مذہبی کتابوں اور چرچ کے مراسم میں پرانی یونانی روایات کے مطابق تبدیلیاں کر رہے تھے۔ پادری اوواکوم اور نیرونف اور بیار امیروں میلوسلافسکی، خووانسکی اور موروزوا نے اس کی کافی مخالفت کی۔ اس سماجی اور مذہبی تحریک کو

جو ''پرانے عقیدے،، کے حق میں تھی روسی تاریخ میں ''رسکول،، یا فرقہ بندی کے نام سے یاد کیا گیا ھے۔ مظلوم طبقوں کے لوگوں کے ذھن میں ''پرانا عقیدہ،، جس کے لئے اس کے پیروؤں کو اپنی عزیز جانیں قربان کرنا پڑی تھیں، بڑھتے مظالم کے خلاف جد و جہد کی علامت بن گیا۔ لیکن اس کے ساتھہ ھی چرچ کے فرقہ وارانہ نظریات اور معتقدین کی ''نئے،، اور ''پرانے،، میں تقسیم رجعت پسند گروھوں کی سیاسی جد و جہد میں بھی استعمال کی گئی۔

ایسے کشیدہ حالات میں زار الکسئی میخائلووچ (دور حکومت ۷۶۔ ۱۶۴۵ء) کی حکومت نے جاگیردارانہ نظام کو مضبوط بنانے کے لئے مزید اقدامات کئے۔ ۱۶۴۹ء میں علاقوں کی مجلس نے ایک آرڈیننس نافذ کیا جو حکومت کا اھم سیاسی اور قانونی ایکٹ تھا۔ ان لوگوں پر جو مطلق العنان بادشاھت کے مخالف تھے یا جاگیرداروں کی جائداد اور اختیار کی عزت نہیں کرتے تھے وحشیانہ مظالم کر کے حکومت مزید عوامی بغاوتوں کو روکنا چاھتی تھی۔ اس آرڈیننس نے دواریانستوو کی پوزیشن مضبوط کر دی جو بادشاھت کا خاص سماجی سہارا تھے۔ ان کی ملکیت آراضی کو پرانے امیروں کے برابر کر کے دواریانستوو کو بھی ملکیت پر موروثی حق دے دیا گیا۔ کسان غلامی کے نظام کو بھی قانونی شکل دی گئی۔ کسان غلامی ساری زندگی کے لئے اور موروثی ھو گئی۔ جاگیردار کو کسان کی ملکیت کا مالک قرار دیا گیا، مفرور کسان غلام کی تلاش کی مدت ختم کر دی گئی۔ اب اس کو کسی وقت بھی پکڑ کر مالک کے حوالے کیا جا سکتا تھا۔ سترھویں صدی کے چھٹے اور ساتویں عشرے میں دواریانستوو نے حکومت کو اس بات کی ذمہ‌داری سپرد کی کہ وہ کسان غلاموں کو ڈھونڈ کر ان کے حوالے کرے۔ آرڈیننس نے پوسد کے بھی کچھہ مطالبات منظور کر ئے۔ جاگیرداروں کے مملوکہ ''روشن اضلاع،، ختم کر دئے گئے اور اب ان کا اندراج ''ھز مجسٹی کے نام،، ھو گیا۔ مطلق العنان ریاست نے ''روشن اضلاع،، کے خلاف پوسد کے لوگوں کی جدوجہد سے فائدہ اٹھایا اور جاگیردارانہ نفاق کی باقیات پر ضرب کاری لگائی۔ ساتھہ ھی اس نے بڑے بڑے جاگیرداروں کی طاقت کو کمزور کر دیا جن کے پاس ابھی تک شہروں میں بھی املاک تھی۔ اس طرح سرکاری ٹیکس عائد کرنے کی مضبوط بنیاد پڑ گئی۔ شہروں میں تجارت کا حق پوسد کے لوگوں کو مل گیا اور کسانوں کو وھاں تجارت کرنے کی ممانعت ھو گئی۔

شہری اصلاحات سے پوسد میں بسنے والے عوام کو کوئی فائدہ نہیں ہوا — وہ دن بدن جاگیردارانہ ریاست کے استحصال کے بھنور میں پھنستے جا رہے تھے — ان کے اوپر ان گنت ٹیکس اور محصول لگائے جا رہے تھے، ذمےداریاں وغیرہ عائد کی جا رہی تھیں جن کی وجہ سے روسی شہروں کی ترقی میں رکاوٹ پیش آ رہی تھی — لیکن ریاست کو تجارت کی ترقی میں بھی دلچسپی تھی اس لئے اسے تاجر طبقے کو مضبوط کرنے کے لئے اقدامات کرنا پڑے — ۱۶۵۳ء میں محصول ایکٹ کے ذریعے مقامی چنگی ناکے ختم کر دئے گئے اور متحدہ محصول کا طریقہ رائج کیا گیا — ۱۶۶۷ء کے نئے تجارتی منشور کے ذریعہ جس کو اس زمانے کے ممتاز سیاست‌داں اوردین ناشچوکین نے تیار کیا تھا روس میں غیرملکی تجارت گھٹا دی گئی — سترھویں صدی میں روسی ریاست کی معاشی پالیسی اس لحاظ سے قابل‌توجہ ہے کہ اس میں تجارت کا عنصر بڑھ گیا تھا —

جاگیرداری نظام میں کسان غلامی کی بنیادیں مضبوط ہونے سے جاگیردار ریاست کو بھی بڑی تقویت پہنچی — لینن نے سترھویں صدی میں روسی ریاست کے ڈھانچے کے متعلق کہا ہے کہ وہ مطلق العنان ریاست تھی جس میں ''بیاروں کی دوما (پارلیمنٹ) اور بیاروں کا امیر طبقہ،، تھا — سترھویں صدی میں مقامی حکومت وایےوودا یعنی فوجی گورنر کے ہاتھہ میں ہوتی تھی — یہ نظام ریاست کے سارے علاقے میں پھیلا ہوا تھا — آبادی کے خلاف انتظامی اور عدالتی افسران کے من‌مانے رویے نے جاگیرداری نظام کی کسان غلامی کو اور بھی ناقابل برداشت بنا دیا —

سترھویں صدی کے دوسرے نصف حصے میں زار کی طاقت ہی سب کچھہ ہوتی جا رہی تھی — بیار دوما اور علاقوں کی مجلس جیسے پرانے اور فرسودہ سرکاری ادارے دم توڑ چکے تھے اور ملک کی حکومت میں چرچ کا ہاتھہ بھی اتنا زیادہ نہیں رہا تھا — بادشاہت جتنی ہی شخصی ہوتی گئی، علاقوں کی مجلس کے اجلاس کم ہونے لگے اور سترھویں صدی کے نویں عشرے تک پہنچتے پہنچتے اس کے اجلاس قطعی بند ہو گئے — بیار دوما کی اہمیت بھی رفتہ رفتہ ختم ہونے لگی اور سرکاری عمال نے پرانے امیر خاندانوں کی جگہ لینا شروع کر دی — میخائل رومانوف پہلا زار تھا جس کو سرکاری طور پر ''مطلق العنان،، کا خطاب ملا — ساتھہ ہی حکومت میں اور زیادہ مرکزیت پیدا کی گئی —

پریکازی یا وزارتوں کے پیچیدہ نظام میں بھی اصلاح کی کوشش کی گئی اور باقاعدہ فوج کے عناصر وجود میں آئے — سترھویں صدی کے وسط میں چرچ کی اصلاحات کے ذریعے واحد چرچ کا عقیدہ پھیلایا گیا جس سے سیاسی مرکزیت کو اور بھی تقویت پہنچی —



ایک پریکاز (وزارت) کا منظر — (سترھویں صدی کی مذہبی تصویر سے)

سترھویں صدی کے ابتدائی زمانے میں خارجہ پالیسی نے یہ خاص لائن اختیار کی کہ ان روسی علاقوں کے ریاستی اتحاد کو بحال کیا جائے جو پولینڈ اور سویڈن کے حملوں سے اس صدی کی ابتدا میں تتر بتر ہو گیا تھا — یہ ایسا مسئلہ تھا جو ملک کی معاشی حالت خراب ہونے کی وجہ سے جلدی نہ حل ہو سکا — روس پولینڈ کے خلاف جنگ (۳۴ — ۱۶۳۲ء) میں ناکامیاب رہا — صرف اس صدی کے وسط میں دو برادرانہ قومیں روسی اور یوکرینی پولینڈ کے نوابوں اور امیروں (شلیاختا) کے خلاف متحد ہوئیں اور تب جا کر کچھ غیر ملکی سیاسی مسائل حل کئے جا سکے —

سترھویں صدی میں ترک اور تاتاروں کو اندر گھسنے سے روکنے کے لئے جو دفاعی اقدامات جنوب میں کئے گئے ان کو روسی خارجہ پالیسی میں اہم جگہ حاصل ہے — چوتھے اور آٹھویں عشرے کے درمیان دفاعی مورچہ بندی کی کئی لائنیں تیار کی گئیں — دون اور یوکرین کے کزاکوں نے ترکی کے سلطان اور کرائمیا کے خان کے خلاف جنگوں میں اہم رول ادا کیا — وہ بڑی جرأت سے اکثر چھاپے مارنے اور استنبول تک (۱۶۲۴ء) پہنچنے لگے — ۱۶۳۷ء میں دون کے کزاکوں نے آزوف پر قبضہ کر لیا لیکن ۱۶۴۲ء میں علاقوں کی مجلس کے



کولومینسکوئے کے گاؤں میں زار الکسئی کا محل (اٹھارھویں صدی کی ڈرائنگ)

ایک فیصلے کے مطابق یہ ترکی کو واپس دیا گیا کیونکہ روس کے پاس اس کو سنبھالنے کے لئے کافی فوج نہیں تھی — ۱٦۷٦ء میں ترکی نے یوکرین پر قبضہ کرنے کے لئے روس پر حملہ کر دیا — ۸۱—۱٦۷٦ء کی جنگ میں روسی فوجوں نے یوکرینیوں کے شانہ بشانہ لڑکر ترکی کے جارحانہ اقدام کو روکا — اس جنگ میں روسی پیدل فوج کے جوہر کھلے جس نے ترکی کی چنی ہوئی فوج کے پیر میدان جنگ سے اکھاڑ دئے —

سترھویں صدی میں روسی کلچر

اس دور میں جاگیرداری نظام کی کسان غلامی روسی تہذیب کے ارتقا میں روڑے اٹکاتی رہی — تعلیم بہت کم تھی — بہر حال، اس کے باوجود کچھہ نہ کچھہ تہذیبی ترقی ہوئی — واسیلی بورتسیف نے روسی پرائمر (۱٦۳۴ء) اور ملیتی سموتریتسکی نے سلافی گرامر شائع کی — ۱٦۸۷ء میں سلاف — یونانی — لاطینی اکادمی قائم کی گئی — روسیوں نے سائبیریا میں متعدد اهم جغرافیائی دریافتیں کیں اور مشرقی ممالک کے حالات کے متعلق کئی کتابیں لکھی گئیں جن میں چین کے حالات پر مولداویہ کے اسپافاری کی کتاب خاص طور سے قابل ذکر ہے — اس کے علاوہ روس کے کئی نقشے بھی تیار کئے گئے — سترھویں صدی میں کافی لٹریچر موجود تھا، خصوصاً طنزیہ ادب اور خانگی امور کے متعلق کتابیں —

اس زمانے کے فن تعمیر نے کئی نفیس یادگاریں چھوڑی ہیں جن میں نئے یروشلم کا گرجا گھر اور کئی عمارتیں جو ''ناریشکین اسٹائل،، میں بنائی گئی ہیں ممتاز حیثیت رکھتی ہیں — مصوری میں ریلزم (حقیقت پسندی) کی طرف رجحان تھا جیسا کہ (مثال کے طور پر) اوشاکوف کی تصویروں سے ظاہر ہوتا ہے — اس دور میں انسانوں کی تصویر کشی بھی شروع ہوئی — سترھویں صدی میں پہلا روسی اخبار ''کورانتی،، (گھنٹیوں کی گونج) جو ہاتھ سے لکھا جاتا تھا شائع ہوا — پہلا روسی تھیٹر یا کامیڈی ہاؤس ماسکو کے قریب پری‌آبراژینسکوئیے کے گاؤں میں قائم ہوا (۷۶ — ۱۶۷۲ء) — سترھویں صدی میں روسی قوم کی تشکیل شروع ہوئی —

کسان غلامی اور پولینڈ کے مظالم کے خلاف یوکرینی اور بیلوروسی قوموں کی جد و جہد — یوکرین اور روس کا نیا اتحاد

یوکرینی عوام نے مدتوں تک یوکرین کو پولستانی شلیاختا کے مظالم سے چھٹکارا دلانے کے لئے جد و جہد کی — یوکرین کے بڑے بڑے جاگیرداروں اور کزاکوں کے امیر طبقے نے اپنے مفاد کے لئے اکثر عوامی تحریکوں کے ساتھ غداری کی — جنگ آزادی اور جاگیرداری دشمن جد و جہد میں گہرا تعلق تھا — سترھویں صدی کے پہلے نصف حصے میں تاراس فیودوروچ (۱۶۳۰ء)، پاولیوک (۱۶۳۷ء) اور اوستریانن (۱۶۳۸ء) وغیرہ کی قیادت میں کسانوں اور کزاکوں نے بڑے پیمانے پر بغاوتیں کیں — یوکرینی عوام میں اس بات کی خواہش بڑھ رہی تھی کہ روسی قوم سے متحد ہو جائے جس کا اظہار باغیوں کی ان اپیلوں سے ہوتا ہے جو وہ وقتاً فوقتاً روسی حکومت سے کرتے رہتے تھے — یوکرینی عوام کی جنگ آزادی ۱۶۴۸ء میں شروع ہوئی جس کی قیادت ایک ممتاز سیاست‌داں اور سپہ‌سالار بوگدان خمیلنیتسکی کر رہے تھے — یہ بغاوت بیلوروس تک پھیل گئی اور پولستانی شلیاختا کو باغی کسانوں اور کزاکوں کے ہاتھ کئی زبردست شکستیں اٹھانا پڑیں —

جنگ آزادی کے زمانے میں بہت سے عوامی ہیرو پیدا ہوئے جیسے کریوانوس، بوگون اور نیبابا وغیرہ — بیلوروس میں باغیوں کے سردار گرکوشا، کریواشاپکا اور نیپالچ وغیرہ تھے — لیکن یوکرین بزور خود اپنی آزادی کو پولینڈ سے محفوظ

نہیں رکھہ سکتا تھا۔ خمیلنیتسکی نے محسوس کیا کہ یوکرین اور روس کا اتحاد ایک تاریخی ضرورت ہے اور اس نے دونوں ملکوں کو متحد کرنے کے لئے ماسکو سے درخواست کی جس کو علاقوں کی کونسل نے ۱۶۵۳ء میں منظور کر لیا۔ ۱۶۵۴ء میں پیریاسلاول کی تاریخی کونسل نے یوکرین اور روس کو پھر سے متحد کرنے کا فیصلہ کیا۔ اب یوکرین کے لوگ معاشی اور تہذیبی لحاظ سے ترقی کرنے لگے۔ دونوں عظیم قوموں کے درمیان برادرانہ رشتے بیرونی دشمنوں اور اندرونی مظالم کے خلاف جنگ میں اور مضبوط ہو گئے اور وہ اہم غیر ملکی سیاسی مسائل بھی حل ہو گئے جو روسی ریاست کے سامنے تھے۔

۱۶۵۴ء میں پولینڈ کے خلاف لڑائی چھڑ گئی جس کا نتیجہ سمولینسک کی آزادی اور یوکرین اور بیلوروس کے بہت سے علاقے کی واپسی ہوا۔ جنگ میں سویڈن کے دخل دینے سے (۱۶۵۶ء — ۵۸) بین اقوامی حالات اور بھی پیچیدہ ہو گئے۔

۱۶۶۱ء میں، جنگ میں ناکام رہنے کے بعد روسی حکومت نے سویڈن سے کاردیس کا معاہدۂ امن کیا۔ ۱۶۶۷ء میں اندروسوو کا سمجھوتہ پولینڈ سے ہوا اور پھر ۱۶۸۶ء میں اس کی توثیق ''مستقل امن،، سے کی گئی، جس کے مطابق مشرقی یوکرین کو کیئف اور دنیپر کے داھنے کنارے پر کیئف کے علاقوں کے ساتھہ روسی علاقہ مان لیا گیا۔ مغربی یوکرین پولینڈ ھی کے زیر حکومت رہا۔ روس کے ساتھہ یوکرین کے کافی بڑے علاقے کا الحاق اور پولینڈ کے ساتھہ معاھدۂ امن نے ایک اور اھم ملکی سیاسی مسئلے کے لئے راستہ صاف کر دیا۔ یہ مسئلہ سمندر سے نکاس حاصل کرنا تھا۔ یہ ایسی ضرورت تھی جس کی مانگ روس کا پورا تاریخی ارتقا کر رہا تھا۔

بالٹک کا علاقہ (سترھویں صدی میں)

موجودہ بالٹک ریپبلکوں کا علاقہ سویڈن، پولینڈ اور ڈنمارک کے درمیان بٹا ہوا تھا۔ سترھویں صدی میں جاگیرداری نظام کے ارتقا کے ساتھہ کسان غلامی کو قانونی حیثیت دے دی گئی تھی۔ پولینڈ اور سویڈن کے درمیان

لڑائی اور تیس سالہ جنگ * کے دوران میں آلٹمارک سمجھوتے (۱۶۲۹ء) کے مطابق، استونیا، لیتھلینڈیا کا شمال مشرقی حصہ اور ریگا سویڈن کے حصے میں پڑے تھے اور لیتھلینڈیا کا جنوبی حصہ پولینڈ کو ملا تھا — روس اور پولینڈ کی جنگ (۱۶۵۴ — ۶۷ء) اور روس اور سویڈن کی جنگ (۱۶۵۶ — ۵۸ء) میں روسی فوجیں لیتھوینیا، لتگالیا اور استونیا کے علاقوں میں داخل ہو گئیں، لیکن ان کو پیچھے ہٹنا پڑا — سترھویں صدی میں کریلیا کا کچھ حصہ سویڈن کی حکومت میں آ گیا — لیتھوینیا مدت سے رژیچ پوسپولیتا (Rzecz Pospolita) کا ایک حصہ تھا — اس دور میں اسے سخت معاشی اور سیاسی ابتری کا منہ دیکھنا پڑا — جاگیردار حکمرانوں کے درمیان اندرونی کش‌مکش اور پولستانی امیروں کی لوٹ کھسوٹ نے لیتھوینیا کی معیشت بہت ابتر کر دی —

مولداویہ (سترھویں صدی میں)

سولھویں صدی کی ابتدا سے مولداویہ ترکی کی سلطنت کے ماتحت تھا لیکن اس کو کسی حد تک اندرونی خودمختاری حاصل تھی — سترھویں صدی میں کسانوں کا استحصال اور بھی تیز ہو گیا، خصوصاً ۱۶۴۶ء میں جب کہ ھاسپودار (حکمراں) واسیلی لوپو نے ایک آرڈنینس کے ذریعے کسان غلامی کو سماجی رواج کی حیثیت سے قانونی قرار دے دیا اور کسانوں کے لئے اپنے جاگیردار کو چھوڑنے کی ممانعت ہو گئی — سولھویں صدی کے آخر اور سترھویں صدی میں مقامی جاگیرداروں اور ترک حاکموں کے خلاف عوامی بغاوتیں ہوئیں —

---

* پہلی کل یورپی جنگ جس نے تقریباً تمام یورپی ریاستوں کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا — ھیپسبرگ بلاک میں اسپینی اور آسٹریائی ھیپسبرگ اور جرمنی کے کیتھولک شہزادے تھے جن کی حمایت پوپ کی ریاست اور پولینڈ کر رہے تھے — اور ھیپسبرگ کے مخالف بلاک میں ڈنمارک، سویڈن، جرمنی کے پروٹسٹنٹ شہزادے اور فرانس تھے، جن کی حمایت برطانیہ، ھالینڈ اور روس کر رہے تھے — یہ جنگ اس زمانے میں ہوئی جب متعدد یورپی ممالک میں جاگیرداری نظام ٹوٹ پھوٹ رہا تھا اور سرمایہ‌داری نظام پروان چڑھنے لگا تھا، بورژوا قومیں بن رہی تھیں، طبقاتی جد و جہد میں تیزی پیدا ہو گئی تھی اور بورژوا انقلاب شروع ہو رہے تھے —

سترھویں صدی کے وسط میں مولداویہ کے کسانوں نے پولستانی جاگیرداروں کے خلاف یوکرینیوں کی مدد کی اور یوکرینی کزاکوں نے اس کے بدلے میں تیموفئی خمیلنیتسکی کی قیادت میں پولینڈ، ھنگری اور ولاشیا کی متحدہ جاگیردار طاقتوں کے خلاف مولداویہ کی مدد کی۔ ۱۶۵۶ء میں مولداویہ کے ھاسپودار گیورگی استیفان نے روسی حکومت سے درخواست کی کہ مولداویہ کو بھی روسی ریاست میں ملا لیا جائے لیکن ترکی کے سلطان نے استیفان کو تخت سے اتار دیا۔ سترھویں صدی کے آخر میں مولداویہ اور روس کے درمیان معاشی اور سیاسی تعلقات بڑھتے چلے گئے۔

ماورائے قفقاز
(سترھویں صدی میں)

سترھویں صدی کی ابتدا میں ایرانی جاگیرداروں نے آذربائجانی امراء کو نکال باھر کیا اور صفوی ریاست پر اپنا سکہ جما لیا۔ ماورائے قفقاز ترکی اور ایران کے درمیان جنگ کا میدان بن گیا۔ ۱۶۲۳ء میں گیورگی ساکادزے نے کارتلی میں ایرانی حکومت کے خلاف وسیع پیمانے پر بغاوت کی۔ باغیوں کو کئی فتوحات بھی ھوئیں لیکن ۱۶۲۴ء میں ایرانیوں نے ان کو مرابدا کی جنگ میں شکست دی۔ سترھویں صدی کے تیسرے عشرے میں آذربائجان اور آرمینیا کے پہاڑی اضلاع میں بڑی بڑی جاگیردار دشمن بغاوتیں ھوئیں۔ ۱۶۳۹ء میں ترکی اور ایران کے درمیان معاھدۂ امن ھو گیا اور مشرقی ماورائے قفقاز ایران کو مل گیا لیکن مغربی ماورائے قفقاز ترکی ھی کے پاس رھا۔ جارجیائی معیشت پر جمود طاری تھا۔ ترکی نے ماورائے قفقاز کو بحیرۂ اسود سے بالکل الگ کر دیا۔ ترکی کے سلطان نے جاگیرداروں کے اندرونی اختلافات کو ھوا دی۔ وھاں کے کسانوں کے استحصال میں اور شدت پیدا ھو گئی۔ پوری سترھویں صدی میں روس اور جارجیائی ریاستوں کے درمیان سیاسی تعلقات بڑھتے رھے۔ ۱۶۳۹ء میں کھیتیا کے شاہ تیمورز اول اور ۱۶۵۱ء میں ایمیریشیا کے شاہ الیکساندر نے روس سے وفاداری کا حلف لیا کیونکہ وہ روس کی حمایت اور پناہ کے خواھاں تھے۔

ایرانی حملے کی وجہ سے آذربائجان کی معیشت بہت ابتر ھو گئی اور کھیتوں کی آبپاشی کا پورا نظام چوپٹ ھو گیا۔

سولھویں صدی اور سترھویں صدی کی ابتدا میں آرمینیا کو اس جنگ سے سخت نقصان پہنچا جو ایران کے شاہ اور ترکی کے سلطان کے درمیان اس کی سر زمین پر ہوئی تھی۔ سترھویں صدی کی ابتدا میں شاہ عباس کی ایرانی فوجوں نے آرمینیا کو بالکل تہس نہس کر دیا۔ آزادی کی سخت جد و جہد کے دوران آرمینیا روس کے قریب آتا گیا اور دونوں ملکوں کے درمیان معاشی اور سیاسی تعلقات بڑھے۔ ۱٦٦۷ء میں آرمینیا کے تاجروں کو روس میں ریشم کی تجارت کے لئے اجارہ‌داری دی گئی۔ ناساز گار بین اقوامی حالات کے پیش نظر روسی ریاست قفقاز کے واقعات میں براہ راست حصہ نہ لے سکی۔

وسط ایشیا اور قزاخستان

(سترھویں صدی میں)

اس دور میں وسط ایشیا نے زراعت اور کاروانوں کی تجارت میں ترقی کی اور وہاں کے شہروں کی خوش حالی بڑھی۔ روس سے تجارتی تعلقات برقرار رکھے گئے۔ لیکن خیوا اور بخارا کے خانوں اور قزاخ سلطانوں کے درمیان متواتر لڑائیوں اور خانہ بدوشوں کے چھاپوں نے معیشت پر تباہ کن اثر ڈالا۔ وسط ایشیا کی تین خان شاہی ریاستوں (بخارا، خیوا اور قراقلپاقیہ) میں ریاستی زمینیں دے کر جاگیرداروں کی نجی زمینوں میں اضافہ کیا گیا۔ جاگیردار کسانوں سے پیداوار کا دو تہائی حصہ لے لیتے تھے۔ بڑی بڑی جاگیروں میں غلاموں سے کام لیا جاتا تھا۔ تباہ کن باھمی لڑائیوں اور کاروانوں کے راستوں میں تبدیلی کی وجہ سے سترھویں صدی میں وسط ایشیا کا معاشی اور تہذیبی زوال شروع ہوا اور طویل مدت تک رہا۔

اس دور میں قزاخ لوگ زیادہ تر گلہ‌بانوں کی زندگی بسر کرتے تھے حالانکہ کچھ دیہی صنعتیں بھی تھیں اور قزاخ معیشت میں شکار کو اہم مقام حاصل تھا۔ کاروباری لین دین کا رواج بہت کم تھا۔ پدری جاگیرداری نظام اب بھی رائج تھا۔ سترھویں صدی میں قزاخستان پر جنگاری اکثر تباہ کن چھاپے مارتے رہتے تھے۔ روس کے ساتھ مغربی سائبیریا کے الحاق کی وجہ سے وسط ایشیا اور قزاخستان کی قوموں سے روس کے معاشی اور سیاسی تعلقات اور بڑھے۔

سائبیریا (سترھویں صدی میں)

پندرھویں اور سولہویں صدی کے موڑ پر ماورائے اورال کے علاقے اور مغربی سائبیریا میں روسی نوآبادیاں بسنا شروع ہو چکی تھیں — اس میں استروگانوف نامی صنعت‌کار کے خاندان اور نوآباد کسانوں کا بڑا ھاتھہ تھا — جب کزاک سردار یرماک تیموفیئووچ کی سرکردگی میں ایک مسلح مہم نے (۸۴ — ۱۵۸۱ء) سائبیریا کی خان شاھی ختم کر دی تو تیومین، توبولسک اور منگازیا وغیرہ قلعہ‌بند روسی شہر بنائے گئے — سترھویں صدی میں روس نے مشرقی سائبیریا کا علاقہ اپنی حکومت میں ملا لیا — روسی سیاح دیژنیف، پایارکوف اور خباروف وغیرہ پورا سائبیریا طے کرکے بحرالکاھل تک پہنچ گئے اور متعدد اہم جغرافیائی دریافتیں کیں —

چین سے تعلقات قائم کئے گئے اور کئی سفارتی نمائندے وہاں بھیجے گئے، خصوصاً ۷۸ — ۱۶۷۵ء میں اسپافاری — ۱۶۸۹ء میں روس اور چین کے درمیان معاھدۂ نیرچنسک پر دستخط ہوئے جس کے مطابق ارگون اور گوربیتسا دریاؤں کو دونوں ملکوں کے درمیان سرحد قرار دیا گیا — روسی ریاست سے سائبیریا کا الحاق ان بہت سے قبائل کے لئے بڑی تاریخی اہمیت کا حامل تھا جو ابھی تک ابتدائی برادریوں کی طرح زندگی گذار رہے تھے — سائبیریائی تاتاروں اور التائی کے علاقے کے خانہ‌بدوشوں میں پدری جاگیردارانہ رشتوں کی تشکیل شروع ہوئی — سائبیریا میں روسی نوآبادیاتی اثر نے ترقی یافتہ طریقوں کی ترویج کی خصوصاً کھیتی باڑی میں — ساتھہ ھی روسیوں نے سائبیریائی قوموں کے کچھہ طور طریقے شکار، ماھی گیری اور دوسرے کام اپنائے — سترھویں صدی کی سائبیریا میں ملک کی خاص نوعیت کے باوجود جاگیردارانہ رشتوں میں اضافہ ہو رہا تھا —

زار کی حکومت نے یاسک کا طریقہ قائم رکھا — یہ وہ خراج تھا جو غیر روسی لوگوں کو جنس کی شکل میں ادا کرنا پڑتا تھا — یہ خراج روسیوں سے پہلے بھی رائج تھا اور اس سے ریاست کو کافی آمدنی ہوتی تھی — سترھویں صدی میں سائبیریائی قوموں نے کئی موقعوں پر جاگیرداروں کی لوٹ کھسوٹ اور زار کے حاکموں کے مظالم پر بغاوتیں کیں — دسویں عشرے میں مشرقی سائبیریا میں سب سے بڑے ہنگامے ہوئے — زارشاھی کی نوآبادیاتی پالیسی کے

خلاف لوگوں کی جد و جہد کے علاوہ کئی رجعت پسند تحریکیں بھی اٹھیں جن کا مقصد روسیوں کو قطعی نکال باہر کرنا، روسی بستیوں کو تباہ کر دینا اور مقامی امیروں کی حکومت پھر سے قائم کرنا تھا (سترھویں صدی کے ساتویں عشرے میں خان کوچوم کے وارثوں کی بغاوت وغیرہ)۔

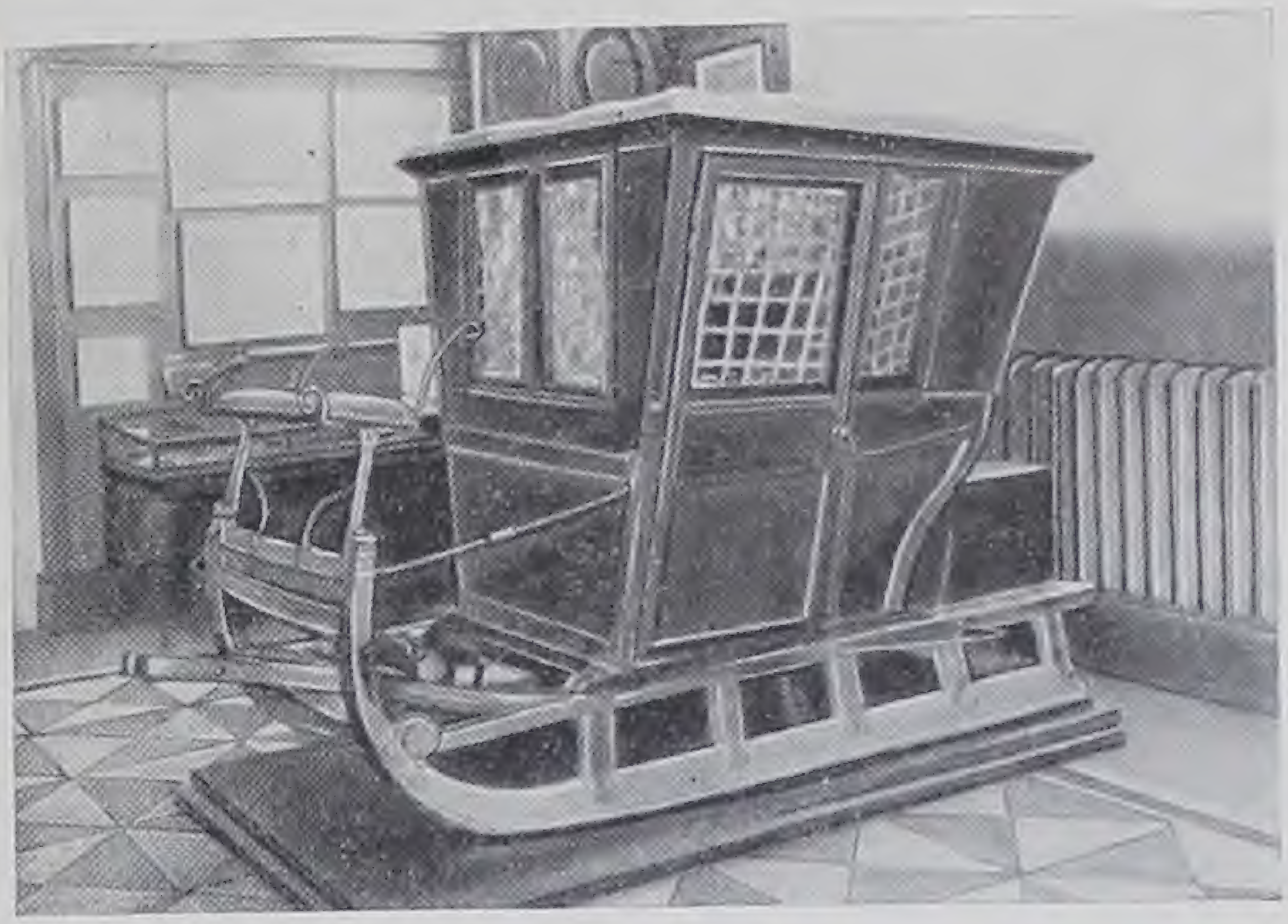
روس کی معاشی اور سیاسی ترقی (سترھویں صدی کے آخر اور اٹھارھویں صدی کی ابتدا میں)۔ پیٹر اول کی اصلاحات

حالانکہ سترھویں صدی کے دوران روس نے کچھہ معاشی ترقی کی تھی پھر بھی اس دور کے آخر میں مغربی یورپ کے ترقی یافتہ سرمایہ‌دار ملکوں کے مقابلے میں جاگیردارانہ روس میں معاشی پسماندگی باقی رہی۔ ملک کی معاشی، سیاسی اور تہذیبی ترقی کے لئے روس کی خارجہ پالیسی کا سب سے اہم کام یہ تھا کہ وہ بحیرۂ بالٹک میں نکاس کا راستہ حاصل کرے۔

سترھویں صدی کے آخری عشروں میں روس کی سیاسی حالت کا تعین اقتدار حاصل کرنے کی اس شدید جد و جہد سے ہوتا ہے جو حکمراں طبقے کے اندر مختلف گروہوں کے درمیان ہو رہی تھی۔ ۱۶۸۲ء میں میلوسلافسکی کی پارٹی نے استریلتسی کی بغاوت سے فائدہ اٹھا کر حکومت کی باگ ڈور سنبھال لی اور زاریونا (شہزادی) سوفیا کو تخت پر بٹھا دیا۔ سوفیا کی حکومت نے ترکی کے خلاف جنگ جاری رکھنے کی پالیسی کو اپنی خارجہ پالیسی کی کنجی بنایا اور کل یورپی ترکی دشمن گٹھہ جوڑ میں شامل ہو گئی۔ کرائمیا کے خلاف روس کی مہم (۸۹ — ۱۶۸۷ء) کو زیادہ کامیابی نہیں ہوئی کیونکہ حلیفوں نے اس کا ساتھہ نہیں دیا۔

۱۶۸۹ء میں پیٹر اول (دور حکومت ۱۶۸۲ء — ۱۷۲۵ء) نے تمام اختیارات اپنے ہاتھہ میں لیکر معیشت اور تہذیب کے تمام شعبوں میں بڑے پیمانے پر اصلاحیں کیں۔ وہ بحری نکاس حاصل کرنے کے لئے متواتر کوششیں کرتا رہا۔ ۹۶ — ۱۶۹۵ء میں پیٹر نے آزوف کی مہم شروع کی اور ترکی کے قلعے آزوف پر ۱۶۹۶ء میں قبضہ کر لیا۔ ۹۸ — ۱۶۹۷ء میں ترکی دشمن گٹھہ جوڑ کو مضبوط کرنے اور بین اقوامی حالات کے مطالعہ کے لئے غیر ملکوں کے واسطے بڑا سفارتی مشن بھیجا گیا جس میں پیٹر نے خود حصہ لیا۔ پیٹر اول کی حکومت

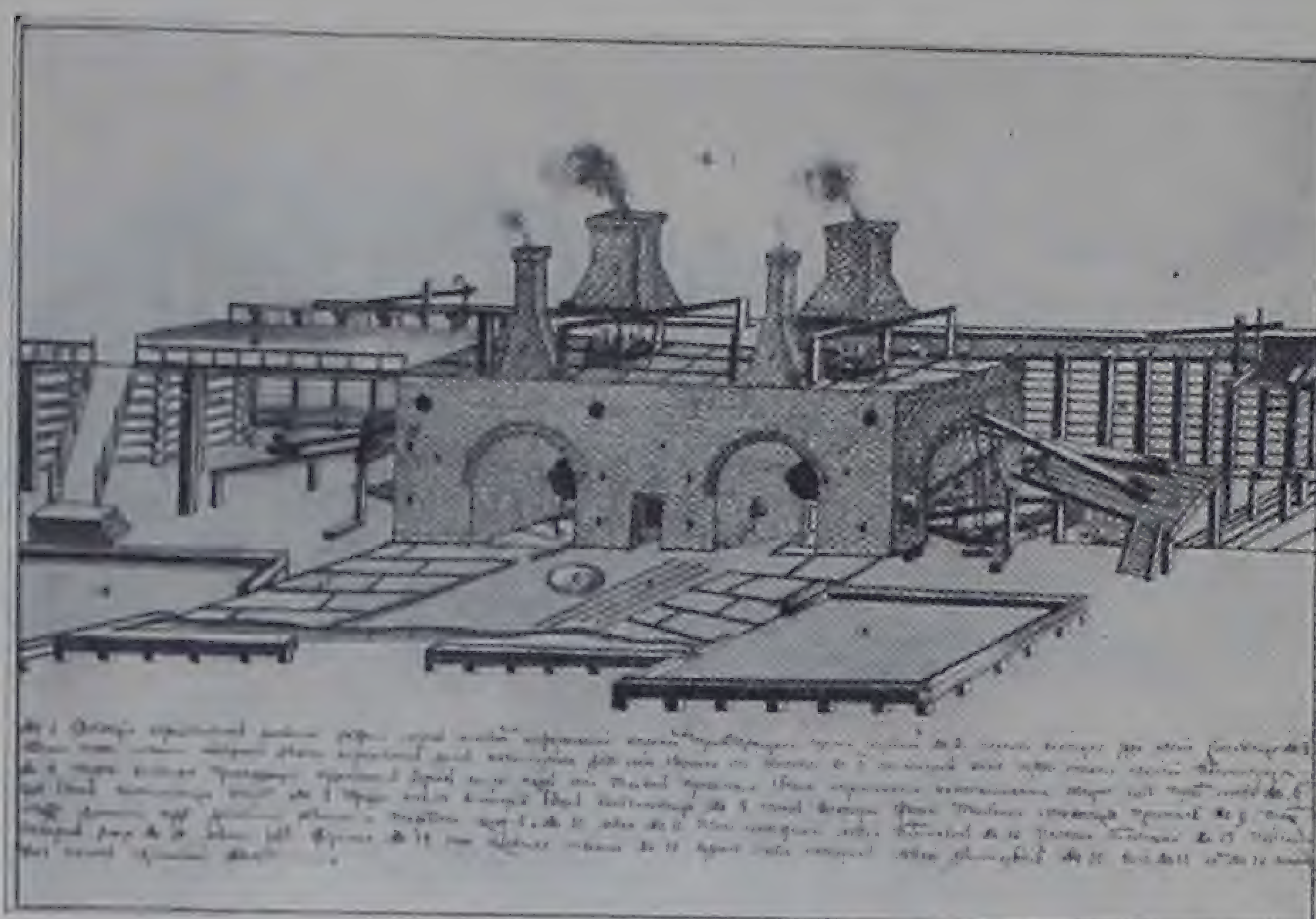
نے جلد ہی یہ بات سمجھ لی کہ ترکی کے خلاف جنگ شروع کرنے کے لئے حالات سازگار نہیں ہیں لیکن بالٹک پر حملہ کرنے کے لئے بین اقوامی حالت مناسب ہے — چنانچہ سویڈن کے خلاف جنگ کی تیاری شروع ہو گئی — ''شمالی جنگ'' کے دوران (۱۷۰۰ء — ۱۷۲۱ء) پیٹر کی حکومت نے قومی معیشت اور ملک کی تہذیب کو بہتر بنانے اور ریاست اور اس کی جنگی طاقت کو مضبوط کرنے کے لئے موثر اقدامات کئے —



پیٹر اول کی برف گاڑی (ریاستی تاریخی میوزیم)

اٹھارہویں صدی کی ابتدا میں زراعت کی پیداواری طاقتوں اور خصوصاً صنعت میں بہت اضافہ ہوا — سابقہ حالات کے پیش نظر جو اصلاحات ضروری سمجھی گئی تھیں ان کی تکمیل میں ان سرکاری سرگرمیوں کی وجہ سے اور بھی تیزی پیدا ہو گئی جو صنعتی تنظیم کے لئے ہو رہی تھیں — اورال لوہے اور فولاد کا ایک بہت بڑا مرکز بن گیا — اور لوہے کی پیداوار بڑھا دی گئی — ۱۷۲۵ء میں صرف اورال کے کارخانوں نے اس کچے لوہے کا ۷۰ فیصدے حصہ دیا جو پورے روس میں بنایا جاتا تھا — پچھلے پچیس سال میں کچے لوہے کی پیداوار پانچ سو فیصدی بڑھ گئی تھی اور تقریباً آٹھ لاکھ پوڈ سالانہ (ایک

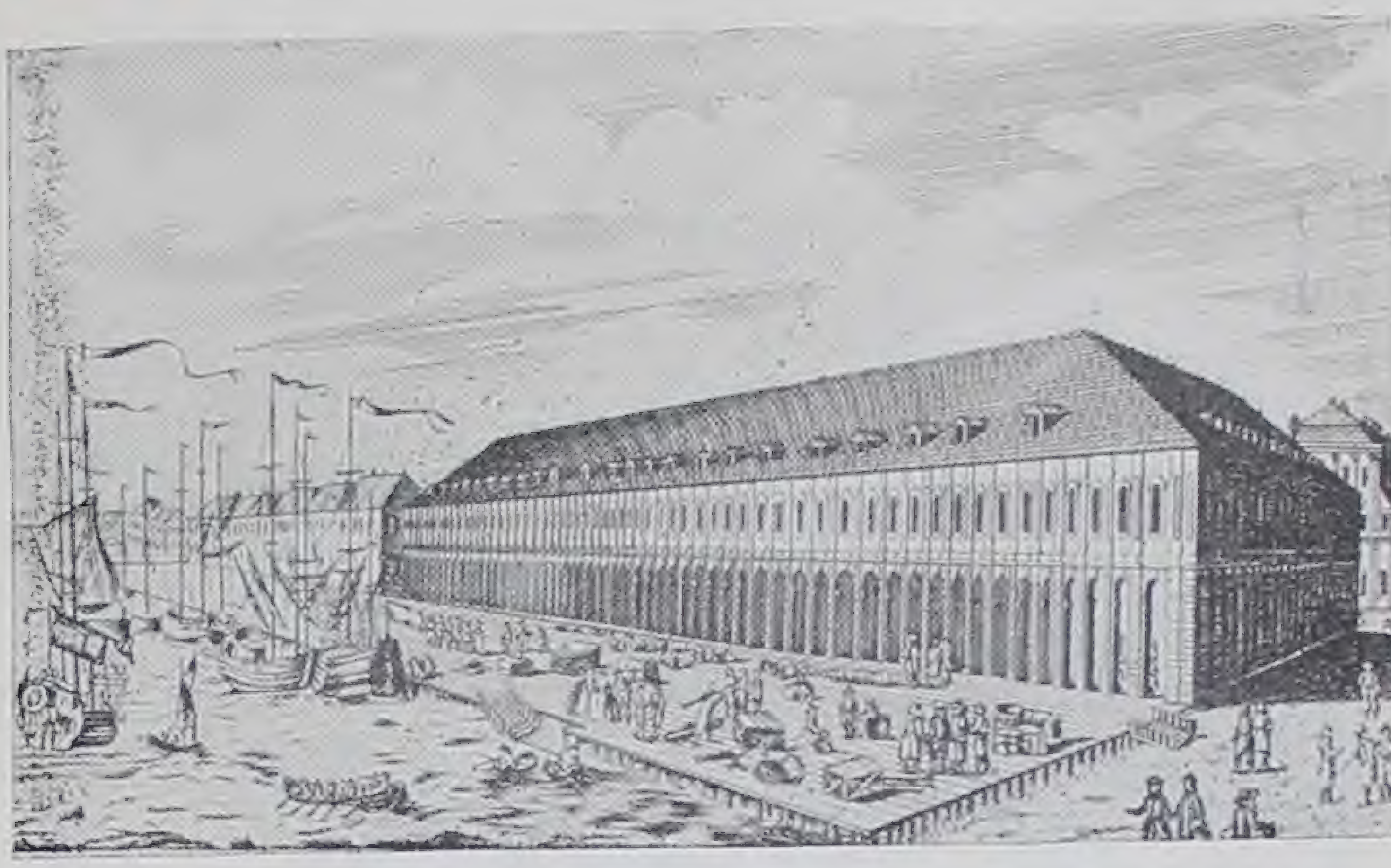
پوڈ تقریباً ۳۶ پونڈ کا ہوتا ہے) ہو گئی تھی — جہاز سازی، کپڑے اور غیر آہنی دھاتوں کی صنعت اور قومی معیشت کی بہت سی شاخوں کو ترقی دی گئی تھی — سینٹ پیٹرس برگ، جس کی بنیاد ۱۷۰۳ء میں پڑی تھی اور جو بعد میں روس کا دارالسلطنت قرار پایا اب ایک اہم صنعتی مرکز ہو گیا تھا — ۱۷۲۵ء تک فیکٹریوں کی تعداد تقریباً ۱۸۰ ہو گئی تھی — وہ صرف مرکزی علاقوں میں نہیں تھیں بلکہ اورال، کریلیا، یوکرین، تاتاریہ اور سائبیریا میں بھی تھیں — حکومت نے تاجروں کو صنعتی کارخانوں میں اپنا سرمایہ لگانے کی دعوت دی — اکثر سرکاری فیکٹریاں آسان شرائط پر صنعت کاروں کو منتقل کر دی



انجن بھٹیاں (دے گینن کے لکھے ہوئے اورال اور سائبیریا کی فیکٹریوں کے حالات میں آبی تصویر — ۱۷۳۵ء)

گئیں اور نجی کاروبار کی ہمت افزائی کی گئی — اس دور کے روس میں صنعتی ارتقا کا خاص کردار فیکٹریوں میں کسان غلاموں سے کام لینے کا رواج تھا — روس کے جاگیرداری نظام میں کسان غلامی کا رواج اس بات میں مانع تھا کہ اجرت پانے والے مزدوروں کی بڑی تعداد کو منظم کیا جائے — ۱۸ جنوری ۱۷۲۱ء کے خاص قانون کے ذریعہ پیٹر اول کی حکومت نے ان تاجروں کو جو فیکٹریوں

کے مالک تھے یہ اختیار دیا کہ وہ کسان غلام خرید سکتے ہیں چنانچہ اٹھارھویں صدی میں وہ کسان غلام جو ریاست کی ملکیت تھے بڑی تعداد میں فیکٹریوں کو بھیجے گئے۔ فیکٹری کے مالکوں کو بھی غلام مزدوروں پر وہی حقوق حاصل ہو گئے جو جاگیرداروں کو کسان غلاموں پر تھے۔ مثلاً ان کو ملزم ٹھہرانے اور خود مقدمہ چلانے کا حق وغیرہ۔ وہ مزدور بھی جو اجرت پر کام کرنے فیکٹریوں میں آتے اپنے مالک کے تابعدار ہو جاتے تھے اور ۱۷۳۶ء میں



جزیرۂ واسی‌لیفسکی پر اکس‌چینج اور مہمان‌خانہ۔ مخائف کی ڈرائنگ سے بنایا ہوا ایلیاکوف کا نقش

ان کو بھی غلام مزدور یا ''ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تابعدار مزدور'' قرار دے دیا گیا۔ جبری محنت کو وسیع پیمانے پر استعمال کرنے سے کچھ عرصے تک تو صنعتی ترقی ہوئی لیکن بعد میں یہ جبری محنت سرمایہ‌داری نظام کے ارتقا کے لئے قطعی رکاوٹ بن گئی۔ فیکٹریوں کو مطلق العنان حکومت کی حمایت حاصل تھی۔ ان میں سے کافی فیکٹریاں حکومت کے لئے کام کرتی تھیں لیکن بہت سی بازاروں سے متعلق تھیں۔ ان فیکٹریوں کے مفاد کے لئے حکومت نے کسانوں اور دستکاروں کو بعض چیزیں بنانے کی ممانعت کر دی جس کی وجہ سے کسانوں کی چھوٹی صنعت کو دھکا لگا۔

صنعتی ترقی کے ساتھ ساتھ سلسلہ رسل و رسائل (سڑکوں اور نہروں کی تعمیر) کو بہتر بنانے، کھیتی باڑی کے ترقی یافتہ طریقے رائج کرنے اور نئی غذائی اور صنعتی فصلیں وغیرہ پیدا کرنے کے اقدامات کئے گئے۔

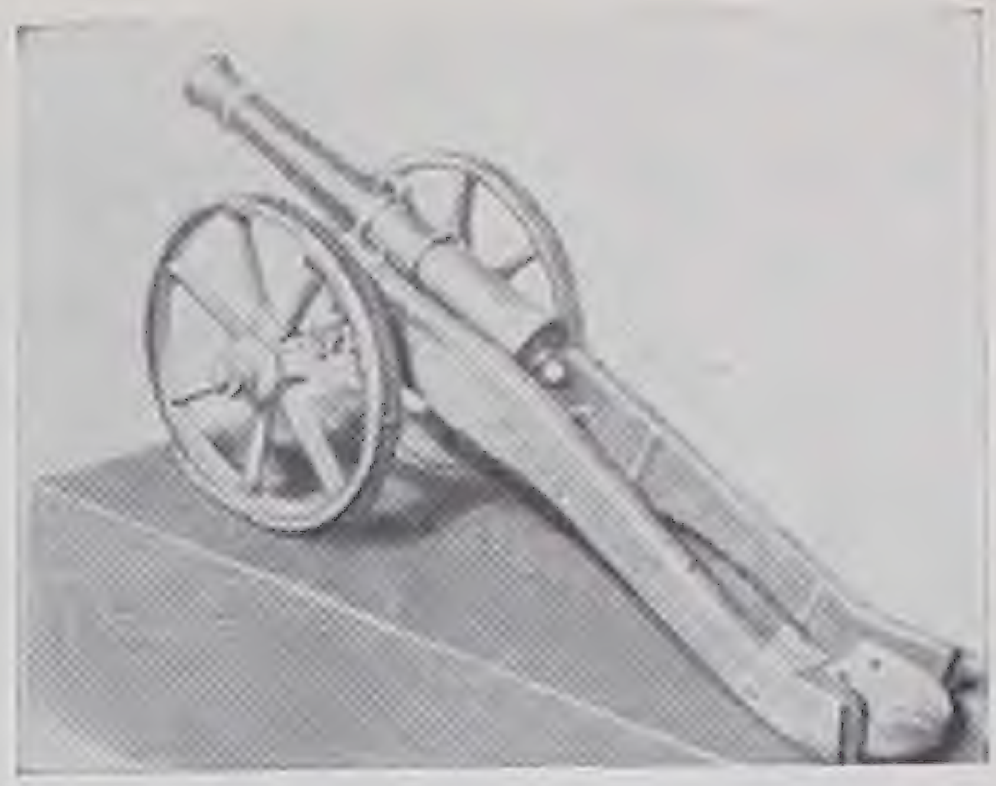
ملک کی معاشی سطح بلند کرنے کا پورا بار عوام کے شانوں پر ڈال دیا گیا۔ فیکٹریوں اور تعمیراتی کاموں میں جبری کام اور فوج میں جبری بھرتی اور ٹیکسوں میں زبردست اضافے (۱۷۲۴ء سے شخصی ٹیکس لگایا گیا جس کی وجہ سے براہ راست ٹیکس بہت بڑھ گیا) کا مطلب شہروں اور دیہاتوں کے محنت کش عوام کی حالت میں زبردست ابتری تھا۔

پیٹر اول کو جو مکمل اختیارات حاصل تھے ان کا استعمال سب سے پہلے جاگیرداروں کی پوزیشن مضبوط کرنے کے لئے ہوا۔ دواریانستوو کی ملکیت آراضی میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ ۱۷۱۴ء میں شخصی وراثت کے متعلق جو قانون بنایا گیا تھا اس کا مقصد یہی تھا کہ جاگیریں تقسیم ہوکر چھوٹی نہ ہو جائیں، اس کے علاوہ جاگیروں کو موروثی بنانا بھی منظور تھا۔ تاجروں کو بھی متعدد حقوق اور مراعات دی گئیں لیکن اس حد تک کہ ان کا ٹکراؤ دواریانستوو کے مفاد سے نہ ہو جو مطلق العنان حکومت کا خاص سماجی سہارا تھے۔ ریاست کے انتظام میں بھی دواریانستوو کا ہاتھہ زیادہ ہو گیا۔

کسان غلاموں کی لوٹ کھسوٹ میں اضافے کی وجہ سے طبقاتی جدوجہد میں شدت لازمی تھی۔ استراخان کی بغاوت (۱۷۰۵ — ۶ء) ، بولاوین کی قیادت میں دون کے علاقوں میں بغاوت (۱۷۰۷ — ۸ء) اور بہت سے دوسرے ہنگامے جاگیرداروں کی لوٹ کھسوٹ کے خلاف عوامی جدوجہد کے مظاہر تھے اور ان میں غیر روسی قومیتوں کے لوگ بھی شریک تھے۔

حکمراں طبقے کی طاقت مضبوط کرنے، معیشت اور تہذیب کو ترقی دینے اور ساتھہ ھی متعدد اہم غیر ملکی سیاسی مسائل حل کرنے کے لئے پیٹر اول نے ریاستی کارکردگی میں کافی اصلاحیں کیں۔ ان اصلاحوں نے روس میں مطلق العنان حکومت قائم کرنے میں اہم موڑ کا کام کیا۔ حکومت کا پرانا نظام جس میں پریکازی (وزارتیں) انفرادی طور پر کام کرتی تھیں اور ان کے فرائض کا واضح تعین بھی نہ تھا اب ان مقاصد کو پورا کرنے کی اہلیت نہیں رکھتی تھیں جو جاگیردارانہ ریاست کے سامنے تھے۔ پرانی بیار دوما اندرونی اور خارجی پالیسی میں رہنمائی کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی تھی۔ ۱۷۱۱ء میں پیٹر اول نے

دوما کی جگہ سرکاری سنیٹ قائم کی جس کے ممبر زار مقرر کرتا تھا۔ سنیٹ کو وسیع اختیارات دئے گئے۔ پرانی پریکازی کی جگہ ۱۷۱۸ء میں نو (جو بعد میں بارہ ہو گئے) محکمے (collegiums) قائم کئے گئے اور ان کو صنعت، مالیات اور امور خارجہ وغیرہ کی مختلف شاخوں کا انتظام کرنے کے پورے پورے اختیارات سونپے گئے۔ سنیٹ اور محکموں کی تنظیم سے ملک کا انتظام شہری



توپ — (۱۷۲۳ء — ریاستی تاریخی میوزیم)

افسروں (چینوونکی یا عہدے داروں) کے قبضے میں آ گیا جو دواریانستوو میں سے ہوتے تھے اور اس منصبی فہرست کے مطابق ریاست کی خدمت کرتے تھے، جو ۱۷۲۲ء میں پیٹر اول نے تیار کی تھی — سرکاری افسروں کو خاندانی امیر ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ ذاتی خدمات کی وجہ سے ترقی ملتی تھی۔ بیار امیر بالکل نظر انداز کر دئے گئے اور چرچ جاگیردارانہ ریاست کا تابعدار ہو گیا: پیٹر اول نے اسقف اعظم کے عہدے کو ختم کرکے ۱۷۲۱ء میں چرچ پر حکومت کرنے کے لئے مقدس مجلس (Holy Synod) مقرر کی، جس کا نگران ایک سرکاری افسر یعنی مقدس مجلس کا ناظم اعلی (Higher Procurator) ہوتا تھا — مطلق العنان ریاست کے قیام کے ساتھہ ساتھہ ریاستی کنٹرول کا سسٹم بھی رائج کیا گیا جس کا افسر ناظم ہوتا تھا — قانون کا ایک انسٹی ٹیوٹ قائم کیا گیا — اس کا کام قوانین کے نفاذ کی نگرانی کرنا تھا — اس کا افسراعلی براہ‌راست زار کے ماتحت ہوتا تھا — شہری ملازمتوں کے شعبے کو فوجی ملازمت سے الگ کر دیا گیا — مقامی حکومت کے سسٹم میں بھی بڑی تبدیلیاں کی گئیں — ۱۷۰۸ء میں پرانے اویزدوں کی جگہ گبرنیوں نے لی — ہر گبرنیا کا افسر اعلی ایک گورنر ہوتا تھا جس کو تمام فوجی اور شہری اختیارات حاصل تھے — ۱۷۱۹ء میں گبرنیوں کو صوبوں (provinces) میں تقسیم کر دیا گیا — اس قسم کی پیچیدہ دفتری حکومت مطلق العنانی کی خاص طور سے آئینہ‌دار تھی اور اس کا مقصد مظلوم عوام کی جدوجہد کو دبانا تھا — روسی مطلق العنانی کی تشکیل میں وہ لمحہ بھی اہمیت رکھتا ہے جب ۱۷۲۱ء میں پیٹر نے شہنشاہ (Emperor)

کا خطاب اختیار کیا اور کسانوں اور پوسد کے لوگوں کی جبری بھرتی کرکے تربیت یافتہ اور باقاعدہ فوج تیار کی گئی جس کے افسر زیادہ‌تر دواریانستوو سے لئے جاتے تھے — پیٹر نے روسی بحری بیڑے کی بنیاد ڈال کر اپنے ملک کی زبردست خدمت کی —

اٹھارھویں صدی کی ابتدا میں روسی خارجہ پالیسی—شمالی جنگ (۱۷۰۰—۱۷۲۱ء)

روسی صنعت کی ترقی اور باقاعدہ فوج اور بحری بیڑے کے قیام نے اہم غیر ملکی سیاسی مسئلے کے حل کے لئے ضروری ذرائع مہیا کر دئیے — یہ مسئلہ تھا بحیرۂ بالٹک میں نکاس کی راہ پانا — ۱۷۰۰ — ۲۱ء کی شمالی جنگ کی وجہ سے جو سویڈن اور اس کے حامیوں کے خلاف لڑی جا رہی تھی، ابتدائی نا کامیوں (۱۷۰۰ء میں ناروا کی جنگ) کے باوجود روس کو بالٹک کا ساحل مل گیا — روس نے اپنے دشمنوں کو مکمل طریقے سے شکست دی — لیسنایا (۱۷۰۸ء) اور پولتاوا



پولتاوا کی فتح کی خوشی میں ''باب فتح،، کی تعمیر (نقش: زوبوف — ۱۷۱۱ء)

(۱۷۰۹ء) وغیرہ کی لڑائیوں میں روسی فوج کی فتوحات نے اور ھانکو (۱۷۱۴ء) اور گرونھوم (۱۷۲۰ء) کی لڑائیوں میں بحری بیڑے کی کامیابی نے روسی طریقۂ جنگ کی برتری ثابت کر دی، روسی فوج اور بحری بیڑے کی تربیت اور بہادری اور روسی سپاھیوں اور ملاحوں کے عزم کی دھاک بٹھا دی - بری اور بحری لڑائیوں میں پیٹر اول اور اس کے جنرلوں مثلاً مینشیکوف اور شریمیتیف کے جوھروں اور فوجی اور بحری جنگ کے طریقوں کا بڑا ھاتھہ تھا - شمالی جنگ کی فتح نے برطانیہ اور ھالینڈ کی ڈپلومیسی ملیامیٹ کر دی جو کسی نہ کسی طرح جنگ کو طول دے کر روس‌دشمن گٹھہ‌جوڑ کرنا چاھتے تھے تاکہ روس کو بالٹک کے ساحل پر قدم جمانے سے روک سکیں -

۱۷۲۱ء میں سویڈن سے نیشتاد کا معاھدۂ امن ھوا -

روسی قوموں کی تاریخ میں شمالی جنگ بڑی اھمیت رکھتی ھے - ۱۷۰۸ - ۹ء میں سویڈن کی فوجوں نے بیلوروس اور یوکرین کے علاقوں پر حملہ کر دیا - یوکرینی اور بیلوروسی عوام نے حملہ‌آور کا ڈٹ کر مقابلہ کیا - یوکرین کو روس سے علیحدہ کرنے کےلئے غدار ھیتمان (حکمراں اور کزاک فوج کا سردار) مازیپا کی کوششیں خاک میں مل گئیں کیونکہ عوام نے اس کا ساتھہ نہیں دیا - شمالی جنگ کے دوران بالٹک اور کریلیا کے بہت سے علاقے روس میں شامل ھو گئے - وھاں کی قومیں (لیتویائی، استونیائی اور کریلیائی) روس کے ساتھہ قدیم زمانے سے ابدی رشتوں میں بندھہ گئیں - زارشاھی کے مظالم سے قطع نظر، روس کے ساتھہ ان قوموں کا انضمام اثباتی اھمیت رکھتا ھے کیونکہ اس سے ان قوموں کو اپنی معیشت اور تہذیب کو ترقی دینے میں مدد ملی - بالٹک کے ساحل پر قبضے کے لئے لڑائی کے ساتھہ ساتھہ ترکی سے بھی جنگ (۱۷۱۱ - ۱۳ء) ھوتی رھی لیکن اس جنگ میں روس کو ناکامی ھوئی اور آزوف سے ھاتھہ دھونا پڑا - بہرحال اس کا اثر یہ ھوا کہ جنوب میں روس کی پوزیشن مضبوط ھو گئی اور مولداویہ سے اس کے تعلقات بڑھہ گئے - ۱۷۲۲ - ۲۳ء کی ''ایرانی مہم،، کا نتیجہ یہ ھوا کہ روس نے بحیرۂ کیسپین کے مغربی اور جنوبی ساحل کو اپنی حکومت میں شامل کر لیا - اس کی وجہ سے شمالی قفقاز اور ماورائے قفقاز اور روس کے درمیان معاشی اور سیاسی تعلقات مضبوط ھو گئے - ان تعلقات کی مضبوطی اور ان علاقوں میں روس سے قریب آنے کی خواھش کا اظہار کارتلی کے شاہ واختانگ ششم کی پالیسی سے ھوتا ھے -

آرمینیا کے علاقے پر ترکی کے حملے اور ۱۷۲۴ء میں ایریوان (آرمینیا کا دارالسلطنت) کی فتح نے کافی مدت تک اس تحریک میں رکاوٹ پیدا کی جو اٹھارھویں صدی کی ابتدا میں روس کے ساتھہ سنگھٹن کے لئے شروع ہوئی تھی — ۱۷۲۴ء میں روس اور ترکی کے درمیان معاہدۂ قسطنطینیہ ہوا جس کی رو سے آذربائجان کا بڑا حصہ روس کو مل گیا لیکن ۱۷۳۲ء اور ۱۷۳۵ء کے درمیان ترکی کی لڑائی سے چند دن پہلے، روسی حکومت نے ایران سے ایک سمجھوتہ کیا اور آذربائجان کا وہ علاقہ جو بحیرۂ کیسپین کے ساحل پر تھا ایران کو واپس کر دیا — ترک حملہ آوروں کو تو ماورائے قفقاز سے نکال دیا گیا لیکن آذربائجان پر حکومت ایران کی رہی — اٹھارھویں صدی کی ابتدا میں وسط ایشیا کو فوجی مہمیں روانہ کی گئیں — فریڈرک اینگلس نے لکھا ہے کہ پیٹر اول کے دور میں روسی خارجہ پالیسی کے خاص خاص پہلو واضح ہو گئے تھے — خارجہ پالیسی کے پیچیدہ مسائل حل کرنے کے سلسلے میں سیاست‌دانوں کا ایک جتھہ کافی نمایاں ہوا جس میں گولووین، کوراکین، گولوفکین، شافیروف اور تالستائی تھے جن کی سربراہی خود پیٹر اول کر رہا تھا —

روسی کلچر (ابتدائی اٹھارھویں صدی میں)

قومی معیشت کی نشوونما، وسیع پیمانے پر تعمیرات، باضابطہ بری اور بحری فوج کی تنظیم، نئی نئی زمینوں اور ان کے وسائل کے استعمال، ریاستی انتظام کی پیچیدگیوں اور توسیع کی وجہ سے تعلیم و تربیت یافتہ لوگوں کی مانگ بہت زیادہ ہو گئی اور روس میں تعلیم کا رواج بڑھ گیا — یہ سچ ہے کہ پیٹر اول نے ضرورت سے مجبور ہوکر غیر ملکی ماہرین کو روس بلایا (خصوصاً اپنی حکومت کی ابتدا میں) اور روسیوں کو تعلیم کے لئے غیر ممالک بھیجا لیکن تعلیم، سائنس اور تہذیب کے تمام شعبوں میں پیٹر اول کی یہی پالیسی رہی کہ قومی جتھوں کی تربیت کی جائے — جوں جوں روسی معیشت اور ریاستی انتظام کی مختلف شاخوں میں تربیت پاتے گئے وہ غیر ملکیوں کی جگہ لیتے گئے — اٹھارھویں صدی کی ابتدا میں مخصوص اسکول (۱۶۹۹ء میں توپچیوں کا اسکول، ۱۷۰۱ء میں توپخانے اور بحریہ کے اسکول وغیرہ) کھولے گئے — بحری اکادمی ۱۷۱۵ء میں کھولی گئی اور لائبریریاں، تھیٹر اور میوزیم وجود میں آئے — ۱۷۰۰ء میں نیا کیلنڈر



پام کی لکڑی پر پیٹر اول کا بنایا ہوا ٹھپہ جس میں نوٹ برگ پر قبضہ کرنے کا حال دکھایا گیا ہے (ریاستی تاریخی میوزیم)

رائج کیا گیا۔ کتابوں کی اشاعت بڑھ گئی اور پرانے سلاف رسم خط کی جگہ نئے ''شہری،، حروف رائج کئے گئے۔ سماجی اور سیاسی نظرئے (مثلاً فیوفان پروکوپوچ کے مقالے، پوسوشکوف اور سالتیکوف وغیرہ کی تصانیف) نے دواریانستوو اور تاجر طبقے کے مفاد کے لئے مطلق العنان ریاست کو مضبوط کرنے کے خیال کی بنیاد ڈالی اور اس کو تقویت پہنچائی۔ روسی عالموں نے جغرافیہ کے شعبے میں نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ مشرقی سائبیریا میں نئے علاقے دریافت کئے گئے۔ بحیرۂ قطب شمالی کے ساحل پر اور کمچاتکا میں نئی نئی معلومات حاصل کی گئیں (۲۲ — ۱۷۱۹ء میں ایوریئنوف اور لوژین کی قیادت میں مہمیں)۔ ۱۷۱۴ء میں ایک پبلک لائبریری اور میوزیم (جس کا نام کنسٹ کامر تھا) سینٹ پیٹرس برگ میں کھولے گئے۔ ۱۷۲۵ء میں سائنس اکادمی کا افتتاح ہوا جس کی بنیاد ایک سال پہلے پڑی تھی۔ سائنس اور کلچر کے شعبوں میں جو زبردست تبدیلیاں ہوئیں ان میں پیٹر اول کی ذاتی سرگرمیوں کا بڑا ہاتھ تھا۔ اس نے روس میں سائنسی ترقی اور تعلیم کی توسیع کے لئے ہر امکانی کوشش کی۔ اس دور میں اور اس کے بعد کی صدیوں میں روسی کلچر مغربی یورپ کی ترقی یافتہ تہذیب کے ساتھ مل جل کر پروان چڑھتا رہا۔ تہذیبی شعبے میں پیٹر اول کی اصلاحات طبقاتی نوعیت کی تھیں اور ان کا مقصد حکمراں طبقے کا مفاد تھا۔

پیٹر اول تاریخ کی ایک بہت ہی ممتاز ہستی ہے۔ اس کی طبیعت میں بڑی جدت تھی اور سیاستداں کی حیثیت سے وہ بہت وسیع النظر تھا۔ وہ بہت ہمت والا انسان تھا۔ اس نے صحیح طور پر اصلاحات کی ضرورت کو سمجھا اور ان کو نافذ کرنے کی انتہائی کوشش کی۔ کبھی کبھی تو وہ انتہائی سخت اقدام کرنے میں بھی نہ جھجھکا۔ وہ ممتاز مدبر اور سپاہی تھا۔ شمالی جنگ کی تمام فیصلہ کن

فتوحات پیٹر اول کی ذاتی شرکت کا نتیجہ تھیں (لیسنایا، پولتاوا، ھانکو وغیرہ)—

ابتدائی اٹھارھویں صدی کی اصلاحات نوعیت کے لحاظ سے ترقی یافتہ تھیں— ان کا مقصد پسماندگی ختم کرنا تھا لیکن ساتھہ ھی جاگیرداری نظام کو بھی برقرار رکھنا تھا— پیٹر کی اصلاحات نے روس کی معاشی، سیاسی اور تہذیبی ترقی میں ایک نئی روح پھونک دی اور اس کو یہ موقع ملا کہ اپنے کو مضبوط کر کے ایک عالمی طاقت کی حیثیت سے سامنے آئے— ان اصلاحات کا خاص مقصد روس میں مطلق العنانی کو مضبوط کرنا تھا— اصلاحات کا تمام بار روسی عوام کے کاندھوں پر پڑا—

اشرافیہ کی سلطنت
(اٹھارھویں صدی کی دوسری چوتھائی میں)

اٹھارھویں صدی کے وسط میں اجناس کی پیداوار میں ترقی اور سکے کے رواج نے جاگیرداروں کو لین دین کے بازار میں لا کھڑا کیا— بازار کے لئے اجناس کی پیداوار سے دواریانستوو کی دلچسپی بڑھہ گئی— اس کا اظہار ان سرکاری ھدایات سے ھوتا ھے جو وقتاً فوقتاً جاری ھوتی رھتی تھیں— ان میں کسان غلاموں کے فرائض اور ان رقوم کی ادائیگی کے متعلق تفصیلی قواعد ھوتے تھے جو کسان غلاموں کو اپنے مالکوں کو دینا ھوتی تھیں— اس زمانے میں فیکٹریوں کی پیداوار بڑھی خصوصاً اورال کی لوھے کی صنعت نے بہت ترقی کی— وسط صدی میں روس کچے لوھے کی پیداوار میں اول نمبر پر ھو گیا (۱۷۵۰ء میں بیس لاکھہ پوڈ) اور کچا لوھا دوسرے ملکوں کو دینے لگا— زرعی اور صنعتی پیداواری طاقتوں کی ترقی کی وجہ سے اندرونی بازار کی حالت اچھی ھوگئی اور میلوں کی تعداد بڑھہ گئی— سینٹ پیٹرس برگ، ارخانگیلسک اور ریگا کے ذریعہ مغربی یورپ، چین اور وسط ایشیا کی خان شاھی ریاستوں سے غیرملکی تجارت میں اضافہ ھوا— ملک کی اندرونی معاشی ترقی اور غیرملکی تجارت میں اضافے کی وجہ سے ۱۷۵۳ء میں اندرونی چنگی ختم کر دی گئی اور بعد کو، ساتویں عشرے میں بعض چیزوں مثلاً پوٹاش اور رال وغیرہ پر سے سرکاری اجارہ‌داری اٹھا لی گئی— ان اقدامات کے ساتھہ ساتھہ دوسرے اقدامات نے کل روس بازار بنانے میں مدد دی— اس صدی کی دوسری چوتھائی میں جاگیرداروں کے اور زیادہ استحصال

کی وجہ سے چوتھے، پانچویں اور چھٹے عشرے میں کسانوں کی تحریکیں اٹھیں، خاص طور سے خانقاھوں کی جاگیروں میں — سرحدوں اور پولینڈ کی طرف کسان بڑی تعداد میں بھاگنے لگے — چھٹے عشرے میں فیکٹری مزدوروں کے بڑے بڑے ہنگامے ہوئے (۱۷۵۲ء میں کالوگا گبرنیا کے بادبانی کپڑا بنانے والے مل اور دوسری فیکٹریوں میں) — اسی دور میں غیرروسیوں کی بغاوتیں بھی ہوئیں (مثلاً ۱۷۴۷ء اور ۱۷۵۵ء میں بشکیری بغاوتیں —)



لوہے کی کان کا ایک مزدور — ''ایکاتیرینبرگ کے کارخانے کے باتصویر پراسپکٹس ۱۷۲۹ء،، سے لی ہوئی ڈرائنگ (ریاستی تاریخی میوزیم)

دواریانستوو کے مختلف گروھوں کے درمیان حصول اقتدار کی کشمکش اٹھارھویں صدی کی دوسری چوتھائی میں روس کی سیاسی زندگی کا خاص کردار ہے —

۱۷۲۵ء میں پیٹر اول اپنا جانشیں نامزد کئے بغیر اس دنیا سے چل بسا — اس کی بیوہ کو ملکہ ایکاتیرینا اول (دور حکومت ۱۷۲۵ — ۲۷ء) کی حیثیت سے تخت پر بٹھایا گیا — اس کے بعد پیٹر اول کا پوتا زاریوچ (شہزادہ) الکسئی کا بیٹا پیٹر ثانی (دور حکومت ۱۷۲۷ — ۳۰ء) تخت‌نشیں ہوا — ۱۷۲۶ء میں

ایکاتیرینا اول کے دور میں اعلی پریوی کونسل قائم کی گئی تھی جس کے ممبر مینشیکوف اور اوسٹرمن جیسے سیاستداں تھے۔ پیٹر ثانی کی اچانک موت کے بعد پریوی کونسل کے ممبروں نے پیٹر اول کی بھتیجی ڈچز آف کورلینڈ، آننا ایوانوونا کو تاج شاہی قبول کرنے کی دعوت دی (دور حکومت ۴۰ – ۱۷۳۰ء)۔ پریوی کونسل نے یہ کوشش کی کہ امیروں (aristocracy) کے مفاد کے لئے نئی ملکہ کے اختیارات محدود کر دئے جائیں لیکن دواریانستوو کی اٹل مداخلت سے اس میں ناکامی ہوئی۔

اٹھارھویں صدی کے دوسرے نصف حصے میں دواریانستوو نے اپنی مراعات میں اضافے کی جد و جہد جاری رکھی اور اپنے کو لازمی شہری یا فوجی خدمات سے بری کرانا چاہا۔ ۱۷۳۱ء میں دواریانستوو کے لئے اشرافیہ کا دستہ (Corps of the Nobility) بنایا گیا۔ ۱۷۳۶ء میں دواریانستوو کے لئے لازمی خدمات کی مدت گھٹا کر صرف پچیس سال رکھی گئی اور مختلف قوانین کے ذریعے دواریانستوو کو زمین کی ملکیت کے قطعی حقوق مل گئے۔

چوتھے عشرے میں کورلینڈ کے متعدد جرمن آننا ایوانوونا کے دربار میں آئے کیونکہ ملکہ روسی اشرافیہ پر پورا بھروسہ نہیں کرتی تھی۔ غیر ملکی مہم باز جو کھلم کھلا روس، اس کے عوام اور کلچر سے نفرت کرتے تھے مثلاً بیرون اور مینیخ وغیرہ ریاستی انتظام کے اہم عہدوں پر قابض ہو گئے اور اتنی دولت جمع کر لی کہ ملک تباہ ہو گیا۔ اس پر روسی دواریانستوو نے احتجاج کیا جو طاقت سے محروم کر دئے گئے تھے۔ موت سے پہلے آننا ایوانوونا نے اپنے بھتیجے ایوان انتونووچ کو تخت کا وارث قرار دینے کی وصیت کی تھی۔ ایوان نے ۴۱ – ۱۷۴۰ء تک حکومت کی۔ ۱۷۴۱ء میں اس کو معزول کرکے پیٹر اول کی بیٹی ایلیزاویتا کو ملکہ بنایا گیا (دور حکومت ۶۱ – ۱۷۴۱ء)۔ اس کے دور حکومت میں روسی اشرافیہ نے پھر ریاستی انتظام اور دربار میں غیر ملکیوں کی جگہ لے لی۔

۱۷۳۵ء سے ۱۷۳۹ء تک روس نے بحیرۂ اسود میں نکاس حاصل کرنے کے لئے ترکی سے جنگ کی اور آزوف کا علاقہ حاصل کرکے اپنی جنوبی سرحد بڑھا لی۔ ۱۷۴۱ء سے ۱۷۴۳ء تک سویڈن سے پھر لڑائی ہوئی لیکن بالٹک کے علاقے میں اپنا قدم جمانے کی کوششوں میں سویڈن ناکامیاب رہا۔

۱۷۵۶ء میں روس فرانس، آسٹریا اور دوسرے ملکوں کے ساتھ پروشیا اور برطانیہ کے خلاف سات سالہ جنگ میں شامل ہو گیا۔ اس جنگ کی وجہ وہ

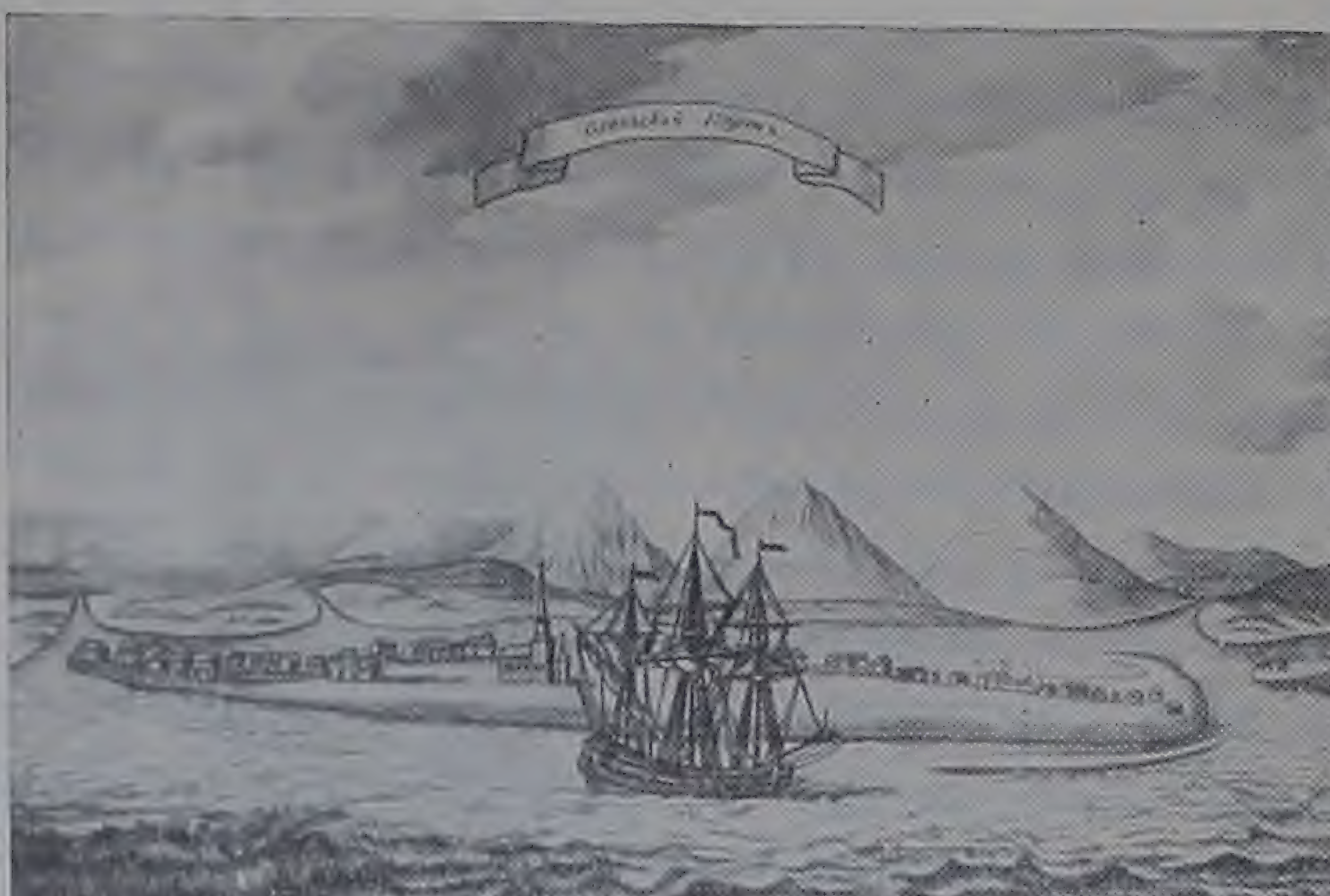
جنگ‌باز فریق تھے جو نوآبادیوں کے لئے بر سر پیکار تھے — پروشیا کی بڑھتی ہوئی طاقت اور مشرق میں اپنے مقبوضات بڑھانے کے لئے فریڈرک دوم کی کوششیں روس کے لئے خطرے کا باعث تھیں — اسی زمانے میں روس خود اپنی سرحدیں مغرب یعنی پولینڈ کی طرف بڑھانے کی کوششیں کر رہا تھا تاکہ کھویا ہوا بیلوروس اور یوکرین کا علاقہ واپس مل جائے، کورلینڈ کا الحاق کر لیا جائے اور بالٹک میں اپنی پوزیشن مضبوط ہو جائے — روس کو امید تھی کہ وہ بالٹک کے ایسے علاقے پولینڈ کو دے کر جن پر پروشیا کا قبضہ تھا اس کو مطمئن کر دیگا — جنگ کے دوران فریڈرک دوم کی وہ پروشیائی فوج جو ناقابل تسخیر سمجھی جاتی تھی بالکل پسپا کردی گئی — روسی فوجوں کو متعدد شاندار فتوحات حاصل ہوئیں اور ۱۷۶۰ء میں انہوں نے برلن پر قبضہ کر لیا — لیکن ایلیزاویتا پیترووونا کی موت (۱۷۶۱ء) کے بعد پیٹر سوم تخت پر بیٹھا — وہ پروشیا کا زبردست حامی تھا چنانچہ پروشیا سے معاہدۂامن ہو گیا اور اس کے تمام سابقہ علاقے واپس کر دئے گئے (۱۷۶۲ء) — پیٹر سوم نے پروشیا کے ساتھہ فوجی سنگھٹن بھی کیا اور اس کا ارادہ ڈنمارک کے خلاف جنگ میں پروشیا کو فوجی کمک دینے کا بھی تھا — ۲۸ جون ۱۷۶۲ء کو محل کی سازشوں کے ذریعہ پیٹر سوم کو تخت سے اتار دیا گیا اور ایکاتیرینا ثانی (دور حکومت ۱۷۶۲ء — ۱۷۹۶ء) تخت نشیں ہوئی — پروشیا اور روس کا فوجی سنگھٹن ختم کر دیا گیا —

روسی اشرافیہ میں ہر غیر ملکی بات کی اندھا دھند تقلید، کسان غلامی کے دور دورے اور غیر ملکی مہم‌بازوں کی من مانی حکومت نے روسی سائنس اور کلچر کی ترقی کو دشوار بنا دیا تھا — ماسکو یونیورسٹی جو روس کی پہلی یونیورسٹی تھی اور میخائل لومونوسوف کی تجویز پر ۱۷۵۵ء میں قائم ہوئی تھی روسی سائنس اور کلچر کی ترقی کا مرکز بن گئی —

سائنس اکادمی کی طرف سے جو مہمیں بیرنگ، چیریکوف اور کراشینینیکوف کی قیادت میں بھیجی گئیں انہوں نے شمال اور کمچاتکا میں اہم دریافتیں کیں — روسی علم عروض کی اصلاح کی گئی — یہ کام شاعر تریدیاکوفسکی نے شروع کیا اور لومونوسوف نے اس کو پائہ تکمیل تک پہنچایا — پہلا روسی پیشہ‌ور تھیٹر ۱۷۵۶ء میں وولکوف نے کھولا اور ۱۷۵۷ء میں آرٹ اکادمی قائم کی گئی —

روس کی معاشی ترقی
(اٹھارھویں صدی کے دوسرے نصف حصے میں)

اٹھارھویں صدی کے دوسرے نصف حصے میں جنوب اور جنوب‌مشرق میں فارم کی نئی زمینیں بنائی گئیں - ''سیاہ مٹی کی پٹی ،، اناج پیدا کرنے‌والا خاص علاقہ بن گئی - گیہوں کی کاشت کے رقبے میں توسیع کی گئی اور آلو بونے کا رواج ہوا - اس زمانے میں بڑھتی ہوئی پیداواری طاقتوں اور کسان غلامی نظام کے پیداواری رشتوں کا تضاد سامنے آنے لگا -



اوخوتسک کا بندرگاہ- کراشینینیکوف کی کتاب ''کمچاتکا کی سرزمین کا حال،، سے نقش (۱۷۵۵ء)

زیر تبصرہ وہ دور ہے جس میں سرمایہ‌دار عناصر نے ملک کی معیشت میں اہم حصہ لینا شروع کر دیا - فیکٹریوں کی پیداوار بڑھنے لگی - اٹھارھویں صدی کے آخر تک ملک میں دو ہزار صنعتی کارخانے ہو گئے جن میں تقریباً آدھے بڑے پیمانے پر چیزیں بناتے تھے - مزدوروں کی تعداد تقریباً دو لاکھ تھی - روئی، اونی کپڑے اور چمڑے کے سامان کی صنعتیں تیزی سے ترقی کرنے لگیں - خام زرعی اشیا سے سامان تیار کرنے‌والے شعبوں نے اور خاص طور سے

شراب سازی کی صنعت نے بھی ترقی کی۔ لوہے اور فولاد کی پیداوار (زیادہ تر اورال میں) اتنی بڑھی کہ ۱۸۰۰ء تک ننانوے لاکھ پوڈ ہو گئی۔ اسی زمانے میں سائبیریا اور التائی کے علاقے کی صنعتوں نے بھی ترقی کی۔ اس دور میں صنعتی ترقی کی خصوصیت یہ ہے کہ سرمایہ‌دارانہ تنظیمیں ہر طرف کافی پھیل گئیں خصوصاً روئی اور دوسری صنعتوں میں مزدوروں سے اجرت پر کام لینے کا رواج بڑھ گیا۔ لیکن دھات سازی اور اونی کپڑا بنانے کی صنعتوں میں زیادہ تر کسان غلاموں ہی سے کام لیا جاتا تھا۔ ''غیر سیاہ مٹی کی پٹی'' کے صنعتی مرکزوں (ماسکو، ولادیمیر، یاروسلاول اور کوستروما کے علاقے) میں مزدوروں سے اجرت پر کام لینے کا عام رواج ہو گیا، یہاں مزدوروں کی بہت بڑی منڈی ہو گئی کیونکہ جاگیرداروں نے کسانوں سے جنس کے بجائے نقد رقم وصول کرنا شروع کردی تھی۔ اس لئے کسان صنعتی مرکزوں کو منتقل ہونے لگے تھے۔ تاجر طبقے کی فیکٹریوں نے جو اجرت پر کام کرنے والے مزدوروں کی محنت کی بنیاد پر منظم کی گئی تھیں پیداوار میں بڑا حصہ لینا شروع کیا۔ ملک کے معاشی ارتقا میں ایک اور اہم چیز کسانوں کی فیکٹریوں کا قیام تھا جن کی وجہ سے دیہی علاقوں میں بھی سرمایہ‌دارانہ عناصر پیدا ہو گئے۔ اٹھارھویں صدی کے چھٹے اور آٹھویں عشرے کے درمیان کسانوں کی چھوٹی چھوٹی صنعتوں اور تجارت میں بعض رکاوٹیں دور کرکے ان کو پروان چڑھنے کا موقع دیا گیا۔ اس سے سرکاری خزانے کو بھی نفع تھا اور اشرافیہ کو بھی جو یہ چاہتا تھا کہ اس کے کسان غلام زیادہ سے زیادہ محصول نقد ادا کریں۔ اٹھارھویں صدی کے آخر تک بڑے بڑے صنعت کار کچھ جاگیروں تک پہنچ گئے جہاں انہوں نے غریب دیہاتیوں کو غلام بنایا اور اپنی فیکٹریوں میں کام لیکر ان کو لوٹنے لگے۔ شہروں اور دیہاتوں دونوں میں ملکیت اور سماجی پوزیشن کا فرق بہت نمایاں ہو گیا۔

پیداواری طاقتوں کی نشوونما کے ساتھ ساتھ محنت کی سماجی تقسیم بھی زیادہ واضح ہوتی گئی۔ کچھ ضلعوں کی معاشی خصوصیات کافی نمایاں ہو گئیں۔ اندرونی اور بیرونی تجارت دونوں میں اضافہ ہوا اور کل روس منڈی ترقی کرتی گئی۔ ''سیاہ مٹی کی پٹی'' کے وسطی علاقے اور یوکرین نے فارم کی پیداوار میں شہرت حاصل کی اور پسکوف، نووگورود اور سمولینسک کے گبرنیا نے سن کی پیداوار میں۔ وسط ملک کے دوسرے علاقوں نے منڈی کو بڑی اور چھوٹی فیکٹریوں کا سامان پہنچانا شروع کیا۔ سولیکامسک، ایلیتسک اور جھیل

ایلٹن کے اطراف میں نمک صاف کیا جانے لگا – اورال سے کچا اور صاف لوھا، تانبا اور دوسری دھاتیں آنے لگیں – ماسکو، مکاریف (نیژنی نووگورود کے قریب) اور سوین (بریانسک کے قریب) بیوپار کی بڑی بڑی منڈیاں ھو گئیں – ان کے علاوہ دوسرے میلے بھی ھونے لگے جن کی تعداد آٹھویں عشرے میں ۱۶۰۰ تک پہنچ گئی – غیرملکی تجارت میں خاص طور سے اضافہ ھوا خصوصاً اس تجارت میں جو سینٹ پیٹرس برگ کے ذریعہ ھوتی تھی – سائبیریا، چین (کیاختا اور اربیت کے ذریعہ) اور وسط ایشیا (اورین برگ کے ذریعہ) سے بھی تجارت بڑھ گئی – اٹھارھویں صدی کے آخر میں بحیرۂ اسود کے ملکوں سے زیادہ تجارت ھونے لگی اور اناج کی برآمد میں اضافہ ھوا – خاص برآمدی چیزیں زرعی پیداوار، سن کا بنا ھوا کپڑا، لوھے کا سامان اور کچھه دوسری چیزیں تھیں – روس مشرق سے کپڑا اور چائے اور مغرب سے اونی اور سوتی کپڑا اور نفیس سامان درآمد کرتا تھا – روسی بازار میں غیرروسی لوگ بھی حصه لینے لگے تھے – شہر ترقی پر تھے حالانکه شہری آبادی اس صدی کے آخر تک کل آبادی کی ۴ء۱ فیصدی تھی – مالی رشتوں اور اشیائ تجارت کی ترقی کے ساتھه روس میں پہلی مرتبه بینک بھی قائم ھوئے – ۱۷۵۴ء میں اشرافیه کا قرض دینے والا بینک قائم ھوا اور ساتھه ھی تاجروں کا بینک وجود میں آیا –

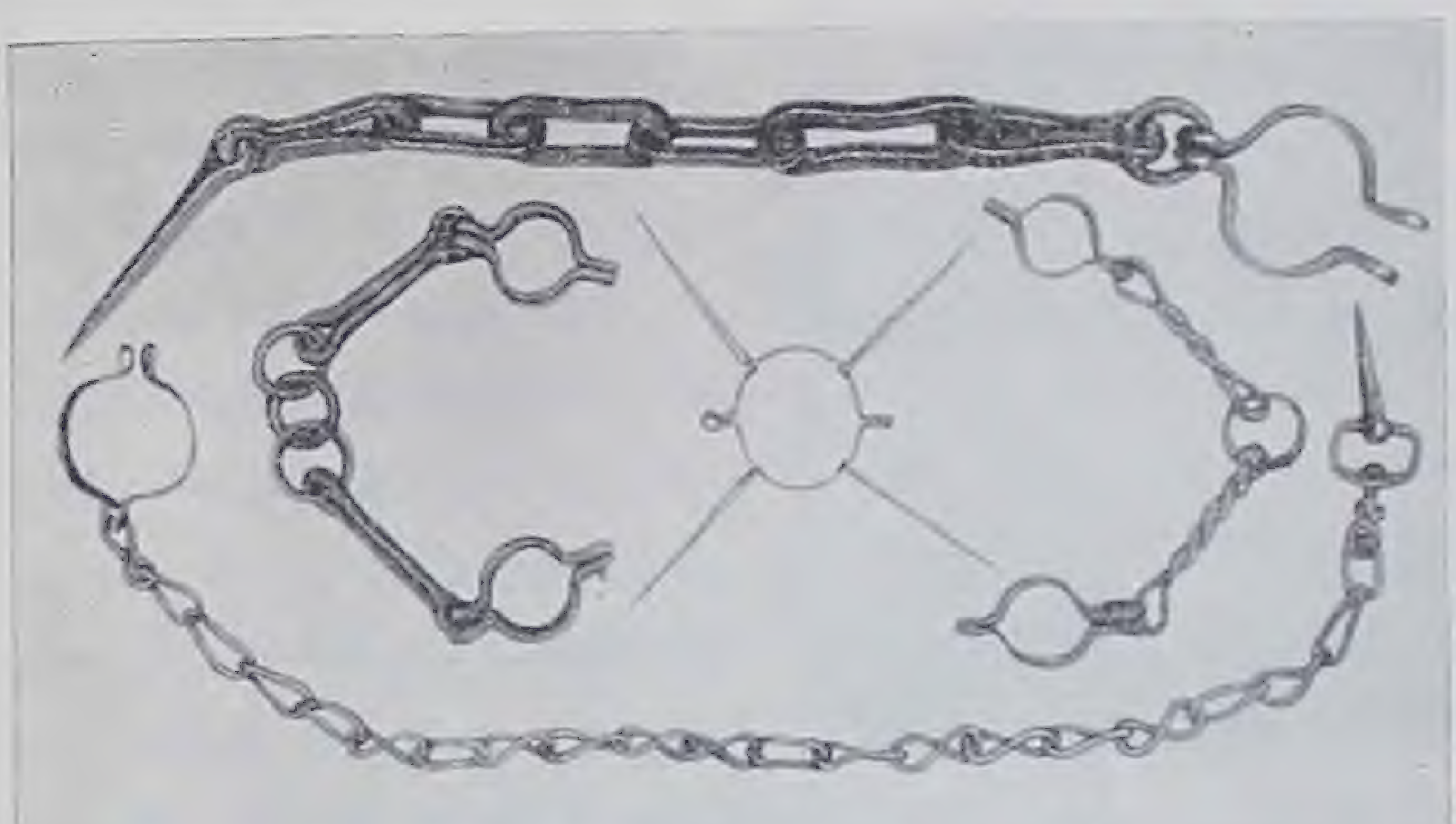


سموردار جانوروں کو پکڑنے کا پھندا اور مچھلی پکڑنے کے پھندے کی باڑ (سائبیریا) – پالالس کی کتاب ''سفر'' (۱۷۷۰ء) کے ۱۸۰۹ء کے ایڈیشن سے نقش

اشیائ تجارت کی پیداوار اور مالی رشتے روسی معیشت میں زیادہ سے زیادہ دخیل ھوتے گئے اور ان کے زیر اثر روسی اشرافیه نے کسان غلامی نظام کی معیشت کو نئے حالات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی – نئی نئی زمینوں کی کاشت (خصوصاً نووروسیا میں) کے علاوہ اشرافیه نے کسان غلاموں کے استعمال کی بنیاد پر معیشت کو مضبوط بنانے کے لئے مختلف طریقے استعمال کئے – بازار کے لئے "فارم

کی پیداوار کو اور ترقی دی گئی — ۱۷۶۵ء میں ایک آزاد معاشی انجمن بنائی گئی جس نے جاگیروں کی آمدنی بڑھانے کے مسئلہ کا جائزہ لیا — نئی نئی صنعتی فصلیں پیدا کی جانے لگیں اور زراعت کے ترقی یافتہ طریقے استعمال کرنے کی کوشش کی گئی لیکن جب تک کسان غلامی برقرار رہی اس قسم کا کوئی اقدام کارگر نہیں ہوا — جاگیروں کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا خاص طریقہ ابھی تک پرانا تھا یعنی کسان غلاموں کی محنت سے بیگار اور محصول میں اضافے کے ذریعے ناجائز فائدہ اٹھایا جائے — اس طرح چھوٹے چھوٹے کسانوں کی کھیتی تباہ ہوتی جاتی تھی اور وہ مجبوراً کھیتی باڑی چھوڑ کر فیکٹریوں میں کام کرنے لگے تھے تاکہ محصول ادا کر سکیں — اب اشرافیہ نے بھی تجارت و صنعت کی طرف توجہ کی اور جاگیروں کی فیکٹریاں کھلیں جن میں کسان غلاموں سے جبری کام لیا جاتا تھا —

اٹھارھویں صدی میں سائبیریا میں تفتیش و دریافت جاری رہی اور نیرچنسک والتائی میں کان کنی ہونے لگی — سموردار جانوروں کی تلاش میں روسی مہموں نے بحر الکاہل اور بحر آرکٹک کے ساحلوں پر نئی نئی دریافتیں کیں —



ہتھکڑیاں، خاردار کالر اور زنجیریں جو اٹھارھویں صدی کی ابتدا میں اورال کی فیکٹریوں میں کسان غلام مزدوروں کو سزا دینے کے لئے استعمال ہوتی تھیں (ریاستی تاریخی میوزیم)

آٹھویں عشرے میں امریکہ سے تجارت شروع ہوئی اور نویں عشرے میں پہلی روسی بستی الاسکا میں وجود میں آئی - ۱۷۹۹ء میں ایک روسی امریکی کمپنی قائم ہوئی جس کا مقصد شمالی امریکہ میں روسی مقبوضات کو ترقی دینا اور مضبوط کرنا تھا -

ایسے زمانے میں جبکہ ملک کی معیشت میں سرمایہ‌دارانہ عناصر کا ارتقا بڑی تیزی سے ہو رہا تھا، کسان غلامی نظام صرف ترقی کے پیر کی زنجیر بنا ہوا تھا - مطلق‌العنان حکومت کو اس بات پر مجبور ہونا پڑا کہ وہ اشیأتجارت اور مالی رشتوں کی ترقی پر غور کرکے ایسے اقدامات کرے جو صنعت و تجارت کے لئے ترقی کا باعث ہوں لیکن اس کے ساتھه ھی اس نے کسان غلامی کو برقرار رکھنے اور مضبوط کرنے کی بھی کوشش کی -

زار شاھی کی اندرونی پالیسی (۱۷۶۰ء اور ۱۷۹۰ء کے درمیان) اور طبقاتی جدوجہد - پوگاچیوف کی قیادت میں کسانوں کی جنگ

اٹھارھویں صدی کے دوسرے نصف حصے میں کسان غلاموں کے استحصال نے اور بھی شدت اختیار کی - اشرافیہ کی معاشی پوزیشن مضبوط کرنے کے لئے زارشاھی حکومت نے ان کو بہت سی سرکاری اور شاھی خاندان کی زمین اور کسان غلام دئے - ساتھه ھی ان کسان غلاموں کے استحصال میں اور بھی اضافہ کر دیا گیا جو ریاست کی ملکیت تھے - ان پر بہت سی ذمےداریاں عائد کردی گئیں اور سرکار کو محصول بھی نقد ادا کرنا پڑتا تھا جس کی رقم اس دور میں برابر بڑھتی رھی - جو کسان غلام فیکٹریوں کو دے دئے گئے تھے ان کی حالت اس سے بھی ابتر تھی -

اشیأ تجارت اور مالی رشتوں کے ارتقا اور کاروبار میں جاگیروں اور کسانوں کے فارموں کا بڑا حصہ ھو جانے کی وجہ سے نجی کسان غلاموں کا استحصال اور بھی بڑھه گیا - بیگار اور محصول میں اضافہ ھو گیا - ساتویں عشرے میں عام طور پر ھر کسان غلام کے خاندان کے مردوں پر ایک سے دو روبل سالانہ

تک محصول تھا لیکن اٹھارھویں صدی ختم ہوتے ہوتے یہ محصول بڑھکر پانچ روبل تک پہنچ گیا حالانکہ اناج اور کھانے پینے کی دوسری چیزوں کی قیمتیں بڑھ گئی تھیں جس کی وجہ سے اصل محصول کم ہو جانا چاہئے تھا۔ کسان غلاموں کی خرید و فروخت کا رواج عام ہو گیا۔ کسان غلام جن پر



جاگیردار کی موجودگی میں کسان پر بیدوں کی بوچھار۔ ہیسلر کا نقش (آخر اٹھارھویں صدی)

ملک کی نصف سے زیادہ آبادی مشتمل تھی، تمام انسانی حقوق سے ہی محروم نہ تھے بلکہ ان پر انتہائی وحشیانہ مظالم ہوتے تھے اور وہ جاگیرداروں کے ظالمانہ احکام کا شکار تھے۔ اس کا ثبوت سالتیکووا کے رسوائے زمانہ مقدمے سے ملتا ہے۔ اس عورت نے تقریباً سو آدمیوں کو پٹوا پٹوا کر موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ صنعتی کارخانوں میں کام کرنے والوں کا ظالمانہ استحصال ہوتا تھا۔ کام کا دن تیرہ اور پندرہ گھنٹے کے درمیان ہوتا تھا۔ جاگیرداروں کے ظلم

و بربریت نے طبقاتی جدوجہد تیز کر دی اور ساتویں عشرے کی ابتدا میں دو لاکھ سے زیادہ کسانوں نے ہنگامے کئے ـ ۱۷۶۴ء میں ان علاقوں میں جو خانقاہوں کی ملکیت تھے کسانوں کے ہنگامے روکنے اور سرکاری آراضیات میں اضافے کے لئے چرچ کی جائداد کو غیرمذہبی قرار دیا گیا ـ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بیس لاکھ کسان غلاموں (جن میں مرد و عورت دونوں شامل تھے) کو جو خانقاہوں



ماسکو کے قریب ''زباوا،، (تفریح) کی جاگیر ـ آخر اٹھارہویں صدی ـ آبی تصویر از پریچیتنیکوف ـ ریاستی تاریخی میوزیم

اور دوسرے جاگیردار چرچوں کی ملکیت تھے اب ریاست کی ملکیت میں لے لیا گیا (یہ ''معاشی کسان،، کہلاتے تھے) ـ ساتویں عشرے میں حکومت نے جاگیروں کی سرحدبندی کا کام تیز کر دیا جو ۱۷۵۴ء سے شروع ہو چکا تھا، تاکہ جاگیرداروں کی ملکیت آراضی کا حق اور مضبوط ہو جائے اور آراضی کے لئے جاگیرداروں میں آئے دن مقدمہ‌بازی نہ ہو ـ

اس دور میں بھی بےزمین کسان غلاموں کی فروخت زوروں میں جاری رہی ـ ان کو فوجی بھرتی کے لئے بھی بیچا جانے لگا ـ ۱۷۶۰ء میں جاگیرداروں کو یہ حق دیا گیا کہ وہ کسان غلاموں کو بلا عدالتی کارروائی کے خود

سائبیریا جلاوطن کر سکتے ھیں — ۱۷۶۵ء میں ایک فرمان کے ذریعے جاگیرداروں کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ کسانوں کو قیدبا مشقت کی سزا دیکر سائبیریا بھیج سکتے ھیں — ۱۷۶۷ء میں ایک اور فرمان جاری کیا گیا جس کے مطابق ہر اس کسان کو سائبیریا جلاوطن کیا جا سکتا تھا جو اپنے مالک کے خلاف فریاد کرے —

ملکہ ایکاتیرینا ثانی نے سرکاری محکموں میں جزوی اصلاحات اور قوانین میں تبدیلی کے ذریعہ دواریانستوو کا اقتدار اور بھی مضبوط کر دیا — اس کی میٹھی باتوں اور اپنے کو ''روشن خیال حکمراں،، ظاهر کرنے کی کوششوں کا مقصد ایک ایسے ملک میں کسان غلامی کی نوعیت چھپانا تھا جس کی حکومت اشرافیہ کے هاتھہ میں تھی اور اشرافیہ هی کے مفاد کے لئے تھی — ایکاتیرینا ثانی کا مقصد اس نظرئے کے لئے بنیاد فراهم کرنا بھی تھا کہ ایسے ملک میں جہاں ''روشن خیال حکمراں،، کی حکومت هو، ترقی کے لئے کسی ایسے انقلاب کی ضرورت نہیں جیسا کہ فرانس میں اندر هی اندر پک رہا تھا اور جس کی آنچ روس تک پہنچ رهی تھی — بہرنوع، ۱۷۶۷ء میں مختلف طبقوں کے نمائندوں کا جو کمیشن نیا قانونی ضابطہ بنانے کے لئے مقرر کیا گیا اس میں وہ شدید تضاد سامنے آگیا جو اشرافیہ، تاجروں اور کسانوں کے درمیان تھا — اشرافیہ کا مطالبہ تھا کہ زمین اور کسان غلاموں کی ملکیت پر اسے اجارہ‌دارانہ حقوق دئے جائیں اور تجارت و صنعت کے حلقے میں بھی اس کے مراعات میں اضافہ کیا جائے — تاجر تجارت و صنعت میں اجارہ‌دارانہ حقوق کے طالب تھے اور کسان غلاموں کی سستی محنت کے استحصال کا حق برقرار رکھنا چاھتے تھے جب کہ سرکاری کسان غلاموں کے چند نمائندے کسان جنتا کی انتہائی خراب‌حالی کے شاکی تھے — ایک شخص کوروبین نے کسانوں کا بوجھہ هلکا کرنے، ان کی ذمےداریوں کا تعین کرنے اور کسان کی ذات پر جاگیردار کے اختیارات کم کرنے کے متعلق بیان دیا — اشرافیہ نے اس کی سخت مذمت کی — روس اور ترکی کے درمیان ۱۷۶۸ء میں جنگ شروع هونے پر یہ کمیشن نیا ضابطہ بنائے بغیر ختم کر دیا گیا —

طبقاتی تضاد کے شعلے اور بھی بھڑک اٹھے اور روس کی تاریخ میں کسانوں کی سب سے بڑی بغاوت (۱۷۷۳ — ۷۵ء) هوئی جس کی قیادت پوگاچیوف کر رہا تھا — کسانوں کی جنگ دریائے یایک (جو اب اورال کہلاتا هے) کے کنارے چھڑی اور والگا کی پوری وادی میں پھیل گئی — زیادہ تر کسان، کزاک اور

اورال کے مزدور اس جاگیرداری دشمن تحریک میں شریک ہو گئے اور والگا کے کنارے اور اورال میں رہنےوالے غیرروسیوں نے بھی زار شاہی اور کسان غلامی کے خلاف روسی کسانوں کی حمایت کی — جاگیردار دشمن تحریک کے نمایاں ناظموں میں سے بشکیریا کا ایک باشندہ سلاوت یولائف بھی تھا — کسانوں کی تمام بغاوتوں کی طرح اس بغاوت کی نوعیت میں بھی شاہی وفاداری کے جذبات کی موجودگی اور دوسری کمزوریوں کے باوجود پوگاچیوف (جو اپنے کو زار پیٹر سوم کہتا تھا) کی بغاوت سے اشرافیہ کو جو روسی ریاست کا بااقتدار طبقہ تھا بڑا دھکا لگا — باغی کسانوں نے کسان غلامی نظام، جبری بھرتی اور محصول کی ادائیگی ختم کرنے کا مطالبہ کیا — شاہی حکومت کو یہ بغاوت دبانے میں دانتوں پسینہ آ گیا — ایکاتیرینا کی حکومت نے اس کو بڑی بےدردی سے کچلا تاکہ آئندہ پھر کوئی بغاوت نہ ہو — ۱۷۷۵ء میں ''گبرنیا کی اصلاحات،، کے ذریعے مقامی حکومت میں توسیع کی گئی جس میں اشرافیہ کا رول زیادہ نمایاں ہو گیا — اشرافیہ کی ضلع اور گبرنیا اسمبلیاں بنائی گئیں جن کا سربراہ منتخب کیا جاتا تھا — دریائےدنیپر کے کنارے کزاکوں کا قلعہ (Sech) [ختم کر دیا گیا (۱۷۷۵ء) اور کزاک فوجوں کی اندرونی خود مختاری سلب کرنے کے اقدامات کئے گئے — ۱۷۸۵ء میں اشرافیہ کو ایک منشور عطا کیا گیا جس میں اس کے حقوق کی وضاحت کی گئی اور اس کو ایک مقرر اور خاص مراعات رکھنےوالی ذات میں مکمل طور پر تبدیل کر دیا گیا — اسی سال ایک اور منشور کے ذریعہ جو شہروں کےلئے تھا، تاجر طبقے کو بھی کچھ مراعات دی گئیں جو برابر ترقی کر رہا تھا لیکن اشرافیہ کے اقتدار کو برقرار رکھا گیا —

روس کی خارجہ پالیسی (۱۷۶۰ء سے ۱۷۹۰ء تک)

اٹھارھویں صدی کے دوسرے نصف حصے میں روس متعدد اہم خارجی سیاسی مسائل سے دوچار ہوا — ساتویں عشرے تک بحیرۂ اسود کے مسئلے کا حل ضروری ہو گیا تھا — اشرافیہ کے معاشی مفاد کا یہی تقاضہ تھا: وہ جنوب کی زرخیز زمینوں پر دانت لگائے ہوئے تھا جن کا اناج بحیرۂ اسود کی قربت کی وجہ سے بڑی آسانی سے برآمد کیا جا سکتا تھا اور تاجروں کے سامنے بھی بحیرۂ اسود کے ذریعے مشرق قریب اور جنوبی یورپ کے ملکوں سے تجارت کا مفاد تھا —



خلیج چشمہ میں روسی بحری دستہ ترکی کے بیڑے کو تباہ کر رہا ہے۔ (۱۷۷۰ء) پاتون کی تصویر سے کانو اور واٹس کا نقش۔ آخر اٹھارھویں صدی

ساتھ ھی روس کو اس بات کی ضمانت بھی درکار تھی کہ اس کی جنوبی سرحدیں کرائمیا کے تاتاروں کے تباہ کن چھاپوں سے محفوظ رھینگی۔ برطانیہ اور فرانس بحیرۂ اسود کے متعلق روس کا مسئلہ حل ھونے میں اڑنگا لگا رہے تھے کیونکہ وہ یہ نہیں چاھتے تھے کہ بحیرۂ اسود یا بلقان میں روس کے قدم مضبوط ھوں۔ ترکی کے خلاف روس کی اس جنگ نے بلقان کے سلافوں کو یہ موقع دیا کہ وہ اپنی آزادی کی جدوجہد کو اور مضبوط بنا سکیں۔ زارشاھی کی قبضہ گیر پالیسی کے باوجود اس جنگ نے روسیوں اور دوسری سلاف قوموں کے درمیان روابط مضبوط کئے۔ دوسرا خارجی سیاسی مسئلہ ان یوکرینی اور بیلوروسی علاقوں کو روسی ریاست میں شامل کرنا تھا جو ابھی تک پولینڈ کی حکومت میں تھے۔

اٹھارھویں صدی کے دوسرے نصف حصے میں یہ خارجی سیاسی مسائل کامیابی سے حل کر لئے گئے۔ ۱۷۶۴ء میں پروشیا سے دفاعی معاہدہ اور ۱۷۶۶ء میں برطانیہ سے تجارتی معاہدہ کرکے ایکاتیرینا کی حکومت نے یورپ میں روس کی پوزیشن مضبوط کر دی۔ روس اور ترکی کے درمیان ۱۷۶۸ء ـ ۷۴ اور

۱۷۸۷–۹۱ء کی دو جنگوں میں روسی فوجوں نے دو عظیم روسی سپہ سالاروں یعنی رومیانتسیف اور سواروف کی کمان میں زبردست فتوحات حاصل کیں – اٹھارھویں صدی کے آخر میں روسی بحری بیڑے کو بھی امیرالبحر اوشاکوف کی کمان میں ترکوں پر متعدد اہم فتوحات ہوئیں – ان جنگوں کے دوران روسی فوجی مہارت کا معیار بہت بلند ہو گیا – روس نے کرائمیا (۱۷۸۳ء)، کوبان کے علاقے اور بحیرۂ اسود کے ساحلوں پر اپنی پوزیشن مضبوط کر لی – بحیرۂ اسود کے بیڑے کی بنیاد ڈالی گئی اور روس کے جنوب (نوورسیا) کے علاقے کو جو قدرتی وسائل سے بھر پور تھا ترقی دی گئی – ۱۷۹۱ء میں معاہدۂ یاسی کے ذریعہ روس کو مولداویہ کا ایک حصہ مل گیا – ۱۷۷۲ء میں روس، آسٹریا اور پروشیا نے پہلی مرتبہ پولینڈ کے حصے بخرے کئے جس میں روس کو مشرقی بیلوروس اور لیتھونیا کے کچھ حصے ملے – ۱۷۸۸ – ۹۰ء میں روس اور سویڈن کے درمیان جنگ نتیجہ تھی ان کوششوں کا، جن کے ذریعہ سویڈن بالٹک میں پھر سے اپنے قدم جمانا اور جنوب میں ترکی کے خلاف روس کی لڑائی میں خلل انداز ہونا چاہتا تھا –

اٹھارھویں صدی کے دوسرے نصف حصے میں روس کی بین اقوامی اہمیت کافی بڑھ گئی – ۱۷۸۰ء میں روس کے ''جنگی غیرجانبداری،، کے اعلان نے بڑا اہم رول ادا کیا – اس سے امریکی عوام کو برطانیہ کے خلاف جنگ آزادی میں مدد ملی –

ماورائے قفقاز، وسط ایشیا اور قزاخستان (اٹھارھویں صدی کے دوسرے نصف حصے میں)

اس دور میں روس اور ماورائے قفقاز کے تعلقات کافی مضبوط ہوئے – ترکی اور ایران کے حملوں کے دفاع کے ساتھ ساتھ ماورائے قفقاز کے سیاست‌داں روس کی طرف زیادہ جھکنے لگے جس کی وجہ سے معاشی، سیاسی اور تہذیبی تعلقات میں اضافہ ہوا – کہیتیا اور کارتلی کی دونوں جارجیائی سلطنتیں ۱۷۶۲ء میں ایک ہو گئیں اور جارجیا نے پہلی روسی ترکی جنگ میں روس کا ساتھ دیا – ۱۷۷۴ء میں معاہدۂ کوچک کائنرجا کے مطابق کباردا کا الحاق روس سے ہو گیا اور جارجیا سے روس کے تعلقات اور بھی مضبوط ہو گئے – ۱۷۸۳ء میں جارجیا

کے شاہ ایراقلی ثانی (ہیراقلیس) نے روس سے ایک معاہدہ کیا جس کی رو سے مشرقی جارجیا روس کی پناہ میں آ گیا حالانکہ روس سے جارجیا کا الحاق ۱۸۰۱ء تک نہیں ہوا — آرمینیا میں بھی آزادی کی جدوجہد زور پکڑ گئی اور اس نے بھی روس سے پناہ کی درخواست کی — ایمن اس تحریک کا ممتاز لیڈر تھا —

اٹھارھویں صدی میں قزاخستان کا کافی حصہ روس کے زیر حکومت آ گیا — جنگاری خانہ بدوشوں کے خلاف دشوار جدوجہد کرتے ہوئے ''چھوٹے جوز،، نے [جو دریائے ایلیک، ایرگیز اور یایک (اورال) کے گلہ بان قبیلیوں پر مشتمل تھا] ۱۷۳۱ء میں روسی حکومت قبول کر لی اور ''منجھولے جوز،، نے (جن کی چراگاھیں سر دریا کی نشیبی وادی میں اور ایرتیش، ایشیم اور توبول دریاؤں کے علاقوں میں تھیں) بھی ۱۷۴۰ء میں روسی سلطنت سے الحاق منظور کر لیا —

اس صدی کے دوسرے نصف حصے میں وسط ایشیا اور روس کے تعلقات بھی مضبوط ہو گئے — بخارا اور خیوا کی خان شاہیوں میں جاگیرداروں کے درمیان بہت سی لمبی لمبی لڑائیاں ہوئیں — صدی کے آخر میں وادی، فرغانہ میں قوقند کی خان شاہی قائم ہوئی — اس صدی کے آخر میں وسط ایشیا نے تھوڑی سی معاشی ترقی کی اور روس سے تجارت میں اضافہ ہوا —

روس اٹھارھویں صدی کے خاتمے پر

ایکاتیرینا ثانی کی حکومت جس کی اندرونی پالیسی رجعت پسندانہ تھی، انقلاب فرانس کے خلاف تھی — اس نے فرانس میں مسلح مداخلت کی تیاری کر دی — پولیس اور سنسر کی طاقت میں اضافہ کر دیا گیا — آسٹریا اور پروشیا کی رجعت پسند حکومتوں کے ساتھ مل کر ایکاتیرینا کی حکومت نے پولینڈ کی تحریک آزادی کو دبانے کی کوشش کی اور پولینڈ کی دوسری اور تیسری تقسیم (۱۷۹۳ء اور ۱۷۹۵ء) میں حصہ لیا جس کے بعد پولینڈ کا ریاست کی حیثیت سے وجود ختم ہو گیا — پولینڈ کی ان تقسیموں کی وجہ سے، جو پولینڈ کے عوام کے خلاف زار شاہی پالیسی کا مظہر تھیں، مغربی یوکرین، بیلوروس، لیتھوینیا اور بالٹک کے صوبے روس کے ہاتھ لگے —

ایکاتیرینا ثانی کی پالیسی کو اس کے جانشیں پاویل اول نے بھی برقرار رکھا جو ۱۷۹۶ء میں تخت پر بیٹھا تھا — اس نے ایکاتیرینا ثانی کے زمانے سے

بھی زیادہ اشرافیہ کو زمینیں دیں، کسان غلاموں پر مظالم بڑھ گئے اور طبقاتی جدوجہد بھی تیز ہو گئی (چنانچہ ۳۲ گبرنیا میں ہنگامے ہوئے) — پاویل اول فرانس دشمن اتحاد میں شامل ہو گیا اور انقلابی فرانس کے خلاف جدوجہد جاری رکھی — فرانس کے خلاف جنگ کے دوران اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کی مہموں میں (۱۷۹۹ء) سواروف کے زیر کمان روسی فوجوں نے بہادری اور جرأت کے لئے بڑی شہرت حاصل کی — بعد کو جب برطانیہ سے تعلقات خراب ہوئے تو پاویل اول نے نپولین سے معاہدہ کر لیا اور برطانیہ سے تعلقات منقطع کرنا چاہا — اشرافیہ نے اس کو پسند نہیں کیا کیونکہ وہ برطانیہ سے تجارت کرنا چاہتا تھا — اس لئے درباری امرا نے یہ طے کیا کہ پاویل کو راستے سے ہٹا دیا جائے — چنانچہ سازش کرکے اس کو ۱۸۰۱ء میں قتل کردیا گیا اور اس کا بیٹا الیکساندر اول تخت پر بیٹھا —

روسی تہذیب اٹھارھویں صدی کے دوسرے نصف حصے میں

کسان غلامی نظام کی دھکتی ہوئی آگ اور طبقاتی جدوجہد کے بھڑکتے شعلوں نے زبردست سماجی ہیجان پیدا کر دیا — ترقی‌یافتہ سماجی اور سیاسی نظریات نے کسان غلامی پر کڑی تنقید شروع کر دی — اس سلسلے میں مشہور روسی ماہر تعلیم نوویکوف نے اہم رول ادا کیا — اس صدی کے آخر میں روسی انقلابی نظرئے کی ابتدا ہوئی — روسی اشرافیہ کا پہلا انقلابی فرد رادیشچیف تھا — اس نے اسی زمانے میں اپنی کتابیں شائع کیں اور ''سینٹ پیٹرس برگ سے ماسکو تک سفر،، نامی کتاب میں (۱۷۹۰ء) روس کے کسان غلامی نظام اور مطلق‌العنان حکومت کی پول کھولی —

ایکاتیرینا ثانی کی حکومت ترقی یافتہ سماجی خیالات کو دبانے میں بڑی ظالم تھی — رادیشچیف کو تو پہلے سزائے موت کا حکم ہوا لیکن بعد میں یہ سزا گھٹاکر سائبیریا کو جلا وطنی (۱۷۹۰ء) کر دی گئی اور نوویکوف کو شلی‌سلبرگ کے قلعہ میں نظر بند کر دیا گیا (۱۷۹۲ء) —

کسان غلامی کے مشکل حالات کے باوجود روس میں سائنس اور انجنیرنگ ترقی کرتی رہی — ملک کے جغرافیہ کا مطالعہ کرنے کے لئے نئی نئی مہمیں بھیجی گئیں (لیپیوخین، پالاس وغیرہ کی سرکردگی میں)— پولزونوف (دخانی مشین) اور کولیبین (مشینوں وغیرہ کے متعلق ایجادیں اور تحقیقاتیں) نے اہم ٹکنیکل ایجادیں

کیں — ماسکو یونیورسٹی ترقی یافتہ مادی سائنس کا مرکز تھی جہاں لومونوسوف کے شاگرد اور پیرو مثلاً پوپوفسکی، دیسنیتسکی، انیچکوف، ترتیاکوف وغیرہ کام کر رہے تھے —

فونویزین، درژاوین اور کرمزین کے کام نے اٹھارھویں صدی کے آخر میں روسی ادب میں ایک نئی روح پھونک دی — روسی صحافت نے بھی ترقی کی — متعدد رسالے اور اخبار نکالے گئے جن میں ''ماسکو ریکارڈ،، (ماسکووسکئے ویدوموستی) قابل ذکر ہے جو پہلی دفعہ ۱۷۵۶ء میں ماسکو یونیورسٹی سے نکالا گیا تھا —

اس دور کے روسی تھیٹر کو زیادہ تر کسان غلام ایکٹروں نے فروغ دیا — اس زمانے کے مشہور ماہر تعمیرات کزاکوف اور باژینوف تھے — شوبین، ف — شچیدرین اور کزلوفسکی جیسے مجسمہ سازوں اور روکوتوف، لیویتسکی، بوروویکوفسکی اور س — شچیدرین جیسے مصوروں نے روسی آرٹ کا معیار بہت بلند کر دیا —

روس کی معاشی ترقی
(انیسویں صدی کی ابتدا میں)

اس دور میں کسان غلامی کی جاگیردارانہ معیشت دم توڑ رہی تھی — ملک کی جنوبی اور مشرقی سرحدوں پر کاشت کے لئے نئی زمینیں مل جانے سے یورپی روس کے ۴۵ گبرنیا کے کھیتوں کا رقبہ جو ۱۸۰۲ء میں تین کروڑ اسی لاکھ دے سیاتینا * تھا ۱۸۶۱ء میں پانچ کروڑ اسی لاکھ دےسیاتینا ہو گیا (یعنی پانچ کروڑ اڑتیس لاکھ ایکڑ کا اضافہ ہوا) — ۱۸۰۶ء میں اناج کی پیداوار ساڑھے پندرہ کروڑ روسی کوارٹر ** تھی، ۱۸۶۱ء میں اکیس کروڑ ساٹھہ لاکھہ کوارٹر ہو گئی — حالانکہ ساٹھہ سال کے اندر آبادی کے اضافے کا حساب لگانے سے فی کس اناج کی پیداوار میں اضافہ نہیں ہوا تھا — اناج کی کاشت اب بھی زراعت کی سب سے بڑی شاخ تھی لیکن نئے نئے شعبوں (شکرقند کی کاشت، لمبے سمور والی بھیڑوں کی افزائش نسل) کا رواج ہونے لگا تھا — صنعتی

---

* ایک دے سیاتینا (dessiatina) ۱۰۰۹ ہیکٹر کے برابر ہے یعنی ۲۰۷ ایکڑ —

** ایک کوارٹر ساڑھے چوالیس سیر سے کچھہ زیادہ ہوتا ہے —

فصلوں (سن اور پٹ سن) کی کاشت بھی بڑھ گئی تھی — انگور اور تمباکو کی کاشت میں اضافہ ہو گیا تھا — آلو جو پہلے باغیچوں میں بویا جاتا تھا اب کھیتوں میں بویا جانے لگا — ۱۸۰۲ء میں شکر قند کی شکر صاف کرنے والا پہلا کارخانہ روس میں بنا اور ۱۸۴۴ء تک ملک میں ایسے ۲۰۶ کارخانے ہو گئے — صرف یوکرین میں انیسویں صدی کے پانچویں عشرے تک پہنچتے پہنچتے شکرقند کی کاشت پچیس ہزار دے سیاتینا سے زیادہ ہو گئی —

بازار کے رشتوں میں اضافے کے ساتھ اشرافیہ نے اپنی جاگیروں کو زیادہ نفع بخش بنانے اور اشیاء تجارت زیادہ پیدا کرنے کی کوشش کی — ان میں سے بعض جاگیرداروں نے فصلوں کو باری باری بونے کا طریقہ رائج کرنے کے لئے بہت سے کھیت لے لئے، فارم والی مشینیں استعمال کرنے اور اجرت پر کام کے لئے مزدور بلانے لگے — تاجروں، شہر کے لوگوں اور سرکاری کسان غلاموں کو، جنہوں نے زمینیں حاصل کر لی تھیں، کسان غلاموں کی ملکیت کا حق نہیں حاصل تھا حالانکہ زمین کی خرید و فروخت کی عام اجازت ۱۸۰۱ء سے ہو گئی تھی اور متذکرہ بالا لوگوں میں سے بہت سے گروہ زمیندار بن گئے تھے — اس لئے ان کے فارموں میں اجرتی مزدوروں سے کام لیا جاتا تھا — اس طرح زمین کی نئی بورژوا قسم کی ملکیت پیدا ہو گئی تھی اور اجرتی مزدوروں کی مانگ بڑھ گئی تھی — لیکن دواریانستوو کی جاگیردارانہ ملکیت آراضی کا غلبہ رہا اور زیادہ تر جاگیرداروں نے کسان غلامی نظام قائم رکھا حالانکہ اس کی پیداواری صلاحیت کی کمی دن بدن واضح ہوتی جاتی تھی — جاگیردار کسانوں کی زمینیں لے لے کر اپنے فارم وسیع کرتے رہے، انہوں نے بیگار اور محصول میں اضافہ کر دیا — جنس اور کام دونوں کے لئے انہوں نے نقد رقم لینا شروع کی — کسان غلاموں کے روز افزوں استحصال نے کسانوں کو تباہ کر دیا اور کسان غلاموں کی کارگذاری کم کر دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جاگیروں کی آمدنی کم ہونے لگی یعنی جاگیرداری نظام کی معاشی بنیادیں کھوکھلی ہونے لگیں — تجارتی اور مالی رشتوں کی وجہ سے کسانوں میں سماجی فرق اور تیزی سے بڑھنے لگا — امیر کسانوں نے جاگیرداروں سے مزید زمین اور پسائی کی چکیاں کرایہ پر لینا شروع کیں — انہوں نے طعام خانے اور دوکانیں کھول دیں اور اپنے ساتھی غریب گاؤں والوں کو لوٹنے اور قرض کے بندھنوں میں باندھنے لگے — بعض امیر کسانوں (کولاک) نے جاگیرداروں کو رقم دے کر اپنے کو آزاد کرا لیا اور تاجروں کے طبقے میں

شامل ہو گئے — ساتھ ہی دیہاتوں میں بے گھوڑے اور بے کھیت کسانوں کی تعداد بڑھتی گئی — دیہاتوں کے یہ غریب لوگ مجبوراً اپنی محنت دوسروں کے ہاتھ بیچنے لگے —

انیسویں صدی کے پہلے نصف حصے میں روس میں صنعتی کارخانوں کی تعداد بڑھی — ان میں سے بہت سے سرمایہ‌داروں کے کارخانے تھے جو اجرتی مزدوروں سے کام لیتے تھے — معمولی کسانوں کی دیہی صنعتیں (سرمایہ‌دار صنعت کی پہلی منزل) بہت زیادہ ہو گئیں — ''غیر سیاہ مٹی کی پٹی،، کی آبادی کے کچھ حصے نے تو کھیتی باڑی بالکل چھوڑ دی اور بعض شہر پاولووہ، کیمری، ایوانووہ اور شویا وغیرہ اہم صنعتی مرکز بن گئے — دیہی صنعتوں کا بڑا حصہ تباہ ہو گیا اور ان کے مالک ان تاجروں کے محتاج ہو گئے جو ان کا مال خریدتے تھے — جو کسان اور دیہی صنعت کار تاجروں اور مہاجنوں کے ساتھ زیادہ امیر ہو گئے انہوں نے چھوٹی چھوٹی فیکٹریاں (manufactories) کھول لیں جن میں اجرتی مزدور کام کرتے تھے —

صنعت میں مشینوں کا باقاعدہ استعمال تقریباً انیسویں صدی کے چوتھے عشرے میں شروع ہوا — یہ صنعتی انقلاب کی ابتدا تھی جو سرمایہ‌داری کے ارتقا کی ایک نئی منزل تھی — اس کا سماجی، معاشی اور ٹکنیکی ترقیوں سے قریبی تعلق تھا — صنعت کی ایسی شاخوں میں جہاں اجرتی مزدوروں کا رواج زیادہ تھا ہاتھ کے بجائے مشینوں سے زیادہ جلدی کام ہونے لگا — اس کی مثال روئی کی صنعت سے لی جا سکتی ہے — ۱۸۲۰ء میں یہاں ۹۵٪ فیصدی اجرتی مزدور کام کرتے تھے لیکن ۱۸۶۱ء میں روئی کی کتائی مکمل طور پر مشینوں سے ہونے لگی تھی اور زیادہ تر فیکٹریوں میں چھینٹ کی چھپائی کی بھی یہی صورت تھی — اس کے برخلاف کان کنی اور آہنی دھاتوں کی صنعتوں میں جہاں ۱۸۶۱ء تک ۷۰ فیصدی کسان غلام کام کرتے تھے بہت کم مشینوں سے کام لیا جاتا تھا — پھر بھی ان اجرتی مزدوروں کی اکثریت کسان غلاموں پر مشتمل تھی جن کو جاگیرداروں نے کھیتوں کے کام سے مستثنی کرکے دوسری جگہ کام کرنے کے لئے چھوڑ دیا تھا تاکہ وہ محصول نقد ادا کر سکیں —

نصف صدی کے دوران مزدوروں اور کارخانوں کی تعداد (سوائے کانوں، شراب اور بیئر بنانےوالی فیکٹریوں اور آٹا ملوں کے) تقریباً چھ گنی ہو گئی تھی

(یہ اعداد و شمار لیاشچینکو کی ''سوویت یونین کی قومی معیشت کی تاریخ،، جلد اول سے لئے گئے ہیں):

	۱۸۰۴ء	۱۸۶۰ء
کارخانوں کی تعداد	۲۴۰۲	۱۵۳۸۸
مزدوروں کی تعداد	۹۵۲۰۰	۵۶۵۱۰۰

ان میں سے اجرتی مزدوروں کی تعداد دس گنی ہو گئی تھی یعنی ۴۵ ہزار سے بڑھ کر چار لاکھ تیس ہزار۔ روئی کی صنعت نے سب سے بڑی تیزی سے ترقی کی۔ ۱۸۰۴ء میں اس کے ۱۹۹ کارخانے تھے جن میں ۸۱۸۱ مزدور کام کرتے تھے۔ ۱۸۶۰ء میں ان کارخانوں کی تعداد بڑھ کر بارہ سو ہو گئی اور ۱۰۲۲۳۶ مزدور کام کرنے لگے۔

ان مزدوروں میں اجرتی مزدوروں کی بڑی تعداد (لیاشچینکو کے اعدادوشمار کے مطابق مصنوعات کی فیکٹریوں میں اجرتی مزدوروں کی تعداد ۱۸۶۰ء میں ۸۷ فیصدی تھی) کا مطلب یہ تھا کہ شہروں میں جاگیروں اور اشرافیہ کے کارخانے جن میں سب کے سب کسان غلام کام کرتے تھے، کارخانوں کے دباؤ سے ختم ہو رہے تھے جن میں صرف اجرتی مزدور کام کرتے تھے۔ ۱۸۶۰ء میں سامان بنانے والی صنعتوں میں تمام مزدوروں میں سے صرف گیارہ فیصدی جاگیرداروں کے کارخانوں میں کام کرتے تھے۔

محنت کی سماجی تقسیم میں اضافے کے ساتھ ساتھ لوگوں کا ریلا دیہاتوں سے شہروں کی طرف ہوا۔ ۱۸۱۲ء میں روس کی شہری آبادی کل آبادی کا صرف ۴،۴ فیصدی تھی لیکن ۱۸۵۱ء تک یہ بڑھ کر ۷،۸ فیصدی ہو گئی۔ جنوب کے شہر بڑی تیزی سے ترقی کر رہے تھے۔ مثلاً انیسویں صدی کی ابتدا میں اودیسا کی آبادی تقریباً دس ہزار تھی لیکن ۱۸۶۰ء تک یہ بڑھ کر ایک لاکھ ہو گئی۔ ساتھ ہی بعض علاقوں نے معاشی خصوصیات میں خاص طور سے نام پیدا کیا (مثلاً وسطی علاقوں نے صنعت میں، وسطی سیاہ مٹی کے علاقوں نے زراعت میں، جنوب مشرقی علاقوں نے مویشیوں کی افزائش نسل میں، شمال مغرب کے علاقوں نے سن کی پیداوار میں وغیرہ وغیرہ) اور اشیائے تجارت کا لین دین بڑھ گیا۔ ساتویں عشرے کے وسط تک روس میں ساڑھے چھ ہزار میلے ہونے لگے


№ МОСКОВСКІЯ ВѢДОМОСТИ 53

ІЮЛЯ 4 ДНЯ. 1800 ГОДА. ВЪ СРЕДУ.

Продаются за излишествомъ дворовые люди: сапожник 22 лѣтъ женаж его прачка, цѣна оному 500 руб., другой рѣщикъ 20 лѣтъ женою, а жена его хорошая прачка, также и бѣлье шьет хорошо, и цѣна оному 400 руб., и все оные люди хорошего поведенія и трезвого состоянія. Видѣть ихъ могутъ на Остоженкѣ, под N309.

Продаются 3 девушки видные 14 и 15 лѣтъ и всякому рукодѣлію знающие, кошельки с вензелями вяжутъ и одна из нихъ на гуслях играетъ. Видѣть и о цѣне узнать Арбатской части 1 кв. N1117.

Продаются шесть сѣрыхъ молодыхъ лошадей легкихъ породъ, хорошо выѣзжанныхъ в хомутахъ, которымъ последняя цѣна 1200 руб. Видѣть ихъ можно на малой Никитской в приходѣ Старого-Вознесенія в домѣ князя Бориса Михайловича Черкасского.

اخبار ''ماسکو وسکئے ویدوموستی،، — شمارہ ۵۳، ۴ جولائی ۱۸۰۰ء

ترجمہ: فاضل گھریلو نوکر بکاؤ ہیں: موچی عمر ۲۲ سال اور اس کی بیوی جو دھوبن ہے — قیمت ۵۰۰ روبل — لکڑی پر نقش و نگار بنانے والا عمر ۲۰ سال اور اس کی بیوی جو بڑی اچھی دھوبن ہے اور سلائی کا کام بھی خوب کرتی ہے، قیمت ۴۰۰ روبل — یہ سب اچھے عادات و اطوار اور سنجیدہ مزاج کے ہیں — ان کو اوستوژینکا سڑک نمبر ۳۰۹ میں دیکھا جا سکتا ہے —

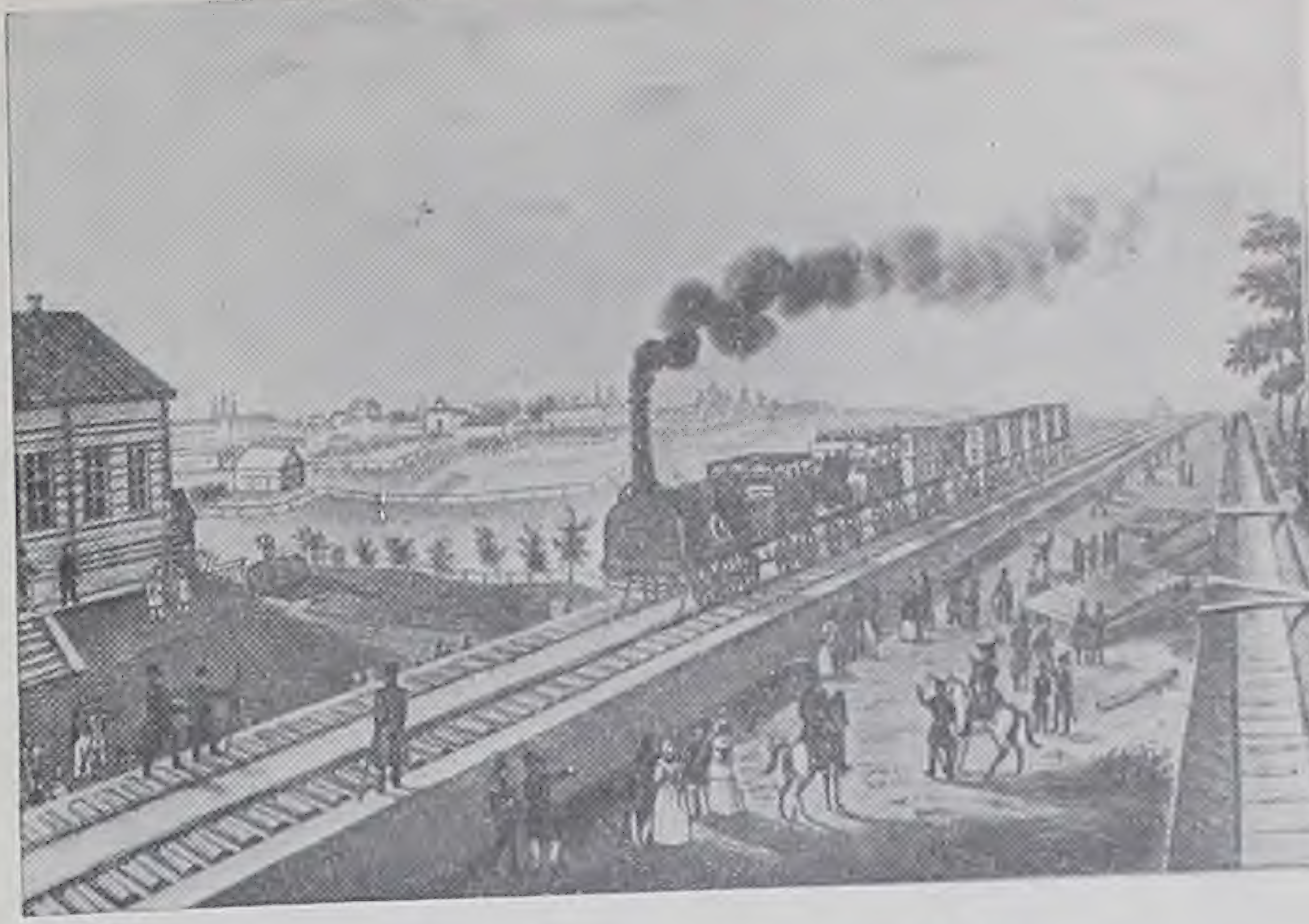
میلوں میں تو دس لاکھه روبل تک کی بکری ہوتی تھی — ایسے میلوں میں سے ۳۳ میلوں میں نیژنی نووگورود، اربیت، کورینایا (کورسک کے قریب)، خارکوف، اینیئنسکایا (پولتاوا) اور کنترکتوویا (کیئف) کے میلے تھے —

تاجر طبقه برابر ترقی کر رہا تھا — ۱۸۳۶ء میں ۱۲۳۷۹۶ تاجر تھے — ۱۸۵۱ء میں ان کی تعداد ۱۸۰۳۰۹ ہو گئی اور ان کا مجموعی سرمایه پچاس کروڑ روبل تک پہنچ گیا — اندرونی تجارت کی توسیع کی وجه سے ذرائع نقل وحمل میں ترقی ہوئی — ۱۸۱۵ء میں پہلا روسی اسٹیمر دریائے نیوا میں اتارا گیا اور ۱۸۶۱ء تک صرف والگا میں دو سو اسٹیمر چلنے لگے — ۱۸۵۱ء میں سینٹ پیٹرس برگ سے ماسکو تک ۶۴۴ کلومیٹر لمبی ریلوے لائن کھل گئی اور دس سال بعد پورے روس میں ۱۶۲۶ کلومیٹر لمبی ریلوے لائنیں ہو گئیں — پھر بھی ذرائع نقل وحمل کی کمی معاشی ترقی میں رکاوٹ بنی رہی — مغربی یورپ کے صنعتی ملکوں میں روسی اناج اور خام اشیا کی مانگ بڑھی (خصوصاً پانچویں عشرے میں) اور غیرملکی تجارت میں اضافه ہوا، بندرگاہوں نے ترقی کی اور ان علاقوں کے بازاروں کے لئے کھیتی اور مویشیوں کے پالن پوسن میں اضافه ہوا جو ساحل سمندر پر تھے — ساٹھه سال کے اندر غیرملکی تجارت میں ۳۰۰ فیصدی کا اضافه ہوا — ۱۸۰۱ء میں باره کروڑ ستر لاکھه روبل کی غیرملکی تجارت تھی جو ۱۸۶۰ء میں بڑھه کر ۴۳ کروڑ دس لاکھه روبل ہو گئی —

کسان غلامی ملک کی پیداواری طاقتوں کی راه میں رکاوٹ تھی — اس نے کھیتی باڑی کے ایسے طریقے رائج کر رکھے تھے جن کی پیداواری صلاحیت بہت کم تھی — اس کی وجه سے اندرون ملک کا بازار ترقی نہیں کر رہا تھا جس میں

بکاؤ ہیں: تین حسین لڑکیاں — عمر چوده پندره سال — فینسی کام جانتی ہیں — مونوگرام والے ہینڈبیگ بن سکتی ہیں — ان میں سے ایک گوسلی بجانا بھی جانتی ہے — اربات نمبر ۱، فلیٹ ۱۱۷ میں ان کو دیکھا جا سکتا ہے اور ان کی قیمت معلوم ہو سکتی ہے —

برائے فروخت: چھه نوجوان بھورے گھوڑے — ہلکے وزن کے — جوتنے کے لئے نکالے جا چکے ہیں — آخری قیمت ۱۲۰۰ روبل — استاریا وزنیسینیا کے مذہبی حلقے میں مالایا نکتسکایا اسٹریٹ پر شہزادے بورس میخائلووچ چرکاسکی کے مکان پر دیکھے جا سکتے ہیں —



زارسکئے سیلو ریلوے (لیتھوگراف — ۱۸۳۷ء)

مزدوروں کا بازار بھی شامل تھا — یہ چیز سرمائے کے اضافے میں بھی حائل تھی اور پیداوار کے زیادہ ترقی‌یافتہ اور سرمایہ‌دارانہ طریقوں کی راہ میں روڑا بنی ہوئی تھی — روس میں کسان غلامی ختم کرنے کی قطعی ضرورت تھی۔

۱۸۱۲ء تک زارشاہی کی اندرونی اور بیرونی پالیسی

انیسویں صدی میں روس کے تاریخی ارتقا میں زارشاہی کے باطل اثرات خاص طور سے نمایاں ہو چلے تھے — حالانکہ کسان غلامی کا شیرازہ بکھر رہا تھا لیکن زار شاہی اس کو برقرار رکھنا اور دواریانستوو کے اقتدار کو مضبوط کرنا چاہتی تھی — ساتھ ہی زار شاہی نئے سماجی اور معاشی حالات کو اپنا رہی تھی اور ایک حد تک صنعت وتجارت کی ترقی کی ہمت افزائی کر رہی تھی: درآمدی سامان پر کسٹم ڈیوٹی میں اضافہ کر دیا گیا، صنعتی نمائشوں کی اجازت دی گئی اور ٹکنیکل اسکول وغیرہ کھولے گئے —

انیسویں صدی میں کسانوں کے ہنگامے بڑھ گئے — اب یہ ہنگامے اکثر

اور بڑے پیمانے پر ہونے لگے ۔ ان ہنگاموں کے دوران پولیس اور فوج سے اکثر جھڑپیں ہونے لگیں ۔ ۱۸۰۲ء اور ۱۸۰۴ء کے درمیان سینٹ پیٹرس برگ اور نووگورود کے گبرنیاؤں میں، ۱۸۰۲ء اور ۱۸۰۵ء کے درمیان بالٹک کے علاقے میں اور ۱۸۰۷ء میں بیلوروس میں اس طرح کی جھڑپیں ہوئیں ۔ ۱۸۰۲ء میں والمر میں لیتویا کے کسانوں کی بغاوت اور ۱۸۰۳ء میں پیرناؤ کے قریب استونیا کے کسانوں کی بغاوت نے حکومت کو اس حد تک پریشان کردیا کہ ۱۸۰۴ء میں اس نے کچھ مراعات دیں ۔ کسان غلاموں کو ان کے کھیتوں کے بغیر بیچنا ممنوع قرار پایا اور ان کو اپنی زمینوں کا حین‌حیاتی مالک مان لیا گیا ۔ ۱۸۱۶ء اور ۱۸۱۹ء کے درمیان بالٹک گبرنیاؤں کے کسانوں کو جاگیرداروں کی غلامی سے ذاتی طور پر آزادی دی گئی، جس کی وجہ سے روس کے اس حصے میں سرمایہ‌دارانہ رشتوں میں اضافہ ہوا ۔ پھر بھی تمام زمینیں جاگیرداروں ہی کی ملکیت رہیں ۔ لیتویا اور استونیا کے کسانوں کی بھی حالت اچھی نہ تھی ۔ وہ اپنے جاگیرداروں یعنی بالٹک کے نوابوں (barons) سے زمین لگان پر لینے کے لئے مجبور تھے ۔

مزدوروں کی بڑھتی ہوئی بے چینی روسی زندگی میں ایک نئی چیز تھی ۔ فیکٹریوں کے غلامانہ حالات میں ان کا استحصال انتہائی وحشیانہ طریقے سے ہو رہا تھا ۔ کام کا دن پندرہ سولہ گھنٹے کا ہوتا تھا اور بعض جگہ تو ۱۸ گھنٹے کی بھی نوبت آ جاتی تھی ۔ بہت تھوڑی سی اجرت جو ملتی بھی تھی اس کو جرمانے اور دوسری رقمیں مجرا کرکے اور بھی کم کر دیا جاتا تھا ۔ ان کسان غلام مزدوروں کی سب سے بدتر حالت تھی جو جاگیرداروں کی ملکیت تھے اور جاگیروں کے کارخانوں اور شہروں میں زمینداروں کی فیکٹریوں میں کام کرتے تھے ۔ انیسویں صدی کی ابتدا میں اورال کے مزدوروں اور کسان غلاموں نے زبردست ہنگامے کئے (۱۸۰۰ء اور ۱۸۰۲ء میں ریودا میں، ۱۸۰۳ء میں نیژنی تاگیل میں اور اوفالے میں ۱۸۰۳ء سے ۱۸۰۵ء تک، وغیرہ) ۔ ۱۸۰۹ء میں سینٹ پیٹرس برگ کے ڈھلائی کے کارخانے میں مزدوروں کی تحریک اٹھ کھڑی ہوئی ۔ یہ اقدامات خاص طور سے صنعت میں کسان غلاموں کے استحصال کے خلاف کئے گئے تھے لیکن وہ کسان بغاوتوں سے مختلف تھے کیونکہ یہ سرمایہ اور محنت کے درمیان بڑھتی ہوئی مخاصمت کے آئینہ‌دار تھے ۔

طبقاتی تضاد کی بھڑکتی ہوئی آگ نے زار کی حکومت کو زیادہ نرم پالیسی اختیار کرنے پر مجبور کیا، ایسی پالیسی جو انقلابی ہنگاموں کو روک

سکے — مظالم اور دباؤ کے ساتھہ اس نے چھوٹی چھوٹی رعایتیں بھی دینا شروع کیں اور اپنی رجعت پسند پالیسی کو چھپا کر آزادروی کا مظاہرہ کیا — یہ رویہ خاص طور سے الیکساندر اول (دور حکومت ۲۵ — ۱۸۰۱ء) کی حکومت کے ابتدائی برسوں میں رہا — جو ''خفیہ کمیٹی،، (نیگلاسنی کمیتیت) اس نے مقرر کی تھی اس نے انتظامی معاملات میں کچھہ جزوی اصلاحات کیں اور کسانوں کے مسئلے پر بھی بحث و مباحثہ کیا — بہرحال، کمیٹی کی سرگرمیاں فرسودہ collegiums کی جگہ وزارتیں قائم کرنے اور وزرا کی ایک کمیٹی بنانے تک محدود رہیں — ۱۸۰۳ء میں زار نے ''آزاد کاشت‌کاروں کا فرمان،، جاری کیا جس کے مطابق جاگیرداروں کو یہ اجازت مل گئی کہ اگر وہ چاهیں تو کسان غلاموں کو ان کی زمین سمیت زرفدیہ لے کر آزاد کر سکتے هیں — حقیقت میں اس فرمان کی کوئی بھی اهمیت نہیں تھی — دوسری ناکامی اس منصوبے کی تھی جو ۱۸۰۹ء میں زار کی هدایت کے مطابق ریاستی اصلاحات کے لئے اسپیرانسکی نے تیار کیا تھا — اس وقت دراصل اسپیرانسکی هی ساری اندرونی پالیسی کا کرتا دهرتا تھا — اس منصوبے کا اثر مروجہ نظام کی بنیادوں پر نہیں پڑتا تھا — وہ صرف نمائندہ اداروں (سرکاری اور مقامی دوماؤں) کے قیام اور ملکیت کے لحاظ سے ووٹروں کی محدود تعداد کے ذریعہ ان دوماؤں کے نمائندوں کے انتخاب کا بندوبست کرنا چاهتا تھا — رجعت پسند دواریانستوو نے اسپیرانسکی کے منصوبے پر سخت تنقید کی کیونکہ اس سے مطلق‌العنان حکومت او ان کے حقوق پر چوٹ پڑتی تھی — مارچ ۱۸۱۲ء میں اسپیرانسکی اپنے عہدے سے معزول کرکے جلاوطن کر دیا گیا — الیکساندر اول کے درباری منصب‌داروں میں سب سے ممتاز کسان غلاموں کا مالک اور رجعت پسند کاؤنٹ اراکچیئف تھا جو ۱۸۰۸ء سے وزیر جنگ کے عہدے پر فائز تھا —

الیکساندر اول نے فرانس کے ساتھہ اس اتحاد کا منصوبہ مسترد کر دیا جو اس کے باپ کی حکومت میں بنایا گیا تھا اور برطانیہ کے ساتھہ معاهدۂ دوستی کر لیا — ۱۸۰۵ء میں روس اس فرانس دشمن اتحاد میں شامل هو گیا جس کی بنیاد انگریزی سیاست دانوں کی تجویز کے مطابق ڈالی گئی تھی — روسی فوجیں پہلے آسٹریا اور پھر پروشیا کی مدد کےلئے بھیجی گئیں — ۰۷ — ۱۸۰۵ء کی مہم میں اتحادیوں کو آسٹرلٹز (۱۸۰۵ء) اور فرائڈلینڈ (۱۸۰۷ء) میں شکستوں کا منہ دیکھنا پڑا — آسٹریا اور پروشیا نے هار کر سمجھوتہ کر لیا — براعظم یورپ پر

اب الیکساندر اول کے نہ تو کوئی اتحادی رہے اور نہ برطانیہ سے کسی خاص مدد کی امید رہی اس لئے مجبوراً اس نے ۱۸۰۷ء میں نپولین سے تلسیت کا معاہدۂ امن کیا۔ روس کے لئے معاہدے کے سب سے سخت شرائط یہ تھے کہ فرانس سے سنگھٹن رکھے اور براعظم کی اس ناکہ بندی میں حصہ لے جس کا اعلان نپولین نے ۱۸۰۶ء میں برطانیہ کے خلاف معاشی جنگ کے لئے کیا تھا۔ اس سے روس کی معیشت کو سخت نقصان پہنچتا تھا کیونکہ برطانیہ روس کو تیارشدہ سامان فراہم کرتا تھا اور روس خام اشیا اور اناج کا سب سے بڑا خریدار تھا۔ جاگیرداروں نے برطانیہ سے تجارت بند ہونے اور نپولین کی سیاست میں روس کے حصہ لینے کے خلاف ناراضگی کا اظہار کیا۔ تلسیت کی ناکامی کا کلنک دھونے کے لئے الیکساندر اول نے نپولین کی مدد سے ۱۸۰۸ء میں سویڈن پر حملہ کر دیا۔ سویڈن اس وقت برطانیہ کا حلیف تھا۔ روس اور سویڈن کی جنگ شمالی بالٹک کے علاقے کے سخت موسم میں مدتوں چلتی رہی اور بڑی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ روسی فوج نے خلیج بوتھنیا کی برف کو پار کرکے فیصلہ کن جنگ کی۔ ۱۸۰۹ء میں معاہدۂ امن ہوا جس کے مطابق فن لینڈ روسی سلطنت میں گرانڈ ڈچی کے حقوق کے ساتھ شامل ہو گیا اور اس کا دستور بھی برقرار رہا۔ زار کی حکومت نے فن لینڈ پر قبضہ کرنے کے بعد فن لینڈ کے باشندوں کو لوٹنا کھسوٹنا شروع کیا اور فن لینڈ کے دستور کی خلاف ورزی کرنے لگی۔

جارجیا، شمالی آذربائجان اور بسرابیہ کا روس سے اتحاد

جن روسی جاگیرداروں کو بحیرۂ اسود کے اسٹیپی اور شمالی قفقاز میں اٹھارھویں صدی کے آخر میں نئے علاقے دئے گئے تھے ان کے مفاد کا یہ تقاضا تھا کہ روسی سلطنت کی جنوبی سرحدوں کی حفاظت کی جائے اور بحیرۂ کیسپین اور بحیرۂ اسود میں تجارت کی ضمانت ہو۔ اسی لئے انیسویں صدی کی ابتدا میں قفقاز اور بلقان کے مسائل نے روسی خارجہ پالیسی میں اہم مقام حاصل کر لیا۔ اس وقت یہ خطرہ تھا کہ مشرقی قفقاز کے علاقے کو ایران فتح کر لےگا اور وہ انگریزی نوآبادیاتی توسیع کے حلقے میں آجائےگا۔ چنانچہ ماورائے قفقاز میں روسی سیاست کافی چوکس اور چوکنا ہو گئی۔ ۱۷۹۹ء میں جارجیا کے شاہ گیورگی دوازدھم کی درخواست پر روسی فوج تبلیسی میں تعینات کی گئی اور ۱۸۰۱ء

میں روس اور مشرقی جارجیا کا اتحاد ہو گیا۔ بعد کو منگریلیا (میگریلیا ۱۸۰۳ء)، ایمیریتیا (۱۸۰۴ء) اور گوریا (۱۸۱۱ء) روسی سلطنت کے ماتحت ہو گئے۔

روس اور جارجیا کے اتحاد کو دیکھ کر شاہ ایران نے برطانیہ کی سیاسی چالوں کی مدد سے روس کے خلاف انتقامی جنگ شروع کر دی۔ روس اور ایران کے درمیان ۱۸۰۴ — ۱۳ء کی جنگ میں ایرانی فوج کو ہار ہوئی۔ ۱۸۱۳ء کے معاہدۂ گلستان کے مطابق شمالی آذربائیجان اور داغستان بھی روس میں شامل ہو گئے۔

۱۸۰۶ء میں نپولین کی سیاسی چالوں کی شہ پر ترکی کے سلطان نے کرائمیا اور جارجیا پر قبضہ کرنے کے لئے روس پر حملہ کر دیا۔ اس جنگ کے دوران میں روسی فوجوں نے مولداویہ اور ولاحیا پر قبضہ کر لیا اور سربوں کو فوجی امداد دی جنہوں نے ۱۸۰۴ء میں ترک حکومت کے خلاف بغاوت کی تھی۔ ۱۸۱۱ء میں روشچوک کے مقام پر روسی فوج نے فیلڈمارشل کوتوزوف کی قیادت میں ترکی کی خاص فوج کو گھیر کر اس کا صفایا کر دیا اور جنگ ختم ہو گئی۔ ۱۸۱۲ء کے معاہدۂ بخارست کے مطابق بسرابیہ اور مغربی جارجیا روس کو مل گئے۔ ترکی نے ڈنیوب کی ریاستوں کی اندرونی خود مختاری قائم رکھنے اور سربیا کو اندرونی خودمختار حکومت دینے کا وعدہ کیا۔

باوجود اس کے کہ بڑے بڑے مقامی جاگیرداروں کی مراعات برقرار تھیں اور روس کی فوجی ضابطہ‌پرست حکومت انتہائی ظالمانہ تھی، پھر بھی روس کے ساتھ ماورائے قفقاز کی قوموں کا اتحاد عملی طور پر ترقی پسند تھا۔ اس اتحاد نے ان کو پسماندہ ایران اور ترکی کی غلامی کے خطرے اور اس تباہ‌کن باہمی جنگ سے بچا لیا جن کا نتیجہ صفحہ‌ٔ ہستی سے مٹ جانے کے سوا اور کچھ نہ ہوتا۔ جارجیا اور آذربائیجان کو معاشی پسماندگی سے ابھرنے کا موقع ملا اور رفتہ رفتہ جاگیرداروں کے نفاق سے چھٹکارا حاصل کر کے وہ سرمایہ‌دارانہ ترقی کے راستے پر روس کے ہم‌سفر ہو گئے۔ روسی عوام سے میل جول کر کے ماورائے‌قفقاز اور آذربائیجان کی قوموں نے تہذیبی ترقی کی، ان کو انقلابی خیالات ملے اور ان ملکوں میں جاگیرداری نظام کے خلاف تحریک بڑھی۔ روس کے ساتھ بسرابیہ کا اتحاد ہونے کی وجہ سے بسرابیہ کی پسماندہ معیشت کو سر اٹھانے کا موقع ملا۔ اتحاد کے بعد تیس سال میں بسرابیہ کی تعمیر ہوئی، اس کی آبادی تگنی ہو گئی اور اناج کی فصل چوگنی تک ہونے لگی۔

دنیا کو زیرحکومت لانے کی کوشش میں ۱۲ (۲۴) جون ۱۸۱۲ء کو نپولین اول نے روس پر حملہ کر دیا ــ وہ یورپ کے زیادہ‌تر ممالک کو فتح کر چکا تھا ــ زار کی حکومت نے مغربی سرحدوں کے تحفظ کا کوئی اچھا انتظام نہیں کیا تھا ــ روسی فوجیں تین حصوں میں منقسم تھیں جو ایک دوسرے سے کافی دور مغربی سرحدوں پر تعینات تھیں ــ ان کی طاقت دشمن کی طاقت کی ایک تہائی سے کچھ ھی زیادہ تھی (چھ لاکھ کے مقابلے میں دو لاکھ تیس ہزار) ــ چنانچہ روسی فوجوں کو اندرون ملک کی طرف ہٹنا پڑا ــ جنگ کی ابتدا سے ھی چھاپہ ماروں کی تحریک بڑے پیمانے پر ابھری اور عوامی فوجی دستے بنائے گئے ــ جنگ کی عوامی نوعیت نے روسی فوج کی ہمت بہت بلند کر دی اور اس میں ڈٹ کر لڑنے کا جوہر پیدا ہو گیا ــ

نپولین کا جنگی منصوبہ یہ تھا کہ روس کی فوج کو ایک زبردست جنگ میں شکست دے کر لڑائی کو جلد ختم کر دے ــ لیکن پہلی روسی فوج (بارکلے دی تولی کی قیادت میں) نے بروقت پیچھے ہٹنا شروع کیا اور دوسری فوج (باگراتیون) اپنی شاطرانہ چالوں سے نپولین کے حملے سے بچتی رہی اور اس طرح اس نے نپولین کے منصوبے کو بالکل خاک میں ملا دیا ــ ۲۲ جولائی کو یہ دونوں فوجیں سمولینسک کے مقام پر ایک دوسرے سے ملیں ــ روسی فوجیں دشمن کے ریلے کو سہار لے گئیں اور پیچھے ہٹتے ہٹتے انہوں نے دشمن کو سخت نقصان پہنچایا ــ شہر کراسنی کی جنگ میں جنرل نیویروفسکی کے ڈویژن اور سمولینسک کے دفاع میں رائفسکی اور دوختوروف کے دستوں نے بڑی بہادری دکھائی ــ ماسکو کی طرف فرانسیسی فوج کی پیش‌قدمی نے الیکساندر اول کو روسی فوج کا مطالبہ ماننے پر مجبور کیا اور روس کے عظیم جنرل کوتوزوف کو کمانڈرانچیف مقرر کیا گیا ــ ۲۶ اگست کو بورودینو کی جنگ میں روسی فوجوں نے کوتوزوف کی کمان میں دشمن کی فوج پر ایسی ضرب‌کاری لگائی‌کہ وہ پھر نہ پنپ سکی اور اس کی پیش قدمی کی طاقت بالکل ختم ہو گئی ــ لیکن روسی فوج کو بھی سخت نقصان اٹھانا پڑا ــ اب اس میں نہ تو اتنی سکت تھی اور نہ اس کے پاس اتنی محفوظ فوج تھی کہ وہ ماسکو کا دفاع کر سکے اس لئے اس نے شہر خالی کر دیا ــ ۲ ستمبر کو ماسکو پر فرانسیسیوں کا قبضہ ہو گیا ــ

کوتوزوف اپنی فوج کو ایک پہلو سے نکال لے گیا اور دم لینے کی فرصت پا کر اپنی محفوظ فوج جمع کی اور اپنی تمام طاقت کی از سر نو تنظیم کا زبردست کام انجام دیا، فوج کو تربیت دی اور مسلح کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب طاقتوں کے تناسب میں زبردست تبدیلی ہوئی۔ روسی فوج کی تعداد اب دشمن کے مقابلے میں زیادہ ہو گئی۔ اکتوبر کی ابتدا تک کوتوزوف کی خاص فوج میں ایک لاکھ بیس ہزار سپاہی تھے جبکہ نپولین کی فوج گھٹ کر ایک لاکھ رہ گئی تھی۔ روسی سواروں کی طاقت بھی فرانسیسیوں کے مقابلے میں ساڑھے تین گنی زیادہ تھی اور توپخانہ تقریباً دگنا تھا۔ نپولین نے ۶ اور ۱۱ اکتوبر کے درمیان ماسکو چھوڑ دیا۔ روسی فوج نے دشمن کو مغرب کی طرف ڈھکیلنا شروع کر دیا اور تاروتینو (۶ اکتوبر) اور مالویاروسلاویتس (۱۲ اکتوبر) کی لڑائیوں میں جوابی حملہ کیا اور بھاگتے ہوئے دشمن کا پیچھا کرنے لگی۔ چھاپہ ماروں اور عوامی دستوں کی مدد سے روسی فوج نے فرانسیسیوں کے پیر بالکل اکھاڑ دئے۔ دریائے بیریزینا پار کرتے وقت جو لڑائی (چودہ سے سولہ نومبر تک) ہوئی اس میں نپولین کی فوج کو ایسا نقصان پہنچا کہ اس کا عدم وجود برابر ہو گیا۔ روس کی فتح نے ایسے حالات پیدا کر دئے جو نپولین کی حکومت سے دوسرے یورپی ملکوں کی آزادی کے لئے ضروری تھے۔ روسی فوج بھی نپولین دشمن اتحادی قوموں کے ساتھ پیرس تک پہنچ گئی۔

زارشاہی کی اندرونی اور بیرونی پالیسی (۲۵ — ۱۸۱۵ء) — کسان غلامی کے خلاف زبردست عوامی تحریک

وی‌آنا کی کانگرس (۱۵ — ۱۸۱۴ء) نے یورپ کے نقشے کی از سر نو تشکیل کی اور فرانس، جرمنی، اٹلی اور دوسرے ملکوں میں پرانے جاگیرداری نظام اور شاہی خاندانوں کو پھر سے بحال کیا گیا۔ کانگرس کے ایک فیصلے کے مطابق پولینڈ کا وہ حصہ جو سلطنت پولینڈ کہلاتا تھا، روسی سلطنت میں شامل کر لیا گیا۔ انقلابی اور قومی آزادی کی تحریکوں کے خوف سے ۲۶ ستمبر ۱۸۱۵ء کو آسٹریا، پروشیا اور روس ایک رجعت پسند ''مقدس اتحاد،، قائم کرنے پر مجبور ہوئے۔ دوسری یورپی سلطنتیں بھی اس سنگھٹن میں شامل ہو گئیں۔ مقدس اتحاد کے ایک لیڈر کی حیثیت سے الیکساندر اول نے یورپی رجعت پسندی کو

مضبوط کرنا روسی خارجہ پالیسی کا مقصد بنایا — زار شاہی روس نے ''یورپ کی پولیس،، کا رول ادا کرنا شروع کر دیا جو روسی جاگیرداروں کے مفاد کے لئے بہت اچھا تھا کیونکہ وہ نئے انقلابی ہنگاموں سے ڈرتے تھے— تحفظ وطن کی پہلی جنگ نے عوام میں بیداری پیدا کر دی تھی— جنگ کے بعد کسان یہ آس لگائے بیٹھے تھے کہ ان کو ''آزادی،، ملے گی جس کے وہ مدتوں سے منتظر تھے لیکن جاگیرداری نظام کے رگ و پے میں جو انتشار سرایت کر چکا تھا اس کی وجہ سے مظالم اور لوٹ کھسوٹ میں اور اضافہ ہو گیا— زار شاہی نے عوام کے بڑھتے ہوئے غم و غصے سے ڈرکر کھلم کھلا رجعت پسندی اور دہشت کی پالیسی اختیار کی— جس نراج کا دور دورہ ملک میں تھا اس کا نام کاؤنٹ اراکچیئف کے نام پر ''اراکچیئف شچنا،، پڑا کیونکہ وہی دہشت پھیلانے والوں کا سردار تھا— ''اراکچیئف شچنا،، کا سب سے وحشیانہ مظہر فوجی بستیوں کا قیام تھا جن کا مقصد بالکل تیار محفوظ فوج کا حصول تھا — اس طرح فوجی اخراجات بھی زیادہ نہیں ہوتے تھے اور عوامی تحریکوں کے مقابلے کے لئے ایک طاقت بھی تیار رہتی تھی — سرکاری کسان غلاموں کو ان بستیوں میں بسا دیا گیا تھا جہاں وہ کھیتی باڑی کے کام کے ساتھ ساتھ فوجی تربیت بھی پاتے تھے اور



بید بازی کی سزا (تین گنکا رجمنٹ کے البم سے)

ان کو بارکوں کی فوجی زندگی کی پابندی بھی کرنا پڑتی تھی — ذرا سی بھی خلاف ورزی پر سخت سزائیں دی جاتی تھیں — کسانوں نے اس طریقے کے خلاف احتجاج کیا اور ۱۸۱۷ء اور ۱۸۱۸ء میں اس کی وجہ سے نووگورود گبرنیا اور یوکرین میں سخت ہنگامے ہوئے — ۱۸۱۹ء میں چوگوئیف کے قریب ایک فوجی بستی میں زبردست بغاوت پھوٹ پڑی — ۲۰ — ۱۸۱۸ء کے دوران آزوف کے علاقے میں اور دون کے پار نوآباد کسانوں کو کسان غلام بنانے کے خلاف عوامی احتجاجی تحریک اٹھہ کھڑی ہوئی اور ڈھائی سو سے زیادہ گاؤں میں پھیل گئی — ۱۸۲۲ء میں الیکساندر اول نے ایک حکم جاری کیا جس کے ذریعے پھر جاگیرداروں کے اس پرانے حق کی توثیق کی گئی کہ وہ اپنے کسان غلاموں کو عدالت میں باقاعدہ مقدمہ چلائے بغیر سائبیریا بھیج سکتے ہیں — اس سے مظالم میں اور اضافہ ہو گیا — فوج میں متواتر فوجی مشق اور بے رحمانہ ضابطے کی وجہ سے بےچینی پھیل گئی — ۱۸۲۰ء میں سینٹ پیٹرس برگ میں سیمیونوفسکی رجمنٹ کے سپاہیوں نے سب سے بڑا ہنگامہ کر دیا — ترقی پسند افسروں نے بھی ''اراکچیئف شچنا،، کے خلاف احتجاج کیا اور بہت سے افسر اپنے خیالات کی وجہ سے فوج سے نکال دئے گئے —

نظریاتی میدان میں بھی رجعت پسندی رنگ لائی اور اسکول چرچ کی نگرانی میں دے دئے گئے، ترقی پسند پروفیسروں پر مظالم کئے گئے، سنسرشپ کڑی ہو گئی اور مذہبی کٹرپن اور تصوف کا پروپیگنڈا ہونے لگا — بہرحال کسی ظلم اور دباؤ سے بھی عوام کی تحریک آزادی نہ رکی اور روس میں انقلابی خیالات کی ترقی کو کوئی طاقت نہ ختم کر سکی —

دسمبریوں کی بغاوت

۱۸۱۲ء کی تحفظ وطن کی جنگ اور اس کے بعد کے زمانے میں کسان غلامی کے خلاف عوامی تحریک میں شدت کی وجہ سے روس کے چنیدہ دانش‌وروں پر گہرا اثر پڑا جو اشرافیہ میں سے تھے — یہ لوگ فرانسیسی بورژوا انقلاب کے خیالات، روس کے اولین انقلابی رادیشچیف کی تصانیف اور غیر ملکی ماہرین تعلیم کے سائے میں پلے بڑھے تھے — زیادہ ترقی پسند لوگ کسان غلامی کی مذمت سے آگے بڑھ گئے اور انہوں نے مطلق‌العنان حکومت کا تختہ الٹ دینے اور روس

میں انقلابی تبدیلیاں کرنے کے خیال کو اپنایا۔ ۱۴ - ۱۸۱۳ء کی غیر ملکی مہموں میں جو تجربات ہوئے تھے اور مغرب ۲۱ - ۱۸۲۰ء میں جن انقلابی واقعات سے دو چار ہوا تھا، ان سب نے اس خیال کو اور تقویت پہنچائی۔ انقلابی خیالات رکھنے والے افسروں نے ۱۸۱۶ء میں ''نجات لیگ،، کے نام سے اپنی پہلی خفیہ انجمن بنائی جس سے ۱۸۱۸ء میں ایک اور انجمن ''بہبودی لیگ،، پیدا ہوئی۔ ۱۸۲۱ء میں دو نئی انجمنیں ــــ ''شمالی،، (سینٹ پیٹرس برگ میں) اور ''جنوبی،، (یوکرین میں) وجود میں آئیں۔ ۱۸۲۳ء میں ''متحدہ سلاف کی انجمن،، بھی یوکرین ھی میں قائم ہوئی۔ حالانکہ دواریانستوو (اشرافیہ) کے انقلابیوں میں متعدد مسائل پر اختلاف تھا لیکن ایک بات میں وہ بالکل متفق تھے یعنی مطلق العنان حکومت کا تختہ الٹنا اور کسان غلامی کو ختم کرنا۔ ''جنوبی انجمن،، کے ممبر جن کا قائد پیسٹل تھا ریپبلک کے حامی تھے اور ''شمالی انجمن،، کے حامیوں میں دستوری بادشاہت چاہنے والوں کی اکثریت تھی جن کی قیادت موراویوف کر رہا تھا۔ حالانکہ اس انجمن میں بھی ریپبلک کے حامیوں کا ایک اھم گروہ ریلیئف کی قیادت میں موجود تھا جو ۱۸۲۳ء میں اس گروہ کا لیڈر ہوا تھا۔ دسمبریوں کے پاس کسانوں کے مسئلے کے مختلف حل تھے۔ پیسٹل کا منصوبہ یہ تھا کہ کسانوں کو آزادی دی جائے اور ان کو آراضی فراھم کی جائے جس کا کچھہ حصہ جاگیرداروں کی زمینیں ضبط کر کے حاصل کیا جائے۔ موراویوف کے منصوبے کے مطابق کسانوں کو بلازمین یا فی خاندان دو دے‌سیاتینا کی چھوٹی سی آراضی دے کر آزاد کیا جائے۔ یہ انقلابی جو اشرافیہ طبقے سے آئے تھے طبقاتی پابندیوں میں گرفتار تھے کیونکہ عوام سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ انھوں نے عوام کے نام پر انقلاب کی تیاریاں تو کیں لیکن یہ ایسا انقلاب تھا جس میں عوام خود شریک نہ تھے۔ ان میں زیادہ تر فوجی افسر تھے اور یہ امید رکھتے تھے کہ وہ ان دستوں کی مدد سے جو ان کے زیر کمان تھے انقلاب کر لیں گے۔

الیکساندر اول کی اچانک موت اور زار کے بھائی اور وارث کونستانتین کے تخت پر بیٹھنے سے انکار نے سرکاری حلقوں میں بڑی افراتفری پھیلا دی اور انقلابیوں نے یہ دیکھہ کر جلد بازی سے کام لیا۔ ۱۴ دسمبر ۱۸۲۵ء کو جب نیا زار نکولائی اول فوج سے حلف وفاداری لینے والا تھا تو ''شمالی انجمن،، کے ممبروں نے سینٹ پیٹرس برگ میں بغاوت کر دی۔ سنیٹ کے چوک میں انقلابی



چیتا جیل (دسمبری انینکوف کی ڈرائنگ کی نقل)

افسروں کی اپیل پر تین ہزار سے زیادہ سپاہی جمع ہو گئے — لیکن عوام کی شرکت کے بغیر اس بغاوت کا نتیجہ ناکامی تو ہونا ہی تھا — باغیوں نے کئی گھنٹے تک زار کی وفادار فوجوں کا چوک پر ڈٹ کر مقابلہ کیا لیکن توپ خانے نے ان کے پیر اکھاڑ دئیے — ۲۹ دسمبر ۱۸۲۵ء کو ''جنوبی انجمن،، کی قیادت میں چیرنیگوف رجمنٹ نے یوکرین کے ضلع واسیلکوف میں بغاوت کی — اس کو ۳ جنوری ۱۸۲۶ء کو کووالیوفکا کے گاؤں کے قریب ہار ہوئی — دسمبری تحریک کے پانچ لیڈروں پیسٹل، موراویوف اپوستول، بستوژیف ریومن، کاخوفسکی اور ریلیئف کو جولائی ۱۸۲۶ء میں پھانسی دے دی گئی اور دوسرے دسمبریوں کو قید بامشقت یا سائبیریا میں جلا وطنی کی سزا ملی — بغاوت میں حصہ لینے والے بہت سے سپاہیوں کو کوڑوں سے پیٹا گیا اور افسروں کی تنزلی کرکے قفقاز بھیج دیا گیا — چیرنیگوف رجمنٹ کے سپاہی بھی قفقاز میں تعینات کئے گئے —

دسمبری بغاوت روس کی زار شاہی حکومت کے خلاف وہ پہلا انقلابی اقدام تھی جس میں سیاسی خیالات موجود تھے اور جس کی تنظم خفیہ سیاسی جماعت نے کی تھی — اس بغاوت نے انقلابی تحریک کی تاریخ میں دواریانستوو کے دور کا آغاز کیا — یہ دور ۱۸۶۱ء تک چلتا رہا —

زار شاہی کی اندرونی پالیسی
(انیسویں صدی کی دوسری چوتھائی میں)

زار نکولائی اول (دور حکومت ۵۵ — ۱۸۲۵ء) نے اپنی تخت نشینی کا جشن دسمبریوں کے خون سے ہولی کھیل کر اور کسانوں کی تحریک کو کچل کر منایا — ۱۲ مئی ۱۸۲۶ء کو ایک مخصوص اعلان کے ذریعہ اس نے ''آزادی کی تمام باتوں،، کی تردید کی — نئے زار نے دیکھا کہ کسان غلامی کو برقرار رکھنے کی ضمانت مطلق العنان حکومت کو مضبوط کرنے اور حکومت کو سختی کے ساتھ مرکزی بنانے ہی میں ہے — اس نے خفیہ پولیس کو بڑھا کر اور ''آزاد خیالوں،، پر ظلم توڑ کر اس میں اور بھی اضافہ کیا — اندرونی پالیسی کی اس لائن کی وجہ سے ۱۸۲۶ء میں شاہی وزارتوں میں ایک ''تیسرے شعبے،، کا اضافہ ہوا جو سیاسی پولیس کی رہنمائی کرتا تھا — رجعت پسندی کے اس حملے کے ساتھ ساتھ کلچر اور تعلیم کے خلاف بھی مہمیں چلائی گئیں اور ترقی پسند دانش وروں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا — ۱۸۲۶ء میں سنسرشپ کے نئے قواعد شائع کئے گئے جن کو لوگ ''آہنی قواعد،، کہتے تھے — یونیورسٹیوں پر سیاسی نگرانی بھی اور سخت ہو گئی — نکولائی اول نے یہ کوشش کی کہ وہ حکومت کی مشین کو بے عیب بنائے اور ''بغاوت،، کے خلاف روک ٹوک کے لئے اس میں لوچ پیدا کرے — چوتھے عشرے میں قوانین کی ترتیب اور حکومت کے مقامی اداروں پر وقتاً فوقتاً نظرثانی کا مقصد یہی تھا — بہر نوع ان اقدامات سے وہ زبردست برائیاں دور نہیں ہوئیں جو زار شاہی دفتری حکومت کا کردار بن چکی تھیں — نکولائی اول کے دور میں سرکاری عمال کی زبردست فوج اور بھی بڑھ گئی جو ملک کے بجٹ کا کافی حصہ چٹ کر جاتی تھی —

کسان غلامی میں انتشار کی وجہ سے اشرافیہ کے معیار میں جو کمی پیدا ہوئی تھی اس کو بہتر بنانے کے لئے زار کی حکومت نے تباہ حال اور غریب جاگیرداروں کو قرضے اور عطئے دئے — ساتھ ہی ایسے اقدامات کئے گئے جن سے آبادی کے دوسرے حصوں کو اشرافیہ کے طبقے میں داخل ہونے سے روکا جا سکے — نکولائی اول کسانوں کی تحریک پھیلنے سے پریشان تھا — اس نے اپنے مشیروں کو ایسی ترکیبیں نکالنے کا حکم دیا جو دیہی فضا کی بے چینی

کم کر سکیں اور کسانوں اور جاگیرداروں کے درمیان ٹکراؤ میں تخفیف ہو۔ وہ نام نہاد خفیہ کمیٹیاں جو اصلاحات کے مسودے تیار کرنے کے لئے مقرر ہوئی تھیں کسان غلامی کی بنیاد کو ہاتھ لگانے سے ڈرتی تھیں چنانچہ انہوں نے ادھوری کارروائی کی۔ ۱۸۳۷ء اور ۱۸۴۱ء کے درمیان ریاستی ملکیت کے وزیر کسیلیئف نے سرکاری کسان غلاموں کے انتظام میں اصلاح کی جس کی وجہ سے ایک حد تک ان انتظامی اداروں کے نظام میں باقاعدگی پیدا ہوئی جو سرکاری ملکیت کے دیہاتوں پر حکومت کرتے تھے لیکن اس کے ساتھ ہی گاؤں پر دفتری عملے کی نگرانی بھی بڑھ گئی اور اس کے کسان باشندوں کا غلاموں کی حیثیت سے استحصال ہوتا رہا۔ ۱۸۴۲ء میں کسانوں کے فرائض کے متعلق ایک حکم جاری کیا گیا جس کے مطابق جاگیرداروں کو اپنے کسانوں سے ایسے معاہدے کرنے کی اجازت دی گئی جن سے کسانوں کو کچھ ذاتی حقوق مل گئے حالانکہ اب بھی وہ زمین کے استعمال کے معاوضے میں جاگیردار کی خدمت کرنے پر مجبور رہے۔ یہ حکم جاگیرداروں کو بہت گراں گذرا اگرچہ عملی طور پر اس کا نفاذ محدود تھا۔ اسی طرح ''ملکیت کے قوانین،، جو لیتھوینیا، بیلوروس اور مغربی یوکرین میں پانچویں عشرے میں رائج کئے گئے تھے ناکام ثابت ہوئے۔ ان قواعد میں کسانوں کی آراضی کا تعین اور ان کے جاگیردارانہ فرائض کی وضاحت کی گئی تھی۔ چونکہ ان قوانین نے جاگیرداروں کی ملکیت آراضی کا پرانا طریقہ قائم رکھا، بیگار کو جائز گردانا اور کسانوں کو ان کی آراضی کے کچھ حصے سے محروم کر دیا اس لئے کسان نہ تو ان سے مطمئن ہوئے اور نہ کسانوں کی تحریک کمزور پڑی۔ زار شاہی کسان غلامی کے بحران کو حل کرنے میں ناکام رہی۔



سینٹ پیٹرس برگ کے پیٹر اور پال کے قلعہ میں قید تنہائی کی کوٹھری (ایک دسمبری کی ڈرائنگ)

جولائی ۱۸۳۰ء میں فرانس میں انقلاب ہوا اور پھر بلجیم میں — نومبر ۱۸۳۰ء میں پولینڈ میں بغاوت کے شعلے بھڑک اٹھے — یہ بغاوت سال بھر تک جاری رہی جس کو زار کی فوج بڑی مشکل سے دبا سکی — ۱۸۳۰ – ۳۱ء میں یہ بغاوت لیتھوینیا تک پھیل گئی — چوتھے عشرے کی ابتدا میں روس بھر میں ہیضے کی وبا کے دوران قرنطینی اقدامات کے سلسلے میں "ہیضاوی بلوے" ہوئے — دراصل یہ تھا کسان غلامی اور زار کی ظالمانہ حکومت کے خلاف عوامی احتجاج جو بلا کسی تنظیم کے اچانک ہوا تھا — سب سے بڑے ہنگامے تمبوف، سینٹ پیٹرس‌برگ اور استاریا روسہ میں (نووگورود کی فوجی بستیوں کی بغاوت) ہوئے — اسی زمانے میں یوکرین میں بھی کسانوں نے مسلح بغاوتیں کیں جہاں پدولیا اور وولہینیا کے کسانوں نے اوستم کرمیلیوک کی قیادت میں مسلح ہوکر لڑائیاں لڑیں — کسانوں کے ہنگاموں کا اثر وسیع علاقے پر پڑا اور ہزاروں آدمیوں نے اس میں حصہ لیا — ۱۸۴۹ء میں کورسک گبرنیا کے پوتیول ضلع میں چھہ جاگیرداروں کے دس ہزار کسان غلاموں نے ایک ساتھہ بغاوت کی — سرکاری کسان غلاموں اور ایسے کسان غلاموں نے جو مختلف کارخانوں کو الاٹ کر دئے گئے تھے مقامی سرکاری عمال اور جاگیرداروں کے کارندوں کے ظلم اور خون چوسنےوالی کارروائیوں کے خلاف احتجاج کیا — اکثر یہ ہنگامے جھڑپوں کی صورت اختیار کر لیتے اور ان کو فرو کرنے کے لئے تعزیری فوجی دستے تعینات کئے جاتے — ۱۸۴۱ء اور ۱۸۴۲ء میں فوجی دستوں کو اکثر والگا اور اورال کے علاقوں میں ایسے کسانوں سے مقابلہ کرنا پڑا جو چوبوں اور ہنسیوں اور کبھی کبھی بندوقوں سے مسلح ہوتے تھے — کسانوں کی تحریک بڑھتی ہی گئی — ۱۸۲۶ء اور ۱۸۳۴ء کے درمیان کسانوں کے ۱۴۵ ہنگامے ہوئے جن کی تعداد ۱۸۴۵ء اور ۱۸۵۴ء کے درمیان بڑھہ کر ۳۴۸ ہوگئی —

غیر روسی علاقوں میں جاگیرداری دشمن تحریک نے نئی صورت اختیار کی — یہاں کسانوں نے جاگیرداروں کی لوٹ کھسوٹ اور نوآبادیاتی مظالم دونوں کے خلاف بغاوت کی — ۱۸۴۱ء میں لیتویا اور جارجیا دونوں کے کسانوں نے عام بغاوت کی — کزاک فوجی بستیوں کی توسیع اور نئے نئے علاقے حاصل کرنے کے لئے زارشاهی کی وحشیانہ پالیسی کا نتیجہ یہ ھوا کہ قفقاز کے پہاڑی

باشندوں نے اچانک بغاوت کر دی ـ تیسرے عشرے میں ابخازیا، کباردا اور اوسیتیا نے زبردست بغاوتیں کیں ـ چیچنا اور داغستان کی پہاڑیوں میں آزادی کی جد و جہد نے پیری مریدی کی صورت اختیار کر لی جو اسلام کا ایک رجعت پسند رجحان تھا ـ اس کے ذریعہ تمام ''کافروں،، کو ختم کرنے کے لئے جہاد کی تبلیغ کی جاتی تھی ـ اس میں تمام سماجی طبقوں کے لوگ شامل تھے جن کے اندرونی تضاد نے زار کی مسلح فوجوں کے مقابلے میں انہیں کمزور کر دیا ـ ۱۸۳۴ء سے ۱۸۵۹ء تک زار کے نوآبادیاتی نظام کے خلاف داغستان اور چیچنا کے پہاڑی باشندوں کی جد و جہد شمیل کی قیادت میں چلتی رہی ـ پانچویں عشرے میں مزدوروں کے ہنگامے (مثلاً اورال میں) بڑھ گئے ـ ان کے اقدامات میں بمقابلہ کسانوں کے زیادہ ایکا اور عزم تھا ـ

۱۸۴۸ء اور ۱۸۴۹ء میں مغربی یورپ کے ممالک کے انقلابوں نے اس دور کی کسانوں کی تحریک کو اور بھڑکا دیا اور روس میں کسان غلامی کی مخالفت عام ہو گئی ـ

سماجی اور سیاسی جد و جہد (انیسویں صدی کے چوتھے اور پانچویں عشرے میں)

کسان غلامی کا بحران شدت اختیار کرتا گیا چنانچہ اشرافیہ کے اس گروہ نے جو بورژوا رشتوں کے حلقے تک پہنچ گیا تھا یہ سوال اٹھایا کہ اوپر سے اصلاحات کرکے کسان غلامی ختم کر دی جائے اور جاگیردارانہ بادشاہت کو بورژوا بادشاہت میں تبدیل کردیا جائے ـ یہ بات ان جھگڑوں سے ظاہر ہوتی ہے جو ان آزاد خیال دانش وروں کے مختلف گروہوں میں ہو رہے تھے جو چوتھے عشرے کے آخر میں وجود میں آئے تھے ـ ایک گروہ جس کو لوگ ''مغربی،، کہتے تھے یورپی بورژوا نظاموں کا حامی تھا تو دوسرا گروہ جو ''سلاوفیل،، کہلاتا تھا روسی خصوصیات قائم رکھنے پر مصر تھا ـ ''مغربی،، (کاویلن، چچیرین، بوتکن اور کورش وغیرہ) برطانیہ اور فرانس کی بورژوا پارلیمنٹری بادشاہتوں کو اپنا آدرش بنائے ہوئے تھے اور ''سلاوفیل،، (کیریئفسکی، خومیاکوف اور دو بھائی اکساکوف وغیرہ) دیہی کمیون اور دیہی پدری نظام زندگی کے حامی تھے ـ ''سلاوفیل،، پدری نظام اور یونانی کلیسا کو ''فرسودہ مغرب کے تباہ کن اثرات،، اور ''پرولتاری ناسور،، سے روس کی نجات کی کنجی سمجھتے تھے ـ اپنے تمام اختلافات کے

باوجود ''مغربی،، اور ''سلاوفیل،، ایک خاص بات پر متفق تھے — وہ اوپر سے کسان غلامی کو ختم کرنے اور جاگیرداری نظام اور بادشاہی کو برقرار رکھنے کے حق میں تھے — یہ دونوں انقلابی تحریک سے ڈرتے تھے —

ترقی پسند روسی دانش‌ور کسان غلاموں کے مالک جاگیرداروں اور لبرل لوگوں کی مخالفت کر رہے تھے وہ انقلاب کے ذریعہ زارشاہی کا تختہ الٹنے اور کسان غلامی کو بالکل ختم کر دینے کے حق میں تھے — ''انقلابی اشرافیہ،، کی نئی نسل کے لوگ مثلاً ہرتسن اور اوگاریف دسمبریوں سے آگے بڑھ گئے کیونکہ انہوں نے سماج کی انقلابی تبدیلی میں عوام کے رول کو محسوس کیا — پھر بھی ان معاملات میں بلینسکی کے خیالات زیادہ جچے تلے تھے — بقول لینن اس نے یہ اعلان کیا کہ ''ہماری آزادی کی تحریک میں اشرافیہ کو ہٹاکر اس کی جگہ مختلف طبقاتی نوعیت کے دانش‌ور لئے جائیں گے،، — لینن نے یہ بھی کہا کہ بلینسکی کا وہ مشہور خط جو انہوں نے گوگول کو لکھا تھا وہ غیرسنسرشدہ پریس کی بہترین تحریروں میں سے ہے — اس خط میں بلینسکی نے انتہائی غم و غصے کے ساتھہ گوگول کے ان رجعت پسند اور کسان غلاموں کی ملکیت کی حمایت کرنےوالے خیالات پر کڑی تنقید کی تھی جن کا اظہار گوگول نے اپنی کتاب ''دوستوں کی خط و کتابت سے منتخبہ اقتباس،، میں کیا تھا جو اس کے روحانی بحران کے زمانے میں لکھی گئی تھی — مادی نظریات اور یوٹوپیائی خیالات کے پروپیگنڈے، کسان غلامی اور زارشاہی کی جرات آمیز پردہ‌دری، عوام کی روشن خیالی اور سماجی آزادی کے لئے انتھک جد و جہد —— ہرتسن، اوگاریف اور بلینسکی کی ان ہمہ‌گیر سرگرمیوں نے روس میں انقلابی جمہوری خیالات کی تشکیل میں بڑا رول ادا کیا — ہرتسن اور بلینسکی کے خیالات اس انقلابی حلقہ پر بھی بہت اثرانداز ہوئے جو ۱۸۴۵ء میں سینٹ پیٹرس‌برگ میں پیتراشیفسکی کے زیر قیادت قائم ہوا تھا — اس حلقے سے اس سماجی، سیاسی اور نظریاتی تلاش کا پتہ چلتا ہے جس میں اس دور کے ڈیموکریٹ سرگرداں تھے — یہ ڈیموکریٹ تعلیم یافتہ طبقے کی پیداوار تھے — اس حلقے کے بعض ممبر عوامی انقلاب کے خیال کی حمایت کرتے تھے اور عام کسانوں، مزدوروں اور فوجیوں کو بغاوت پر اکسانے کی امید رکھتے تھے — ۱۸۴۹ء میں یہ حلقہ ٹوٹ گیا — ۱۸۴۸ء اور ۱۸۴۹ء میں مغرب کے انقلابوں کی شکست کے بعد ہرتسن نے یہ یوٹوپیائی نظریہ پیش کیا کہ روس سرمایہ‌داری

کی منزل سے پہلو بچاکر گذر سکتا ہے اور کسان کمیونوں کے ذریعہ براہ راست سوشلزم تک ترقی کر سکتا ہے۔ لینن نے کہا ہے کہ ہرتسن کے یوٹوپیائی نظریات میں سوشلزم کا شائبہ تک نہ تھا۔

زار شاہی کی خارجہ پالیسی
(انیسویں صدی کی دوسری چوتھائی میں)

اس دور میں بھی زار شاہی نے یورپ میں انقلاب کے خلاف جد وجہد کو اپنی خارجہ پالیسی کا خاص نکتہ بنائے رکھا۔ نکولائی اول نے ''یورپ کی پولیس،، کا رول ادا کرتے ہوئے ۱۸۳۱ء میں پولستانی بغاوت کو بڑی بے دردی سے کچل دیا اور ۱۸۴۹ء میں آسٹریا کے رجعت پسندوں کے ساتھہ مل کر ہنگری کا انقلاب دبایا۔ اس نے ''مقدس اتحاد،، میں از سر نو جان ڈالنے کی کوشش کی جو یورپی انقلابوں کی وجہ سے دم توڑ چکا تھا۔ چنانچہ روسی زار نے پروشیا اور آسٹریا کی رجعت پسند سلطنتوں سے قریبی تعلقات قائم رکھے۔

ساتھہ ھی زار شاہی نے یہ کوشش کی کہ وہ کسان غلامی کے اندرونی بحران کو جڑ سے ختم کر دے، جاگیردارانہ استحصال کے حلقے کو وسیع کرے اور ملک کے اندر کشیدگی کم کرے۔ چنانچہ اس نے ''مشرقی مسئلے،، کے متعلق زیادہ سرگرمی کا اظہار کیا کیونکہ یہ توقع تھی کہ آبنائے باسفورس اور درۂدانیال پر اس کا کنٹرول ہو جائیگا، بلقان میں وہ اپنا سیاسی اثر قائم کر لیگی اور ماورائے قفقاز میں مقبوضات کی توسیع ہو سکیگی۔ لیکن فتوحات کے یہ زارشاہی منصوبے برطانیہ عظمی اور دوسرے یورپی ممالک کے جارحانہ منصوبوں سے ٹکرا گئے۔ اس کے علاوہ شاہ‌ایران اور سلطان ترکی دونوں انتقام لینے کے درپے تھے۔ ان تمام باتوں کا نتیجہ سیاسی اور فوجی جھڑپوں میں ظاہر ہوا جو مشرق میں ترکی کی غلامی کے خلاف یونانیوں کی بغاوت کی وجہ سے تیسرے عشرے میں اکثر ہونے لگیں۔ برطانوی سیاست مشرق قریب میں روس کے طاقتور بننے سے خائف تھی اور یونان کے مسئلے سے اس کی توجہ ہٹانا چاہتی تھی۔ اس لئے اس نے ماورائے قفقاز میں روس پر حملہ کرنے کےلئے شاہ ایران کو مدد دی۔ ۱۸۲۶ء – ۲۸ کی روس و ایران کی جنگ میں روسی فوجوں نے ایریوان اور نخچوان کی خان شاہیوں کو فتح کرلیا اور تبریز پر قبضہ کرکے

شاہ ایران کو ۱۸۲۸ء میں ترکمان چائے کا معاہدۂ امن کرنے پر مجبور کیا۔ اس معاہدے کے مطابق مشرقی آرمینیا روسی سلطنت میں شامل ہو گیا۔

۱۸۲۸ء میں روس و ترکی کی جنگ چھڑ گئی۔ اس جنگ میں ڈنیوب کا مخرجی علاقہ، قفقاز میں بحیرۂ اسود کا ساحل اور اخالتسکھہ صوبہ اس جارجیا میں ملا دیا گیا جو پہلے سے روسی سلطنت میں تھا۔ ایڈریانوپول کے معاہدے کی رو سے ۱۸۲۹ء میں لڑائی ختم کر دی گئی۔ سربیا، مولداویہ اور ولاحیا کو اندرونی خود مختاری مل گئی اور یونان کو آزادی۔ ۱۸۳۰ء میں یونان کے آزاد ریاست ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔

ترکی اور مصر کی لڑائی میں مداخلت کرنے کے لئے نکولائی اول نے ایک روسی مہم باز فوج باسفورس کے ساحل پر اتار دی۔ ۱۸۳۳ء میں روس نے ترکی کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ انکیار اسکیلےسی کا معاہدۂ اتحاد و باہمی امداد کرے۔ اس معاہدے کی ایک اہم شرط یہ تھی کہ دوسرے ملکوں کے جنگی جہازوں کے لئے درۂ دانیال کو بند رکھا جائیگا۔ بہرحال ۱۸۴۱ء میں معاہدے کی یہ شرط معاہدۂ آبنائے کے ذریعے ختم کر دی گئی جو لندن کی بین اقوامی کانفرنس میں حکومت برطانیہ کے تجویز پر منظور کیا گیا تھا۔

۱۸۴۶ء میں بڑے جوز کے قزاخ بھی روسی سلطنت کے ماتحت آ گئے اور اس طرح روس اور قزاخستان کا وہ الحاق مکمل ہو گیا جو اٹھارھویں صدی میں شروع ہوا تھا۔ روسی معاشی اور تہذیبی تعاون کے زیر اثر صدیوں پرانی اور الگ تھلگ قزاخ معیشت میں فرق پڑا اور بہت سے خانہ بدوش قزاخ ایک جگہ آباد ہو گئے۔

جنگ کرائمیا (۱۸۵۳ – ۵۶ء)

مشرق قریب میں اپنا اپنا حلقۂ اثر قائم کرنے کے لئے یورپی طاقتوں میں جو رقابت چل رہی تھی اس کی وجہ سے مشرقی مسئلے نے اور نازک صورت اختیار کر لی جس کا نتیجہ ۱۸۵۳ – ۵۶ء میں کرائمیا کی جنگ ہوا۔ اس کی ابتدا تو روس و ترکی کے درمیان جنگ سے ہوئی لیکن بعد کو یہ روس کے خلاف برطانیہ، فرانس، ترکی اور ساردینیا کی جنگ ہو گئی جس میں آسٹریا اور پروشیا غیر جانبدار لیکن روس کے خلاف تھے۔ جنگ کی ابتدائی منازل میں روسی بیڑے نے امیرالبحر نخیموف کی کمان میں سینوپ کے مقام پر شاندار فتح حاصل کی

[۱۸ (۳۰) نومبر ۱۸۵۳ء] — برطانیہ اور فرانس کے جنگی جہازوں نے جو حملے جزائر سولوویتسکی اور پیتروپاولوفسک (کمچاتکا) اور اودیسا پر کئے وہ مقامی روسی فوجوں نے پسپا کر دئے — ۱۸۵۴ء کی خزاں سے فوجی سرگرمیوں کا زور کرائمیا ہی میں رہا جہاں دشمن کی مہم‌باز طاقتوں نے سیواستوپول کا محاصرہ کر رکھا تھا — سیواستوپول کے محافظ گولہ‌بارود اور سامان جنگ میں دشمن سے کمزور تھے لیکن اپنے استقلال، جنگی صلاحیتوں اور طریقۂ جنگ میں کہیں زیادہ بہتر ثابت ہوئے — روسی بیڑے کے کئی جہاز ڈبو دئے گئے تاکہ خلیج سیواستوپول کا راستہ دشمن کے لئے رک جائے — ڈوبے ہوئے جہازوں کی توپیں خشکی پر لگا دی گئیں اور ملاح اس فوج کا حصہ بن گئے جس نے شہر کا دفاع ۳۴۹ دن کے محاصرے (اکتوبر ۱۸۵۴ء سے اگست ۱۸۵۵ء تک) میں بڑی جرأت اور بہادری سے کیا — اس جنگ نے جاگیردارانہ روس کی ٹکنیکل اور معاشی پسماندگی کا پول کھول دیا اور یہ واضح کر دیا گیا کہ زارشاہی حکومت فرسودہ ہو چکی ہے — بہرحال روس دشمن اتحادیوں کی فوجیں اپنے بہتر اسلحہ اور سامان جنگ کے باوجود جلد کوئی فتح نہ حاصل کر سکیں اور لڑائی طول پکڑ گئی — اس جنگ کا خاتمہ ۱۸۵۶ء کے معاہدۂ پیرس پر ہوا جس کے شرائط روس کے لئے بہت سخت تھے — اس کو بحیرۂ اسود میں بحری بیڑا رکھنے کی ممانعت کر دی گئی لیکن علاقے کا زیادہ نقصان نہیں ہوا — صرف دریائے ڈنیوب کے دہانے کا علاقہ ہاتھ سے جاتا رہا —

کرائمیا کی جنگ نے یہ بات ظاہر کر دی کہ کسان غلامی کا پورا معاشی اور سیاسی نظام ناکارہ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے عوام میں بے چینی پیدا ہو گئی — جنگ کے دوران کسانوں کی جاگیرداری دشمن تحریک اور مضبوط ہو گئی تھی خصوصاً کیئف کے گبرنیا میں جہاں کسانوں نے فوجی بھرتی کے سلسلے میں بیگار کرنے اور جاگیرداروں کی بات ماننے سے انکار کر دیا — کسان دشمنوں کے خلاف اپنے ملک کی حفاظت کے لئے تیار تھے لیکن ان کا مطالبہ یہ تھا کہ ان کو غلام کسان نہیں بلکہ ''آزاد کزاک،، مانا جائے — جنگ کے بعد بھی کسانوں کے ہنگامے زیادہ پھیلتے گئے اور ملک کے مختلف حصوں میں ہونے لگے — ۱۸۵۷ء میں مغربی جارجیا میں، ۱۸۵۸ء میں اسٹ لینڈ، لیتھوینیا اور بیلوروس میں، ۱۸۵۹ء میں والگا کی وادی خصوصاً وسطی گبرنیاؤں میں یہ ہنگامے ہوئے — عوامی تحریک میں اضافے کے ساتھ ساتھ

انقلابی ڈیموکریٹوں کی سرگرمیاں بھی بڑھنے لگیں — ۱۸۵۳ء میں ہرتسن نے لندن میں ''آزاد روسی پریس،، قائم کیا جہاں سے اس نے اعلانات شائع کئے — اس کے بعد مجموعۂ مضامین ''پولیارنیا زویزدا،، (قطبی ستارہ) ۱۸۵۵ء سے شائع ہوتا رہا اور ۱۸۵۷ء سے ''کولوکول،، (گھنٹا) شائع ہونے لگا جس کے متعلق لینن نے کہا ہے کہ وہ کسانوں کی حمایت میں پہاڑ کی طرح اٹل تھا — سینٹ پیٹرس برگ میں چرنی‌شیفسکی اور دوبرولیوبوف بڑی کامیابی کے ساتھ انقلابی کام کر رہے تھے اور قانونی طور پر جائز پریس کو اپنے انقلابی پروپیگنڈے کے لئے بڑی خوبی سے استعمال کرتے تھے — جو رسالہ وہ ''ہم‌عصر،، (سوورمینک) کے نام سے نکالتے تھے وہ ہرتسن کے رسالے ''گھنٹا،، کی طرح ترقی‌یافتہ اور پڑھے لکھے روسیوں میں بہت مقبول تھا —

روسی تہذیب (انیسویں صدی کے پہلے نصف حصے میں)

جاگیرداری نظام کے بڑھتے ہوئے انتشار اور نئے سرمایہ‌دارانہ رشتوں کے ارتقا کے ساتھ روسی قومی کلچر میں سماجی نقطۂ نظر سے دو مختلف کلچر ظاہر ہوئے — ترقی یافتہ جمہوری اور انقلابی کلچر جو عوامی آزادی کی شدید خواہش کا آئینہ‌دار تھا اور جاگیرداروں کا رجعت پسند کلچر جو اس کے سخت خلاف تھا —

ملک کی معاشی ترقی اور انتظامی مشین کی بڑھتی ہوئی پیچیدگی نے حکومت کو تعلیمی اداروں کی تعداد بڑھانے پر مجبور کیا — ماسکو یونیورسٹی کے علاوہ جس کی بنیاد ۱۷۵۵ء میں پڑی تھی، سینٹ پیٹرس برگ، قازان، خارکوف اور دیرپت (تارتو) میں انیسویں صدی کی ابتدا میں یونیورسٹیاں کھولی گئیں — ۱۸۲۸ء میں سینٹ پیٹرس برگ میں ٹکنیکل انسٹی‌ٹیوٹ قائم ہوا — روسی کھوج کرنے‌والوں نے جو دریافتیں کیں ان سے جغرافیہ کی سائنس کی ترقی کا پتہ چلتا ہے — اب روسی عالموں کی توجہ مشین‌سازی اور بجلی کی انجنیرنگ کی طرف گئی — ان کی ہمت افزائی اس ٹکنیکل انقلاب نے کی جو روسی صنعت میں شروع ہوا تھا — اس نئی دلچسپی کی وجہ سے بعض ممتاز تحقیقاتی کارنامے ہوئے —

انقلابی ڈیموکریٹک خیالات پھیلانے کی جد و جہد میں روسی سماجی خیالات نے ترقی کی — ہرتسن اور بلینسکی کی تصانیف نے مادی فلسفے کے معیار کو نئی بلندیاں بخشیں اور روسی اور عالمی کلچر کو تاریخ، قدرتی سائنس، ادبی تنقید، اخلاقیات اور جمالیات میں دولت‌مند بنایا — زار شاہی روس کے حالات کے مطابق



لال چوک — ماسکو (۱۸۴۰ء — لیتھوگراف)

ادب اور آرٹ نے ترقی‌پسند خیالات کے پروپیگنڈے میں اہم رول ادا کیا۔ انتہائی شدید سماجی جد و جہد کا اظہار ادب اور آرٹ کے رجحانات (جو پہلے کلاسیکی، پھر جذباتی اور آخر میں رومانی ہو گئے) میں تبدیلیوں سے ہونے لگا۔

انیسویں صدی کی دوسری چوتھائی میں روسی ادب اور آرٹ کا خاص رجحان حقیقت پسندی ہو گیا جس کی مثال پوشکن، گریبوئیدوف، لرمونتوف اور گوگول کی تصانیف، فیودوتوف اور ایوانوف کی مصوری، گلینکا کی موسیقی اور شچیپکن کے ڈرامائی آرٹ سے ملتی ہے — ترقی پسند روسی کلچر نے یورپی کلچر کے انتہائی ترقی پسند خیالوں کو اپنا کر روس کی دوسری قوموں اور دوسرے غیرملکوں خصوصاً سلافی ملکوں پر بڑا اچھا اثر ڈالا۔

تیسرا باب

سرمایہ دارانہ دور

کسان غلامی کا خاتمہ

انیسویں صدی کے وسط تک ملک کے جاگیردارانہ پیداواری رشتوں اور ترقی پذیر پیداواری طاقتوں کے درمیان تضاد نے جو ٹکراؤ پیدا کر دیا تھا اس نے شدید سماجی اور معاشی بحران کی صورت اختیار کر لی ۔ پرانے پیداواری رشتے جن کی بنیاد زمین کی جاگیردارانہ ملکیت پر تھی ٹکنیکی ترقی اور محنت کی کارگذاری میں روڑا اٹکا رہے تھے، اندرون ملک کے بازار کو چھوٹا کر رہے تھے، سرمائے کے اضافے میں سست رفتاری پیدا کر رہے تھے اور سرمایہ دارانہ طریقۂ پیداوار کو روک رہے تھے ۔ کسان غلامی کے بحران نے عوام کی حالت اور بھی ابتر کر دی جس کی وجہ سے عوامی تحریک آزادی میں اور اضافہ ہوا ۔ روس کے معاشی اور سیاسی ارتقا کے خارجی حالات نے چھٹے عشرے کے آخر میں ملک کے اندر انقلابی صورت حال پیدا کر دی ۔ ان حالات کے پیش نظر، کرائمیا کی جنگ میں ہارنے کے بعد زارشاہی کو ۱۸۶۱ء میں ''زرعی اصلاح،، کرنے پر مجبور ہونا پڑا ۔ الیکساندر ثانی (دور حکومت ۸۱ — ۱۸۵۵ء) نے کہا کہ کسان غلامی کو اوپر سے ختم کر دینا بہتر ہوگا بمقابلہ اس کے کہ نیچے سے اس کے ختم ہونے کا انتظار کیا جائے یعنی کسانوں کی بغاوت ہو ۔ چنانچہ یہ اصلاح عوام کی انقلابی جد و جہد کی ضمنی پیداوار تھی جس سے مجبور ہو کر زارشاہی نے یہ اقدام کیا تھا ۔ لیکن عوامی تحریک پہلے کی طرح اب بھی غیر منظم، منقسم اور مقامی رہی ۔ کسانوں کا کوئی لیڈر نہ تھا ۔ کمزور روسی بورژوا طبقہ انقلابی نہیں تھا اور پرولتاریہ نے ابھی طبقے کی صورت نہیں اختیار کی تھی ۔ ان تمام سرکاری اداروں اور دواریانستوو کی گبرنیا کمیٹیوں کا جو اصلاح کی تیاری میں لگی تھیں واحد مقصد یہ تھا کہ اصلاح کے نفاذ میں

جاگیرداروں کے مفاد کو نقصان نہ پہنچے — کسان غلاموں کے مالکوں اور لبرلوں کے درمیان کشمکش میں صرف درجوں کا فرق تھا کہ مراعات کی شکل کیا ہو — یہ کشمکش حکمراں طبقے کی اندرونی کشمکش تھی — کسان غلاموں کے مالکوں اور لبرلوں کی مخالفت انقلابی ڈیموکریٹ کر رہے تھے جو کسانوں کی مکمل اور فیصلہ کن نجات کے حامی تھے — ۱۸۶۱ء کی اصلاح نے کسان غلامی ختم کر دی — کل سوا دو کروڑ کسان غلام جو جاگیرداروں کی ملکیت تھے آزاد ہوئے لیکن جاگیرداروں کے اقتدار کی بنیاد یعنی دواریانستوو کی زمین کی ملکیت برقرار رکھی گئی — ۱۹ فروری ۱۸۶۱ء کی ''ہدایتوں،، کے ذریعہ کسانوں کو آراضی کی ملکیت دی گئی لیکن یہ قطعات ان سے کہیں چھوٹے تھے جو کسانوں کے پاس اصلاح سے پہلے تھے — وہ زمین جو اصلاح سے پہلے کسانوں کے پاس تھی اس کا چالیس فیصدی تک جاگیرداروں کے حق میں لے لیا گیا — یہ زمین عام طور پر بہترین تھی — صرف ۱۸۸۱ء میں ''خریداری کی کارروائی،، کا نفاذ کیا گیا جس کے مطابق کسانوں کے لئے وہ زمین خریدنا لازمی تھا جو ان کو دی جاتی تھی — زمین کی قیمت اصل سے کافی زیادہ مقرر کی گئی تھی — جب تک ''خریداری کی کارروائی،، مکمل نہیں ہو جاتی تھی اس وقت تک کسان پابند سمجھا جاتا تھا اور اس کو جاگیر کا کام کرنا پڑتا تھا — خریداری کی رقم اور متعدد ٹیکس کسان کے فارم کی آمدنی سے کہیں زیادہ ہو جاتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فارم تباہ ہونے لگے اور کسانوں میں عام طور پر غریبی پھیل گئی — خریداری کی رقم ۱۹۰۷ء تک جمع کی گئی — زمین کی قلت اور ہر سال زمین کے ایسے چھوٹے چھوٹے قطعات کی تقسیم جو ایک دوسرے سے بہت دور ہوتے تھے، پھر بہت سے ٹیکس اور سرکاری فرائض —— ان سب نے ملکر کسانوں کے بندھن اور مضبوط کر دئیے — اصلاح کے بعد بھی کام کے معاوضے میں کسانوں کو لگانی کھیت دینے کا رواج بیگار کا دوسرا روپ تھا — ۱۸۶۳ء میں اس اصلاح کی توسیع کی گئی اور اس میں شاہی جاگیروں کے کسان غلام بھی شامل کر لئے گئے — ۱۸۶۶ء میں سرکاری کسان غلام بھی اصلاح کے تحت میں آ گئے — ۱۸۶۱ء کی ''کسان اصلاح،، وہ بورژوا اصلاح تھی جو کسان غلاموں کے مالکوں نے کی تھی — اس نے سرمایہ‌دارانہ نظام کے ارتقا کے لئے حالات کچھہ سازگار کر دئیے لیکن اصلاح کے بعد بھی کسان غلامی کی بہت سی باقیات روس میں رہ گئیں — غیر روسی علاقوں میں اصلاح کی نوعیت

خاص قسم کی تھی۔ مشرقی یوکرین میں جو زمین جاگیرداروں کے حق میں کسانوں سے لی گئی تھی وہ چالیس فیصدی سے زیادہ تھی اور بحیرۂ اسود کے علاقے میں تیس فیصدی۔ والگا کے قریب کے علاقے میں غیرروسی قومیتوں کے کسانوں کو چھوٹے چھوٹے قطعات دئے گئے تھے۔ قفقاز میں کسان غلامی ۱۸۶۴ء اور ۱۸۷۱ء کے درمیان ایسے حالات میں ختم ہوئی جو اب بھی جاگیرداروں کے لئے زیادہ مفید تھے۔ مثلاً جارجیا کے زمینداروں کو بمقابلہ کسانوں کے سات گنی زمین دی گئی۔ اس کے علاوہ کسان غلاموں کو ذاتی آزادی دینے کے معاوضے میں ان کو ستر لاکھ روبل دئے گئے۔ ۱۹۱۲ء تک قفقاز کے کسانوں پر پابندیاں ختم نہیں کی گئیں اور صرف ۱۹۱۳ء میں قطعات آراضی کی خریداری شروع ہوئی۔ یہاں جاگیرداری نظام کی باقیات زیادہ تھیں اور وسطی گبرنیاؤں سے زیادہ مضبوط بھی۔ بیلوروس، لیتھوینیا اور مغربی یوکرین کے زبردست ہنگاموں اور ۶۴-۱۸۶۳ء کی پولستانی بغاوت نے زار شاہی کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ کسانوں کو کچھ مراعات دے۔ مثلاً ان کی زمین میں اضافہ، زمین کی قیمت خرید میں تخفیف اور پابندیاں ختم کرنا وغیرہ۔

کسان غلامی کے خاتمے کے بعد زارشاہی نے ساتویں اور آٹھویں عشرے میں دوسری بورژوا اصلاحیں بھی کیں۔ مثلاً مقامی حکومت (دیہی ۱۸۶۴ء اور شہری ۱۸۷۰ء)، عدالتوں (۱۸۶۴ء میں نئے عدالتی قاعدے)، مالیاتی نظام (۱۸۶۰ء میں اسٹیٹ بینک کا قیام اور سرکاری کنٹرول کی نئی تنظیم وغیرہ)، فوجی معاملات (۱۸۷۴ء میں عام فوجی سروس کا رواج) وغیرہ میں۔ بہرحال یہ تمام اصلاحیں اس مقصد کے لئے تھیں کہ جاگیردارانہ بادشاہت کو بورژوا بادشاہت میں تبدیل کر دیا جائے۔ حالانکہ مقامی نمائندہ بورژوا اداروں کو بعض کارروائیوں کا اختیار مل گیا تھا پھر بھی زارشاہی دواریانستوو جاگیرداروں کی ڈکٹیٹرشپ کی حیثیت سے برقرار رہی جو سب سے پہلے اپنے مفاد اور حقوق کی حفاظت کرتے تھے۔

ساتویں عشرے میں انقلابی ڈیموکریٹک تحریک

کسان غلاموں کے مالکوں کے مفاد کے لئے زارشاہی نے جو اصلاح کی اس کا اثر یہ ہوا کہ پورے روس میں عوامی تحریک کی ایک نئی لہر دوڑ گئی۔ ۱۸۶۱ء اور ۱۸۶۳ء کے درمیان کسانوں کے تقریباً دو ہزار ہنگامے ہوئے

اور اکثر بغاوت کی حد تک پہنچ گئے اور زار شاہی فوجوں سے جھڑپیں ہوئیں — سب سے بڑی بغاوتیں بیزدنا (قازان گبرنیا) اور کاندیفکا (پینزا گبرنیا) میں ۱۸۶۱ء میں ہوئیں — کسانوں کے بٹے ہوئے اور غیرمنظم اقدامات کامیاب نہیں ہوئے لیکن انقلابی ڈیموکریٹک خیال کے پڑھے لکھے لوگوں پر ان کا اثر کافی ہوا — اس وقت تک روسی انقلابی تحریک کی اگوائی انقلابی اشرافیہ کے ہاتھ سے نکل کر ایسے دانش‌وروں کے ہاتھ میں پہنچ چکی تھی جو اشرافیہ کے افراد نہ تھے بلکہ پیٹی بورژوا طبقے (نچلے درمیانہ طبقے)، سوداگروں، پادریوں کے نچلے طبقے اور کسانوں سے ابھرے تھے (جن کو رازنوچینتسی کہتے تھے) — ۱۸۶۱ء سے لیکر روسی انقلابی تحریک کا ایک نیا دور یعنی بورژوا ڈیموکریٹک دور شروع ہوا جو تقریباً ۱۸۹۰ء تک رہا —

ترقی‌پسند اور روشن خیال طبقے کے انقلابی رجحانات کی جھلک سینٹ پیٹرس‌برگ، ماسکو اور قازان میں طلبا کے ہنگاموں، خفیہ سیاسی حلقوں کے قیام اور غیر قانونی ادب کی نشر و اشاعت (مثلاً ''عظیم روسی،، ''نئی نسل سے،، اور ''نوجوان روس،، وغیرہ) میں ملتی ہے — چرنی‌شیفسکی، ہرتسن اور اوگاریف نے ساتویں عشرے کی ابتدا میں ''زمین اور آزادی،، نامی ایک خفیہ انقلابی انجمن بنانے میں بڑی سرگرمی دکھائی — ساتویں عشرے میں انقلابی ڈیموکریٹوں گی سرگرمیاں بڑی تاریخی اہمیت رکھتی ہیں — ان سے مظلوم عوام کے مفاد کا اظہار ہوتا ہے — انہوں نے اصلاح کی سفاکانہ نوعیت کا بھانڈا پھوڑ دیا اور کسان غلامی اور زار شاہی کی مطلق العنانی کی باقیات کے خلاف جد و جہد کرتے رہے — انہوں نے ان لبرلوں کو بھی بے‌نقاب کیا جو زارشاہی کے کاسہ لیس تھے — انقلابی ڈیموکریٹ صرف عوامی انقلاب کو روس میں سماجی تبدیلیوں کا ذریعہ سمجھتے تھے — انقلابی ڈیموکریٹ نظریات کے میدان میں جدلیاتی مادیت تک پہنچ جاتے تھے لیکن تاریخی مادیت سے کتراتے تھے —

ساتویں عشرے کے انقلابی ڈیموکریٹ یوٹوپیائی سوشلسٹ تھے — وہ یہ خواب دیکھتے تھے کہ پرانے کسان کمیون کے ذریعہ سوشلزم آئیگا — لیکن وہ مغربی یوٹوپیائی سوشلسٹوں سے مختلف تھے —— پرامن وعظوں کے بجائے وہ انقلاب پر بھروسہ کرتے تھے — روسی انقلابی ڈیموکریٹوں کی یہ بات قابل تعریف ہے کہ انہوں نے نہ صرف زارشاہی کی رجعت پسندانہ نوعیت کی پول کھولی بلکہ بورژوا مغرب کی عینیت پرستی کے خلاف بھی جد و جہد کی — خصوصاً

چرنی‌شیفسکی تو سرمایہ‌داری کا سخت ناقد تھا — ساتھہ ہی چرنی‌شیفسکی اور ہرتسن نے روسی دانشوروں کو دوسرے ملکوں کے لوگوں کے انقلابی خیالات اور تجربوں سے روشناس ہونے میں بھی مدد دی — چرنی‌شیفسکی اور ہرتسن میں آدرشی، نظریاتی اور حکمت عملی کے مسائل میں اختلاف رائے تھا — چرنی‌شیفسکی زیادہ بااصول ڈیموکریٹ تھا —

ساتویں عشرے کے انقلابی ڈیموکریٹوں نے جو روسی انقلابی سوشل ڈیموکریسی کے پیش‌رو اور ترقی‌پسند روسی ڈیموکریٹک کلچر کے علم بردار تھے، روسی سماجی زندگی کے ارتقا اور روس کی دوسری قوموں کے ترقی‌پسند دانش‌وروں کی آدرشی تربیت پر بڑا اثر ڈالا — یوکرین کے خفیہ سیاسی حلقوں کے ممبر (نچیپورینکو وغیرہ) ہرتسن سے رابطہ رکھتے تھے اور مشہور یوکرینی شاعر تاراس شیفچینکو کے چرنی‌شیفسکی، دوبرولیوبوف اور ہرتسن سے گہرے تعلقات تھے — ہرتسن اور چرنی‌شیفسکی کے خیالات کا ممتاز بیلوروسی انقلابی ڈیموکریٹ کاستوس کالینوفسکی کی سرگرمیوں اور ترقی‌پسند بیلوروسی ادیب بگوشیوچ کی تصانیف پر بہت اچھا اثر ہوا — انہیں خیالات نے آرمینیا کے انقلابی ڈیموکریٹ نلباندیان کو بھی جوش و خروش عطا کیا جو ہرتسن اور اوگاریف سے ذاتی طور پر واقف تھا — ہرتسن اور چرنی شیفسکی کی تصانیف سے واقفیت نے قزاخ ماہر تعلیم ولی‌خانوف اور جارجیا کے ادیب چافچاوادزے (جو اس زمانے کے سماجی معاملات میں ممتاز حیثیت رکھتا تھا) کے خیالات پر ترقی‌پسند اثر ڈالا —

روسی انقلابی ڈیموکریٹوں کے خیالات کو دوسرے سلاف ملکوں کے ترقی‌پسند لوگوں نے بھی قبول کیا — مثلاً بلغاریائی انقلابی تحریک آزادی کے ممتاز لیڈروں بوتیئف اور لیفسکی نے اور سربیا کے انقلابی مارکووچ نے ان خیالات کو اپنایا —

۱۸۶۳ء میں مرکزی قومی کمیٹی کی قیادت میں پولینڈ میں بغاوت ہو گئی — ''سرخوں،، کی پارٹی کے بعض لیڈر (دومبروفسکی وغیرہ) روسی انقلابی ڈیموکریٹوں کے خیالات کے حامی تھے — اسی سال بیلوروس اور لیتھوینیا میں کسانوں کی بغاوت شروع ہو گئی — یہ تحریک روسی انقلابی ڈیموکریٹک تحریک سے بہت زیادہ متاثر تھی — لیتھوینیا کی بغاوت کا لیڈر پہلے سیراکوفسکی تھا اور اپریل ۱۸۶۳ء میں اس کی گرفتاری کے بعد ماتس کیاویچوس لیڈر ہوا — بیلوروس

میں بغاوت کی قیادت کالینوفسکی کر رہا تھا جو لیتھوینیا اور بیلوروس کی عوامی حکومت (سرخ حکومت) کا سربراہ ہوا۔ زارشاہی کی طرف سے پولینڈ کی بغاوت کچلنے کے لئے جو فوجی دستے بھیجے گئے تھے ان میں کچھ افسر ''زمین اور آزادی،، نامی انجمن کے ممبر بھی تھے جنھوں نے انقلابی کام کئے۔ ان افسروں میں سے کچھ لوگ باغیوں کے ساتھ جا ملے اور پولستانی عوام کی آزادی کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیں (مثلاً پوتیبنیا وغیرہ)۔ ان غیرقانونی مضامین میں جو ہرتسن کے رسالے ''گھنٹا،، میں شائع ہوتے تھے روسی انقلابیوں نے پولستانی، لیتھوینیائی، بیلوروسی اور یوکرینی عوام کی قومی اور سماجی آزادی کی حمایت کی۔ ۱۸۶۴ء میں زار کی ایک زبردست فوج نے جس کی تعداد ایک لاکھ تھی، پولستانی بغاوت کو دبا دیا اور باغیوں کو بری طرح کچلا گیا۔ روس میں بھی ان لوگوں کو سخت سزائیں دی گئیں جنھوں نے کسانوں کی تحریک میں حصہ لیا تھا یا انقلابی ڈیموکریسی کے لیڈر تھے۔ ۱۸۶۲ء میں چرنیشیفسکی کو گرفتار کر لیا گیا اور ۱۹ مئی ۱۸۶۴ء کو ''سول سزائے موت،، کی تقریب ہوئی یعنی چرنیشیفسکی کو پھانسی کے تختے پر برسرعام کھڑا کرکے اس کے سر کے اوپر تلوار توڑی گئی اور پھر اس کو قید بامشقت کی سزا دے کر سائبیریا بھیج دیا گیا۔



چرنیشیفسکی کی ''سول سزائے موت،، (کوزمیچوف کی تصویر سے)

زارشاہی نے جمہوری طاقتوں کے ریلے کو برداشت کر لیا اور انقلابی ڈیموکریٹوں نے جو توقعات کسانوں کی بغاوت سے وابستہ کر رکھی تھیں وہ پوری نہ ہو سکیں —

روس میں سرمایہ‌داری کا ارتقا (۹۰ — ۱۸۶۰ء)

روسی تاریخ کا نیا اور سرمایہ دارانہ دور ساتویں عشرے کے ساتھہ شروع ہوا — کسان غلامی کے خاتمے نے سرمایہ‌داری کے تیز رفتار ارتقا میں سہولت پیدا کی — اصلاح کے بیس سال بعد مشینوں نے قطعی طور پر ہاتھہ کے کام کی جگہ لے لی — ۱۸۸۰ء میں ٹکسٹائل صنعت کے دوتہائی کرگھے مشینوں سے چلنے لگے صرف ایک تہائی ہاتھہ کے کرگھے رہ گئے — نویں عشرے میں صنعتی انقلاب مکمل ہو گیا — بھاری صنعتیں ابھرنے لگیں اور نئے نئے صنعتی مرکز پیدا ہو گئے —سماجی رشتوں یعنی سماج کے طبقاتی ڈھانچے میں نوعیتی تبدیلی ہوئی — پرولتاریہ اور بورژوا کے دو نئے طبقے پیدا ہو گئے — اصلاح کے بعد روس میں بمقابلہ مغربی یورپ کے صنعتی ترقی زیادہ تیز ہوئی تھی — ۱۸۶۰ء سے ۱۹۰۰ء تک چالیس سال میں روس کی پیداوار سات گنی ہو گئی تھی — اسی مدت میں جرمنی کی پانچ گنی، فرانس کی ڈھائی گنی اور برطانیہ کی دگنی سے کچھہ زیادہ پیداوار بڑھی تھی — اس تیز رفتار ترقی کے باوجود روس معاشی طور پر پسماندہ رہا، ایسا ملک جو بنیادی طور پر زرعی تھا — روسی صنعت میں مرکزیت پیدا ہوئی اور کارخانوں میں مزدوروں کا جماؤ بڑھنے لگا — ۱۸۶۶ء سے ۱۸۹۰ء تک ایسے کارخانوں کی تعداد دگنی سے زیادہ ہو گئی جہاں، ایک ہزار سے زیادہ مزدور کام کرتے تھے — ان کارخانوں میں مزدوروں کی تعداد تگنی سے زیادہ اور پیداوار تقریباً پانچ گنی ہو گئی — ۱۸۹۰ء میں بڑی بڑی فیکٹریوں میں ۴۶ فیصدی مزدور کام کرتے تھے اور ۴۳ فیصدی پیداوار بھی یہی بڑی فیکٹریاں دیتی تھیں — ان بڑے صنعتی کارخانوں کے قیام کے باوجود پرانی چھوٹی چھوٹی فیکٹریاں جو ہاتھہ سے کام لیتی تھیں روس میں بمقابلہ دوسرے ملکوں کے زیادہ مدت تک رہیں — اشیائے تجارت کی پیداوار چھوٹے پیمانے پر بھی ہوتی رہی خصوصاً دیہی صنعتوں کے ذریعے — صنعتی شہروں (ایوانووہ وزنے‌سینسک، بگوردسک اور سیرپوخوف وغیرہ) کے ساتھہ ساتھہ مقامی صنعتوں کی وجہ سے

ترقی کرکے بڑے بڑے گاؤں (پاولووہ اور ورسما وغیرہ) بھی ابھرے۔ اصلاح کو دس سال گذرنے کے بعد روس میں صنعتی کمپنیوں کی ترقی کا سیلاب آیا اور منافع کمانے کے لئےنئے نئے کارخانے آئے دن قائم ہونے لگے۔ پانچ سال کے اندر (۱۸۶۹ء — ۷۳) ۲۸۱ لمٹیڈ کمپنیاں انہتر کروڑ چھہتر لاکھہ روبل کے مجموعی سرمائے سے قائم ہوئیں — ۱۸۷۳ء کے معاشی بحران میں بہت سی ایسی کمپنیوں کا دیوالہ نکل گیا جو اسٹاک مارکیٹ کے شباب کے دور میں پیدا ہو گئی تھیں۔ صنعتی خوش حالی کا وہ دور جو ۱۸۷۸ء میں آیا تھا بہت مختصر تھا — اس کے بعد نویں عشرے کی ابتدا میں پھر بحران پیدا ہوا، کھپت سے زیادہ مال کی پیداوار کا بحران جس کا نتیجہ زبردست سرد بازاری ہوا جو ۱۸۸۶ء تک جاری رہی — ۱۸۸۷ء تک مزید معاشی بحالی نہیں ہو سکی— کسان غلامی کی باقیات کی وجہ سے روسی صنعت کا بحران سے نکلنا دشوار ہو گیا —

اندرونی تجارت میں توسیع اور عالمی منڈی سے روس کے تعلقات میں اضافے نے دخانی جہازوں اور ریلوں کے ذریعے نقل و حمل کی ترقی میں مدد دی — ریلوے کا جال جو ۱۸۶۵ء میں ۳۸۰۰ کلومیٹر میں پھیلا ہوا تھا ۱۸۹۰ء میں ۲۹۰۰۰ کلومیٹر میں پھیل گیا — روسی دریاؤں میں دخانی جہازوں کی تعداد ٦٤٦ (۱۸٦۸ء) سے بڑھ کر ۲۰۳۹ (۱۸۹۰ء) ہو گئی —

بڑے بڑے منافعوں کے لالچ میں غیر ملکی سرمایہ روس آنے لگا — اس نے نویں خصوصاً دسویں عشرے میں جب کہ مغرب میں اجارہ‌دارانہ سرمایہ‌داری نظام ترقی‌پذیر تھا خاص طور سے روس پر دھاوا کیا — ۱۸۸۰ء میں کان کنی، دھات‌سازی، انجنیرنگ اور کیمیاوی صنعتوں میں غیرملکی سرمایہ کل سرمائے کا ۳۸ فیصدی تھا —

روس میں سرمایہ‌داری کا ارتقا ناھموار ہوا — اورال جس کی صنعت کا دارومدار زیادہ‌تر کسان غلاموں کی محنت پر تھا بہت پیچھے رہ گیا — ۱۸٦۷ء سے ۱۸۹۷ء تک کچا لوہا ڈھالنے میں اورال کا حصہ ٦٥٫۱ فیصدی سے کم ہوکر کل کا ۳۵٫۸ فیصدی رہ گیا اور جنوبی صنعتوں کا حصہ ۰٫۳ فیصدی سے بڑھ کر ۴۰٫۴ فیصدی ہو گیا — سیاہ مٹی کے وسطی گبرنیاؤں اور وسط والگا کے گبرنیاؤں میں (جہاں بیگار بہت زوروں پر لی جاتی تھی) کسان غلامی کی باقیات نے سرمایہ‌دارانہ رشتوں کی ترقی میں بڑا بادھا ڈالا — وسطی صنعتی علاقوں میں، جہاں بیگار کا رواج اصلاح سے پہلے ھی کمزور پڑ گیا تھا، کسان غلامی

کی باقیات نے بہت جلد دم توڑ دیا۔ دھات اور کپڑے کی سرمایہ‌دارانہ صنعتوں نے تیزی سے ترقی کی۔ بالٹک، آزوف اور قفقاز کے علاقوں میں سرمایہ‌داری بہت زیادہ تیز رفتاری سے آگے بڑھی۔ اس کی وجہ صرف ان علاقوں کی سمندر سے قربت نہ تھی بلکہ اصلاح سے قبل جاگیردارانہ رشتوں کی نسبتاً کمزوری بھی تھی۔ نویں عشرے میں جنوب میں نئے صنعتی مرکز دونیتس بیسن اور کریوئی روگ بنے اور روستوف بر دون، تگانروک اور ایکاتیرینوسلاف (جو اب دنیپروپیتروسک ہے) کے صنعتی مرکز بھی وجود میں آئے۔ شہر باکو ماورائے قفقاز کا سب سے بڑا صنعتی مرکز ہو گیا۔ سائبیریا کی سونے کی کانوں میں زوروں سے کام ہونے لگا اور لوہے اور کوئلے کی کان کنی نے بھی ترقی کی۔

صنعت کی نشوونما اور دیہات سے شہروں کی طرف آبادی کی منتقلی نے خام اشیا اور غذائی سامان کے مطالبے میں اضافہ کر دیا۔ اس کی وجہ سے مارکیٹ کے لئے کھیتی‌باڑی اور مویشیوں کے پالن پوسن میں اضافہ ہوا۔ جاگیرداروں کی وہ آراضیات جہاں بیگار کے زور پر کھیتی باڑی ہوتی تھی اب سرمایہ‌دارانہ فارموں کی صورت اختیار کرنے لگیں۔ بازار کے لئے کھیتی باڑی کی پیداوار میں اضافے سے کسانوں میں تفریق تیزی سے بڑھنے لگی۔ کسانوں میں درمیانی طبقہ ''صاف ہو گیا،، اور دیہاتوں میں ایک سرے پر دیہی بورژوازی کا چھوٹا سا جتھہ اور دوسرے سرے پر ایسے غریب کسان رہ گئے جو پرولتاریہ میں تبدیل ہو گئے تھے۔ کسانوں کے اس انتشار نے صنعتی سامان کے لئے اندرونی منڈی کو وسیع کر دیا اور یہی نئے طبقوں یعنی پرولتاریہ اور بورژوازی کی تشکیل کا خاص ذریعہ بنا۔ سرمایہ‌داری کی ترقی کی راہ میں کسان غلامی کی باقیات حائل تھیں۔ زمین داروں کی حیثیت سے اشرافیہ کا اقتدار اور کسانوں کے حقوق کی غیرموجودگی کی وجہ سے دیہاتوں میں سرمایہ‌داری کی ترقی نے ''پروشیائی،، طریقہ اختیار کیا یعنی بڑی بڑی جاگیریں برقرار رہیں اور کسانوں کا استحصال بھی جاری رہا جو زمین داروں کے محتاج تھے۔ کسانوں کے کھیت چھن جانے سے زمین کی سخت قلت ہو گئی۔ شکمی کاشت اور کام کے ذریعہ لگان کی ادائیگی نے کسانوں کو تباہ کردیا۔ اس کے علاوہ زمین داروں کو مشینیں خریدنے یا کاشتکاری کے ترقی یافتہ ذرائع استعمال کرنے سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ دیہاتوں میں بھوک اور غربت کا راج تھا۔ دیہی آبادی کی زبردست اکثریت کی قوت خرید بہت کم رہ گئی تھی اس لئے صنعت کے لئے بازار سرد پڑ گیا۔



''بقایا کی وصولیابی،، (تصویر: پوکیریف)

آٹھویں عشرے کے آخر میں روسی زراعت کے ارتقا کو زرعی بحران نے مشکل بنا دیا اور یہ بحران کسان غلامی کی باقیات کے زیر اثر دسویں عشرے کے وسط تک جاری رہا – ۹۲ – ۱۸۹۱ء میں فصل خراب ہونے اور قحط پڑنے سے روسی معیشت پر بہت بار پڑ گیا اور بہت سے علاقوں میں پوری آبادی کی آبادی ختم ہو گئی –

سرمایہ‌داری نظام کی وسعت – وسط ایشیا کی فتح

روسی سرمایہ‌داری میں قفقاز کے معاشی انضمام کا عمل اصلاح کے بعد کے دور سے شروع ہوا – ۱۸۶۴ء میں قفقاز کی طویل اور خون آشام جنگوں کے بعد زارشاہی نے یہاں بھی ان بورژوا اصلاحات کی توسیع کی جو پہلے روس کے وسطی حصے میں کی گئی تھیں – حالانکہ یہ تخفیف شدہ شکل میں تھیں لیکن ان کے ذریعے متعدد انتظامی تبدیلیاں ہوئیں اور ہر جگہ کی مقامی سیاسی خصوصیت کو ختم کرکے روسی حکومت رائج کی گئی – ان اقدامات نے قفقاز کو روسی

سرمایہ‌داری کے دائرے اور پھر عالمی منڈی میں آنے میں مدد دی۔ لیکن ماورائے‌قفقاز میں پدری جاگیرداری نظام کی باقیات اور حکومت کے فوجی اور جاگیردارانہ طریقوں نے، جو زار شاہی کے انتظامیہ افسروں نے اختیار کر رکھے تھے، سرمایہ‌دارانہ رشتوں کے ارتقا میں رکاوٹ پیدا کی۔ ماورائے‌قفقاز زرعی علاقہ بنا رہا۔ وہ روسی صنعت کے لئے خام اشیا کی فراہمی کا ذریعہ اور منڈی تھا۔ بہرحال شمالی قفقاز نے سرمایہ‌دارانہ ارتقا کے راستے پر تیزی سے چلنا شروع کیا۔ غیرمزروعہ اسٹیپی میدانوں میں نوآباد روسیوں نے خاص کر کاشت شروع کی اور انیسویں صدی کے آخر تک یہ علاقہ بازار کے لئے زراعت اور مویشیوں کا پالن پوسن کرنے لگا۔ اس وقت تک کوبان اور استاوروپول کے علاقوں میں روسیوں اور یوکرینیوں کی آبادی نوے فیصدی سے زیادہ ہو گئی تھی۔ اس دور میں بھی بحیرۂ اسود کے علاقے کو ترقی دی گئی۔ نووا روسیئسک اور توآپسے کے بڑے بندرگاہ، اناپا اور سوچی کی صحت گاہیں قائم ہوئیں اور ابراؤ دیورسو میں شراب‌سازی کی صنعت بڑے پیمانے پر شروع ہو گئی۔ ریلوے کی تعمیر (۱۸۷۱ء – ۸۳ میں ماورائے قفقاز ریلوے اور ۱۸۷۵ء میں ولادی قفقاز ریلوے وغیرہ)، تیل کے چشموں سے تیل کے حصول (باکو اور گروزنی) اور لوہے کی کان کنی (چیاتوری، الاویردی اور کافن) کے ذریعہ قفقاز کی معاشی ترقی ہوئی۔

۱۸۶۴ء – ۸۵ میں زارشاہی نے وسط ایشیا کو فتح کرکے روس سے اس کا الحاق کر لیا۔ تین بڑے جاگیردار ملکوں میں ایک امارت (قوقند کی امارت) ختم کر دی گئی اور باقی دو (بخارا اور خیوا) امارتوں کے علاقہ کو کم کرکے ان کو زارشاہی روس کا ماتحت بنا لیا گیا۔ ۱۸۶۷ء میں تمام الحاق شدہ علاقوں کو ایک میں ملاکر ترکستان کے گورنر جنرل کے ماتحت کر دیا گیا جس کا صدر مقام تاشقند تھا۔ فوجی افسران کے ہاتھہ میں تمام طاقت ہونے کی وجہ سے نوآبادیاتی حکومت رائج کرنے اور مقامی آبادی کی ذرا سی بھی بے چینی کو دبانے میں مدد ملی۔ ۱۸۸۰ء اور ۱۸۹۶ء کے درمیان ماورائے کیسپین میں ریلوے کی تعمیر وسط ایشیا کو کپاس اگانے والا علاقہ اور روسی صنعتی سامان کی منڈی بنانے میں مددگار ثابت ہوئی۔

روسی زارشاہی کی ’’بڑی طاقت والی،، سیاست اور اس کے افسران کی من‌مانی حکومت، فوجی (کزاک) بستیاں بسانے اور مقامی آبادی کو نکال کر

غریب اضلاع میں بھیجنے کی پالیسی، باہر کے مقابلے کی وجہ سے مقامی دیہی صنعتوں کی بربادی اور عام طور پر کسانوں اور دستکاروں کی تباہی کے باوجود روس کے ساتھ وسط ایشیا کا الحاق حقیقت میں وسط ایشیا کی قوموں کے لئے اثباتی اہمیت رکھتا تھا — اس نے جاگیردارانہ لڑائی جھگڑوں اور ان حالات کو ختم کیا جو اس نفاق کا باعث تھے — روسی تہذیب میں، جو زیادہ ترقی یافتہ تھی گھل مل کر وسط ایشیا کے محنت کش کل روسی انقلابی تحریک میں شامل ہوئے — جاگیردارانہ اور سرمایہ‌دارانہ ظلم اور زارشاہی کی نوآبادیاتی پالیسی کے خلاف جد و جہد میں روسی عوام ان کے طاقتور حلیف اور لیڈر ثابت ہوئے —

روسی سرمایہ‌داری نے باہر کی طرف پھیل کر سلطنت کی سرحدوں تک اپنے لئے بازار حاصل کرنے کی کوشش کی کیونکہ اندرونی منڈی محدود تھی — روس کے جنوبی اور مشرقی سرحدی علاقے روسی سرمایہ‌دارانہ نظام میں روزافزوں نوآبادیوں کی حیثیت اختیار کرتے گئے — سرمایہ‌دارانہ نظام کی توسیع کے امکانات نے اصلاح کے بعد روس کے بنیادی تضاد کو کچھ حد تک کمزور کر دیا لیکن دور نہ کر سکے — لاکھوں روسی اور یوکرینی کسان وسطی علاقوں سے سائبیریا اور مشرق بعید کے علاقوں میں محض اس امید پر بھاگ گئے کہ وہاں ان کو نیم جاگیردارانہ بندھنوں سے نجات مل جائیگی لیکن نئے اضلاع میں بھی آباد ہونے والوں کو سرکاری افسران ستاتے تھے اور مقامی بورژوازی ان کو لوٹتی کھسوٹتی تھی — بہت سے نوآباد لوگ بالکل تباہ و برباد ہوکر پھر وسطی علاقوں کو واپس آتے تھے اور پرولتاریہ کے طبقے میں داخل ہو جاتے تھے — جو نوآباد لوگ نئے ضلعوں میں پھلے پھولے ان کا ملک کی سرحدوں پر معاشی ترقی، فارم کی فصلوں کی ترویج اور قدرتی وسائل کے استعمال میں بڑا ھاتھ تھا — مقامی باشندوں نے نوآباد روسیوں اور یوکرینیوں سے کھیتی باڑی کے زیادہ ترقی یافتہ طریقے سیکھے مثلاً نئی نئی فصلیں (آلو اور شکرقند وغیرہ)، مویشیوں کا بہتر پالن پوسن، کھیتی باڑی کے اچھے آلات، مکانات اور نقل و حمل اور رسل و رسائل کے بہتر ذرائع —

ارتقا کے سرمایہ دارانہ راستے پر چل کر روس نے روسی بورژوا قوم کی تشکیل کا طویل عمل پورا کر لیا — اس کے ساتھ یوکرینی، بیلوروسی، جارجیائی، آرمینیائی، لیتویائی اور استونیائی وغیرہ بورژوا قومیں بھی پوری طرح بن گئیں —

پھر بھی بہت سے لوگ ایسے تھے جنہوں نے انقلاب کے قبل والے روس میں قوم کی شکل نہیں اختیار کی (مثلاً قفقاز کے پہاڑی لوگ، بشکیر، قرغیز اور ترکمان وغیرہ) — ان میں سے بعض ابھی نیم پدری، نیم جاگیرداری نظام کی ارتقائی منزل میں تھے —

روسی بورژوازی جو کافی حد تک زارشاہی اور غیر ملکی سرمائے کی محتاج تھی کبھی بھی انقلابی نہیں رہی اور اصلاح کے بعد کے دور میں آنےوالے انقلاب کے خوف سے ہمیشہ اشرافیہ کی سلطنت کے حکمراں حلقوں سے وابستہ رہی — حالانکہ دورافتادہ علاقوں کی قومی بورژوازی قومی مفاد کی حفاظت کے متعلق باتیں بناتی تھی لیکن حقیقت میں وہ اس بات کے لئے پوری طرح کوشاں تھی کہ مقامی قومیتوں کے محنت کش عوام کو کل روسی انقلابی تحریک سے الگ رکھا جائے اور ان میں قومی پروپیگنڈے کا زہر پھیلایا جائے — چونکہ طبقاتی طاقتوں کی تشکیل کل روسی پیمانے پر ہونے لگی اور مختلف قوموں کے محنت کش عوام کے درمیان میل جول بڑھا اس لئے قومی بورژوازی نے بھی زار شاہی کی رضامندی سے روسی بورژوازی کے ساتھ سنگھٹن قبول کر لیا —

آٹھویں عشرے میں انقلابی نرودنک (عوام پرست) — آٹھویں اور نویں عشرے میں زارشاہی کی اندرونی پالیسی

زار کی حکومت نے چرنی شیفسکی اور ساتویں عشرے کے دوسرے پڑھے لکھے انقلابی ڈیموکریٹوں کا قصہ چکا دیا اور کسانوں کی عوامی تحریک پر بھی زوال آ گیا — اس کے بعد رجعت پسندی کا دور شروع ہوا — لیکن آٹھویں عشرے کی ابتدا میں انقلابی تحریک کی چنگاری پھر سلگ اٹھی — اس مرتبہ نرودنکوں نے خاص طور سے انقلابی رجحانات کا اظہار کیا — نرودنکوں کے اولین انقلابی حلقے (جن کی قیادت نٹن سن، ایشوتن اور دولگوشن وغیرہ کر رہے تھے) ساتویں عشرے کے آخر اور آٹھویں عشرے کی ابتدا میں قائم ہوئے — نرودنکوں کی تحریک اس وقت بام عروج پر پہنچ گئی جب وہ ''عوام میں جانے لگے،، — ۱۸۷۳ء — ۷۴ میں نوجوان دانش‌ور اکثر کسانوں کا لباس پہن کر دیہاتوں میں جاتے تھے خصوصاً والگا، دون اور دنیپر کے علاقوں میں — ان کا آدرش کسان

کمیون تھے جن کو وہ سوشلزم کا مرکز سمجھتے تھے — وہ کسانوں کو خاص انقلابی طاقت خیال کرتے تھے اور سوشلسٹ پروپیگنڈے کے ذریعے تمام دیہاتوں میں ''کل روسی بغاوت'' پھیلانے کی کوشش کر رہے تھے — یوکرین، آرمینیا اور جارجیا کے جمہوری خیالات رکھنےوالے پڑھے لکھے لوگوں نے روسی نرودنکوں کی پیروی کی —

وہ تحریک جو ''عوام میں جاؤ'' تحریک کے نام سے مشہور تھی ناکام رہی — ۱۸۷۴ء کے آخر میں ایک ہزار سے زیادہ انقلابی نرودنک گرفتار کر لئے گئے اور تحقیقات شروع ہوئی جو ۷۸ — ۱۸۷۷ء تک چلتی رہی اور ۱۹۳ آدمیوں پر مقدمہ چلایا گیا — ۱۸۷۶ء میں نرودنکوں کی جماعت ''زمین اور آزادی'' سینٹ پیٹرس‌برگ میں بنی — اس جماعت کے ممتاز ممبر کرافچنسکی، پلیخانوف، میخائلوف اور اپتکمن تھے — ''زمین اور آزادی'' کی جماعت نے یہ طریقہ کار اختیار کیا کہ اس کے ممبر دیہاتوں میں مستقل طور پر رہتے تھے اور کسانوں کی بغاوتیں منظم کرتے تھے — ۱۸۷۹ء میں انفرادی دہشت کے مسئلے پر رویے کے متعلق اختلاف پیدا ہوجانے کی وجہ سے یہ جماعت دو گروہوں میں تقسیم ہو گئی — ان میں کا ایک ''سیاہ تقسیم‌نو'' (جس میں پلیخانوف، اکسیلروڈ، اپتکمن اور زاسولچ وغیرہ تھے) اور دوسرا ''عوام کی مرضی'' (جس کے حامی ژلیابوف، میخائلوف، فرولینکو، فیگنر اور پیروفسکایا وغیرہ تھے) کہلایا — اول الذکر گروہ نے ''زمین اور آزادی'' کے زیادہ‌تر اصولوں کو برقرار رکھا لیکن بعد کو ان میں کے کچھ لوگ پلیخانوف کی قیادت میں نرودنک تحریک سے علیحدہ ہو گئے اور مارکسزم کو اپنایا — ''عوام کی مرضی'' کے گروہ نے جس کا مقصد سیاسی انقلاب کی تنظیم تھا اپنی تمام‌تر کوشش انفرادی دہشت انگیزی پر مرکوز کر دی —

۸۰ — ۱۸۷۹ء کے نئے انقلابی حالات میں نرودنکوں کی انقلابی سرگرمیاں بڑی اہمیت رکھتی تھیں — ان انقلابی حالات کی خصوصیت یہ تھی کہ مزدور طبقے کی تحریک بڑھ رہی تھی اور روس میں مزدور طبقے کی اولین آزاد جماعتیں ظہور میں آ رہی تھیں — مثلاً اودیسا میں ''جنوبی روسی مزدوروں کی یونین'' (۱۸۷۵ء) اور سینٹ پیٹرس‌برگ میں ''شمالی روسی مزدوروں کی یونین'' (۱۸۷۸ء) قائم ہوئی — اس دوسری انقلابی صورت حال نے پہلی کی‌طرح انقلاب کی صورت نہیں اختیار کی — نرودنکوں میں یہ صلاحیت نہ تھی کہ وہ عوام کے انقلابی جوش و

خروش کی قیادت کر سکیں۔ انہوں نے یکم مارچ ۱۸۸۱ء کو زار الیکساندر ثانی کے قتل میں اپنی ساری طاقت ختم کر دی۔ اب زارشاہی نے کھلم کھلا رجعت پسندانہ پالیسی اختیار کی اور پولیس کے ذریعہ دہشت پھیلانے لگی۔ نئے زار الیکساندر سوم (دور حکومت ۹۴ – ۱۸۸۱ء) کی حکومت نے متعدد رجعت پسندانہ ''اصلاح توڑ،، اقدام کئے تاکہ مطلق العنان حکومت اور دواریانستوو جاگیرداروں کا طبقاتی راج مضبوط ہو سکے۔ اس کے لئے اس نے جاگیرداری نظام کی باقیات کو دوامی بنانا اور کسان غلامی کے دور کے متعدد قوانین کو بحال کرنا چاہا۔ ۱۸۸۹ء میں ''دیہی افسروں،، کے تقرر کا اعلان کیا گیا۔ ۱۸۹۰ء میں دیہی حکومت سے متعلق اور ۱۸۹۲ء میں مقامی شہری حکومت سے متعلق قواعد پر نظر ثانی کی گئی۔ ۱۸۹۴ء کی ابتدا سے زار شاہی نے ۱۸۶۴ء کے عدالتی قواعد پر نظر ثانی شروع کی۔

روس میں مزدور طبقے کی تحریک کا نمو اور مارکسزم کا چرچا

سرمایہ‌داری نظام کی ترقی کے ساتھہ روسی پرولتاریہ کی تشکیل بھی ہوتی گئی۔ ۱۸۶۵ء میں سات لاکھہ چھہ ہزار مزدور بڑی صنعتوں اور ریلوے میں کام کرتے تھے لیکن ۱۸۹۰ء میں ان کی تعداد چودہ لاکھہ بتیس ہزار تک پہنچ گئی۔ پرولتاریہ میں تیز رفتار اضافے کے ساتھہ ساتھہ ان کا جماؤ بڑے بڑے صنعتی کارخانوں میں اور زیادہ ہو گیا۔ مزدور طبقے نے لاکھوں کسانوں کی قیادت سنبھال لی۔ ترقی پسند روسی مزدوروں نے یوکرین، بیلوروس، بالٹک کے علاقے، پولینڈ اور قفقاز میں دوسری قومیتوں کے مزدوروں کو انقلابی جد و جہد کے لئے اکسایا۔ یوکرین کا پرولتاریہ روسی اور یوکرینی دونوں پر مشتمل تھا۔ بیلوروس، بالٹک کے علاقوں اور ماورائے قفقاز کے پرولتاریہ میں بھی کافی بڑی تعداد روسیوں کی تھی۔ تاریخی ارتقا کے پورے رخ نے کل روسی جمہوری تحریک کی قیادت کا بار روسی مزدور طبقے کے کاندھوں پر ڈال دیا اور سماجی اور قومی ظلم وستم کے خلاف جد و جہد میں روسی مزدوروں کو پورے روس کی تمام قوموں کے مزدوروں کا لیڈر بنایا۔ پرولتاریہ کے اتحاد عمل نے تمام قومیتوں کے مزدوروں کو متحد کر دیا۔



یوزوفکا میں کان کنوں کے مکانات (انیسویں صدی کا آٹھویں عشرہ۔ ڈرائنگ)

نویں عشرے کے صنعتی بحران کا براہ راست نتیجہ یہ ہوا کہ مزدوروں کے درمیان ہڑتال کی تحریک زیادہ پھیلنے لگی۔ وسطی صنعتی علاقے (ماسکو، ایوانووہ وزنےسینسک اور سیرپوخوف) میں متعدد ہڑتالیں ہوئیں جن میں شہر اوریخووہ زوئےوہ میں موروزوف کے کارخانے کی ہڑتال (۱۸۸۵ء) بہت مشہور ہے کیونکہ یہ روسی مزدوروں کا پہلا منظم اقدام تھا۔ ہڑتال کی تحریک یوکرین (۱۸۸۰ء میں کیئف کے ریلوے میں کی ہڑتال اور ۱۸۸۴ء میں پولتاوا کے ریلوے والوں کی ہڑتال وغیرہ)، بیلوروس اور بالٹک کے علاقوں میں پھیل گئی۔ ہر جگہ روسی مزدوروں نے انقلابی جد و جہد کو اکسایا اور اپنی مثال سے دوسری قومیتوں کے مزدوروں کی ڈھارس بندھائی۔

روس میں مزدور طبقے کی تحریک کے ابھار اور مغربی یورپ کے مزدوروں کے تجربے کے اثر نے اولین روسی مارکسی جماعتوں کے قیام کے لئے سازگار فضا فراہم کی۔ پلیخانوف نے ۱۸۸۳ء میں سب سے پہلا روسی مارکسی گروہ جنیوا میں منظم کیا جو ''مزدوروں کی نجات،، کہلاتا تھا۔ اس نے روسی مزدور طبقے کی انقلابی تحریک کے لئے نظریاتی بنیاد فراہم کی اور اس کے ممبروں نے روس میں سائنسی سوشلزم کے خیالات پھیلانے میں مدد دی۔ خود روس میں بھی مارکسی گروہ اور حلقے وجود میں آنے لگے۔ سینٹ پیٹرس برگ میں

۸۴ — ۱۸۸۳ء کے جاڑوں میں بلاگوئف گروہ، ۱۸۸۵ء میں توچیسکی گروہ اور ۱۸۸۸ء میں بروسنیف گروہ قائم ہوئے اور قازان میں ۱۸۸۸ء میں فیدوسیئف گروہ وغیرہ بنے — روسی مزدور طبقے کے سامنے اس وقت انقلابی پرولتاری پارٹی بنانے کا سوال آیا — اس پارٹی کے قیام میں نرودنک نظریاتی رکاوٹ تھے — نرودنکوں کے خلاف جد و جہد اور مارکسزم کے پرچار میں پلیخانوف کی تصانیف مثلاً ''سوشلزم اور سیاسی جد و جہد،، (۱۸۸۳ء)، ''ہمارے اختلافات،، (۱۸۸۵ء)، ''تاریخ میں وحدت پرستی کے نظریے کا ارتقا،، (۱۸۹۵ء) اور ''تاریخ میں فرد کا رول،، (۱۸۹۸ء) وغیرہ کا بڑا ھاتھ تھا — پلیخانوف نے پہلی مرتبہ نرودنکوں کے غلط نظریات پر مارکسی نقطۂ نظر سے نکتہ چینی کی اور روس میں مارکسزم کی توسیع کے لئے راستہ صاف کر دیا — ۱۸۹۳ء میں لینن سینٹ پیٹرس‌برگ آئے اور وھاں کے مارکسیوں کے مسلمہ لیڈر ہو گئے — لینن نے نرودنکوں کے داخلی عینیت پرست نظرئے پر ضرب کاری لگائی اور ان کو مکمل طور پر نظریاتی شکست دی — انھوں نے اپنی کتاب ''عوام کے دوست'' کون ھیں اور سوشل ڈیموکریٹوں کا کیونکر مقابلہ کرتے ھیں؟،، (۱۸۹۴ء) میں دسویں عشرے کے اعتدال پسند نرودنکوں کی پردہ‌دری کرتے ہوئے بتایا کہ یہ کولاک کسانوں (امیر کسانوں) کے مبلغ ھیں جو انقلابی جد و جہد سے منہ موڑ کر زار کی حکومت سے سمجھوتے کی تبلیغ کرتے ھیں — اپنی کتاب ''روس میں سرمایہ‌داری کا ارتقا،، (۹۹ — ۱۸۹۶ء، اشاعت ۱۸۹۹ء) میں نرودنکوں کا یہ داخلی عینیت پرست نظریہ غلط ثابت کرنے کے لئے کہ روس میں سرمایہ‌داری نظام کا ارتقا ''مصنوعی،، ھے لینن نے دیہی اعداد و شمار اور سرکاری مردم شماریوں کا بہت سا مواد استعمال کیا — انھوں نے یہ دکھایا کہ زراعت اور صنعت دونوں میں سرمایہ‌داری بڑھ رہی ھے، کسانوں میں سماجی تفریق پیدا ہو رہی ھے اور پرولتاریہ اور بورژوازی کے طبقے پیدا ہو رہے ھیں — انھوں نے یہ بھی بتایا کہ آنےوالے انقلاب میں پرولتاریہ کیوں قیادت کرےگا — لینن نے صرف نرودنکوں پر تنقید نہیں کی بلکہ مارکسزم کے ''ہم سفر،، بورژوا لبرلوں یعنی نام نہاد ''قانونی مارکسیوں،، کی بھی مخالفت کی — ۱۸۹۵ء میں لینن نے سینٹ پیٹرس‌برگ میں ''مزدوروں کی جنگ آزادی کی انجمن،، قائم کی — اسی طرح کی انجمنیں ماسکو، کیئف، ایکاتیرینوسلاف اور دوسرے شہروں میں بھی بنائی گئیں — لینن کی اس ''انجمن،، نے مزدوروں کی

تحریک سے سائنسی سوشلزم کو وابستہ کرنے کی بنیاد ڈالی اور انقلابی پرولتاری پارٹی کا قلب بن گئی۔ روسی انقلابی تاریخ کا تیسرا یا پرولتاری دور ۱۸۹۵ء میں شروع ہوا۔

اصلاح کے بعد کے دور میں زار شاہی کی خارجہ پالیسی

کرائمیا کی جنگ میں زار شاہی کی شکست نے اس کے بین اقوامی وقار کو دھکا پہنچایا۔ زار شاہی سیاست کا اس وقت سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ وہ ان پابندیوں سے پیچھا چھڑائے جو ۱۸۵۶ء کے معاہدۂ پیرس کے ذریعے روس پر عائد کی گئی تھیں اور بلقان میں پھر سے اپنا اثر قائم کرے۔ زار کی حکومت کو یہ توقع تھی کہ وہ فرانسیسی شہنشاہ نپولین سوم سے میل جول کرکے یہ مقصد حاصل کریگی لیکن جب یہ پالیسی کامیاب نہیں ہوئی تو روسی وزیر خارجہ گورچاکوف نے پروشیا کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ گورچاکوف نے فرانس اور پروشیا کے درمیان جنگ میں فرانس کی ہار سے فائدہ اٹھا کر ۱۹ اکتوبر ۱۸۷۰ء کو پروشیا کی حمایت سے یہ اعلان کر دیا کہ روس اپنے کو معاہدۂ پیرس کی ان دفعات کا پابند نہیں سمجھتا جو اس پر قیود عائد کرتی ہیں۔ برطانوی سیاست دانوں کی مخالفت کے باوجود ۱۳ مارچ ۱۸۷۱ء کو روس اور دوسری طاقتوں کے درمیان ایک معاہدہ ہو گیا جس کی رو سے بحیرۂ اسود میں غیرجانبداری کا اصول منسوخ کر دیا گیا اور روس کو اس بات کی اجازت مل گئی کہ وہ بحیرۂ اسود میں اپنا بحری بیڑہ رکھے اور ساحلی مورچہ بندی کا انتظام کرے۔ بحیرۂ اسود پر پھر روسی اقتدار ہو گیا۔ ۱۸۷۳ء میں روس، جرمنی اور آسٹریا۔ ہنگری کے تین شہنشاہوں کا سنگھٹن ہوا لیکن یہ اتحاد بہت کمزور ثابت ہوا کیونکہ آسٹریا نے بلقان میں اپنی سلطنت بڑھانا شروع کی اور جرمن سلطنت بھی بڑھنے لگی جس سے روسی حکمراں طبقے نے خطرہ محسوس کیا۔

۱۸۷۵ء میں ترکی کی ظالمانہ حکومت کے خلاف بوسنیا اور ہرسےگووینا میں بغاوت ہو گئی۔ پھر ۱۸۷۶ء میں بلغاریہ بھی اسی طرح کی بغاوت سے دو چار ہوا۔ اس کے بعد سربیا اور مونٹےنگرین بلقانی قوموں کی آزادی کی جد و جہد

میں شامل ہو گئے — زار شاہی سیاست دانوں نے بلقانی سلافوں کی اندرونی خود مختاری کا مطالبہ پیش کر دیا کیونکہ وہ زار کی سرپرستی میں تمام سلافوں کو متحد کرنے کا خیال رکھتے تھے — ترقی پسند دانش وروں اور روسی عوام کو بلقانی سلافوں کی جد و جہد سے واقعی ہمدردی تھی چنانچہ انہوں نے ان کے لئے رقمیں جمع کیں اور کئی ہزار روسی رضاکار آزادی کی جنگ میں حصہ لینے کے لئے سربیا پہنچ گئے — اس خیال سے کہ کامیاب جنگ روسی عوام کی توجہ اندرونی سماجی مسائل سے ہٹا لیگی اور بلقان میں روس کی پوزیشن مضبوط ہو جائے گی زار کی حکومت نے ترکی کے خلاف جنگ کا فیصلہ کیا —

۱۸۷۷ — ۷۸ء کی روس اور ترکی کی جنگ میں روسی فوجوں کے کامیاب حملوں نے ترکی کی فوجی طاقت بالکل ختم کر دی اور ۱۸۷۸ء میں سان استیفانو کے معاہدۂ امن سے روس کی فتح پر مہر تصدیق ثبت ہو گئی — لیکن اس جنگ کے نتائج پر برلن کانگرس میں نظر ثانی کی گئی جو اسی سال برطانوی اور آسٹریائی سیاست دانوں کے اصرار پر بسمارک کی حمایت سے طلب کی گئی تھی — مغربی طاقتوں کی مخالفت کے باوجود رومانیہ، سربیا اور مونٹے نگرین کو آزادی مل گئی اور بلغاریہ کو اندرونی خود مختاری دی گئی — باطوم، قارص، اردگان اور ان کے چاروں طرف کا علاقہ روس کو ملا — بسرابیہ کا جنوبی علاقہ جو روس کے ہاتھ سے کرائمیا کی جنگ میں جاتا رہا تھا اس کو واپس مل گیا —

برلن کانگرس کے بعد روس سیاسی لحاظ سے تن تنہا رہ گیا — وسط ایشیا میں روس اور برطانیہ کی مخاصمت بڑھتی گئی — ان حالات کے ماتحت ۱۸۸۱ء میں زار کی حکومت تین شہنشاہوں کے سنگھٹن کی تجدید پر تیار ہو گئی لیکن بلقان میں روس اور آسٹریا کی رقابتوں نے اس معاہدے کو بیکار کر دیا —

اس دوران میں روس اور فرانس کے درمیان پھر میل جول بڑھا جس کا اظہار ۱۸۸۷ء سے ہونے لگا تھا — چنانچہ آسٹریا، جرمنی اور اٹلی کے اتحاد کے جواب میں فرانس اور روس کا سنگھٹن ہوا — فرانس اور روس کے درمیان میل جول میں بڑے فرانسیسی قرضوں اور روسی صنعت میں فرانسیسی سرمائے کی کھپت کا بڑا ہاتھ تھا — ۱۸۹۱ء کے روسی فرانسیسی معاہدے میں ۱۸۹۲ء کے فوجی سمجھوتے کا مزید اضافہ ہوا جس کی توثیق ۱۸۹۳ء میں ہوئی — فرانسیسی روسی سنگھٹن کی بنیاد پر ۱۹۰۷ء میں معاہدۂ دوستی (Entente) ہوا —

انیسویں صدی کے وسط میں مشرق بعید میں برطانیہ، فرانس اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سیاسی اور معاشی پھیلاؤ سے اس بات کا خطرہ پیدا ہو گیا

کہ روس اور چین کے مدتوں کے معاشی تعلقات کو نقصان پہنچےگا۔ چنانچہ روس دریائے آمور کی وادی پر قبضہ کرنے کے لئے مجبور ہو گیا۔ ۱۸۶۰ء میں باہمی گفتگو کے ذریعہ روس اور چین کے درمیان پیکنگ میں معاہدہ ہو گیا جس کے مطابق دونوں ملکوں کے درمیان مستقل سرحد بندی اور روسی چینی معاشی تعلقات کو منظم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ امریکی سرمایہداروں سے مقابلے، بحرالکاہل میں روس کی کمزور پوزیشن اور مالی مشکلات نے زار کی حکومت کو اس بات پر مجبور کر دیا کہ وہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے حکمراں طبقے کی ان تجاویز کو منظور کرے جو مدتوں سے پیش کی جا رہی تھیں۔ چنانچہ ۱۸۶۷ء میں الاسکا اور شمالی امریکہ کے دوسرے روسی مقبوضات ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ہاتھ بیچ دئے گئے۔

روسی کلچر (انیسویں صدی کے دوسرے نصف حصے میں)

صنعتی انقلاب کی تکمیل اور اصلاح کے بعد کے دور میں مشینی صنعت کی زبردست ترقی نے روس میں سائنسی اور ٹکنیکی ارتقاکی رفتار اور بھی تیز کر دی۔

اس دور میں روسی سماجی خیالات کے ارتقا کی ترجمانی چرنیشیفسکی اور دوبرولیوبوف کی تصانیف سے ہوتی ہے۔ مارکس چرنیشیفسکی کو ایک بڑا عالم اور ناقد مانتے تھے اور اس کی معاشی تحقیقاتوں کی بڑی قدر کرتے تھے۔ انیسویں صدی کے آخر میں روس میں پرولتاریہ کی تشکیل اور انقلابی مارکسزم کے خیالات کے چرچے کے ساتھہ ساتھہ روسی کلچر میں عام جمہوری نظریات کے علاوہ سوشلسٹ عناصر بھی ظاہر ہوئے۔ پہلی مارکسی تصانیف پلیخانوف نے پیش کیں جو نویں عشرے میں شائع ہوئیں۔

ادب اور آرٹ میں ناقدانہ حقیقت پسندی کے رجحان نے مضبوطی سے اپنے قدم جمائے۔ ادب میں اس خاص رجحان کے نمائندے ترگینیف، گونچاروف، تالستائی، دستوئیفسکی، سالتیکوف شچیدرین، اوسپینسکی اور نیکراسوف تھے۔ ترقی پسند اور جمہوری رجحانات کا اظہار روسی مصوری، موسیقی اور تھیٹر سے بھی ہوا۔ روسی کلچر کے بلند خیالات اور گہرے قومی جذبات نے روس کی دوسری قوموں کے کلچر پر انقلابی اثر ڈالا۔

سرمایہداری کے ارتقا اور بورژوا قوموں کی تشکیل نے انیسویں صدی کے دوسرے نصف حصے میں روس کی تمام قوموں کے کلچر کو تیزی کے ساتھہ

پروان چڑھایا – ہر قومی کلچر کی تاریخ میں دو کلچروں کے درمیان رسہ کشی نظر آتی ہے – ہر قوم کے انقلابی جمہوری عناصر کو بورژوا قوم پرستوں کی مخالفت کو دور کرنا پڑتا ہے اور اکثر صورتوں میں تو رجعت پسند جاگیرداروں اور پادریوں سے بھی مورچہ لینا ہوتا ہے – اس کے سوا روسی زارشاہی کے ''بڑی طاقت،، ہونے کے خیال سے دوسری قوموں کو دبانے کی پالیسی اور سلطنت کے دور دراز اضلاع میں زار کے افسروں کی سامراجی حکومت بھی ترقی پسند جمہوری کلچر کے ارتقا میں روڑا بنی ہوئی تھی –

ترقی پسند روسی کلچر سے اختلاط ترقی پسند مقامی دانش وروں میں اس بات کا جوش اور عزم پیدا کرتا تھا کہ وہ عوام میں نئے خیالات پھیلانے کی جد و جہد کریں، ایک ایسی نئی ادبی زبان پیدا کریں جو عوام کی بول چال کی زبان سے قریب ہو اور اسکو نئے حقیقت پسند ادب کی تخلیق کے لئے استعمال کریں – قومی کلچروں کی ممتاز ہستیوں مثلاً یوکرین کے شاعر اور انقلابی تاراس شیفچینکو، آذربائجان کے ماہر تعلیم اخوندوف، لیتویا کے جمہوریت پسند ادیب یانیس رائنس اور قزاخ شاعر اور ماہر تعلیم آبائی کنان بائف وغیرہ کو ہمیشہ ترقی پسند روسی مفکرین اور کلاسیکی ادیبوں سے برادرانہ امداد ملی –

روس کی قوموں کے کارناموں اور خاص طور سے عظیم روسی قوم کے کارناموں نے عالمی کلچر کے خزانے میں کافی اضافہ کیا – روسی سائنس دانوں، ادیبوں، مصوروں، موسیقاروں اور ایکٹروں نے عالمی سائنس اور آرٹ کے ارتقا میں سرگرمی سے حصہ لیا –

سامراج شاہی اور بورژوا ڈیموکریٹک انقلابات کے دور میں روس کی حالت

سامراجی دور میں روس کا داخلہ – انقلابی تحریک کے مرکز کی روس کو منتقلی

انیسویں صدی کے دسویں عشرے میں بڑی بڑی صنعتوں کی ترقی تیزی سے ہوئی – اس کی خاص وجوہ وسیع پیمانے پر ریلوے کی تعمیر (نویں عشرے میں ۷۷۰۰ کلومیٹر اور دسویں عشرے میں ۲۲۶۰۰ کلومیٹر ریلوے بنائی

گئی)، زار کی حکومت کی سرپرستی (غیرملکی سامان پر کسٹم ڈیوٹی میں اضافہ اور سامان بنانے کے لئے سرکاری آرڈر وغیرہ) اور سونے کو زرتبادلہ کا معیار بنانا (۱۸۹۷ء کی کرنسی اصلاحات) تھیں — یہ سرمایہ‌داری کی سب سے زیادہ توسیع و ترقی کے سال تھے — دیہی علاقوں میں سرمایہ‌دارانہ رشتوں کی نشو ونما اور دیہاتوں سے کسانوں کے بکھر جانے سے کام کے لئے مزدوروں کا بازار پیدا ہو گیا اور صنعتی اشیا کے لئے بھی منڈی ہو گئی — ۱۸۹۰ء اور ۱۹۰۰ء کے درمیان پورے روس کے صنعتی کارخانوں میں مزدوروں کی مجموعی تعداد میں ۶۶٫۶ فیصدی اضافہ ہوا (۱۴۲۴۷۰۰ سے بڑھکر ۲۳۷۳۴۰۰ تک) اور سو فیصدی زیادہ قیمت (ایک ارب پچاس کروڑ ستائیس لاکھ روبل سے بڑھکر تین ارب انسٹھ لاکھ روبل) کی اشیائے تجارت تیار کی گئیں —

چارٹ نمبر ۱

روس میں ۱۸۹۰ء سے ۱۹۰۰ء تک کوئلے، تیل اور کچے لوہے کی کان کنی اور لوہے اور فولاد کی پگھلائی (دس لاکھ پوڈ کے حساب سے)

	۱۸۹۰ء	۱۹۰۰ء
کوئلہ — کل کان کنی.	۳۶۷٫۲	۹۹۵٫۲
دونیتس بیسن	۱۸۳٫۳	۶۹۱٫۵
کل کا کتنے فیصدی	۴۹٫۹	۶۹٫۵
تیل — کل نکالا گیا	۲۴۱٫۰	۶۳۲٫۰
باکو.	۲۲۶٫۰	۶۰۱٫۰
کل کا کتنے فیصدی	۹۳٫۸	۹۵٫۱
کچا لوہا — کل کان کنی	۱۰۶٫۳	۳۶۷٫۲
جنوبی علاقوں میں	۲۳٫۰	۲۱۰٫۱
کل کا کتنے فیصدی	۲۱٫۶	۵۷٫۲
تپایا ہوا کل لوہا	۵۵٫۲	۱۷۶٫۸
جنوبی علاقوں میں	۱۳٫۴	۹۱٫۶

کل کا کتنے فیصدی	۲۴٫۳	۵۱٫۸
کل تیار لوھا اور فولاد	۴۸٫۴	۱۳۴٫۴
جنوبی علاقوں میں	۸٫۶	۵۹٫۲
کل کا کتنے فیصدی	۱۷٫۸	۴۴٫۰

اس ترقی میں بھاری صنعتوں کی نشوونما کافی نمایاں تھی۔ ۱۸۹۰ء اور ۱۹۰۰ء کے درمیان مجموعی طور پر صنعتی پیداوار دگنی ہو گئی لیکن بھاری صنعتوں میں ۱۸۰ فیصدی اور ھلکی صنعتوں میں صرف ۶۰ فیصدی اضافہ ہوا۔ روس کے جنوبی علاقوں میں کان کنی اور لوہے کی صنعت نے غیر معمولی تیز رفتاری سے ترقی کی۔

اورال کی صورت حال مختلف تھی۔ اصلاح سے پہلے والے پرانے رشتے ابھی تک قائم تھے (لوہے کے کارخانوں کے اجارہ‌دار بڑے بڑے جاگیردار تھے اور وہ مزدوروں کو تھوڑی سی زمین دے کر اپنے کارخانوں پر کام کرنے کا پابند بنا لیتے تھے) جو اس علاقے کی صنعتی ترقی کو روک رہے تھے۔ اورال کے مختلف النوع اور مالامال قدرتی وسائل کے باوجود ٹکنیکی پسماندگی بہت آہستہ آہستہ دور ہوئی اور محنت کی کارگذاری کا معیار بھی بہت نیچا رہا۔ اس طرح اورال سرمایہ‌دار جنوب سے بہت پچھڑتا گیا جہاں انیسویں صدی کے آخری عشروں میں کسان غلامی کے خاتمے کے بعد بڑی بڑی صنعتیں ترقی کر گئی تھیں۔ اسی وجہ سے جنوبی علاقے روائتی ''سماجی اور قومی تفریقوں اور آبادی کے کسی خاص حصے کو علیحدہ کرنے کے عمل سے نا آشنا رہے،، (لینن)۔ چنانچہ دھاتوں کی پیداوار میں اورال کا حصہ آٹھویں عشرے میں ۶۷ فیصدی سے گھٹ کر ۱۹۰۰ء میں ۲۸ فیصدی رہ گیا۔

بے انتہا قدرتی وسائل، کروڑوں کی آبادی اور روسی سائنسی اور ٹکنیکی نظریات کے کارناموں کو دیکھتے ہوئے دسویں عشرے میں صنعتی ترقی کی رفتار روس کی مضمر صلاحیتوں سے کہیں کم تھی۔ حالانکہ روس نے دسویں عشرے میں کوئلے کی پیداوار میں ۱۰۰ فیصدی سے زیادہ کا اضافہ کر لیا تھا پھر بھی بیسویں صدی کی ابتدا میں وہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے کوئلے کا بیسواں حصہ، برطانیہ کا چودھواں حصہ، جرمنی کا چھٹا حصہ اور فرانس کا آدھا نکالتا تھا۔ ۱۹۰۰ء میں تپے ہوئے لوہے کی مقدار میں دنیا بھر میں روس کا نمبر

چوتھا تھا اور وہ فرانس سے آگے تھا لیکن ریاستہائے متحدہ امریکہ، برطانیہ اور جرمنی سے بہت پچھڑا ہوا تھا۔ آبادی کے لحاظ سے فی کس پیداوار کے اہم معاشی اشارئے سے اور زیادہ پسماندگی کا اظہار ہوتا تھا۔ ۱۸۹۸ء میں روس میں آبادی کی لحاظ سے لوہے کی فی کس پیداوار فرانس کے مقابلے میں ۲۰ فیصدی، ریاستہائے متحدہ امریکہ کے مقابلے میں دس فیصدی اور برطانیہ کے مقابلے میں تقریباً آٹھ فیصدی تھی۔ صنعتی ترقی کے باوجود روس ابھی زرعی ملک تھا۔ ۱۸۹۷ء کی مردم شماری کے اعدادوشمار بتاتے ہیں کہ اس وقت بھی ۲ء۷۷ فیصدی آبادی زراعت کرتی تھی اور صرف ۳ء۱۷ فیصدی صنعت، تجارت، ٹرانسپورٹ اور عمارتی کاموں میں لگی تھی۔ یورپی روس کی شہری آبادی کل کی صرف ۴ء۱۳ فیصدی تھی۔

اندرونی منڈی کی محدود نوعیت کیوجہ سے کارخانوں کی بنی ہوئی چیزوں کی مانگ کم تھی اور صنعتی ترقی سے بہت پیچھے رہ گئی تھی، سرد بازاری کی وجہ سے قرضوں کی شرح سود میں اضافہ اس بات کی نشانی تھی کہ ضرورت سے زیادہ پیداوار کا بحران آنے والا ہے اور وہ صدی کے آخر تک آ ہی گیا۔ ۱۸۹۹ء کے آخر میں ریاستی بینک کی شرح بڑھکر سات فیصدی ہو گئی جب کہ سال کی ابتدا میں پانچ فیصدی تھی۔ نجی تجارتی بینکوں نے لین دین کا کام کم کر دیا اور قرضوں کی فوری ادائیگی کا مطالبہ کرنے لگے۔ ۱۸۹۹ء کی گرمیوں میں فان دیرویس، مامونتوف اور الچفسکی کی بڑی مالیاتی اور صنعتی کمپنیوں کا دیوالہ نکل گیا۔

یہ بحران ہلکی صنعتوں سے شروع ہوا لیکن دھات اور مشین سازی کی صنعتوں میں چوٹی تک پہنچ گیا۔ یہ صنعت کی ایسی شاخیں تھیں جو خاص طور سے سرکاری امداد اور غیر ملکی قرضوں پر پلی بڑھی تھیں۔ مالی مشکلات کی وجہ سے حکومت نے ریلوے کے سامان کے آرڈروں میں تخفیف کر دی جس کی وجہ سے دھات اور مشین سازی کی صنعتوں میں فاضل پیداوار کا بحران اور بھی بڑھ گیا۔ ۱۹۰۰ء اور ۱۹۰۳ء کے درمیان صنعتی پیداوار میں ۵ء۷ فیصدی کمی ہوئی اور روئی کی کھپت ۶ء۰ فیصدی کم ہو گئی۔ اسی مدت میں کچے لوہے کے ڈھالنے میں پندرہ فیصدی تخفیف ہوئی۔ ریل کی پٹریوں کی مصنوعات ۳۲ فیصدی اور انجنوں اور ڈبوں کی مصنوعات ۲۰ سے ۳۷ فیصدی تک گر

گئیں — ۱۹۰۳ء میں دھات سازی کے کارخانوں کی صرف ۵۰ فیصدی پیداواری صلاحیت استعمال کی جا سکی —

اس بحران اور سردبازاری کا نتیجہ یہ ہوا کہ عالمی پیداوار میں روسی دھات سازی ۸ء۷ فیصدی (۱۹۰۰ء) سے گر کر ۵ء۴ فیصدی (۱۹۰۸ء) رہ گئی — اب صنعتی بحران کی وجہ سے صنعتی کارخانوں کی مختلف جگہوں پر یکجائی ہونے لگی — یہ یکجائی سب سے زیادہ روس کے جنوبی علاقوں کی دھات سازی، کوئلے اور تیل کی صنعتوں میں ہوئی — ان کی ترقی کی بنیاد غیر ملکی سرمائے کی ریل پیل تھی جو روس میں حصوں والے سرمائے کی شکل میں آتا تھا — سرکاری سامان کے آرڈر ان ہی کارخانوں کو دئے جاتے تھے — ۱۹۰۰ء میں جنوبی روس کے دھات سازی کے سولہ کارخانوں میں سے پانچ کارخانے اس علاقے کی پچاس فیصدی اور کل روس کی ۲۵ فیصدی لوہے کی پگھلائی کے ذمےدار تھے — صنعت کی یکجائی کی وجہ سے بجلی کی طاقت کا استعمال بھی بڑھ گیا — مجموعی طور پر مشینوں کے لئے بجلی کی طاقت کا استعمال (اس میں کان کنی، ٹرانسپورٹ اور فوجی کارخانے شامل نہیں ہیں) ۸۵۴۰۰۰ ہارس پاور (۱۹۰۰ء) سے بڑھکر ۱۲۰۶۰۰۰ ہارس پاور (۱۹۰۸ء) ہو گیا یعنی ۴ء۱۰۲ فیصدی کا اضافہ ہوا — ساتھ ہی جوائنٹ اسٹاک کے تجارتی بینکوں کے سرمائے میں بھی تیزی سے اضافہ ہوا — ۱۹۰۰ء اور ۱۹۰۸ء کے درمیان بارہ سب سے بڑے جوائنٹ اسٹاک بینکوں کا سرمایہ تمام جوائنٹ اسٹاک بینکوں کے مجموعی سرمائے کے ۸ء۶۸ فیصدی سے بڑھ کر ۲ء۸۷ فیصدی ہو گیا — صنعت اور بینکوں کی یکجائی نے اجارے دارانہ اتحاد کے لئے راستہ نکال لیا — ۱۸۸۰ء اور ۱۸۹۰ء کے درمیان روس میں پہلی اجارہ داریاں وجود میں آئیں — بہر صورت، اجارے داری کے یہ ابتدائی معاهدے عارضی اور ناپائدار تھے — ۱۹۰۰ء — ۱۹۰۳ء کے بحران کی وجہ سے اجارے داری کا رواج صنعت کی تمام شاخوں میں ہو گیا — ۱۹۰۲ء میں زار شاہی روس کا سب سے طاقتور سنڈیکیٹ ''پرودامیت،، جو روس کے دھات کے کارخانوں کا سامان بازار میں لے جاتا تھا، فرانس، بلجیم اور جرمنی کے سرمائے سے قائم ہوا تھا اور بڑی اہم حیثیت رکھتا تھا — اس کے بعد ۱۹۰۴ء میں دونیتس بیسن کے معدنی ایندھن کے فروخت کے لئے ''پرودوگل،، نامی انجمن اور اورال کے لوہے کے مالکوں کا ٹرسٹ وغیرہ قائم ہوئے — تیل کی صنعت میں اجارے داری کا رواج بعد میں ہوا لیکن ۱۹۰۰ء ہی میں سویڈن کی نوبل فرم

تیس فیصدی تیل کی مصنوعات کی ذمے دار تھی — سنڈیکیٹوں کا اثر ہلکی صنعتوں پر بھی پڑا — ۱۹۰۱ء میں جوٹ کی فیکٹریوں اور سینٹ پیٹرس‌برگ میں موٹا کپڑا تیار کرنے والے کارخانوں کے سنڈیکیٹ بنے — ۱۹۰۴ء میں تیس ایسی اجارے داریاں تھیں جن کا اعلان کھلم کھلا کر دیا گیا تھا اور خفیہ اجارےداریوں کی تعداد بھی ان سے کم نہ تھی —

اجارے داروں اور باہر کے پروڈیوسروں کے درمیان بازاروں کے لئے کش مکش بڑھنے لگی — سنڈیکیٹوں نے ان مقامات پر جہاں ان کے حریف تجارت کرتے تھے خاص طور سے مقابلے کے لئے قیمتیں کم کر دیں — اجارےداریوں کے درمیان بھی مختلف گروہوں کا حصہ بڑھانے کے لئے جد و جہد ہونے لگی — صنعتی، تجارتی اور ٹرانسپورٹ کے کارخانوں میں بینکوں کی شرکت اور بینکوں میں اجارےداروں کی شرکت کی وجہ سے صنعت اور بینک کے سرمائے کا انضمام ہو گیا — فنانس سرمائے کی تشکیل اور مٹھی بھر سرمایہ‌داروں کا راج ہو گیا —

بیسویں صدی کی ابتدا میں روسی سرمایہ داری سامراجی ارتقا کی منزل میں داخل ہوئی — پیداوار اور سرمائے کے زبردست سنگھٹن پر مبنی سرمایہ‌دارانہ اجارےداریوں کا ظہور، صنعت اور بینک کے سرمائے کا انضمام، فنانس سرمائے کی تشکیل اور مٹھی بھر سرمایہ‌داروں کا راج، سرمائے کی برآمد —— دنیا کی معاشی اور علاقائی تقسیم اور ازسرنو تقسیم کی جد و جہد میں روس کی شرکت —— یہ سب سامراج شاہی کی نشانیاں تھیں جو اس دور کے روس میں موجود تھیں — بہر حال، روسی سامراج‌شاہی کی اپنی خصوصیات تھیں جن کی وجہ ملک کے سماجی اور معاشی ڈھانچے میں کسان غلامی کی سخت جان باقیات کی موجودگی تھی —

انیسویں صدی کے دوسرے نصف حصے میں ملک کے کچھ حصے خاص خاص چیزیں پیدا کرنے کے لئے مشہور ہو گئے اس کے ساتھ تجارتی زراعت کو بھی ترقی ہوئی — غیر ملکوں سے زرعی مشینوں کی درآمد میں اضافہ ہو گیا اور روس میں بھی زرعی مشینیں بننے لگیں — اجرتی مزدوروں سے زیادہ وسیع پیمانے پر کام لیا جانے لگا — زمین، زراعت میں کام آنے والے جانور اور ترقی یافتہ زرعی آلات زیادہ تر امیر کسانوں یعنی کولاکوں کے ہاتھ میں آ گئے — ۱۹۰۰ء میں یورپی روس کے ۴۸ گبرنیاؤں کے ایک کروڑ گیارہ لاکھ کسانوں میں سے

بیس لاکھ کولاک (۱۸۰۵ فیصدی)، پچیس لاکھ اوسط درجے کے کسان (۲۲ فیصدی) اور چھیاسٹھ لاکھ غریب کسان (۵۹۰۵ فیصدی) تھے — کولاکوں کے پاس منقولہ زمین کا دوتہائی یا تین چوتھائی حصہ تھا اور پچاس سے اسی (۸۰) فیصدی تک ایسی زمین تھی جو کسانوں نے لگان پر لے رکھی تھی — وہ پچاس فیصدی سے زیادہ گھوڑوں کے بھی مالک تھے — عام کسانوں کی غربت نے جو اپنے گھوڑے اور زرعی آلات سب کھو بیٹھے تھے جاگیرداروں کو بیگار بند کرنے پر مجبور کیا اور اب انہوں نے زراعت کے سرمایہ‌دارانہ طریقے اختیار کئے — جاگیرداروں نے فارم کے آلات اور مشینیں خریدیں، بہت سے کھیتوں میں فصلوں اور گھاس کو باری باری سے بونے کا طریقہ رائج کیا اور اجرتی مزدور استعمال ہونے لگے — جب جاگیردار خود زراعت کرنے لگے تو انہوں نے ایسی زمینیں کسانوں سے لے کر ''محفوظ کر لیں،، جن کا اندراج جاگیردار کی ملکیت کی حیثیت سے ساتویں عشرے میں تھا لیکن وہ کسانوں ہی کے قبضے میں تھیں —

صنعت کے انتہائی ترقی یافتہ سرمایہ‌دارانہ طریقے زراعت کے پسماندہ، نیم جاگیردارانہ رشتوں اور جاگیرداروں کے سیاسی اقتدار سے ہم کنار تھے — انیسویں صدی کے آخر میں تیس ہزار بڑے جاگیردار سات کروڑ دےسیاتینا زمین کے مالک تھے یعنی ہر جاگیردار کے پاس اوسطاً ۲۳۳۳ دےسیاتینا زمین تھی جب کہ ایک کروڑ پانچ لاکھ غربت‌زدہ کسانوں کے فارم ساڑھے سات کروڑ دےسیاتینا زمین پر تھے یعنی اوسطاً سات دےسیاتینا فی فارم — جاگیردار کسانوں کو خوب لوٹتے تھے اور ان کو زمینیں شکمی یا بیگار کی شرط پر دیتے تھے — زمینوں کی ضبطی، جاگیرداروں کے کام، ٹیکسوں، تباہ کن لگان اور جرمانوں نے محنت کش کسانوں کو انتہائی غریب کر دیا — ۱۸۷۰ء میں ہر سو گاؤں والوں پر بیس گھوڑوں کا اوسط تھا، ۱۹۰۰ء میں یہ تعداد چودہ رہ گئی — قدیم طریقے سے زمین کی جوتائی اور پرانے ڈھرے کی کھیتی کسان غلامی کی باقیات تھیں — فصلیں اکثر برباد ہو جاتی تھیں — پرانے قسم کی کھیتی باڑی اور قومی معیشت کے پورے نظام کے درمیان جو سرمایہ دارانہ ہوتا جا رہا تھا ایک گہری خلیج پیدا ہو گئی تھی جس کی وجہ سے اس صدی کی ابتدا میں زرعی بحران بڑھنے لگا — سرمایہ داری کے ارتقا نے اس بات کو تاریخی لحاظ سے لابدی بنا دیا کہ ملکیت آراضی کے تمام پرانے طریقے

اور کسان غلامی کی باقیات ختم کی جائیں — یہ تبدیلی دو ہی صورتوں میں ہو سکتی تھی —— اصلاحات یا انقلاب کے ذریعے — جاگیردار زراعت میں ''پروشیا کے یونکروں،، (یعنی مشرقی جرمنی کے بڑے زمینداروں) کی ٹائپ کا سرمایہ داری ارتقا چاہتے تھے — اس طریقے سے جاگیردار کی پرانی کسان غلاموں والی جاگیر رفتہ رفتہ ترقی کرکے بورژوا کاروبار بن جاتی تھی، کسان لوٹ کھسوٹ اور تباھی کے پنجے میں گرفتار رہتے تھے اور کولاکوں کا چھوٹا سا طبقہ بن جاتا تھا — کسان بڑی بڑی جاگیروں، طبقاتی مراعات اور جاگیرداری نظام کی دوسری باقیات کے خاتمے کے لئے جد و جہد کر رہے تھے — سرمایہ‌دارانہ اور نیم جاگیردارانہ رشتوں کے میل جول نے دیہی اضلاع میں دو سماجی لڑائیاں کھڑی کر دیں — ایک تو تمام کسانوں اور جاگیرداروں کے درمیان تھی اور دوسری کولاکوں اور غریب کسانوں کے درمیان — کسان بورژوا ڈیموکریٹک انقلاب کے حامی تھے — ملک کے سیاسی اور معاشی ڈھانچے میں کسان غلامی کی باقیات کی موجودگی اور سیاسی مظالم کی وجہ سے روس کے مزدور طبقے کی حالت بھی خراب ہو رہی تھی اس لئے وہ بھی ان باتوں کے خاتمے کا حامی تھا —

انیسویں صدی کے آخری عشروں میں پرولتاریہ کی تعداد تیزی کے ساتھ بڑھتی گئی — ۱۸۹۷ء کی مردم شماری کے مطابق صنعت، ریلوے، زراعت، تعمیرات اور لکڑی کاٹنے وغیرہ میں مجموعی طور پر ایک کروڑ اجرتی مزدور لگے ہوئے تھے — ان میں سب سے اول جگہ کپڑا بننے والے مزدوروں کو حاصل تھی (۱۹۰۰ء میں ان کی تعداد ۶۲۱۰۰۰ یا تمام صنعتی مزدوروں کی ۳۸ فیصدی تھی) اور دوسرا نمبر دھات سازوں (۲۳۶۰۰۰) کا تھا — صنعت کی نئی شاخوں اور نئے صنعتی علاقوں میں پرولتاریہ کی تعداد بڑی تیزی سے بڑھ رہی تھی — ۱۸۸۷ء اور ۱۸۹۷ء کے درمیان دھات سازی کے کارخانوں میں مزدوروں کی تعداد ۱۰۷ فیصدی بڑھ گئی اور روئی کی صنعت میں ان کا صرف ۵۷ فیصدی اضافہ ہوا — ۱۸۹۰ء میں تمام صنعتی مزدوروں کے ۴۳ فیصدی بھاری صنعتوں میں کام کرتے تھے اور ۱۹۰۰ء تک ان کی تعداد پچاس فیصدی ہو گئی تھی — پرولتاریہ کی زیادہ تعداد غریب کسانوں سے آئی تھی —

زراعت میں پیداواری طاقتوں کی ترقی میں کمی نے فالتو مزدوروں کی بڑی تعداد یا ریزرو فوج پیدا کر دی — ۱۹۰۰ء تک یہ فوج دو کروڑ تیس لاکھ یعنی بالغ آبادی کا نصف ہو گئی — دیہی اضلاع میں ضرورت سے زیادہ

آبادی (خصوصاً کھیتی باڑی کے وسطی علاقوں میں) کی وجہ سے مزدوروں کی اجرت پر بھی اثر پڑا جس میں ۱۹۰۵ء — ۷ کے انقلاب تک ذرا بھی اضافہ نہیں ہوا — روسی مزدوروں کی کم اجرت نے سرمایہ داروں کو بہت زیادہ نفع کمانے کا موقعہ دیا جو مغربی یورپ کے ملکوں میں بنیادی سرمایہ پر عام منافع سے دو تین گنا زیادہ تھا — زار شاہی قوانین کے ماتحت کسی ہڑتال میں حصہ لینا جرم تھا — لیکن روسی مزدوروں کی اٹل ہڑتال کی وجہ سے ۱۸۹۷ء میں کام کا دن گھٹا کر ساڑھے گیارہ گھنٹے کر دیا گیا — کسان غلامی کی باقیات اور پولیس کے مظالم نے من مانے جرمانوں، فیکٹری شاپوں کے نظام، سیزن بھر کام کرنے والے مزدوروں کی تابعداری اور جسمانی سزا کی انتہائی وحشیانہ صورت اختیار کر لی — کارخانوں کے اندر غیر صحت مند حالات —— روشنی کی کمی، گنجائش سے زیادہ مجمع، ہوا کی آمد و رفت کے انتظام اور سلامتی کے ذرائع کی غیر موجودگی —— کا مزدوروں کی صحت پر تباہ کن اثر ہوتا تھا —

روسی پرولتاریہ صرف تعداد میں تیزی سے نہیں بڑھا تھا بلکہ بڑے بڑے کارخانوں میں اس کا جماؤ بھی ہو گیا تھا (چارٹ نمبر ۲ دیکھئے) —

چارٹ نمبر ۲

یورپی روس میں ۱۹۰۱ء، ۱۹۱۰ء اور ۱۹۱۴ء میں صنعتی طاقت
(فیکٹری انسپکٹروں کی نگرانی میں کارخانے)

ایک فیکٹری میں مزدوروں کی تعداد	فیکٹریوں کی تعداد					
	۱۹۰۱ء	فیصدی	۱۹۱۰ء	فیصدی	۱۹۱۴ء	فیصدی
۵۰ سے کم	۱۲۷۴۰	۷۰٫۵	۹۹۰۹	۶۵٫۷	۸۹۲۹	۶۳٫۵
۵۱ سے ۱۰۰ تک	۲۴۲۸	۱۳٫۴	۲۲۰۱	۱۴٫۶	۲۰۸۸	۱۴٫۹
۱۰۱ سے ۵۰۰ تک	۲۲۸۸	۱۲٫۶	۲۲۱۳	۱۴٫۷	۲۲۵۳	۱۶٫۱
۵۰۱ سے ۱۰۰۰ تک	۴۰۳	۲٫۲	۴۳۳	۲٫۹	۴۳۲	۳٫۱
۱۰۰۰ سے اوپر	۲۴۳	۱٫۳	۳۲۴	۲٫۱	۳۴۴	۲٫۴
کل جمع	۱۸۱۰۲	۱۰۰٫۰	۱۵۰۸۰	۱۰۰٫۰	۱۴۰۴۶	۱۰۰٫۰

ایک فیکٹری میں مزدوروں کی تعداد	مزدوروں کی تعداد					
	۱۹۰۱ء	فیصدی	۱۹۱۰ء	فیصدی	۱۹۱۴ء	فیصدی
۵۰ سے کم	۲۴۳۶۱۵	۱۴٫۳	۲۱۹۶۶۵	۱۱٫۶	۱۹۹۹۲۲	۱۰٫۲
۵۱ سے ۱۰۰ تک	۱۷۱۱۷۰	۱۰٫۱	۱۵۸۷۰۴	۸٫۳	۱۴۸۹۵۴	۷٫۶
۱۰۱ سے ۵۰۰ تک	۴۹۲۰۹۵	۲۸٫۹	۵۰۷۸۸۶	۲۶٫۷	۵۰۴۴۴۰	۲۵٫۷
۵۰۱ سے ۱۰۰۰ تک	۲۶۹۱۳۳	۱۵٫۸	۳۰۲۸۴۰	۱۵٫۹	۲۹۶۳۴۷	۱۵٫۱
۱۰۰۰ سے اوپر	۵۲۵۶۳۷	۳۰٫۹	۷۱۳۶۴۸	۳۷٫۵	۸۱۱۱۹۷	۴۱٫۴
کل جمع	۱۷۰۱۶۵۰	۱۰۰٫۰	۱۹۰۲۷۴۳	۱۰۰٫۰	۱۹۶۰۸۶۰*	۱۰۰٫۰

صنعت میں اتنے بڑے پیمانے پر سنگھٹن کی توجیہہ یوں کی جاتی ہے کہ روس ایسے نوخیز سرمایہ دار ملک میں صنعت کی سب سے زیادہ اہم شاخیں مثلاً دھات اور مشین سازی اور ایندھن کی صنعتیں ابتدا ہی سے بڑے سرمایہ‌دار کارخانوں کی شکل میں وجود میں آئی تھیں — بھاری صنعت کی شاخوں میں زار کی حکومت کے بڑے بڑے ریلوے اور فوجی آرڈروں نے بڑے کارخانوں کے قیام میں اور بھی تیزی پیدا کر دی — اجرتوں کا معیار کم ہونے کی وجہ سے بہت سی مشینوں سے کام لینے کی ضرورت نہ تھی — مزدوروں کی جسمانی محنت سے زیادہ نفع حاصل کیا جا سکتا تھا — اس لئے روسی صنعت میں بہت ترقی یافتہ سرمایہ دار ملکوں کے مقابلے میں صنعتی کارخانوں کے جماؤ کے بجائے مزدوروں کا جماؤ زیادہ تھا —

روس میں معاشی اور سیاسی پسماندگی نے غیر ملکی سرمائے کے لئے حالات سازگار بنا دئے تھے — زبردست قدرتی وسائل، وسیع منڈی اور سستی محنت کے بازار نے غیر ملکی سرمایہ داروں کے لئے اپنے ملکوں کے مقابلے میں یہاں زیادہ منافع حاصل کرنے کے مواقع پیدا کر دئے تھے — سرمائے کی درآمد نے روسی صنعت کی ترقی کو تیز رفتار ضرور بنایا لیکن اس کی خاص شاخیں (کوئلہ، دھات سازی اور تیل وغیرہ) عالمی فنانس سرمائے کی محتاج ہو گئیں — ماہر معاشیات پ — اول نے حساب لگایا ہے کہ ۱۸۹۴ء اور ۱۸۹۹ء کے درمیان لمٹیڈ کمپنیوں میں ۵۸

* وارسا کے علاقے کو نکال کر —

کروڑ ۲۲ لاکھ روبل غیر ملکی سرمایہ لگا تھا یعنی اس دور کے حصوں والے سرمائے کا ۵۲ فیصدی۔ بیسویں صدی کی ابتدا تک لمٹیڈ کمپنیوں کے تمام اسٹاک اور حصوں کا ایک تہائی غیر ملکوں میں تھا۔

۱۹۰۰ء میں غیر ملکی حصوں والے سرمائے کی ملکیت میں مختلف ملکوں کا مندرجہ ذیل حصہ تھا: بلجیم —— ۲۹ کروڑ ۶۵ لاکھ روبل، فرانس —— ۲۲ کروڑ ۶۱ لاکھ روبل، جرمنی —— ۲۱ کروڑ ۹۳ لاکھ روبل، برطانیہ —— ۱۱۳



کان نمبر ۳۲ کی بارک۔ (روتچینکووہ کی کان سوسائٹی۔ ۱۹۰۰ء)

کروڑ ۶۸ لاکھ روبل اور امریکہ —— ۸۰ لاکھ روبل۔ سوائے چند کے باقی سب روسی اجارےداریوں پر غیر ملکی بینکوں کا کنٹرول تھا۔ مثلاً ''پرودامیت،، اور ''پرودوگل،، کے سربراہ فرانسیسی بینک تھے۔

غیر ملکی سرمائے کے روسی صنعتوں اور بینکوں میں در آنے کے علاوہ سرکاری قرضوں کی وجہ سے بھی روس غیر ملکی سرمائے کا محتاج ہو گیا۔ انیسویں صدی کے آخر میں روسی حکومت نے ریلوے اور صنعتی تعمیرات اور اسلحہ بندی کے لئے وسیع پیمانے پر غیر ملکی قرضے استعمال کئے۔ ۱۹۰۰ء میں روس کا غیر ملکی

قرض تین ارب ۹۶ کروڑ ۶۰ لاکھ روبل تھا اور ۱۹۰۴ء تک یہ بڑھکر چار ارب ۲۵ کروڑ روبل ہو گیا — اس وقت روسی قرض کے بانڈوں کی سب سے زیادہ تعداد فرانس کے پاس تھی — زار شاہی کی یہ کوشش تھی کہ وہ غیر ملکی قرضوں اور سرمائے کے ذریعہ اس رکاوٹ کو دور کرے جو اندرونی تضادوں کی وجہ سے پیدا ہو گئی تھی — لیکن سود، مشترک منافع اور غیر ملکی بینکوں کے بانیوں کے نفع کی صورت میں دن بدن زیادہ رقمیں غیر ملکوں کو جانے لگیں جن کی وجہ سے اس کا کوئی امکان نہیں رہا کہ سرمایہ ملک میں جمع ہو سکے — ایک طرف تو روس میں سرمایہ آ رہا تھا، دوسری طرف روس خود ایران، چین، مانچوریا اور منگولیہ وغیرہ پسماندہ ملکوں کو بڑی سرگرمی کے ساتھ (اگرچہ زیادہ بڑے پیمانے پر نہیں) سرمایہ بھیج رہا تھا — پندرہ کروڑ روبل کا روسی سرمایہ باہر لگا ہوا تھا — یہاں بھی روسی فنانس سرمایہ غیر ملکی سرمائے کا محتاج تھا اور اس کے جونیر حصے دار کی حیثیت سے کام کر رہا تھا — مثلاً روسی چینی بینک میں جو ۱۸۹۵ء میں قائم ہوا تھا خاص حصے دار فرانسیسی بینکر تھے — ان کے پاس بنیادی حصوں کے ۶۲ فیصدی سے زیادہ تھے — ایسے بڑے بڑے اجارے داری کے سنگھٹنوں میں بھی جیسے تیل، تمباکو اور مینگنیز کی صنعتیں روسی صنعت کو ماتحتی کی پوزیشن دی جاتی تھی حالانکہ اس کے پاس حصے زیادہ تھے — جب روس سامراجی دور میں داخل ہوا تو ''اندرونی،، نوآبادیوں اور نیم نوآبادیوں کو سرمائے کی برآمد بہت بڑھ گئی — وسط ایشیا اور ماورائے قفقاز وغیرہ میں سرمایہ لگایا گیا تاکہ وہ سامان بنانے والی روسی صنعتوں کے لئے کچامال فراہم کرنے کے مرکز بن جائیں — بیسویں صدی کی ابتدا میں وسط ایشیا کی روئی کی خرید و فروخت کی منڈی پر ماسکو کے بینک حاوی تھے — ان کے ہاتھ میں نوے فیصدی تجارت تھی — بینکوں اور کپاس کے کاشتکاروں کے درمیان مقامی جاگیردار بے (bais) بچوانی کا کام کرتے تھے جن کی حمایت پر زارشاہی انتظام کا دارومدار تھا — روسی سرمایہ داروں اور زار شاہی نے مصنوعی طور پر بے لوگوں کے جاگیردارانہ اور انتہائی قدیم استحصال کو برقرار رکھا — زار کے افسروں اور مقامی جاگیرداروں کی حمایت سے روسی بینکوں نے ان تمام زمینوں پر قبضہ جمالیا جو کپاس کی کاشت کے لئے بہتر تھیں اور مقامی کسانوں کو تباہ حال بنا دیا — اسی طرح کی پالیسی زار شاہی اور سرمایہ‌دار اجارے داریوں نے ماورائے قفقاز کے تیل پیدا کرنے والے علاقوں کے لئے بھی اختیار کی — اس طرح سے روسی فنانس

سرمائے اور زار شاہی کے مفاد میں مضبوط گٹھہ جوڑ ہو گیا اور ''نئے،، سامراجی مقاصد اور طریقوں کا دامن پرانی ''فوجی جاگیر داری،، سے باندھہ دیا گیا —

لینن نے زار شاہی کو ''فوجی جاگیردارانہ سامراجیت،، کہا ہے — اس طرح سے انہوں نے ان سیاسی، قانونی اور نظریاتی صورتوں اور رشتوں پر زور دیا ہے جو روس میں سامراجی حالات کے تحت پائے جاتے تھے — اپنی کمزوری کی وجہ سے روس میں سامراج شاہی دل کھول کر سرمایہ برآمد نہ کر سکی اور نوآبادیاتی سرحدی علاقوں اور ایشیا کے پسماندہ ملکوں کے بازاروں اور کچے مال کے وسائل کے اجارہ دارانہ استحصال کی جد و جہد میں اس کو زار شاہی کی مسلح فوجوں کا خاص طور سے سہارا لینا پڑا — زارشاہی بھی اس بات پر مجبور ہوئی کہ سامراجی بورژوازی کی طرف زیادہ توجہ کرے —

کسان غلامی کی باقیات اور روس کی بھاری صنعتوں میں غیر ملکی سرمائے کی زیادتی ٹکنیکل جمود کی خاص وجوہ تھیں — جنوبی روس کی دھات کی صنعتوں کی نسبتاً ترقی یافتہ شاخوں میں بھی صنعت کی یکجائی کے ساتھہ ساتھہ مزدوروں کی جسمانی محنت تھی جو بڑی تعداد میں سخت کاموں کے لئے رکھے جاتے تھے — سرمایہ‌دار بڑا منافع کماتے تھے اور مشینوں پر بہت کم پیسہ خرچ کرتے تھے — ان کو عام طور پر پیداوار میں اضافے، نئی مشینوں کو رائج کرنے، پیداوار اور کام کے طریقوں کو مشینی بنانے سے کوئی دلچسپی نہ تھی — وہ روسی سائنسی اور ٹکنیکی نظریات کے کارناموں کو حقارت سے ٹھکراتے تھے — اکثر اہم دریافتوں اور ایجادوں کو عملی طور پر استعمال نہیں کیا جاتا تھا — بہر حال روسی صنعت کی متعدد شاخوں میں غیر ملکی سرمائے نے بڑے پیمانے پر پیداوار کے لئے نئی تنظیم کی اور کچھہ حد تک نئی مشینوں کو بھی رائج کیا اور یہ کوشش کی کہ ان مخصوص شاخوں پر بالکل حاوی ہوجائے —

زیادہ منافع کمانے کا ذریعہ ٹکنیکی ترقی کو نہیں بنایا گیا بلکہ اس کے حصول کے لئے بڑی باقاعدگی اور بےرحمی کے ساتھہ پیداوار میں تخفیف کی گئی اور بعض دفعہ تو پیداوار کو براہ راست روک دیا گیا — ''پرودامیت،، اور دوسری دھات سازی کی اجارے داریوں نے سنڈیکیٹوں کے کارخانوں کی تمام پیداواری صلاحیتیں نہیں استعمال کیں بلکہ کچھہ کارخانوں کو تو بند کر دیا اور فیکٹریوں کی توسیع یا مزید سامان کی فراھمی کے لئے سرمایہ لگانے میں تخفیف کر دی — اجارے داروں کے ہاتھوں تیل کے کنوؤں کی اندھا دھند لوٹ کھسوٹ نے تیل

کی پیداوار میں کمی کر دی — ۱۹۰۱ء میں سب سے زیادہ تیل نکالا گیا تھا جس کی مقدار ستر کروڑ تریسٹھ لاکھ پوڈ تھی لیکن ۱۹۱۳ء میں یہ مقدار گھٹ کر چھپن کروڑ تیرہ لاکھ پوڈ رہ گئی یعنی بیس فیصدی کی کمی ہو گئی — ساتھ ہی بیسویں صدی کے پہلے عشرے میں تیل کی قیمت چھ گنی ہو گئی — ٹکنیکی اور معاشی طور پر پسماندہ روس کے لئے پیداوار میں مصنوعی تخفیف مضرت رساں نتائج کی حامل تھی مثلاً صنعتی ترقی میں سست رفتاری، سخت گرانی، اشیاء فروخت کی پیداوار اور صرف میں کمی، بڑھتی ہوئی عام بے روزگاری اور شہروں اور دیہاتوں میں محنت کشوں کی غربت میں اضافہ —

بیسویں صدی کی ابتدا میں روس سامراج کے تمام تضادوں کا مجموعہ بن گیا جنہوں نے انتہائی شدت اختیار کرلی — روس میں فوجی جاگیردارانہ استحصال سرمایہ‌دارانہ اور قومی لوٹ کھسوٹ سے شیر و شکر ہوگیا — محنت کشوں پر زار شاہی، جاگیردار اور بورژوا طبقہ جو جبر و ستم کرتے تھے اس میں مغربی سامراجیوں کی لوٹ کھسوٹ کا اضافہ ہوا — روس میں سامراجی طاقتوں کے مفاد میں ٹکراؤ پیدا ہوا — مغربی سامراج وادی زارشاہی کی حمایت سے ہر سال کروڑوں روبل روسی عوام سے مشترک منافع اور قرض کے سود کی شکل میں حاصل کرنے لگے تھے — روسی زار شاہی اور مغربی سامراجیوں کے مفاد ایک دوسرے سے منسلک تھے — اس لئے زار شاہی کے خلاف انقلاب پورے سامراجی محاذ کی کمزوری کا باعث ہو سکتا تھا — ان حالات کے ماتحت روسی پرولتاریہ کی جد و جہد نے بین اقوامی اہمیت اختیار کرلی — اس صدی کی ابتدا میں روس عالمی انقلابی تحریک اور انقلابی نظریات کا مرکز اور لینن‌ازم کا وطن بن گیا جو سامراجی اور پرولتاری انقلابوں کے دور کا مارکسزم ہے —

سرمایہ‌داروں اور جاگیرداروں کے وحشیانہ استحصال اور زارشاہی کی اندھا دھند بربریت نے محنت کش عوام کی حالت ناقابل برداشت بنا دی اور سماجی تضاد میں خاص طور سے تیزی اور گہرائی پیدا کی —

پیداوار کی غیر معمولی یکجائی کے اثر سے پرولتاریہ کے طبقاتی شعور کی نشوونما ہوئی اور اسی اثر سے پرولتاریہ انقلاب کا لیڈر بننے لگا — صنعتی پرولتاریہ کو شہری اور دیہی آبادی کے مظلوم پرولتاریہ اور نیم پرولتاریہ بطور حلیف مل گئے — انیسویں صدی کے خاتمے پر صرف کھیت مزدوروں کی تعداد ۳۵ لاکھ اور لینن کے تخمینے کے مطابق پرولتاریہ اور نیم پرولتاریہ کی مجموعی تعداد چھ کروڑ

سینتیس لاکھ تھی جن میں پرولتاریہ کی تعداد دو کروڑ بیس لاکھ تھی — پرولتاریہ اور کسانوں کے درمیان گہرے تعلقات اور مشترک مفاد نے انقلابی جد و جہد کے دوران دونوں طبقوں کے اتحاد کے لئے زمین ہموار کر دی — اس جد و جہد کا لیڈر مزدور طبقہ تھا جو سماج کا سب سے ترقی پسند طبقہ ہے —

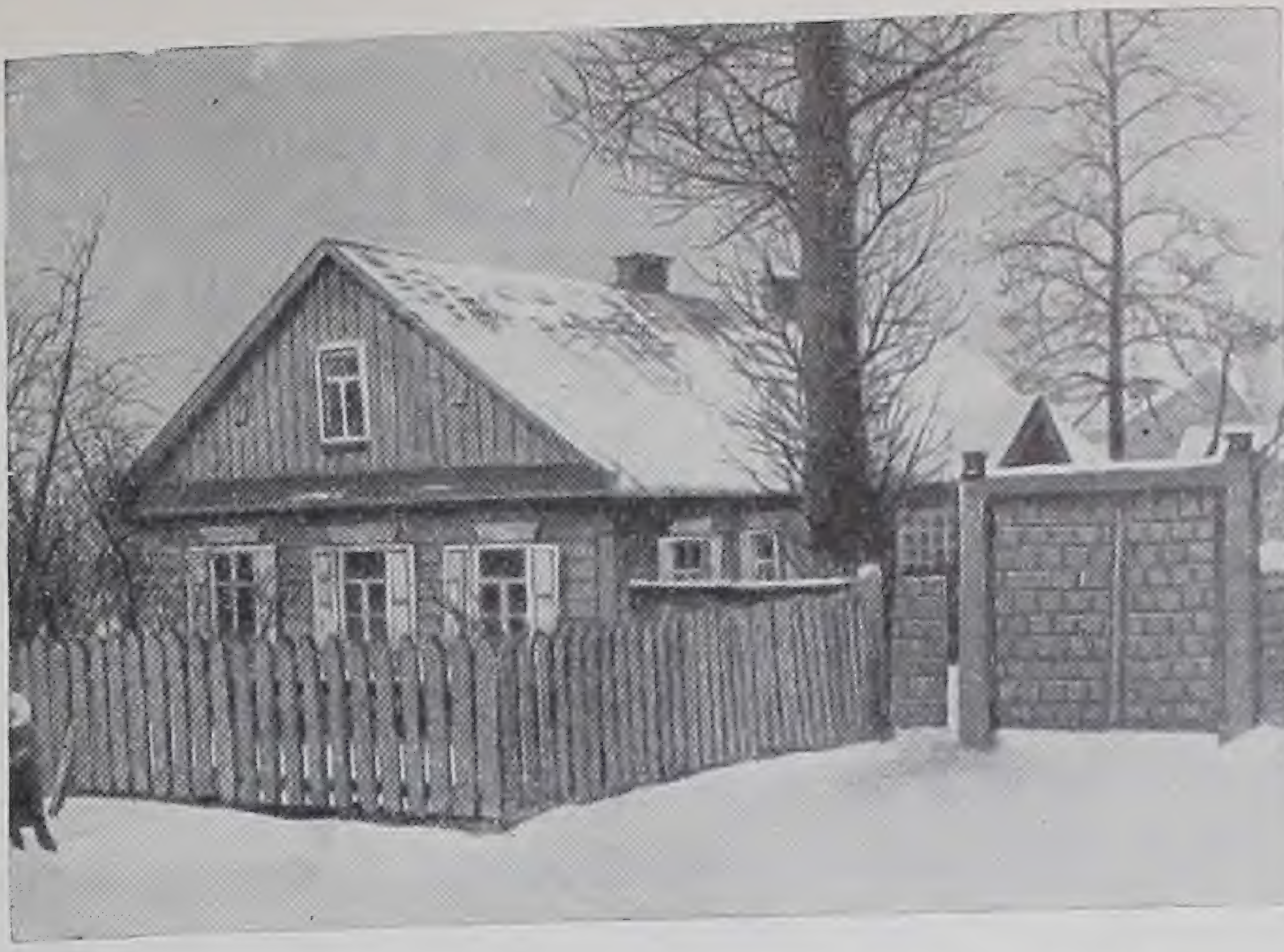
انقلابی تحریک کا ابھار (۱۹۰۰ء—۱۹۰۴ء) — روس میں مارکسی پارٹی کا قیام (روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی)

روسی مزدور طبقے کو کل روسی انقلابی تحریک کے لیڈر کی حیثیت سے کامیابی حاصل کرنے کے لئے ایک ایسی انقلابی پارٹی بنانے کی ضرورت تھی جو بڑھکر لڑسکے اور انتہائی ترقی یافتہ مارکسی نظریات سے لیس ہو— ایسی پارٹی جو سامراجیوں پر دھاوے کے وقت عوام کی رہنمائی کر سکے اور سوشلسٹ انقلاب کو یقینی طور پر فتح یاب بنا سکے — ایسی پارٹی ولادیمیر لینن نے بنائی —

انقلابی پرولتاری پارٹی کی بنیاد ''مزدوروں کی جنگ آزادی کی انجمن،، تھی جو لینن نے سینٹ پیٹرس‌برگ میں ۱۸۹۵ء میں قائم کی تھی —

مارچ ۱۸۹۸ء میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی پہلی کانگرس شہر مینسک میں ہوئی لیکن یہ کانگرس مختلف سوشل ڈیموکریٹک حلقوں اور گروہوں کو آپس میں متحد کرکے ایک پارٹی نہ بنا سکی— بہت سے سوشل ڈیموکریٹک حلقے ''معاشیات پرستوں،، کے اثر میں تھے — وہ اس بات کی ضرورت نہیں سمجھتے تھے کہ مزدور طبقہ سیاسی جد و جہد کرے اور متحدہ پرولتاری پارٹی قائم کرنے میں اس کے قیادتی رول کے بھی منکر تھے — ''معاشیات پرستوں،، کو شکست دینے اور منتشر سوشل ڈیموکریٹک حلقوں کو ایک ایسی سرگرم عمل پرولتاری پارٹی میں متحد کرنے میں جس کے پاس واضح مارکسی پروگرام، انقلابی طریقۂ کار، اتفاق رائے اور آہنی ضابطہ ہو کل روسی سیاسی اخبار ''ایسکرا،، (چنگاری) نے بڑا کام کیا— یہ اخبار لینن نے ''مزدوروں کی نجات،، کے گروپ کے ساتھہ مشترکہ طور پر ۱۹۰۰ء میں نکالا تھا — اس کے علاوہ لینن کی کتاب ''کیا کیا جائے؟،، (۱۹۰۲ء) اور دوسری کتابوں نے بھی اس میں مدد دی —

روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس (جولائی و اگست ۱۹۰۳ء) کے موقع پر نئے قسم کی مارکسی پارٹی بنائی گئی جس کی نظریاتی اور



شہر مینسک کا وہ مکان جس میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی پہلی کانگرس ہوئی تھی

تنظیمی بنیاد لینن کے ''ایسکرا،، نے تیار کی تھی — اس کانگرس میں ''ایسکرا،، کے مخالف بھی شامل ہوئے — یہ ایسے موقع پرست عناصر تھے جو بعد کو مینسویک (اقلیتی گروہ کے ممبر) کہلائے — لینن اور ان کے ساتھی بالشویک (اکثریتی گروہ کے ممبر) مینشویکوں کے خلاف شدید جد و جہد کے بعد اس بات میں کامیاب ہو گئے کہ پارٹی کے پروگرام میں پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے اہم ترین اصولوں اور کسانوں کے مسئلے میں انقلابی ڈیموکریٹک مطالبات کو مان لیا جائے — انہوں نے مارکسی پارٹی کی تشکیل میں بین اقوامیت کے اصول کی حمایت کی — روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس میں بالشویک پارٹی کی بنیاد پڑی جو واقعی انقلابی پروگرام سے لیس تھی — اس نے روسی اور عالمی مزدور طبقے کی تحریک کے تاریخی دھارے کو موڑ دیا — لینن نے اپنے کتابچے ''ایک قدم آگے، دو قدم پیچھے،، (مئی ۱۹۰۴ء) میں مینشویکوں کے نظریات کی دھجیاں اڑا دیں اور مارکسی پارٹی کے متعلق اپنا نظریہ پیش کیا — اس دور میں اور اس کے بعد بھی مینشویکوں کے خلاف اور

مارکسی پارٹی کے قیام کی جد و جہد میں لینن کے رفیق مندرجہ ذیل انقلابی تھے: بابوشکن، باومن، فرونزے، گوسیف، کالینن، کتسخوویلی، کورناتوفسکی، لتوینوف، اولمنسکی، اورجونیکیدزے، پیتروفسکی، شاؤمیان، اسپانداریان، استالن، سویردلوف، میخا تسخاکایا، تسولوکیدزے، د۔ اولیانوف، وروفسکی اور زیملیاچکا وغیرہ۔

بالشویک پارٹی کی تشکیل بڑھتی ہوئی انقلابی تحریک کے حالات میں ہوئی جو صنعتی بحران کی وجہ سے پیدا ہو گئے تھے۔ مزدور طبقے کے معیار زندگی پر سرمائے کے دھاوے نے مزدوروں کے طبقاتی شعور اور سوشل ڈیموکریٹک اثرات دونوں میں اضافہ کیا۔ ان مزدوروں نے جو لینن کے ''ایسکرا'' کی پالیسی کی پیرو سوشل ڈیموکریٹک تنظیموں میں تھے اپنے حالات بہتر بنانے کے لئے الگ الگ سرمایہ داروں کے خلاف انفرادی معاشی ہڑتالیں بند کر دیں اور طبقاتی جدوجہد کی بہتر صورتیں اختیار کیں ——— مثلاً سیاسی ہڑتالیں اور سڑکوں پر ایسے مظاہرے جن کا نعرہ ہوتا تھا: ''زارشاہی نراج مردہ باد!''، ۱۹۰۰ء میں یوم مئی کے موقع پر شہر خارکوف میں ایک زبردست سیاسی مظاہرہ ہوا جس میں دس ہزار آدمیوں نے حصہ لیا۔ ۱۹۰۱ء میں سینٹ پیٹرس برگ، طفلس، وارسا، لودز، ویلنو، کوونو، قازان اور دوسرے شہروں میں یوم مئی کے موقع پر مظاہرے کئے گئے۔ ۱۹۰۱ء میں سینٹ پیٹرس برگ کی آبوخوف فیکٹری کی وہ ہڑتال جس میں مزدوروں اور سرکاری فوج میں مسلح جھڑپ ہوئی بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ ۱۹۰۲ء میں باطوم کا سیاسی مظاہرہ اور روستوف بر دون کی عام ہڑتال بھی کافی اہم تھی۔ پولیس کے مظالم کے علاوہ زار شاہی نے مزدور طبقے کی تحریک کو بہلانا پھسلانا اور رشوت دینا بھی شروع کردیا۔ اس صدی کے ابتدائی زمانے میں جب کہ انقلابی حالات تیزی سے پختگی اختیار کر رہے تھے، زارشاہی نے مزدوروں کی توجہ انقلابی جد و جہد سے دوسری طرف مبذول کرنے کے لئے خفیہ پولیس کی سر پرستی میں مزدور طبقے کی جائز تنظیمیں بنا دیں۔ یہ پالیسی ''پولیس سوشلزم''، یا زوباتوفشچینا کے نام سے مشہور ہو گئی کیونکہ پولیس کا چیف کرنل زوباتوف ان تنظیموں کے قیام میں آگے آگے تھا۔ ۱۹۰۲ء کی ابتدا میں ماسکو میں معاشی ہڑتالوں کی جو لہر آئی اس نے یہ بات صاف کر دی کہ زوباتوف کی یہ تنظیمیں مزدور طبقے کی تحریک کی باڑھ روکنے کے لئے قطعی ناکارہ ہیں۔ ۱۹۰۳ء میں مزدور طبقے کی تحریک ایک نئی اور اعلی منزل تک

پہنچ گئی — مقامی اور غیر متحد ہڑتالوں کے بجائے اب مزدور بالشویکوں کی قیادت میں عام ہڑتالیں کرنے لگے جو ماورائے قفقاز اور یوکرین کے تمام صنعتی مرکزوں پر اثرانداز ہوئیں — ۱۹۰۳ء میں جنوبی روس کی عام ہڑتال میں تقریباً دو لاکھ مزدوروں نے حصہ لیا —

کسانوں نے بھی پرولتاریہ کی پیروی کی اور جاگیرداروں کے خلاف اجتماعی اقدام شروع کر دیا — ۱۹۰۰ء سے ۱۹۰۴ء تک پانچ سال کے اندر روس میں کسانوں کے ۶۷۰ ہنگامے ہوئے — سب سے بڑے ہنگامے خارکوف اور پولتاوا کے گبرنیاؤں میں ۱۹۰۲ء کی بہار میں ہوئے جن میں ساٹھ جاگیریں چھ دن کے اندر تباہ کر دی گئیں —

بیسویں صدی کی ابتدا میں روس کے غیر روسی علاقے زبردست معاشی تبدیلیوں سے دو چار ہو رہے تھے — پولینڈ، بالٹک کے علاقے، مشرقی یوکرین اور باکو کی صنعتیں پرانے صنعتی علاقوں کی صنعتوں سے آگے نکل گئیں — ان جگہوں پر روسی اور مقامی قومیتوں کے ایسے مزدوروں کے بڑے بڑے جتھے تھے جو انقلابی جد و جہد کا سبق حاصل کر چکے تھے — والگا کی وسطی وادی، اورال کے قریب کے اضلاع، قفقاز (سوائے باکو کے)، ترکستان اور سائبیریا میں صنعت نے ابھی سانس لینا شروع کی تھی — سرمایہ‌دارانہ تعلقات وسط ایشیا اور قزاخستان کے معاشی طور پر پسماندہ علاقوں میں بھی در آئے اور ان کو بھی روسی سامراج کے مشترکہ نظام میں لپیٹ لیا — اس دور میں غیر روسی علاقوں میں سرمایہ دارانہ رشتوں کے ارتقا نے قومی اور نوآبادیاتی لوٹ کھسوٹ میں اضافہ کردیا — زار شاہی نے یوکرینیوں، بیلوروسیوں، لیتھوینیائیوں، ترکمانوں، ازبکوں، قزاخوں، جارجیاؤں، آرمینیوں، آذربائجانیوں اور ملک میں بسنے والی دوسری قوموں کے قومی کردار کو بالکل نظر انداز کر کے اسکولوں اور سرکاری اداروں میں دیسی زبانوں کے استعمال کی قطعی ممانعت کر دی اور قومی تہذیب کو ملیامیٹ کیا — یوکرین، ماورائے قفقاز، پولینڈ، بالٹک کے ملکوں اور بیلوروس کے مزدور طبقے اور کسانوں کی تحریکوں نے مزدوروں اور کسانوں کی کل روسی تحریک سے اپنا گہرا رابطہ قائم کیا — روسی مزدوروں نے مارکسی انقلابی تنظیمیں بنا کر سرحدی اضلاع کی انقلابی جد و جہد میں اگوائی کا رول ادا کیا — مزدور طبقے کی ابھرتی ہوئی تحریک نے غیر روسی سرحدی اضلاع کے تمام محنت کشوں کو سماجی اور قومی آزادی کی جد و جہد کے لئے اکسایا اور متحد و مضبوط کیا —

جوں جوں قومی آزادی کی تحریک پھیلتی گئی اس بات کی ضرورت زیادہ ہوتی گئی کہ انقلابی سوشل ڈیموکریٹ قومی مسئلے کے متعلق کوئی واضح نظریاتی پروگرام اور پالیسی بنائیں — چنانچہ لینن نے یہ پروگرام تیار کیا — اس کی بنیاد تمام قوموں کو مکمل طور پر مساوی ماننے، ان کے حق خود اختیاری کو تسلیم کرنے، پرولتاریہ کی جد و جہد کے بین اقوامی اتحاد اور ایک ریاست میں رہنے والے تمام قوموں کے مزدوروں کے ایسے اتحاد پر تھی جو واحد تنظیموں میں متحد ہوں — بالشویک محنت کش مزدوروں کے متحدہ اقدام کی حمایت کرکے جد و جہد کو دو محاذوں پر چلا رہے تھے — حکمراں طاقت کی جارحانہ وطن پرستی اور مقامی بورژوا قوم پرستی دونوں کے خلاف —

پیٹی بورژوا سوشلسٹ انقلابی پارٹی ایسی پارٹی تھی جو مارکسزم لینن‌ازم کے خلاف تھی — اس نے روس میں انقلابی تحریک کو سخت نقصان پہنچایا — یہ پرانے نرودنک حلقوں کے زیر اثر تھی اور ۱۹۰۲ء میں کسانوں کے ہنگاموں سے متاثر ہوکر وجود میں آئی تھی — سوشلسٹ انقلابی پارٹی نے ایک اخبار ''انقلابی روس،، اور ایک رسالہ ''روسی انقلاب کا نقیب،، نکالا — یہ دونوں ۱۹۰۰ء سے ۱۹۰۵ء تک ملک کے باہر چھپتے رہے — اس پارٹی کے لیڈر گرشونی، گاتس، چیرنوف اور اوکسینتیف تھے — یہ پارٹی شخصی حکومت کے خلاف تھی اور جمہوری ریپبلک چاہتی تھی لیکن اس کے ممبر روسی بورژوا ڈیموکریٹک انقلاب کے سماجی مافیہ کو نہیں سمجھتے تھے اور انقلاب میں پرولتاریہ کے قیادتی رول اور اس کی ڈکٹیٹرشپ کے خیال سے بھی منکر تھے — وہ طبقاتی تضاد اور کسانوں میں امیر غریب کی تفریق کو بھی نہیں مانتے تھے — ایسا کمیون (دیہی برادری) جو کسان کو آراضی کی ملکیت دیتا ہو، لیکن ساتھ ھی نقل و حرکت کی آزادی چھین کر اس کی سماجی حیثیت کو زار شاھی سے وابستہ کردے — ایسے کمیون کو پیٹی بورژوا سوشلسٹ انقلابی پارٹی، نرودنکوں کے نقش قدم پر چل کر، سوشلزم کی ابتدائی صورت سمجھتی تھی — زمین کو اجتماعی بنانے کا ایک یوٹوپیائی پروگرام پیش کرتے ہوئے یہ پارٹی ایک طرف تو زمینداری اور زمین کی نجی ملکیت کی عام طور پر مخالفت کرتی تھی لیکن ساتھ ھی ساتھ یہ خطرناک غلط فہمی پیدا کرتی تھی کہ اگر زمین کو اجتماعی بنایا جائے یعنی تمام زمین پبلک کی ملکیت ہو جائے اور ہر کسان خاندان کو کمیون کے کنٹرول میں برابر برابر زمین ملے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کسانوں کو لوٹ کھسوٹ اور تباھی سے نجات مل جائیگی —

یہ پارٹی شخصی حکومت کے خلاف انفرادی دھشت کو جد و جہد کا خاص ذریعہ سمجھتی تھی۔ یہ ایک ایسا طریقۂ کار تھا جس سے عوام کی انقلابی پیش قدمی میں رکاوٹ پیدا ہوتی تھی اور ان کو خاموش رہنے پر مجبور کرتی تھی۔ روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس نے یہ بات تسلیم کر لی کہ پیٹی بورژوا سوشلسٹ انقلابی پارٹی کی سرگرمیاں ''نہ صرف پرولتاریہ کے سیاسی ارتقا کے لئے خطرناک ھیں بلکہ وہ شخصی حکومت کے خلاف مشترکہ جمہوری جد و جہد کے لئے بھی مضرت رساں ھیں،،۔

بیسویں صدی کے آغاز میں انقلابی تحریک کی نشو و نما کے ساتھہ ساتھہ لبرل بورژوازی میں بھی زار کے خلاف تحریک نے زور پکڑا۔ مارچ ۱۹۰۲ء میں دیہی افسران کے ایک حلقے نے ''آزادی،، نامی ایک رسالہ نکالا جو ملک کے باھر شائع ھوتا تھا اور اس کا ایڈیٹر استرووے تھا۔ جنوری ۱۹۰۴ء میں اس رسالے کے حامیوں نے سینٹ پیٹرس برگ میں ''آزادی کی یونین،، قائم کی۔ نومبر ۱۹۰۳ء میں دیہی دستور پسندوں کی یونین بنائی گئی۔ اس کا مقصد دیہی اسمبلیوں کے لئے راستہ صاف کرنا تھا تاکہ وہ دستور بنانے کا مطالبہ کر سکیں۔ ۱۹۰۵ء میں اکتوبر کی عام ھڑتال کے بعد یہ دونوں انجمنیں روسی بورژوازی کی خاص سیاسی پارٹی کی بنیاد بن گئیں جس کے ممبر دستوری ڈیموکریٹ یا کیڈیٹ کہلاتے تھے۔

روس اور جاپان کی جنگ (۱۹۰۴ـ۵ء)۔
روس میں پہلا بورژوا ڈیموکریٹک انقلاب (۱۹۰۵ـ۷ء)

بیسویں صدی کی ابتدا میں بحرالکاھل پر اقتدار جمانے کی کشمکش بڑی طاقتوں کے درمیان بہت شدید ھو گئی۔ برطانیہ، ریاستہائے متحدہ امریکہ، جرمنی، فرانس، روس اور جاپان اس میدان میں ایک دوسرے کے مد مقابل تھے۔ معاھدۂ شیمونوسیکی (۱۸۹۵ء) کے مطابق جو جاپان و چین کی جنگ (۱۸۹۴ـ۹۵ء) کے بعد چین کی ھار پر ھوا تھا چین کو جزیرۂ تائیوان (فارموسا)، جزیرہ‌نما لیاوتنگ اور پورٹ آرتھر جاپان کو دینا پڑا۔ روس نے فرانس اور جرمنی کے ساتھہ مل کر جاپان کو مجبور کیا کہ وہ جزیرہ‌نما لیاوتنگ پر قبضہ کرنے سے باز رھے۔ مئی ۱۸۹۶ء کے روسی چینی معاھدہ کے ذریعہ زار کی حکومت کو بھی مانچوریا

کے آرپار ریلوے بنانے کی رعایت مل گئی — مارچ ۱۸۹۸ء میں چین سے ایک اور معاہدہ ہوا جس کے مطابق چین نے روس کو پورٹ آرتھر کرایہ پر دے دیا اور ساتھ ھی وھاں بحری مستقر بنانے کا اختیار بھی —

برطانیہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ روس کی بڑھتی ہوئی طاقت دیکھ کر ڈرے اور انہوں نے کوریا پر قبضہ کرنے میں جاپان کی مدد کی تاکہ مانچوریا میں اس کی پوزیشن مضبوط ہو جائے اور جاپان و روس کے درمیان ٹکر ہو کیونکہ روس اس وقت مشرق بعید میں برطانیہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کا سب سے بڑا مدمقابل تھا — برطانیہ، فرانس، جرمنی اور روس نے جاگیردارانہ چین کی فوجی کمزوری سے فائدہ اٹھایا اور ''کرایہ،، پر لینے کے بہانے انہوں نے چین کے علاقوں پر قبضہ کرکے اپنے فوجی مستقر بنا لئے — اس کا نتیجہ ۱۹۰۰ء میں آئی‌ہوتوان (باکسر) کی عوامی بغاوت ہوئی جس کو آٹھ بڑی طاقتوں نے جن میں روس بھی شامل تھا بری طرح کچل دیا — زار شاھی فوج نے مانچوریا پر قبضہ کر لیا — ۱۹۰۲ء میں برطانیہ سے سنگھٹن کا معاہدہ کرنے کے بعد جاپانی جنگ‌باز روس کے خلاف جنگی تیاریاں کرنے لگے — دوسری طرف زار کی حکومت یہ سوچ رھی تھی کہ جاپان سے مختصر اور فاتحانہ جنگ کے بعد اس کی پوزیشن اور مضبوط ہو جائے گی اور اس انقلاب سے چھٹکارا مل جائے گا جو روس میں پک رھا تھا —

۲۷ جنوری ۱۹۰۴ء کو جاپانی جنگی جہازوں نے پورٹ آرتھر کے روسی بیڑے پر دھوکے سے اچانک حملہ کر دیا اور روس و جاپان کے درمیان جنگ شروع ہو گئی — دو روسی بکتر بند جہازوں اور ایک کروزر کو نقصان پہنچا — مارچ ۱۹۰۴ء میں بحرالکاہل کے بیڑے کے کمانڈر امیرالبحر ماکاروف کی موت سے پورٹ آرتھر کا دفاع کرنےوالوں کو سخت دھکا پہنچا — اسی زمانے میں جاپانی فوجیں کوریا میں اتر گئیں اور مانچوریا کی فوج کے کمانڈر جنرل کوراپاتکن کی ناکارہ اور بزدلانہ حکمت عملی سے فائدہ اٹھا کر پورٹ آرتھر اور جنوبی مانچوریا میں خاص روسی فوجی طاقت پر دھاوا بول دیا — اپریل ۱۹۰۴ء میں جاپانیوں نے پورٹ آرتھر اور ان خاص روسی فوجوں کے درمیان راستہ بند کر دیا جو لیاویانگ کے علاقے میں جمع تھیں — اب پورٹ آرتھر کے محافظین صرف اپنے وسائل کے رحم و کرم پر رہ گئے — پورٹ آرتھر کے بحری بیڑے نے محاصرے کو توڑ کر ولادی وستوک کی طرف جانے کے لئے جو کوششیں ۱۰ جون اور ۲۸ جولائی کو

کیں وہ اس کی کمان میں عزم کی کمی کی وجہ سے ناکامیاب رہیں — لیاویانگ کی لڑائی ۱۷ سے ۲۱ اگست تک ہوتی رہی — جاپان کی دوسری اور چوتھی فوجوں نے اپنی ۳۹۰ توپوں کی مدد سے روسی فوج کے داھنے بازو (میمنہ) کو اکھاڑنے کی کوشش کی لیکن سائبیریا کے پیدل ڈویژنوں نے اس حملے کو ناکامیاب کر دیا — جاپان کی پہلی فوج نے روس کے سلسلۂ رسل و رسائل کو منقطع کرنے کے لئے دریائے تائیچی پار کرلیا — کوراپاتکن اپنی فوج کے بازوؤں کو نقصان پہنچنے کے ڈر سے پیچھے ہٹ کر مکڈن آ گیا — اگست ۱۹۰۴ء میں جاپانیوں نے زبردست دھاوے کرکے پورٹ آرتھر پر جلد از جلد قبضہ کرنے کی ناکام کوششیں کیں جن میں ان کو سخت نقصان پہنچا — قلعے کے محصور لوگوں نے جاپانیوں کے تمام حملے پسپا کر دئے اس لئے حملہ آوروں کو اب باقاعدہ قلعہ کا محاصرہ کرنے پر مجبور ہونا پڑا — پورٹ آرتھر کے بہادرانہ دفاع کے مقابلے میں براعظم پر جاپان کی کم از کم آدھی فوجیں لگی ہوئی تھیں — مدافعین نے اپنی جرأت و بہادری سے روسی فوجوں کو یہ موقع دیا تھا کہ وہ خود بڑھکر حملہ کر سکیں — لیکن اس کی تیاری پوری طرح نہیں کی گئی تھی اور اس میں ناکامی ہوئی — دریائےشا پر ۲۲ ستمبر سے ۴ اکتوبر تک جنگ ہوتی رہی لیکن جاپانیوں کا یہ جوابی حملہ بھی لڑائی کا کوئی دوٹوک فیصلہ نہیں کر سکا —

اکتوبر میں بحرالکاہل کا دوسرا بحری دستہ امیرالبحر روژدیستوینسکی کی کمان میں بالٹک سے روانہ ہوا تاکہ پورٹ آرتھر کو کمک پہنچا سکے — اب جاپانیوں نے پورٹ آرتھر پر قبضہ کرنے میں عجلت کی تاکہ وہ روژدیستوینسکی کے دستے کی آمد سے پہلے پورٹ آرتھر لیکر اور سمندر پر برتری حاصل کر کے اپنی ایک لاکھ فوج کو فیصلہ کن جنگ کے لئے مانچوریا کے محاذ پر منتقل کر سکیں — ۲ دسمبر ۱۹۰۴ء کو بری فوج کا کمانڈر جنرل کندراتینکو مار ڈالا گیا — امیرالبحر ماکاروف کی موت کے بعد وھی سارے دفاع کی جان تھا — ۲۰ دسمبر ۱۹۰۴ء (۲ جنوری ۱۹۰۵ء) کو کوانٹنگ کے قلعہ‌بند منطقے کے کمانڈر جنرل استیسل نے ہتھیار ڈال کر معاھدے پر دستخط کر دئے — اس منطقے میں پورٹ آرتھر بھی شامل تھا — پورٹ آرتھر کے دفاع نے متعدد زارشاھی جنرلوں کی دھوکے بازی اور جنگی معاملات میں جہالت کو بےنقاب کر دیا — روسی ملاحوں، سپاھیوں اور اچھے افسروں نے انتہائی مشکل حالات میں ایک غیرملکی علاقے پر واقع قلعہ میں خشکی اور سمندر دونوں سے بالکل کٹ کر بڑی بہادری،

شرافت اور ایثار کا مظاہرہ کیا اور دشمن کے خلاف آٹھ مہینے تک ڈٹے رہے — اس جنگ نے قطعی طور پر یہ ثابت کر دیا کہ زارشاہی روس کی پوری فوجی تنظیم اور سرکاری طریقہ کار بالکل فرسودہ ہوچکا ہے — اس کا نتیجہ یہ بھی ہوا کہ محنت کش عوام کی معاشی حالت اور خراب ہو گئی اور لوگوں میں اس کی وجہ سے زبردست بےچینی پیدا ہو گئی —

دسمبر ۱۹۰۴ء میں باکو کی عام ہڑتال نے انقلابی طاقتوں کو منظر عام پر لانے کا اہم رول ادا کیا — اس ہڑتال کا نتیجہ یہ ہوا کہ مزدوروں نے نو گھنٹے کام کے دن کا مطالبہ جیت لیا اور روسی مزدور طبقے کی تحریک میں پہلی مرتبہ مزدوروں اور مالکوں کے درمیان اجتماعی معاہدہ ہوا —

۱۹۰۵ء کے انقلاب کا آغاز

۱۹۰۵ — ۷ء کا روسی انقلاب سامراجی عہد کا پہلا عوامی انقلاب تھا — انقلاب کے سامنے یہ فرض تھا کہ وہ مطلق العنان بادشاہی کا تختہ الٹ دے ور جاگیردارانہ نظام کی باقیات کو ختم کر دے جو معاشی اور سماجی زندگی کے تمام شعبوں میں موجود تھیں اور ان کے ذریعہ سرمایہ‌دار انتہائی وحشیانہ طریقے سے پرولتاریہ کا خون چوستے تھے، ان باقیات نے کسانوں کو محتاج، تباہ حال اور غریب بنا دیا تھا اور روس کی آبادی میں ان ہی کسانوں کی اکثریت تھی — جاگیردارانہ نظام کی تمام باقیات کی بنیاد زمین کی ملکیت تھی — اس لئے زرعی سوال یعنی زمین پر زمین‌داروں کی ملکیت کا نظام ختم کرنے کے لئے کسانوں کی جد و جہد روس میں بورژوا ڈیموکریٹک انقلاب کے سامنے سب سے بڑا سوال تھی — حالانکہ ۱۹۰۵ — ۷ء کا روسی انقلاب داخلی لحاظ سے اپنے مافیہ میں بورژوا ڈیموکریٹک انقلاب تھا لیکن یہ ان بورژوا انقلابوں سے بنیادی طور پر مختلف تھا جو سترھویں اور انیسویں صدی کے درمیان سرمایہ‌داری کے ابھار کے زمانے میں ہوئے تھے جب کہ بورژوا طبقہ انقلابی طبقہ تھا — ۱۹۰۵ — ۷ء کا انقلاب سامراج‌شاہی کے دور میں ہوا جس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں سرمایہ‌داری نظام ٹوٹنے پھوٹنے لگتا ہے اور سماجی اورسیاسی ٹکراؤ زیادہ شدید ہو جاتا ہے — بیسویں صدی کے آغاز میں روس کے مزدور طبقے نے آبادی کے دوسرے حصوں سے نمایاں ہوکر صرف واضح طبقہ کی صورت ہی نہیں اختیار کی

تھی بلکہ طبقاتی جد و جہد میں تجربہ بھی حاصل کر لیا تھا، اپنی مارکسی پارٹی بنا لی تھی اور اپنے کو ملک کی سب سے زیادہ ترقی پسند اور منظم سیاسی طاقت بھی ثابت کر دیا تھا — ۱۹۰۵ء ـ ۷ کے انقلاب کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ انقلاب کے اندر دو سماجی لڑائیوں کا ظہور ہوا — لینن نے لکھا تھا: ''آج روس میں دو برسرپیکار قوتیں نہیں بلکہ دو مختلف اور بےجوڑ سماجی لڑائیاں انقلاب کے لئے مسالہ مہیا کر رہی ہیں: ایک تو موجودہ مطلق العنان کسان غلام نظام کے اندر جاری ہے اور دوسری مستقبل کے بورژوا ڈیموکریٹک نظام کے اندر جو ہماری آنکھوں کے سامنے وجود میں آ رہا ہے — ایک ہے پورے عوام کی جد و جہد آزادی (بورژوا سماج کی آزادی کے لئے) اور جمہوریت کے لئے یعنی عوام کی حکومت کے لئے — دوسری لڑائی —— پرولتاریہ کی طبقاتی جد و جہد ہے بورژوازی کے خلاف اور سماج کی سوشلسٹ تنظیم کے لئے —،، روس کی بورژوازی مزدور طبقے کی تحریک کو وسیع پیمانے پر پھیلتے دیکھ کر سہم گئی — وہ رجعت پسند زمین‌داروں اور زارشاہی سے مضبوط بندھنوں کے ذریعے بندھی تھی اس لئے اس کو بورژوا انقلاب سے ڈر لگتا تھا — انقلاب میں قیادتی رول پرولتاریہ کا تھا اور کسانوں نے بورژوازی کی پشت پناہ بننے کے بجائے پرولتاریہ کی مدد کی اور اس کے حلیف ہو گئے —

۹ جنوری ۱۹۰۵ء کو سینٹ‌پیٹرس‌برگ کے واقعات سے انقلاب شروع ہوا — مزدوروں اور ان کے خاندانوں کا ایک پرامن جلوس پادری گاپون کی قیادت میں اپنی مانگوں کے لئے درخواست لے کر زار نکولائی ثانی کے پاس جا رہا تھا — جلوس پر گولی چلائی گئی، ایک ہزار سے زیادہ آدمی مارے گئے اور کئی ہزار زخمی ہوئے — زار کی حکومت کا یہ خیال تھا کہ وہ مزدور طبقے کی تحریک کو خون کے سیلاب میں ڈبو دے گی — بہرحال اس ''خونیں اتوار،، نے مزدوروں میں زار کی طرف سے بھولی بھالی عقیدت ختم کر دی — انتہائی پچھڑے ہوئے مزدور نے بھی سمجھ لیا کہ آزادی کے حصول کا ذریعہ صرف انقلاب ہے — روس کے مزدور طبقے نے اس خون کی ہولی کا جواب عام سیاسی ہڑتالوں اور سڑکوں پر احتجاجی مظاہروں سے دیا — جنوری ۱۹۰۵ء میں چار لاکھ چالیس ہزار مزدوروں نے ہڑتال کی یعنی انقلاب سے پہلے پورے عشرے میں جتنے مزدوروں نے ہڑتال کی تھی (چار لاکھ تیس ہزار) ان سے بھی زیادہ — دھات کے مزدوروں نے سب سے زیادہ آگے بڑھکر ان ہڑتالوں میں حصہ لیا جن میں سیاسی اور معاشی مطالبات

کو ایک دوسرے سے جوڑ دیا گیا تھا — ۹ جنوری کے قتل عام کے بعد مغرب کے تمام مزدوروں اور ترقی پسند لوگوں میں روس کے بہادر پرولتاریہ کے ساتھ ایکے کی تحریک بڑے پیمانے پر پھیل گئی —



''زیمنی،، (سرمائی) محل کے سامنے سپاہی مزدوروں کے مظاہرے پر گولی چلا رہے ہیں (۹ جنوری ۱۹۰۵ء)

۶ فروری ۱۹۰۵ء کو مکڈن کی جنگ شروع ہوئی جس میں طرفین کے چھ لاکھ آدمی حصہ لے رہے تھے — جاپانیوں نے روسی فوج کو گھیر لینے کا جو منصوبہ تیار کیا تھا وہ روسی سپاہیوں کی ہمت اور استقلال کی وجہ سے خاک میں مل گیا — روس کی خاص فوج پیچھے ہٹ کر تائی‌لنگ آگئی — ۱۴ و ۱۵ مئی ۱۹۰۵ء کو آبنائے تسوشیما میں جاپانی بحری بیڑے نے امیر البحر روژدیستوینسکی کے بحری دستے کو مکمل شکست دی — تسوشیما کی شکست کو فوجی حکمت عملی کی اہمیت کے لحاظ سے جانچتے ہوئے لینن نے لکھا کہ ''روسی بیڑہ بالکل تباہ ہوگیا ہے — لڑائی قطعی ہار چکی ہے... ہم صرف فوجی شکست ہی سے نہیں بلکہ شخصی حکومت کی فوجی تباہی سے بھی دوچار ہیں —،،

اپریل ۱۹۰۵ء میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس لندن میں ہوئی — مینشویکوں نے اس میں حصہ لینے سے انکار کر دیا اور اپنی کانفرنس جنیوا میں الگ بلائی — پارٹی کی تیسری کانگرس اور مینشویک کانفرنس کے فیصلوں نے ان تمام اختلافات کی گہرائیاں آشکار کر دیں جو بالشویکوں اور مینشویکوں کے درمیان طریقۂ کار اور نظرئے کے سلسلے میں تھے — پارٹی کی تیسری کانگرس نے کہا کہ اس وقت جو انقلاب چل رہا تھا حالانکہ وہ اپنے کردار میں بورژوا ڈیموکریٹک تھا لیکن اس کی کامیابی سے سب سے زیادہ دلچسپی پرولتاریہ کو تھی کیونکہ انقلاب کی فتح سے پرولتاریہ کو یہ موقع ملتا کہ وہ اپنے کو منظم کرے، سیاسی لحاظ سے ترقی دے اور سوشلسٹ انقلاب کی طرف پیش قدمی جاری رکھے -- انقلاب کی کامیابی کے لئے مزدور طبقے اور کسانوں کے درمیان سنگھٹن (جس میں پرولتاریہ کا رول اگوائی کا تھا) اور شاہ پرست لبرل بورژوازی سے علیحدگی قطعی ضروری تھی — کانگرس نے فیصلہ کیا کہ پارٹی اور مزدور طبقے کا خاص فریضہ یہ تھا کہ وہ عام سیاسی ہڑتالوں کو مسلح بغاوت میں تبدیل کردے — اس نے بغاوت کی تنظیم اور ٹکنیکی تیاری کی ضرورت پر زور دیا — مینشویکوں نے طریقۂ کار پر جو فیصلے کئے تھے ان میں پرولتاریہ کی قیادت اور مزدور طبقے اور کسانوں کے درمیان سنگھٹن کو نہیں تسلیم کیا گیا تھا— مینشویکوں کی بنیادی تجاویز میں انقلاب میں اعتدال پسند بورژوازی کی قیادت اور انقلابی اقدام کے بجائے معمولی اصلاحات کو مان لیا گیا تھا — یہ ایسا طریقۂ کار تھا جو انقلاب کو ختم کر دیتا — لینن نے اپنی کتاب ''جمہوری انقلاب میں سوشل ڈیموکریٹوں کے دو طریقۂ کار،، (۱۹۰۵ء) میں تیسری کانگرس کے فیصلوں اور انقلاب میں بالشویکوں کی حکمت عملی اور طریقۂ کار کے لئے نظریاتی بنیاد فراہم کی — انہوں نے مینشویکوں کی موقع پرست چالوں کو بے نقاب کیا اور روسی مارکس وادیوں کے سامنے ایک واضح تصویر پیش کی کہ کس طرح بورژوا ڈیموکریٹک انقلاب سوشلسٹ انقلاب بن سکتا ہے —

۱۹۰۵ء کی بہار اور گرمیوں میں انقلابی تحریک اور زور پکڑ گئی — یکم مئی کو سینٹ پیٹرس برگ، ماسکو، وارسا اور دوسرے شہروں میں ہڑتالیں اور مزدوروں کے مظاہرے ہوئے — جون ۱۹۰۵ء میں لوڈز میں مسلح بغاوت ہو گئی اور وہاں کے مزدوروں نے مورچے بنا کر تین دن تک بڑی بہادری کے ساتھ زار کی فوجوں کا مقابلہ کیا — ایوانووہ وزنے سینسک میں ستر ہزار ٹکسٹائل

مزدوروں نے ۷۲ دن تک (۱۲ مئی سے ۲۳ جولائی تک) ہڑتال کی جس نے پورے ملک کے محنت کشوں کو انقلابی بنانے میں بڑا اہم رول ادا کیا۔ اس ہڑتال کے دوران نمائندوں کی ایک سوویت بنائی گئی جو مزدوروں کے نمائندوں کی واقعی پہلی سوویت تھی۔

کسانوں کی تحریک مزدور طبقے کی انقلابی تحریک سے براہ‌راست اثر قبول کرکے بڑھ رہی تھی (دیکھئے چارٹ نمبر ۳)۔

چارٹ نمبر ۳

مزدور طبقے اور کسانوں کی تحریک (۱۹۰۵ - ۷ء)

	۱۹۰۵ء	۱۹۰۶ء	۱۹۰۷ء
ہڑتالوں میں حصہ لینےوالے مزدوروں کی تعداد (ہزاروں میں)	۲۸۶۳	۱۱۰۸	۷۴۰
کسانوں کے ہنگاموں کی تعداد . . .	۳۲۲۸	۲۶۰۰	۱۳۳۷

فروری ۱۹۰۵ء میں کسانوں نے کورسک، اوریل، چیرنیگوف، ورونیژ، ساراتوف اور طفلس گبرنیاؤں میں جاگیرداروں کے خلاف بڑے پیمانے پر اقدامات کئے۔ مارچ میں بالٹک کے علاقے میں کھیت مزدوروں کی ہڑتالیں ہوئیں۔ ۱۹۰۵ء کی بہار اور گرمیوں میں یہ تحریک یوکرین، بیلوروس اور وسط والگا تک پھیل گئی۔ کسانوں نے خود اپنی مرضی سے جاگیرداروں اور حکومت کے جنگلوں سے لکڑی کاٹنا شروع کر دی، بھاری لگان میں کمی اور لگان کے کھیتوں کے عوض کام میں تخفیف کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے جاگیرداروں کی زمینوں پر قبضہ کر لیا، ان کی جاگیریں تباہ کر دیں اور ٹیکس ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ جنوری اور ستمبر ۱۹۰۵ء کے درمیان کسانوں کے ان اقدامات کی تعداد جن کا اندراج تھا ۱۶۳۸ تھی۔ کسانوں کی انقلابی تحریک نے جو ترقی کی تھی اس کا نتیجہ تھی ۱۹۰۵ء کی گرمیوں میں کسانوں کی پہلی عوامی سیاسی تنظیم یعنی ''کل روس کسان یونین،، وجود میں آئی۔

فوج اور بحری بیڑے میں بھی متعدد بغاوتیں ہوئیں — جون میں بحیرۂ اسود کے بیڑے کے بکتر بند جہاز ''پوتیمکین،، پر بغاوت ہو گئی — اپنی تمام کمزوریوں اور خامیوں کے باوجود ''پوتیمکین،، کی بغاوت بڑی تاریخی اہمیت کی حامل ہے — زارشاہی کی فوجی طاقت کا ایک بڑا یونٹ (کروزر) پہلی مرتبہ کھلم کھلا انقلاب کا طرفدار ہوا تھا — زار کی حکومت انقلابی اقدامات



''ہڑتالیوں کو مار مارکر منتشر کیا جا رہا ہے، ۱۹۰۵ء،، تصویر: ولادیمیروف

کے عوامی کردار سے بدحواس ہوکر ہر طرح کی چالیں چل رہی تھی — ۶ اگست کو ایک منشور کے ذریعے مشاورتی ریاستی دوما کے قیام کا اعلان کیا گیا جو بعد کو ''بولیگن دوما،، کہلائی — حکومت کو یہ امید تھی کہ وہ دوما قائم کرکے انقلابی جوش کو کمزور کردیگی — بالشویکوں نے دوما کا ڈٹ کر بائیکاٹ کیا — ان کا خیال تھا کہ ایسے موقع پر جب کہ انقلاب زور پکڑ رہا ہے دوما میں حصہ لینے سے عوام کی توجہ خاص فریضے یعنی شخصی حکومت پر براہ راست دباؤ ڈالنے سے ہٹ جائیگی — بہر حال بولیگن دوما کا افتتاح کبھی نہیں ہوا اور بقول لینن ''وہ انقلاب کے طوفان میں اڑ گئی...،، —

۲۳ اگست (۵ ستمبر) ۱۹۰۵ء کو روس نے جاپان سے معاہدۂ پورٹس متھہ کیا جس کے مطابق جنوبی ساخالین، پورٹ آرتھر اور پورٹ آرتھر سے چانگ چون تک ریلوے پر جاپان کا قبضہ ہو گیا، اور کوریا کو جاپان کا حلقۂ اثر مان لیا گیا — زار شاہی روس کو اپنی معاشی اور فوجی پسماندگی کی وجہ سے جنگ میں شکست ہوئی — اس فوجی شکست نے عوام کو زار شاہی سے اور بھی متنفر کردیا —

انقلابی ابھار کا دور — اکتوبر میں کل روس عام ہڑتال — دسمبر کی مسلح بغاوت (۱۹۰۵ء)

۱۹۰۵ء کی خزاں تک انقلابی تحریک نے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا — ۷ اکتوبر کو ماسکو میں قازان ریلوے مزدوروں کی ہڑتال شروع ہوئی اور پھر ملک بھر کی ریلوے میں پھیل گئی — صنعت، تجارت اور ڈاک و تار وغیرہ کے مزدور بھی ریلوے مزدوروں کے نقش قدم پر چلے — اکتوبر کی عام ہڑتال میں شرکت کرنےوالوں کی تعداد بیس لاکھ سے زیادہ تھی— اس ہڑتال کا خاص نعرہ تھا شخصی حکومت کا تختہ الٹ کر جمہوری رپبلک قائم کی جائے— انقلابی عوام کے دباؤ سے مجبور ہوکر زار کی حکومت نے ۱۷ اکتوبر کو ایک منشور شائع کیا جس میں اس نے مکاری سے سیاسی آزادی دینے اور ایک قانون ساز ریاستی دوما طلب کرنے کا وعدہ کیا — اس طرح پرولتاریہ نے اپنے اور تمام عوام کے لئے وہ چیز جیت لی (اگرچہ وہ تھوڑے ہی دن کے لئے تھی) جس کی روس میں اس سے پہلے کوئی مثال نہیں ملتی —— یہ تھی تقریر، تحریر اور ٹریڈیونینوں کی آزادی —

زار کے مینی‌فسٹو کی اشاعت کے ساتھہ ساتھہ ویتے کو وزرا کی کونسل کا نیا صدر مقرر کیا گیا جو اعتدال پسند سمجھا جاتا تھا — بالشویکوں نے لینن کی قیادت میں عوام کو آگاہ کیا کہ زارشاہی صرف اپنی طاقتوں کو پھر سے منظم کرنے کے لئے وقت چاہتی ہے — زارشاہی حکومت نے انقلابی تحریک سے نبٹنے کے لئے ''سیاہ صد،، تنظیمیں قائم کرنا شروع کیں — سیاہ صد کے ممبروں نے عام طور پر قتل و غارت اور گرفتاریوں کا بازار گرم کیا — وہ انقلابیوں پر وحشیانہ مظالم کرتے تھے اور ان کو مار ڈالتے تھے —

لبرل بورژوازی اور مینشویک اس کوشش میں لگے تھے کہ وہ انقلابی تحریک کو خالص پارلیمانی ڈھرے پر لگا دیں — لیکن بالشویک مسلح بغاوت کا پرچار اور اس کے لئے زوردار تیاریاں کر رہے تھے— بالشویکوں نے مزدوروں کی ملیشیا کے دستے بنانا، ان کو مسلح کرنا اور تربیت دینا شروع کیا — ۱۷ اکتوبر کے بعد انقلابی تحریک میں نیا زور پیدا ہو گیا — عوام نے خود ایسی عوامی تنظیمیں بنائیں جن کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی یعنی مزدوروں کے نمائندوں کی سوویتیں — ۱۳ اکتوبر کو سینٹ‌پیٹرس‌برگ کی سوویت کا پہلا جلسہ ہوا — اکتوبر اور دسمبر ۱۹۰۵ء کے درمیان ماسکو، کیئف، روستوف بر دون، اودیسا، نکولایف، باکو، سمولینسک، سامارا، کوستروما، تویر، ساراتوف، نوواروسیئسک، تگانروگ، ایکاتیرینوسلاف، سیواستوپول، کراسنویارسک، چیتا اور دوسرے شہروں میں سوویتیں بنائی گئیں — ان سوویتوں نے ہڑتال کی تحریک کی رہنمائی شروع کی لیکن انقلاب کے دوران یہ سوویتیں عوامی طاقت کے مرکزی ادارے بن گئیں اور کئی شہروں (ماسکو، چیتا، نوواروسیئسک وغیرہ) میں مسلح بغاوت کی رہنمائی کی — لینن سوویتوں کو ایسی تنظیمیں سمجھتے تھے جو پورے عوام کی مسلح بغاوت کی تیاری اور رہنمائی میں اگوا رول ادا کرنے والی تھیں — سمجھوتہ باز پارٹیوں نے ان کو ایسی تنظیمیں بنانا چاہا جو صرف مزدوروں کے کام کے مفاد کی حفاظت کریں، سرمایہ‌داروں اور ملازموں کے درمیان جھگڑے چکائیں — انہوں نے انقلابی طاقت کی تنظیموں کی حیثیت سے سوویتوں کے رول کو ماننے سے انکار کردیا اور اس بات پر احتجاج کیا کہ ان کو مسلح بغاوت کی تنظیمیں بنایا جا رہا ہے — سینٹ پیٹرس‌برگ کی سوویت نے جو اس وقت مینشویکوں کے زیر اثر تھی مزدوروں کی ملیشیا کو صرف اپنے بچاؤ کا فریضہ سونپا — اس نے مسلح بغاوت کے لئے تنظیمی اور ٹکنیکی تیاری نہیں کی — اس زمانے میں سینٹ‌پیٹرس‌برگ اور کئی دوسرے شہروں میں انقلابی ذرائع سے پریس کی آزادی حاصل ہو گئی اور سینٹ‌پیٹرس‌برگ، ماسکو اور کئی دوسری سوویتوں نے اپنا اپنا اخبار ''ایزویستیا'' کے نام سے نکالا — پہلا قانونی بالشویک روزنامہ ''نئی زندگی'' (نوویا ژیزن) سینٹ‌پیٹرس‌برگ میں ۲۷ اکتوبر سے نکلنا شروع ہوا — اس وقت بالشویک تنظیمیں نیم قانونی طور پر تسلیم کی جاتی تھیں — ٹریڈ یونینوں کی تعداد میں زبردست اضافہ ہوا —

نومبر میں لینن جلاوطنی سے واپس ہوئے — انہوں نے عوام کی قیادت اور مسلح بغاوت کی تیاری کے لئے بالشویک پارٹی کی سرگرمیوں کی رہنمائی کی —
لینن انقلاب کی عوامی بنیادوں کی توسیع اور مضبوطی اور اس میں زیادہ سے زیادہ دیہی علاقوں کی شرکت کو بڑی اہمیت دیتے تھے — مزدور طبقے



سیواستوپول میں مقتول انقلابیوں کا جلوس جنازہ (اکتوبر ۱۹۰۵ء)

کے انقلابی اقدامات کے زیراثر جاگیرداروں کے خلاف کسانوں کی جد و جہد بھی تیز ہوتی گئی اور اس میں زیادہ سے زیادہ لوگ شامل ہونے لگے — اکتوبر اور دسمبر ۱۹۰۵ء کے درمیان کسانوں کے ۱۵۹۰ اقدامات کا اندراج ہوا — یہ اقدامات ان علاقوں میں وسیع پیمانے پر کئے گئے تھے جہاں بڑی بڑی جاگیریں تھیں (وسطی سیاہ مٹی کے علاقے اور ماورائے قفقاز) اور ان علاقوں میں بھی جہاں زراعت کے سرمایہ دارانہ طریقے رائج کئے گئے تھے (بالٹک کا علاقہ اور مغربی یوکرین) — اس تحریک میں زمین داروں کے خلاف اقدامات (۱۹۰۵ء سے ۱۹۰۷ء تک ۷۵٫۴ فیصدی اقدامات اسی نوعیت کے تھے)، افسران، پولیس اور فوج سے جھڑپیں (۱۴٫۵ فیصدی) اور کولاکوں کے خلاف کارروائیاں (۱۰٫۴ فیصدی) تھیں — موسمی مزدوروں کی حیثیت سے شہر میں

کام کے لئے ہر سال آنے والے کسان، ہڑتالوں میں حصہ لینے کے جرم میں دیہاتوں کو جلاوطن کئے گئے سپاہی، ملاح اور صنعتی مزدور—یہ سب کسانوں کے ہنگاموں کو اکساتے تھے اور ان کے لیڈر ہوتے تھے– وہ کسانوں کو اس تجربے سے مستفید کرتے تھے جو شہری مزدوروں کو انقلابی جد و جہد میں ہوا تھا– بعض علاقوں میں انقلابی کسان کمیٹیاں بن گئیں– انہوں نے دیہاتوں میں تمام اختیارات اپنے ہاتھہ میں لے لئے– بعض جگہوں پر کسانوں کے نمائندوں کی سوویتیں بھی قائم کر دی گئیں– خونیں مظالم کے علاوہ زار کے افسران نے یہ بھی کوشش کی کہ وہ جھوٹے وعدوں اور معمولی مراعات کے ذریعہ کسانوں کی تحریک کے زور کو ختم کر دیں– ۳، نومبر ۱۹۰۵ء کو زار نے جو منشور شائع کیا اس میں اعلان کیا گیا تھا کہ یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے زمین کے معاوضے کی رقموں کو آدھا کر دیا جائےگا اور یکم جنوری ۱۹۰۷ء سے اس کا بالکل خاتمہ ہو جائےگا– اسی دن سنیٹ کو یہ ھدایت کی گئی کہ کسانوں کی زمین کے بینک کو زمینیں خریدنے کے لئے بہتر شرائط پر قرضے دینے کا انتظام کیا جائے–

مزدوروں اور کسانوں کے انقلابی اقدامات نے زارشاہی فوج اور بحری بیڑے پر بھی زیادہ اثر ڈالنا شروع کیا– کرونشتادت، سینٹ‌پیٹرس‌برگ،



سینٹ پیٹرس‌برگ میں دریائے نیوا کے کنارے انقلابی مظاہرہ (اکتوبر ۱۹۰۵ء)

کیئف، خارکوف، باکو، عشق آباد، ولادی‌وستوک اور تاشقند وغیرہ میں سپاھیوں اور ملاحوں کے ھنگامے اور بغاوتیں ھوئیں — ۱۱ سے ۱۵ نومبر ۱۹۰۵ء تک سیواستوپول میں سپاھیوں اور ملاحوں کی سب سے بڑی بغاوت ھوئی — چونکہ ان بغاوتوں میں کوئی اتحاد نہ تھا اس لئے ان کو زار کی وفادار فوجوں نے کچل دیا —

روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس نے کام کا دن آٹھ گھنٹے رکھنے کا نعرہ دیا اور کہا کہ مزدور خود اس پر اپنے کام میں عمل شروع کردیں — یہ ایک ایسا اقدام تھا جس کا مقصد عوام کی اگوائی کی صلاحیتوں کے بند کھولنا اور ان کو مسلح بغاوت سے قریب لانا تھا — اس نعرے کو اکتوبر ۱۹۰۵ء میں سینٹ‌پیٹرس‌برگ کے مزدور طبقے نے اپنا لیا — ۲۹ اکتوبر کو سینٹ‌پیٹرس‌برگ کی سوویت نے یہ فیصلہ کیا کہ ۳۱ اکتوبر سے تمام فیکٹریوں میں کام کا دن آٹھ گھنٹے کا ھوگا — یکم نومبر کو سینٹ‌پیٹرس‌برگ کی سوویت نے مزدوروں سے اپیل کی کہ وہ پولینڈ میں مارشل لا اور کرونشتادت میں سپاھیوں اور ملاحوں کے مقدموں کی سماعت کرنےوالی فوجی عدالتوں کے خلاف جد و جہد کے نعرے کے تحت سیاسی ھڑتال کریں — ھڑتال دوسرے ھی دن شروع ھو گئی جس کا اثر ۵۲۶ صنعتی کارخانوں اور ایک لاکھ بیس ھزار مزدوروں پر پڑا — ۱۹۰۵ء میں سیاسی اور معاشی ھڑتالیں باھمی حمایت سے ھونے لگیں — انقلاب کی ابتدا میں معاشی ھڑتالیں بمقابلہ سیاسی ھڑتالوں کے خاص طور سے نمایاں اور زیادہ ھوتی تھیں — لیکن ۱۹۰۵ء کی آخری چوتھائی میں جب کہ انقلابی جد و جہد پورے شباب پر پہنچ چکی تھی سیاسی ھڑتالوں کا زور زیادہ تھا (چارٹ نمبر ۴ دیکھئے) —

مزدوروں کی زبردست معاشی اور سیاسی ھڑتالوں کے بیچ بیچ کسانوں، سپاھیوں اور ملاحوں نے اقدامات بھی کئے جو بڑھکر زارشاھی کے خلاف ایسی مسلح بغاوت بن گئے جس کا اثر پوری قوم پر ھوا —

ان حالات میں رجعت‌پسند طاقتیں بھی زیادہ سرگرم عمل ھو گئیں — بڑی تعداد میں تالہ‌بندی کرکے سرمایہ‌داروں نے قبل ازوقت اور بلا تیاری کئے ھوئے کوئی قدم اٹھانے پر مزدوروں کو اکسایا — ساتھ ھی زار کی حکومت نے بڑی باقاعدگی کے ساتھ ان سیاسی آزادیوں کو سلب کرنا اور ان کی خلاف ورزی کرنا شروع کر دیا جو اکتوبر ۱۹۰۵ء میں لڑکر حاصل کی گئی

چارٹ نمبر ۴

ہڑتال کی تحریک ان صنعتی کارخانوں میں جو فیکٹری انسپکٹروں کی نگرانی میں تھے (۱۸۹۵ء سے ۱۹۱۷ء تک)

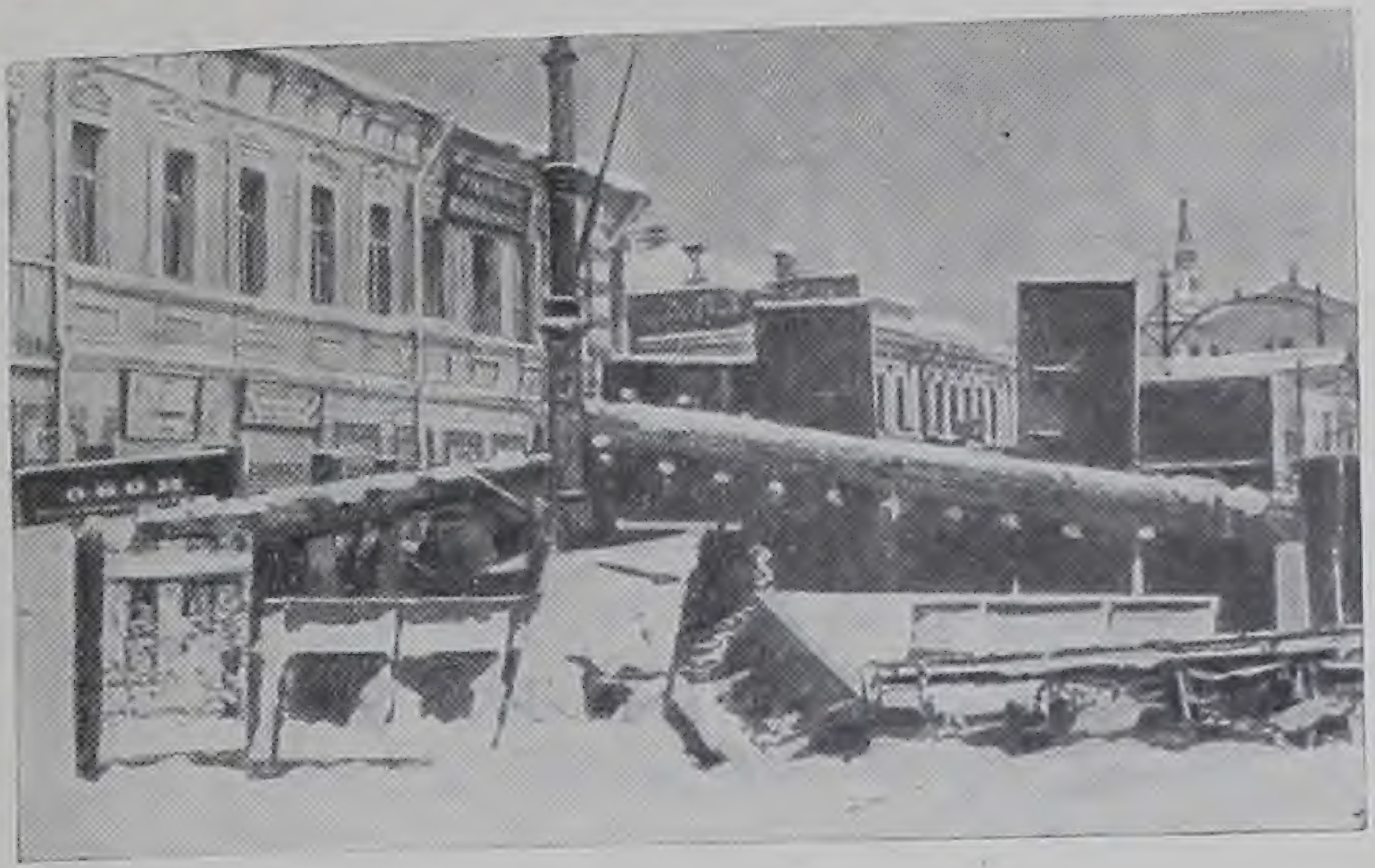
سال	معاشی ہڑتالیں		سیاسی ہڑتالیں		کل جمع	
	ہڑتالوں کی تعداد	ہڑتالیوں کی تعداد (ہزاروں میں)	ہڑتالوں کی تعداد	ہڑتالیوں کی تعداد (ہزاروں میں)	ہڑتالوں کی تعداد	ہڑتالیوں کی تعداد (ہزاروں میں)
۱۸۹۵ء—۱۹۰۴ء	۱۰۹۶	۳۹۹	۱۶۹	۳۲	۱۷۶۵	۴۳۱
۱۹۰۵ء	۵۷۸۰	۱۴۳۹	۸۲۰۹	۱۴۲۴	۱۳۹۵۵	۲۸۶۳
۱۹۰۶ء	۲۵۴۵	۴۵۸	۳۵۶۹	۶۵۰	۶۱۱۴	۱۱۰۸
۱۹۰۷ء	۹۷۳	۲۰۰	۲۶۰۰	۵۴۰	۳۵۷۳	۷۴۰
۱۹۰۸ء	۴۲۸	۸۳	۴۶۴	۹۳	۸۹۲	۱۷۶
۱۹۰۹ء	۲۹۰	۵۶	۵۰	۸	۳۴۰	۶۴
۱۹۱۰ء	۲۱۴	۴۳	۸	۳	۲۲۲	۴۶
۱۹۱۱ء	۴۴۲	۹۷	۲۴	۸	۴۶۶	۱۰۵
۱۹۱۲ء	۷۳۲	۱۷۵	۱۳۰۰	۵۵۰	۲۰۳۲	۷۲۵
۱۹۱۳ء	۱۳۷۰	۳۸۵	۱۰۳۴	۵۰۲	۲۴۰۴	۸۸۷
۱۹۱۴ء (جنوری—جولائی)	۱۰۶۰	۴۱۴	۲۰۳۸	۱۰۳۵	۴۰۹۸	۱۴۴۹
*۱۹۱۴ء (اگست—دسمبر)	۶۱	۳۲	۷	۳	۶۸	۳۵
*۱۹۱۵ء . . .	۷۱۵	۳۸۴	۲۱۳	۱۵۶	۹۲۸	۵۴۰
*۱۹۱۶ء . . .	۱۱۶۷	۷۷۶	۲۴۳	۳۱۰	۱۴۱۰	۱۰۸۶
۱۹۱۷ء (جنوری—فروری)					۱۳۳۰	۶۷۶

* وارسا کے علاقے کو الگ کرکے۔

تھیں — امور داخلہ کے وزیر دورنوو نے ڈاک اور تار کے مزدوروں کی یونین بنانے کی مخالفت کی — اس جابرانہ حکم کا جواب ڈاک اور تار کے مزدوروں کی کانگرس نے ۱۵ نومبر کو پورے روس میں ہڑتال کے اعلان سے دیا — ۲۴ نومبر ۱۹۰۵ء کو ''وقتی اشاعتوں کے لئے عارضی قواعد،، شائع ہوئے جن کے ذریعے پریس پر حکومت کا سخت کنٹرول کر دیا گیا — ٹریڈ یونینوں کے لیڈر، کسان کانگرسوں کے مندوبین، ہڑتال کمیٹیوں کے ممبر اور سوویتوں کے نمائندوں کی گرفتاریاں بڑی تعداد میں ہوئیں — ۲ دسمبر ۱۹۰۵ء کو ایک نیا قانون نافذ کیا گیا جس میں پبلک یا سرکاری طور پر اہم کارخانوں کی ہڑتالوں میں حصہ لینے کے لئے قید کی سزا رکھی گئی — اس کے جواب میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور تنظیمی کمیشن، سینٹ پیٹرس‌برگ کے مزدوروں کے نمائندوں کی سوویت اور دوسری تنظیموں نے ۲ دسمبر ۱۹۰۵ء کو ایک مینی‌فسٹو شائع کیا اور تمام باشندوں سے اپیل کی کہ وہ زار کی حکومت کا مالی بائیکاٹ کریں — سینٹ پیٹرس‌برگ کے آٹھ جمہوری اخبار جنھوں نے یہ مینی‌فسٹو پورا شائع کیا تھا اسی دن بند کر دئے گئے اور ۳ دسمبر کو سینٹ پیٹرس‌برگ سوویت کے ۲۶۷ ممبر گرفتار کر لئے گئے — کھلی ہوئی خانہ‌جنگی میں زار کی حکومت امیر بورژوازی کے ساتھ مل کر اقدامات کر رہی تھی جو ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء کے بعد انقلاب کے خلاف جد و جہد میں بالکل زار شاہی کے ساتھ ہو گئی تھی — اکتوبر اور نومبر ۱۹۰۵ء میں دو خاص بورژوا پارٹیاں بنیں —— ایک تو دستوری ڈیموکریٹک پارٹی (کیڈیٹ) تھی، جو اعتدال پسند جاگیرداروں اور اوسط درجے کی شہری بورژوازی اور پڑھے لکھے بورژوا لوگوں کی پارٹی تھی اور دوسری اکتوبریوں کی پارٹی (۱۷ اکتوبر کی یونین) جس نے امیر روسی بورژوازی اور بڑے جاگیرداروں کو جو اس وقت خود بھی بورژوا بن چکے تھے، متحد کر دیا —

دسمبر ۱۹۰۵ء میں ماسکو اور دوسرے صنعتی مرکزوں کی مسلح بغاوت نے پہلے روسی انقلاب کو انتہائی عروج تک پہنچا دیا — ۶ دسمبر کو ماسکو کی سوویت نے بالشویکوں کی یہ تجویز منظور کر لی کہ ایک مینی‌فسٹو کے ذریعہ ۷ دسمبر کو عام سیاسی ہڑتال کی اپیل کی جائے جو بڑھکر مسلح بغاوت بن جائے — بغاوت کے پہلے دن چار سو کارخانوں کے مزدوروں نے، جن کی کل تعداد ایک لاکھ تھی، ہڑتال کی — ۹ دسمبر کو ماسکو کے مزدوروں اور زار کی

فوج کے درمیان سڑکوں پر بنائے ہوئے مورچوں پر مسلح جھڑپیں شروع ہو گئیں — سب سے زیادہ شدید جھڑپیں ماسکو کے پریسنیا، زماسکوریچئے اور رگوژسکو سیمونوفسکی کے اضلاع میں ہوئیں — لیکن باغی مزدوروں کے پاس اسلحہ نا کافی تھے — ماسکو کے بالشویکوں کا خیال تھا کہ بغاوت کی کامیابی



ماسکو میں سادووایا اور دولگوروکوفسکایا سڑکوں کی موڑ پر مورچہ بندی (دسمبر ۱۹۰۵ء)

کی سب سے بڑی امید یہی ہے کہ ماسکو کی فوج کے سپاھی ٹوٹ کر مزدوروں کی طرف آجائیں کیونکہ بغاوت کے پہلے چند دنوں سے فوج میں کچھھ بےچینی تھی — ڈھلمل یقین سپاھیوں کو اپنی طرف لانے میں انقلابیوں نے کافی عزم سے کام نہیں لیا — جد و جہد کا نہ تو کوئی عام منصوبہ تھا اور نہ بغاوت کی کوئی واحد لیڈرشپ کیونکہ ۷ دسمبر کی رات کو ماسکو بالشویک کمیٹی کے ممبر گرفتار ہو چکے تھے — ان باتوں کا اثر بغاوت پر خراب پڑا — باغیوں کی سب سے بڑی غلطی یہ تھی کہ انھوں نے پیش قدمی کرنے کے بجائے دفاعی پوزیشن اختیار کی — ماسکو کی بغاوت نے یہ بات ثابت کر دی کہ پورے عزم کے ساتھھ فوج کو اپنی طرف لانے کی کوشش کئے بغیر انقلاب کی کامیابی ناممکن ہے — زار شاھی فوجیں سینٹ پیٹرس برگ سے لائی گئیں — انھوں نے ۱۷ دسمبر

کو پریسنیا کا محاصرہ کر لیا اور ضلع پر گولہ باری شروع کر دی ۔ پریسنیا کی مزدور ملیشیا کی طاقت نا کافی تھی چنانچہ ۱۸ دسمبر کو جد و جہد ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ۔ اپنی شکست کے باوجود ماسکو کے مزدوروں میں لڑائی کا حوصلہ باقی رہا ۔ ان کو بھروسہ تھا کہ وہ وقت دور نہیں ہے



کراسنویارسک میں مسلح مزدوروں اور سپاہیوں کا مظاہرہ
(دسمبر ۱۹۰۵ء)

جب زار شاہی کے خلاف ایک اور فیصلہ کن جنگ ہوگی ۔ لینن نے کہا کہ "پرولتاریہ کو پیچھے ڈھکیل دیا گیا ہے لیکن اس نے انقلاب کا عظیم الشان جھنڈا اپنے ہاتھوں سے نہیں گرنے دیا ہے"۔ اورال (موتوویلیخا)، سورموو، سائبیریا (کراسنویارسک)، مشرق بعید (چیتا، ولادیوستوک)، سوچی، توآپسے، نووارسییسک، خارکوف، ایکاتیرینوسلاف، الیکساندروفسک، گورلوفکا اور روستوف بر دون میں بھی مزدوروں کی مسلح بغاوتیں ہوئیں ۔ دسمبر ۱۹۰۵ء میں جارجیا، بالٹک کے علاقے، پولینڈ اور فن لینڈ کے محنت کشوں نے بھی زارشاہی کے خلاف ہتھیار اٹھائے ۔ بہر حال ان تمام بغاوتوں کی تنظیم کافی خراب تھی، یہ سب بیک وقت نہیں ہوئی تھیں اور ان میں کوئی باہمی رابطہ بھی نہیں تھا ۔

مزدوروں کی ملیشیا کے دستے تعداد میں کم تھے، ہتھیار بھی ان کے پاس زیادہ نہ تھے — اس کے علاوہ انہوں نے دفاعی طریقۂجنگ اختیار کیا — باغی ڈھلمل یقین فوجیوں کو اپنے ساتھہ نہ لا سکے — مینشویکوں اور سوشلسٹ انقلابی پارٹی نے بعض سوویتوں اور ہڑتال کمیٹیوں کی قیادت حاصل کر کے زمانہ سازی کی چالوں سے مسلح بغاوت کی تیاری اور اس کی قیادت میں رکاوٹیں



ماسکو میں دسمبر کی مسلح بغاوت کے موقع پر توپیں پریسنیا کے محلے پر گولہ باری کر رہی ہیں (۱۹۰۵ء)

ڈالیں — ان حالات میں زار کے افسروں کو یہ موقع مل گیا کہ وہ ماسکو اور دوسری جگہوں کے باغی مزدوروں کو دبا دیں —

۷ — ۱۹۰۵ء کے انقلاب نے روس کی مظلوم قومیتوں میں بیداری پیدا کی — روسی پرولتاریہ کی انقلابی جد و جہد سے متاثر ہوکر قومی آزادی کی تحریک دور دراز غیر روسی علاقوں میں بھی پھیل گئی جہاں مزدوروں اور کسانوں نے کل روسی انقلابی نعروں میں اپنے مطالبات بھی شامل کر لئے — یہ مطالبات تمام ایسے قوانین ختم کرنے کے لئے تھے جو دیسی زبان اور کلچر کی ترقی میں روڑا اٹکاتے تھے — اسکولوں، عدالتوں اور سرکاری اداروں میں دیسی زبان کے



نووارو سیئسک کا مسلح مظاہرہ (دسمبر ۱۹۰۵ء)



ماسکو کے قریب لیوبرتسی اسٹیشن پر سیمیونوفسکی رجمنٹ کی تعزیری
مہم (دسمبر ۱۹۰۵ء) لیشچینسکی کی تصویر سے

استعمال کا مطالبہ تمام غیر روسی قوموں میں مشترک تھا۔ ۷ — ۱۹۰۵ء کے انقلاب کی وجہ سے ان قوموں پر ظلم میں کچھ کمی ہوئی۔

بورژوا قوم پرستوں کی مرضی کے بر خلاف قومی آزادی کی تحریک جاگیرداروں اور سرمایہ‌داروں کے خلاف جد و جہد میں ضم ہو گئی۔ جنوری ۱۹۰۵ء کی ہڑتالوں اور مظاہروں نے یوکرین، بالٹک کے علاقے، پولینڈ، بیلوروس اور ماورائے قفقاز میں مزدوروں کے اندر اعلی طبقاتی شعور اور روسی مزدور طبقے سے برادرانہ یگانگت کا ثبوت دیا۔ غیر روسی سرحدی علاقوں کے پرولتاریہ نے اکتوبر کی عام سیاسی ہڑتال میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیا۔ بین اقوامی اتحاد اور دوسری قوموں کے ساتھہ روسیوں کی دوستی انقلاب کی آگ میں تپ کر اور مضبوط ہو گئے۔

انقلاب کی پسپائی (۷ — ۱۹۰۶ء)

دسمبر کی بغاوت میں ناکامی کے بعد رفتہ رفتہ انقلاب کی پسپائی اور رجعت پرستی کا دور شروع ہو گیا۔ مزدور اور انقلابی کسان پیچھے ہٹتے ہٹتے بھی زارشاہی سے خوب ڈٹ کر لڑے۔ مزدوروں کے نئے نئے جتھے جد و جہد میں شریک ہوتے گئے۔ کسانوں کی تحریک کو ۱۹۰۶ء کی بہار اور گرمیوں میں مزید تقویت حاصل ہوئی اگرچہ وہ ۱۹۰۵ء کے معیار تک نہ پہنچ سکی (چارٹ نمبر ۳ دیکھئے)۔ فوج اور بحری بیڑے میں ہنگامے جاری رہے۔

زار شاہی کے خلاف جد و جہد کرتے ہوئے مزدوروں نے پارٹی میں اتحاد کا مطالبہ کیا اور مزدوروں کے دباؤ سے مجبور ہو کر مینشویکوں نے بالشویکوں کی یہ تجویز منظور کرلی کہ اتحادی کانگرس طلب کی جائے۔ بہرحال اپریل ۱۹۰۶ء میں اسٹاک ہوم کی چوتھی کانگرس میں جو اتحاد ہوا وہ محض رسمی تھا۔ کانگرس کے بعد بالشویکوں اور مینشویکوں کے درمیان پھر زوروں کی جد و جہد چھڑ گئی۔ چوتھی کانگرس میں لینن نے اس پروگرام کی حمایت کی کہ تمام جاگیروں کی زمینیں بلا معاوضہ ضبط کر لی جائیں اور اگر حالات سازگار ہوں تو ملک کی تمام آراضی قومیائی جائے۔ یہ پروگرام کسانوں کے جمہوری مطالبات کا بالکل ٹھیک آئینہ‌دار تھا۔ چوتھی کانگرس میں مینشویکوں نے سمجھوتے کا پروگرام پیش کیا جو زمین کو دیہی برادریوں میں بانٹ دینے

(municipalization) کے حق میں تھا — مینشویک صرف بڑی بڑی جاگیروں کی ضبطی کے حق میں تھے — وہ کسانوں کے کھیت اسی طرح برقرار رکھنا چاہتے تھے —

زار کی حکومت نے متواتر انقلابی اقدامات کے پیش نظر صرف پولیس کے مظالم ہی میں اضافہ نہیں کیا بلکہ سرکاری دوما کے ذریعہ بھی لوگوں کا دھیان انقلاب سے دوسری طرف بٹانے کی کوشش کی — ۱۱ دسمبر ۱۹۰۵ء کو ایک غیر جمہوری الکشن کا قانون شائع ہوا جس کے ذریعہ دوما میں بورژوازی اور جاگیرداروں کی اکثریت کی ضمانت کی گئی — فروری اور مارچ ۱۹۰۶ء میں پولیس کے ظلم اور دباؤ کے ماتحت پہلی دوما کا الکشن ہوا — بالشویکوں نے آئندہ ایک اور انقلابی بغاوت پر بھروسہ کرتے ہوئے الکشن کے عملی بائیکاٹ کا اعلان کر دیا — مزدوروں کے درمیان خصوصاً سینٹ‌پیٹرس‌برگ، پولینڈ اور بالٹک کے علاقے میں بائیکاٹ بہت کامیاب رہا — لیکن کسانوں نے بائیکاٹ کی مہم کی حمایت نہیں کی — الکشن میں کیڈیٹوں کی اکثریت رہی (چارٹ نمبر ٥ دیکھئے) — دوما کے افتتاح سے پہلے ۲۲ اپریل کو ویٹے برطرف کر دیا گیا اور گوریمیکن کو جو کھلے بندوں رجعت پسند تھا وزراء کی کونسل کا صدر مقرر کیا گیا — زرعی مسئلہ دوما کی توجہ کا مرکز بنا رہا — کیڈیٹوں نے اصلاح آراضی کا جو مسودہ بنایا اس کے مطابق بڑی جاگیروں کی صرف وہ زمینیں خرید کر علیحدہ کی جا سکتی تھیں جو کسانوں کی شکمی کاشت یا لگان پر تھیں — کسان مندوبین نے بھی جو دوما کے لیبر گروپ میں تھے اصلاح آراضی کا ایک مسودہ پیش کیا جس میں ذاتی ضرورت سے زیادہ زمین علیحدہ کرکے جاگیروں کی تمام زمینیں قومیانے کی تجویز پیش کی گئی تھی — اس نے زمین خریدنے کی تجویز کو مسترد کرتے ہوئے یہ کہا کہ عام انتخاب سے چنی ہوئی مقامی کمیٹیاں کسانوں کو زمینیں الاٹ کریں —

زرعی مسئلے پر بحث و مباحثے کے بعد دوما نے کسان مندوبین کے اصرار پر ایک مخصوص کمیشن ایسے قانون آراضی کا مسودہ بنانے کے لئے مقرر کیا جس کی بنیاد زمینداروں سے لازمی طور پر زمینیں لے لینا تھی — اس فیصلے کے جواب میں زار شاہی نے اعلان کر دیا کہ لازمی طور پر زمینیں لینے کی اجازت نہیں دی جائیگی اور ۸ جولائی ۱۹۰۶ء کو دوما برخاست کر دی گئی — استولیپن کو وزراء کی کونسل کا نیا صدر مقرر کیا گیا اور پولیس کے مظالم

میں اضافہ ھو گیا — سویابورگ کی بغاوت اور کرونشتادت میں ملاحوں اور سپاھیوں کی بغاوت جولائی ۱۹۰۶ء میں فرو کرنے کے بعد زار کی حکومت نے انقلابی تحریک سے نبٹنے کے لئے فوجی عدالتیں قائم کر دیں — کولاکوں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے حکومت نے ۹ نومبر ۱۹۰۶ء کو ایک حکم جاری کیا جس کے مطابق کسانوں کو یہ اجازت مل گئی کہ وہ گاؤں کو چھوڑ کر دورافتادہ فارموں پر بس جائیں اور ان کسانوں کے کھیتوں کا نجی ملکیت کی حیثیت سے اندراج بھی ھونے لگا —

دوسری دوما کا الکشن اس وقت ھوا جب انقلاب کا زور گھٹ رھا تھا — نئے حالات کے ماتحت بالشویکوں نے دوما کے الکشن میں حصہ لینا مناسب سمجھا جہاں ان کو شخصی حکومت کی پردہ‌دری اور انقلاب دشمن بورژوازی کی دھوکہ‌بازی کو بےنقاب کرنے کے موقع مل رھا تھا — مینشویکوں نے سمجھوتے کی جو سیاسی لائن اختیار کی تھی وہ لندن میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی پانچویں کانگرس (۳۰ اپریل سے ۱۹ مئی ۱۹۰۷ء تک) میں کھل کر سامنے آ گئی — مینشویکوں نے دوما میں کیڈیٹوں کے ساتھہ سمجھوتے کی پالیسی کو صحیح بتایا — الکشن میں بالشویکوں کی شرکت اور ان کسانوں کی بڑی تعداد نے جو کیڈیٹوں کو چھوڑ چکے تھے مل جل کر دوسری دوما کو پہلی دوما کے مقابلے میں زیادہ بائیں بازو کے خیالات کا بنا دیا (چارٹ نمبر ٥ دیکھئے) — دوسری دوما کا پہلا اجلاس ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء کو بلایا گیا — پہلی دوما کی طرح اس کے سامنے بھی زرعی مسئلہ پیش تھا — کسانوں کے مندوبین کی تقریروں سے پتہ چلتا تھا کہ کسان بڑی تعداد میں استولیپن کے زرعی قوانین کے خلاف تھے — اس نے دوما کی قسمت کا فیصلہ کر دیا — بہر حال زار کی حکومت کی اب یہ جرأت نہ تھی کہ وہ زرعی مسئلے پر دوما کو برخاست کردے چنانچہ اس کے لئے ایک بہانہ تلاش کیا گیا اور خفیہ پولیس نے ایک ”فوجی سازش“ گھڑی اور کہا کہ موجودہ نظام کے خلاف یہ سازش سوشل ڈیموکریٹوں کے گروپ نے تیار کی تھی — ۳ جون ۱۹۰۷ء کو دوسری دوما بھی برخاست کر دی گئی اور سوشل ڈیموکریٹ گروپ کے ممبروں کو گرفتار کرلیا گیا — ساتھہ ھی الکشن کا ایک نیا قانون شائع کیا گیا جس نے دوما میں مزدوروں اور کسانوں کی نمائندگی اور بھی کم کر دی — وحشیانہ مظالم اور دھشت کا دور شروع ھو گیا جو استولیپن رجعت پسندی کا دور (۱۹۰۷ — ۱۰ء) کہلاتا ھے —

چارٹ نمبر ۵

دوما میں پارٹیوں کی ترتیب

پارٹیاں	پہلی دوما	دوسری دوما	تیسری دوما پہلا اجلاس	تیسری دوما پانچواں اجلاس	چوتھی دوما پہلا اجلاس	چوتھی دوما چوتھا اجلاس
دائیں بازو والے (شاہ پرست، اکتوبری، معتدل ترقی پسند اور تجارتی و صنعتی پارٹیاں) . .	۴۴	—	—	—	—	—
دائیں بازووالوں کا گروپ	—	۱۰	۴۹	۵۲	۶۴	۵۲
معتدل دائیں بازو والے	—	—	۶۹	—	۸۸	—
روسی قومی گروپ . .	—	—	۲۶	۷۷	—	۵۷
مرکز کی پارٹی . . .	—	—	—	—	۳۲	۳۴
قومی ترقی پسندوں کا گروپ	—	—	—	—	—	۲۸
آزاد قوم پرستوں کا گروپ	—	—	—	۱۶	—	—
اکتوبری	—	۴۲	—	۱۱	—	—
اکتوبری زمینداروں کا گروپ	—	—	—	—	—	۶۰
۱۷ اکتوبر کی یونین کا گروپ	—	—	۱۴۸	۱۲۲	۹۹	۲۲
اندرونی خودمختاری چاہنے والے (پولستانی حلقہ، لیتھوینیائی حلقہ، یوکرینی ڈیموکریٹ، لیتوپائی ڈیموکریٹ اور مسلمان)	۴۴	—	—	—	—	—
پولستانی لیتھوینیائی						

پارٹیاں	پہلی دوما	دوسری دوما	تیسری دوما		چوتھی دوما	
			پہلا اجلاس	پانچواں اجلاس	پہلا اجلاس	چوتھا اجلاس
بیلوروسی گروپ . .	—	—	۷	۶	۶	۶
پولستانی حلقہ	—	۴۶	۱۱	۱۱	۹	۶
ترقی پسندوں کا گروپ	—	—	۲۵	۳۹	۴۷	۴۴
مسلم گروپ.	—	۳۰	۸	۹	۶	۶
ڈیموکریٹک اصلاحات کی پارٹی	۶	۱	—	—	—	—
عوامی آزادی کا گروپ (کیڈیٹ)	۱۷۹	۹۸	۵۳	۵۳	۵۸	۵۴
لیبر گروپ	۹۴	۱۰۴	۱۴	۱۴	۱۰	۹
عوامی سوشلسٹ . . .	—	۱۶	—	—	—	—
سوشلسٹ انقلابی . . .	—	۳۷	—	—	—	—
سوشل ڈیموکریٹک گروپ	۱۸	۶۵	۲۰*	۱۴	۱۴**	۷
روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی گروپ (بالشویک)	—	—	—	—	—	۵***
کزاک گروپ.	۱	۱۷	—	—	—	—
نان پارٹی	۱۰۰	۵۰	۱۶	۱۶	۵	۲۴
آزاد	—	—	—	—	—	۱۴
کل جمع	۴۸۶	۵۱۶	۴۴۶	۴۴۰	۴۳۸	۴۲۸

* ۱۸ سوشل ڈیموکریٹ اور دو ہمدرد — پانچ بالشویک اور دو حامی اور گیارہ مینشویک۔ ** چھه بالشویک اور سات مینشویک اور پولستانی مزدوروں کا ایک مندوب مینشویکوں کی حمایت میں لیکن بلا ووٹ۔
*** چوتھے اجلاس میں مالینوفسکی نے بالشویک گروپ چھوڑ دیا۔

پہلے روسی انقلاب نے بالشویکوں کی حکمت عملی اور طریقۂ کار کو پوری طرح صحیح ثابت کیا — لینن نے کہا: ''انقلاب کی شکست سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ فرائض غلط مقرر کئے گئے تھے یا فوری مقاصد کی نوعیت خیالی تھی یا طریقے اور ذرائع غلط استعمال ہوئے — البتہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انقلابی طاقتیں کافی پختہ نہیں تھیں اور انقلابی بحران میں کافی گہرائی اور گیرائی پیدا نہیں ہوئی تھی —''

۱۹۰۵ء – ۷ کے انقلاب کی ناکامی کا خاص سبب یہ تھا کہ انقلاب کی محرک طاقتوں یعنی مزدوروں، کسانوں اور سپاہیوں کے اقدامات کو متحد کرکے واحد انقلابی دھارے میں نہیں لایا جا سکا — مزدوروں اور کسانوں کا سنگھٹن کچا تھا — مزدور خود ابھی اقدامات میں کافی متحد اور پکے مجاھد نہیں تھے — پھر بہت سے مزدوروں کے طبقے تو کافی دیر میں لڑائی کے میدان میں اترے تھے جب کہ مزدور طبقے کے ہراول دستے کافی خستہ و بے حال ہو چکے تھے — کسانوں میں اتحاد نہیں تھا اور وہ غیر منظم طریقے پر اچانک قدم اٹھاتے تھے — ان کی کافی تعداد سوشلسٹ انقلابی پارٹی کے زیراثر تھی — کسانوں کا بڑا حصہ زمینداروں کے خلاف تو لڑ رہا تھا لیکن زار کی مخالفت کی جراٴت نہیں کرتا تھا کیونکہ انہیں یہ امید تھی کہ زار کے ھاتھوں ان کو زمین ملے گی — فوج کے رویے کی وجہ بھی یہی تھی جس میں زیادہ تر کسان تھے — انفرادی بغاوتوں کے علاوہ فوج اور بحری بیڑہ مجموعی طور پر انقلاب کے خلاف جد و جہد میں زارشاھی کے لئے مضبوط پشت پناہ بنے رہے — روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی صفوں میں بھی کافی اتحاد نہیں تھا — ایسے وقت میں جب بالشویک ایک معقول انقلابی پروگرام پر عمل کر رہے تھے مینشویک اپنی سمجھوتے کی پالیسی سے انقلاب کی ترقی میں رکاوٹ ڈالتے تھے — وہ مزدور طبقے میں پھوٹ ڈال رہے تھے اور انقلابی جد و جہد میں کسانوں کی شرکت کے مخالف تھے — انہوں نے انقلاب میں پرولتاریہ کی قیادت کو کمزور کر دیا — غیر ملکی سامراج‌وادی ڈرتے تھے کہ کہیں یہ انقلاب مغرب تک نہ پہنچ جائے اس لئے وہ بھی انقلاب کو کچلنے میں زار شاھی کی مدد کر رہے تھے — ۱۹۰۶ء میں فرانس کے بینکوں نے زار کی حکومت کو چوراسی کروڑ تیس لاکھ روبل کا قرض دیا — ۱۹۰۵ء میں جاپان سے معاھدۂ پورٹس‌متھہ کی وجہ سے بھی زارشاھی کو تقویت پہنچی —

شکست کے باوجود پورے روس کی مزید ترقی پر پہلے روسی انقلاب کا غیر معمولی اثر پڑا۔ انقلاب کے ان تین برسوں میں مزدور طبقے اور کسانوں نے اتنا زبردست سیاسی سبق حاصل کیا تھا جس کی کوئی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ انقلاب نے زار شاہی کی بنیادیں ہلا دیں اور اس مفروضے کا خاتمہ کر دیا کہ وہ ''تمام طبقوں سے بالاتر'' ہے۔ انقلاب سے اعتدال پسند بورژوازی کی انقلاب دشمنی کی بھی قلعی کھل گئی اور کسانوں میں اس کا اثر کم ہو گیا۔ پرولتاریہ ہی انقلاب کی رہنما طاقت تھا۔ اپنے انتشار کے باوجود کسانوں نے بھی دکھا دیا کہ وہ مزدور طبقے کی قیادت میں لڑ سکتے ہیں اور اس کے وفادار حلیف ہیں۔ پرولتاریہ اور کسانوں کا سنگھٹن، غیرمنظم اور غیر متشکل ہونے کے باوجود ۱۹۰۵ – ۷ء کے تمام بڑے اور خاص واقعات کی بنیاد تھا۔ اس انقلاب کے دوران بہادر روسی پرولتاریہ کی جری قیادت میں روس کی تمام مظلوم قوموں کے متحدہ انقلابی محاذ کی بنیاد پڑی۔ انقلاب نے سب سے زیادہ اگوا سماجی طاقت کی حیثیت سے پرولتاریہ کا رول مضبوط کیا جو مشترکہ جمہوری تحریک میں رہنمائی کر رہا تھا۔ اس نے دکھا دیا کہ صرف مزدور طبقہ ہی سامراجی دور میں بورژوا ڈیموکریٹک انقلاب کی رہنمائی کر سکتا ہے۔ ۱۹۰۵ – ۷ء کے انقلاب نے بتایا کہ انقلابی جد و جہد میں کسانوں کی بڑی سے بڑی تعداد کو لانے اور زار شاہی کے خلاف پورے عوام کی بغاوت کی تیاری میں عام سیاسی ہڑتالیں کتنی اہمیت رکھتی ہیں۔ روسی انقلاب نے دوسری انٹرنیشنل کے موقع پرستوں کے ان جھوٹے نظریات کی پول کھول دی کہ بغاوت اور مورچے بنا کر لڑنے کے دن بیت گئے۔ ماسکو کی سڑکوں پر جنگ کے تجربے نے یہ بات سکھائی کہ آئندہ انقلابوں میں بھی مسلح بغاوت کا رول فیصلہ کن ہو سکتا ہے بشرطیکہ فوج کا کافی حصہ آڑے وقت میں باغیوں کے ساتھ ہو جائے۔ ۱۹۰۵ء کی انقلابی جد و جہد کے دوران روسی مزدوروں نے سوویتیں بنائی تھیں۔ ان کی ابتدائی شکل میں ایک نئی انقلابی طاقت موجود تھی۔ ۱۹۰۵ – ۷ء کے انقلاب نے عوام کو زبردست سیاسی تجربہ عطا کیا جس سے ان کو آئندہ جنگ آزادی میں سہولت ہوئی۔ اس نے اکتوبر کے عظیم سوشلسٹ انقلاب کی تیاری میں اہم رول ادا کیا۔ لینن نے لکھا ہے کہ ''۱۹۰۵ء کے ریہرسل کے بغیر ۱۹۱۷ء کے اکتوبر انقلاب کی فتح نا ممکن تھی۔''

۱۹۰۵ ـ ۷ء کے انقلاب کی زبردست بین‌اقوامی اہمیت بھی تھی — اس نے دکھایا کہ روس عالمی انقلابی تحریک کا مرکز بن گیا تھا — روسی انقلاب نے عالمی پرولتاری تحریک کو کافی بلند کردیا تھا — روس کے انقلابی واقعات نے نوآبادیوں اور غلام ملکوں کے کروڑوں انسانوں کو بیدار کر دیا — ایران (۱۹۰۵ — ۱۱ء)، ترکی (۱۹۰۸ء) اور چین (۱۹۱۱ء) میں بورژوا ڈیموکریٹک انقلابات ہوئے — ہندستان (۱۹۰۵ — ۸ء) اور انڈونیشیا (۱۹۰۸ — ۱۳ء) میں بھی انقلاب کی لہریں اٹھنے لگیں —

روس استولیپن کے رجعت پسند دور میں (۱۹۰۷ — ۱۰ء) — استولیپن کی زرعی پالیسی

۱۹۰۵ ـ ۷ء کے انقلاب کی ہار کے بعد شخصی حکومت نے یہ کوشش کی کہ وہ ملک کے بورژوا ارتقا کے مطابق چلے چنانچہ اس نے نئی زرعی پالیسی اختیار کرنے اور تیسری ریاستی دوما میں جاگیرداروں اور بورژوازی کا سیاسی بلاک بنانے کا فیصلہ کیا — ۳ جون ۱۹۰۷ء کے رجعت پسند انتخابی قانون کے ذریعہ زار شاہی نے ریاستی دوما بنائی جس میں اس کی خواہش کے مطابق سیاہ صد اور کیڈیٹ بھرے ہوئے تھے (چارٹ نمبر ۵ دیکھئے) — تیسری دوما نے استولیپن کی دہشت‌انگیز پالیسی کی پوری حمایت کی، قومی اقلیتوں کے سلسلے میں ”عظیم طاقت،، کی پالیسی کو اپنایا اور انقلاب کو دبانے اور اسلحہ بندی کے لئے انتہائی سخت شرطوں پر غیر ملکوں سے قرض لینے کی منظوری دی —

استولیپن کے رجعت پسند دور میں سب سے زیادہ مظالم بالشویک پارٹی کو برداشت کرنا پڑے جو پھر غیر قانونی جماعت بن گئی — مزدور طبقے کی قانونی تنظیموں کو بھی بڑی مصیبتیں جھیلنا پڑیں — جور وظلم کی وجہ سے ہڑتال کی تحریک دب گئی (چارٹ نمبر ۴ دیکھئے) — ۱۹۱۰ء میں سیاسی ہڑتالیوں کی تعداد صرف ۸ فیصدی رہ گئی جب کہ ۱۹۰۵ء میں پچاس فیصدی تک پہنچ گئی تھی —

انقلاب‌دشمن طاقتوں کی فتح نے پٹی بورژوا پارٹیوں یعنی مینشویکوں اور سوشلسٹ انقلابی پارٹی کو منتشر کر دیا — انسدادپسند مینشویک چاہتے تھے

کہ روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی غیرقانونی جماعت ختم کردی جائے اور اس کی جگہ ایک اصلاح پسند پارٹی قائم کی جائے جس کی سرگرمیاں قطعی طور پر قانونی ہوں — انقلاب کے خلاف نظریاتی مہم کی سربراہی کیڈیٹ کر رہے تھے — ۱۹۰۹ء میں کیڈیٹ صحافیوں کے ایک گروہ نے ''ویخی،، (سنگ میل) کے نام سے ایک مجموعۂ مضامین نکالا جو انقلابی مارکسزم کے خلاف تھا۔ اس میں باطنیت (مسٹی سزم) کی تبلیغ اور اصلاح و ترقی کی مخالفت کی گئی تھی — لینن نے اس مجموعۂ مضامین کو ''اعتدال پسند غدارانہ خیالات کی انسائیکلوپیڈیا،، اور ''جمہوریت پر گندے پانی کی دھار،، کہا — انقلاب دشمنی کا اظہار ادب میں بھی ہوا — نام نہاد ''خدا کو ڈھونڈنے والوں،، اور ''خدا گھڑنے والوں،، کی تبلیغ ان بورژوا پڑھے لکھے لوگوں میں بڑے زوروں میں پھیلی جن کو انقلاب سے بڑی نا امیدی ہوئی تھی — میکسم گورکی اور دوسرے ترقی پسند ادیبوں نے ادب میں رجعت پسندی کے خلاف مورچہ لیا — گورکی نے افسانوی ادب میں پہلی مرتبہ اپنی کتاب ''ماں،، (۱۹۰۶ء) کے ذریعہ ایک انقلابی مزدور کا کردار پیش کیا جو انقلاب میں بالشویکوں کے نمایاں رول کی نمائندگی کرتا تھا —

رجعت پسندی کے مشکل حالات میں صرف بالشویک ھی مارکسی اصولوں پر ڈٹے رہے — انہوں نے ترمیم پرستوں، ماخ کے پیرووں اور پرولتاریہ کے دوسرے دشمنوں کی ان تمام کوششوں کا بھانڈا پھوڑا جو مارکسزم کو بدنام کرنے کے لئے وہ کر رہے تھے — اپنی کتاب ''مادیت اور عطائی تنقید،، (۱۹۰۸ء، شائع ۱۹۰۹ء میں ہوئی) میں لینن نے ماخ کے پیرووں اور دوسرے رجعت پسند فلسفیوں کو شکست دی اور مارکسی پارٹی کی نظریاتی بنیاد یعنی جدلیاتی اور تاریخی مادیت کو مضبوط کیا اور ترقی دی — اس کتاب میں لینن نے اینگلس کی موت کے بعد سے تمام اھم سائنسی کارناموں خصوصاً قدرتی سائنس کے کارناموں کی مادی وضاحت کی —

رجعت پسندی کے زمانے میں بالشویکوں نے بڑی خوبی سے غیر قانونی کام اور قانونی تنظیموں کے کام میں تال میل رکھا — انہوں نے دوما کے پلیٹ‌فارم کو زار شاھی کی عوام دشمن پالیسی اور کیڈیٹوں کی جھوٹی جمہوریت کو بےنقاب کرنے اور کسانوں کو پرولتاریہ کی طرف لانے کے لئے استعمال کیا — بالشویکوں نے کل روس جائز کانگرسوں کے مزدور گروھوں پر

اثر ڈالا مثلاً عوامی یونیورسٹیوں، عورتوں، فیکٹری کے ڈاکٹروں اور دوسری کانگرسوں پر جو ۱۹۰۸ء اور ۱۹۱۱ء کے درمیان ہوئیں —

۱۹۰۹ء تک روسی صنعت کی حالت کافی ابتر تھی یہاں تک کہ وہ بحران کے قریب پہنچ گئی ہے — خاص طور سے بھاری صنعتوں کی حالت کافی خراب ہو گئی کیونکہ فوج کے آرڈروں اور ریلوے کی تعمیر میں بہت کمی ہو گئی — ۱۹۰۰ء میں سترہ کروڑ اڑسٹھ لاکھ پوڈ کچا لوہا صاف کیا جاتا تھا لیکن ۱۹۰۸ء میں اس کی مقدار کم ہوکر سترہ کروڑ دس لاکھ پوڈ رہ گئی — تیل بھی تریسٹھ کروڑ بیس لاکھ پوڈ کے بجائے باون کروڑ نوے لاکھ پوڈ نکالا جانے لگا — صنعت میں اس سرد بازاری کی سب سے بڑی وجہ جاگیرداری، شخصی حکومت اور کسان غلامی کی باقیات تھیں جو دیہاتوں میں اب بھی موجود تھیں — اس کی ایک اور وجہ محدود اندرونی مارکیٹ بھی تھی — سرمایہ داروں نے اس صنعتی سردبازاری اور بےروزگاری کی کثرت سے فائدہ اٹھا کر مزدور طبقے پر دھاوا بول دیا — انہوں نے تالہ بندی کرنا شروع کر دئے مزدوروں کی ہر طرح کی نمائندگی کی ممانعت ہو گئی، نافرمانبردار مزدوروں کی ''سیاہ،، فہرستیں تیار کی گئیں، کام کا دن بڑھا دیا گیا اور اجرت کی وہ شرح کم کر دی گئی جو مزدور طبقے کی ۱۹۰۵ء کی جد و جہد کی وجہ سے بڑھ گئی تھی —

زار کی حکومت نے دیہی علاقوں میں کولاکوں کی سماجی حمایت حاصل کرنے کی کوشش میں ایسی زرعی پالیسی اختیار کی جس کا اصل مقصد ''پروشیائی طریقے،، سے زراعت میں سرمایہ داری نظام کو ترقی دینا تھا — استولیپن کے زرعی قوانین (۹ نومبر ۱۹۰۶ء کا فرمان اور ۱۴ جون ۱۹۱۰ء کا قانون وغیرہ) کا مقصد کولاکوں کے مفاد کے لئے کمیون کو تباہ کرکے ان کی جگہ الگ فارموں اور کھیتوں کی صورت میں، دیہی کمیون سے بالکل علیحدہ، نجی ملکیت آراضی کو رواج دینا تھا — دس سال کے دوران میں (۱۹۰۷ء — ۱۹۱۶ء) میں بیس لاکھ سے زیادہ مکان داروں نے دیہی کمیون چھوڑ دئے اور ۱۹۱۵ء کی ابتدا تک تیرہ لاکھ سے زیادہ کسانوں نے اپنی کچھ یا پوری زمین کولاکوں کے ہاتھ کوڑیوں مول بیچ دی — غریب کسان صرف کمیون ہی نہیں چھوڑتے تھے بلکہ انہیں دیہاتوں کو بھی خیرباد کہنا پڑتا تھا — استولیپن کی اصلاح نے دیہاتوں میں امیر غریب کا فرق اور بھی زیادہ کر دیا اور پرولتاریہ

کی تعداد میں بھی تیزی سے اضافہ ہونے لگا۔ کسان بینک استولیپن کی زرعی تنظیم کی خاص چیز تھی جو کھیتوں اور فارموں کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کرکے بیچتا تھا۔ استولیپن کی زرعی اصلاح کی وجہ سے زراعت میں بھی سرمایہ‌دارانہ رشتے تیزی سے بڑھنے لگے اور کولاک کسانوں کی پوزیشن مضبوط ہو گئی۔ اس کا اظہار زرعی آلات اور مشینوں کی بڑھتی ہوئی مانگ اور امداد باھمی کے قرضوں میں تیزی سے اضافے وغیرہ کے ذریعے ہوا۔ ۱۹۰۶ء۔۱۷ کے درمیان کل سولہ لاکھه فارم الگ الگ قائم ہوگئے لیکن یہ یورپی روس کے تمام کسان فارموں کا صرف دسواں حصہ تھے۔

استولیپن اصلاح کے ذریعہ علیحدہ علیحدہ فارموں پر بسانے کے علاوہ کسانوں کو بڑی تعداد میں سائبیریا، مشرق بعید اور وسط ایشیا منتقل کرنے کا بھی انتظام کیا گیا۔ اس طرح زار شاہی کو یہ امید تھی کہ وہ ملک کے وسطی حصوں میں زرعی بحران کو کمزور کر دے گی اور بڑے بڑے جاگیرداروں کی زمینیں لینے کی جد و جہد سے کسانوں کو باز رکھه سکے گی۔ انتقال وطن کے منصوبے کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ سلطنت کی سرحدوں پر روسی کولاک کسانوں کو بسا کر ان علاقوں میں زارشاہی کو مضبوط کیا جائے۔ اس پالیسی نے نوآباد علاقوں میں قومی اور نوآبادیاتی استحصال بڑھا دیا۔ ساتھه ھی روسی کسانوں کی منتقلی نے ان اضلاع کے لوگوں کی پسماندہ معیشت اور طریقۂ زندگی پر روسی معیشت اور تہذیب کا اثر ڈالا۔ پہلے تو ترک وطن کا یہ سلسلہ بڑی تیز رفتاری سے چلتا رہا۔ ۱۹۰۶ء اور ۱۹۱۰ء کے درمیان پچیس لاکھه سے زیادہ آدمی ملک کے مشرقی حصے کو منتقل ہو گئے۔ ۱۹۱۰ء کے بعد تارکین وطن کی تعداد کافی گھٹ گئی اور تباہ حال کسانوں کی بڑی تعداد اپنے پرانے گھروں کو واپس ہونے لگی۔

استولیپن کی زرعی اصلاح نے نہ تو کسان غلامی کی باقیات ختم کیں اور نہ دیہاتوں میں زمین داروں کی لوٹ کھسوٹ۔ حالانکہ ۱۹۰۵ء کے بعد زمیندار کسانوں کی تحریک کی وسعت دیکھه کر بہت ڈر گئے تھے اور بڑی تعداد میں اپنی زمینیں بیچنے لگے تھے پھر بھی لگان کے معاوضے میں کام اور شکمی کاشت کے ذریعہ کسانوں کو لوٹنے کے لئے ان کے پاس کافی زمینیں تھیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں کسانوں کی اپنی زمین کے مقابلے میں شکمی کاشت کی زمین ۲۱ فیصدی سے ۶۸ فیصدی تک تھی۔ اسی اصول کے ماتحت

سوکھی گھاس تیار کرنے کے لئے چراگاھوں کی زمین بھی کسانوں کی اپنی زمین کے مقابلے میں ۵۰ فیصدی سے ۱۸۵ فیصدی تک تھی — نئی زرعی پالیسی نے زراعت کو سرمایہ‌داری کا جامہ پہنانے کے مسئلے کو حل کرنے کے بجائے دیہی علاقوں میں طبقاتی تضاد کو اور بھی تیز کیا اور پھیلایا — زمین داروں کے خلاف کسانوں کی اجتماعی جد و جہد کے علاوہ دیہات کے محنت کش کسانوں نے کولاکوں کے ھاتھوں کمیون کی زمین کی لوٹ کے خلاف ایک نئی جنگ برپا کردی — ان برسوں میں کسانوں کے ہنگاموں کی تعداد مندرجہ ذیل تھی: ۱۹۰۸ء — ۲۰۴۵، ۱۹۰۹ء — ۲۵۲۸ اور ۱۹۱۰ء میں — ۶۲۷۵ —

لینن نے استولیپن کی زرعی اصلاح کی ناکامی کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا ہے: ''کسانوں کے پاس انتہائی شدید ضروریات، غریبی اور بھوک مری کی حالت میں، جس میں حکومت نے ان کو ڈال رکھا ہے، اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے کہ وہ زار کے اقتدار کو ختم کرنے کے لئے پرولتاریہ کے ساتھہ عوامی جدوجہد میں شامل ہو جائیں —'' استولیپن کی زرعی اصلاح نے ملک میں طبقاتی تضاد کو بڑھاکر مزدور طبقے اور کسانوں کے درمیان مضبوط سنگھٹن کی بنیاد ڈال دی —

۵—۱۹۰۴ء کی روسی جاپانی جنگ میں روس کی ہار کے بعد برطانیہ اور فرانس کے سیاست‌دانوں نے یہ کوششیں شروع کیں کہ روس کو برطانوی فرانسیسی بلاک میں کھینچ لایا جائے — جاپان سے لڑائی میں ہارنے کے بعد مشرق بعید میں زارشاھی کے وسیع منصوبے بھنگ ہو گئے اور ترکی، ایران اور افغانستان میں بھی اس کا اثر کم ہو گیا — اس طرح سے وہ علاقے بہت محدود ہو گئے جہاں روسی اور برطانوی سامراجیوں کے مفاد میں ٹکراؤ ہو سکتا تھا — برطانیہ اور جرمنی اور روس اور جرمنی کے درمیان بڑھتے ہوئے تضاد نے روس اور برطانیہ کی دشمنی کو پس پشت ڈال دیا — ۱۹۰۵ء سے پہلے اپنی معاشی کمزوریوں کے باوجود زارشاھی کی خارجہ پالیسی قطعی آزاد تھی — جنگ اور انقلاب کی وجہ سے کمزور اور پریشان ہونے کے بعد زارشاھی نے مجبوراً برطانیہ اور فرانس کی پالیسی قبول کرلی — اس نے دیکھا کہ برطانیہ سے سمجھوتہ ھی وہ گر ہے جس کے ذریعے قسطنطنیہ اور آبنائے باسفورس اور درۂدانیال کی فتح کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے — ۱۸ اگست

۱۹۰۷ء کو ایران، افغانستان اور تبت کے متعلق برطانوی روسی معاہدے پر سینٹ پیٹرس‌برگ میں دستخط ہوئے — اس سمجھوتے کے مطابق ایران کو تین منطقوں میں تقسیم کر دیا گیا — شمالی منطقه روسی حلقۂ اثر میں اور جنوبی مشرقی برطانیه کے حلقۂ اثر میں دے دیا گیا — وسطی حصه غیر جانبدار قرار پایا — روس نے افغانستان کو برطانیه کے حلقۂ اثر میں تسلیم کر لیا — اس معاہدے نے روس، فرانس اور برطانیه کا سنگھٹن مکمل کر دیا جو اتحاد ثلاثه (Entente) کہلاتا تھا اور دوسرے سامراجی بلاک کے خلاف تھا جس کا سر براہ جرمنی تھا — یه پہلی عالمی جنگ کی تیاری کے لئے اهم اقدام تھا — اس معاہدے کا ایک نتیجه یه هوا که روسی اور برطانوی سامراج وادیوں نے ایشیائی قوموں کی بڑھتی ہوئی انقلابی تحریک آزادی کے خلاف مشترکه کارروائیاں شروع کر دیں خصوصاً ایرانی انقلاب کے خلاف —

اتحاد ثلاثه میں روس کے شامل ہونے سے روس اور جرمنی اور روس اور آسٹریا کی دشمنی بڑھ گئی — روسی زمیندار اور بورژوازی اس غیر منافع بخش تجارتی معاہدے سے بہت ناراض تھے جو جرمنی نے ۱۹۰۴ء میں روس پر مسلط کر دیا تھا — وہ تمام جرمنوں کو متحد کرنے والی تحریک کے اس علانیه پروپیگنڈے کے بھی خلاف تھے که روس سے پولینڈ، بالٹک کا علاقه اور یوکرین لے لئے جائیں — ۱۹۰۸ء میں جرمنی کے حلیف آسٹریا هنگری نے روس و جاپان کی لڑائی کی وجه سے زارشاہی کی فوجی کمزوری کو دیکھه کر بوسنیا اور هرسےگووینا پر اپنے قبضے کا اعلان کر دیا — زار کی حکومت نے آسٹریا هنگری سے اس جارحانه اقدام پر احتجاج کیا — ۲۱ مارچ ۱۹۰۹ء کو جرمنی کی حکومت نے روس سے مطالبه کیا که وہ بوسنیا اور هرسے گووینا پر آسٹریا هنگری کے قبضے کو بلا چون وچرا تسلیم کرلے — زار کی حکومت اول تو جنگ کے لئے تیار نه تھی دوسرے اس بات سے بھی ڈرتی تھی که کہیں جنگ کے دوران میں دوسرا انقلاب نه اٹھه کھڑا هو اس لئے اس نے جرمن الٹی‌میٹم کے سامنے سر جھکا دیا —

جنگ سے بچنے اور اپنی فوجی طاقت مضبوط کرنے کی مصلحتوں کے ماتحت روس کی حکومت نے ۶(۱۹) اگست ۱۹۱۱ء کو ایران کے معاملات میں جرمنی سے سمجھوته (پاٹسڈام کا معاهده) کر لیا — روس نے وعده کیا که وہ بغداد ریلوے اور تهران سے ترکی کی سرحد تک ریلوے بنانے میں (جو ایرانی

ریلوے اور بغداد ریلوے کو ملاتی تھی) جن کو جرمن سرمایہ دار بنا رہے تھے کوئی مزاحمت نہیں کریگا۔ دوسری طرف جرمنی نے وعدہ کیا کہ وہ شمالی ایران میں، جو ۱۹۰۷ء کے برطانوی روسی معاہدے کے مطابق روسی حلقۂ اثر میں تھا ریلوے، آبی راستوں یا ٹیلی گراف کے لئے مراعات نہیں مانگے گا۔ بہر حال یہ معاہدہ جرمن سیاست کے مقاصد سے کسی طرح میل نہیں کھاتا تھا اس لئے روس اور جرمنی کے تعلقات میں صرف تھوڑے زمانے کے لئے کشیدگی کم ہو گئی۔ ۱۳ – ۱۹۱۲ء میں بلقان کی جنگوں نے پھر روس اور جرمنی کے ٹکراؤ کو بڑھا دیا۔ سامراجی طاقتوں کے درمیان بڑھتی ہوئی دشمنی، یورپ میں مزدور طبقے کی تحریک کا ابھار، ایشیا میں قومی آزادی کی تحریک اور جمہوریت کو دھوکے کی ٹٹی بنانے کے بجائے حکمراں طبقوں کی علانیہ سیاسی رجعت پسندی —— ان سب سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ سرمایہ‌دارانہ نظام کا عام بحران اب پک کر تیار ہو چکا ہے اور سب سے زیادہ روس میں ہے جو سامراجی محاذ کی سب سے کمزور کڑی تھی۔

استولیپن کی رجعت پسند حکومت ناپائدار ثابت ہوئی۔ معاشی اور سیاسی زندگی میں وہ بنیادی باتیں کارفرما رہیں جن کی وجہ سے ۷ – ۱۹۰۵ء کا انقلاب ہوا تھا۔ ایک نئے انقلابی ابال (کرائسس) کا آنا ناگزیر تھا۔

روس نئی صنعتی اور انقلابی بحالی کے زمانے میں (۱۴ – ۱۹۰۹ء)

صنعتی بحالی ۱۹۰۹ء میں شروع ہوئی۔ ۱۹۰۹ء سے ۱۹۱۳ء تک پانچ برسوں میں کوئلے کی مقدار ایک ارب انسٹھ کروڑ دس لاکھ پوڈ سے بڑھ کر دو ارب اکیس کروڑ چالیس لاکھ پوڈ ہو گئی اور کچا لوہا بھی ساڑھے سترہ کروڑ پوڈ کے بجائے اٹھائیس کروڑ تیس لاکھ پوڈ صاف کیا جانے لگا۔ لوہے اور فولاد کی مقدار بھی سولہ کروڑ تیس لاکھ پوڈ سے بڑھ کر چوبیس کروڑ ستر لاکھ پوڈ ہو گئی ۔ ان برسوں میں کپاس کی مانگ دو کروڑ تیرہ لاکھ پوڈ سے ترقی کرکے دو کروڑ انسٹھ لاکھ پوڈ ہو گئی۔ مجموعی صنعتی پیداوار کی مالیت میں ۵۰ فیصدی اضافہ ہو گیا اور غیر ملکی تجارت بھی ۲۳ فیصدی بڑھی۔ اندرونی منڈی کی توسیع کی وجہ سے صنعتی بحالی ہوئی جو استولیپن کی زرعی اصلاحوں کے ذریعہ زراعت میں سرمایہ‌دارانہ نظام کی

ترقی کا نتیجہ تھی — پہلی عالمی جنگ سے قبل کے برسوں میں کاشت کے رقبے میں اضافے (۱۰—۱۹۰۶ء میں ۹۲۰۵۷۰۰۰ دےسیاتینا سے بڑھکر ۱۳—۱۹۱۱ء میں ۹۷۶۳۰۰۰۰ دےسیاتینا تک) خصوصاً صنعتی فصلوں کے رقبے میں، زراعت میں اشیاء تجارت کی ترقی، فارم کی مصنوعات کی اونچی قیمتیں اور ۱۹۰۹ء اور ۱۹۱۰ء میں اچھی فصلیں —— ان سب نے مل جل کر زمین‌داروں اور کولاکوں کی نقد آمدنی میں اضافہ کر دیا اور اس کی وجہ سے اندرونی منڈی میں توسیع ہوئی — شہروں میں تعمیراتی سرگرمی بڑھ گئی، صنعت اور ذرائع نقل و حمل کے لئے نیا سامان فراہم کیا گیا — صنعتی بحالی کا تعلق زار کی حکومت کی جنگی تیاریوں سے بھی تھا —

۱۳—۱۹۰۹ء کی پنج‌ساله مدت میں بھاری صنعتوں کی پیداوار بھی ۷۶ فیصدی (مالیت میں) بڑھ گئی اور ھلکی صنعتوں میں ۳۹ فیصدی اضافہ ہوا — لیکن کپڑے کی صنعت میں سرد بازاری کے بعد بحالی نہیں آئی جس کا اظہار ۱۹۱۱ء میں بازار کے بحران اور ۱۹۱۲ء میں کپڑے کی بہت سی فرموں کا دیواله نکل جانے سے ہوتا ھے — سوتی کپڑے کے بازار میں اس سردبازاری کی وجہ کسانوں کی قوت خرید میں کمی تھی —

صنعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ کارخانوں کی یکجائی میں بھی اضافہ ہوا — ۱۹۱۴ء میں بڑے بڑے کارخانوں میں جہاں پانچ سو یا اس سے زیادہ مزدور کام کرتے تھے مجموعی طور پر ۶۰٫۵ فیصدی مزدور تھے — پہلی عالمی جنگ سے ذرا پیشتر تک اس تمام لوھے کا جو روس میں صاف کیا جاتا تھا ۵۳ فیصدی جنوبی روس کی نو لوھے کی ملوں سے آتا تھا — خام اشیا کی قیمتوں کی وجہ سے تجارتی مقابله بڑھ گیا اور کمبائنوں کا رواج بھی — ”کمبائن“ سے مطلب پیداوار میں ایک دوسرے سے تعلق رکھنے والی تمام چیزوں کی پیداوار ایک ھی کارخانے میں ھے — ۱۹۱۳ء میں دھات کی پانچ کمپنیوں (بریانسک، جنوبی روسی دنیپر، روسی بلجیمی، نوواروسیئسک اور دونیتس یوریف کی کمپنیاں) نے جنوب میں لوھے کی مجموعی پیداوار کا ساٹھ فیصدی، دونیتس بیسن میں نکالی ہوئی کچی دھات اور پھونکے ہوئے کوک کا ۵۰ فیصدی اور کوئلے کی پیداوار کا ۲۰ فیصدی دیا — روسی صنعت میں اجارے داری کا عمل تیز ہو گیا — ۱۹۰۷ء میں اورال کے لوھے کے مالکوں کا سنڈیکیٹ بنا، تانبا صاف کرنے‌والے کارخانوں کا ٹرسٹ قائم ہوا اور ربر سنڈیکیٹ بنا — ۱۹۰۸ء میں

کچے لوہے، لودز کی کپڑا ملوں اور دیاسلائی کے سنڈیکیٹ وجود میں آئے — زرعی مشین سازی اور ملک کے اندر آبی ٹرانسپورٹ کے سنڈیکیٹ بھی بنے — بہت کھینچ کر تخمینہ کرنے سے بھی اجارہ‌دار کمپنیوں کی تعداد ۱۹۱۴ء میں ۱۴۰ سے ۱۵۰ تک تھی — سنڈیکیٹ روسی اجارہ داری کی سب سے زیادہ رائج شکل تھے — لیکن صنعت کے بعض شعبوں میں پہلی عالمی جنگ سے قبل ٹرسٹ بنانے کا رجحان بھی تھا — مثلاً پوتیلوف ورکس جس کا بہت قریبی تعلق روسی بینکوں اور اسلحہ بنانےوالی غیر ملکی کمپنیوں سے تھا خود بہت بڑا ''اسلحہ سازی کا ٹرسٹ،، بن جانے والا تھا — تیل کی صنعت میں بھی تین ٹرسٹ بن گئےتھے —

صنعتی کارخانوں کی یکجائی کے ساتھہ ساتھہ بینکوں کے سرمائے میں بھی یکجائی بڑھی — ۱۹۱۴ء میں تمام بینکوں کی ۸۰ فیصدی رقم بارہ بینکوں (جن میں سے دس سینٹ پیٹرس‌برگ میں تھے) کے پاس تھی — ساتھہ ھی جوائنٹ اسٹاک کے بینکوں کے وسائل میں بھی اضافہ ہوا تھا — یکم جنوری ۱۹۱۴ء تک تمام تجارتی بینکوں کے اصلی سرمائے کی رقم تراسی کروڑ ساٹھہ لاکھہ روبل تھی جب کہ یکم جنوری ۱۹۱۰ء میں یہ رقم تینتیس کروڑ بیس لاکھہ روبل ہوتی تھی — اسی زمانے میں کرنٹ اکاؤنٹ کی رقم ایک ارب چھبیس کروڑ بیس لاکھہ روبل سے بڑھکر دو ارب ترپن کروڑ نوے لاکھہ روبل تک جا پہنچی تھی — سرمائے میں اضافے خصوصاً بینکوں میں جمع ہونے والی ذاتی رقموں کے اضافے کی وجہ سے تجارتی بینک بڑے پیمانے پر صنعت میں سرمایہ لگانے لگے — بڑے بینک صرف قرض ھی نہیں دیتے تھے بلکہ کارخانوں کے ایسے با اثر حصے دار ہوتے تھے کہ ان کارخانوں کی قسمت کا فیصلہ کرتے تھے — جنگ سے ذرا پیشتر روسی ایشیائی بینک کا بہت سے کارخانوں پر کنٹرول تھا جن میں بیس کروڑ چالیس لاکھہ روبل کا سرمایہ حصوں کی شکل میں لگا ہوا تھا — بڑے بڑے تجارتی بینکوں میں غیر ملکی سرمایہ داروں کے حصے ۴۲ فیصدی تھے — بینکوں اور صنعت کے بڑھتے ہوئے گھرے تعلقات کا نتیجہ یہ ہوا کہ بینک اور صنعت کی اجارہ‌داریاں آپس میں ضم ہو گئیں اور فنانس سرمائے کا وجود ہوا — بڑے بڑے تجارتی بینکوں کے سربراہ صنعتی، ٹرانسپورٹ اور بیمہ کمپنیوں میں بڑے حصے دار بھی تھے — بینک اور صنعت کی اجارہ داریوں کے انضمام کو معدودے چند بڑے سرمایہ‌داروں اور سرکاری انتظامی مشین کے سنگھٹن سے اور بھی تقویت پہنچی — روس میں اس سنگھٹن کی خاص خصوصیت

یہ تھی کہ فنانس سرمائے نے جو بڑی حد تک غیر ملکی سرمائے کے کنٹرول میں تھا بہت ہی رجعت پسند ادارے یعنی جاگیردارانہ بادشاہت سے سنگھٹن کر لیا تھا جو آہستہ آہستہ اپنے ارتقائی عمل میں بورژوا بادشاہت کی طرف جا رہا تھا۔ لینن نے لکھا ہے: ''کسان غلام رکھنے والے مٹھی بھر جاگیردار نکولائی ثانی کی قیادت میں برسر اقتدار تھے۔ ان کا فنانس سرمائے کے بڑے بڑے کروڑ پتیوں سے سنگھٹن تھا جنھوں نے اتنا نفع کمایا تھا کہ یورپ میں کہیں اس کی مثال نہیں ملتی اور انہیں کے فائدے کے لئے لوٹنےوالے غیرملکی سیاسی معاہدے کئے جاتے تھے۔''

صنعتی بحالی شروع ہوئی اور اس کے ساتھ ایندھن اور دھاتوں کی مانگ بھی، جن کو کوئلے، تیل اور دھاتوں کی اجارے داریوں نے پیداوار کو زبردستی اور کھلم کھلا روک کر استعمال کیا تاکہ قیمتیں اونچی ہو جائیں۔ اس طرح صنعت کی ترقی میں مصنوعی طور پر بادھا ڈالا گیا، پیداواری صلاحیتوں کو پوری طرح نہیں استعمال کیا گیا۔ کوئلے کی نئی تہوں کو کھودنے اور نئے کنووں سے تیل نکالنے کی تیاریاں کم سے کم کر دی گئیں اور کچی دھات نکالنے کی نئی کانیں چالو کرنے کی اجازت نہیں ملی۔ پیداوار میں تخفیف کرنے کی اجارہ‌دارانہ پالیسی نے تیل کے حصول میں ہلکی سی تخفیف کر دی یعنی ۱۹۱۰ء میں اٹھاون کروڑ اسی لاکھ پوڈ تیل نکالا گیا تھا اور ۱۹۱۴ء میں پچپن کروڑ دس لاکھ پوڈ تیل نکالا گیا۔ حالانکہ کوئلے کی پیداوار بڑھتی رہی لیکن ترقی کی سالانہ رفتار ۱۸۹۵ء۔۱۹۰۰ء کے دور کے مقابلے میں ۱۳۔۱۹۰۹ء میں آدھی رہ گئی (یعنی ۱۶ فیصدی سے ۸فیصدی ہو گئی)۔ صرف ۱۹۱۳ء کے دوران کوئلے کی قیمت چالیس فیصدی بڑھ گئی اور ۱۹۱۰ء اور ۱۹۱۳ء کے درمیان تیل کی قیمت تگنی ہو گئی۔ اونچی قیمتوں سے اجارے داریوں کو خوب منافع ہوا۔ سرکاری اعداد و شمار نے کوئلے کی صنعت میں خالص منافع ۱۹۱۰ء میں ۹۰۸ فیصدی اور ۱۹۱۳ء میں ۱۳۰۹ فیصدی بتایا ہے۔

صنعتی ترقی کے باوجود روس اب بھی زرعی ملک تھا۔ جنگ سے پہلے ۷۶ فیصدی آبادی کاشتکاری کرتی تھی اور صرف دس فیصدی صنعت میں لگی ہوئی تھی۔ ۱۹۱۳ء میں صنعتی پیداوار اور تعمیری کاموں کی مالیت سات ارب چوہتر کروڑ نوے لاکھ روبل (۴۲۰۵ فیصدی) اور زرعی پیداوار کی

مالیت دس ارب بائیس کروڑ پچاس لاکھ روبل (۵۰٫۵ فیصدی) تھی— ۶۵ فیصدی صنعتی پیداوار ضروریات زندگی کے سامان پر مشتمل ہوتی تھی— روسی آبادی کی فی کس آمدنی برطانیہ کا چھٹا حصہ، فرانس کے چوتھائی حصے سے کم اور جرمنی کے چوتھائی حصے سے ذرا زیادہ تھی—جنگ سے ذرا پیشتر دنیا بھر کی صنعتی پیداوار میں روس کا بجلی کی طاقت میں پندرھواں، کوئلے کی پیداوار میں چھٹا، لوہے اور فولاد میں پانچواں، تانبے کی پیداوار میں ساتواں اور مشین سازی میں چوتھا نمبر تھا— آبادی کے فی کس کے حساب سے روس ریاستہائے متحدہ امریکہ کا گیارھواں حصہ، برطانیہ کا آٹھواں حصہ، جرمنی کا چھٹا حصہ اور فرانس کا چوتہائی حصہ لوہا اور فولاد پیدا کرتا تھا— کوئلے کی پیداوار میں تو روس اور بھی پیچھے تھا— اس کے باوجود کہ روسی صنعت دنیا میں سب سے زیادہ یکجا تھی پھر بھی وہ ترقی‌یافتہ سرمایہ‌دار ممالک سے ٹکنیکی ترقی، محنت کی کارگذاری کے معیار اور مصنوعات میں خصوصی مہارت کے معاملے میں پسماندہ تھی— ۱۹۱۳ء میں روس میں محنت کی کارگذاری بمقابلۂ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے نواں حصہ، برطانیہ کے پانچویں حصے سے کچھ زیادہ اور فرانس کی ایک تہائی تھی— معاشی نقطۂ نظر سے صنعتوں کی جغرافیائی تقسیم بہت غلط تھی— تین چوتھائی سے زیادہ صنعتی پیداوار صرف چار علاقوں: ماسکو، ایوانووہ، سینٹ پیٹرس‌برگ اور یوکرین میں جمع ہو گئی تھی— غیر ملکی تجارت کے نظام سے بھی روس کی معاشی پسماندگی کا پتہ چلتا ہے —— ۱۹۱۳ء میں روس ۹۴٫۴ فیصدی (مالیت میں) زرعی پیداوار اور صنعتی خام اشیا برآمد کرتا تھا لیکن تیار روسی سامان کی برآمد صرف ۵٫۶ فیصدی تھی—

۱۹۰۹ء سے غیر ملکی سرمایہ روس میں زیادہ آنے لگا تھا— ۱۹۰۹ء اور ۱۹۱۳ء کے درمیان تجارتی اور صنعتی جوائنٹ اسٹاک کمپنیوں اور قرض دینے والے اداروں کا غیر ملکی سرمایہ اٹھانوے کروڑ نوے لاکھ روبل سے بڑھکر ایک ارب ستر کروڑ دس لاکھ روبل ہو گیا تھا اور تمام حصے والے سرمائے کا ۱۴ فیصدی تھا—

سوویت ماہر معاشیات ایوینتوف نے حساب لگایا ہے کہ ۱۸۸۷ء سے ۱۹۱۳ء تک روس میں ایک ارب اٹھتر کروڑ تیس لاکھ روبل بدیسی سرمایہ آیا اور جتنا سرمایہ لگایا گیا تھا اس پر خالص منافع دو ارب بتیس کروڑ ساٹھ لاکھ روبل ہوا— اس طرح ۲۶ سال میں لاگت کی رقم سے خالص منافع کی

رقم چون کروڑ تیس لاکھ روبل زیادہ ہو گئی — پہلی عالمی جنگ سے ذرا پیشتر روس پر کل غیر ملکی قرض پانچ ارب نوے کروڑ روبل تھا اور سود اور قرض کی ادائیگی کی صورت میں پچاس کروڑ روبل سالانہ کی رقم غیر ملکوں کو جاتی تھی — یہ رقم ساڑھے چودہ کروڑ روبل کی رقم سے کہیں زیادہ تھی جو ۱۹۱۳ء میں روس کو غیر ملکی تجارتی توازن کے ذریعہ ملی تھی — رقوم کی ادائیگی کے اس نا مناسب توازن کو ختم کرنے کے لئے زارشاھی نے بہت کم قیمتوں پر زرعی پیداوار زبردستی باھر بھیجنا شروع کی اور اس پالیسی کی پیروی کی جس کو بجٹ کا توازن کہتے ھیں — ضروریات زندگی کے سامان پر بالواسطہ ٹیکس بھی بڑھا دئے اور پرانے قرضے ادا کرنے کے لئے نئے غیر ملکی قرضے لے لئے —

سرکاری بجٹ جو ۱۹۰۰ء میں ایک ارب ستر کروڑ روبل تھا ۱۹۱۳ء میں تین ارب چالیس کروڑ روبل یعنی دگنا ہو گیا — براہ راست اور بالواسطہ ٹیکسوں کا زیادہ‌تر حصہ محنت کش لوگ ادا کرتے تھے — سرمائے، تجارتی اور صنعتی کارخانوں اور زمین (یعنی سرمایہ‌داروں اور جاگیرداروں) پر ٹیکس بجٹ کی آمدنی کا صرف آٹھ فیصدی ھوتا تھا — سرکاری بجٹ میں اخراجات کے لئے سب سے پہلی جگہ فوج کے خرچ کو حاصل تھی — ۱۹۱۳ء میں بجٹ کے جنگی اخراجات ۳۰ فیصدی سے زیادہ تھے — سال بسال سود اور قرضوں کی ادائیگی کی رقمیں اور پولیس، جیلوں، عدالتوں اور گرجا گھروں پر اخراجات بڑھتے جاتے تھے — ۱۹۱۳ء میں تیرہ کروڑ ساٹھ لاکھ روبل تعلیم عامہ کے لئے دئے گئے یعنی آبادی کے لحاظ سے فی کس ۸۰ کوپک — نتیجہ یہ ھوا کہ ملک کے اسی فیصدی بچوں اور بالغوں نے اسکول کی صورت دیکھی ھی نہیں اور پہلی عالمی جنگ سے قبل خواندہ لوگوں کی تعداد آبادی کی ۲۱ فیصدی سے زیادہ نہیں ھوئی —

بیسویں صدی کی ابتدا میں روس میں ایک ایسی انقلابی طاقت پیدا ھوئی جو زارشاھی اور سامراج کے خلاف جد و جہد میں عوام کی رھنمائی کر سکتی تھی — یہ طاقت پرولتاریہ تھا جو صنعتی خوشحالی کے زمانے میں اور بھی مضبوط ھو گیا تھا — ایسی فیکٹریوں میں جن کی نگرانی فیکٹری انسپکٹر کرتے تھے، ۱۹۰۹ — ۱۳ء کے پنجسالہ دور میں مزدوروں کی تعداد ۳۰.۸ فیصدی بڑھ گئی اور مجموعی طور پر ۲۲۸۲۱۰۰ ھو گئی — زراعت اور تعمیرات میں کام

کرنے والے پرولتاریہ اور نیم پرولتاریہ کی تعداد بھی بڑھ گئی اور ان مزدوروں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا جنہوں نے دیہاتوں کی زندگی سے بالکل کنارہ کشی اختیار کرلی تھی— کل صنعتی مزدوروں میں سے صرف ۲۰۰۹ فیصدی ابھی تک زراعت سے کچھ نہ کچھ تعلق رکھتے تھے—

۱۹۱۳ء میں صنعتی مزدوروں کی اصلی اجرت کا معیار ۱۹۰۰ء کے مقابلے میں ۹۰ فیصدی رہ گیا اور صنعت کاروں کا منافع تگنا ہو گیا— پرولتاریہ اور محنت کش عوام کی بڑھتی ہوئی غربت، مٹھی بھر اجارے داروں کے منافع میں زبردست اضافے اور مزدوروں کی بڑھتی ہوئی یکجائی نے پرولتاریہ کے اندر جو بالشویک پارٹی کی قیادت میں آگے بڑھ رہا تھا، طبقاتی شعور اور عزم پیدا کرنے میں مدد دی—

۴ اپریل ۱۹۱۲ء کو دریائے لینا کی سونے کی کانوں میں نہتے مزدوروں پر زارشاہی فوجوں کی گولیوں کی بارش نے روسی پرولتاریہ میں احتجاج کی



سینٹ پیٹرس برگ میں ایوانوفسکی اسٹریٹ کی وہ عمارت جس میں ۱۹۱۴ء میں ''پراودا،، کا ادارتی دفتر تھا

زبردست لہر دوڑا دی — روس کے مزدور طبقے نے اس قتل و غارت کا جواب عوامی جلسوں، ہڑتالوں اور مظاہروں سے دیا — ۲۲ اپریل ۱۹۱۲ء کو سینٹ پیٹرس‌برگ کے مزدوروں کی تجویز پر بالشویک پارٹی کا قانونی طور پر جائز روزنامہ ''پراودا،، نکالا گیا — اس اخبار نے پارٹی کی صفوں کو مضبوط کرنے اور پارٹی

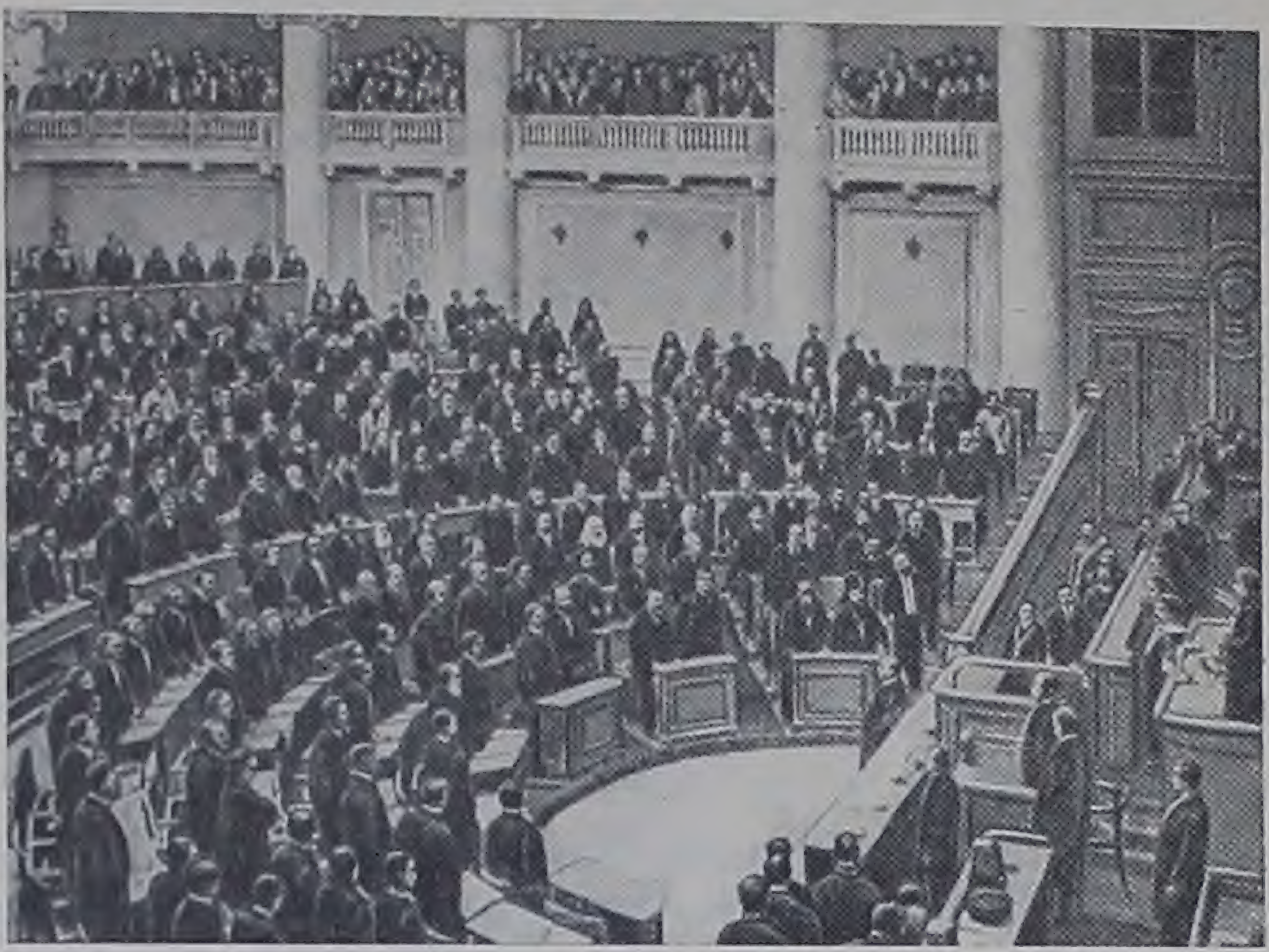


چوتھی سرکاری دوما کے بالشویک ممبر جن کو زندگی بھر کے لئے جلاوطن کر دیا گیا — بائیں سے دائیں: پیتروفسکی، مورانوف، بادئف، ساموئلوف اور شاگوف (فوٹو ۱۹۱۵ء)

کے رشتوں کو عوام سے استوار کرنے میں بڑا اہم رول ادا کیا — اس نے انقلابی مزدوروں کی ابھرتی ہوئی نسل کو تربیت دینے اور مزدور طبقے کے اتحاد کی جد و جہد میں بھی کارنمایاں انجام دیا —

چوتھی دوما کا الکشن ۱۹۱۲ء کی خزاں میں ہوا جب کہ انقلابی بحران ملک میں زوروں پر تھا — بالشویکوں نے الکشن سے فائدہ اٹھا کر انقلابی ایجی‌ٹیشن زوروں میں کیا اور وہ کامیاب ہوئے —— مزدوروں کے حلقۂ ہائے انتخاب سے بالشویک چنے گئے — چھ صنعتی گبرنیاؤں نے جن میں روس کے تمام مزدور طبقے کی ۸۰ فیصدی آبادی تھی چوتھی دوما میں بالشویک مندوب بھیجے (چارٹ نمبر ۵ دیکھئے) — ایسی ٹریڈیونینوں اور مزدور طبقے کی دوسری جائز تنظیموں میں بڑی تیزی سے اضافہ ہو رہا تھا جہاں بالشویکوں کا اثر بہت زیادہ ہو گیا تھا — ملک کی سب سے بڑی ٹریڈ یونین یعنی سینٹ پیٹرس‌برگ کے

دھات کے کارخانوں کے مزدوروں کی یونین کی انتظامیہ کمیٹی کے الکشن میں بالشویکوں کو ۱۹۱۳ء میں جو کامیابی ہوئی وہ بہت اہم تھی۔ ۱۹۱۲ء اور ۱۹۱۴ء کے درمیان بالشویکوں نے بیمے کی جو مہم چلائی وہ بھی زارشاہی حکومت اور بورژوازی کے خلاف جد و جہد میں عوام کو لانے کے لئے بڑی اہم ثابت ہوئی۔ بالشویکوں نے سماجی بہبودی کے اداروں کے الکشن کے



چوتھی سرکاری دوما کے پہلے اجلاس کا افتتاح (۱۵ نومبر ۱۹۱۲ء)

دوران ان اداروں پر کنٹرول حاصل کرنے اور ان کو بالشویک پارٹی کے مضبوط مورچے بنانے کے لئے ایجی ٹیشن کی مہم چلائی۔

سیاسی ہڑتالوں میں حصہ لینے والوں کی تعداد جو ۱۹۰۸ء — ۱۰ میں ۳۶ فیصدی تھی ۱۹۱۱ء — ۱۴ میں بڑھ کر ۶۶ فیصدی ہو گئی۔ تمام ہڑتالیوں میں سے ۴۳ فیصدی سینٹ پیٹرس برگ کے مزدور تھے۔

مظلوم قوموں کی قومی آزادی کی جد و جہد نے روسی مزدور طبقے کی جد و جہد سے براہ راست تقویت حاصل کی۔ ۱۹۱۴ء میں زار کی حکومت نے تاراس شیفچینکو

کی یاد میں جلسے کرنے کی ممانعت کر دی جس کی وجہ سے سینٹ پیٹرس برگ، ماسکو، کیئف، طفلس اور دوسرے شہروں میں احتجاجی ہڑتالیں، جلسے اور مظاہرے ہوئے اور مزدوروں اور طلبا سے پولیس کی جھڑپیں بھی۔ یکم جولائی ۱۹۱۲ء کو تاشقند کے قریب ترویتسکوئے کیمپ میں سفر مینا رجمنٹ نے بغاوت کر دی۔

۱۹۱۰ء اور ۱۹۱۴ء کے انقلابی ابھار نے شخصی حکومت کی حالت اور ڈانواں ڈول کر دی۔ ''تیسری جون کا بندوبست،، آخری کوشش تھی جاگیردارانہ بادشاہت کو بچانے اور بورژوازی کے ساتھہ اس کے سنگھٹن کو پھر سے بحال کرنے کی۔ یہ بندوبست جس کو ۳ (۱٦) جون ۱۹۰۷ء کے رجعت پسند انتخابی قوانین نے رائج کیا تھا دوسری دوما کے خاتمے سے شروع ہوا۔ تیسری دوما کا انتخاب اسی قانون کے ماتحت ہوا جس کی وجہ سے اس میں رجعت پسندوں کا زور رہا۔ اس دوران میں ان جاگیرداروں اور بورژوازی کے درمیان جن پر ۳ جون کا بلاک مشتمل تھا باھمی بے اعتباری اور بے چینی زیادہ پھیلتی گئی۔ بالشویکوں نے بلاک کے اندر اس ٹکراؤ کو زارشاہی کی رجعت پسند اور عوام میں غیر مقبول پالیسی اور اعتدال پسند حزب مخالف کی جھوٹی جمہوریت کو بے نقاب کرنے کے لئے استعمال کیا۔ ۱۹۱۴ء کی گرمیوں تک مزدور طبقے کی تحریک بے نظیر تیز رفتاری سے پھیلنے لگی۔ مئی ۱۹۱۴ء میں باکو کے تیل مزدوروں نے عام ہڑتال شروع کی جس سے ہمدردی اور ایکتا کا اظہار کرنے کے لئے ملک بھر میں بہت سی ہڑتالیں اور مظاہرے ہوئے۔ سینٹ پیٹرس برگ کے پوتیلوف ورکس میں ۳ جولائی کو باکو کے واقعات کے سلسلے میں ایک جلسہ طلب کیا گیا۔ پولیس نے مزدوروں پر گولی چلائی۔ بالشویکوں کی اپیل پر سینٹ پیٹرس برگ کے مزدوروں نے بطور احتجاج عام ہڑتال کر دی اور ویبورگ ضلع کے مزدوروں نے سڑکوں پر مورچے کھڑے کر لئے۔

اس انقلابی ابھار کے دور میں بالشویک پارٹی نے مزدور طبقے کی تحریک کی رہنمائی کی اور محنت کش عوام کو نئے انقلاب تک لے گئی۔ لیکن سامراجی جنگ چھڑ جانے سے انقلاب کے دھارے میں رکاوٹ پیدا ہوئی۔

۱۳ — ۱۹۱۲ء کی بلقانی جنگوں نے عالمی کشیدگی میں اضافہ کر دیا تھا۔ سامراجی ریاستیں جنگی تیاریوں میں لگی ہوئی تھیں لیکن روس اسلحہ بندی کی دوڑ میں دوسروں سے پیچھے تھا۔ ۱۹۱۳ء میں ایک پروگرام منظور

کیا گیا جس کے مطابق روسی فوج میں ۱۹۱۷ء تک چار لاکھ اسی ہزار سپاہیوں یا ۳۹ فیصدی کا اضافہ کرنا تھا — جہاز سازی کا پروگرام ۱۹۱۲ء میں منظور کیا گیا تھا جس کے مطابق بحیرۂ بالٹک اور بحیرۂ اسود کے بیڑوں میں ۱۹۱۷ء تک اضافہ ہونا تھا — پہلی عالمی جنگ شروع ہونے سے قبل روسی فوج کی طاقت تقریباً چودہ لاکھ افسر اور سپاھی تھی یعنی جرمنی، آسٹریا ہنگری اور اٹلی کی تینوں طاقتوں کی مجموعی فوج (پندرہ لاکھ انتیس ہزار) کے قریب — لیکن روسی فوج کا ٹکنیکی معیار اور سامان وغیرہ دوسری سامراجی طاقتوں سے کافی گھٹیا تھا — جنگی صنعتوں کی صلاحیت میں کمی روس کی جنگی تیاریوں میں روڑے اٹکا رہی تھی — ریلوے ٹرانسپورٹ میں جنگ کی تیاری ھی نہ تھی — حتی کہ یورپی روس میں بھی ریلوے لائنیں رقبے کے لحاظ سے جرمنی کا گیارھواں حصہ اور آسٹریا ہنگری کا ساتواں حصہ تھیں — روسی فوجی فیکٹریوں میں بھاری توپیں اور مشین گنیں بھی کافی تیار نہیں ھوتی تھیں اور طیارہ شکن توپیں اور ہوائی جہازوں کے انجن تو بنتے ھی نہ تھے — حد تو یہ ھے کہ رائفل اور کارتوس بھی کافی تیار نہیں ھوتے تھے — لیکن پہلی عالمی جنگ میں روس کی فوج ۷۶ ملی میٹر کی میدانی توپوں سے لیس تھی جو "۱۹۰۲ء کی قسم"، کی توپیں تھیں اور اپنے زمانے میں بہترین سمجھی جاتی تھیں — فوج کو تربیت دینے میں کچھ حد تک روس اور جاپان کی لڑائی کے تجربات کا لحاظ رکھا جاتا تھا — پیدل فوج کے حملے کے لئے توپخانے کی تیاری پر کافی توجہ کی جاتی تھی — فوجی تربیت کے نئے قواعد میں سپاھیوں کی انفرادی تربیت، جونیر کمانداروں کی خود اختیاری اور آگے بڑھکر حملہ کرنے کے جذبات کے ماتحت فوجوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی گئی تھی — لیکن اعلی افسروں کی تربیت بہت خراب تھی — اعلی عہدوں کے لئے افسروں کا انتخاب ان کی قابلیت کی بنا پر نہیں ھوتا تھا بلکہ اس کا انحصار دربار سے تعلقات پر تھا — موٹر گاڑیوں اور دوسرے ٹکنیکل فوجی سامان کی جنگی اھمیت کو بہت کم محسوس کیا جاتا تھا — روسی سائنس دانوں اور انجنیروں کی بہت سی ایجادوں کو فوج میں نہیں استعمال کیا گیا کیونکہ زار کے فوجی اور سیاسی لیڈر ان چیزوں سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے تھے — ۱۸۹۳ء کا روسی فرانسیسی فوجی معاھدہ رفتہ رفتہ تبدیل ھوکر اس نوبت کو پہنچ گیا کہ روسی جنرل اسٹاف کے منصوبے فرانسیسی جنرل اسٹاف کے ماتحت ھو گئے —

روس پہلی عالمی جنگ میں

پہلی عالمی جنگ سرمایہ‌داری نظام کے ناقابل مصالحت تضادوں میں شدت پیدا ہونے کا نتیجہ تھی — جنگ چھڑنے اور پھیلنے کا خاص سبب برطانیہ اور جرمنی کے درمیان سامراجی تضاد تھے — زارشاہی روس کی جنگ میں شرکت کا سبب روس اور آسٹریا جرمنی کے سامراجیوں کے درمیان بلقان اور ترکی پر اقتدار قائم کرنے کی کشمکش تھا — روس کی پوزیشن اتحاد ثلاثہ میں ماتحتوں جیسی تھی لیکن پہلی عالمی جنگ میں روس کے اپنے سامراجی مقاصد بھی تھے — وہ آبنائے باسفورس اور درۂ دانیال پر قبضہ کرنے کی کوششوں میں خاص طور سے مصروف رہا —

۱۹ جولائی (یکم اگست) ۱۹۱۴ء کو جرمنی نے روس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا — اس کے بعد فرانس اور برطانیہ جرمنی کے خلاف لڑائی کے میدان میں کودے اور آسٹریا ہنگری اتحاد ثلاثہ کے ملکوں کے خلاف جنگ میں شامل ہو گیا — جنگ کے پہلے دن سے ھی دوسری انٹرنیشنل کی پارٹیوں نے سوشل شاونزم (جنگ جویانہ وطن پرستی) کا رویہ اختیار کیا اور سامراجی جنگ میں اپنے اپنے ملکوں کی بورژوازی کی حمایت کی — بالشویک پارٹی ھی دنیا بھر میں ایسی پارٹی تھی جو انقلابی مارکسزم کے اصولوں پر ڈٹی رھی اور عوام سے اپیل کی کہ وہ سامراجی جنگ اور بین اقوامی سوشل شاونزم کے خلاف جد و جہد کریں — چوتھی ریاستی دوما میں بالشویک گروپ نے بڑی سرگرمی سے جنگ کی سامراجی نوعیت کو بے نقاب کیا اور نومبر ۱۹۱۴ء میں اپنی گرفتاری تک جنگ کی مذمت کرتا رھا اور جنگی ضرورتوں کے لئے رقمیں منظور کرنے سے انکار کر دیا — روسی مزدور طبقہ مجموعی طور پر سامراجی بورژوازی، سوشلسٹ انقلابیوں اور مینشویکوں کے شاونزم کے پروپیگنڈے میں نہیں پھنسا — روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے مینی‌فسٹو نے جس کو لینن نے نومبر ۱۹۱۴ء میں تیار کیا تھا یہ نعرہ دیا کہ سامراجی جنگ کو خانہ جنگی میں بدل دیا جائے —

جرمن سامراجیوں نے لڑائی چھیڑتے وقت یہ سوچا تھا کہ جنگ جلد ختم ہو جائے گی — چونکہ دو محاذوں پر جنگ لابدی تھی اس لئے جرمنی نے پہلے فرانس پر زبردست حملہ کیا — ارادہ یہ تھا کہ فرانس کی ھار کے بعد جرمنی کی

فوج مشرقی محاذ کو منتقل کر دی جائے اور روس کو شکست دی جائے — لیکن جرمنی کا یہ جنگی منصوبہ ابتدا ہی سے ناکام ہونے لگا کیونکہ دشمنوں کی طاقت اور معاشی قوت کا اندازہ بہت کم لگایا گیا تھا اور اپنے امکانات کو بڑھ چڑھ کر سوچا گیا تھا — اس کے علاوہ اس منصوبے میں نئی جنگ کے خاص حالات کا لحاظ نہیں رکھا گیا تھا جس میں لاکھوں آدمی حصہ لے رہے تھے — جرمن فوجوں نے بڑی کامیابی کے ساتھ بلجیم سے گذر کر شمالی فرانس پر حملہ کیا اور فرانسیسی فوج کو گھیر کر تباہ کرنے کی کوشش کی — اسی وقت شمالی مغربی محاذ سے دو روسی فوجوں نے مشرقی پروشیا پر حملہ کر دیا جو فرانس کی قسمت کے لئے فیصلہ کن ثابت ہوا — ۲۰ اگست ۱۹۱۴ء کو پہلی روسی فوج نے شہر گومبینین کے قریب جرمنی کی آٹھویں فوج کو سخت شکست دی اور اس کو پیچھے ڈھکیل دیا — جرمن کمان اس بات پر مجبور ہو گئی کہ وہ مغربی محاذ سے اپنی دو فوجیں مشرقی محاذ کو منتقل کر دے — اس کی وجہ سے دریائے مارن پر جرمنوں کو شکست دی جا سکی — چونکہ مشرقی پروشیا پر روسی حملے کی تیاری اچھی طرح نہیں کی گئی تھی اور کمان بھی اچھے جنرلوں کے ہاتھ میں نہ تھی اس لئے یہ حملہ نا کام رہا — اگست اور ستمبر ۱۹۱۴ء میں روسی فوجوں نے گلیشیا میں آسٹریا ہنگری کی فوجوں کو شکست دی اور ان کو دریائے سان کے پار کارپیتھیا میں ڈھکیل دیا — لیکن آسٹریا ہنگری کی فوج کے قدم مکمل طور سے نہیں اکھڑے تھے — روسی ہائی کمان نے اپنی فوجوں کی پیش‌قدمی گلیشیا میں روک دی اور اپنی چوتھی، پانچویں اور نویں فوجوں کو جنوبی مغربی محاذ سے اور دوسری فوج اور پہلی فوج کے دو دستوں کو دریائے ناریو سے ہٹا کر وارسا کے علاقے میں بھیج دیا — اس کا مقصد وسط وسچولا سے حملہ شروع کرکے سلیشیا سے گذرنا اور برلن پہنچنا تھا — شکست‌خوردہ آسٹریائی فوجوں کی مدد کرنے کے لئے جرمن فوج نے وسچولا کے کنارے وارسا پر حملہ کر دیا — ان خون‌آشام لڑائیوں میں جو اکتوبر ۱۹۱۴ء میں ایوان گورود اور وارسا کے درمیان ہوئیں، روسی فوجوں نے نویں جرمن فوج اور پہلی آسٹریائی فوج کے کچھ حصے کو بالکل توڑ پھوڑ دیا — نومبر ۱۹۱۴ء میں جرمنوں نے لودز کا حملہ شروع کیا جس میں انہوں نے روسیوں کی دوسری اور پانچویں فوج کو اچانک حملہ کرکے لودز کے علاقے میں گھیرنے کی کوشش کی — جوابی حملے میں روسی فوجوں نے جرمنی کی دوشاخہ فوجوں میں صرف دراڑیں ہی نہیں

ڈال دیں بلکہ جنرل شیفیر کی فوج کے ایک بازو کو گھیر بھی لیا ۔ اس گروپ کے صرف کچھ لوگ محاصرہ توڑ کر باہر جا سکے ۔

۲۹ اور ۳۰ اکتوبر ۱۹۱۴ء کو ترکی کے بیڑے اور جرمنی کے کروزروں ''گوئبین،، اور ''برسلاؤ،، نے بحیرۂ اسود میں روسی جہازوں پر حملے کئے اور اودیسا اور دوسرے بندرگاہوں اور مستقروں پر گولہ باری کی ۔ اسی دن روس کے خلاف ترکی نے اعلان جنگ کر دیا ۔ دسمبر میں تیسری ترک فوج نے ساریکامشن کی طرف پیش قدمی کی تاکہ روسی قفقازی فوج کے بڑے حصے کو گھیر کر تباہ کر دے لیکن روسی جوابی حملے نے ترکوں کے پیر اکھاڑ دئے ۔ ۱۹۱۵ء کی بہار میں آسٹریائی قلعے پیرے میشل کی ایک لاکھ بیس ہزار فوج نے ہتھیار ڈال دئے ۔ روسی فوجوں نے کارپیتھیا میں اپنی پیش قدمی جاری رکھی، بہت سے پہاڑی دروں پر قبضہ کر لیا اور آسٹریا ہنگری کی طاقت کو مکمل طور پر کچلنے کے لئے ہنگریائی وادی پر حملے کی تیاری کر دی ۔ اپنے حلیف کو بچانے کے لئے جرمنی نے مغرب میں دفاعی طریقۂ جنگ اختیار کیا اور مشرق میں بڑی طاقت اکٹھا کرلی تاکہ روسی فوجوں کو کچل دیا جائے اور روس کو جنگ سے نکال پھینکا جائے ۔ جنگ کے شروع میں جرمنی اور آسٹریا ہنگری کے پاس مشرقی محاذ پر ۵۲ پیدل اور ۱۴ سوار ڈویژن تھے لیکن ۱۹۱۵ء میں ان کی تعداد بڑھا کر ۱۱۶ پیدل اور ۲۴ سوار ڈویژن کر دی گئی جو ان کی مجموعی طاقت کا نصف تھی ۔ مئی ۱۹۱۵ء میں آسٹریا اور جرمنی کی فوجوں نے گورلیتسا کے مقام پر روسی صفوں کو توڑ دیا اور روسی فوجوں کو پیچھے ڈھکیلنا شروع کیا ۔ ۲۲ جون کو روسی فوجوں نے شہر لووف چھوڑ دیا اور ۵ اگست کو انہیں وارسا سے بھی دست بردار ہونا پڑا ۔ ستمبر میں جرمنوں نے ویلنو لے لیا ۔ ۱۹۱۵ء کے جاڑوں تک جرمن حملہ روک لیا گیا اور دریائے مغربی دوینا ــــ بارانوویچی ــــ پینسک ــــ دوبنو لائن پر محاذ کو مضبوط بنایا گیا ۔ بہرحال پولینڈ میں روسی فوج کے محاصرہ کا منصوبہ ناکام رہا تھا اور جرمنی اب بھی دو محاذوں کے درمیان گھرا ہوا تھا ۔ حالانکہ روسی فوجیں محاصرے سے بچ گئی تھیں لیکن ان کو شدید نقصان پہنچا تھا ۔ بری طرح سے مسلح روسی فوجوں کو زارشاہی روس کی ٹکنیکی اور معاشی پسماندگی، کمان کی حماقتوں اور حلیفوں سے مدد نہ ملنے کی وجہ سے شکست پر شکست ہو رہی تھی ۔ چونکہ جنگ کے لئے معاشی تیاری اچھی طرح نہیں کی گئی تھی اس لئے ۱۹۱۵ء کی ابتدا سے ہی اسلحہ اور

سامان جنگ وغیرہ کی قلت ہونے لگی — ۱۹۱۴ء کے آخر میں فوج کی تعداد تو بڑھکر چھپن لاکھہ ہو گئی تھی لیکن جنگ سے پیشتر روس کے ہتھیار گھروں میں صرف چھیالیس لاکھہ باون ہزار رائفل موجود تھے — جنگ میں رائفلوں کے خسارے کو پورا کرنے کے لئے ہر مہینے دو لاکھہ نئی رائفلیں بنانے کی ضرورت تھی لیکن روس کی سامان جنگ بنانے والی فیکٹریاں جنگ کے پہلے سال صرف چار لاکھہ اسی ہزار رائفلیں تیار کر سکیں — کارتوسوں کی بھی بڑی قلت تھی — اگست ۱۹۱۴ء سے جولائی ۱۹۱۵ء تک فیکٹریوں نے رائفلوں کے چوراسی کروڑ تیس لاکھہ کارتوس تیار کئے جب کہ فوج کو ماہانہ بیس کروڑ کارتوسوں کی ضرورت تھی — توپخانے کے لئے جتنے گولوں کی ضرورت تھی اس کی صرف ایک تہائی (پانچ لاکھہ ماہانہ) فیکٹریاں تیار کر سکتی تھیں — جنگ کے پہلے سال میں جتنی بارود اور آتشگیر مادہ درکار تھا اس کا دس یا گیارہ فیصدی روسی فیکٹریاں دے سکتی تھیں — زار شاہی حکومت نے ان نازک حالات کو ختم کرنے کے لئے دوسرے ملکوں میں جنگی آرڈر دئے — جنگ کے زمانے میں سات ارب انہتر کروڑ چالیس لاکھہ روبل کے آرڈر غیر ملکوں کو دئے گئے — ان میں دو ارب ننانوے کروڑ دس لاکھہ روبل کے آرڈر ریاستہائے متحدہ امریکہ کو، دو ارب ۳۳ کروڑ دس لاکھہ کے برطانیہ کو اور ایک ارب چوسٹھہ کروڑ دس لاکھہ کے فرانس کو دئے گئے — اونچی قیمتوں کے باوجود غیر ملکی فرمیں آرڈروں کو پورا کرنے میں دیر لگاتی تھیں اور اکثر خراب قسم کا سامان دے دیتی تھیں — روس نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کو جو جنگی آرڈر دئے تھے ان میں سے صرف چوراسی کروڑ روبل یعنی ۲۸ فیصدی آرڈر پورے کئے گئے — پہلے روسی آرڈروں کی رقم غیر ملکوں میں ان رقوم سے دی جاتی تھی جو سرکاری بینک کے پاس رہتی تھیں اور جب یہ ختم ہو گئیں تو نئے غیر ملکی قرضوں کے ذریعہ ادائیگی ہونے لگی — اس نے زار شاہی روس کو غیر ملکی سرمائے کا اور بھی محتاج بنا دیا — جنگ کے دوران میں آٹھہ ارب کے غیر ملکی قرضے لئے گئے — روس کے غیر ملکی جنگی آرڈروں کے لئے رقمیں دینے کا کام برطانیہ نے خود اپنے ہاتھہ میں لے لیا — برطانیہ میں ستر فیصدی، فرانس میں انیس فیصدی اور ریاستہائے متحدہ امریکہ میں سات فیصدی جنگی قرضے حاصل کئے گئے — اسلحہ کے بدلے میں روس کے حلیفوں نے یہ مطالبہ کیا کہ روسی حکومت اپنی فوجوں کو مغربی محاذ پر بھیجے چنانچہ کئی روسی بریگیڈ فرانس اور یونان میں سالونیکی کے محاذ پر لڑے —

جنگ کے پہلے دس مہینوں میں نہ تو زار کی حکومت اور نہ بورژوازی نے روسی معیشت کی نئی تنظیم کی تاکہ وہ فوجی ضروریات کو پورا کر سکے۔ صرف مئی ۱۹۱۵ء میں جب دھات کی قلت کا خطرہ پیدا ہو گیا اور محاذ جنگ پر گولوں اور سامان جنگ کی کمی نازک صورت اختیار کر گئی اس وقت وزیر جنگ کی صدارت میں فوج کو سامان جنگ پہنچانے کے متعلق ایک کانفرنس ہوئی۔ اس کانفرنس میں سرکاری کونسل، سرکاری دوما اور کئی سرکاری محکموں کے نمائندوں کے علاوہ صنعت کاروں اور بینکوں کے نمائندے بھی شریک تھے۔ مئی ۱۹۱۵ء کے آخر میں سرمایہ‌داروں نے جنگی صنعتوں کی مرکزی کمیٹی بنائی جس کی صوبوں میں بھی شاخیں تھیں۔ دیہی اور شہری حکام کی یونینوں کے کام میں، جو جنگ سے پہلے بنائی گئی تھیں، بہت زیادہ اضافہ ہوا اور فوج کو جنگی اور دوسرا سامان فراہم کرنے کے لئے ایک مشترکہ کمیٹی بنائی گئی۔ اگست ۱۹۱۵ء میں دفاع، ایندھن، غذا اور ٹرانسپورٹ کے لئے مخصوص کانفرنسیں بنا دی گئیں تاکہ وہ جنگی معیشت کو ٹھیک ٹھاک رکھ سکیں۔ ان کانفرنسوں کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ کارخانوں کے لئے کوئلہ اور کچا مال مقرر کریں اور یہ طے کریں کہ وہ کس ترتیب سے کچا مال اور ایندھن پائیں گے۔ قیمتیں مقرر کرنے، ٹرانسپورٹ میں ترجیح دینے کے مسئلہ کو طے کرنے اور ان انفرادی فیکٹریوں کو جو جنگی آرڈر نہیں پورے کر سکتی تھیں فوج کی ماتحتی میں دینے یا ضبط کرنے کا بھی ان کانفرنسوں کو اختیار حاصل تھا۔ پھر بھی نجی کارخانوں کے صنعتی اور تجارتی معاملات میں سرکاری مداخلت بہت ہی بے فائدہ اور برائے نام رہی۔ ایندھن کے خرچ پر ''سخت'' راشن مقرر کرنے اور صارفین تک اس کو پہنچانے کے قاعدے ناکام رہے کیونکہ ایندھن کا حصول اور فروخت دونوں نجی صنعت کاروں کے ہاتھ میں تھے۔ کوئلے، تیل، آہنی دھاتوں اور اناج وغیرہ کی سرکاری اجارے داری کے منصوبے نہیں منظور کئے گئے کیونکہ صنعت کار اور جاگیردار اس کے مخالف تھے ــــ اس طرح ان کی لامحدود سٹہ‌بازی اور منافع خوری رک جاتی۔ زیادہ سے زیادہ قیمتیں بھی نہیں مقرر کی جا سکیں کیونکہ ''کنٹرول کرنے والے'' ادارے پیداوار اور تقسیم کے حالات پر اثر انداز نہیں ہو سکتے تھے۔ ملک کے اندرونی علاقوں کی صلاحیتوں کو پوری طرح کام میں نہ لانے اور اس میں سستی دکھانے اور زارشاہی روس میں (جہاں حکومت کے اداروں اور نجی اجارہ دارانہ کمپنیوں کا انضمام برطانیہ، فرانس اور جرمنی

کے مقابلے میں کمزور تھا) سرکاری اجارہ دارانہ سرمایہ داری کی ناپختگی کی وجہ یہ تھی کہ حکمراں جاگیردار طبقے کا اوپری حصہ بورژوازی کی سیاسی طاقت بڑھانے کے خلاف تھا۔ روسی بورژوازی کی سیاسی کمزوری، زارشاہی حکومت کی محتاجی اور جاگیرداروں کے ساتھ ۳ جون کے انقلاب دشمن بلاک میں شرکت نے اس طبقے کو ملک کی جنگی معیشت کی تنظیم کے لئے ناکارہ بنا دیا۔ ''کنٹرول کرنے والے،، اداروں کی سرگرمیاں لے دے کر اسی حد تک محدود تھیں کہ وہ صنعت کی نام نہاد ''پرامن،، شاخوں کی تمام پیداوار روک کر زیادہ سے زیادہ جنگی سامان تیار کروائیں۔ جنگ کے زمانے میں ان کارخانوں میں جو براہ راست جنگ کے لئے کام نہیں کر رہے تھے مزدوروں کی ۱۳ فیصدی کمی ہو گئی اور جو فیکٹریاں اسلحہ اور سامان جنگ تیار کر رہی تھیں ان میں ۸۹ فیصدی مزدوروں کا اضافہ ہوا۔ حکومت نے نئے کارخانوں کی تعمیر میں بادھا ڈالا جس میں گھریلو صنعت کے دھات کے کارخانے بھی شامل تھے۔ اب پورا بوجھ موجودہ کارخانوں پر تھا جن کے لئے اتنا سامان بنانا بھی مشکل تھا جتنا کہ وہ ابھی تک بناتے تھے۔ اس لئے آخری تجزئے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جنگی پیداوار کے رجعت پسند اور دفتری ''کنٹرول،، نے پیداوار میں نراج اور صنعت اور ٹرانسپورٹ میں بنیادی سرمائے کی لوٹ مار کو اور بھی شدید بنا دیا۔ بہر حال جنگی پیداوار پر سرکاری ''کنٹرول،، نے بورژوازی کی معاشی پوزیشن مضبوط کر دی۔ فوجی فیکٹریوں میں مزدور غلاموں کی طرح کام کرنے لگے، اگر ذرا سی بھی قواعد کی خلاف‌ورزی ہوتی یا سیاسی لحاظ سے کوئی مزدور مشتبہ ہوتا تو اس کو فوراً محاذ جنگ پر بھیج دیا جاتا۔

فوج کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے صنعت کی ہیجانی تعمیرنو نے ۱۹۱۶ء میں جنگی پیداوار میں کافی اضافہ کیا۔ ۱۹۱۷ء کی ابتدا میں سالانہ سولہ لاکھ رائفلیں بننے لگیں جب کہ جنگ کے پہلے سال میں چار لاکھ اسی ہزار بنی تھیں۔ جنگ کے پہلے کے مقابلے میں مشین گنیں اب پچیس گنی بننے لگیں۔ توپیں بنانے والے کارخانوں نے اپنی پیداوار میں کافی اضافہ کر لیا۔ ۱۹۱۵ء میں ۲۱۰۶ اور ۱۹۱۶ء میں ۵۱۳۵ توپیں بنائی گئیں۔ جنگی کیمیاوی صنعت میں بھی کافی ترقی ہوئی جس کا انحصار پہلے غیر ملکی سامان اور ادھ بنی اشیا پر تھا۔ عام طور پر روسی کیمیاوی صنعت کی پیداوار میں بمقابلہ ۱۹۱۳ء کے ۱۹۱۶ء میں ۱۵۰ فیصدی کا اضافہ ہوا۔

روسی فوجوں کو سامان جنگ فراہم کرنے کا خاص ذریعہ روسی صنعت ھی تھی (چارٹ نمبر ٦ دیکھئے) —

چارٹ نمبر ٦

١٩١٣ — ١٦ء میں فوج کے لئے سامان (فیصدی میں)

	اتحادیوں نے دیا	ملک میں بنا
رائفلیں	٣٠	٧٠
رائفل کے کارتوس	١	٩٩
توپیں	٢٣	٧٧
توپ کے گولے	٢٠	٨٠

اسلحہ اور سامان جنگ کی پیداوار میں تیز رفتار ترقی کے باوجود روسی فوجوں کے لئے پوری جنگ کے دوران میں رائفلوں، مشین گنوں، گولوں، رائفل اور مشین گنوں کے کارتوسوں اور آتشگیر اشیا کی سخت کمی رہی — مجموعی طور پر ستر لاکھ رائفلوں کی کمی تھی — نئے قسم کے سامان یعنی ہوائی جہازوں اور موٹروں وغیرہ کی رسد اور بھی خراب تھی کیونکہ روسی فوج ان کے لئے اتحادیوں اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کی بالکل محتاج تھی —

جنگ کی وجہ سے سرمایہ‌داروں نے اجارے داریوں میں منظم و متحد ہونے کی کوششوں میں اضافہ کر دیا تاکہ وہ تمام ایندھن اور کچا مال سمیٹ سکیں اور اس جنگی سامان کی جو وہ ریاست کو فراہم کرتے تھے اونچی منہ مانگی قیمتیں لے سکیں — جنگ کے دور میں صنعت میں یکجائی اور اجارے داریوں کی تشکیل کی خصوصیت متحدہ پیداوار کا اضافہ (تمام متعلقہ چیزیں ایک ھی فیکٹری میں بننا) تھا جس کا نتیجہ بالآخر کمبائنوں اور ٹرسٹوں کی تشکیل ھوا — ١٩١٦ء میں جنگی پیداوار کی توسیع کی وجہ سے سرمایہ داروں کو بڑے بڑے منافعے کمانے کا موقعہ ھاتھ لگا — چنانچہ منافع کمانے والی کمپنیاں قائم ھونے کی ایک بےمثال اور زبردست لہر دوڑ گئی — صرف ١٩١٦ء میں ٢٣٣ صنعتی کمپنیاں بن گئیں جن کا بنیادی سرمایہ اڑتیس کروڑ بیس لاکھ روبل تھا — اس بات کا

فائدہ اٹھا کر کہ جنگی سامان کے آرڈروں کے لئے فیکٹریوں کو پورے زور شور سے کام کرنا پڑتا تھا اجارے داروں نے عملی طور پر ''کنٹرول کرنے والے'' اداروں کو اپنی مرضی کے مطابق چلانا شروع کیا اور بکری کی قیمتوں اور فیکٹریوں میں آرڈروں کی تقسیم پر بھی انہیں کا حکم چلنے لگا۔ دھات کی صنعت کی کمیٹی جو دفاع کی مخصوص کانفرنس کے ماتحت تھی ''پرودامیت''، ''کروولیا''، اور دوسری اجارے داریوں سے مل جل کر کام کر رہی تھی۔ سرکاری اداروں کی حمایت سے اجارے داروں نے جنگی آرڈروں کے لئے دن بدن زیادہ قیمتیں حاصل کرنا شروع کر دیں۔ جنگ کے دوران سرمایہ داروں کا خالص نفع تگنا یا چوگنا ہو گیا جب کہ دھات سازی کی بعض فیکٹریوں میں جہاں صرف جنگ کے لئے سامان بنتا تھا جنگ سے پہلے کے مقابلے میں منافع آٹھ سے نو گنا تک تھا۔ اسی دوران جوائنٹ اسٹاک کمپنیوں کا بنیادی سرمایہ صرف دس سے پندرہ فیصدی تک بڑھا۔ اس لئے لمٹیڈ کمپنیوں کا منافع پیداوار کی توسیع اور کارخانے میں نیا سامان لگانے سے اتنا نہیں بڑھا جتنا مزدوروں کے استحصال سے۔ کارخانے کے حصے داروں کا منافع تو دگنے سے زیادہ ہو گیا لیکن اصلی اجرتوں کا اوسط ۱۰ سے ۲۰ فیصدی تک گر گیا۔

۱۹۱۵ء کی بہار میں جنگ کی مصیبتوں نے ہڑتالوں کی ایک نئی لہر دوڑا دی۔ ۱۹۱۵ء کی گرمیوں میں کوستروما اور ایوانووہ وزنےسینسک کی ہڑتالیں ہوئیں جن میں مزدوروں پر گولیاں چلیں۔ زارشاہی کے خون آشام جرائم کے خلاف احتجاج کے طور پر پیتروگراد، ماسکو اور دوسرے صنعتی مرکزوں میں بھی ہڑتالیں ہوئیں۔ ان حالات کے ماتحت جب کہ انقلابی مزدور طبقے کی تحریک زور پکڑ رہی تھی اور محاذ جنگ پر زارشاہی فوجیں ہار رہی تھیں بورژوازی نے زار شاہی کی مخالفت کا راستہ اپنایا۔ اگست ۱۹۱۵ء میں سرکاری دوما کے بورژوا زمین دار گروہوں نے ایک ''ترقی پسند بلاک'' بنایا اور ''معتبر وزارت'' کے قیام کا مطالبہ کیا۔ ساتھ ہی بورژوازی نے یہ بھی کوشش کی کہ جنگی صنعتوں کی کمیٹیوں میں ''مزدوروں کے گروپ'' بنائے جائیں تاکہ ہڑتال کی تحریک کمزور پڑجائے اور فیکٹریوں میں محاذ کی رسد کے لئے بلا کسی خلفشار کے کام ہونے لگے۔ مینشویکوں نے مزدوروں سے اپیل کی کہ وہ ان گروہوں میں سرگرمی سے حصہ لیں۔ بہرحال، پیتروگراد اور بہت سے دوسرے شہروں میں جنگی صنعتوں کی کمیٹیوں کے الکشن میں مزدوروں کی زبردست اکثریت نے

بالشویکوں کے طریقۂ کار کی حمایت کی یعنی ''مزدوروں کے گروہوں،، کا بائیکاٹ کیا جائے۔

سامراجی جنگ نے زراعت کو بد سے بدتر بنا دیا اور کسانوں کے فارموں میں غربت اور بھی پھیل گئی۔ ۱۹۱۷ء کی کل روس زرعی مردم شماری کے مطابق دیہی علاقوں میں کام کے قابل مردوں کی تعداد میں ۴ء۴۷ فیصدی کی کمی ہوئی تھی۔ گھوڑوں کی تعداد جو فارموں پر کاشت کا خاص ذریعہ تھے، ۱۹۱۴ء میں ایک کروڑ اناسی لاکھ تھی لیکن ۱۹۱۷ء میں وہ گھٹ کر ایک کروڑ اٹھائیس لاکھ رہ گئی۔ مویشیوں کے پالن پوسن میں بھی کمی ہو گئی۔ فارم کی مشینیں اور مصنوعی کھاد بہت کم بننے لگی اور ان کی درآمد تو تقریباً بالکل بند ہو گئی۔ ہر سال کاشت کا رقبہ اور فی ایکڑ پیداوار کا اوسط گھٹنے لگا۔ ۱۹۱۷ء میں اناج اور آلو کی کاشت کا رقبہ ۱۹۱۴ء کے مقابلے میں ۷ء۱۱ فیصدی کم ہو گیا اور اسی مدت میں اناج، چارے اور آلو کی فصلوں میں ۲ء۲۶ فیصدی کی کمی ہوئی۔

دیہات ہزاروں رشتوں کے ذریعہ محاذ جنگ سے منسلک تھا اور کسانوں کی سیاسی بیداری فوج میں انقلابی ہل چل کے براہ راست اثر سے بڑھ رہی تھی۔ فوج میں مزدوروں کی بھرتی کی وجہ سے اس کے اندر پرولتاریوں کا کافی اضافہ ہو گیا۔ مزدور طبقے کے سپاہیوں کی مدد سے بالشویکوں نے فوجی یونٹوں میں یہ غیر قانونی پروپیگنڈا شروع کیا کہ طرفین کے سپاہی آپس میں برادرانہ تعلقات قائم کریں۔ بالشویک پروپیگنڈے کا اثر بالٹک بیڑے کے ملاحوں اور شمالی محاذ کے سپاہیوں پر خاص طور سے پڑا کیونکہ یہ علاقے مزدوروں کے مرکز پیٹروگراد اور ریگا سے قریب تھے۔

ملک میں انقلابی حالات اندر ہی اندر نازک صورت اختیار کرتے جا رہے تھے۔ ۱۹۱۵ء میں ایسے کارخانوں میں جنکی نگرانی فیکٹریوں اور کانوں کے انسپکٹر کرتے تھے پانچ لاکھ اکہتر ہزار مزدوروں نے ہڑتالیں کیں اور ۱۹۱۶ء میں یہ تعداد گیارہ لاکھ بہتر ہزار تک پہنچ گئی۔ اگست ۱۹۱۴ء سے فروری ۱۹۱۷ء تک ہڑتالیوں کی تعداد چوبیس لاکھ اکسٹھ ہزار تھی جن میں سے چودہ لاکھ سات ہزار نے معاشی ہڑتالوں میں اور دس لاکھ چون ہزار نے سیاسی ہڑتالوں میں حصہ لیا تھا۔ جنگ کے زمانے میں پیٹی بورژوا عناصر کے اضافے کی وجہ سے مزدور طبقے کی ساخت میں کافی تبدیلی ہوئی تھی۔

معاشی ہڑتالوں میں حصہ لینے والوں کی تعداد بڑھ کر ۷۰ فیصدی ہوگئی جب کہ ۱۹۱۱ء — ۱۴ میں ۳۴ فیصدی تھی — ساتھ ھی ۱۹۱۵ء اور ۱۹۱۶ء کی ہڑتالوں میں جنگ کے قبل کے مقابلے میں، بلکہ ۱۹۰۵ء سے بھی زیادہ عزم و استقلال کا مظاھرہ کیا گیا — ۱۹۱۴ء — ۱۶ کے دوران ستر فیصدی معاشی ہڑتالوں کا انجام یہ ھوا کہ ہڑتالیوں کے مطالبات کلی یا جزوی طور پر تسلیم کر لئے گئے جب کہ ۱۹۱۱ء — ۱۴ میں صرف ۳۸ فیصدی ہڑتالوں میں جیت ہوئی تھی — اب پیٹروگراد کے مزدور اگوا تھے —

روسی مزدوروں اور سپاھیوں کی انقلابی جد و جہد کے زیراثر مظلوم قوموں کی آزادی کی تحریک اور مضبوط ھوگئی — ۱۹۱۶ء کی گرمیوں میں وسط ایشیا اور قزاخستان کے کسانوں، اجرتی مزدوروں، شہر کے غربا اور فیکٹری مزدوروں نے اچانک زبردست بغاوت کر دی — اس بغاوت کا سب سے بڑا سبب جنگ کے دوران زار شاھی کے نوآبادیاتی افسروں، مقامی جاگیرداروں اور بے لوگوں کا بڑھتا ھوا ظلم تھا — بغاوت کا فوری سبب زار کا ۲۵ جون ۱۹۱۶ء والا فرمان تھا جس کے مطابق اس علاقے کے دیسی مرد باشندوں کو خندقیں کھودنے کے لئے بھرتی کیا جا رھا تھا — یہ تحریک تمام علاقوں میں ایک ساتھ نہیں شروع ھوئی بلکہ مقامی اور ایک دوسرے سے رابطہ نہ رکھنے والے بغاوت کے مرکزوں میں منقسم رھی — ۱۹۱۶ء کی بغاوت نوعیت کے لحاظ سے سامراج دشمن اور جاگیردارشمن تھی — صرف چند جگہوں پر یہ تحریک جاگیرداروں اور مذھبی پیشواؤں کے زیراثر آکر رجعت پسند ھو گئی تھی —

مئی ۱۹۱۶ء میں جنوب مغربی محاذ پر حملہ شروع کیا گیا — روسی فوج کے ھاتھہ ساڑھے چار لاکھہ قیدی آئے اور بہت زیادہ مال غنیمت ملا — لیکن اس حملے کو دوسرے محاذوں یا حلیفوں سے مدد نہیں ملی اس لئے فیصلہ کن جنگی نتائج نہیں برآمد ھو سکے — جرمن کمان نے مغربی محاذ سے ۲۴ ڈویژن منتقل کرکے جنوب مغربی محاذ پر روسی حملے کو روک لیا — اس محاذ پر روسی فوج کے پاس بعد کو کافی سپاھی اور سامان جنگ ھی نہیں رھا تھا —

۱۹۱۶ء کے آخر تک قومی معیشت بالکل تباھی کی حالت کو پہنچ گئی —

خام دھات اور ایندھن کی کمی کی وجہ سے دسمبر ۱۹۱۶ء تک جنوب کی ۵۹ انجن بھٹیوں میں صرف ۳۵ اور اورال میں ۹۴ میں سے صرف ۴۲ کام کر رھی تھیں — ۱۹۱۶ء میں ملک کے ۲۱۹ دھات سازی کے کارخانوں میں

سے صرف ۱۴۵ برابر چالو تھے اور ملک میں دھات کی ضروریات پچاس فیصدی سے زیادہ نہیں پوری کی جا رہی تھیں — ریلوے میں انجنوں اور ڈبوں کی سخت کمی تھی — ریلوے اور بندرگاہوں کے نقل و حمل کی صلاحیت اتنی کم تھی کہ سامان کے بڑے بڑے انبار پڑے ہوئے تھے — ۱۹۱۶ء میں اس سامان کو لیجانے کے لئے ڈیڑھ لاکھ ریلوے کے ڈبوں کی ضرورت تھی — حالانکہ جنگ سے پہلے کے مقابلے میں اناج کی مجموعی پیداوار کم ہو گئی تھی پھر بھی ملک میں فارموں کی پیداوار فاضل تھی کیونکہ جنگ کے دوران اناج کی برآمد تقریباً رک گئی تھی (۱۵—۱۹۱۴ء میں چھ کروڑ پوڈ اور ۱۴— ۱۹۱۳ء میں چھہتر کروڑ چالیس لاکھ پوڈ) — اس کے باوجود شہروں میں محنت کش لوگ بھوکے تھے کیونکہ زار کی حکومت رسد کا انتظام ٹھیک سے نہیں کرتی تھی، ریلوے ٹرانسپورٹ میں گڑبڑ تھی، گرانی بڑھ گئی تھی اور بینک، جاگیردار اور کولاک زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کرنے میں لگے ہوئے تھے — ۲۹ جنوری ۱۹۱۷ء کو پیٹروگراد میں صرف دس دن کے لئے آٹا اور تین دن کے لئے چربی وغیرہ کی رسد رہ گئی تھی اور گوشت بالکل غائب تھا — دوسرے صنعتی مرکزوں میں حالت اس سے بھی بدتر تھی —

۱۹۱۷ء میں فروری کے انقلاب تک جنگی اخراجات تیس ارب روبل سے زیادہ ہو چکے تھے (ان میں ایک تہائی غیر ملکی قرضوں سے ملا تھا، باقی اندرونی قرضوں اور کاغذی کرنسی کے رواج سے حاصل کیا گیا تھا) — یکم جولائی ۱۹۱۴ء کو خزانے کے ان نوٹوں کی مجموعی قیمت جو گردش میں تھے ایک ارب ساٹھ کروڑ روبل تھی لیکن یکم مارچ ۱۹۱۷ء کو یہ تعداد بڑھ کر ساڑھے نو ارب روبل ہو گئی — روبل کی قوت خرید صرف ۲۷ کوپک کے برابر رہ گئی — جنگ کے زمانے میں غیر ملکی سرمائے نے روسی صنعت میں اپنے قدم اور مضبوط کر لئے — پ — اول کی معلومات کے مطابق یکم جنوری ۱۹۱۷ء کو صنعتی جوائنٹ اسٹاک کمپنیوں کے بنیادی سرمائے میں ۵۰ فیصدی غیر ملکی سرمایہ تھا — قوموں کے حساب سے فرانس کا ۳۳ فیصدی، برطانیہ کا ۲۳ فیصدی، جرمنی کا ۲۰ فیصدی، بلجیم کا ۱۴ فیصدی اور امریکہ کا پانچ فیصدی سرمایہ تھا —

روسی فوجوں کی شکستیں، محاذ پر زبردست نقصانات، تباہی اور بھوک مری، ان سب نے ملکر طبقاتی شعور کو اور بھی تیز کر دیا، زارشاہی اور

سامراجی جنگ کے خلاف مزدوروں، سپاہیوں، کسانوں اور شہری پیٹی بورژوازی کی انقلابی تحریک کو اور ہوا دی—

چارٹ نمبر ۷

یکم فروری ۱۹۱۷ء تک روسی فوج کے نقصانات

	افسر	سپاہی
مارے گئے اور زخمی ہوکر مرے	۱۱۸۸۴	۵۸۶۸۸۰
زہریلی گیس سے مرے	۴۳۰	۳۲۷۱۸
زخمی ہوئے	۲۶۰۴۱	۲۴۳۸۵۹۱
جنگی حادثوں کے مریض	۸۶۵۰	۹۳۳۹۹
لاپتہ	۴۱۷۰	۱۸۵۷۰۳
قیدی	۱۱۸۹۹	۲۶۳۸۰۵۰
کل جمع	۶۳۰۷۴	۵۹۷۵۳۴۱

روس کی بالشویک تنظیموں نے سامراجی جنگ کو خانہ جنگی میں تبدیل کرنے اور زار شاہی کا تختہ الٹنے کی پرعزم جد و جہد کا پرچار زوروں میں کیا— بالشویکوں کی حکمت عملی کے لئے لینن نے اپنی کتاب ''سامراج —— سرمایہ‌داری کی آخری منزل،، (۱۹۱۶ء) میں نظریاتی بنیاد فراہم کر دی تھی— اس تصنیف میں لینن نے سامراج، اس کے خاص تضادوں اور قوانین کا پہلی مرتبہ سائنسی تجزیہ پیش کیا اور وہ حالات بتائے جن کے تحت اس کی تباہی لابدی تھی— اس تجزئے میں لینن نے سامراج کے دور میں سرمایہ‌داری کے نامساوی معاشی اور سیاسی ارتقا کے قانون کو واضح کیا اور اس کی بنیاد پر یہ زبردست سائنسی انکشاف کیا کہ پہلے پہل سوشلزم کی جیت چند ملکوں میں یا صرف ایک سرمایہ‌دار ملک میں ممکن ہے—

۱۹۱۶ء سے ملک میں انقلابی حالات کافی نمایاں ہو گئے— ''وزارتی قلابازی،، خود اس بات کا ثبوت تھی کہ زار کی حکومت ڈانواں‌ڈول ہے— جنگ کے دوران وزارتی کونسل کے صدر چار مرتبہ، وزیر داخلہ چھ مرتبہ، وزیر

جنگ چار مرتبہ بدلے گئے — وزیروں کی متواتر تبدیلی نے حکومت کا شیرازہ بکھیر دیا — مہم باز گری گوری راسپوتن کا دربار میں غیرمعمولی اثر تھا — سیاہ صد (بلیک ہنڈرڈ) شاہ پرست تنظیمیں اس کی حامی تھیں — اندرونی پالیسی میں یہ تنظیمیں صرف عوام کو ہی معمولی مراعات دینے کی مخالف نہیں تھیں بلکہ نام نہاد بورژوا ''پبلک،، کو بھی مراعات دینے کے خلاف تھیں — ان کی غیر ملکی پالیسی کا مطالبہ یہ تھا کہ جرمنی سے علیحدہ معاہدۂ امن کر لیا جائے کیونکہ وہ ڈرتے تھے کہ طویل جنگ کا نتیجہ انقلاب ہوگا — ان کا نمائندہ رجعت پسند اشتیورمر تھا — ۱۹۱۶ء کی ابتدا میں اس کو وزارتی کونسل کا صدر مقرر کیا گیا — چونکہ زار شاہی میں جنگ جیتنے کی اہلیت نہیں تھی اور آنے والے انقلاب کے مقابلے میں بھی وہ ناکارہ تھی، اس لئے بورژوازی بھی زار کی مخالف ہوگئی — یکم نومبر ۱۹۱۶ء کو سرکاری دوما کے ایک جلسے میں ''ترقی پسند بلاک،، کے لیڈر میلیوکوف نے درباری حلقوں پر غداری کا الزام لگایا — بورژوازی نے محل کا انقلاب کرنے کا فیصلہ کیا — کیڈیٹ، اکتوبریوں، ترقی پسندوں اور فوجی ہائی کمان کے ان ممبروں نے جن کا دوما کے بورژوا حلقوں سے گہرا تعلق تھا (جنرل گورکو اور جنرل کرائموف وغیرہ) حکومت کا تختہ الٹ دینے کی سازش کی — دوسری طرف سیاہ صد حلقوں نے دوما کو معزول کرکے فوجی ڈکٹیٹرشپ کے اعلان کی تیاریاں شروع کر دیں — لیکن روس کے فروری انقلاب نے بورژوا سازشیوں اور شدت پسندوں دونوں کے منصوبے خاک میں ملا دئے —

فروری انقلاب (۱۹۱۷ء)

فروری کا بورژوا ڈیموکریٹک انقلاب ۲۳ فروری (۸ مارچ) کو عورتوں کے بین اقوامی دن کے موقع پر پیٹروگراد میں ہڑتالوں اور مظاہروں سے شروع ہوا — ۲۴ فروری کو دو لاکھ مزدور ہڑتال پر تھے اور ۲۵ فروری کو ہڑتال عام ہو گئی — سڑکوں پر مظاہرین اور پولیس کے درمیان جھڑپیں ہونے لگیں — پورے شہر میں بالشویکوں کے اشتہار تقسیم ہوئے جن میں سپاہیوں سے ''انقلابی فوج اور عوام کے درمیان برادرانہ اتحاد،، کی اپیل کی گئی — ۲۷ فروری (۱۲ مارچ) کو پیٹروگراد کی فوج انقلاب کی طرفدار ہو گئی — ۲۷ فروری کو مرکزی کمیٹی کے روسی بیورو نے بالشویک پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا مینی‌فسٹو ''تمام

روسی شہریوں کے نام،، منظور کر لیا جس میں زار شاہی کا تختہ الٹنے اور ایک عارضی انقلابی حکومت قائم کرنے کے لئے لگاتار اور باعزم جد و جہد کی اپیل کی گئی تھی۔ مینی فسٹو ۲۸ فروری (۱۳ مارچ) کو ''ایزویستیا،، اخبار



فوج باغیوں کے ساتھ جا ملی (فروری ۱۹۱۷ء)

میں ضمیمے کی شکل میں شایع ہوا جو پیٹروگراد کے مزدور نمائندوں کی سوویت کا ترجمان تھا۔ ۲۷ فروری کی شام تک دارالحکومت پر مکمل طور سے باغیوں کا قبضہ ہو گیا جو مزدوروں، سپاہیوں اور ملاحوں پر مشتمل تھے۔ پیٹروگراد کی بغاوت پورے ملک میں بغاوتوں کی علامت بن گئی۔ ۲۸ فروری (۱۳ مارچ) کو ماسکو مکمل طور سے انقلابیوں کے ہاتھ میں آ گیا۔ پیٹروگراد اور ماسکو کے واقعات کے بعد بورژوا ڈیموکریٹک انقلاب پورے ملک میں کامران ہوا۔ شخصی حکومت کا تختہ الٹنا روس کی سیاسی ترقی کے لئے ایک بڑا قدم تھا۔

مزدوروں اور کسانوں کا مجاہدانہ اتحاد انقلاب کا سبب ہوا۔ اس کے دوسرے سبب بھی تھے ـــ انقلاب کا لیڈر یعنی مزدور طبقہ بالشویک پارٹی



۱۲ (۲۵) مارچ ۱۹۱۷ء کو ماسکو میں مظاہرہ

کی رہنمائی میں لاکھوں کسانوں اور سپاہیوں کی امن، روٹی اور آزادی کی عام جمہوری تحریک کا قائد تھا۔ سامراجی جنگ، تباہی، گرانی، مزدوروں کے شدید استحصال اور محاذ جنگ پر زبردست نقصان، غرض ان سب چیزوں نے مل جل کر انقلاب لانے میں اور بھی جلدی کر دی۔ انقلاب کی کامیابی کی ضمانت وہ زبردست تجربہ بھی ثابت ہوا جو مزدوروں نے ۱۹۰۵ – ۷ء کے انقلاب میں حاصل کیا تھا۔

۲۷ فروری کو پیتروگراد کی فیکٹریوں کے مزدور سوویت کے لئے اپنے نمائندوں کا انتخاب کر رہے تھے۔ ۲۷ فروری کی شام کو مزدوروں کے نمائندوں کی پیتروگراد سوویت کا پہلا جلسہ ہوا۔ پہلے تو مینشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں نے سوویت کی قیادت سنبھالی۔ سرکاری دوما میں مینشویک گروپ کے لیڈر چھے‌یدزے کو سوویت کا چیرمین مقرر کیا گیا۔ سوویت میں مینشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کی اکثریت کے باوجود عوام کے دباؤ کی وجہ سے یہ سوویت پہلے دن سے انقلابی اقتدار کے ادارے کی حیثیت سے کام کرنے لگی۔

اس نے ایسی ملیشیا کی تنظیم میں مزدوروں کی پیش قدمی کی حمایت کی جو راجدھانی کی مستقل مسلح طاقت کی بنیاد بن گئی۔ اس سوویت نے پیتروگراد کے اضلاع میں عوامی اقتدار قائم کرنے کے لئے کمیسار مقرر کئے اور سیاہ صد کے اخباروں کو ممنوع قرار دیکر اپنے اخبار ''ایزویستیا،، کی اشاعت شروع کر دی۔

۲۷ فروری کو دوما کے بورژوا مندوبین نے رودزیانکو کی قیادت میں ایک عارضی کمیٹی بنائی جس نے بادشاہی کو بچانے کے خیال سے زار کے ہیڈ کوارٹر سے گفت و شنید شروع کر دی۔ حالات کے طوفانی دھارے نے بورژوازی کو اپنا طریقۂ کار بدلنے پر مجبور کیا۔ زار کی حکومت سے سمجھوتہ کرنا بیکار تھا کیونکہ عملی طور پر اس کا وجود ختم ہو چکا تھا۔ دوما کی کمیٹی نے انقلاب کو ''امر مسلمہ،، تسلیم کرنے اور حکومت کو چلانے کی ذمے داری خود لینے کا فیصلہ کیا۔ وزارتوں کو چلانے کے لئے دوما کے ممبروں ھی میں سے کمیسار مقرر کئے گئے۔ دوما کمیٹی نے سب سے پہلے اس بات کی کوشش کی کہ وہ پیتروگراد کی اس فوج کو اپنے کنٹرول میں لائے جس نے بغاوت میں حصہ لیا تھا اور اس کی مدد سے ''نظم ونسق کے بکھرے ہوئے شیرازے کو بحال،، کرے۔ فوج کو رجعت پسندانہ اقدام میں استعمال سے بچانے اور سپاھیوں کی تحریک میں پرولتاریہ کی قیادت برقرار رکھنے کے لئے پیتروگراد کی سوویت نے بالشویکوں کی یہ تجویز مان لی کہ سپاھیوں کے نمائندے بھی منتخب کئے جائیں۔ یکم (۱۴) مارچ کو مزدوروں اور سپاھیوں کے مندوبین کی سوویت کا ایک عام اجلاس ھوا۔ سپاھیوں کو نہتا کرکے فوج میں پرانا راج قائم کرنے کی جو کوششیں دوما کمیٹی کی طرف سے ھو رھی تھیں اس کے جواب میں سپاھیوں کے مندوبین نے بالشویکوں کے ذریعہ زور ڈال کر سوویت سے حکم نمبر ۱ نکلوایا جس کے مطابق تمام یونٹوں میں سپاھیوں کی کمیٹیوں کا انتخاب ھونا طے پایا اور سپاھی صرف سوویت اور اپنی منتخبہ کمیٹیوں کے سامنے جوابدہ قرار دئے گئے۔ حکم نمبر ۱ نے دوما کمیٹی کو اس بات کے امکان سے محروم کردیا کہ وہ پیتروگراد کی فوج کو انقلاب دشمنی کے مفاد کے لئے استعمال کرے۔ اصلی طاقت پیتروگراد سوویت کے ھاتھہ میں رھی لیکن سوویت کے سوشلسٹ انقلابی اور مینشویک لیڈروں کو مزدوروں پر اعتبار نہ تھا۔ وہ بورژوازی کو ناراض کرنے سے ڈرتے تھے کیونکہ اسی کو وہ انقلاب



توریدا محل میں پیٹرو گراد کے مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سوویت کی پہلی میٹنگوں میں سے ایک (۱۹۱۷ء)

کی رهنمائی کرنے والی طاقت سمجھتے تھے — اس لئے سوویت کے لیڈروں نے بورژوازی کے هاتھه میں طاقت دے دینے کا فیصله کیا — انہوں نے دوما کمیٹی سے حکومت بنانے کی بات چیت شروع کر دی — ۲ (۱۰) مارچ کو سوویت کے عام اجلاس نے اقتدار کے مسئلے پر بحث مباحثه کیا — بالشویکوں نے اس معاهدے کے مسودے پر کڑی تنقید کی جس میں بادشاهی، جنگ، زمین اور آٹھه گھنٹے کے کام کے دن کے مسائل کو پس پشت ڈال دیا گیا تھا — انہوں نے مطالبه کیا که سوویت خود ایک عارضی انقلابی حکومت بنا دے —

پرولتاریه کے طبقاتی شعور، تجربے اور تنظیم کی کمی سے فائده اٹھا کر مینشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں نے فاتح عوام کے هاتھه سے طاقت چھین لینے میں بورژوازی کی مدد کی — عارضی حکومت کو انقلاب کے مفاد میں استعمال کرنے کے سبز باغ دکھا کر مینشویکوں نے اپنا رنگ خوب جما لیا — چنانچه سوویت نے بڑی اکثریت سے اپنی انتظامیه کمیٹی کی اس تجویز کو مان لیا که عارضی بورژوا حکومت بنائی جائے — بورژوا اور جاگیرداروں کی پارٹیوں کے لیڈر عارضی حکومت کے ممبر بن گئے — یه تھے میلیوکوف، گوچکوف اور کونووالوف وغیره — کیرینسکی سوشلسٹ انقلابیوں کا نمائنده تھا — ایک بڑے جاگیردار شہزادے لووف کو عارضی حکومت کا صدر بنایا گیا — دوما کمیٹی سے گفت و شنید کرتے وقت سوویت کی انتظامیه کمیٹی نے عارضی حکومت کو یه حق دیا که وه بادشاهی کو برقرار رکھے — سرکاری دوما کی عارضی کمیٹی کے مندوبین گوچکوف اور شولگن زار کے صدرمقام شهر پسکوف کو گفت و شنید کے لئے گئے — ۲ (۱۰) مارچ کو نکولائی ثانی نے اپنے بھائی میخائل کے حق میں تخت و تاج سے دستبرداری کے منشور پر دستخط کر دئے — ۳ (۱۶) مارچ کو میخائل بھی تخت سے دست بردار هو گیا — بادشاهی برقرار رکھنے کے لئے عارضی حکومت کا منصوبه کامیاب نہیں هوا اور روس بورژوا ڈیموکریٹک ریپبلک بن گیا —

غیر شعوری طور پر عوام کو بورژوازی پر جو اعتبار تھا اس میں لینن نے سوویتوں کی سمجھوتے کی پالیسی کی طبقاتی جڑیں دیکھیں — شخصی حکومت پر بڑی تیزی سے فتح پائی گئی تھی اور عوام پر تشدد کی حکومت کی جگه اچانک حیرت انگیز اور بلند بانگ وعدوں نے لے لی تھی — زار شاهی کے خاتمے نے مفاهمت اور عام بھائی چارے کی فضا پیدا کر دی تھی — اس ماحول کا

اثر پیٹی بورژوازی پر کافی تھا لیکن پرولتاریہ کی صفوں میں بھی یہ اثر سرایت کر گیا تھا۔ جنگ کے دوران میں پرولتاریہ کی ساخت میں کافی تبدیلی ہوئی تھی۔ تقریباً چالیس فیصدی پرانے عملے کے مزدور بھرتی کرکے محاذ پر بھیج دئے گئے تھے اور اب دیہاتوں سے آئے ہوئے اور شہری آبادی کے پیٹی بورژوا طبقے کے نئے مزدور فیکٹریوں میں آ گئے تھے جن کو انقلابی جد و جہد کا کوئی تجربہ نہ تھا۔ مزدوروں کے طبقاتی شعور اور تنظیم کی کمی کا سبب پولیس کے مظالم تھے جن کی وجہ سے بالشویک تنظیموں میں کمزوری بھی تھی۔ اقتدار حاصل کرنے کے لئے پرولتاریہ کے مقابلے میں بورژوا طبقہ زیادہ منظم اور تیار تھا۔

بہر حال، مزدور طبقے نے کافی طاقت مجتمع کرکے بڑے عزم کے ساتھ عارضی حکومت کو پورا اقتدار حاصل کرنے سے روکا۔ اس کا نتیجہ دو عملی ہوا یعنی دو طرح کے اختیارات گڈمڈ ہو گئے۔ عارضی حکومت کے ذریعہ بورژوازی کو طاقت حاصل تھی اور مزدوروں اور سپاہیوں کے نمائندوں کی سوویت کے ذریعہ محنت کش طبقوں کو۔ دراصل یہ دو عملی عارضی حکومت کے قیام سے پہلے اسی وقت شروع ہو چکی تھی جب بغاوت میں حصہ لینے والے مزدوروں اور سپاہیوں نے حکم نمبر ۱ کے ذریعے دوما کی عارضی کمیٹی کی اس کوشش کو مفلوج کر دیا تھا کہ پیتروگراد کی فوج اس کے کنٹرول میں آ جائے۔ عوام کے دباؤ سے مجبور ہو کر عارضی حکومت کو زار کی گرفتاری پر راضی ہونا پڑا۔ پیتروگراد سوویت کی انتظامیہ کمیٹی کے ۳ (۱۶) مارچ ۱۹۱۷ء کے فیصلے کے مطابق نکولائی ثانی کو گرفتار کر لیا گیا۔ سرمایہ‌دار آٹھ گھنٹے کے کام کے دن اور فیکٹریوں کی کمیٹیوں کے قیام کی مانگوں کے سلسلے میں انقلابی مزدوروں سے مورچہ نہ لے سکے۔ پورے ملک میں ایک طاقتور سیاسی لہر دوڑ گئی۔

چوتھا باب

سوشلزم کا دور

اکتوبر کا عظیم اشتراکی انقلاب — انسانیت کی تاریخ میں نئے دور کی ابتدا — بورژوا ڈیموکریٹک انقلاب کا اشتراکی انقلاب میں بدل جانا — انقلاب کی پرامن نشوونما کا دور

اکتوبر کا عظیم اشتراکی انقلاب لازمی نتیجہ تھا سماج کے اس تاریخی ارتقا کا، جو سامراج کے دور میں ھوا —

سامراج اشتراکی انقلاب کا پیش خیمہ ہے — پہلی جنگ‌عظیم، جس نے سرمایہ‌داری میں ھر طرف سنکٹ پیدا کیا اور سامراج کے تمام تضادوں کو بہت ھی سخت اور سنگین کر دیا، وھی روس کو قومی تباھی و بربادی کے بالکل کنارے لے آئی — جنگ اور جنگ کے ساتھہ ھی صنعتوں کے جنگی ضرورتوں کی طرف ڈھل جانے سے ملک کی پیداوار اور اس کا لین دین، فنانس اور اجارہ دارانہ سرمایہ رکھنے والوں کے ھاتھہ میں اور بھی زیادہ آ گیا — لینن نے لکھا تھا: ''تاریخ کی جدلیات ایسی ھیں کہ جنگ نے اجارہ‌دارانہ سرمایہ داری کے ریاستی اجارہ دارانہ سرمایہ‌داری میں بدل جانے کی رفتار بےحد تیز کردی اور اس طرح انسانیت کو سوشلزم سے بےحد قریب کر دیا —''

فروری کا بورژوا ڈیموکریٹک انقلاب، جس نے مطلق العنانی کا تختہ الٹ دیا، اشتراکی انقلاب کی راہ میں ایک بہت اھم اگلا قدم تھا — فروری کے اس انقلاب سے ملک میں دوعملی پیدا ھوئی اور اس کی بدولت انقلاب کے بنیادی مسئلے یعنی طاقت کس کے ھاتھہ میں ھو، اس مسئلے کا نہایت ھی متضاد

اور غیر معمولی حل نکال کر رکھ دیا — کسی بھی ریاست کی زندگی میں دو عملی صرف تھوڑے عرصے کو جاری رہ سکتی ہے — بورژوازی کی عارضی گورمنٹ نے، جسے سمجھوتہ باز پارٹیوں یعنی مینشویکوں اور سوشلسٹ انقلابی نام کی پارٹیوں کی پشت پناہی حاصل تھی، سامراجی اور عوام کے خلاف پالیسی اختیار کی— نہ تو یہ بورژوا حکومت چاہتی تھی اور نہ اس کی طبقاتی فطرت ایسی تھی کہ وہ عوام کو امن، زمین اور سچی آزادی عطا کر سکتی— سماج کی زندگی میں جو بنیادی تضاد تھے، وہ جوں کے توں باقی رہے— لازمی بات تھی کہ بورژوا ڈیموکریٹک انقلاب آگے بڑھ کر سوشلسٹ انقلاب میں تبدیل ہو جائے — صرف سوشلسٹ انقلاب ہی ان حل طلب مسئلوں کو حل کر سکتا تھا کہ سماج ترقی کرے، روس کے سرمایہ‌دار اور زمیندار نظام زندگی کو ڈھایا جائے، سماجی اور قومی جبر وظلم کی تمام صورتوں کا خاتمہ کیا جائے اور اشتراکی سماج کی تعمیر کے لئے پرولتاری طبقے کی ڈکٹیٹرشپ قائم کی جائے— انقلاب کی رہنما اور اسے حرکت میں لانے والی اصل طاقت روسی مزدور طبقہ تھا، بالشویک پارٹی کی رہنمائی میں اور جس کے سر براہ لینن تھے— پرولتاریہ کو حلیف ملے دیہات کے غریبوں میں، جن کی تعداد کاشتکار آبادی میں ۶۰ فیصدی تھی —

اس مشکل صورت حال میں بالشویک پارٹی نے عوام میں کھلا انقلابی کام پھیلایا اور انقلاب کی مہم کو آگے لے جانے کے لئے عوام کو حرکت میں لانا اور منظم کرنا شروع کر دیا — بورژوا ڈیموکریٹک انقلاب کو اشتراکی انقلاب تک لے جانے کی جد وجہد کا ایک پکا، قطعی اور نظریاتی بنیاد پر تیار نقشہ لینن نے کھینچا— جب وہ ۳ اپریل (یا نئے کیلنڈر سے ۱۶ اپریل) ۱۹۱۷ء کو یورپ میں جلاوطنی سے واپس ہوئے اور پیتروگراد میں قدم رکھا تو انہوں نے اپنا وہ مشہور ''اپریل کا تھیسس،، (نظریاتی مقالہ) پڑھ کر سنایا — اس تھیسس یا مقالے میں فروری کے انقلاب کے بعد سے پیدا ہونے والی صورت حال کا تجزیہ کیا گیا تھا— لینن نے اس میں بورژوازی کی عارضی گورمنٹ کی سامراجی فطرت اور پالیسی واضح کی تھی اور مینشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کی اصلیت دکھائی تھی کہ یہ لوگ مزدور طبقے کی صفوں کے اندر گھسے ہوئے بورژوازی کے ایجنٹ ہیں اور انقلاب کے خطرناک دشمن — لینن نے اپنے مقالے میں ثابت کیا تھا کہ مزدوروں اور فوجیوں کے نمائندوں کی وہ سوویتیں یا پنچائتیں جو



لینن اپنا ''اپریل کا تھیسس،، پڑھ کر سنا رہے ھیں — پیٹروگراد — ۱۹۱۷ء

انقلاب کے دنوں میں لوگوں کے خودپہل کرنے اور بنانے سے بنی تھیں، وھی پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کی سرکاری شکل ھیں اور موجودہ روسی حالات کے اندر سرمایہ‌داری سے اشتراکیت کے عبوری دور میں سماج کی سیاسی تنظیم کی بہترین صورت ھیں — اس مقالے نے بالشویک پارٹی کا معاشی پلیٹ فارم پیش کیا اور بتایا: جتنی جاگیریں ھیں، سب ضبط کرکے تمام زمین قومی ملکیت بنا دی جائے، تمام بینکوں کو ملا کر ایک قومی بینک کر دیا جائے جو سوویتوں کے کنٹرول میں رھے، سماجی پیداوار پر اور اس کی تقسیم پر مزدوروں کا کنٹرول ھو— لینن نے جو یہ مطالبہ رکھا کہ ''عارضی گورمنٹ کی بالکل حمایت نہ کی جائے،، تو اس کا مطلب ھرگز یہ نہیں تھا کہ اس گورمنٹ کو ابھی الٹ دو کیوں کہ اس وقت تک مزدوروں اور فوجیوں کے نمائندوں کی اور کسانوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی اسے تائید حاصل تھی— سمجھوتہ‌باز پارٹیوں یعنی مینشویک اور سوشلسٹ انقلابی پارٹیوں کے نمائندے ابھی تک سوویتوں کے اوپر چھائے ھوئے تھے اور غلط فہمی کے شکار بہت سے عوام ابھی ان پر اعتماد رکھتے تھے — لینن نے ملک میں طبقاتی طاقتوں کی اس ملی جلی حالت کو خاص طور سے

نظر میں رکھا جو ملک میں دوعملی کی صورت میں ظاہر تھی اور بالشویک پارٹی کو ہدایت کی کہ وہ خوب پھیلا کر اور جم کر لوگوں کو سمجھائے اور عارضی گورمنٹ کے انقلاب دشمن کردار کو، مینشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کی بےایمانی کو لوگوں کے سامنے ننگا کرکے انہیں اپنی طرف کھینچ لے — بالشویکوں کی اس وقت خاص سیاسی لائن یہ تھی کہ سوویتوں میں اپنی اکثریت بناؤ تاکہ ان کی پالیسی بدلی جا سکے اور انہی کے ذریعے گورمنٹ کی بناوٹ اور پالیسی تبدیل کی جا سکے — یہ امن کے ساتھہ انقلاب کو آگے بڑھانے کا پروگرام تھا — لینن کے ''اپریل کے تھیسس،، پر پارٹی کے اندر بحث چھڑ گئی — لینن میں اور داھنے بازو کے موقع پرست گروپ میں سخت رسہ کشی ہوئی جس کا رھنما کامینیف تھا اور جس کو مینشویکوں کی طرح اس بات کا یقین تھا کہ روس ابھی اشتراکی انقلاب کے لئے تیار نہیں ھے — اپریل کی درمیانی تاریخوں میں اس تھیسس کی تائید پیتروگراد کے بالشویکوں کی شہری کانفرنس نے اور پارٹی کی کئی دوسری انجمنوں نے کر دی — اسی تھیسس نے بعد میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی ساتویں کل روس کانفرنس (اپریل) کے فیصلوں کی بنیاد کا کام دیا — اس کانفرنس میں جنگ اور انقلاب کے تمام بڑے بڑے مسائل پر پارٹی کی پالیسی کھل کر بیان کی گئی: جنگ کے متعلق تجویزیں پاس ہوئیں، عارضی گورمنٹ پر، سوویتوں پر، زراعتی اور قومی سوالوں وغیرہ پر فیصلے ہوئے —

بالشویک عوام کو اشتراکی انقلاب کے لئے ابھار رہے تھے — ان کا نعرہ تھا: ''تمام اختیار سوویتوں کو!،، عوام کو حرکت میں لانے کی تدبیر یہ کی گئی کہ سوویتوں میں، مزدور سبھاؤں میں، کارخانوں کی کمیٹیوں میں، شہروں میں، فوج میں، دیہاتی علاقوں میں، غرض ہر جگہ دھواں دھار پروپیگنڈا کیا جائے، محنت کرنے والوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو اپنی طرف کھینچا جائے، انہیں سیاسی تربیت دی جائے اور مزدور طبقے اور محنت کش کسانوں کا ھاتھہ میں ھاتھہ دیا جائے تاکہ اشتراکی انقلاب کی فتح کی جدوجہد میں فیصلہ کن طاقت تیار ہو جائے — یہ بات لازمی تھی کہ طبقاتی جدوجہد کے دوران بالشویک پارٹی کے نعرے خود عوام کے نعرے بن جائیں اور کروڑوں مزدوروں، فوجیوں اور کسانوں کو اپنے تجربے سے اس کا یقین ہو جائے کہ بالشویکوں کی پالیسی حق بجانب ھے اور وہ انقلاب کی مخالف طاقتوں کے ساتھہ

کھلی لڑائی میں بالشویکوں کی حمایت کرنے لگیں — جیسے جیسے انقلاب کا قدم آگے بڑھا بالشویک اپنے پرچم کے نیچے زیادہ سے زیادہ مزدوروں کو، غریب دیہاتی جنتا کو، غرض کہ تمام محنت کشوں کو سمیٹتے چلے گئے اور تھوڑے سے عرصے میں اشتراکی انقلاب کے لئے سیاسی فوج بنا ڈالی —

جو سوال اس وقت سب سے اہم تھے ان میں ایک تھا جنگ اور امن کا سوال — جیسے ہی لوگوں پر سے ''انقلابی ڈیفنس،، کا بخار اترا (یہ ''انقلاب کے ڈیفنس،، کا جھوٹا بناوٹی نعرہ مینشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں نے فروری کے انقلاب کے فوراً بعد لگا دیا تھا — مطلب یہ تھا کہ سرمایہ‌داروں کے حق میں چلنے والی اس غاصبانہ جنگ کو ٹھیک ثابت کیا جائے) اور جب اس جھوٹے نعرے کی عام مقبولیت جاتی رہی تو مزدوروں، فوجیوں اور غریب کسانوں نے بورژوا عارضی گورمنٹ کی سامراجی پالیسی کے خلاف اور آگے بڑھ بڑھ کر عملی حصہ لینا شروع کر دیا — اس گورمنٹ کے وزیرخارجہ میلیوکوف کی طرف سے ۱۸ اپریل (پہلی مئی) کو ایک نوٹ شائع ہوا جس میں درج تھا کہ ہم اس جنگ کو ''فتح کی منزل،، تک پہنچا کر دم لیں گے — اس نوٹ سے لوگ بھڑک اٹھے اور انقلابی عوام کی طرف سے کھلے عام گورمنٹ کے خلاف کارروائی ہونے لگی — ۲۰ اور ۲۱ اپریل (یعنی ۳ اور ۴ مئی) کو پیتروگراد کے مزدوروں اور فوجیوں نے اور ان کے پیچھے پیچھے اور کئی شہروں کے مزدوروں اور فوجیوں نے بالشویکوں کی رہنمائی میں مظاہرے کر ڈالے — مظاہروں کے نعرے تھے: ''جنگ مردہ باد!،، اور ''سارا اختیار سوویتوں کو!،، عام لوگوں میں ایسا جوش و خروش تھا کہ گورمنٹ سنکٹ میں آ گئی — انقلابی طاقتوں کا دباؤ اتنا پڑا کہ میلیوکوف اور گچکوف دونوں وزیروں کو وزارت سے الگ کر دیا گیا — اپریل کے سیاسی بحران نے یہ بات صاف کر دی کہ دو عملی قطعی طور سے ختم کر دینے کا وقت آگیا ہے — ملک میں ہر طرف طاقت ہاتھہ میں لینے کے لئے مختلف طبقوں کے درمیان سخت اور کھلی کش مکش ہو رہی تھی — مزدوروں میں جو زرا زیادہ ترقی یافتہ تھے اور جن کے لیڈر بالشویک تھے، انہوں نے مطالبہ کر دیا کہ طاقت و اختیار کی باگ ڈور سوویتوں کو دے دی جائے — بورژوا طبقے نے، جس کی رہنمائی کیڈیٹوں کے ہاتھہ میں تھی، اس پر زور دیا کہ نہیں تمام طاقت و اختیار عارضی گورمنٹ کے ہاتھہ

میں رہنی چاہئے — مینشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں نے جو مل کر سوویتوں کے اندر اکثریت رکھتے تھے، سرمایہ‌داروں کی حکومت کو بچا لیا، اور بچایا اس طرح کہ ان کے ساتھ ملی جلی وزارت بنانے کا معاہدہ کر لیا — اس سودے کا نتیجہ یہ نکلا کہ ۵ مئی (۱۸ مئی) کو کولیشن کی پہلی عارضی گورمنٹ بن گئی جس کا صدر پھر وہی پرنس لووف تھا — بورژوازی اور زمینداروں کی پارٹیوں (کیڈیٹوں اور اکتوبریوں) کے علاوہ اس گورمنٹ میں مینشویکوں اور



پیتروگراد کے فوجی انقلابی جتھوں کا جلوس — ۱۸ جون (یکم جولائی)، ۱۹۱۷ء

سوشلسٹ انقلابیوں نے بھی حصہ لیا (مینشویکوں کے دو آدمی تسیرے تیلی اور اسکوبیلیف اور سوشلسٹ انقلابیوں کے دو آدمی کیرینسکی اور چیرنوف شامل تھے) — اور ان دو دو آدمیوں کا ایسی حکومت میں شامل ہونا جو عوام کے خلاف تھی، یہ معنی رکھتا تھا کہ یہ دونوں پارٹیاں اب صاف طور سے انقلاب کی مخالف بورژوازی کی صف میں جا ملیں — ان کے مل جانے سے گورمنٹ کی نہ تو طبقاتی فطرت بدلی اور نہ پالیسی میں فرق آیا — بلکہ اس کے

برخلاف بورژوازی نے نام کے ان سوشلسٹ وزیروں کو انقلاب کے خلاف اور زیادہ سرگرمی دکھانے میں استعمال کیا جس پر انقلابی عوام کو اور بھی طیش آیا —

۴ مئی (۱۷ مئی) سے ۲۸ مئی (۱۰ جون) ۱۹۱۷ء تک کسانوں کے نمائندوں کی پہلی کل روس کانگرس ہوئی — اس کانگرس میں سوشلسٹ انقلابیوں کی اکثریت تھی — انہوں نے زور لگا کر یہاں ایک ریزولیوشن پاس کرا لیا کہ عارضی گورمنٹ پر ہمیں اعتماد ہے — لینن نے کانگرس میں تقریر کی — اس تقریر کا اور بالشویک ڈیلی گیٹوں کی سرگرمیوں کا بڑا انقلابی اثر کانگرس کے عام شریکوں پر پڑا — کاشتکاروں کو اپنی طرف کھینچنے کی غرض سے بالشویکوں نے محنت کش کسانوں میں بڑا وسیع کام کیا —

مزدوروں اور فوجیوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی پہلی کل روس کانگرس ۳ (۱۶) جون ۱۹۱۷ء کو منعقد ہوئی — بالشویک پارٹی کے اس کانگرس میں ۱۰۵ ڈیلی گیٹ تھے، مینشویکوں کے ۲۴۸ اور سوشلسٹ انقلابیوں کے ۲۸۵ —



پیتروگراد میں انقلابی جہازیوں کا جلوس — ۱۸ جون، ۱۹۱۷ء

چناں چہ ان دونوں گروہوں نے جو ریزولیوشن چاہے، اکثریت رائے سے پاس کرا لئے، اور انہی میں عارضی گورمنٹ پر اعتماد کا ووٹ بھی تھا — لینن کی رہنمائی میں بالشویکوں نے کانگرس کے سامنے ان سمجھوتہ بازوں کی بےایمان پالیسی کا پردہ چاک کیا — عام لوگوں میں بالشویکوں کا اثر اس تیزی سے بڑھ رہا تھا کہ یقین کرنا مشکل تھا — گرمیوں کے موسم میں پیتروگراد کے پرولتاریوں نے بالشویکوں کے اس نعرے کی تقریباً پوری طاقت سے حمایت کی کہ ''تمام اختیار سوویتوں کو!'' — ۱۸ جون (پہلی جولائی) کو پیتروگراد کے چار لاکھ سے زیادہ مزدوروں اور فوجیوں نے ایک جلوس نکالا — جلوس کے نعرے تھے: ''تمام اختیار سوویتوں کو!''، ''جنگ مردہ‌باد!''، ''سب کے سب سرمایہ‌دار وزیر مردہ‌باد!''، عارضی گورمنٹ کی پالیسی سے سارے ملک کے محنت کشوں میں بےزاری اور بےچینی بڑھتی جا رہی تھی لیکن یہ حکومت اسے ضروری ہی نہیں سمجھتی تھی کہ عوام کے غصے اور ان کی مانگ کی طرف دھیان دے — امریکی، برطانوی، فرانسیسی اور روسی سامراجیوں کا منشا پورا کرنے کے لئے اور سوویتوں کی کانگرس سے حمایت اور تائید پا لینے کے بعد عارضی گورمنٹ نے ۱۸ جون (پہلی جولائی) کو میدان جنگ میں دھاوا بولا مگر وہ کامیاب نہ ہوا اور جلدی سے ٹھنڈا پڑ گیا — اس دھاوے کی اور اس کی ناکامی کی خبریں پھیلیں تو پرولتاریہ اور فوجیوں میں غصے کی ایک اور لہر دوڑی — ۲ (۱۵) جولائی کو عارضی گورمنٹ کا جولائی والا سنکٹ شروع ہوا — ۳ (۱۶) جولائی کو پیتروگراد میں آپ سے آپ مزدوروں اور فوجیوں کے جلوس نکلے اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ اختیارات سوویتوں کے حوالے کر دئے جائیں — روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی نے عوام کی تحریک کی قیادت سنبھال لی تاکہ اس کو پرامن اور باقاعدہ رکھا جائے — ۴ (۱۷) جولائی کو پیتروگراد میں پرامن جلوس نکلا جس میں ۵ لاکھ سے زیادہ آدمی شریک تھے — عارضی گورمنٹ کے حکم سے اور کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کے علم سے مظاہرہ کرنےوالوں پر فوجی افسروں اور کیڈٹوں نے حملہ کر دیا — ۴۰۰ سے زیادہ آدمی مارے گئے اور زخمی ہوئے — جولائی کا یہ مظاہرہ انقلابی عوام کی طرف سے آخری کوشش تھی اس بات کی کہ طاقت اور اختیارات کے سوال کو امن کے ساتھ طے کر لیں — ۴ (۱۷) جولائی کو ماسکو اور دوسرے شہروں میں بھی مظاہرے ہوئے — سوویتوں کی مرکزی



پیٹروگراد میں جلوس پر فائرنگ — جولائی ۱۹۱۷ء

انتظامیہ کمیٹی نے جس میں مینشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کی اکثریت تھی صاف کہہ دیا کہ عارضی گورمنٹ ''نجات کی راہ،، ہے اور اس کا ہر طرح کا اختیار مان لیا۔ اس کے بعد قتل و غارت گری کا بازار گرم ہو گیا۔ مارپیٹ اور پکڑدھکڑ عام ہو گئی۔ ۵ (۱۸) جولائی کو ''پراودا،، اخبار کے دفتر اور پریس پر حملہ ہوا، کشیسینسکایا محل پر جہاں بالشویکوں کی مرکزی کمیٹی اور ان کی پیتروگراد کمیٹی کا صدر دفتر تھا حملہ ہوا اور دونوں جگہوں پر تباہی مچا دی گئی۔ ۷ (۲۰) جولائی کو حکم جاری ہوا کہ لینن کو گرفتار کیا جائے اور ان کے خلاف استغاثہ دائر کر دیا جائے۔ لینن کو بالکل اسی طرح روپوش ہو جانا پڑا جیسے زار کی حکومت کے زمانے میں ہو چکے تھے۔ اس کے فوراً بعد حکم ہوا کہ پیتروگراد کی چھاونی کے وہ فوجی یونٹ توڑے جاتے ہیں جنھوں نے جولائی کے مظاہروں میں حصہ لیا تھا۔ ۸ (۲۱) جولائی کو کیرینسکی وزیر اعظم ہو گیا اور ساتھہ ساتھہ فوج اور بحری بیڑے کا قلمدان وزارت بھی اپنے ھی پاس رکھا۔ ۱۲ (۲۵) جولائی کو عارضی گورمنٹ نے ایک آرڈیننس شائع کیا جس کے ذریعے محاذ جنگ پر گئے ہوئے لوگوں کو موت کی سزا دی جا سکتی تھی۔ چھاپے پر پہلے سے سنسر کرانے کی پابندی لگا دی گئی، بعض بالشویک اخبار بند کر دئے گئے اور اس کی تدبیر کی گئی کہ مزدوروں سے ھتھیار لے لئے جائیں۔ ۲۴ جولائی (۶ اگست) کو دوسری کولیشن یا کئی پارٹیوں پر مشتمل حکومت بن کر تیار ہو گئی جس کا وزیر اعظم کیرینسکی تھا۔ اس میں کیڈیٹ بھی تھے، مینشویک بھی اور سوشلسٹ انقلابی بھی۔

جولائی کے بحران کا سب سے اھم سیاسی نتیجہ یہ نکلا کہ اختیارات کی دو عملی ختم ہو گئی۔ وہ وقت گزر چکا تھا جب انقلاب کو امن کے ساتھہ آگے لے جانا ممکن تھا۔ اب طاقت و اختیار قطعی طور سے انقلاب کی مخالف عارضی گورمنٹ کے ھاتھہ میں آ چکا تھا جس نے طے کر لیا کہ خانہ جنگی اب ہو کر رہے گی۔ مینشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کی بے ایمانی نے سوویتوں کو سارے اختیارات سے محروم کر دیا اور انہیں انقلاب کی مخالف عارضی گورمنٹ کا دم چھلا بنا کر رکھہ دیا۔ جولائی کے ان واقعات کے بعد عارضی گورمنٹ کا تختہ الٹنے کے لئے مزدوروں، فوجیوں اور کسانوں کی جد و جہد کافی تیز ہو گئی۔ انقلاب کی نشوونما اب ایک نئے مرحلے میں داخل ہو چکی تھی۔

جو صورت حال پیدا ہو گئی تھی اس کا تجزیہ کرتے ہوئے لینن اس نتیجے پر پہنچے کہ بالشویک پارٹی کو اب نئے طریقۂ کار (tactics) سے کام لینا ہوگا — انھوں نے کئی مضمون لکھ کر نئے طریقۂ کار کی بنیاد تیار کر دی — مثلاً ''سیاسی صورت حال''، ''تین بحران''، ''نعروں کے متعلق''، ''آئینی سراب''، وغیرہ — ان مضامین میں لینن نے جو نتیجے نکالے تھے وہ پارٹی کی چھٹی کانگرس کی کارروائی اور اس کے فیصلوں کی بنیاد کا کام دے گئے — یہ کانگرس پیٹروگراد میں ۲۶ جولائی سے ۳ اگست (۸ سے ۱۶ اگست) ۱۹۱۷ء تک ہوئی اور پارٹی کے تقریباً ۲ لاکھ چالیس ہزار ممبروں کے نمائندے اس میں موجود تھے — لینن اس وقت روپوش تھے، مرکزی کمیٹی کے ذریعے انھوں نے کانگرس کو روشنی دکھائی — انھوں نے ہی سیاسی صورت حال پر کانگرس کے سامنے پیش ہونے والی رپورٹ کا خاکہ تیار کیا — سویردلوف نے تنظیمی بیورو کی طرف سے، جس نے یہ کانگرس طلب کی تھی، رپورٹ پڑھ کر سنائی — مرکزی کمیٹی نے اب تک کیا کیا، اس کی تفصیل اور سیاسی صورت حال پر ایک رپورٹ استالن نے دی — روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی (بالشویک) کی اس چھٹی کانگرس نے انقلابی ابھار کے امکانات جتائے اور پارٹی کے لئے نئے طریقۂ کار طے کئے — اس کانگرس نے مسلح بغاوت کی تیاری کو پارٹی کا نشانہ ٹھہرایا تاکہ پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ قائم کی جائے — اب وہ نعرہ کہ ''تمام اختیار سوویتوں کو!''، جو دوعملی کے زمانے میں پارٹی کا خاص نعرہ رہا تھا، نئی صورت حال میں مناسب نہیں تھا کیوں کہ دوعملی ختم ہو چکی تھی اور سوویتیں مینشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کی اکثریت ہونے کی وجہ سے انقلاب کی مخالف عارضی گورنمنٹ کا دم چھلا بن چکی تھیں — پارٹی کی اس کانگرس نے عارضی طور پر یہ نعرہ واپس لے لیا — پارٹی کا اقتصادی پلیٹ فارم اب پختہ ہو گیا — اس کے خاص خاص نکتے یہ تھے: تمام جاگیریں ضبط کی جائیں، تمام زمین قومی ملکیت قرار دی جائے، بینک اور بڑی بڑی صنعتیں قومی ملکیت بنائی جائیں، ان کی پیداوار اور تقسیم پر مزدوروں کا کنٹرول ہو — کانگرس نے جو فیصلے کئے ان میں اس پر خاص توجہ کی گئی کہ مزدور طبقے اور دیہات کی سب سے غریب جنتا کا اتحاد اشتراکی انقلاب کی فتح کی شرط اول ہے —

کانگرس نے بوخارین اور پریابراژینسکی جیسے ہمت چھوڑ دینے والوں کو دو ٹوک طریقے سے رد کیا، جو یہ خیال کئے بیٹھے تھے کہ روس میں اشتراکی انقلاب کا فتح پانا ممکن نہیں ہے۔ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے ایک عام مینیفسٹو نکالا جس میں انقلابی عوام سے کہا گیا کہ وہ انقلاب کے مخالفوں سے فیصلہ کن معرکے کے لئے تیار ہو جائیں۔

اختیارات سنبھالنے کے لئے طبقوں اور پارٹیوں کی جد و جہد روز بہ روز تیز ہوتی جا رہی تھی اور شریک جنگ طاقتوں کی جدا جدا حدبندی بڑھتی جا رہی تھی۔ بورژوازی نے کیڈیٹ پارٹی کی سرکردگی میں بالکل سیدھی لائن اختیار کی کہ ملک میں علانیہ فوجی ڈکٹیٹرشپ قائم کردی جائے۔ اس غرض سے انقلاب کے خلاف جنرل کورنیلوف نے تیزی سے ایک سازش کی۔ یہ شخص عارضی گورمنٹ کی طرف سے ۱۸ (۳۱) جولائی کو کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا تھا۔ کورنیلوف کی سازش کو برطانیہ، ریاستہائے متحدہ امریکہ، فرانس اور دوسرے ملکوں کے رجعت پرستوں کی عملی حمایت حاصل تھی۔ روس کی ان تمام طاقتوں کو جو انقلاب کی مخالف تھیں تنظیم دینے اور حرکت میں لانے کی نیت سے ان خاص افراد کے حکم سے عارضی گورمنٹ نے وہ اجلاس طلب کیا جسے ریاستی کانفرنس کا نام دیا گیا تھا (ان میں میلیوکوف، کورنیلوف، کالیدین، رودزیانکو، پوریشکیوچ، ریابوشینسکی وغیرہ تھے)۔ یہ کانفرنس ماسکو میں ۱۲ سے ۱۵ (۲۵ سے ۲۸) اگست تک ہوتی رہی اور اس میں کیڈیٹ، مینشویک، سوشلسٹ انقلابی اور دوسری پارٹیوں کے لوگ شریک ہوئے۔ بالشویکوں کے کہنے پر ماسکو کے پرولتاریوں نے انقلاب کے مخالفین کی اس کانفرنس کا ایک زبردست احتجاجی ہڑتال سے جواب دیا جس میں ۴ لاکھ آدمیوں نے حصہ لیا۔ ۲۵ اگست (۷ ستمبر) کو جنزل کورنیلوف نے اپنی انقلاب دشمن بغاوت کا آغاز یوں کیا کہ پیتروگراد کے انقلابیوں پر چنے ہوئے فوجی دستے چڑھا دئے۔ ان میں تیسرا سوار دستہ، قفقاز کا ''وحشی،، سوار ڈویژن اور دوسرے دستے شامل تھے۔ بالشویک پارٹی نے انقلابی عوام سے اپیل کی کہ وہ اس چڑھائی کا مقابلہ کریں اور خود انہیں حرکت میں لائی، ان کی صف بندی کی تاکہ کورنیلوف کی بغاوت کچل دی جائے۔ چند روز کے اندر اندر چالیس ہزار مزدوروں نے لال گارڈ میں اپنا نام لکھوا لیا۔ پیتروگراد کے ان مزدوروں کی پشت پر شہر کی فوجی چھاونی تھی،

بالٹک کا بحری بیڑہ تھا، ریلوے ملازمین تھے، ماسکو کے مزدور، دونباس (یوکرین)، اورال اور دوسرے صنعتی مرکزوں کے مزدور، مورچے پر لگے ہوئے فوجی اور پیچھے کی فوج کے جوان اور دیہاتی علاقے کے کسان تھے — تیسرے سوار دستے کے پاس ایجی ٹیٹر بھیجے گئے اور ان کی کوششوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ کورنیلوف کے جوانوں نے پیتروگراد پر بڑھنے سے انکار کر دیا — کورنیلوف کی بغاوت ناکام ہو گئی — اس کی شکست نے انقلاب کے مخالفوں کو درہم برہم اور کمزور کردیا اور انقلابی طاقتوں کی مضبوطی روشن کر دی، بالشویک پارٹی کا وقار بڑھا دیا اور یہ واقعہ بھی پارٹی کی اس جد و جہد کی ایک فیصلہ کن منزل بنا جو وہ عوام کو سوشلسٹ انقلاب کے میدان میں اتارنے کے لئے کر رہی تھی — آخری یلغار کی تیاری کا دور شروع ہو چکا تھا، وہ دور جس میں انقلابی بحران بہت تیزی سے پکتا جا رہا تھا —

ریلوں کی بے انتظامی، خوراک کی کمی جو خاص طور سے شہروں میں اور فوج میں محسوس ہو رہی تھی، کارخانوں میں کچے مال اور ایندھن کی کمی، صنعت میں نازک حالت، مالی مشکلات اور بدیسی سرمائے پر بڑھتا ہوا دارومدار — یہ تمام ایسے اسباب تھے جو ملک کو اس طرف لئے جا رہے تھے جہاں تباہی لازمی تھی — ۱۹۱۷ء کی کل صنعتی پیداوار ۱۹۱۶ء کے مقابلے میں ساڑھے ۳۶ فی صدی کم ہو گئی تھی — انقلابی پرولتاریہ کے خلاف کارروائی کے سلسلے میں بورژوازی نے بڑے پیمانے پر کارخانے بند کرانے اور توڑ پھوڑ کی حرکتیں استعمال کرنی شروع کر دیں — مارچ سے اگست ۱۹۱۷ء تک ۵۶۸ فیکٹریوں میں تالا پڑ گیا جن میں ایک لاکھ ۴ ہزار سے زیادہ مزدور برسرروزگار تھے — خزاں کے موسم میں اورال، دونباس (یوکرین) اور دوسرے صنعتی مرکزوں کے کارخانوں اور کاروبار میں سے تقریباً آدھا کام سے جاتا رہا — ہر طرف بے روزگاری کا دوردورہ ہو گیا اور ضرورت کا سامان برابر مہنگا ہوتا چلا گیا — ۱۹۱۳ء کے مقابلے میں ۱۹۱۷ء کی قیمتیں ۲۴۸ فی‌صدی چڑھ گئی تھیں اور اصل اجرت ۴۰٫۵ فی صدی کم ہو گئی تھی — ماسکو میں کھانے کی چیزوں کے دام ۸۳۶ فی‌صدی چڑھ گئے تھے — گورمنٹ نے کاغذ کے نوٹ زیادہ چھاپ کر اور نئے قرضے چلا کر کام نکالنا چاہا — ۱۹۱۷ء میں نوٹوں کی اتنی تعداد تھی کہ پورے بجٹ کے

خرچ کا ساڑھے ٦٥ فیصدی بیٹھتی تھی — اکتوبر ١٩١٧ء کے آخر میں دو ہزار دو سو پچاس کروڑ روبل کے نوٹ بازار میں چل رہے تھے — اس وقت روس کا سرکاری قرضہ چار ہزار ایک سو ساٹھ کروڑ روبل واجب تھا جس میں سے باہر کی حکومتوں کا ایک ہزار چار سو ٨٠ کروڑ ادا کرنا تھا — اس سال وسط ستمبر میں لینن نے ایک مضمون میں صورت حال کا تجزیہ کر کے دکھایا — مضمون کا عنوان تھا: ''آنےوالی تباہی اور اس کا مقابلہ کیسے کیا جائے،، — لینن نے اس مضمون میں بالشویک پارٹی کا اقتصادی پروگرام اور آگے بڑھایا جو ملک کو آنےوالی تباہی سے بچا لے جانے کا پروگرام تھا اس طرح سے کہ اشتراکی انقلاب کو منزل مقصود تک پہنچا دیا جائے — جنگ اور بڑھتی ہوئی معاشی تباہ حالی کے عالم میں ١٩١٧ء کے موسم خزاں میں روسی پرولتاریہ کی جد و جہد جاری رہی، اس کی شدت بڑھتی رہی، البتہ جد و جہد کی شکلیں بہت زیادہ ادلتی بدلتی رہیں — ٹریڈ یونینوں میں ممبروں کی تعداد بڑھنا اور ان میں بالشویکوں کا اثر بڑھنا، یہ دونوں باتیں صاف ظاہر کرتی ھیں کہ مزدوروں میں طبقاتی شعور بہت اونچا اٹھ رہا تھا — اکتوبر ١٩١٧ء تک ٹریڈ یونینوں میں ٢٠ لاکھ سے زیادہ ممبر ہو چکے تھے جن میں کارخانوں اور دفتروں کے ملازم اور دوسرے ملازم پیشہ لوگ شامل تھے — اور آدھی تعداد صرف پیتروگراد اور ماسکو میں تھی — مزدور سبھاؤں کے علاوہ ہر کارخانے میں وہاں کی فیکٹری کمیٹی بھی کام کر رہی تھی — اس عرصے میں جو ہڑتالوں کی لہر اٹھی اس میں خاص کر ثابت قدمی تھی، عمدہ تنظیم تھی اور سیاسی مقصد بھی بہت صاف صاف طے تھے — ہڑتالیوں میں اورال کے دھات کے مزدور، دونباس کے کان کن، باکو میں تیل کے مزدور، ایوانووہ وزنےسینسک کے گرنی کامگار کپڑا مل کے مزدور اور ریلوے مزدور شریک تھے — ہڑتالوں کا، خاص کر ستمبر اکتوبر کی ہڑتالوں کا اکثر و بیشتر نتیجہ یہ نکلا کہ کارخانوں کا انتظامی محکمہ کٹ گیا، پیداوار پر مزدوروں کا کنٹرول شروع ہو گیا اور ٨ گھنٹے کا دن چالو کر دیا گیا — اس سے ثابت ہوا کہ مزدور طبقے کی تحریک اب سوویت اقتدار قائم کرنے کے قریب قریب پہنچ چکی تھی —

مزدور طبقے کی تحریک اشتراکی کردار لئے ہوئے اٹھی اور کسانوں کی پھیلی ہوئی جمہوری تحریک کے ساتھ ایک بڑے انقلابی دھارے میں مل گئی — دیہات کی سب سے غریب آبادی مزدور طبقے کے گرد سمٹ آئی — سرکاری

اعداد وشمار کے لحاظ سے اگست ۱۹۱۷ء میں ۴۴۰ جاگیروں پر اور ستمبر میں ۹۵۸ پر غریب کسانوں نے قبضہ کر لیا — زمین حاصل کرنے کے لئے کسانوں کی جد وجہد اتنی بڑھی کہ کاشتکاروں کی جنگ بن گئی — فوجیوں کی اچھی خاصی اکثریت انقلاب کی طرفدار ہو گئی (ان میں خاص کر پیتروگراد کی چھاونی کے اور شمالی اور مغربی محاذوں کے فوجی شامل تھے) — بالٹک بحری بیڑے کے جہازیوں نے ستمبر ۱۹۱۷ء میں اپنی چنی ہوئی کمیٹی (سنٹروبالٹ یعنی سنٹرل کمیٹی آف بالٹک فلیٹ) کے ذریعے کھلے طور پر اعلان کر دیا کہ ہم عارضی گورمنٹ کے اختیار کو نہیں مانتے اور اس کے کسی حکم کی تعمیل نہیں کریں گے — پیٹی بورژوا پارٹیاں جو سمجھوتہ بازی کی قائل تھیں، ان کے اندر بکھراؤ شروع ہو گیا — سوشلسٹ انقلابیوں میں پھوٹ پڑ گئی — ان کی ایک تعداد بائیں بازو کے نام سے ظاہر ہوئی اور آگے چل کر دسمبر میں ایک الگ پارٹی بن گئی ''بائیں بازو کے،، سوشلسٹ انقلابی — ملک کے غیر روسی علاقوں میں دبی کچلی قوموں کی آزادی کی تحریک اور مضبوط ہونے لگی اور انہوں نے اشتراکی انقلاب کی کوششوں کے لئے مزدور طبقے کی سرکردگی میں روسی عوام کا ساتھ دیا —

کورنیلوف کی شکست سے ایک ایسے دور کی ابتدا نظر آئی جس میں سوویتوں میں نئی جان پڑی اور بالشویکوں کا اثر زیادہ مضبوط ہو گیا — بغاوت اٹھنے سے پہلے ہی ایوانووہ ووزنےسینسک، کرونشتادت، . کراسنویارسک اور بعض دوسری سوویتوں نے بالشویک پوزیشن اختیار کر لی تھی — ۳۱ اگست (۱۳ ستمبر) کو مزدوروں اور فوجیوں کے نمائندوں کی پیتروگراد سوویت نے بالشویک لائن کی تجویز پاس کی اور ۵ (۱۸) ستمبر کو ماسکو کی سوویت نے بالشویکوں کی پالیسی کی حمایت میں اعلان کیا — اس کے بعد سارے ملک میں سوویتوں کو بالشویک بنانے کا دور شروع ہو گیا —— اورال اور دونباس میں، مرکزی صنعتی علاقے، یوکرین، بیلوروس اور وسط ایشیا وغیرہ میں — ایک دن کے اندر یعنی پہلی (۱۴) ستمبر کو کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کو ۱۲۶ مقامی سوویتوں کی طرف سے ایسی درخواستیں ملیں جن میں زور دیا گیا تھا کہ کمیٹی اپنے ہاتھ میں اختیارات لے لے — وہ وقت آ گیا تھا جب یہ نعرہ پھر لگایا جائے ''تمام اختیارات سوویتوں کو!،، اب اس نعرے کا مطلب بالکل بدل چکا تھا —

نئے حالات میں اس کا مطلب یہ تھا کہ بورژوازی کی عارضی گورمنٹ کے خلاف مسلح بغاوت کی جائے اس نیت کے ساتھہ کہ سارے ملک میں طاقت و اختیار سوویتوں کے ہاتھہ میں آئے جن کی رہنمائی بالشویک کر رہے تھے —

عارضی گورمنٹ عوام سے کٹ کر مستقل موت و حیات کی کش مکش میں مبتلا تھی — طاقت اپنی مٹھی میں رکھنے کے لئے اس نے ایک جتن اور کیا کہ روس کو پہلی (۱۴) ستمبر سے رپبلک بنا دینے کا اعلان کر دیا اور ایک ڈائرکٹری (یعنی پانچ آدمیوں کی کونسل) مقرر کر دی (جس کا صدر کیرینسکی رہا) کہ یہ کونسل ملک کی حکومت چلائے گی — بورژوا حکومت پر جو یہ سنکٹ پڑا تو مینشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کی مرکزی انتظامیہ کمیٹی نے کل روس ڈیموکریٹک کانفرنس طلب کر لی جو ۱۴ ستمبر سے ۲۲ ستمبر تک (یعنی ۲۷ ستمبر سے ۵ اکتوبر تک) چلتی رہی — جو لوگ اس کانفرنس میں شریک ہوئے ان میں سے چن کر روسی رپبلک کی عارضی کونسل طے ہوئی جو تاریخ میں Pre-Parliament کے نام سے مشہور ہے — بالشویکوں نے اس برائے نام پارلیمنٹ کا بائیکاٹ کیا تا کہ عام لوگوں میں پارلیمانی خوش فہمیاں نہ پھیلائی جائیں اور یہ مطالبہ رکھا کہ مزدوروں اور فوجیوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی دوسری کل روس کانگرس طلب کی جائے — اس عارضی کونسل Pre-Parliament کی مدد سے مینشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں نے کوشش کی کہ لوگوں میں انقلابی ابال ٹھنڈا کیا جائے اور ملک کو اشتراکی انقلاب سے ہٹا کر بورژوا آئینی طریقوں کی طرف، پارلیمانی طور طریقوں کی طرف موڑ دیا جائے — مگر ان کی ساری کوششیں بیکار ثابت ہوئیں — تیسری، اور آخری کولیشن گورمنٹ جس میں چھہ سرمایہ‌دار اور دس نام کے سوشلسٹ وزیر شامل تھے، ۲۵ ستمبر (۸ اکتوبر) کو بن کر تیار ہوئی — یہ بنی اس طرح کہ مینشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں نے کیڈیٹوں سے خفیہ معاملہ کر لیا تھا — لیکن اس گورمنٹ کا بننا تھا کہ سوویتوں کی جانب سے خوب جم کر مخالفت ہوئی — یہاں تک پہنچتے پہنچتے انقلابی بحران بالکل پک چکا تھا اور وہ لمحہ آ گیا تھا جب یہ صدا بلند کر دی جائے کہ پرولتاریہ دیہات کی سب سے غریب جنتا کو ساتھہ لے کر طاقت و اختیار چھین لے —

چھٹی پارٹی کانگرس کے فیصلوں کی روشنی میں اور کورنیلوف کی بغاوت کے پٹ جانے کے بعد ملک میں جو واقعی صورت حال تھی اس پر بالشویکوں نے اچھی طرح غور کیا اور ستمبر میں مسلح بغاوت کی فوری تیاری شروع کر دی۔ عارضی گورمنٹ کی مستقل زیادتیوں کی وجہ سے لینن ابھی تک روپوش رہنے پر مجبور تھے، انہوں نے وہیں سے روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی مرکزی کمیٹی، پیتروگراد اور ماسکو کمیٹیوں کو خطوط بھیجے جو تاریخ کا جزو بن گئے — ''بالشویکوں کو طاقت چھین لینی چاہئے''، ''مارکسزم اور بغاوت''۔ ان خطوں میں لینن نے ایک باقاعدہ نپا تلا پلان دیا تھا کہ مسلح بغاوت کس طرح ہو اور اسے انجام تک کیسے پہنچایا جائے۔ لینن نے لکھا تھا کہ ''کامیاب ہونے کے لئے بغاوت کو نہ تو محض سازش کی ضرورت ہے، نہ محض پارٹی کی، بلکہ اسے ترقی یافتہ طبقہ کی بغاوت ہونا لازم ہے۔ یہ اول نکتہ ہے۔ دوسرا نکتہ یہ ہے کہ بغاوت کو عوام کا انقلابی ابھار سب سے لازم ہے۔ اسے بڑھتے ہوئے انقلاب کی تاریخ میں ایک ایسا فیصلہ کن لمحہ چاہئے جب عوام میں سے ترقی پسند صفوں کی سرگرمی انتہائی عروج پر ہو اور جب دشمن کی صفوں میں اور انقلاب کے کمزور اور پست ہمت دوستوں کی صفوں میں بھی ڈانواڈول پن حد کو پہنچا ہوا ہو۔ یہ تیسرا نکتہ ہے۔'' یہ تمام حالات موجود تھے اور اب بغاوت کی کامیابی کا دار و مدار پارٹی کے سیاسی اور تنظیمی کام پر اور اس کے طریقۂ کار کے صحیح ہونے پر رہ گیا تھا۔ ۱۵ (۲۸) ستمبر کو بالشویک پارٹی کی مرکزی کمیٹی میں لینن کے ان خطوں پر بحث ہوئی۔ ستمبر کے دوسرے پکھواڑے میں اور اکتوبر کے شروع کے دنوں میں ملک کے بڑے بڑے مقامات پر پارٹی کانفرنسیں، علاقوں اور ضلعوں میں سوویتوں کی کانگرسیں ہوئیں اور ان سب نے تائید کی کہ تمام اختیارات سوویتوں کے ہاتھ میں لانے کی جد و جہد کی جائے۔

۷(۲۰) اکتوبر کو لینن خفیہ طریقے سے فن لینڈ سے پیتروگراد آ پہنچے۔ ۱۰ (۲۳) اکتوبر کو لینن نے روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی کا وہ تاریخی اجلاس چلایا جس میں مسلح بغاوت کے مسئلے

پر بحث ہوئی — کامینیف اور زینوویئیف دونوں نے حالاں کہ سخت مخالفت کی، پھر بھی ایک فیصلہ ہو گیا کہ آئندہ چند روز کے اندر مسلح بغاوت کر دی جائے — اسی اجلاس میں مرکزی کمیٹی نے اپنا پولٹکل بیورو چنا، جس کی قیادت لینن کو دی گئی — ۱۲ (۲۵) اکتوبر کو پیٹروگراد سوویت کی طرف سے فوجی انقلابی کمیٹی قائم کی گئی یعنی بغاوت کی تیاری کے لئے قانونی طور پر کھلی کونسل — ۱۶ (۲۹) اکتوبر کو پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا وسیع تر جلسہ ھوا جس میں پیٹروگراد میں پارٹی کا کام کرنےوالوں میں خاص خاص لوگ، مزدور سبھاؤں کے نمائندے، فوجی تنظیموں کے جوان شریک تھے اور یہ سوال درپیش تھا کہ مسلح بغاوت کی تیاری کی جائے — اس سے پہلے ۱۰ (۲۳) اکتوبر کو مرکزی کمیٹی مسلح بغاوت کر دینے کے بارے میں جو فیصلہ کر چکی تھی اس اجلاس نے اس فیصلے کی پھر تائید کی اور پارٹی کی مرکزی



کروزر ''آورورا،، اکتوبر ۱۹۱۷ء

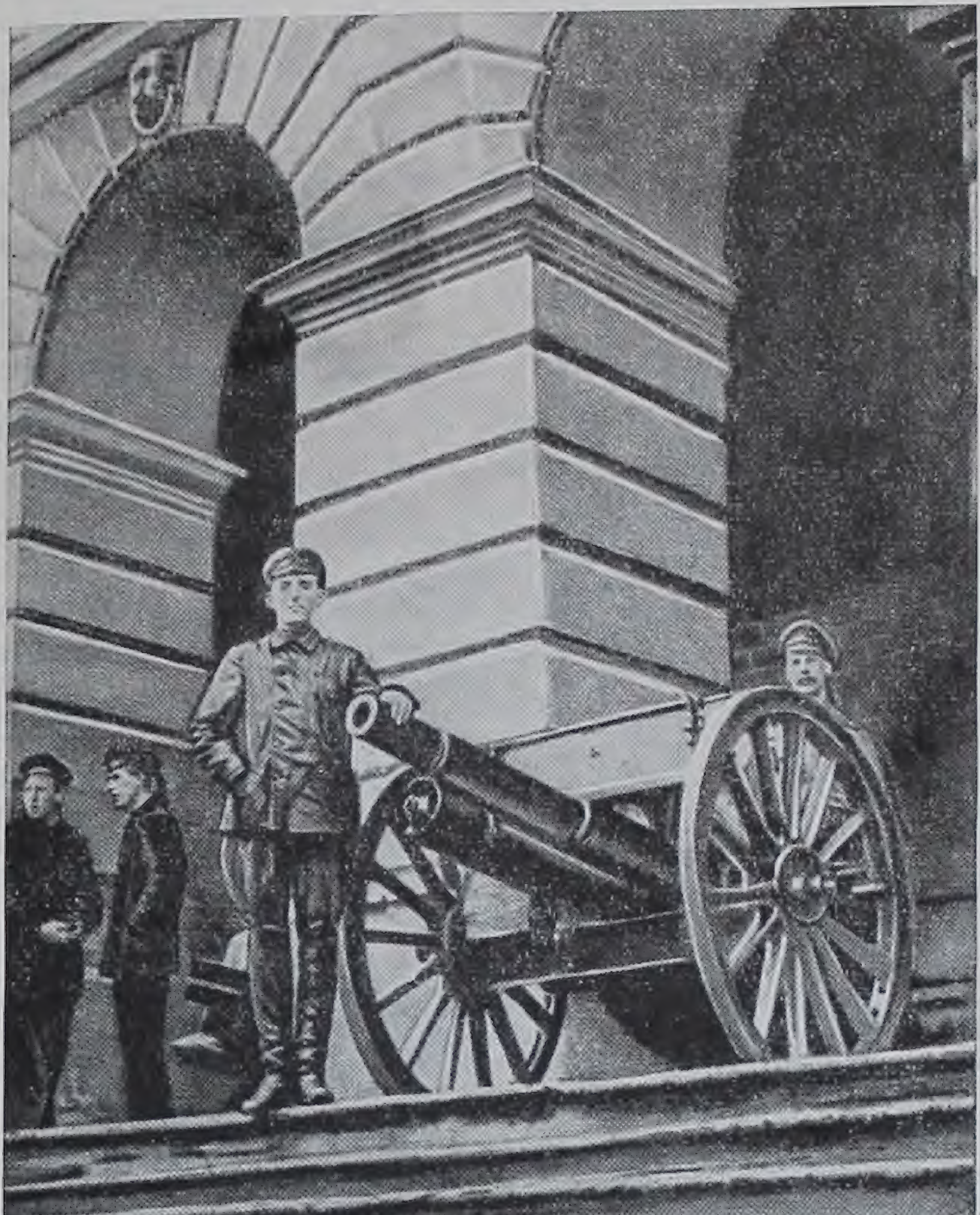
کمیٹی کے ممبروں میں سے ایک فوجی انقلابی پارٹی سینٹر قائم کیا گیا جس میں بوبنوف، دزیرژینسکی، سویردلوف، استالن، اوریتسکی شامل تھے۔ یہ پارٹی سینٹر فوجی انقلابی کمیٹی کا ایک حصہ تھا جو پیتروگراد کی سوویت نے قائم کی تھی اور اس کمیٹی کو چلانے والا بھی۔ مرکزی کمیٹی کی فوجی کونسل کے ممبر انتونوف افسیئنکو، کری لینکو، پدووئیسکی، چدنوفسکی، ایریمئیف نے اور لازیمیر اور دوسرے "بائیں بازو" کے سوشلسٹ انقلابیوں نے فوجی انقلابی کمیٹی میں کارنمایاں انجام دیا۔ پارٹی نے مسلح بغاوت کی تیاری کرنے اور بغاوت کرانے میں جتنا کچھ کام کیا اس میں لینن کا اثر اور ان کی رہنمائی موجود تھی۔

۱۸ (۳۱) اکتوبر کو کامینیف اور زینووئیف نے مینشویکوں کے اخبار "نووایا ژیزن" (نئی زندگی) میں ایک اعلان شائع کر ڈالا کہ بالشویک تو مسلح بغاوت کی تیاری میں ھیں۔ اس اعلان نے پارٹی کا راز عارضی گورمنٹ کو بتا دیا۔ اس پر لینن نے بالشویک پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے نام خط لکھا کہ ان کی یہ حرکت دشمن سے جاملنا ھے اور مطالبہ کیا کہ ان دونوں کو پارٹی سے نکال دیا جائے۔

عارضی گورمنٹ نے بالشویکوں کو اور ان کی پارٹی کی انجمنوں کو کچل ڈالنے کے لئے سارے جتن کرنے شروع کر دئے۔ یہ منصوبہ گانٹھا گیا کہ جس روز سوویتوں کی دوسری کانگرس ہونے والی تھی اس سے ایک دن پہلے سمولنی انسٹی ٹیوٹ پر چڑھائی کر کے اس پر قبضہ کر لیا جائے۔ سمولنی انسٹی ٹیوٹ میں بالشویکوں کی مرکزی کمیٹی کا اور فوجی انقلابی کمیٹی کا صدر دفتر تھا۔ پیتروگراد میں انقلاب کی تمام دشمن طاقتیں سمیٹی گئیں اور وہ فوجی دستے جن پر عارضی گورمنٹ کو اعتبار تھا کہ ساتھ دیں گے، محاذ جنگ سے بلا لئے گئے۔ لیکن جب وقت آیا تو منصوبہ فیل ہو گیا۔ اور ۲۴ اکتوبر (۶ نومبر) کو جب عارضی گورمنٹ نے کوشش کی کہ بالشویکوں کے سب سے بڑے اخبار "ربوچی پوت" (مزدوروں کی راہ) کو بند کر دے تو سخت منہ کی کھانی پڑی۔ ان دنوں "پراودا" اخبار کا یہی نام تھا۔

اسی روز پیتروگراد میں مسلح بغاوت کا علم بلند ہو گیا۔ شام ہوتے ہوتے لال گارڈ نے اور انقلابی فوجیوں اور جہازیوں نے دریائے نیوا کے تمام پلوں پر تسلط کر لیا (صرف شاہی محل کا پل ان کے قبضے میں نہیں آیا) اور شہر کے

اندر سارے خاص خاص مرکزوں پر قابض ہو گئے — باہر سے پیترو گراد آنے والی تمام سڑکوں کو بھی روک لیا تاکہ انقلاب کی مخالف فوج کا راستہ کاٹ دیا جائے جو محاذ جنگ سے طلب کی گئی تھی — عارضی گورمنٹ عوام سے تو پہلے ھی کٹ چکی تھی، اب اس میں اتنا دم نہیں تھا کہ انقلاب کی طاقتوں کا سخت مقابلہ کر سکے — اسی رات لینن اپنے روپوشی کے مکان سے نکل آئے اور سمولنی میں جم گئے — اب انھوں نے مسلح بغاوت کی رہنمائی کی باگ ڈور اپنے ہاتھ



سمولنی انسٹی ٹیوٹ پر لال گارڈ کا پہرہ — پیترو گراد، ۱۹۱۷ء

میں لے لی — ۲۵ اکتوبر (۷ نومبر) کی صبح تک یہ مقامات انقلابیوں کے قبضے میں آ چکے تھے: بڑا ڈاک خانہ، تین ریلوے اسٹیشن یعنی نکولا یفسکی، وارسا اور بالٹک ریلوے اسٹیشن، بجلی گھر، سرکاری بینک، بڑا ٹیلی‌فون اکس‌چینج اور بڑے بڑے سرکاری دفتر — لیکن ''زیمنی،، (سرمائی) محل، جنرل ہیڈ کوارٹرس، مارینسکی محل اور بعض دوسرے ٹھکانے ابھی تک عارضی گورمنٹ کے ھاتھہ میں تھے —



سمولنی انسٹی‌ٹیوٹ کے پھاٹک پر پیتروگراد کے لال گارڈ کا دستہ — اکتوبر ۱۹۱۷ء

۲۵ اکتوبر (۷ نومبر) ۱۹۱۷ء کو دن کے دس بجے فوجی انقلابی کمیٹی نے انقلاب کی فتح پر ایک مینی‌فسٹو ''روس کے باشندوں کے نام!،، شائع کیا — یہ تاریخی تحریر جسے لینن نے تیار کیا تھا، روس کے باشندوں کو باخبر کرتی ھے:

''عارضی گورمنٹ کا تختہ الٹا جا چکا — سرکاری اختیارات اب مزدوروں اور فوجیوں کے نمائندوں کی پیتروگراد سوویت کی مقرر کی ھوئی فوجی انقلابی کمیٹی کے ھاتھہ میں آ چکے ھیں — اور یہ کمیٹی پیتروگراد کے پرولتاریوں اور چھاونی والوں کی سرکردہ ھے —

عوام جس غرض کے لئے کھڑے ہوئے ہیں، اس کی پوری گارنٹی دی جاتی ہے کہ: جمہوریت کے ساتھہ امن قائم کرنے کی تجویز فوراً رکھی جائے، کاشتکاری میں سے زمینداری سسٹم ختم کیا جائے، پیداوار پر مزدوروں کا کنٹرول ہو اور سوویت حکومت قائم کی جائے۔

مزدوروں، فوجیوں اور کسانوں کا انقلاب زندہباد!،،

۲۵ اکتوبر (۷ نومبر) کو ہی رات کے پونے گیارہ بجے سمولنی انسٹیٹیوٹ میں سوویتوں کی دوسری کل روس کانگرس شروع ہوئی اور اس نے تمام محنت کشوں کی طرف سے اعلان کیا کہ سرکاری اختیارات سوویتوں کو سونپے جاتے ہیں۔

۲۶ اکتوبر (۸ نومبر) کو رات کے دو بجے ''زیمنی،، (سرمائی) محل طوفانی یلغار کر کے چھین لیا گیا اور عارضی گورمنٹ گرفتار کر لی گئی۔ اسی روز سوویتوں کی کانگرس نے لینن کی رپورٹ سن کر امن کا فرمان اور زمین کا فرمان جاری کر دیا۔ امن کے فرمان میں سوویت اقتدار نے جنگ کی تمام شریک طاقتوں کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ وہ ایک منصفانہ اور جمہوری امن طے کرنے کے لئے فوراً بات چیت شروع کر دیں۔ زمین کے فرمان نے کاشتکاری پر سے زمینداری سسٹم ختم کر دیا۔ تمام بڑی بڑی جاگیریں، شاہی خاندان کی تمام صرف خاص، خانقاہوں اور گرجاؤں کے تمام وقف جاگیریں، ان میں کاشتکاری وغیرہ کے اوزار اور سامان، مویشی اور باربرداری کے جانور، عمارتیں اور دوسری تمام جائداد، سب کسانوں کے حوالے کر دیں بغیر کسی معاوضے کے۔ زمین کی ذاتی ملکیت کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا گیا اور ساری زمین عوام کی ملکیت ہو گئی۔ کسانوں کو ۱۵ کروڑ دےسیاتینا زمین استعمال کے لئے دے دی گئی جو جاگیرداروں وغیرہ سے چھینی گئی تھی، اس تمام زمین پر کوئی لگان نہیں تھا اور زمینداروں کو جو اتنی زمین کے لگان کی رقم ۷۰ کروڑ (سونے کے) روبل سالانہ ملتی تھی، وہ بھی منسوخ ہو گئی۔ زمین کے اس فرمان نے مزدور طبقے اور دیہات کی محنت کش جنتا کے اتحاد کی بنیاد مضبوط کر دی۔ اسی کانگرس نے کل روس کی ایک مرکزی انتظامیہ کمیٹی چنی اور پہلی سوویت گورمنٹ یعنی عوام کے کمیساروں کی پہلی کونسل مقرر کی جس کے رہنما لینن تھے۔ نئی نئی گورمنٹ نے فوراً کام شروع کر دیا اور سوویت ریاست کی تنظیم و ترتیب میں لگ گئی ایک نئے قسم کی ریاست ــــ پرولتاریوں کی ڈکٹیٹرشپ۔

انقلاب کی مخالف طاقتوں نے کیرینسکی کی سرکردگی میں جو ۲۵ اکتوبر (۷ نومبر) کو شمالی محاذ جنگ کی طرف نکل بھاگا تھا، سر اٹھایا تاکہ سوویت اقتدار کو ختم کر دیا جائے — جنرل کراسنوف کی کمان میں تیسری سوار آرمی کور کے دستوں نے باغی پیتروگراد پر چڑھائی کر دی — ۲۷ اور ۲۸ اکتوبر (۹—۱۰ نومبر) کو انہوں نے گاتچینا پر، زارسکوئے سیلو پر قبضہ کر لیا اور پولکووہ پہاڑیوں کی طرف بڑھنے لگے — اس سے راجدھانی خطرے میں پڑ گئی — خود شہر کے اندر بھی سفید گارڈوالوں نے ''ملک اور انقلاب کو بچانے کی کمیٹی،، بنا ڈالی اور اس کی لیڈری میں افسر کیڈیٹوں (یونکروں) نے ۲۹ اکتوبر (۱۱ نومبر) کو شورش برپا کی لیکن سوویت کی فوج نے انہیں اسی روز کچل دیا — ۳۱ اکتوبر (۱۳ نومبر) کو انقلابی فوجیوں نے کیرینسکی اور کراسنوف کی فوج کو پولکووہ سے گاتچینا کی طرف ڈھکیل دیا اور پہلی (۱۴) نومبر کو مجبور کر دیا کہ وہ مقابلے سے ہاتھہ اٹھا لیں — جنرل کراسنوف گرفتار ہو گیا اور کیرینسکی بھاگ نکلا — ۲۰ نومبر (۳ دسمبر) ۱۹۱۷ء کو انقلابی فوجیوں نے شہر موگیلیف میں سپریم کمانڈر انچیف جنرل دوخونین کے ہیڈکوارٹر کا صفایا کر دیا جو انقلاب کے خلاف سازش کا اڈا بنا ہوا تھا — سوویت گورمنٹ کی طرف سے پہلا کمانڈر انچیف کری‌لینکو مقرر کیا گیا جو خود بالشویک پارٹی کا ممبر تھا — بالشویک پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور سوویت گورمنٹ نے ریلوے ملازمین کی یونین کی کل روس انتظامیہ کمیٹی کی ان کوششوں کو ناکام کیا جو وہ اپنی ایک تجویز منوانے کے لئے کر رہے تھے کہ ''ہموار سوشلسٹ گورمنٹ،، بنائی جائے یعنی ایسی کولیشن گورمنٹ جس میں مینشویک بھی ہوں اور داھنے بازو کے سوشلسٹ انقلابی بھی ہوں جو اکتوبر کے انقلاب کے خلاف زوروں میں جد و جہد کر رہے تھے — ریلوے ملازمین کی یونین نے جو پوزیشن لی تھی اس کو سوویت حکومت کے اور پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے بعض ممبروں نے بھی مان لیا (اس کی تائید کرنے‌والوں میں کامینیف، زینووئیف، ریکوف، نوگین اور بعض اور ممبر شامل تھے) — لیکن مرکزی کمیٹی نے بیک آواز ان کی پوزیشن کو غلط قرار دیا تو انہوں نے مرکزی کمیٹی سے بھی استعفا دے دیا اور حکومت سے بھی — اس کے بعد کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کا صدر کامینیف کی جگہ سویردلوف کو چنا گیا —

سوویت اقتدار کا فاتحانہ مارچ

راجدھانی میں سوویت اقتدار قائم ہو جانے سے اور سوویتوں کی دوسری کل روس کانگرس کے تاریخی فیصلوں سے سارے ملک میں سوویت اقتدار کا فاتحانہ مارچ شروع ہو گیا۔

پیٹروگراد میں ۲۵ اکتوبر (۷ نومبر) کو مسلح بغاوت کی جیت ہو جانے کے فوراً بعد ماسکو میں بھی ویسی ہی بغاوت اٹھہ کھڑی ہوئی۔ اس کی رہنمائی کرنے کے لئے پارٹی کا ایک فوجی سینٹر قائم ہوا (جس میں ولادیمیرسکی، پودبیلسکی، پیاتنیتسکی اور دوسرے لوگ تھے) اور ایک فوجی انقلابی کمیٹی مقرر ہوئی (جس میں نوگین، سمیدووچ، اوسیئوچ وغیرہ تھے)۔ ماسکو میں ایک بڑی الجھی ہوئی اور کٹھن صورت حال پیدا ہو گئی۔ انقلابی فوج کا سامنا انقلاب کی مخالف اور نہایت منظم طاقت سے آ پڑا جو خوفناک مد مقابل تھی اور کرنل ریابتسیف اس کا سرغنہ تھا جس کے ہاتھہ میں ماسکو کی فوجی کمان تھی۔ کئی روز تک میدان کارزار گرم رہا۔ پیٹروگراد سے لال گارڈ، بالٹک بحری بیڑے کے جہازی، ایوانووہ ووزنے‌سینسک اور شویا کے لال گارڈ، پارٹی لیڈر فرونزے کی رہنمائی میں آ پہنچے اور کئی دوسرے شہروں کے لال گارڈ بھی آ گئے تو ماسکو کے پرولتاریوں کو کمک مل گئی۔ ۲ (۱۵) نومبر کو انقلاب کے مخالفین نے ہتھیار ڈال دئے۔ ۳ (۱۶) نومبر کی رات میں کریملن پر بھی قبضہ ہو گیا اور ماسکو میں سوویت اقتدار کا جھنڈا گاڑ دیا گیا۔

۲۵ اور ۲۷ اکتوبر (۷ سے ۹ نومبر) کے درمیان مینسک میں، کرونشتادت میں، ایوانووہ ووزنے‌سینسک میں، لوگانسک میں، قازان میں، روستوف بر دون میں، ایکاتیرینبرگ میں، ریویل میں، سامارا اور ساراتوف میں سوویت اقتدار قائم ہو گیا۔ پہلی (۱۴) نومبر کو تاشقند میں، ۳۱ اکتوبر (۱۳ نومبر) کو باکو میں اور ۱۸ نومبر (پہلی دسمبر) کو ولادی‌وستوک میں بھی سوویت اقتدار مان لیا گیا۔ ۲۵ اکتوبر سے ۳۱ اکتوبر (۷ نومبر سے ۱۳ نومبر) کے درمیان ۱۷ صوبوں کے صدر مقاموں پر سوویتوں کے ہاتھہ میں طاقت آ گئی اور نومبر کے ختم ہوتے ہوتے ۲۸ صوبوں کے صدر مقاموں پر، ملک کے تمام بڑے بڑے صنعتی مرکزوں پر اور خاص خاص مورچوں پر سوویت اقتدار قائم ہو گیا۔

انقلاب مرکز میں شروع ہوا، سارے ملک میں بے‌روک ٹوک پھیل

گیا اور دوسروں کی محنت سے ناجائز فائدہ اٹھانے والے شکست خوردہ طبقوں کے بے رحم مقابلوں کو توڑتا ہوا چھا گیا ۔ اشتراکی انقلاب کا دل بیچ روس کا علاقہ تھا جس کے پیٹروگراد اور ماسکو شہروں میں صنعتی، تہذیبی اور سیاسی مرکز موجود تھے، ایک قسم کی ملی جلی آبادی تھی۔ــــ زیادہ‌تر روسی آبادی ــ عظیم روسی عوام نے مرکز میں اور مرکز سے دور کے علاقوں میں سوویت اقتدار قائم کرنے اور مضبوطی سے جمانے میں سب سے بڑھ کر حصہ لیا، رہنمائی کا اور فیصلہ کن رول ادا کیا ــ روسی مزدور طبقے کی رہنمائی میں روس کی بہت سی قوموں اور قومیتوں نے سماجی اور قومی جبر و ستم کے خلاف اور سوویت اقتدار قائم کرنے کے لئے بے جگری، بے غرضی سے جنگ کی ــ سوویت اقتدار کو سخت مصیبتوں کا سامنا تھا، خاص کر ماورائے قفقاز میں، وسط ایشیا، قزاخستان اور دوسرے غیر روسی



کریملن پر قبضہ ہو گیا ــ ماسکو، ۱۹۱۷ء

علاقوں میں ــ ان علاقوں کی سماجی اور معاشی پستی، مقامی پرولتاریہ اور بالشویک پارٹی کی شاخوں کی کمزوری، قومیتوں کے درمیان تعلقات کا الجھاؤ ــــ ان سب باتوں نے سوویت اقتدار قائم رکھنے کی جد و جہد کو اور بھی مشکل بنا دیا ــ روس کی تمام قوموں کا انقلاب کے اندرونی اور بیرونی دشمن پر ایک ساتھ مل کر حملہ کرنا صرف کمیونسٹ پارٹی کی صحیح پالیسی کی بدولت ہوا ــ ۲ (۱۵) نومبر ۱۹۱۷ء کو سوویت گورمنٹ نے ''روس کی قوموں کے حقوق کا فرمان،، جاری کیا ــ فرمان نے ان قوموں کو قومی جبر و ستم سے نجات دے دی اور اعلان کر دیا کہ سب قوموں کو برابری کا اور اقتدار اعلی

کا رتبہ حاصل ہے اور یہ حق مانا کہ وہ آزادی سے خود اختیاری کا فیصلہ کر سکتی ہیں یہاں تک کہ یہ حق بھی ہے کہ اگر کوئی قوم یا قومیت چاہے تو الگ ہو جائے اور اپنی آزاد ریاست قائم کر لے ــ قومی اور مذہبی برتری اور پابندی بھی اڑا دی گئی اور روس کی سرزمین پر بسی ہوئی قومی اقلیتوں اور نسلی گروہوں کی آزادانہ نشوونما کی ضمانت دی گئی ــ ۲۰ نومبر (۳ دسمبر) کو عوامی کمیساروں کی کونسل (مجلس وزارت) نے ایک مینی‌فسٹو تیار کیا جو ''روس کے اور مشرق کے تمام محنت‌کش مسلمانوں کے نام،، تھا ــ اور اس میں دبی کچلی قوموں کے سامنے اعلان کیا گیا تھا کہ نا برابری کے جتنے معاہدے یا صلح نامے تھے، سب منسوخ کئے جاتے ہیں اور دبانے کی پالیسی ختم کی جاتی ہے ــ ان سے اپیل کی گئی تھی کہ اشتراکی انقلاب کی اس دین کی قدر کریں اور سوویت اقتدار قائم کریں ــ ایک اور مینی‌فسٹو میں، جو یوکرینی قوم کے نام ۳ (۱۶) دسمبر کو شائع ہوا، سوویت حکومت نے یوکرین کا حق خوداختیاری تسلیم کیا ــ ۱۸ (۳۱) دسمبر کو فن‌لینڈ کی آزادی تسلیم کر لی گئی ــ یوکرینیوں نے روسی عوام کی مثال سامنے رکھی اور خود بھی اشتراکی انقلاب کی راہ پر چل پڑے ــ ۱۱ (۲۴) دسمبر کو یوکرین میں سوویتوں کی پہلی کل یوکرین کانگرس نے اپنے یہاں سوویت اقتدار کا اعلان کر دیا اور یوکرینی سوویت سوشلسٹ ریپبلک کی بنیاد ڈال دی ــ روسی عوام نے یوکرینیوں کی اور دوسری برادرانہ قوموں کی بڑی زبردست مدد کی تاکہ سوویت اقتدار قائم کرنے کی جد و جہد پوری ہو ــ

ملک کے کئی حصوں میں انقلاب کی مخالف طاقتوں نے شورش جاری رکھی ــ نومبر ۱۹۱۷ء سے لے کر مارچ ۱۹۱۸ء تک ماسکو اور پیتروگراد کے لال گارڈ دستوں نے، بالٹک بیڑے کے جہازیوں نے اور ان کے ساتھ دونباس کے مزدوروں نے، روستوف، خارکوف اور دوسرے یوکرینی شہروں کے مزدوروں نے دریائے دون کے کنارے آتمان (جنرل) کالیدین کی شورش کو کچل دیا اور یوکرین کی سنٹرل رادا (کونسل) کو، جو انقلاب کی دشمن طاقت تھی، پیس ڈالا ــ دسمبر ۱۹۱۷ء اور جنوری ۱۹۱۸ء کے درمیان پیتروگراد اور اورال کے لال گارڈ نے جنوبی اورال میں آتمان دوتوف کی بغاوت کو دبا دیا ــ روسی مزدوروں نے سوویت اقتدار قائم کرنے میں وسط ایشیا کی قوموں کی بھی مدد کی ــ اکتوبر ۱۹۱۷ء اور جنوری ــ فروری ۱۹۱۸ء کے درمیان سوویت اقتدار روس کی دور دور تک پھیلی ہوئی تمام



ماسکو کے لال چوک میں لینن تقریر کر رہے ہیں — ۷ نومبر ۱۹۱۸ء

دھرتی پر پھیل گیا اور مرکزی صوبوں میں، یوکرین میں، بالٹک کے صوبوں میں، بیلوروس میں، شمالی قفقاز میں، سائبیریا میں، وسط ایشیا میں اور ملک کے دوسرے حصوں میں ہر جگہ اس کی فتح کا علم لہرانے لگا۔

اکتوبر کے عظیم اشتراکی انقلاب نے سرمایہ‌داروں اور جاگیرداروں کا تختہ الٹ دیا، پرولتاریوں کی ڈکٹیٹرشپ قائم کر دی اور روئے زمین کے چھٹے حصے پر سے سرمایہ‌داری کا صفایا کر دیا۔ آدمی کے ہاتھوں آدمی کے استحصال کا اور سماجی اور قومی جبر و ظلم کا خاتمہ کر دیا اور سوشلزم اور کمیونزم کی فتحمند تعمیر کا راستہ کھول دیا۔ اکتوبر کے عظیم اشتراکی انقلاب کا ولولہ پیدا کرنے والی اور اس کی تنظیم کرنے والی قوت کمیونسٹ پارٹی تھی، جس کی رہنمائی لینن کر رہے تھے — کمیونسٹ پارٹی جسے سماجی ارتقا کے اصولوں کا علم تھا اور جس کی تمام کارروائیاں اسی علم کی بنا پر ہوتی تھیں، وہ پارٹی جو اس قابل ثابت ہوئی کہ ایک ہی انقلابی دھارے میں ایسی مختلف قسم کی انقلابی تحریکوں کو ملا دے جیسے امن کے لئے عام جمہوری تحریک، جیسے جاگیروں پر قابض ہونے کے لئے کسانوں کی جمہوری تحریک، جیسے دبی کچلی قوموں کی قومی آزادی کی تحریک قومی برابری یا مساوات کے لئے اور جیسے پرولتاریوں کی اشتراکی تحریک بورژوازی کا تختہ الٹنے اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ قائم کرنے کے لئے۔ انقلاب کی رہنما اور اس کی خاص محرک طاقت روسی پرولتاریہ کی تھی۔ بالشویک پارٹی نے مزدور طبقے اور دیہات کی سب سے غریب جنتا کے اتحاد کو اس طرح منظم کیا کہ وہ اشتراکی انقلاب کی فتح کی جد و جہد میں فیصلہ کن قوت ثابت ہوا۔ عظیم اکتوبر اشتراکی انقلاب کو جو نسبتاً تیزی سے اور آسانی سے فتح نصیب ہو گئی اس کی توجیہ یوں بھی کی جا سکتی ہے کہ انقلاب کا مقابلہ اس روسی بورژوازی سے تھا جو کمزور تھی، جس کی تنظیم خراب تھی اور جو سیاسی تجربے میں کچی تھی۔ پھر یہ بھی واقعہ ہے کہ انقلاب ایسے وقت شروع ہوا جب سامراجی جنگ چل رہی تھی، سرمایہ‌دار دنیا دو مخالف کیمپوں میں بٹی ہوئی تھی اور سامراجی طاقتیں ایک دوسرے سے گتھی ہونے کی وجہ سے اس کا موقع نہ پا سکیں کہ انقلاب کے خلاف ڈٹ کر میدان میں آ جائیں اور دخل اندازی کریں۔ مشرق و مغرب میں عام جمہوری تحریک اور تمام دنیا کے مزدوروں اور محنت کشوں کی انقلاب سے گہری ہمدردی اور عملی امداد نے بھی انقلاب کی فتح میں زبردست اہمیت دکھائی۔

اکتوبر کے عظیم انقلاب نے دنیا کی شہنشاہیت کے مورچے میں شگاف ڈال دیا اور انسانی تاریخ میں نئے دور کا آغاز کیا — سرمایہ‌داری کے ڈھے جانے کا اور سوشلزم اور کمیونزم کے فتحمند ہونے کا دور۔ انقلاب کی جیت دراصل عالم انسانیت کی تاریخ میں ایک نئے موڑ کی آمد تھی۔ یہ موڑ تھا پرانی سرمایہ‌دار دنیا سے نئی اشتراکی دنیا کی طرف۔ انقلاب کی فتح کا نتیجہ یہ ہوا کہ ساری دنیا دو سسٹموں میں : اشتراکیت اور سرمایہ‌داری کے دو نظاموں میں تقسیم ہو گئی جس سے سرمایہ‌داری کا عام بحران اور گہرا اور سخت ہو گیا۔ سوویت انقلاب نے سرمایہ‌دار ملکوں میں پرولتاری انقلابوں کا دور اور نوآبادیاتی اور دبے پچھڑے ملکوں میں قومی آزادی کے انقلابوں کا دور شروع کر دیا۔ اکتوبر کے انقلاب نے تمام دنیا کی قوموں کے لئے اشتراکیت کی منزل کو جانےوالی شاہراہ بنا ڈالی۔

سوویت اقتدار کو جمانے کی جد و جہد

اشتراکی انقلاب کا بنیادی فریضہ یہ تھا کہ ایسی سوویت اشتراکی ریاست تعمیر کرے جو اس قابل ہو کہ بےدخل کئے ہوئے استحصالی طبقوں کا ڈنک توڑ سکے، غیر ملکی سامراجیوں کے حملوں کو پسپا کر سکے، انقلاب اکتوبر کی دین کی حفاظت کر سکے اور اشتراکی تعمیر کا ڈول ڈال سکے۔ سوویت ریاست کی تعمیر کا ایسا ایک پروگرام تیار کرنے میں، جو اقتصادی طور پر پچھڑے ہوئے روس کو ایک نہایت زبردست ترقی یافتہ اشتراکی ریاست میں ڈھالنے کے کام آسکے، لینن نے سائنٹیفک کمیونزم کے سلسلے میں کارل مارکس اور فریڈرک اینگلس کی تعلیمات کو بنیاد بنایا اور انھی کو نئے تاریخی حالات کے مطابق آگے بڑھایا۔ انقلاب نے بورژوازی اور جاگیرداروں کے اقتدار کا تختہ الٹا تو اسی کے ساتھہ ان کی بنائی ہوئی پرانی ریاست کا بھی صفایا کر ڈالا، ان کی فوج کا، خفیہ پولیس کا، پولیس، عدالت، سرکاری ملازمتوں وغیرہ کا بھی خاتمہ کر دیا۔ اس سے یہ ہوا کہ بےدخل کئے ہوئے استحصالی طبقوں کو اور ان کی پارٹیوں کو اس زبردست ہتھیار سے محروم کر دیا جو وہ پرانا نظام پھر سے بحال کرنے کی جنگ میں استعمال کر سکتے تھے۔

سوویتوں کی دوسری کل روس کانگرس میں کمیونسٹ پارٹی کی رہنمائی میں جو سوویت حکومت قائم ہوئی تھی، اس نے ایک نئی ریاست تعمیر کرنے کی طرف

قدم بڑھایا، مزدوروں اور کسانوں کی ایسی ریاست جس کا تاریخ میں کہیں اس سے پہلے نام و نشان نہ تھا — سوویت حکومت نے جو کام سنبھالا اس میں مدد اور حمایت کرنے والی سوویتیں تھیں، جو خود پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کی سرکاری شکل تھیں، فوجیوں کی کمیٹیاں، فوجی انقلابی کمیٹیاں، کارخانوں کی کمیٹیاں تھیں، مزدورسبھائیں تھیں، لال گارڈ کے دستے تھے، انقلابی رجمنٹیں تھیں، اور مزدوروں، فوجیوں، کسانوں اور محنت کرنے والے اهل علم کی بےپناہ انقلابی تخلیقی قوت تھی — ۷ (۲۰) دسمبر ۱۹۱۷ء کو عوامی کمیساروں کی کونسل (مجلس وزارت) کی طرف سے ایک کمیشن فیلکس دزیرژینسکی کی سرکردگی میں مقرر ہوا ''کل روس هنگامی کمیشن،، (جو ''چےکا،، کے نام سے مشہور ہے) — اس کا کام یہ تھا کہ انقلاب کی مخالف اور توڑ پھوڑ کی حرکتوں کے خلاف کارروائی کرے — ۲۲ نومبر (۵ دسمبر) کو عدالتوں کا فرمان جاری ہو گیا — ۱۶ (۲۹) دسمبر کو عوامی کمیساروں کی کونسل نے ایک اور فرمان جاری کیا جس نے پرانی فوج کو جمہوریت کے سانچے میں ڈھال دیا — فوج کے اندر سارے اختیارات فوجیوں کی کمیٹیوں اور سوویتوں کے حوالے کر دئے گئے اور اوپر کے تمام عہدے چناؤ پر چھوڑ دئے گئے — پرانے تمام عہدے، خطابات اور تمغے، سب یک قلم موقوف کر دئے گئے — ۱۵ (۲۸) جنوری ۱۹۱۸ء کو ایک فرمان جاری ہوا کہ مزدوروں اور کسانوں کی لال فوج بنائی جائے اور پہلی (۱۴) فروری ۱۹۱۸ء کو فرمان شائع ہوا کہ مزدوروں اور کسانوں کا لال بحری بیڑا قائم کیا جائے — اشتراکی ریاست کی مسلح فوج رضاکارانہ بنیاد پر قائم ہونا شروع ہو گئی —

سوویت اقتدار نے جاگیرداری بندھنوں کے بچے کھچے اثرات کا، سماجی اونچ نیچ کی بنا پر گروہ بندیوں اور سماجی زندگی کی تمام شاخوں میں نا برابری کا بھی خاتمہ کر دیا — کاشتکاری میں زمینداری سسٹم جو پرانے جاگیرداری نظام کے بندھنوں کو باقی رکھنے کی بنیاد بن سکتا تھا، اسے بالکل ختم کر دینے کے ساتھ ساتھ فوراً فرمان جاری ہو گئے جن کے ذریعے تمام سماجی گروہ بندیاں توڑ دی گئیں اور سب شہریوں کے حقوق برابر قرار دئے گئے (یہ ۱۰ (۲۳) نومبر کے فرمان سے) اور مردوں عورتوں کی مساوات مانی گئی، سرکاری رجسٹر سے شادیوں کا ضابطہ عمل میں آیا (۱۸ (۳۱) دسمبر کے فرمان سے)، کلیسا یا مذہبی اداروں کو سرکار سے بےتعلق اور تعلیم کو مذہبی اداروں یا کلیسا سے الگ کر دیا گیا (۲۳ جنوری (۵ فروری) ۱۹۱۸ء کے فرمان سے) اور اسی قسم کے دوسرے فرمان نکلے —

اقتصادی میدان میں سوویت اقتدار نے ایک اشتراکی قلب ماہیت شروع کر دیا — زمین کو قومی ملکیت بنانے یعنی اسے عوام کی اپنی ملکیت قرار دینے کے فوراً بعد ۱۴ (۲۷) نومبر ۱۹۱۷ء کو پیداوار اور اس کی تقسیم پر مزدوروں کے کنٹرول کا قانون نافذ ہو گیا — ۲۵ اکتوبر (۷ نومبر) یوم انقلاب کو ہی اسٹیٹ بینک سوویت اقتدار کے ھاتھہ میں آ چکا تھا — نومبر میں اور اس کے بعد کے مہینوں میں نام کے سرکاری کاروبار (اوبوخوف، بالٹک، اژورا وغیرہ کارخانے) قومی ملکیت بنا دئے گئے اور وہ ذاتی کارخانے اور کاروبار جن کے مالکوں نے مزدوروں کے کنٹرول کے فرمان میں رخنہ اندازی کی، اسے ناکام کرنا چاھا اور سوویت اقتدار کا ساتھہ دینے سے انکار کر دیا، انھیں بھی قومی ملکیت بنا دیا گیا — ۲ (۱۵) دسمبر کو ملک کی اقتصادی زندگی کی سربراھی کے لئے قومی معیشت کی اعلی کونسل بٹھائی گئی اور ۱۴ (۲۷) دسمبر کو کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی نے ایک قانون نافذ کر دیا جس کے ذریعے پرائیویٹ بینکوں کو قومی ملکیت بنا دیا گیا اور اس طرح بورژوازی کے ھاتھہ سے ایک اور کارگر ھتھیار لے لیا گیا —

۵ (۱۸) جنوری ۱۹۱۸ء کو دستور ساز اسمبلی طلب کی گئی — اس کا چناؤ نومبر میں ھی ھو چکا تھا پرانی پارٹیوں کی ان فہرستوں کی بنا پر جو انقلاب اکتوبر سے پہلے تیار کی گئی تھیں — ملک میں اب جو طبقاتی طاقتوں کا تناسب بن گیا تھا، دستورساز اسمبلی کی بناوٹ اس کے مطابق نہیں تھی — چنانچہ یہاں انقلاب کے مخالفین کی اکثریت نے سوویت اقتدار کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور محنت کش اور دبے کچلے لوگوں کے حقوق کے بارے میں جو اعلان نامہ تھا اسے اور امن اور زمین کے فرمانوں کو منظور کرنے سے بھی انکار کر دیا — ۶ (۱۹) جنوری کو کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی نے فیصلہ کر کے دستور ساز اسمبلی کو توڑ دیا —

انقلاب اکتوبر کی دین کو مضبوطی سے جمانے میں بہت زبردست اھمیت سوویتوں کی اس تیسری کل روس کانگرس کی تھی جو ۱۰ (۲۳) جنوری سے ۱۸ (۳۱) جنوری ۱۹۱۸ء تک چلتی رھی — انھی دنوں میں کسانوں کے نمائندوں کی تیسری کل روس کانگرس بھی طلب کی گئی اور ۱۳ (۲۶) جنوری کو دونوں کانگرسیں ایک دوسری میں ملا دی گئیں — ان کے ملائے جانے سے ملک کے تمام حصوں میں کسانوں کے نمائندوں کی سوویتوں اور مزدوروں کے نمائندوں کی سوویتوں

کے مل جانے کا عمل تیز ہو گیا – اور اس کی بدولت سوویت ریاست کی سیاسی بنیاد اور پرولتاریوں کی ڈکٹیٹرشپ کی بنیاد مضبوط ہوئی یعنی مزدوروں اور محنت کش کسانوں کا اتحاد بنا جس میں مزدور طبقہ رہنما رہے – اس کانگرس نے وہ ''محنت کش اور دبے کچلے لوگوں کے حقوق کا اعلان،، پاس کر دیا جسے لینن نے تیار کیا تھا – اس اعلان نے روس کو سوویتوں کی ریپبلک قرار دیا، سوویتوں کے ھاتھہ میں قانونی اختیار دے دیا کہ وہ پرولتاریوں کی ڈکٹیٹرشپ کی سرکاری شکل ھیں اور سوویت اقتدار کے سامنے خاص مقاصد رکھہ دئے کہ اسے آدمی کے ھاتھوں آدمی کے استحصال کی جتنی صورتیں ھیں، سب مٹا دینی ھیں، سماج جو طبقوں میں تقسیم ھے اس تقسیم کو ختم کرنا ھے، جو دوسروں کی محنت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ھیں انہیں بےرحمی سے کچل دینا ھے، سماج کے اشتراکی طرز پر تعمیر ھونے کی شروعات کرنی ھے اور اشتراکیت کی تعمیر کرنا ھے – اسی کانگرس میں فیصلہ ھوا جس سے ''روسی ریپبلک کے فیڈرل ادارے،، طے پائے اور ملک کے ''روسی سوویت وفاقی سوشلسٹ ریپبلک،، ھونے کا اعلان کر دیا گیا –



پیتروگراد میں سوویتوں کی تیسری کل روس کانگرس کا اجلاس – ۱۰ سے ۱۸ جنوری تک (۲۳ – ۳۱)، ۱۹۱۸ء

ملک پر غلامانہ پابندیاں رکھنے والے غیر ملکی مالیاتی سرمائے سے نجات دلانے کے لئے کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی نے ۲۱ جنوری (۳ فروری) ۱۹۱۸ء کو ایک اور فرمان جاری کر کے تمام غیر ملکی اور ملکی قرضے جو زار کی حکومت نے اور بورژوازی کی عارضی گورمنٹ نے جاری کئے تھے، یک قلم منسوخ کر دئے — ۲۲ اپریل ۱۹۱۸ء کو غیرملکی تجارت اور ٹرانسپورٹ کو بھی قومی ملکیت بنا دیا گیا —

صنعتوں کو قومی ملکیت بنانے کا کام ایک دم نہیں ہوا بلکہ آہستہ آہستہ اس کی تیاری کی گئی — ۱۹۱۸ء کے پہلے چھ مہینوں میں ۱۰۳۰ سے زیادہ کاروبار قومیا دئے گئے — ۲۸ جون ۱۹۱۸ء کو سوویت حکومت نے کمیونسٹ پارٹی کا پروگرام نافذ کرتے ہوئے ایک فرمان نکالا جس کی رو سے تمام بڑی بڑی صنعتیں قومی ملکیت بنا دی گئیں — مزدور طبقے نے اور تمام محنت کرنے والوں نے قومی معیشت کی اشتراکی تعمیر نو میں اپنی طرف سے زبردست تخلیقی پہل کی اور انقلابی سرگرمی دکھائی — صنعت میں پیداوار کے ذرائع کو پرانے مالکوں کے ہاتھ سے چھین لینا اور انہیں قومی ملکیت میں تبدیل کر دینا بجائے خود ایک ایسا انقلاب تھا جس نے پرانے سرمایہ‌داری انداز پیداوار کو اس کی بنیاد ڈھا کر ختم کر دیا، قومی معیشت کا ایک اشتراکی پیداوار کا سیکٹر صنعت میں شروع کیا جہاں پہلے کے سرمایہ‌داری پیداواری تعلقات ہٹا کر ان کی جگہ اشتراکی کردار کے تعلقات قائم کئے گئے — زراعت میں پیداواری ذرائع کی ملکیت میں سب کو شریک کرنا ایک بھاری کام تھا — کوئی ڈیڑھ کروڑ سے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ تک کی تعداد میں کاشتکاریاں تھیں، انہیں ایک دم سماجی بنانا ممکن نہ تھا — زمین کا قومی ملکیت بنانا اور صنعت میں ذرائع پیداوار کا سماجی ملکیت کر دینا کام آیا اور اس نے وہ لازمی شرطیں پوری کر دیں جو کروڑوں محنت کش کسانوں کے رفتہ رفتہ اشتراکیت کی راہ پر رواں ہو جانے کے لئے ضروری تھیں —

ان انقلابی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ، جو ملک کی سیاسی اور معاشی زندگی میں ہو رہی تھیں، سوویت اقتدار نے کلچر کے میدان میں بھی بے پناہ تبدیلیاں کیں — ایک ایسی تہذیب ابھرنی شروع ہوئی جو صورت سے قومی تھی اور معنی سے اشتراکی — سوویت اقتدار نے تمام لوگوں پر اسکولوں اور یونیورسٹیوں کے

دروازے کھول دئے، لائبریریاں، تھیٹر اور عجائب خانے قائم کر دئے — ان پڑھ بالغوں میں سے جہالت دور کرنے کے لئے ہر طرف کام پھیلا دیا گیا — پریس، اخبار، ادب، آرٹ اور علم و فن و تہذیب کے سارے کارنامے محنت کرنے والوں کی کمیونسٹ تعلیم و تربیت کی خدمت کے لئے وقف کر دئے گئے —

سوویت اقتدار نے آتے ھی جو تدبیریں اختیار کیں انھوں نے بورژوازی، جاگیرداروں، رجعت پرست سرکاری ملازمین اور انقلاب کی مخالف پارٹیوں کی طاقت کی جڑ کھوکھلی کر دی، بےدخل کئے ہوئے استحصالیوں کی معاشی طاقت توڑ ڈالی اور یہ بات پکی کر دی کہ حکم اور اختیار کی جتنی جگہیں ھیں سب سوویت اقتدار کی مٹھی میں رھیں گی — سوویت حکومت نے معاشی میدان میں، سیاسی اور تہذیبی میدان میں جو فیصلے نافذ کئے ان سے فوراً یہ حقیقت آنکھوں کے سامنے آ گئی اور اعتقاد پیدا ھوا کہ سوویت اقتدار دراصل عوامی کردار رکھتا ھے اور محنت کرنے والوں کے علاوہ کسی اور کے حق میں نہیں ھے —

سوویت ریپبلک کی پوزیشن اس وقت تک مضبوط اور یقینی نہیں سمجھی جا سکتی تھی جب تک جرمنی اور اس کے حلیفوں سے جنگ جاری تھی — اقتدار ھاتھ میں لیتے ھی سوویت گورمنٹ نے امن کی سلسلہ جنبانی کی، اس کے لئے کوشش کی اور امن کی پالیسی اس کے بعد سے ھمیشہ خارجہ پالیسی کی اٹل بنیاد رھی ھے — برطانوی، فرانسیسی اور امریکی حکمراں حلقوں نے سوویت گورمنٹ کی پیش کی ھوئی امن کی تجویزیں نامنظور کر دیں — اگرچہ عوامی کمیساروں کی کونسل نے اتحاد ثلاثہ کے ملکوں سے بار بار اپیل کی کہ وہ امن کی بات چیت اٹھائیں لیکن ان کی حکومتوں نے ۱۰ (۲۸) نومبر ۱۹۱۷ء کو پیرس کانفرنس میں یہ طے کیا کہ سوویت اقتدار کا تختہ الٹنے کے لئے سوویت روس میں دخل دیا جائے — ۱۰ (۲۳) دسمبر کو فرانسیسی اور برطانوی سامراجیوں نے طے کیا کہ وہ روس کو اپنے اپنے حلقۂ اثر میں بانٹ لیں گے —

۲۲ نومبر (۵ دسمبر) کو سوویت حکومت نے اپنے عوام کی رائے کے آگے سر جھکاتے ھوئے جرمنی سے بریست لیتوفسک کے مقام پر جنگ روکنے کا عارضی فیصلہ کر لیا — ۹ (۲۲) دسمبر کو جرمنی اور اس کے حلیفوں کے ساتھ مستقل امن نامے کی بات‌چیت شروع ھو گئی — جب یہ بات‌چیت چل رھی تھی تو کھلا

که جرمن سامراج بہت دور دور کا علاقہ لینے کی فکر میں تھا — سوویت گورمنٹ مجبور تھی کہ امن نامے کی ان بےجا شرطوں کو قبول کرلے تاکہ سانس لینے کی مہلت مل جائے، سوویت اقتدار جمایا جا سکے اور سرخ فوج بنائی جا سکے — تراتسکی کے ماننے والے، ''بائیں بازو،، کے کمیونسٹ اور ''بائیں بازووالے،، سوشلسٹ انقلابیوں نے ان شرطوں پر امن کے معاہدے کی مخالفت کی — تراتسکی، جس کو سوویت وفد کا سربراہ بناکر بریست لیتوفسک بھیجا گیا تھا، اس نے پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور سوویت گورمنٹ کی ہدایات کی خلاف ورزی کی کہ امن کے معاہدے پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا — ۱۰ (۲۳) فروری ۱۹۱۸ء کو امن کی یہ بات چیت ٹوٹ گئی — ۱۸ فروری کو جرمن کمان نے اس صورت کا فائدہ اٹھا لیا اور سارے کے سارے محاذ پر چڑھائی کر دی — پرانی فوج کے قدم اکھڑ گئے — نئی فوج ابھی بن ہی رہی تھی — جرمن فوجوں نے بالٹک کے علاقے پر قبضہ کر لیا، بیلوروس کا بڑا حصہ لے لیا، یوکرین پر دھاوا بول دیا اور خود راجدھانی پیتروگراد خطرے میں پڑ گئی — سوویت رپبلک کے سر پر بہت سنگین خطرہ منڈلانے لگا —

کمیونسٹ پارٹی اور سوویت حکومت نے لوگوں کو للکارا کہ وہ حملہآوروں کی چڑھائی کا مقابلہ کریں اور انہیں دھکیل دیں — ۲۱ فروری * کو عوامی کمیساروں کی کونسل نے ایک مینیفسٹو شائع کیا ''اشتراکی وطن خطرے میں ہے !،، — سوویت عوام جرمن سامراجیوں کا مقابلہ کرنے کھڑے ہو گئے — دشمن کی فوج جو پیتروگراد کی طرف بڑھتی آ رہی تھی، اسے لال گارڈ دستوں اور نئی نئی سرخ فوج کی پہلی یونٹوں کے جاں توڑ مقابلے نے روک دیا — ۲۳ فروری ۱۹۱۸ء سرخ فوج کا جنم دن بن گیا — جرمن سامراجی اس پر راضی ہو گئے کہ امن کی باتچیت پھر سے شروع کی جائے — ۳ مارچ ۱۹۱۸ء کو بریست لیتوفسک کے امن کے معاہدے پر دستخط ہو گئے — اس معاہدے کی رو سے روس کے ہاتھ سے ایک لاکھ پچاس ہزار مربع کلومیٹر علاقہ جاتا رہا (پولینڈ، بالٹک کے ملکوں کا کافی حصہ، یوکرین، وغیرہ) — سوویت رپبلک کو مجبور کیا گیا

---

* ۱۴ فروری ۱۹۱۸ء کو سرکاری حکم سے نیا گری گوری کیلنڈر نافذ کیا گیا —

کہ وہ اپنی فوج توڑ دے — ایک اور خاص معاہدے کی رو سے، جو ۲۷ اگست ۱۹۱۸ء کو ہوا تھا سوویت روس نے ذمہ لیا کہ وہ جرمنی کو کئی کروڑ مارک ادا کرےگا — یہ امن بہت مصیبت کا تھا لیکن جن حالات میں کیا گیا ان میں اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا — کمیونسٹ پارٹی کی ساتویں کانگرس (٦ سے ۸ مارچ ۱۹۱۸ء تک) نے بریست لیتوفسک کے امن کے معاہدے پر لینن کی لائن منظور کر لی اور تراتسکی اور ''بائیں بازو،، کے کمیونسٹوں نے جو پوزیشن اختیار کی تھی اسے بری طرح رد کر دیا — سوویتوں کی چوتھی کل روس کانگرس کا ہنگامی اجلاس ماسکو میں طلب کیا گیا جہاں سوویت گورمنٹ پیتروگراد سے ۱۰ اور ۱۱ مارچ کو منتقل ہو گئی تھی — ۱۵ مارچ ۱۹۱۸ء کو اس کانگرس نے امن کے معاہدے کی توثیق کر دی —

سوویت ریپلک کو امن وسکون کی تھوڑی سی مہلت مل گئی جس میں وہ اشتراکی تعمیر کو آگے بڑھا سکتی تھی — ایک تاریخی مضمون میں جو اپریل ۱۹۱۸ء میں ''سوویت عملداری کے فوری فریضے ،، کے عنوان سے شائع ہوا تھا، لینن نے ایک پروگرام تفصیل سے پیش کیا کہ اشتراکی تعمیر کیسے کی جائے — لینن کی رائے میں تمام لوگوں کے سامنے سب سے اہم اور فوری یہ فریضے تھے : قومی پیمانے پر حساب کتاب کا ٹھیک سے بند و بست کیا جائے اور کنٹرول کیا جائے — محنت کی پیداواری قوت بڑھانے کے لئے پوری کوشش کی جائے — اشتراکی تیز رفتاری کا مقابلہ عام کر دیا جائے، ایک نیا، پرولتاری ڈسپلن لوگوں میں پیدا کیا جائے، فیکٹریوں میں انتظام کی کنجی ایک آدمی کے ہاتھہ میں دی جائے اور اس کی گارنٹی لی جائے کہ کاروبار نقصان سے نہیں، نفع سے چلایا جائےگا — لینن نے ان دنوں لکھا : ''ہمارے پاس سر و سامان موجود ھے، قدرتی وسائل کی صورت میں، انسانی قوت کے ذخیرے کی شکل میں اور انقلاب کی بدولت جس سے عوام کی تعمیری کوششیں بےمثال پیمانے پر ابھر آئی ھیں — یہ سر و سامان ھے ایک ایسا روس تعمیر کرنے کے لئے جو واقعی طاقتور بھی ہوگا اور پھلا پھولا بھی — ،،

دیہات میں اس وقت سوویت اقتدار کی پالیسی یہ تھی کہ انقلاب اکتوبر نے جو زرعی کایاپلٹ کی ھے اس کو عمل میں لایا جائے — ۱۹۱۸ء کے موسم بہار (مارچ، اپریل، مئی) میں دیہات کے اندر کولاکوں کے خلاف بڑی خوفناک

طبقاتی جد و جہد شروع ہو گئی کیوں کہ کولاکوں نے علانیہ سوویت اقتدار کی مخالفت پر کمر باندھ رکھی تھی۔ ملک کو اناج کی سپلائی باقاعدہ رکھنے کے لئے کولاکوں کے خلاف جو جد و جہد کی گئی اس نے زبردست اہمیت اختیار کر لی۔ ''روٹی کی جد و جہد —— اشتراکیت کی جد و جہد ہے،، لینن نے کہا۔ ۱۱ جون ۱۹۱۸ء کو کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی نے ایک فرمان جاری کیا کہ دیہات میں غریبوں کی کمیٹیاں بنائی جائیں۔ ماسکو، پیتروگراد اور دوسرے شہروں سے ترقی یافتہ مزدوروں کے دستے اناج کے چندے جمع کرنے کے لئے دیہات کو روانہ کئے گئے۔ کوئی ۵ کروڑ ہیکٹر زمین کولاکوں سے چھینی گئی اور غریب کسانوں اور درمیانی (اوسط درجے کے) کاشتکاروں کو دے دی گئی، فالتو اناج کے ذخیرے ضبط کر کے شہروں، سرخ فوج کی اور دیہات کے غریبوں کی ضروریات کے لئے وقف کر دئے گئے۔ کولاکوں پر معاشی اور سیاسی ضرب لگائی گئی۔ دیہات کے غریب کھیتی ہاروں کی مادی حالت کچھ بہتر ہوئی اور انہیں اوپر اٹھا کر درمیانی کسان کے درجے تک لانے کا عمل شروع ہو گیا۔ ۱۹۱۸ء کی گرمیوں کے بعد سے درمیانی کسان دیہات میں سب سے بڑھ گیا۔ غریبوں کی کمیٹیاں جو بنائی گئی تھیں، دیہات میں وہی پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کا سب سے بڑا سہارا ثابت ہوئیں۔ ان تدبیروں کا نتیجہ یہ نکلا کہ دیہات میں اشتراکی انقلاب کا قدم اور آگے بڑھا، اور زیادہ پھیلا اور درمیانی کاشتکار کو سوویت اقتدار کی طرف کھینچ لینے میں زبردست سیاسی قدر و قیمت معلوم ہوئی اور مزدور طبقے اور کسانوں کے اتحاد کو جمانے میں مدد ملی جس سے سوویت اقتدار اور زیادہ مضبوط ہوا۔

سوویتوں کی پانچویں کل روس کانگرس ۴ جولائی سے ۱۰ جولائی ۱۹۱۸ء تک چلتی رہی اور اس نے پہلا سوویت آئین منظور کیا۔ یہ آئین روسی فیڈریشن کا تھا جس نے سوویت کی اشتراکی ریاست کو اور انقلاب اکتوبر کے لائے ہوئے سماجی نظام کو قانونی شکل دے دی۔ یہ دنیا کی تاریخ کا پہلا صحیح معنوں میں جمہوری آئین تھا اور وہ ایک مثال بن گیا جسے سامنے رکھ کر دوسری برادرانہ سوویت ریپبلکوں کے آئین تیار کئے گئے۔

غیرملکی فوجی دخل اندازی اور خانہ جنگی (۱۹۱۸ء — ۱۹۲۰ء)

فوجی دخل اندازی کی اور خانہ جنگی کی ابتدا — ساری سوویت ریپبلک ایک مسلح کیمپ بن گئی

سوویت اقتدار کے فتحمند ہو جانے اور مضبوطی کے ساتھہ جم جانے سے اور انقلابی طریقے کی اقتصادی تدبیروں پر عملدرآمد ہونے سے باہر کے ملکوں کی بورژوازی میں، بےدخل کئے ہوئے استحصالی طبقوں میں اور روس کی ان پارٹیوں میں سوویت عملداری کے خلاف آگ لگ گئی جو انقلاب کی مخالف تھیں، جن کا مقصد ہی یہ تھا کہ سوویت اقتدار کا تختہ الٹ کر پہلے کا بورژوا جاگیردارانہ نظام پھر سے قائم کر دیا جائے — اسی مقصد کو نظر میں رکھہ کر سوویت دشمن تمام طاقتوں کا ملا جلا محاذ یا کولیشن ۱۹۱۸ء کی ابتدا میں بن کر تیار ہو گیا — اس ملے جلے محاذ میں باہر کے سامراجی بھی تھے اور اندر کے مخالفین انقلاب بھی — امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی اور جاپان کے حکمراں حلقوں نے سفیدگارڈ کو جتنا ممکن تھا مدد دی اور فوجی مداخلت زور شور سے شروع کر دی — سوویت عوام نے ملک سے باہر کے اور اندر کے بےشمار دشمنوں کے خلاف وطن کی حفاظت کے لئے حق و انصاف کی جنگ لڑی — بالشویک پارٹی اور اس کی مرکزی کمیٹی نے لینن کی سرکردگی میں ان تمام معاملات کی باگ ڈور اپنے ہاتھہ میں لےلی جن کا تعلق سوویت ریپبلک کی حفاظت سے اور دشمنوں کو تہس نہس کرنے کے لئے فوجوں کو حرکت میں لانے سے تھا —

جنوری ۱۹۱۸ء میں رومانیہ کی فوجوں نے بسرابیہ کا علاقہ قبضا لیا — مارچ میں برطانیہ، امریکہ اور فرانس کی فوجوں نے سفید گارڈ کی مدد سے مورمانسک پر قبضہ کر لیا، اس کے بعد کیم پر اور اونیگا پر قابض ہو گئیں — اگست میں یہ فوجیں ارخانگیلسک میں داخل ہوئیں — سفید گارڈ نے ''شمالی روس کی حکومت،، بنا لینے کا اعلان کر دیا — اپریل میں جاپانیوں نے ولادیوستوک میں فوج اتار دی — ان کے فوراً بعد مشرق بعید کے سوویت علاقے میں امریکی، برطانوی، فرانسیسی اور اطالوی فوجوں نے چڑھائی کر دی — ۲۵ مئی کو چیکوسلاواکیوں کی اس

آرمی کور میں بغاوت ہو گئی جسے اتحاد ثلاثہ کے سامراجیوں نے تیار کیا تھا — یہ آرمی کور روس کے اندر ۱۹۱۶ء اور ۱۹۱۷ء میں آسٹریائی فوج کے ان قیدیوں کو ملا کر تیار کی گئی تھی جو چیک اور سلاواک قومیت رکھتے تھے — سوویت گورمنٹ نے اس کی اجازت دے دی تھی کہ یہ آرمی کور سائبیریا اور مشرق بعید کے راستے مغربی یورپ کو جا سکتی ہے — اس کے افسروں نے سامراجیوں اور سفیدگارڈ کے اثر میں آکر فوجیوں کو دھوکا دیا اور انہیں سوویت کے خلاف داؤ پر لگا دیا — اسی آرمی کور میں بہت سے سفید گارڈ بھر دئے گئے اور اس کور کی کل نفری چالیس ہزار سے پچاس ہزار تک ہو گئی تھی — مئی اور اگست کے درمیان باغیوں نے سامارا، قازان، سیمبرسک، ایکاتیرینبرگ، چیلیابینسک اور سائبیریا سے گزرنےوالی ریل کے کنارے کے کئی اور مقامات یہاں تک کہ ولادیوستوک پر (یہ ۲۹ جون کا واقعہ ہے) قبضہ کر لیا — ملک کے اندر انقلاب کے جو مخالف موجود تھے ان کو اس بغاوت نے گویا سگنل دے دیا کہ اپنی سرگرمیاں اور تیز کر دیں — والگا کے کنارے کے علاقوں میں، اورال اور سائبیریا میں کولاکوں نے شورش برپا کر دی — ان بغاوتوں اور شورشوں میں درمیانی کاشتکاروں میں سے بھی کچھ لوگ شریک ہو گئے — ایک بہت بڑا پھیلا ہوا علاقہ جس میں آبادی کثیر تھی، خاص خاص صنعتی مقام تھے، غذا اور کچے مال کے ذرائع تھے، سوویت عملداری کے دشمنوں کے ھاتھ لگ گیا — ان علاقوں میں سفید گارڈ والوں نے بورژوا اور جاگیردارانہ سسٹم پھر سے قائم کر دیا اور دھشت کا دور دورہ ہو گیا — سفید گارڈ اور سوشلسٹ انقلابیوں کی ایک ''گورمنٹ،، سامارا میں قائم ہو گئی اور اس کو نام دیا گیا کہ یہ ''دستور ساز اسمبلی کے ممبروں کی کمیٹی،، ہے — اومسک میں سفید گارڈ کی سائبیریائی ''گورمنٹ،، قائم ہو گئی — ایکاتیرینبرگ میں اورال ''گورمنٹ،، بن گئی وغیرہ — انہوں نے اور سفید گارڈ کی دوسری ''حکومتوں،، نے نومبر ۱۹۱۸ء میں اس کی راہ ہموار کی کہ سفید گارڈ کی ایک فوجی ڈکٹیٹرشپ قائم کر دی جائے اڈمیرل کولچاک کے ماتحت، جسے ''روس کا اعلی حکمراں،، مان لیا گیا تھا — دراصل یہ اڈمیرل خود اتحاد ثلاثہ کے سامراجیوں کا بڑھایا ہوا تھا — جولائی ۱۹۱۸ء کے شروع میں سفید گارڈ کے کزاک جتھوں نے جن کا سرغنہ آتمان دوتوف تھا اورین برگ پر قبضہ کر لیا اور سوویت ترکستان کو مرکزی روس کے علاقوں سے عارضی طور پر کاٹ دیا — برطانوی فوجوں نے بحیرۂ کیسپین

کے ایک سرے سے دوسرے تک سارے علاقے پر اور باکو پر دھاوا بول دیا اور مقامی بورژوا قوم پرستوں کی مدد سے جو انقلاب کے مخالف تھے آذربائجان اور کیسپین پار سے سوویت عملداری ختم کر دی۔ باکو کے ۲۶ کمیساروں کو، جن کے درمیان سب سے نمایاں لوگ شاؤمیان، عزیزبیگوف اور جاپریدزے تھے، انگریزوں نے گرفتار کر لیا اور کیسپین پار لےجاکر گولی مار دی (یہ ۲۰ ستمبر ۱۹۱۸ء کا واقعہ ہے)۔ اسی سال موسم بہار اور گرمیوں میں سفیدگارڈ کے جنرلوں یعنی کورنیلوف، دینیکن اور الکسیئف نے (اتحاد ثلاثہ کے سامراجیوں کی مدد سے) شمالی قفقاز میں سفید گارڈ کی ایک ''رضاکار فوج،، بنائی اور سوویت اقتدار کے خلاف زوروں میں مہم چلا دی۔ جنرل کراسنوف اور مامونتوف نے جرمن حملہ آوروں کی مدد سے دریائے دون کے کنارے انقلاب دشمن شورش برپا کر دی اور ان کی کمان میں شہر زاریتسین (آج کا والگاگراد) پر سفیدگارڈ کے کزاکوں کا حملہ ہو گیا۔ جرمن فوجیں جو پہلے سے پولینڈ، فن‌لینڈ، بالٹک کے ملکوں اور بیلوروس پر قبضہ کئے ہوئے تھیں، انہوں نے یوکرین اور کرائمیا پر بھی پورا پورا تسلط کر لیا، روسی فیڈریشن کے علاقے پر بھی دھاوا بول دیا، روستوف بردون اور تگانروگ لے لیا اور ترک دستوں کو ساتھ لےکر ماورائے قفقاز پر چڑھائی کر دی۔ مئی ۱۹۱۸ء کے شروع میں قبضہ رکھنے والی جرمن چھاونی نے فن‌لینڈ کے سفیدگارڈ سے مل کر فن‌لینڈ میں مزدوروں کے انقلاب کو کچل ڈالا۔ اندر کے اور باہر کے دشمنان انقلاب نے ماسکو میں، پیتروگراد میں اور دریائے والگا کے کنارے اوپر سے نیچے تک کئی شہروں میں سازشوں اور بغاوتوں کا تانتا باندھ دیا۔ دہشت پھیلانے والی حرکتیں کی گئیں۔

عین اس وقت جب کہ سوویتوں کی پانچویں کل روس کانگرس کے اجلاس ہو رہے تھے ''بائیں بازو،، کے سوشلسٹ انقلابیوں کی طرف سے ماسکو میں ۶ جولائی ۱۹۱۸ء کو شورش اٹھ کھڑی ہوئی لیکن دوسرے دن دبا دی گئی۔ اسی روز جرمنی کو بھڑکاکر جنگ چھڑوا دینے کی نیت سے سازشیوں نے جرمن سفیر ماسکو میرباخ کو قتل کر ڈالا۔ اسی تاریخ کو سفید گارڈ اور سوشلسٹ انقلابیوں کی طرف سے شہر یاروسلاول میں بغاوت پھوٹ پڑی۔ ۲۱ جولائی تک اس کا صفایا کیا گیا۔ ری‌بینسک، کوستروما اور دوسرے شہروں میں انقلاب کی مخالف شورشیں بھی دبائی گئیں۔ ۳۰ اگست کو سوشلسٹ انقلابیوں نے لینن کی جان لینے کی ایک وحشیانہ کوشش کی۔ اسی روز پیتروگراد ''چےکا،،

کے چیرمین اوریتسکی کو قتل کردیا گیا۔ ملک کے اندر انقلاب کے مخالفین کی جو سرگرمیاں تھیں سوویت اقتدار کے خلاف ان کو چلانے میں برطانیہ، امریکہ، فرانس اور دوسرے کئی ملکوں کے سفارت خانوں اور مشنوں کا ھاتھہ رھتا تھا۔ اس کا ثبوت مثال کے طور پر سوویت اقتدار کے خلاف وہ زبردست سازش تھی جو اگست ۱۹۱۸ء میں پکڑی گئی اور پتہ چلا کہ برطانوی مشن کے چیف بروس لاک ھارٹ نے تیار کی تھی۔

۱۹۱۸ء کی گرمیوں میں ملک کا تین چوتھائی حصہ غیرملکی دخل اندازی کرنے والوں اور سفیدگارڈوں کے قبضے میں تھا۔ یوکرین، قفقاز، اورال، سائبیریا اور مشرق بعید کے علاقے، سب کے سب دوسروں کے ھاتھہ میں تھے اور وسط ایشیا روس سے کٹا ھوا تھا۔ چاروں طرف آگ کا گھیرا تھا اور بیچ میں سوویت ریپبلک تھی۔ ملک کی حالت بالکل اس قلعے کی تھی جو دشمن کے نرغے میں ھو اور اناج کی، کچے مال کی اور ایندھن کی رسد سب طرف سے کٹی ھوئی ھو۔ ملک میں غذا کی، ھتھیاروں کی، لباس تک کی کمی پڑ گئی۔ باقاعدہ سرخ فوج ابھی بن ھی رھی تھی۔ سامراجی ملکوں کی فوجیں اور سفید گارڈوں کی ٹولیاں ھر طرف سے سوویت ریپبلک پر ٹوٹی پڑتی تھیں۔

کمیونسٹ پارٹی اور سوویت حکومت نے تمام طاقتیں اور تمام وسائل لگا دئے تاکہ دشمن کو دھکیلا جا سکے اور پوری اقتصادی، تہذیبی اور سیاسی زندگی کو پھر سے ترتیب دیا اور ملک کو سارے کا سارا ایک جنگی کیمپ بنا دیا۔ لینن نے اس وقت نعرہ لگایا: ''ھر چیز مورچے کے لئے!''

مرکزی انتظامیہ کمیٹی کے ایک فرمان کی رو سے ۲۲ اپریل ۱۹۱۸ء کو ھی ۱۸ سے ۴۰ سال کی عمر تک کے ھر ایک مرد باشندے پر فوجی تربیت لازمی قرار دی جا چکی تھی۔ ۲۹ مئی کو اسی کمیٹی نے ایک اور فیصلہ کیا، سوویتوں کی پانچویں کل روس کانگرس نے ۱۰ جولائی ۱۹۱۸ء کو یہ فیصلہ منظور بھی کر دیا۔ اس کی رو سے، جہاں فوجی خدمت پہلے ھر ایک کی مرضی پر موقوف تھی، اب سرخ فوج میں شریک ھوکر فوجی خدمت انجام دینا ھر شخص پر لازم ھو گیا۔ اس کی بدولت بہت بڑی باقاعدہ سرخ فوج قائم ھونے کی مضبوط بنیاد تیار ھو گئی۔ ۲ ستمبر ۱۹۱۸ء کو مرکزی انتظامیہ کمیٹی نے اعلان کر دیا کہ سوویت ریپبلک ایک فوجی کیمپ ھے اور اس ریپبلک کے لئے ایک انقلابی فوجی کونسل مقرر کر دی۔ ۳۰ نومبر ۱۹۱۸ء کو لینن کی صدارت میں مزدوروں

اور کسانوں کی ڈیفنس کونسل بٹھائی گئی — لاکھوں مزدور اور کسان سرخ فوج میں شریک ہو گئے — ۱۹۱۸ء کے موسم خزاں تک ۸ لاکھ سے زیادہ جوان ہتھیار سنبھال کر اٹھ کھڑے ہوئے — کمیونسٹ پارٹی کے ممبروں اور کمسومول (نوجوان کمیونسٹ لیگ) کے کوئی آدھے سے زیادہ ممبر والنٹیروں کی حیثیت سے محاذ جنگ کو روانہ ہو گئے اور انہوں نے اپنی بےغرض جان بازی اور فرض شناسی سے لاکھوں لوگوں کو یہ حوصلہ دیا کہ دشمن کے خلاف جد و جہد کرنے کے لئے کمر بستہ ہوں — کمیونسٹوں، کمیساروں نے سرخ فوج کی سیاسی تعلیم میں اور اس کی جنگی صلاحیت اور ڈسپلن بڑھانے میں بہت اہم رول ادا کیا —

۱۹۱۸ء کی گرمیوں میں اور اس کے بعد موسم خزاں میں ان جنگی محاذوں نے صورت اختیار کی: مشرقی محاذ (جون میں کھلا اور اس وقت یہی خاص محاذ تھا)، جنوبی اور شمالی محاذ (ستمبر میں) — سرخ فوج نے ۱۹۱۸ء کی دوسری چھ ماہی میں ہی باہر کے مداخلت کرنے والوں اور سفیدگارڈوں کی فوجوں کے خلاف بڑے بڑے معرکے سر کرنا شروع کر دئے — بہت کڑے رن پڑے اور ان میں مشرقی محاذ کی فوج نے (جس کے کمانڈر انچیف واتسےتیس اور فوجی کونسل کے ممبر گوسیف تھے) ۱۰ ستمبر کو قازان آزاد کرا لیا — ۱۲ ستمبر کو سیمبرسک (جو اب اولیانووسک کہلاتا ہے)، ۷ اکتوبر کو سامارا (جو اب کوئی‌بیشیف کہلاتا ہے) آزاد کرایا اور شہر اوفا (اورال) کی جانب کامیابی سے یلغار کر دی — جنوبی محاذ پر بےانتہا ڈٹ کر جنگیں ہوئیں جہاں آٹھویں اور نویں فوجیں ورونیژ کی سمت بڑھ رہی تھیں اور ملک کے سنٹرل علاقوں کو سفید گارڈ کے کزاکوں سے محفوظ کرنا چاہتی تھیں — اگست اور اکتوبر میں جنوبی محاذ کی دسویں فوج نے ان دونوں زبردست حملوں کو پسپا کر دیا جو جنرل کراسنوف کی سفید گارڈ فوجوں نے زاری‌تسین (اب والگا گراد) پر کئے تھے — شمالی قفقاز میں گیارھویں فوج سفید گارڈ کی والنٹیر فوج کے مقابلے پر آئی — شمالی محاذ کی فوجوں نے (جس کے کمانڈر کیدروف تھے) ستمبر کے شروع میں کوتلاس اور وولگدا پر دشمن کی چڑھائی روک دی — سوویتوں کی چھٹی ہنگامی کانگرس ۶ سے ۹ نومبر ۱۹۱۸ء تک ہوئی تو اس نے ان ملکوں کے سامنے ایک تجویز رکھی جو روس کے خلاف جنگ کر رہے تھے کہ امن کا معاہدہ کرنے کے لئے بات‌چیت چھیڑی جائے — کانگرس نے یہ بھی فیصلہ کیا

که دیہات کے غریبوں کی کمیٹیاں اب توڑ دی جائیں اور نئی سوویتیں چنی جائیں کیوں کہ جس مقصد سے یہ کمیٹیاں بنائی گئی تھیں، وہ پورا ہو چکا —

۱۹۱۸ء کے موسم خزاں میں بین‌اقوامی صورت حال کچھ سے کچھ ہو گئی — نومبر ۱۹۱۸ء میں پہلی جنگ عظیم اس طرح ختم ہوئی کہ جرمنی اور اس کے حلیف شکست کھا گئے — جرمنی میں انقلاب ہوا اور اس نے وہاں کی شاہی خاندان کی حکومت کو الٹ دیا — مغرب میں اور مشرق میں سوویت رپبلک کی حمایت میں عام تحریک پھیل گئی — نہایت زبردست انقلابی لہر جو یورپ اور ایشیا میں ادھر سے ادھر تک پھیلی، وہ سوویت رپبلک کی بہت اہم حمایتی ثابت ہوئی — ۱۳ نومبر ۱۹۱۸ء کو مرکزی انتظامیہ کمیٹی نے بریسٹ لیتوفسک معاہدے کو منسوخ کر دیا — اس کے فوراً بعد یوکرین سے، کرائمیا سے، بیلوروس سے اور بالٹک کے ملکوں سے جرمن قبضہ توڑ دیا گیا، ان کا تسلط اٹھا دیا گیا اور سوویت عملداری پھر سے قائم ہو گئی — نومبر ۱۹۱۸ء میں یوکرین کی سوویت حکومت قائم ہوئی — پہلی جنوری ۱۹۱۹ء کو بیلوروس کی سوویت حکومت قائم ہوئی اور بیلوروس کو سوویت سوشلسٹ رپبلک قرار دے دیا گیا — ۲۹ نومبر ۱۹۱۸ء کو استونیا میں سوویت اقتدار بحال ہوگیا اور استونیا کا مزدورکمیون بن گیا — ۱۶ دسمبر ۱۹۱۸ء کو لیتھوینیا میں سوویت جھنڈا لہرایا اور لیتویا میں ۱۷ دسمبر کو سوویتیں فتحیاب ہو گئیں — ۲۵ دسمبر کو روسی فیڈریشن کی مرکزی انتظامیہ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ استونیا، لیتویا اور لیتھوینیا کی سوویت سوشلسٹ رپبلکوں کی ریاستی آزادی تسلیم کرلی جائے —

اتحاد ثلاثہ کے ملکوں کو نومبر ۱۹۱۸ء میں جنگ ختم ہونے کے ساتھ جرمنی اور اس کے حلیفوں کی شکست سے فراغت ہو چکی تھی، اب انہوں نے سوویت رپبلک میں اور زور سے فوجی مداخلت کرنے کی ٹھانی — برطانوی اور فرانسیسی فوجوں نے یوکرین اور ماورائے قفقاز میں جرمن فوجوں کی جگہ لے لی — نومبر، دسمبر میں انہوں نے اودیسا کی بندرگاہ پر، سیواستوپول پر اور دوسری جنوبی بندرگاہوں پر فوج اتار دی — جنوب میں فوجی مداخلت کرنےوالوں کے ایک لاکھ ۳۰ ہزار جوان میدان میں تھے — شمالی قفقاز میں گیارھویں فوج نے بڑی بےجگری سے مقابلہ کیا لیکن اسے شکست ہوئی اور پسپا ہو کر استراخان کی جانب ہٹنا پڑا — برطانوی، امریکی اور فرانسیسی بحری بیڑوں کے جہاز بالٹک کے سمندر میں داخل ہوئے — سامراجی فوجوں کے تازہ دم دستے مورمانسک،

ارخانگیلسک اور مشرق بعید کو روانہ کئے گئے — مغربی ملکوں نے سوویت رپبلک کو نرغے میں لے لیا اور ناکہ بندی کر دی— دسمبر ۱۹۱۸ء میں کولچاک کی سفید گارڈ فوج نے مشرقی محاذ پر چڑھائی کی اور پیرم کو اپنا نشانہ بنایا— کوشش یہ تھی کہ جو مداخلت کرنے والوں کی فوجیں ارخانگیلسک سے بڑھ رہی ھیں، ان سے بڑھ کر مل جایا جائے تاکہ ماسکو اور پیٹروگراد پر ایک ساتھ وار کیا جا سکے — کولچاک کی فوجیں جو تعداد میں کہیں زیادہ تھیں اور جن کا مقابلہ صرف تیسری سرخ فوج سے تھا، جو خود ھی لمبے اور جان باز معرکوں سے بری طرح تھک کر چور تھی، ۲۴ دسمبر کو پیرم میں داخل ہو گئیں— روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی نے پارٹی کی مقامی شاخوں اور سوویت تنظیموں سے مل کر ساری ممکن تدبیریں کیں کہ تیسری سرخ فوج کی جنگی قوت بڑھائی جائے — اتنے میں مشرقی محاذ کی دوسری فوجوں نے بھی کولچاک پر کامیاب چڑھائی کر دی — پانچویں فوج نے اوفا چھین لیا، پہلی اور چوتھی فوج نے اورین برگ اور اورالسک کو آزاد کرا دیا اور دوسری فوج کونگور کی طرف پیش قدمی کرنے لگی — جنوری ۱۹۱۹ء میں تیسری فوج نے بھی پیرم پر چڑھائی شروع کر دی — دشمن کے وہ سارے منصوبے دھرے رہ گئے جو اس نے بہت آگے تک کے لئے بنا رکھے تھے —

ملک نے باھر کی فوجی مداخلت اور سفید گارڈ کے خلاف ایک عرصے تک جم کر لڑنے کی تیاری کی — اکتوبر ۱۹۱۸ء میں لینن نے کہا تھا: ”ھم نے طے کیا تھا کہ دس لاکھ کی فوج بہار کے موسم تک تیار کریں گے لیکن اب ھمیں ۳۰ لاکھ جوانوں کی ضرورت پڑے گی— ھم یہ کر سکتے ھیں اور کر کے رھیں گے—“

ملک کے عقب کو اور زیادہ مضبوط کرنے اور تمام طاقتوں اور وسائل کو حرکت میں لا کر جنگی محاذ پر لگا دینے کے لئے سوویت حکومت نے ۱۹۱۸ء اور ۱۹۱۹ء میں سیاسی اور اقتصادی معاملات پر ایسی ھنگامی تدبیریں اختیار کیں جو تاریخ میں جنگی کمیونزم کے نام سے مشہور ھیں — اب تک سوویت عملداری نے اپنے ھاتھوں میں تمام بڑے بڑے کاروبار اور کارخانے ھی لئے تھے لیکن اب اس جنگی کمیونزم کی حالت میں چھوٹے اور درمیانی درجے کے کاروبار پر بھی اپنا کنٹرول کر لیا — اناج کی منڈی پر بھی سرکاری اجارہ قائم کر دیا — پرائیویٹ لین دین کی ممانعت کر دی اور حکم نافذ کر دیا کہ کسانوں کے پاس اپنی ضرورت سے جتنا فالتو اناج ہوگا، سب کا سب سرکار کے حوالے کرنا

ہوگا تاکہ فوج کو اور مزدوروں کو سپلائی کی جا سکے — روزمرہ کی ضرورت کے سامان پر راشن کارڈ جاری کر دئے گئے — محنت کرنے کی ساری قوت کو حرکت میں لانے کا قانون لاگو کیا گیا — مطلب یہ کہ تمام لوگوں پر اور بورژوازی پر بھی لازم ہو گیا کہ اپنی محنت پیش کرے — یہ ہنگامی تدبیروں کا سسٹم جو اس دور کے لئے بالکل درست تھا، مجبوراً اس لئے اختیار کیا گیا کہ چار طرف سے فوجی مداخلت تھی، خانہ جنگی تھی، باہر کے راستے بند تھے اور ملک کے بچاؤ کے لئے بےانتہا مشکل حالات پیدا ہو گئے تھے — اس سے یہ ممکن ہوا کہ جنگی معیشت کی تنظیم کی جائے، ڈیفنس کی ضروریات کے لئے تمام ممکن ذرائع سے کام لیا جائے اور وہ حالات پیدا ہوئے جو ملک کے اندر اور باہر انقلاب کے مخالفین پر سوویت ریاست کی فتحیابی کے لئے لازمی تھے —

روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی آٹھویں کانگرس (جو مارچ ۱۹۱۹ء میں ہوئی) کے فیصلوں کی سوویت کی فتح کا بندوبست کرنے میں بےحد اہمیت ہے — کانگرس نے کمیونسٹ پارٹی کے لئے نیا پروگرام منظور کیا جو لینن کی رہنمائی میں تفصیل سے تیار کیا گیا تھا — پروگرام میں صاف صاف بتایا گیا تھا کہ اشتراکیت کی تعمیر کے لئے سوویت عوام کی جد و جہد کے کیا امکانات ہیں — پارٹی کے اندر نام نہاد ”فوجی اپوزیشن“ کو شکست دےکر جو کہتے تھے کہ جنگ کا چھاپہ مار طریقہ ہی مناسب ہے، کانگرس نے وہ تدبیریں سوچیں جن سے سرخ فوج کو —— سوویت ریاست کی باقاعدہ فوج کی حیثیت سے —— مضبوط کیا جا سکے اور وہ ایسی فوج بنے جس میں سخت ڈسپلن کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہو — مزدور طبقے کا تعلق درمیانی کاشتکار سے کیا ہونا چاہئے اس پر بھی کانگرس نے پارٹی کو نئی لائن دی — آٹھویں کانگرس سے پہلے کمیونسٹ پارٹی نے درمیانی کاشتکار کو مزدور طبقے کی جانب کھینچنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی تھی مگر پالیسی زیادہ تر یہ تھی کہ انہیں غیر جانب دار کرکے چھوڑو — آٹھویں کانگرس نے صاف لائن یہ اختیار کی کہ درمیانی کاشتکار کو مزدور طبقے کا حلیف بنایا جائے — خانہ جنگی کے زمانے میں مزدور طبقے اور محنت کش کسان کے درمیان فوجی اور سیاسی اتحاد بڑھا تھا — اس اتحاد کی بنیاد یہ اصول تھا: کسانوں کو سوویت اقتدار سے زمین ملی اور جاگیرداروں سے اور کولاکوں سے جان بچی — مزدور کو کاشتکار سے جتنا زیادہ سے زیادہ ہو سکتا تھا اناج مل گیا — پارٹی نے درمیانی کاشتکار کے سلسلے میں جو پالیسی تیار

کی، جس کا خاکہ لینن نے تیار کیا اور کانگرس نے جس کی منظوری دی، اس پالیسی کا تقاضہ تھا کہ سوویت ریاست میں پرولتاریہ اپنی رهنمایانہ حیثیت باقی رکھتے ہوئے درمیانی کاشتکار کے ساتھہ نہایت مضبوط اتحاد قائم رکھے اور کولاکوں کے خلاف بے محابا جنگ کرنے میں دیہات کی غریب جنتا کو ساتھہ لے ــ مزدور طبقے اور محنت کش کسان کا فوجی اور سیاسی اتحاد هی تھا جو باهر سے فوجی مداخلت کرنے والوں اور سفید گارڈوں کو پچھاڑ دینے میں فیصلہ کن ثابت ہوا ــ

مارچ ۱۹۱۹ء میں سویردلوف کا انتقال ہوگیا اور کالینن جن کا نام خود لینن نے پیش کیا تھا، کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کے صدر چن لئے گئے ــ

فوجی مداخلت کرنے والوں اور سفید گارڈوں کی شکست

۱۹۱۹ء اور ۱۹۲۰ء میں اتحاد ثلاثہ نے سوویت ریپبلک کے خلاف تین مہمیں شروع کر دیں جنھیں شکست دینے کے لئے سوویت عوام کی تمام ممکن طاقتوں کو زیادہ سے زیادہ حرکت میں لانا ضروری تھا ــ

پہلی جنگی مہم جو اتحاد ثلاثہ نے اٹھائی وہ ۱۹۱۹ء کے موسم بہار میں تھی ــ یہ مشترکہ کارروائی تھی ــ اس میں بڑی فوجی طاقت تو کولچاک کی تھی جس کے پاس ۴ لاکھہ جوانوں کی سفید گارڈ فوج موجود تھی اور اسے مدد ملی برطانوی، امریکی اور جاپانی فوجوں سے جن کی مل کر ایک لاکھہ پچاس هزار جوانوں کی جمیعت تھی ــ جنرل دینیکن کی فوج جس میں ایک لاکھہ سے زیادہ کا انبوہ تھا، جنوب سے حملہ آور ہوئی ــ اسی کے ساتھہ جنرل یودینچ نے بالٹک کے علاقے سے پیتروگراد پر دھاوا بول دیا ــ مغرب میں سفید پولش فوجیں، شمال میں برطانوی، امریکی اور فرانسیسی فوجیں سفید گارڈ والوں سے مل کر، ترکستان اور ماورائے قفقاز میں غیر ملکی قابض اور سفید گارڈ والے بھی سوویت ریپبلک پر چڑھہ دوڑے ــ ۱۹۱۹ء کے موسم بہار میں ان تمام محاذوں پر غیر ملکی اتحادیوں اور سفید گارڈ والوں کے کوئی دس لاکھہ آدمی سرخ فوج کے مقابلے پر صف آرا تھے ــ برطانیہ، امریکہ، جاپان، فرانس اور دوسرے ملکوں کے حکمراں طبقوں نے خوب جی کھول کر روپیہ بہایا اور سفید گارڈ کی فوجوں کو، خاص کر کولچاک کے آدمیوں کو ہتھیاروں سے، گولہ بارود سے اور سر وسامان سے لیس کر دیا ــ ان ملکوں سے کولچاک کی فوج کو ۷ لاکھہ رائفلیں، ۳

هزار ایک سو پچاس مشین گنیں، ۵۳۰ ہلکی توپیں، ۳۰ ہوائی جہاز، کروڑوں کارتوس اور بم گولے، ۲ لاکھ ۴۰ ہزار کی فوج کے لئے وردی، لباس اور سر وسامان، اس کے علاوہ ۲۰ لاکھ جوڑی جوتے اور لاکھوں اندر پہننے کے کپڑے ملے۔



سرخ فوج کے دستے کیئف میں داخل ہو رہے ہیں۔ ۱۹۱۹ء

مارچ ۱۹۱۹ء کے شروع میں کولچاک نے پورے ۲ ہزار کلومیٹر لمبے مشرقی محاذ پر چڑھائی کر دی۔ اپریل کے شروع میں کولچاک کی فوج نے پورے اورال پر قبضہ کر لیا تھا اور والگا کے درمیان کی طرف بڑھ رہی تھی۔ سوویت ریپبلک کے لئے انتہائی خطرے کی صورت پیدا ہو گئی۔ کولچاک کی فوج کے مقابلے کے لئے تمام طاقتیں جھونک دینے کا جنگی پروگرام اس مضمون میں پیش کیا گیا جو ''مشرقی محاذ کی صورت حال کے متعلق روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی کا تھیسس،، کہلاتا ہے اور جسے ۱۱ اپریل ۱۹۱۹ء کو لینن نے تیار کیا۔ سوویت ریپبلک کے محنت کرنے والے کمیونسٹ پارٹی کی رہنمائی میں اٹھ کھڑے ہوئے تاکہ اتحاد ثلاثہ کی پہلی مہم کا سر کچل دیں۔ سرخ فوج کے نئے یونٹ اور نئی ٹکڑیاں سیدھی مشرقی محاذ کو روانہ کر دی گئیں۔ کمیونسٹ پارٹی، کمسومول (نوجوان کمیونسٹ لیگ) اور مزدور

سبھا کے لوگوں کو وسیع طور پر فوج میں بھرتی کیا گیا۔ اپریل اور جولائی کے درمیانی عرصے میں اس محاذ پر ایک لاکھ دس ہزار جوانوں کی کمک اور بھیج دی گئی۔ تقریباً بیس ہزار کمیونسٹ مورچوں پر روانہ کر دئے گئے اور انہوں نے پہنچ کر فوج میں پرولتاری ڈسپلن کی روح پھونک دی اور دشمن کے خلاف جنگ میں سرفروشی کا جذبہ بیدار کر دیا۔

سوویت لوگوں نے ان کارخانوں میں جو محاذ کے لئے ہتھیار اور سامان تیار کر رہے تھے بےغرض، بے لوث کام کیا۔ فوج کے عقب میں محنت کرنے والوں کی لگن کا ایک کرشمہ یہ تھا کہ کمیونسٹ ''سبوتنک،، سامنے آئے۔ یہ دراصل فرصت کے اوقات کا رضاکارانہ محنت میں لگا دینا تھا۔ اور اس کی پہل ۱۲ اپریل ۱۹۱۹ء کو اس وقت ہوئی جب کہ کولچاک کے مقابلے میں انتہائی سخت مشکلات کا سامنا تھا۔ ماسکو مارشلنگ یارڈس کے کمیونسٹ مزدوروں نے اس کی پہل کی۔ ۱۰ مئی کو ماسکو قازان ریلوے پر کمیونسٹوں کی طرف سے ''سبوتنک،، کا زبردست جماؤ ہوا۔ لینن نے ان پہلے کمیونسٹ ''سبوتنکوں،، کے بارے میں کہا کہ یہ ''زبردست شروعات،، ہوئی ہے۔ ''سبوتنکوں،،



ماسکو کے لال چوک میں لینن کی تقریر۔ ۱۹۱۹ء



ترکستان کے محاذ پر کالینن اور فرونزے فوجوں کا معائنہ کر رہے ہیں —
۱۹۱۹ء



چپائیف کی کمان میں ۲۵ واں پیدل ڈویژن اوفا کے قریب دریائے بیلایا
کو پار کر رہا ہے — ۸ جون، ۱۹۱۹ء

نے دکھایا کہ مزدور طبقہ محنت کے بارے میں، ڈسپلن کے بارے میں اور محنت کی قوت پیداوار کے بارے میں بالکل نیا رویہ اختیار کرتا ہے اور انہوں نے خود اشتراکی مقابلے کی بنیاد رکھہ دی جو اشتراکی تعمیر کا کمیونسٹ طریقہ ہے۔

سوویت رپبلکوں کی فوجی اور سیاسی یگانگی ان دنوں میں بنی جب باہر کے فوجی مداخلت کرنےوالوں اور سفید گارڈ کے خلاف بہت سخت جنگ چل رہی تھی۔ پہلی جون ۱۹۱۹ء کو کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی نے ایک فرمان منظور کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ سوویت رپبلکوں کی فوجی اور اقتصادی کوششوں کو یکجا کیا جاتا ہے — یعنی روسی فیڈریشن، یوکرین، لیتویا، لیتھوینیا اور بیلوروس کی رپبلکوں کی کوششوں کو— تاکہ باہر کے اور اندر کے دشمنوں کے خلاف جدوجہد کی جا سکے۔

دشمن کو شکست دینے کے لئے پارٹی اور عوام کی یہ بےپناہ سرگرمی روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی اور ڈیفنس کونسل کی رہنمائی میں انجام پائی، جس کے سربراہ لینن تھے۔ اپریل کے ختم ہوتے ہوتے سرخ فوج کے جنوبی گروپ نے (جس کے کمانڈر فرونزے تھے اور فوجی کونسل کے ممبر کوئی‌بیشیف) جو مشرقی محاذ پر تھا (پورے مشرقی محاذ کے کمانڈر کامینیف اور فوجی کونسل کے ممبر گوسیف تھے' اور جولائی ۱۹۱۸ء سے اس محاذ کے کمانڈر فرونزے ہو گئے) جوابی یلغار کر دی اور مئی اور جون کے درمیان دشمن کی بڑی فوج کا صفایا کر دیا۔ ۱۹۱۹ء کی دوسری چھہ ماھی میں سرخ فوج نے چھاپہ ماروں کی مدد سے اورال کے علاقوں اور سائبیریا کے بڑے حصے کو سفید گارڈ سے پاک کر دیا۔ محاذ پر سرخ فوج کا حملہ اور عقب سے چھاپہ‌ماروں کی کارروائی، مجبوراً کولچاک کی فوج کو ناقابل تلافی نقصانات اٹھاتے ہوئے مشرق کی طرف پسپا ہونا پڑا۔ ۱۹۱۹ء کے آخر تک کولچاک کی اتنی بڑی فوج تہس نہس کر دی گئی۔

جب مشرقی محاذ پر کولچاک کی فوج سے گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی، اسی وقت فن‌لینڈ کے سفید گارڈ نے (اپریل میں) اور جنرل یودینچ کی فوج نے (مئی میں) پیتروگراد پر چڑھائی شروع کر دی۔ دینیکن کی فوج نے شمالی قفقاز پر تسلط کرنے اور دریائے دون کے بڑے حصے کو قبضا لینے کے بعد دونباسؔ پر دھاوا بول دیا اور ۳۰ جون کو زاری‌تسین چھین لیا۔ پولینڈ کے سفید گارڈوں نے ویلنیوس کے مقام پر قبضہ کر لیا۔ جون ختم ہوتے ہوتے فن‌لینڈ کے سفید

دستوں کو بری طرح ماربھگایا گیا اور یودینچ کی فوج کو اگست میں شکست اٹھانی پڑی۔ باہر کے فوجی مداخلت کرنے والوں اور سفید گارڈوں کو مشرق میں اور شمال مغرب میں یعنی پیتروگراد کے قریب شکست ہوئی، دینیکن کی فوج کو جنوب میں روکا گیا ــــ اس سے اتحاد ثلاثہ کی پہلی مہم کا مجموعی طور پر ناکام ہو جانا یقینی ہو گیا۔ دشمن کے خلاف جد و جہد کو آگے لےجانے کے سلسلے میں غیر معمولی اہمیت اس خط کی ہے جو لینن نے ۲۴ اگست ۱۹۱۹ء کو لکھا تھا اور جس کا عنوان تھا: ''کولچاک پر فتحیابی کے بارے میں مزدوروں اور کسانوں کے نام ایک خط،، ــ اس خط میں بتایا گیا تھا کہ کولچاک کی سفید گارڈ سے جنگ کا تجربہ کون سے خاص خاص سبق ہمیں دیتا ہے۔

اتحاد ثلاثہ کے سامراجیوں نے جو یہ دیکھا کہ کولچاک کا دھاوا ناکام رہا اور اس کی قوت بالکل ختم ہو گئی تو انہوں نے دوسری مہم اٹھائی۔ یہ بھی مشترکہ فوجی کارروائی تھی مگر اس بار دینیکن کی فوج کو خاص طور پر میدان ملا۔ پہلے مشرقی محاذ پر زور تھا، اب جنوب پر پورا زور لگایا گیا۔ اتحاد ثلاثہ کی طاقتوں نے دینیکن کو اٹھایا اور پوری طرح سازوسامان دیا۔ مارچ ۱۹۱۹ء سے ستمبر تک دینیکن کو برطانیہ اور فرانس سے جو مدد ملی اس میں ۵۵۸ توپیں، ۱۲ ٹینک، توپ کے گولے ۱۷ لاکھ، کارتوس ۱۶ کروڑ اور دو لاکھ پچاس ہزار وردیاں وغیرہ تھیں۔ امریکہ کے اجارے داروں نے دینیکن کو مختلف قسم کا جنگی اور فوجی سامان مہیا کیا جس کی مجموعی قیمت ۸ کروڑ ۶۷ لاکھ ڈالر تھی۔ دینیکن کی فوج کو مغرب میں پولینڈ کے سفید گارڈوں سے اور شمال مغرب میں یودینچ کی فوجوں سے سہارا ملا۔ ۳ جولائی کو دینیکن نے حکم جاری کر دیا کہ ماسکو کی طرف قدم بڑھاؤ۔ تین سفید گارڈ فوجوں نے (جن میں ایک قفقازی تھی، ایک دریائےدون کی اور ایک ''والنٹیر،، فوج) ماسکو پر قبضہ کرنے کی نیت سے ایک ساتھ دھاوا بول دیا۔ محاذ جنگ دنیپر سے والگا تک کے لمبے علاقے میں پھیل گیا۔

۹ جولائی ۱۹۱۹ء کو کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی نے پارٹی کی تمام تنظیموں کو ایک پیغام بھیجا جس کا عنوان تھا ''دینیکن کے مقابلے پر سب کچھ جھونک دو!،، کمیونسٹوں، کمسومول کے نوجوانوں اور مزدور سبھاؤں کے بچے ہوئے لوگوں نے بھی جوق در جوق محاذ جنگ کی طرف قدم بڑھا دئے۔ جنوبی محاذ کو ستمبر میں ساٹھ ہزار جوانوں کی کمک روانہ

کر دی گئی — سرخ فوج کی اعلی کمان اور زیادہ تجربہ‌کار ہاتھوں میں دے دی گئی — ۸ جولائی ۱۹۱۹ء کو واتسے‌تیس کو ہٹا کر ان کی جگہ کامینیف کمانڈر انچیف مقرر کئے گئے — اگست میں سوویت کمان نے جوابی یلغار شروع کر دی اور کزاکوں کے ضلعوں میں سے، جو دراصل دینیکن کی فوج کے خاص اڈے تھے، حملے کا راستہ بنایا — لیکن اس بار دشمن کو کامیابی ہوئی کہ اس نے سرخ فوج کی پیش قدمی روک دی — تراتسکی (اس وقت پوری رپبلک کی انقلابی فوجی کونسل کا صدر اور بحری بیڑے کا عوامی کمیسار یعنی وزیر تھا) کی بدنظمی پھیلانے والی سرگرمیوں نے جوابی یلغار کی تیاری اور اس پر عملدر آمد میں سخت کھنڈت ڈالی — ستمبر اور اکتوبر میں دشمن کو محاذ کے قلب میں بہت اہم کامیابیاں حاصل ہو گئیں — سفید گارڈ نے بڑھ کر کورسک، ورونیژ، اوریل پر قبضہ کر لیا اور شہر تولا کے باہر کے ناکوں تک آ پہنچا — تولا خاص صنعتی مرکز تھا جس سے سرخ فوج کو ہتھیار اور سامان جنگ مل رہا تھا — ماسکو خطرے میں پڑ گیا — اور انہی دنوں میں یودینچ کی فوج پیتروگراد کے بالکل نزدیک پولکووہ کی پہاڑیوں تک چڑھ آئی — پولینڈ کے سفید گارڈ نے شہر مینسک پر قبضہ کر لیا — سوویت حکومت اور پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے دشمن کو پیچھے دھکیلنے اور مار بھگانے کے لئے سارے جتن کر لئے — جنوبی محاذ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا — جنوبی مورچہ اور جنوب مشرقی مورچہ — یگورئیف کو ہٹا کر جنوبی محاذ کی کمان یگوروف کو سونپی گئی — اس محاذ کو بڑی کمک پہنچائی گئی — ستمبر اور اکتوبر میں ہی پچاس ہزار جوانوں کی تازہ‌دم کمک پہنچی — ۱۹۱۹ء کے موسم خزاں میں جنوبی محاذ کے یونٹوں کو ۱۰ ہزار کمیونسٹ اور کمسومول کے دس ہزار نوجوان اور بھیجے گئے — کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ پارٹی کا ہفتہ منایا جائے — ۱۹۱۹ء کے موسم خزاں میں یہ ہفتہ منایا گیا اور اس میں صرف ۳۸ مرکزی صوبوں سے ۲ لاکھ سے زیادہ آدمی کمیونسٹ پارٹی کے ممبر بنے — مشکلات بے‌پناہ تھیں پھر بھی محنت کرنے والوں کی جان بازانہ کوششوں سے حاصل یہ ہوا کہ ہتھیار اور گولہ بارود کی تیاری اور بڑھ گئی — خفیہ بالشویک جماعتوں اور انقلابی کمیٹیوں کی سرکردگی میں دشمن کی صفوں کے پیچھے چھاپہ مار جنگی کارروائی اور تیز ہو گئی —

بدلتی ہوئی صورت حال میں دینیکن کی فوجوں کے خلاف جنگی سرگرمی کا مرکز جنوب مشرق سے ہٹا کر جنوب کی طرف لے‌جایا گیا — لینن کے کہنے

پر ایک نیا پلان بنا کہ خارکوف اور دونباس سے ہوتے ہوئے شہر روستوف کی طرف پیش قدمی کی جائے —

۱۱ اور ۱۲ اکتوبر کو جنوبی محاذ کی فوجوں کی جوابی یلغار اوریل اور ورونیژ کی سمت میں شروع ہو گئی اور ان دونوں شہروں کے نزدیک سفید گارڈوں کو ایسی شکست فاش ہوئی کہ اسی نے جنگ کا فیصلہ کر دیا (اوریل ۲۰ اکتوبر کو اور ورونیژ ۲۴ اکتوبر کو آزاد کرا لیا گیا) — جنوبی محاذ کی جوابی یلغار جسے جنوب مشرقی محاذ سے سہارا مل رہا تھا اس سال دسمبر آتے آتے دونوں محاذوں کی چڑھائی میں تبدیل ہو گئی — پہلی سوار فوج نے (جس کی ابتدا ۱۹ نومبر ۱۹۱۹ء کو ہوئی تھی اور جس کے کمانڈر بودیونی تھے اور فوجی کونسل کے ممبر وروشیلوف) دشمن کی طاقت کو ماربھگانے اور اس کا پیچھا کرنے میں زبردست معرکہ سر کیا — گیارھویں فوج جس نے استراخان کو بچایا تھا، وہ بھی شمالی قفقاز کی طرف بڑھنے لگی — ۹ جنوری ۱۹۲۰ء کو سرخ فوج نے روستوف بر دون کو آزاد کرا لیا — ۱۹۲۰ء کے شروع میں دینیکن کی فوج جنوبی یوکرین سے اور دریائے کوبان سے بری طرح مارمار کر صاف کر دی گئی — جو بچے وہ کرائمیا کی طرف نکل گئے — یوکرین میں پھر سے سوویت عملداری بحال ہو گئی — اکتوبر اور نومبر ۱۹۱۹ء میں یودینچ کی فوج کو پیتروگراد کے قریب شکست ہوئی — شمال میں بھی سفید گارڈ کے دستے ۱۹۲۰ء کے شروع میں شکست کھاکر بھاگے — ۲۱ فروری کو ارخانگیلسک کی بندرگاہ آزاد کرائی گئی اور ۱۳ مارچ کو سرخ فوج کے یونٹ مورمانسک میں داخل ہو گئے —

جب اتحاد ثلاثہ کی یہ دوسری مہم بھی ناکام ہو گئی تو سوویت ریپبلک کو زرا سانس لینے کی مہلت ملی کہ قومی معیشت کو، جسے جنگ نے ابتر کر دیا تھا، بحال کرنے کی شروعات کی جائے — اس وقت ریپبلک کی حالت بڑی نازک تھی — سوویتوں کی ساتویں کل روس کانگرس نے (جو ۵ دسمبر ۱۹۱۹ء سے ۹ دسمبر تک ہوتی رہی) اور روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی نویں کانگرس نے (جو ۲۹ مارچ ۱۹۲۰ء سے ۵ اپریل تک چلی) امن کے زمانے کی اقتصادی تعمیر کا کام شروع کرنے کے متعلق سوچ بچار کیا — فروری ۱۹۲۰ء میں لینن کے کہنے پر روس کے بجلی کرن (برقیانے) کا سرکاری کمیشن (جو مختصر حرفوں میں ''گوئل رو،، کے نام سے مشہور ہے) بٹھایا گیا اور اس کے صدر کرژیژانوفسکی مقرر کئے گئے —

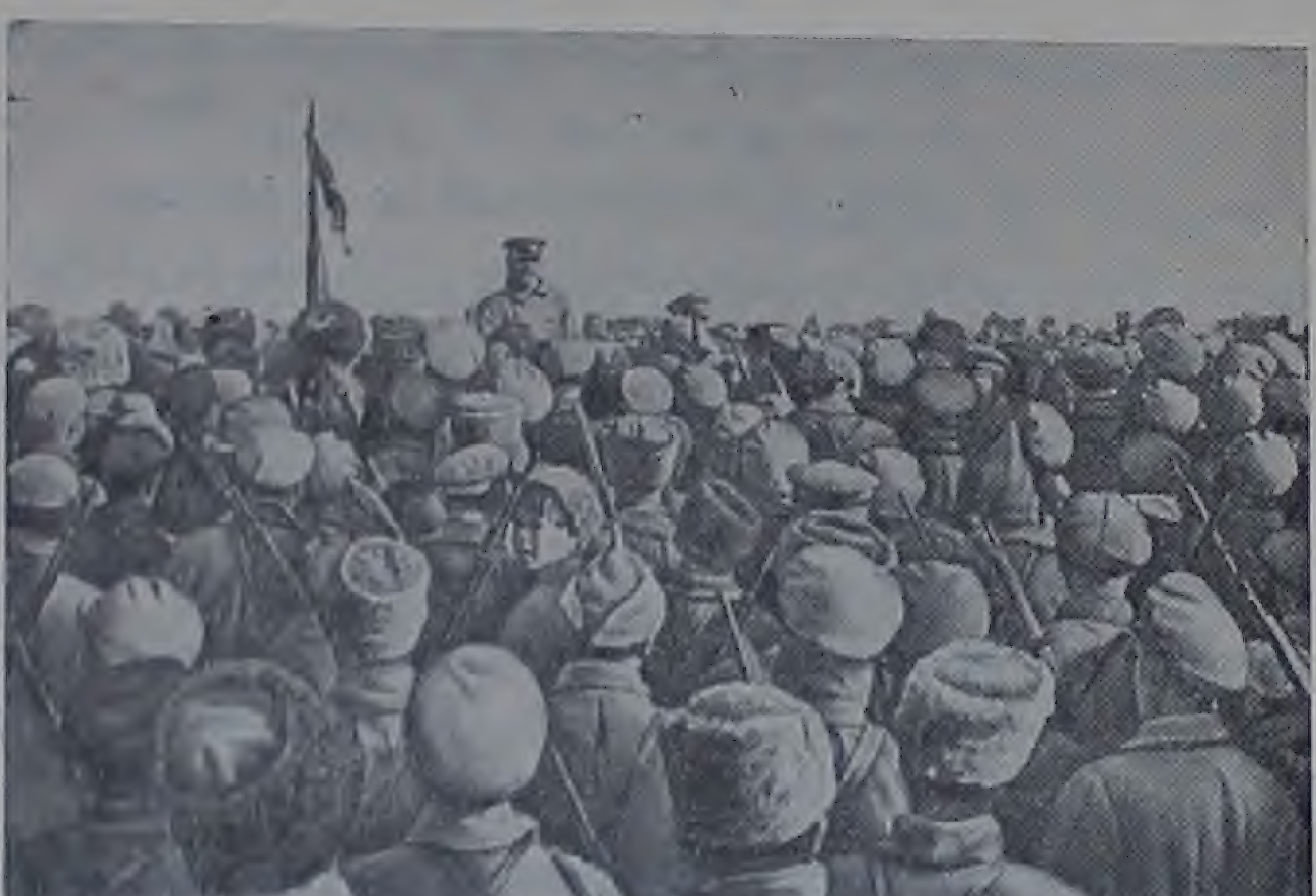


سرخ فوج کے یونٹ زاری‌تسین شہر میں داخل ہو رہے ہیں — ۳ جنوری ۱۹۲۰ء

اتحاد ثلاثہ نے ۱۹۲۰ء کے موسم بہار میں تیسری مہم اٹھائی — پولینڈ کی سفید فوج اور ورانگل کی سفیدگارڈ فوج جس کی چھاونی کرائمیا میں تھی، اس مہم کی خاص فوجیں قرار پائیں — سامراجیوں نے پولینڈ کے سفید گارڈ اور ورانگل کے آدمیوں کو بھی ہتھیار، گولہ بارود اور لباس کے سامان سے بھر دیا — اپریل ۱۹۲۰ء کے آخر میں پولینڈ والوں نے یوکرین پر حملہ کیا اور ۷ مئی کو کیئف چھین لیا — جون میں ورانگل کی یونٹیں دھاوا بولتی ہوئی آگے بڑھنے لگیں — انہوں نے شمالی تاوریدا لے لیا اور دونباس کے لئے خطرہ بن گئیں —

۲۳ مئی ۱۹۲۰ء کو کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی کا تھیسس شائع ہوا جس کا عنوان تھا ''پولینڈ کا محاذ جنگ اور ہمارے فریضے''— اس تفصیلی مضمون نے فوج کو اور لوگوں کو ٹھیک ٹھیک مقاصد سمجھا دئے کہ پولینڈ کے سفید گارڈ اور روس کے سفید گارڈ کے مقابلے میں کیا کیا کرنا ہے — محاذجنگ کو نئی کمک روانہ کی گئی — کوئی بیس ہزار سے زیادہ کمیونسٹ مغربی محاذ اور جنوب مغربی محاذ کو روانہ کر دئے گئے — پہلی

سوار فوج (کوبان سے) بلا کر، کمانڈر چپائیف کی ۲۰ ویں ڈویژن اور اسی طرح دوسری ٹکڑیاں مختلف محاذوں سے جنوب مغربی محاذوں پر لگا دی گئیں – مئی کے مہینے میں مغربی محاذ کی فوجوں نے (جن کے کمانڈر توخاچیفسکی اور فوجی کونسل کے ممبر اونشلیخت تھے) دھاوا بولا لیکن ان کی کچھ پیش نہیں چلی – جون کے شروع میں جنوب مغربی محاذ پر جوابی یلغار کی گئی (کمانڈر یگوروف اور فوجی کونسل کے ممبر استالن، عقبی علاقے کے انچارج دزیرژینسکی) – پہلی سوار فوج نے دشمن کی صف میں شگاف ڈال دیا اور شہر ژیتومیر آزاد کرا لیا – دوسری اور تیسری پولینڈ کی فوجیں جان و مال کا بھاری نقصان اٹھا کر افراتفری میں بھاگنے لگیں – ۱۲ جون کو یوکرین کی راجدھانی کیئف دشمن سے پاک کی گئی – جنوب مغربی محاذ کی یہ یلغار اس کے بعد لووف کی طرف بڑھ چلی – جون میں ھی مغربی محاذ کو کمک پہنچ گئی – کمک میں تیسری اور چوتھی فوجیں اور کئی چھوٹی ٹکڑیاں تھیں – اور جولائی کے شروع میں اس محاذ کی فوجوں کی جوابی یلغار پھر زور شور سے شروع ھوئی – ان جوانوں کو اصل



کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کے صدر میخائل کالینن جنوب مغربی محاذ پر پہلی سوار فوج کے ایک جلسے سے خطاب کر رہے ھیں – ۱۹۲۰ء

دهاوا بولنا تھا — ۱۱ جولائی کو سوویت فوجوں نے بیلوروس کی راجدھانی مینسک بھی آزاد کرا لی —

سوویت فوجوں نے یوکرین اور بیلوروس کو پولینڈ کی سفید فوجوں سے پاک کر لیا اور قدم بڑھا کر خود پولینڈ میں داخل ہو گئیں — پہلی سوار فوج لووف کے قریب پہنچی اور مغربی محاذ کی فوجیں پولینڈ کی راجدھانی وارسا کے قریب — پولینڈ میں بورژوازی اور جاگیرداروں کی حکومت ڈگمگا گئی تھی — مگر بعد میں اتحاد ثلاثہ کی طاقتوں کی مدد سے سفید پولینڈ نے کافی بند و بست کر لیا اور ایک ایسی جاندار فوج تیار کرلی جو حملہ کر سکتی تھی — اس نے حملے پر حملہ کرکے سرخ فوج کو وارسا سے نکال دیا — سرخ فوج کو ہٹنا پڑا اور اس کی کئی وجہیں تھیں : ایک تو یہ کہ مغربی اور جنوب مغربی محاذوں میں عین اس وقت تعاون نہ ہو سکا جب کہ جنگی کارروائی نازک مرحلے پر تھی — پھر یہ کہ چڑھائی کرنے اور فوجوں کو ضرورت کے مطابق چلانے کی تنظیم کمزور رہی — اور یہ ہوا کہ آگے کے دستے ۲۰۰ سے ۴۰۰ کلومیٹر تک آگے نکل گئے اور پیچھے والے چھوٹ گئے — نتیجہ یہ کہ جب میدان جنگ میں سخت وقت آیا تو سرخ فوج کو تازہ دم جوانوں اور ہتھیاروں کی مدد نہ مل سکی — پولینڈ سے پسپائی کے کچھ اور بھی اسباب تھے —

پولینڈ کے پاس بہرحال اتنی قوت نہ تھی کہ وہ جنگ کھینچ سکتا آخر اس نے امن کا معاہدہ کرنے پر رضامندی ظاہر کی — پولینڈ کی کمان نے ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو ریگا شہر میں ابتدائی صلح کی شرطوں پر دستخط کر دئے اور اس کے ساتھ ھی جنگ بند ہو گئی — ریگا ھی میں ۱۸ مارچ ۱۹۲۱ء کو سوویت رپبلک اور پولینڈ کے درمیان امن نامے پر دستخط ہوگئے جس کی رو سے مغربی یوکرین اور مغربی بیلوروس پولینڈ کا ھی حصہ رہے — پولینڈ سے امن نامہ ہو جانے کی بدولت سوویت کمان کو مہلت مل گئی کہ وہ ورانگل کے مقابلے پر جتنی فوج چاہئے لگا دے —

اکتوبر ۱۹۲۰ء کے آخر میں جنوبی محاذ کی فوجوں نے (جس کے کمانڈر فرونزے تھے) شمالی تاوریدا میں ورانگل کی فوج پر کاری ضرب لگائی — دشمن نے پسپا ہو کر کرائمیا میں پناہ لی — ۷ نومبر سے ۱۱ نومبر تک کے درمیان سوویت فوجوں نے طوفان کی طرح ناگہانی یلغار کرکے دشمن کی پیریکوپ اور چونگار کی مضبوط لائن توڑ دی — ۱۶ نومبر کو پورا کرائمیا باھر کے فوجی

مداخلت کرنے والوں اور سفیدگارڈوں کے ہاتھ سے نکل گیا۔ ۱۹۲۰ء کے ختم ہوتے ہوتے باہر سے مداخلت کرنے والوں اور سفید گارڈ والوں کی طاقت کا صفایا کیا جا چکا تھا۔

سوویت اقتدار کی قومی پالیسی صحیح تھی، اس کی بدولت یہ لازمی ہو گیا کہ ملک کی تمام قومیتیں روسی مزدور طبقے کی رہنمائی میں، کولچاک، دینیکن، یودینچ، ورانگل اور باہر کے فوجی مداخلت کرنے والوں سے جنگ میں عملی حصہ لے سکیں۔ روسی عوام اور سرخ فوج نے روس کی دوسری قوموں اور لوگوں کو مداخلت کرنے والوں اور سفید گارڈ سے آزاد ہونے میں مدد دی۔

۱۹۱۹ء کے آخر اور ۱۹۲۰ء میں جب کولچاک کی فوج کو شکست ہو گئی تو ترکستان کے محاذ کی فوجوں نے فرونزے اور کوئی بیشیف کی کمان میں وسط ایشیا کی قوموں کی مدد کی کہ وہ باہر کے مداخلت کرنے والوں کو اور انقلاب کے مخالف قوم پرستوں کو شکست دیں۔ سارے وسط ایشیا اور قزاخستان میں سوویت عملداری پھر سے قائم ہو گئی۔ ترکستان کی خودمختار سوویت سوشلسٹ ریپبلک کے علاوہ جس کا ۳۰ اپریل ۱۹۱۸ء کو اعلان ہوا، خوارزم کی عوامی سوویت ریپبلک اپریل ۱۹۲۰ء میں اور بخارا کی عوامی سوویت ریپبلک ستمبر ۱۹۲۰ء میں بن گئی۔

روسی عوام اور سرخ فوج نے آذربائجان، آرمینیا اور جارجیا کی قوموں کی مدد کی اور ان کے ساتھ مل کر ماورائے قفقاز کے سارے علاقے کو فوجی مداخلت کرنے والوں، سفید گارڈوں اور مساوات پارٹی کی، داشنک پارٹی کی اور مینشویکوں کی حکومتوں سے نجات دلائی۔ مساوات پارٹی دراصل انقلاب کے مخالفین بورژوازی اور جاگیرداروں کی قوم پرست پارٹی تھی جو آذربائجان میں ۱۹۱۲ء میں بنی تھی اور جب سوویت عملداری قائم ہو گئی تو اسے شکست دے کر بالکل مٹا دیا گیا۔ اسی طرح کی دوسری پارٹی داشنک تھی (یا داشنک تسوتیون)۔ یہ آرمینیا میں ۱۹۱۸ء سے ۱۹۲۰ء تک انقلاب دشمن بورژوا قوم پرست گورمنٹ چلاتی رہی جو آرمینیا میں جرمنوں اور ترکوں کی مدد سے قائم ہوئی تھی۔ نومبر ۱۹۲۰ء میں عوام کی بغاوت ہوئی اور یہ گورمنٹ ٹوٹ گئی۔ جب سوویتیں فتحیاب ہوئیں تو یہ پارٹی توڑ پھوڑ کر برابر کردی گئی۔ جب قفقاز کے علاقے کو آزاد کرایا گیا تو آذربائجان سوویت سوشلسٹ ریپبلک ۲۸ اپریل ۱۹۲۰ء کو قائم کی گئی، آرمینیا کی ریپبلک ۲۹ نومبر کو اور جارجیا

کی ریپلک ۲۵ فروری ۱۹۲۱ء کو۔ اتحاد ثلاثہ کو مجبور کیا گیا کہ انہوں نے جو سوویت ریپلک کی راہ بند کر رکھی تھی، اس بندش کو جنوری ۱۹۲۰ء میں ہٹا لیں ۔ ۲ فروری ۱۹۲۰ء کو استونیا سے امن نامے پر دستخط ہو گئے ۔ ۱۲ جولائی کو لیتھوینیا سے اور ۱۱ اگست کو لیتویا سے امن نامے پر دستخط ہو گئے ۔ سفید گارڈ اور باھر کے مداخلت کرنے والوں نے ان ملکوں میں ۱۹۱۹ء اور ۱۹۲۰ء میں پھر سے بورژوازی کی عملداری قائم کر دی ۔ ۱۴ اکتوبر کو فن لینڈ کے ساتھہ امن نامے پر دستخط ہو گئے ۔

مشرق بعید میں جنگ ۱۹۲۲ء کے موسم خزاں تک چلتی رہی ۔ برطانوی اور امریکی فوجوں کو تو اس علاقے سے ۱۹۲۰ء کے اندر ھی نکل جانے پر مجبور کر دیا گیا تھا لیکن جاپان کی فوج اکتوبر ۱۹۲۲ء تک ڈٹی رہی ۔ مشرقی محاذ سے فراغت حاصل کرنے اور اس خیال سے کہ جاپان کے ساتھہ جنگ نہ ہو، مشرق بعید کی ایک ریپلک اپریل ۱۹۲۰ء میں بنا دی گئی ۔ یہ بظاھر تو بورژوا ڈیموکریٹک ریپلک تھی لیکن اس نے واقعی سوویت پالیسی اختیار کی ۔ روسی فیڈریشن کی مدد سے مشرق بعید کی ریپلک نے خود اپنی عوامی انقلابی فوج تیار کی ۔ اس فوج نے چڑھائی شروع کی اور چھاپہ ماروں نے اس کی مدد کی ۔ حاصل یہ کہ ۱۲ فروری ۱۹۲۲ء کو اس نے ولوچائیوکا پر قبضہ کیا، ۹ اکتوبر کو اسپاسک پر اور ۲۵ اکتوبر ۱۹۲۲ء کو ولادی وستوک آزاد کرا لیا اور سفید گارڈ کا ایک ایک آدمی مشرق بعید سے نکال باھر کیا ۔ اس وقت تک جاپانی فوج اس علاقے کو خالی کر چکی تھی (صرف ساخالین ان کے ھاتھہ میں رہ گیا تھا) ۔ نومبر ۱۹۲۲ء میں مشرق بعید کی ریپلک روسی فیڈریشن سے مل گئی ۔ اسی زمانے میں جب باھر کے مداخلت کرنے والوں اور سفید گارڈ سے جنگ جاری تھی مشرق بعید میں (۱۹۲۱ء میں) سرخ فوج نے منگولیہ کی عوامی فوج کی مدد کی اور ان دونوں نے منگولیہ کو اونگیرن کے سفید گارڈ جتھوں سے آزاد کرا لیا ۔

سوویت لوگوں نے اور ان کی سرخ فوج نے بین الاقوامی سامراج کی اور اپنے ملک میں بورژوازی اور جاگیرداروں کی انقلاب دشمن مشترکہ قوت پر تاریخی فتح حاصل کی ۔ یہ حق کی جنگ تھی وطن کی خاطر جس میں محنت کرنے والوں نے اور ان کی فوج نے، ان کے بحری بیڑے نے اکتوبر کے عظیم اشتراکی انقلاب کی برکتوں کی حفاظت کی اور سوویت ریپبلکن کی آزادی اور خودمختاری کو برقرار رکھا ۔ سوویت سماجی اور سرکاری ڈھانچہ جسے انقلاب اکتوبر نے

جنم دیا تھا، جنگ کی سخت آزمائشوں اور تباہ‌کاریوں میں ثابت و سالم رہا اور اس نے دکھا دیا کہ یہ طاقت ٹوٹنے والی نہیں ہے — کمیونسٹ پارٹی نے لینن کی سرکردگی میں سوویت لوگوں اور ان کی سرخ فوج کو مداخلت کرنے والوں اور سفید گارڈ پر تاریخی فتوحات دلوانے کی تنظیم بھی کی اور اس کا ولولہ بھی پیدا کیا — کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی جس کے سر براہ لینن تھے، ایک ایسی جماعت تھی جس نے اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے سوویت ریپبلک کی حفاظت کا سارا بندوبست کیا — ملک کے ڈیفنس سے تعلق رکھنے والے سوالوں پر کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی میں سب سے پہلے بحث ہوتی تھی اور جو فیصلے ہوتے، ان پر فوراً عمل کیا جاتا تھا — ولادیمیر ایلیچ لینن جو پارٹی اور عوام کے لیڈر تھے، حکومت کے سربراہ تھے، مزدوروں اور کسانوں کی ڈیفنس کونسل کے صدر تھے، انہوں نے ملک کی رہنمائی کی، پارٹی کی رہنمائی کی اور خانہ جنگی کے تمام محاذوں پر روزمرہ کی سرگرمیوں کی نگرانی کی — بالشویک پارٹی نے اپنے بہترین سپوت فوج میں، میدان جنگ میں بھیجے جہاں انقلاب کی تقدیر کا فیصلہ ہو رہا تھا — ۱۹۱۸ء میں کوئی تیس ہزار کمیونسٹ سرخ فوج کے اندر موجود تھے — ۱۹۱۹ء میں یہ تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تک پہنچ گئی اور اگست ۱۹۲۰ء میں ۳ لاکھ کمیونسٹ یعنی پارٹی کے کل ممبروں کی آدھی تعداد فوج میں جا چکی تھی — کمیونسٹوں نے انقلاب کی خاطر ثابت قدمی، جاں بازی اور بے پناہ دیانت داری کا ثبوت دیا اور ان عام لوگوں کے سامنے اپنے عمل سے مثال قائم کردی جو پارٹی کے ممبر نہیں تھے — پارٹی نے سارے ملک کو ایک ہتھیار بند کیمپ میں تبدیل کر دیا جس کے اندر مزدور طبقے اور محنت کش کسان کا ناقابل شکست اتحاد دشمن پر فتحیابی میں فیصلہ کن کارنامہ انجام دے گیا — سوویت لوگوں نے جوق در جوق جاں بازی، بےغرضی، ایثار اور ان‌تھک تخلیقی قوت کا ثبوت دیا — ۱۴ ہزار جوانوں کو جن میں افسر اور سپاہی شامل تھے، ۳۶ فوجی یونٹوں اور ٹکڑیوں کو ملک کا سب سے بڑا اعزاز عطا ہوا —— لال پرچم کا آرڈر — مزدور طبقے اور محنت کش کسانوں نے ملک کو بڑے بے مثال افسر اور جنرل دئے — نئی قسم کے افسر اور جنرل نہایت علی درجے کے آرگنائزر اور سیاسی لیڈر، فوجی کمیسار اور ہیرو جن کی داستانیں مشہور ہو گئی ہیں مثلاً چپائیف، بودیونی، بلیوخر، دوندیچ، شچورس، لازو، کوتوفسکی، پرخومینکو

وغیرہ — سوویت روس نے جو حق کی جنگ لڑی، اس کی سچائی نے اور سوویت روس کی انتھک امن پسند انٹرنیشنل پالیسی نے سرمایہ‌دار ملکوں کے مزدور طبقے کے دلوں میں گہری جگہ کرلی اور اس کا اظہار یوں ہوا کہ انہوں نے ''روس سے ہاتھه اٹھا لو!،، والی تحریک اٹھائی —

قومی معیشت کی بحالی (۱۹۲۱ء — ۱۹۲۵ء)

امن کے زمانے کی تعمیر کی طرف قدم

سوویت لوگوں نے جب باہر سے فوجی مداخلت کرنےوالوں اور سفید گارڈ سے جنگ کو فتح کے انجام تک پہنچا لیا تو وہ کمیونسٹ پارٹی کی رہنمائی میں اس زبردست کام پر لگ گئے کہ اشتراکی سماج کی تعمیر کی جائے — سب سے بڑھه کر فوری اور ضروری فریضہ یہ تھا کہ قومی معیشت کو پھر سے بحال کیا جائے جسے مسلسل چار برس کی سامراجی جنگ نے اور تین سال کی خانہ جنگی نے مسمار کر ڈالا تھا — ۱۹۲۰ء میں یہ حال ہو گیا تھا کہ ۱۹۱۳ء کے مقابلے میں صنعتی پیداوار ۸ء۱۳ فیصدی رہ گئی تھی، لوہا پگھلا کر صاف کرنا صرف ۷ء۲ فیصدی، فولاد کی پیداوار ۶ء۴ فیصدی — ایندھن اور کچے مال کا قحط پڑ گیا تھا — ۱۹۲۱ء میں کپڑا ملوں کی پیداوار جنگ سے پہلے کے مقابلے میں ۲۳ واں حصہ رہ گئی تھی — ریلیں چلنا قریب قریب بند ہو چکی تھیں — ملک میں ریلوے انجنوں کی جتنی تعداد تھی ان میں کوئی ۶۹ فیصدی ''بگڑے ہوئے،، تھے — ۱۹۱۳ء میں جہاں ریل سے ۱۳ کروڑ بیس لاکھه ٹن سامان لے جایا جاتا تھا، اب ۱۹۲۰ء میں صرف ۴ کروڑ ٹن رہ گیا تھا — ریلوں کی حالت اس درجہ خستہ اور شکستہ تھی کہ سارے ملک کی معاشی زندگی کے مفلوج ہو جانے کا خطرہ پیش تھا — ۱۹۲۰ء میں زراعتی پیداوار جنگ سے پہلے کے مقابلے میں آدھی رہ گئی تھی — اور اسی سال بعض صوبوں میں فصل خراب ہو گئی — کھیتوں سے شہروں کو ۱۹۱۳ء میں جتنا اناج سپلائی ہوا تھا اب ۱۹۲۱ء میں اس کا ایک تہائی رہ گیا — ان حالات میں زراعت کے لئے بالکل ناممکن تھا کہ وہ شہری آبادی اور فوج دونوں کو اناج بھی دے سکیں اور ہلکی صنعتوں کو کچا مال بھی

سپلائی کر سکیں — صنعتیں بھی اس حالت میں تھیں کہ کاشتکار کو اس کی ضرورت کا سامان مہیا نہیں کر سکتی تھیں (مٹی کا تیل، نمک، شکر، دیاسلائی، صابن، کپڑا) — نتیجہ یہ ھوا کہ کاشتکار بڑی حد تک قدرتی حالت کی طرف پلٹ پڑے، یعنی اپنی ضرورت بھر کی چیزیں پیدا کرو — ادھر چونکہ قانونی پابندی لگ گئی کہ ضرورت سے فالتو تمام پیداوار سرکار کو دی جائے اور تجارت نہ کی جائے، تو کاشتکار کو کھیتی باڑی کی بہتری سے دلچسپی ھی نہ رھی — جنگ ختم ھوتے ھوتے کسانوں میں جنگی کمیونزم کی پالیسی سے بےچینی کے آثار ظاھر ھونے لگے — اندیشہ پیدا ھو گیا کہ مزدور اور کسان کا اتحاد کہیں ٹوٹ نہ جائے — ضرورت پیش آئی کہ معاشی تدبیروں کا ایک ایسا نیا سسٹم لایا جائے جو زراعت میں ترقی کی صورت نکالے، اسے بڑھاوا دے تاکہ خوراک کی اور کچے مال کی پیداوار اس حد تک پہنچ جائے جتنی نئے حالات میں مزدور طبقے اور محنت کش کاشتکار کا اتحاد مضبوط کرنے کے لئے ضروری ھے —

بھوک نے، تباھی و بربادی نے، تھکن نے مزدوروں کے بھی ایک حصے میں بددلی پیدا کر دی — جنگ کا جو بار تھا، مورچے پر اور مورچے کے پیچھے، وہ زیادہ تر مزدور طبقے کو ھی اٹھانا پڑا — طبقے کی حیثیت سے اب مزدوروں کی تعداد بھی کافی گھٹ چکی تھی اور ان کی ھیئت ترکیبی بھی بدل گئی تھی — پرانے مزدوروں میں جو سب سے زیادہ سمجھدار اور ترقی یافتہ تھے، وہ یا تو مورچوں کے لئے کمربستہ کئے گئے یا سوویت رپبلک کی سرکاری ملازمتوں کے لئے — باقی جو بچے ان میں سے کچھ مزدور دیہات کو چلے گئے اور اپنی طبقاتی اصلیت ھی کھو بیٹھے — ۱۹۱۳ء میں بڑی بڑی صنعتوں کے اندر ۲۵ لاکھ ۹۸ ھزار مزدور برسر روزگار تھے لیکن ۱۹۲۱ء میں ان کی تعداد ۱۲ لاکھ ۲۸ ھزار رہ گئی — خود پرولتاری ڈکٹیٹرشپ کی طبقاتی بنیاد ھی کمزور ھونے لگی — یہ سب سے بڑا خطرہ تھا، ایسا کہ سوویت اقتدار کا وجود ھی خطرے میں پڑا جاتا تھا — سوویت لوگوں کے، اندر اور باھر کے دشمنوں نے ملک میں اس مصیبت بھری معاشی اور سیاسی صورت حال کا جھٹ پٹ فائدہ اٹھانا اور سوویت ملک کو نقصان پہنچانا چاھا — سفیدگارڈوالوں نے، سوشلسٹ انقلابیوں نے اور مینشویکوں نے غیر ملکی رجعت پرستوں کی مدد سے ۱۹۲۰ء کے آخری نصف حصے اور ۱۹۲۱ء میں ملک کی کئی جگہوں میں سوویت عملداری

کے خلاف بغاوتیں کرا دیں — تمبوف کے صوبے میں انتونوف کی بغاوت، یوکرین میں ماخنو کی بغاوت، والگا علاقے اور سائبیریا میں کولاکوں کی شورش، وسط ایشیا میں بسمہ‌چی شورش، ۱۹۲۱ء کی کرونشتادت بغاوت وغیرہ — بسمہ‌چی تحریک وسط ایشیا میں انقلاب کے خلاف ایک قوم پرست تحریک تھی جو ۱۹۱۸ء سے ۱۹۲۴ء تک چلتی رہی اور اس کا مقصد یہ تھا کہ وسط ایشیا کی ریپبلکیں سوویت روس سے کٹ جائیں اور ان میں استحصال کرنےوالے طبقوں کی عملداری قائم ہو جائے — اس تحریک نے سیاسی ڈکیتی اور غارت گری کی شکل اختیار کرلی — بے (جاگیرداروں) اور مولوی ملاؤں سے اس کو پشت پناہی ملی — بسمہ چی ٹولیوں کو سرخ فوج نے تتربتر کیا تو جو بچ گئے وہ ایران اور افغانستان کی طرف نکل گئے — انقلاب کے تمام مخالفین کا عام طور سے نعرہ یہ ہوتا تھا ''سوویتیں ہوں، کمیونسٹوں سے پاک!،، — غرض جتنی بغاوتیں ہوئیں سوویت طاقت نے ان سب کو دبا دیا — ۱۹۲۱ء کے آخر اور ۱۹۲۲ء کے شروع میں فن‌لینڈ کے سفید گارڈوالے دستے کریلیا پر حملہ‌آور ہوئے تھے مگر ان کو نکال دیا گیا —

سوویتوں کی آٹھویں کل روس کانگرس کو (جو ۲۲ دسمبر سے ۲۹ دسمبر ۱۹۲۰ء تک چلتی رہی) پرامن تعمیر کی طرف آنے کے دور میں زبردست اہمیت حاصل ہے — کانگرس نے ان سوالوں پر غور کیا جن کا تعلق صنعت اور زراعت کی بحالی سے تھا اور ایک خاکہ تیار کیا کہ ریلوے اور دریائی ٹرانسپورٹ کو معمول پر لانے کے لئے کیا کیا تدبیریں فوراً اختیار کرنا ضروری ہیں — کانگرس کی غیر معمولی خصوصیت یہ تھی کہ اس نے سوویت ریپبلک کے بجلی کرن کے پلان پر بحث کی اور اسے پاس کر دیا — یہ وہی مشہور ''گوئل‌رو،، پلان (ملک میں بجلی‌کرن کا سرکاری پلان) تھا جس میں تخمینہ رکھا گیا کہ دس یا پندرہ سال کے اندر ملک میں ۳۰ بڑے بجلی گھر بنائے جائیں جو کل ملا کر پندرہ لاکھ کلوواٹ بجلی پیدا کر سکیں اور جنگ سے پہلے کے مقابلے میں ۸۰ سے ۱۰۰ فیصدی تک صنعتی پیداوار بڑھائی جائے — یہ پہلا بڑے عرصے کا معاشی پلان تھا جو سوویت ریاست نے بنا کر تیار کیا اور ملک کی صنعت اور پوری قومی معیشت کو مضبوط اور جدید قسم کی ٹکنیکل بنیاد پر پھر سے تعمیر کرنے اور اٹھانے کا واقعی بیڑا اٹھایا —

لینن نے اس''گوئل‌رو،، پلان کو پارٹی کا دوسرا پروگرام قرار دیا — ملک

کے بجلی کرن کے مسئلے کو کمیونزم کی تعمیر کے بنیادی پروگرام میں لازمی حیثیت دی گئی۔ لینن کے لفظوں میں اس کی حیثیت یہ تھی: "کمیونزم کیا ہے: سوویت اقتدار اور اس کے ساتھہ سارے ملک کا بجلی کرن"۔ اسی کانگرس میں سوویت حکومت چلانے پر کئی خاص خاص فیصلے بھی کئے گئے۔ ۲۸ دسمبر کو محنت کا لال پرچم آرڈر دینا طے کیا گیا کہ محنت اور کارگزاری کے مورچے پر یہ ملک کا سب سے بلند انعام اور اعزاز ہوگا۔ ۲۹ دسمبر کو کانگرس نے اس کی منظوری دی کہ محنت اور ملکی حفاظت کی ایک کونسل بٹھائی جائے جس کے صدر لینن ہوں اور فیصلہ کیا کہ جوانوں کو فوجی خدمت سے سبکدوش کرنے کا کام شروع کر دینا چاہئے۔

عین اس وقت جب کہ کمیونسٹ پارٹی اور سوویت حکومت قومی معیشت کو تیزی سے بحال کرنے کے لئے اور مزدور طبقے اور کسان کے اتحاد کو پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کی بنیاد کے طور پر زیادہ مضبوط کرنے کے لئے اپنی تمام طاقتیں سمیٹ رہی تھی اور یہ دونوں مسئلے وسیع اشتراکی تعمیر میں بنیادی درجہ رکھتے تھے، تراتسکی اور ان کے ماننے والوں نے ۱۹۲۰ء کے آخر میں پارٹی کو ایک بحث میں الجھا دیا۔ یہ بحث مزدور سبھاؤں کی تھی۔ ان لوگوں نے مطالبہ کیا کہ مزدور سبھا (ٹریڈ یونین) کی ممبری لازمی قرار دی جائے اور جو عوامی تنظیمیں لوگ اپنی مرضی سے چلا رہے ہیں انہیں سرکاری احکام کے تحت لانا چاہئے۔ تراتسکی کی حمایت پارٹی کے اندر کے مخالف گروہوں نے کی۔ ان کی اس تجویز کا نتیجہ یہ ہو سکتا تھا کہ پارٹی میں اور مزدور سبھاؤں میں پھوٹ پڑ جائے، مزدور طبقے اور کسان کا اتحاد کمزور ہو جائے کیونکہ سوال اٹھا تو اس پر بحث مزدور سبھاؤں کے سوال سے آگے نکل گئی۔ جھگڑا اس پر تھا کہ اس کسان کے ساتھہ کیا سلوک ہونا چاہئے جس نے جنگی کمیونزم کے خلاف سر اٹھایا اور ان مزدوروں سے کیسا برتاؤ کیا جائے جو کمیونسٹ پارٹی کے ممبر نہیں ہیں۔ پارٹی نے تراتسکی اور ان کے حامیوں کی لائن کو ٹھکرا دیا اور مزدور سبھاؤں کے متعلق لینن کے پلیٹ‌فارم کو قبول کر لیا جس کو ان الفاظ میں پیش کیا گیا تھا کہ "مزدور سبھائیں ایک تعلیمی تنظیم ہیں۔ یعنی ایسی تنظیم جس میں لوگوں کو کھینچا جائے اور سکھایا جائے، یہ اسکول ہیں، ایسا اسکول جس میں انتظام چلانے کی، بند و بست رکھنے کی اور کمیونزم کی تعلیم دی جاتی ہے۔"

نئی اقتصادی پالیسی کی شروعات

مارچ ۱۹۲۱ء میں روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی دسویں کانگرس نے لینن کے کہنے پر یہ تاریخی فیصلہ کیا کہ اب جنگی کمیونزم کے بدلے پیداوار کا صرف ایک مقررہ حصہ لگان کے طور پر وصول کیا جائے اور نئی اقتصادی پالیسی شروع کی جائے — ۱۹۱۸ء کے موسم بہار میں ھی لینن نے سوویت ریاست کی معاشی پالیسی کے عام اصول مرتب کر لئے تھے کہ ایسے وقت میں جب ملک باھر سے سرمایہ داروں کے نرغے میں ھو اور اندر سرمایہ دار اور اشتراکی عناصر میں زور کی کشمکش جاری ھو، اشتراکیت کی تعمیر کس طرح کی جائے — جب باھر کے فوجی مداخلت کرنےوالوں اور اندر کے سفید گارڈ کو شکست دی جا چکی تو سوویت ریاست نے جنگی کمیونزم کی اپنی پالیسی بدل دی اور اس کی جگہ نئی اقتصادی پالیسی اختیار کر لی (اب ھم اسے اختصار کے لئے ''ناپ،، کہیں گے) — ''ناپ،، یا نئی اقتصادی پالیسی اس غرض سے تیار کی گئی تھی کہ سرمایہ داری کے جو عناصر ھیں ان پر قابو پایا جائے اور مارکٹ استعمال کرکے، تجارت کو اور روپے کے لین دین کو کام میں لاکر اشتراکی معیشت تعمیر کی جائے — اس نئی پالیسی کا جوھر اصلی یہ تھا کہ مزدور طبقے اور کسان میں اتحاد ھونا چاھئے جو مضبوط معاشی بنیاد پر قائم ھو — ''ناپ،، شروع ھوئی تو لازمی تھا کہ شہروں اور دیہات میں سرمایہ‌دار عناصر نے پھر سر اٹھایا اور ملک میں طبقاتی کش‌مکش اور تیز ھو گئی — لیکن پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ میں، جب کہ قومی معیشت کی ساری کنجیاں سوویت اقتدار کے ھاتھہ میں تھیں، نئی اقتصادی پالیسی کی بدولت اشتراکی عناصر کا معیشت میں سرمایہ‌دار عناصر پر فتح پانا یقینی تھا — ''ناپ،، نے اشتراکی صنعت کو چھوٹے کاشتکار کی معیشت سے جوڑنے کی ایک جاندار بنیاد تیار کی، مزدور طبقے اور کسان کے درمیان اتحاد کو مضبوط کیا، اور اسی کی بدولت پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کو بھی مضبوطی دی، سوویت لوگوں میں محنت کی قوت پیداوار بڑھانے کے لئے ولولہ پیدا کیا اور وہ حالات پیدا کئے جو قومی معیشت کو تیزی سے بحال کرنے کے لئے اور محنت پیشہ لوگوں کے معیار کو بلند کرنے کے لئے ضروری تھے، یعنی وہ حالات جن میں اشتراکی تعمیر کی ایک مضبوط بنیاد ڈالی جا سکتی تھی — کمیونسٹ پارٹی کو ''ناپ،، نافذ کرنے

کے لئے تراتسکی اور ان کے حامیوں کی مخالفت کا سامنا کرنا اور اس پر غالب آنا پڑا کیوں کہ یہ لوگ ''ناپ،، کا مطلب لگاتے تھے سرمایہ‌داری کی طرف واپسی —

''ناپ،، کے عملدرآمد میں انتہائی سخت سیاسی اور معاشی دشواریوں کا سامنا ہوا — اس زمانے میں ملک کی معیشت پانچ سیکٹروں سے مل کر بنتی تھی : (۱) کسانوں کی سرقبیلی معیشت جس میں کسان اور اس کا پورا کنبہ محنت کرتا تھا اور اپنی ضرورت بھر کا قریب قریب سب سامان خود مہیا کرتا تھا — (۲) بازار کی ضرورت کا چھوٹا موٹا مال تیار کرنا، جس میں زیادہ تر درمیانی کاشتکار حصہ لیتا تھا اور اسی میں کاری گروں کی وہ گھریلو دستکاریاں بھی شامل تھیں جنہیں وہ نوکروں یا مزدوروں کے بغیر چلاتے تھے — (۳) ذاتی یا نجی ملکیت کا سرمایہ‌داری سیکٹر جس میں استحصال کرنے‌والے طبقوں میں سب سے بڑی تعداد کا طبقہ موجود تھا یعنی کولاک اور سرمایہ‌داری صنعتی اور تجارتی کاروبار، ان میں زیادہ تر چھوٹے اور اوسط درجے کے کاروبار تھے جنہیں قومی ملکیت نہیں بنایا گیا تھا — (۴) سرکاری سرمایہ‌دار سیکٹر (یعنی غیر ملکی سرمایہ‌داروں کو خاص رعایتیں جو دے دی گئی تھیں اور یہ ملک کی معیشت کا بہت ہی چھوٹا سا حصہ تھا) اور (۵) اشتراکی سیکٹر جس میں وہ تمام ادارے شامل تھے جو سوویت ریاست کے ہاتھہ میں آ چکے تھے مثلاً صنعتی اور تجارتی کاروبار، ٹرانسپورٹ، بینک، سرکاری‌فارم اور ان کے علاوہ امداد باہمی کے کاروبار جن میں گاہکوں کی، سپلائی کی، قرضہ دینے‌والی اور مال تیار کرنے‌والی کوآپریٹیو سوسائٹیاں شامل تھیں — یہی پانچواں سیکٹر تھا جو ملک کی معیشت میں سب سے بڑھ کر کارگذاری دکھا رہا تھا — اب یہ فریضہ پیش تھا کہ بعض سیکٹروں کے سسٹم کو ختم کر دیا جائے اور اسی کے ساتھہ قومی معیشت کی تمام شاخوں میں اشتراکی سسٹم کامیاب رہے —

کمیونسٹ پارٹی کی دسویں کانگرس کے فیصلوں کی روشنی میں کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کے دوسرے اجلاس مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۲۱ء نے ایک قانون منظور کیا ''ذاتی استعمال سے بچا ہوا تمام اناج اور کچا مال وصول کرنے کے بجائے صرف ایک مقررہ حصہ لگان کے طور پر لیا جائے —،، ۲۸ مارچ کو عوامی کمیساروں کی کونسل نے ایک فرمان جاری کر دیا جس کی رو سے ۱۹۲۱ء— ۱۹۲۲ء کی فصل میں کل لگان جو جنس کی صورت میں وصول ہونا

تھا ۴۲ کروڑ پوڈ اناج مقرر کیا گیا (اس میں ترکستان اور یوکرین شامل نہیں) حالانکہ پچھلے سال پرانے سسٹم سے ۴۲ کروڑ ۳۰ لاکھ پوڈ کی تحصیل وصول مقرر کی گئی تھی — اسی فرمان میں یہ بھی منظوری دی گئی کہ ۴۴ صوبوں میں اناج اور گھاس دانے کا لین دین کھلا رہیگا — فرمان نے کاشتکار کو اس کا شوق دلایا کہ وہ کاشت کا رقبہ زیادہ سے زیادہ بڑھائے، مویشیوں کی تعداد میں اضافہ کرے اور زراعت میں پیداواری طاقتیں جتنی تیزی سے ممکن ہو بڑھاتا جائے — اس کی بدولت وہ حالات پیدا ہوئے جو صنعت اور ٹرانسپورٹ کی بحالی کے لئے ضروری تھے — اپریل اور جولائی ۱۹۲۱ء کے درمیان عوامی کمیساروں کی کونسل نے ''ناپ،، کے سلسلے میں کئی ایک فرمان جاری کر دئے — ان میں ایسا فرمان بھی تھا جو گاھکوں (صارفوں) کی امداد باھمی کی انجمنوں کے بارے میں تھا اور اس نے کوآپریٹیو کے ذریعے اناج کی خریداری پر لگی ہوئی پہلے کی پابندیوں کو منسوخ کر دیا — ایسا فرمان بھی تھا جس نے کھلی تجارت کی اجازت دے دی، سکے کے لین دین پر سے اور جمع رقم یا ٹرانسفر رقم کے بڑھنے پر سے پابندیاں ھٹا دیں، امداد باھمی کی انجمنوں، سوسائٹیوں وغیرہ کو اور الگ الگ لوگوں کو یہ حق دے دیا کہ وہ چاھیں تو سرکاری صنعتی کاروبار کو کامیابی سے چلانے کے لئے کرائے پر لے سکتے ھیں — فرمان جاری ھوا کہ سرمایہ‌دار ملکوں سے یا کارخانہ داروں کے الگ الگ گروپوں سے رعائتوں پر معاھدے وغیرہ کئے جا سکتے ھیں —

''ناپ،، کے جاری ھونے سے وہ شرطیں پوری ھو گئیں جو قومی معیشت کی بحالی کے لئے اور اشتراکی معیشت کی بنیاد ڈالنے کے لئے لازمی تھیں — اس پالیسی پر عملدرآمد کے پہلے ھی سال میں نہایت اھم نتیجے نکلے — صنعتی پیداوار جو ۱۹۲۰ء میں جنگ سے پہلے کے مقابلے میں ۱۳٫۸ فیصدی رہ گئی تھی اب بڑھ کر ۱۹۲۱ء میں ۳۱ فیصدی ھوگئی — سوتی کپڑے کی پیداوار تین گنی ھوئی — ربڑ کی صنعت نے چھ گنا پیداوار کرلی یعنی جنگ سے پہلے کی حالت کے مقابلے میں پچاس فیصدی تک آ گئی — مشین تیار کرنےوالی بھاری صنعتیں بہت دھیرے دھیرے بڑھیں اور ۱۹۱۳ء (جنگ سے پہلے) کے مقابلے میں صرف ۲۱ فیصدی تک آئیں — دھات کی صنعت اگرچہ نئی پالیسی کے ایک سال کے اندر ۶۵ فیصدی بڑھی، پھر بھی جنگ سے پہلے کے مقابلے میں صرف ۷ فیصدی پیداوار دے سکی —

بجلی کرن کے پلان (گوئل رو) کی شروعات یوں ہوئی کہ وولخوف اور بلاخنا بجلی گھر تعمیر کئے گئے اور ان کے بعد اگلے سال شاتورا اور شتروفکا کے بجلی گھروں کی تعمیر ہو گئی۔ کاشیرا کا بجلی گھر پہلی مئی ۱۹۲۲ء کو بجلی دینے لگا۔ ملک کی معیشت کو بحال کرنے اور آگے بڑھانے میں ابتدائی کامیابیاں نصیب ہوئیں حالانکہ ۱۹۲۱ء میں ایک قدرتی آفت بھی سر پر ٹوٹ پڑی —— خشک سالی کی مصیبت نازل ہوئی، فصل بہت بری ہوئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بھوک مری پھیل گئی۔ کمیونسٹ پارٹی اور سوویت حکومت نے قحط کا مقابلہ کرنے کے لئے کمر کس لی۔ اناج کے ۲ کروڑ چالیس لاکھ پوڈ قحط زدہ صوبوں کو بھیجے گئے تاکہ کھانے اور بونے میں ان سے سہارا ملے۔ سارے ملک کے محنت کرنے والوں نے مصیبت زدہ علاقے کی امداد کا بند و بست کیا۔ قحط کے مقابلے میں ایسی ایسی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا کہ ان کا یقین کرنا مشکل ہے لیکن سوویت عوام نے ان سب پر قابو پا لیا اور ۱۹۲۱ء کی ربیع کی فصل مجموعی طور پر اچھی طرح بوئی گئی۔ جن صوبوں پر کال کی سخت مار پڑی تھی ان میں بھی پچھلے سال کا تین چوتھائی علاقہ ربیع کی کاشت میں آ گیا۔ اگلے سال ۱۹۲۲ء میں فصل عمدہ ہوئی اور قحط کے سارے دلدر دور ہو گئے۔

سوویتوں کی نویں کل روس کانگرس (دسمبر ۱۹۲۱ء) نے اور روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی گیارھویں کانگرس (مارچ، اپریل ۱۹۲۲ء) نے ''ناپ،، کے نتیجوں کا جائزہ لیا۔ پارٹی کی گیارھویں کانگرس میں لینن نے ان نتیجوں کا خلاصہ بیان کیا اور آنےوالے زمانے کے لئے پارٹی کے فریضوں کا خاکہ ان لفظوں میں پیش کیا:

''پورے سال بھر سے ہم پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اب وقت آیا ہے کہ پارٹی کی طرف سے کہہ دیا جائے: —— بس! پسپائی کا جو مقصد تھا حاصل ہو چکا۔ اور وہ دور ختم ہوتا ہے یا ختم ہو گیا۔ اب ایک اور مقصد ابھر کر سامنے آتا ہے، اور وہ یہ کہ طاقتوں کی صف بندی پھر سے کی جائے۔،،

لینن نے دکھایا کہ ''ناپ،، دراصل اشتراکیت اور سرمایہ‌داری کے درمیان بڑی خوفناک کش مکش تھی اس سوال پر کہ دونوں نظاموں میں سے کون جیتےگا۔ لینن نے اس پر زور دیا کہ پچھڑے ہوئے روس کو ایک ترقی یافتہ اشتراکی ریاست میں بدل ڈالنے کے لئے جو چیز درکار تھی موجود ہے۔ پارٹی

کی گیارھویں کانگرس نے ھدایات دیں کہ ''ناپ،، پر عملدرآمد جاری رکھا جائے۔

غیر ملکی سیاست کے معاملے میں سوویت حکومت نے مستقل ایک ھی پالیسی مضبوطی کے ساتھہ قائم رکھی ــــ امن کی پالیسی ــــ اور اس بات کی کوشش رھی کہ باھر کے ملکوں سے ایسے سیاسی تعلقات رھیں جو پرامن تعمیر کے کام آ سکیں۔ چنانچہ جب ۱۹۲۰ء میں استونیا، لیتویا، لیتھوینیا اور فن‌لینڈ کے ساتھہ پہلے امن نامے ھو چکے تو سوویت حکومت نے اگلے سال بہت سے دوسرے ملکوں کے ساتھہ معاھدوں پر دستخط کر دئے ــــ ایران سے ۲۶ فروری کو، افغانستان سے ۲۸ فروری کو، ترکی سے ۱۶ مارچ، پولینڈ سے ۱۸ مارچ کو معاھدے ھو گئے۔ برطانیہ سے تجارتی معاھدہ ۱۶ مارچ کو، جرمنی سے ۶ مئی کو، ناروے سے ۲ ستمبر کو، آسٹریا سے ۷ دسمبر کو، اٹلی سے ۲۶ دسمبر کو اور چیکوسلاواکیہ سے ۵ جون ۱۹۲۲ء کو ھوگیا۔ سوویت حکومت نے اپنی طرف سے اس میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی کہ دوسرے ملکوں سے سفارتی، اقتصادی اور تہذیبی تعلقات بڑھائے اور مضبوط کئے جائیں اور اس کی بنیاد لینن کا وہ نظریہ تھا کہ اشتراکی اور سرمایہ‌داری دونوں نظاموں کی ھم وجودیت ممکن ھے۔

جنوری ۱۹۲۲ء میں سوویت حکومت کو جنوا کانفرنس میں شریک ھونے کی دعوت دی گئی۔ یہ کانفرنس ۱۰ اپریل ۱۹۲۲ء کو شروع ھونےوالی تھی۔ اتحاد ثلاثہ کی طاقتوں نے مطالبہ کیا کہ سوویت وفد کو چاھئے کہ وہ اب تک کے سارے قرضے واجب مان لے ــــ وہ جو زار کی حکومت پر واجب تھے، جو عارضی حکومت پر تھے اور جو سفید گارڈ کی حکومتوں کے ذمے نکلتے تھے۔ باھر کے سرمایہ‌داروں کے جو کارخانے قومی ملکیت بنائے گئے ھیں وہ انھیں واپس کردئے جائیں اور غیر ملکی تجارت یا لین دین پر سے سرکاری اجارہ‌داری اٹھا لی جائے۔ سوویت وفد نے لینن کی ھدایات پر عمل کرتے ھوئے سامراجیوں کے منصوبے ناکام کر دئے۔ قرضوں کے سوال پر سوویت وفد نے ایک جوابی دعوا دائر کر دیا اور کہا کہ باھر کی فوجی مداخلت سے جو نقصان ھم کو پہنچا ھے اس کا ھرجانہ ۳۹ ارب روبل (سونے کے سکوں میں) ادا کیا جائے۔ یہ رقم سامراجیوں کے مطالبے کی دو گنی سے زیادہ تھی کیونکہ انھوں نے ۱۸ ارب پچاس کروڑ روبل کی رقم کا سوویت ریپبلکوں سے تقاضا کیا تھا۔ اتحاد ثلاثہ

کے ملکوں کے وفدوں نے سوویت وفد کے جوابی دعوے کو ماننے سے انکار کر دیا۔ تاریخ میں پہلی بار اس کانفرنس کے دوران سوویت وفد نے عام ترک اسلحہ کا سوال اٹھایا۔ تجویز آئی مگر سرمایہ‌دار ملکوں کے نمائندوں نے اس کی قطعی حمایت نہیں کی۔ کانفرنس کے دنوں میں سوویت وفد نے جرمنی کے وفد سے کامیابی کے ساتھہ سفارتی قسم کی بات چیت کی۔ اس بات چیت کا نتیجہ رپالو کا معاہدہ تھا جس سے روسی سوویت وفاقی سوشلسٹ رپبلک اور جرمنی کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہوئے (۱۶ اپریل ۱۹۲۲ء)۔ یہ سوویت حکومت کی ایک خاص ڈپلومیٹک فتح تھی۔ اور سوویت رپبلک کے خلاف سرمایہ‌دار ملکوں کا ایک متحدہ محاذ بنانے کی جو کوششیں اتحاد ثلاثہ کی طرف سے چل رہی تھیں، وہ اس روسی جرمن معاہدے کی بدولت ناکام ہو گئیں۔

سوویت یونین کی تشکیل۔ اقتصادی بحالی میں سوویت یونین کی کامیابیوں کا سلسلہ

قومی معیشت کی بحالی اور اشتراکی تعمیر میں ایک سب سے اہم خدمت اس بات نے بھی انجام دی کہ سوویت رپبلکوں کی یونین قائم ہو گئی اور یہ عمل لینن کی سرکردگی میں کمیونسٹ پارٹی کی رہنمائی سے انجام پایا۔ با اختیار سوویت رپبلکوں کا اپنی مرضی سے کئی قوموں کی ایک اشتراکی ریاست میں متحد ہو جانا خود ان رپبلکوں کے پورے سیاسی، معاشی اور تہذیبی ارتقا کا تقاضا تھا اور اس کی راہ ہموار کی کمیونسٹ پارٹی اور سوویت حکومت کی صحیح پالیسی نے جو قوموں کے سوال پر لینن نے بنائی تھی۔ سوویت رپبلکوں نے باہر اور اندر کے بہت سے دشمنوں کے مقابلے میں مل کر جو جد و جہد کی، اس کے تجربے نے ثابت کر دیا کہ سوویت عملداری کے شروع کے زمانے میں ان رپبلکوں کے آپس میں معاہدوں کے جو تعلقات تھے وہ ناکافی رہینگے: نہ ان سے ان رپبلکوں کی معاشی بحالی ہو سکتی ہے، نہ سوشلزم کی تعمیر ہو سکتی ہے اور نہ سامراجیوں کے خلاف اپنی سرکاروں کی آزادی اور خودمختاری کا بچاؤ کیا جا سکتا ہے۔

سوویت نظام کی رپبلکوں کی ایک ہی ریاستی یونین قائم ہونے کی ضرورت اول تو اس لئے پیش آئی کہ ایک ہی اقتصادی پلان کے مطابق تمام ملک

کے معاشی اور مالی وسائل کو، تمام طاقتوں کو اور تمام ان امکانات کو، جو سوویت ریپبلکوں کے ہاتھہ میں تھے، جوڑنا اور سائنسی سلیقے سے کام لینا تھا تاکہ معاشی بحالی آئے اور اشتراکی تعمیر کی جائے — پھر اس کے ضروری ہونے کی ایک وجہ اور بھی تھی کہ روس کے مختلف حصوں میں محنت یا کام کی قدرتی تقسیم ایک زمانے سے چلی آ رہی تھی اور ان حصوں کے درمیان بہت ہی قریبی معاشی بندھن ایسے تھے کہ جب تک یہ سوویت ریپبلکیں ایک دوسرے سے الگ رہتیں تب تک کامیابی سے ان کا ترقی کرنا ممکن نہیں تھا — سوویت ریپبلکوں کو آپس میں ایک دوسرے کی ہمہ قسم مدد چاہئے تھی — اول اور سب سے مقدم تو روسی فیڈریشن کی ریپبلک کا سہارا باقی اوروں کو درکار تھا کیونکہ سوویت نظام کی دوسری ریپبلکوں میں یہی سب سے زیادہ طاقتور بھی تھی اور معاشی اور تہذیبی لحاظ سے سب سے زیادہ ترقی یافتہ بھی — دوسری طرف روسی فیڈریشن کی ریپبلک کو جنوب سے اناج چاہئے تھا، دونباس سے کوئلہ لینا تھا، باکو سے تیل اور وسط ایشیا سے کپاس کی ضرورت تھی — رسل و رسائل کے بڑے ذریعوں اور ریلوں کے ایک ہونے کی وجہ سے بھی ضروری تھا کہ سوویت ریپبلکوں کو ایک ریاست میں متحد کر دیا جائے — ملک سے باہر کے حالات بھی اسی کے متقاضی تھے کہ سوویت ریپبلکوں کی ایک یونین ہو کیونکہ سرمایہ‌دار طاقتوں نے مخالفانہ گھیرا ڈال رکھا تھا — باہر سے مداخلت کے اور خانہ جنگی کے زمانے میں ثابت ہو گیا کہ جب تک سوویت ریپبلکوں کی ایک ریاستی یونین نہ ہو، جب تک انہیں ایک ہی فوجی اور معاشی قوت میں متحد نہ کیا جائے، تب تک ان کو دنیا بھر کے سامراجیوں کی مشترکہ طاقت کے مقابلے میں محفوظ کرنا ممکن نہیں ہوگا — سوویت ریپبلکوں کی ایک یونین قائم کرنا خود سوویت اقتدار کی فطرت کا بھی تقاضا تھا کیونکہ وہ اپنی اصل سے انٹرنیشنل ہے —

۱۹۲۲ء میں کمیونسٹ پارٹی کی پیش قدمی پر تمام ریپبلکوں کے محنت پیشہ لوگوں میں ایک وسیع تحریک چلی کہ ہمیں مل کر ایک یونین کی ریاست بنا لینی چاہئے — مارچ ۱۹۲۲ء میں ماورائے قفقاز ریپبلکوں کے فیڈریشن کا اعلان ہو گیا — دسمبر ۱۹۲۲ء میں ترمیم ہوئی اور ماورائے قفقاز کی سوویت وفاقی اشتراکی ریپبلک بنی — بعد میں یوکرین کی سوویت ریپبلک، بیلوروس کی سوویت ریپبلک، اور ماورائے قفقاز کی سوویت ریپبلک کی سوویتوں کی جو کانگرسیں

دسمبر ۱۹۲۲ء میں ہوئیں انہوں نے فیصلہ کر دیا کہ مل کر ایک یونین بنا لینی چاہئے — ۲۶ دسمبر ۱۹۲۲ء کو سوویتوں کی دسویں کل روس کانگرس نے تسلیم کیا کہ سوویت رپبلکوں کا ایک یونین ریاست میں متحد ہو جانا بالکل بر وقت ہے — اس زمانے میں جب کہ سوویت رپبلکوں کے مل کر ایک یونین بننے کی تحریک چل رہی تھی، لینن نے ڈٹ کر کوشش کی کہ بڑی طاقت کا نشہ نہ چڑھنے پائے اور مقامی قوم پرستی زور نہ دکھائے، سرکاری افسر دھاندلی نہ کریں اور بالشویک پارٹی کی قومی پالیسی کو غلط معنی نہ پہنا دئے جائیں — لینن نے بااختیار (autonomous) رپبلکوں کے قائم کرنے کے پلان کی مخالفت کی — یہ ایک لچر نظریہ تھا جو پارٹی کے کئی عہدہ داروں نے پیش کیا اور اس کا کہنا تھا کہ یوکرین، بیلوروس، جارجیا، آرمینیا اور آذربائجان بھی روسی فیڈریشن کی رپبلک میں بااختیار رپبلکوں کی حیثیت سے شریک ہو جائیں تاکہ روسی فیڈریشن کی مرکزی انتظامیہ کمیٹی، عوامی کمیساروں کی کونسل اور محنت اور ڈیفنس کی کونسل ایک یونین ملک کے پورے حصوں پر حاوی ہو سکے — اس نظریے کے بجائے لینن نے کچھ اصول مرتب کئے جن پر نئی قسم کی ریاست، یعنی سوویت سوشلسٹ رپبلکوں کی یونین بنائی جانی تھی — سوویت سوشلسٹ رپبلکوں کی یونین کی سوویتوں کی پہلی کانگرس ماسکو میں ۳۰ دسمبر ۱۹۲۲ء کو ہوئی — اس کانگرس نے سوویت سوشلسٹ رپبلکوں کی یونین قائم کئے جانے کا اعلانیہ جانچا، پرکھا اور منظور کر دیا — اس اعلانئے میں رپبلکوں کی یونین کے لئے بنیادی اصول باضابطہ پیش کر دئے گئے تھے — یہ کہ: رپبلکوں میں مساوات ہوگی، اپنی مرضی سے وہ اس یونین میں شامل ہونگی، الگ ہو جانے کا حق ہمیشہ رہے گا — اس یونین میں کوئی بھی نئی رپبلک ممبر بنائی جا سکے گی — اس کانگرس نے سوویت سوشلسٹ رپبلکوں کی یونین بنانے کے معاہدے پر غور کیا اور اسے پاس کر دیا — معاہدے میں وہ مسائل صاف کر دئے گئے تھے جو یونین کے زیر اختیار آتے تھے — اور قطعی طور سے طے کر دیا گیا تھا کہ سرکاری اقتدار اور سرکاری بند و بست کے جو اوپر کے محکمے ہونگے وہ کون سے ہونگے، ان کے حقوق و فرائض کیا ہونگے اور صاف اعلان تھا کہ ہر شہری کو ساری یونین کی شہریت کا اختیار ہوگا — جو رپبلکیں اس یونین میں پہلے شامل ہوئیں جو روسی سوویت وفاقی اشتراکی رپبلک تھی، یوکرین کی، بیلوروس کی اور ماورائے قفقاز کی سوویت سوشلسٹ

ریپبلکیں تھیں — روسی ریپبلک اصل مرکز تھی جس کے گرد کئی قوموں کی ملی جلی اشتراکی ریاست بنی تھی اور مضبوط بھی ہوئی۔ اس یونین کا قائم ہونا لینن کی اس پالیسی کی بڑی فتح تھی جو انہوں نے قوموں کے بارے میں بنائی اور یہ ایک ایسا کارنامہ تھا جس کی تاریخی اہمیت تھی۔

نومبر ۱۹۲۲ء میں ماسکو کی سوویت کے پورے اجلاس کے سامنے تقریر کرتے ہوئے لینن نے پانچ سال کی سوویت عملداری کے نتیجوں کا خلاصہ پیش کیا اور کہا کہ مجھے اس بات کا پورا یقین ہے کہ نئی اقتصادی پالیسی کا روس اشتراکی روس بن جائے گا۔ اس سال کے موسم خزاں میں لینن کی طبیعت بہت خراب ہو گئی۔ اسی بیماری کی حالت میں انہوں نے کئی بے حد خاص خط اور مضمون لکھے: ''کانگرس کے نام ایک خط،، (جو ''وصیت،، کے نام سے مشہور ہے) ''سرکاری پلاننگ کمیشن کو قانون سازی کا اختیار دینے کے بارے میں،، ''قومیتوں کا یا انہیں ''بااختیار،، (autonomous) کر دینے کا سوال،، ''ڈائری کے ورق،، ''امداد باہمی کے بارے میں،، ''ہمارا انقلاب،، ''مزدوروں اور کسانوں کی طرف سے معائنے کا انتظام ہمیں کیسے کرنا چاہئے،، ''چاہے کم ہو مگر ہو بہتر،،— ان مضمونوں میں لینن نے اس کام کا خلاصہ بیان کیا جو اس وقت تک ہو چکا تھا اور آئندہ اشتراکی سماج کی تعمیر کے لئے مقرر تدبیریں بتا دیں کہ: ملک کو صنعتی ملک بنانا، کاشتکاری کو امداد باہمی (پنچائتی) فارم میں ڈھالنا، تہذیبی انقلاب کو سنبھال کر لے چلنا اور اشتراکی ریاست کو مضبوط کرنا کہ وہی اشتراکیت کی فتح میں سب سے کارگر ہتھیار ثابت ہوگا۔ خاکوں کی صورت میں یہ پلان جو لینن کے آخری خطوں اور مضمونوں میں موجود تھے، کمیونسٹ پارٹی کی بارھویں کانگرس کے فیصلوں کی بنیاد بنے جو اپریل ۱۹۲۳ء میں ہوئی تھی اور پارٹی اور حکومت کی پالیسی کی اصل ثابت ہوئے۔ اس کانگرس نے پچھلے دو برس میں ''ناپ،، کا حاصل سامنے رکھا اور اسے آئندہ کامیابی سے چلانے کا راستہ دکھایا۔ کانگرس نے قومی سوال پر جو فیصلہ کیا اس فیصلے نے سوویت عوام کو ایک جامع پروگرام دے دیا کہ سوویت قوموں یا قومیتوں میں جو معاشی اور تہذیبی اونچ نیچ پائی جاتی ہے اور جو پچھلے زمانے کا ورثہ ہے، اسے دور کرنے کے لئے کیسے جد و جہد کرنی چاہئے۔ اسی کانگرس نے ان غلط رجحانوں کی مذمت کی جو قومی سوال پر پارٹی کے اندر پائے جاتے تھے، یعنی بڑی طاقت ہونے کا نشہ (بڑے روسی

ہونے کا تعصب) اور ہر جگہ کی اپنی قوم پرستی — یہ کانگرس کمیونسٹ پارٹی کو حرکت میں لائی کہ وہ سوویت یونین کی مختلف قوموں اور قومیتوں کی دوستی مضبوط کرنے کی جد و جہد کرے۔

اگرچہ قومی معیشت کی تمام شاخوں میں بڑی ترقی ہو رہی تھی، تاہم صنعت کی نشو و نما اور زراعت میں پیداواری قوتوں کی بحالی ابھی تک ملک کی ضروریات کے مقابلے میں بہت پچھڑی ہوئی تھی۔ ۱۹۲۳ء کے آخر میں کوئی دس لاکھ آدمی بے روزگاری کا شکار تھے۔ ہلکی صنعتوں میں اور غذائی کاروبار میں چھوٹے اور اوسط درجہ کے تقریباً چار ہزار کاروبار، ملک میں پھٹکر تجارت کا تین چوتھائی حصہ اور تھوک بیوپار کا کوئی آدھا حصہ ذاتی مالکوں کے ہاتھ میں تھا۔ ''ناپ،، کے اہل کاروں نے شہروں میں، کولاکوں نے دیہات میں، پٹی ہوئی مینشویک اور سوشلسٹ انقلابی پارٹیوں کے بچے کھچے گروہوں نے اور بعض دوسری دشمن قوتوں نے کمیونسٹ پارٹی کی پالیسی کے خلاف لگاتار اپنی کوشش جاری رکھی —— توڑ پھوڑ کی حرکتیں کرنا، اندر سے توڑ پھوڑ مچانا، کام کو کچھ کا کچھ بنا دینا، جاسوسی کرنا، غرض سارے جتن کئے کہ سوویت یونین میں سرمایہ‌دارانہ سلسلہ پھر سے قائم ہو جائے۔ ۱۹۲۳ء میں ملک کو کافی سخت معاشی مصائب بھگتنا پڑے۔ صنعتی مال جو بازار میں آتا تھا اس کے سودے میں بڑا سنکٹ ہو گیا۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ صنعت اور زراعت کی بحالی کی رفتار میں بہت فرق پڑ گیا، پلاننگ کے کام میں بعض خرابیاں رہ گئیں، سوویت حکومت نے چیزوں کے بھاؤ مقرر کرنے میں جو پالیسی اختیار کی، صنعتی اور کاروباری انجمنوں نے اس پالیسی کی خلاف ورزی کی۔ نتیجہ یہ کہ صنعتوں کے تیار کئے ہوئے مال کی قیمتیں بہت چڑھ گئیں اور کھیتوں کی پیداوار کے بھاؤ بہت گر گئے۔ مالی دقتوں سے مزدوروں کی مزدوریاں اور ملازمت پیشہ لوگوں کی تنخواہیں رکنے لگیں۔ اوسط سے ہٹی ہوئی قیمتوں کا اثر (جنہیں ''قینچی،، کا لقب ملا تھا) یہ ہو سکتا تھا کہ صنعتی پیداوار کی بنیاد اور سکڑ جائے، صنعت میں انتشار پیدا ہو جائے اور مزدور طبقے اور کسان کا اتحاد کمزور ہو جائے۔ کمیونسٹ پارٹی اور حکومت نے ان مشکلوں کو دور کرنے کے لئے، منڈی کے سنکٹ پر قابو پانے اور بھاؤ مقرر کرنے کی پالیسی درست کرنے کے لئے فیصلہ کن تدبیریں اختیار کیں۔ صنعتوں کے تیار کئے ہوئے مال کی قیمتیں کم کی گئیں، خاص طور

پر جو روزمرہ کی ضرورت کا مال تھا ۔ سکے کی اصلاح کی گئی ـــ اکتوبر ۱۹۲۲ء میں ہی اس کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا ـــ اور اس اصلاح سے دس روبل کا نوٹ یعنی ''چروونیتس،، نافذ کیا گیا ۔ وہ تدبیریں بتائی گئیں جن سے سارے ملک میں سرکاری طور پر اور امداد باہمی کی انجمنوں کے ذریعہ تجارت کو فروغ ہو، تاکہ تجارت میں ذاتی کاروبار اور چوربازاری کرنے والوں کی قوت توڑ دی جائے ۔ یہ ایسی تدبیریں تھیں کہ ان کی بدولت محنت پیشہ لوگوں کے رہن سہن کے حالات بہتر ہوئے ۔

۱۹۲۳ء کے شروع میں ملک کی بین اقوامی صورت حال اور بگڑ گئی ۔ برطانوی وزیر خارجہ لارڈ کرزن نے ۸ مئی کو ایک الٹی میٹم دے دیا اور اس میں دھمکی دی کہ سوویت یونین میں پھر فوجی مداخلت کی جائے گی ۔ اسی مہینے سوئٹزرلینڈ میں سوویت یونین کا ایک ڈپلومیٹ وروفسکی قتل کر دیا گیا اور سوویت یونین کے خلاف امریکہ، برطانیہ، فرانس اور دوسرے ملکوں میں دوگنی قوت سے ایجی ٹیشن پھیل گیا ۔ سوویت حکومت نے سرمایہ‌دار ملکوں کی بھبکیوں کا منہ توڑ جواب دیا ۔ تراتسکی اور اس کے ماننےوالوں کو ملک کے اندرونی اور بیرونی الجھاووں سے اور لینن کی بیماری سے ایک اچھا موقع مل گیا اور انہوں نے کمیونسٹ پارٹی اور اس کی لیڈرشپ پر نئے سرے سے ہلہ بول دیا لیکن نظریاتی لحاظ سے انہیں منہ کی کھانی پڑی ۔

۲۱ جنوری ۱۹۲۴ء کو پارٹی نے اور سوویت لوگوں نے یہ جانکاہ خبر سنی کہ ولادیمیر ایلیچ لینن کا انتقال ہو گیا ـــ لینن، جنھوں نے کمیونسٹ پارٹی کی تنظیم کی ، اس کی رہنمائی کی، دنیا میں پہلی اشتراکی ریاست کی نیو رکھی، جو روسی فیڈریشن اور سوویت یونین کے عوامی کمیساروں کی کونسلوں کے صدر تھے ۔ لینن کی وفات ایک زبردست نقصان تھی، صرف سوویت لوگوں کے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا کے محنت پیشہ عوام کے لئے ۔ سوویت لوگ کمیونسٹ پارٹی کی تائید اور حمایت کرنے پر اور زیادہ کمربستہ ہو گئے اور انہوں نے عہد کیا کہ لینن کے چھوڑے ہوئے کام کو انجام تک پہنچائیں گے ۔ کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے اس موقع پر اعلان کیا کہ وہ لینن کے نام پر پارٹی کے اندر نئی بھرتی کرے گی ۔ اعلان ہونا تھا کہ چند روز میں ۲ لاکھ پچاس ہزار آدمی اور شامل ہوئے ۔ سوویت یونین کی سوویتوں کی دوسری کانگرس نے طے کیا کہ لینن کی دائمی یادگار کے طور پر انقلابی شہر پیتروگراد کا نام

بدل کر لینن گراد رکھا جائے — یہ بھی فیصلہ ہوا کہ لینن کی تمام تحریریں شائع کی جائیں اور نوجوان کمیونسٹ لیگ کا نام لینن پر رکھا جائے — سوویت یونین کا سب سے بڑا بلند مرتبہ اعزاز لینن آرڈر ۱۹۳۰ء میں جاری کیا گیا — علم و فن اور انجنیرنگ میں غیر معمولی کارنامہ پیش کرنے کے لئے لینن انعام ۱۹۲۵ء میں جاری ہوا اور لینن کا مرکزی میوزیم (یادگار خانہ) ماسکو میں ۱۹۳۶ء میں کھولا گیا —

۳۱ جنوری ۱۹۲۴ء کو سوویت یونین کی سوویتوں کی دوسری کانگرس نے پورے ملک کا آئین منظور کیا — اس پہلے آئین کی بنیاد وہ اعلان نامہ اور عہدنامہ تھا جو سوویت سوشلسٹ ریپلکوں کی یونین بناتے وقت شائع کیا گیا تھا اور جسے اس یونین کی سوویتوں کی پہلی کانگرس نے منظور کیا تھا — آئین نے سوویت یونین کی تشکیل کو بحیثیت کئی قوموں کی ایک اشتراکی ریاست کے قانونی طاقت دے دی جس کی بنیاد قوموں کی دوستی اور مساوات پر ہو — آئین کی زبردست ملکی اور غیر ملکی اہمیت تھی — اس نے سوویت یونین کے تمام محنت پیشہ لوگوں کو بہت بڑے جمہوری حقوق اور آزادیوں کی ضمانت دی اور ملک کے انتظام میں عملی حصہ لینے کی راہیں کھول دیں — تمام محنت پیشہ لوگوں کو بشرطے کہ الیکشن کے دن تک ان کی عمر ۱۸ سال ہو چکی ہو یہ حق مل گیا کہ وہ سرکاری اداروں میں نمائندے چن کر بھیجیں اور خود چنے جائیں — اس میں مرد عورت، مذہب و ملت، رنگ و نسل، قومیت اور باشندگی کی کوئی قید نہ تھی — ان حالات میں، جب بہت سخت طبقاتی جد و جہد چل رہی تھی، سوویت عملداری کو مجبور ہونا پڑا کہ وہ طبقاتی لحاظ سے مخالف لوگوں کو، یعنی کولاکوں، بیوپاریوں، تمام مذہبی رہنماؤں کو، پولیس، خفیہ اور سیاسی پولیس کے پچھلے عملے کو رائے دہندگی کے حق سے عارضی طور پر محروم رکھے —

اس دور میں سرکاری مشینری کو درست کرنے اور بہتر بنانے کا کام قومی پیمانے پر جاری رکھا گیا — ۱۹۲۴ء میں سمولینسک، ویتیبسک اور گومیل کے گبرنیاؤں (صوبوں) کے کئی ضلعے، جن میں زیادہ‌تر بیلوروس کے باشندے آباد تھے، روسی فیڈریشن کی ریپلک سے نکال کر بیلوروس سوویت سوشلسٹ ریپلک کے حوالے کر دئے گئے جس کی وجہ سے بیلوروس کی آبادی دو گنی سے زیادہ ہو گئی — مولداویہ کی بااختیار سوویت سوشلسٹ ریپلک قائم کی گئی یوکرینی

سوویت سوشلسٹ ریپبلک کا ایک جزو ہونے کی حیثیت سے ــ ۱۹۲۴ء اور ۱۹۲۵ء میں وسط ایشیا کی الگ الگ قوموں کے حساب سے ریاستی حدبندی کرنے کا کام انجام پایا اور اس طرح وسط ایشیا میں قومی ریاستیں قائم ہو گئیں ــ پہلے جہاں ترکستان کی بااختیار سوویت سوشلسٹ ریپبلک تھی اور بخارا اور خوارزم کی ریپبلکیں تھیں، ان علاقوں میں ازبک اور ترکمان آبادیوں کی اکثریت کو مدنظر رکھتے ہوئے ازبکستان اور ترکمانیہ کی سوویت سوشلسٹ ریپبلکیں قائم کر دی گئیں ــ پہلے کے ترکستان اور بخارا ریپبلکوں کے ان علاقوں میں جہاں تاجک آبادی تھی، تاجکستان کی بااختیار سوویت سوشلسٹ ریپبلک قائم ہو گئی ـــ ازبکستان کی سوویت سوشلسٹ ریپبلک کے ایک حصے کی حیثیت سے ــ پہلے کی ترکستان کی بااختیار سوویت سوشلسٹ ریپبلک کے وہ ضلعے جہاں قزاخ لوگ آباد تھے قزاخستان کی بااختیار سوویت سوشلسٹ ریپبلک میں ملا دئے گئے ــ جن ضلعوں میں قرغیز نسل کی آبادیاں تھیں ان میں قرغیزوں کا بااختیار علاقہ بنا دیا گیا اور وہ روسی فیڈریشن کا ہی ایک حصہ رہا ــ سوویت یونین کی سوویتوں کی تیسری کانگرس جو مئی ۱۹۲۵ء میں ہوئی، اس نے دونوں نئی ازبک اور ترکمان سوویت سوشلسٹ ریپبلکوں کا یونین میں شریک ہو جانا تسلیم کر لیا ــ اس کانگرس نے سوویت انتظام حکومت پر، صنعت، زراعت اور فوجوں کی تنظیم پر بھی اہم فیصلے کئے ــ فوجوں کی تنظیم کو مضبوط کرنے کے لئے ۱۹۲۴ء اور ۱۹۲۵ء میں فوجی اصلاح پر عملدآرمد ہوا ــ فوج کو حرکت میں لانے اور بھرتی کرنے کا ایک نیا سسٹم شروع کیا گیا جس نے باقاعدہ فوج اور علاقائی ملیشیا کے اصولوں کو جوڑ دیا ــ فوج اور بحری بیڑے کی انتظامی مشین کو اوپر سے نیچے تک صاف کیا گیا، اسے سادہ اور مکمل بنایا گیا ــ تربیتی اداروں کی تعداد پہلے سے کہیں زیادہ کر دی گئی ــ فوجوں کے لئے فوجی سیاسی ٹریننگ کے طریقوں کو سدھارا گیا اور سپلائی کا سسٹم ٹھیک کیا گیا ــ پہلی جنگ عظیم اور خانہ جنگی کے تجربوں پر غور کرنے کے بعد سرخ فوج کے قواعد و ضوابط اور جنگی مشق کی کتاب مرتب کی گئی ــ جنوری ۱۹۲۵ء میں سرخ فوج کے ایک ممتاز ماہر جنگ فرونزے کو سوویت یونین کی انقلابی فوجی کونسل کا صدر اور فوج اور بحری بیڑے کا عوامی کمیسار (وزیر) مقرر کیا گیا ــ

۱۹۲۴ء میں سوویت یونین نے خارجہ پالیسی کے میدان میں خاص کارنامے دکھائے ــ اس سال سوویت یونین نے برطانیہ سے (۲ فروری)، اٹلی سے (۷ فروری)،

آسٹریا سے (۲۵ فروری)، ناروے سے (۱۰ مارچ)، سویڈن سے (۱۸ مارچ)، چین سے (۳۱ مئی)، ڈنمارک سے (۱۸ جون)، میکسیکو سے (۴ اگست)، فرانس سے (۲۸ اکتوبر) اور ۱۹۲۵ء میں جاپان (۲۰ جنوری) اور دوسرے ملکوں سے سفارتی تعلقات قائم کر لئے۔ مئی ۱۹۲۵ء میں جاپانی فوجوں نے شمالی ساخالین خالی کر دیا۔ سب سے بڑھ کر امریکہ کے حکمران حلقے تھے جو سوویت یونین کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہوتے تھے اور یہی پالیسی چلاتے رہے کہ ہم سوویت یونین کو تسلیم نہیں کریں گے۔ اگست ۱۹۲۴ میں مغربی طاقتوں نے ''ڈاؤس پلان،، کے نام کی پالیسی اختیار کر لی جس کے ذریعے جرمن عسکریت کو پھر سے اٹھانا مقصود تھا۔ ''ڈاؤس پلان،، کا براہ راست سیاسی خمیازہ یہ تھا کہ ۱۹۲۵ء میں لوکارنو معاہدے ہو گئے جن کی غرض تھی سوویت یونین کے مخالفوں کا بلاک بنانا۔ سوویت ڈپلومیسی لوکارنو معاہدے کے اس پہلو کو کمزور کرنے میں بڑی حد تک کامیاب ہو گئی جو سوویت یونین کے خلاف پڑتا تھا۔ اور وہ اس طرح کہ سوویت — جرمن معاشی معاہدہ (۱۲ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو) کر لیا گیا، اس کے بعد ۱۷ دسمبر ۱۹۲۵ء کو ترکی سے دوستی اور غیر جانب داری کا معاہدہ ہوا۔ پھر ۲۴ اپریل ۱۹۲۶ء کو جرمنی سے ایک دوسرے پر جارحانہ کارروائی نہ کرنے اور غیرجانبدار رہنے کا معاہدہ ہو گیا۔ سوویت ریاست کی بین اقوامی پوزیشن کا مضبوط ہو جانا نتیجہ تھا اس امن پسند خارجہ پالیسی کا جو سوویت حکومت نے اختیار کی۔

بحالی کے دور کے نتائج

۱۹۲۵ء میں بحالی کا دور حتم ہونے لگا۔ اس سال سوویت یونین کی بڑی بڑی صنعتوں نے جنگ سے پہلے (۱۹۱۳ء) کے مقابلے میں ۷۵ فیصدی پیداوار دی، زراعت ۸۷ فیصدی تک آ گئی۔ صنعت و تجارت میں اشتراکی سیکٹر کا حصہ بڑھ گیا اور شروع کے پنچائتی اور سرکاری فارم بڑھنے اور پھلنے پھولنے لگے۔ ۱۹۲۴ء میں قومی معیشت میں اشتراکی حصہ اتنا تھا کہ کل صنعتی پیداوار کا ۷۶٫۳ فیصدی، کل زراعتی پیداوار کا ۱٫۵ فیصدی اور خوردہ تجارت کا ۴۷٫۳ فیصدی۔ قومی آمدنی پہلے سے بڑھی تھی۔ ۱۹۲۱ء میں وہ جنگ سے پہلے کی نسبت سے ۳۸ فیصدی تھی تو اب ۱۹۲۶ء میں ۱۰۳

فیصدی تک پہنچ گئی تھی — محنت پیشہ لوگوں کی مادی حالت بھی سدھری تھی — ۱۹۲۵ء میں صنعتی مزدوروں کی اوسط مزدوری جنگ سے پہلے کی نسبت سے ۹۴ فیصدی ہو گئی تھی اور صنعت کی بعض شاخوں میں اس سے بھی بڑھ گئی تھی (مثلاً کپڑا ملوں میں مزدوری ۱۹۱۳ء کے مقابلے میں ۱۶ فیصدی بڑھ گئی، کیمیکل صنعت میں ۲۰ فیصدی، غذائی سامان کی صنعت میں ۴۶ فیصدی) — کارخانوں اور دفتروں میں کام کرنےوالوں کی تعداد بھی بڑھ گئی — ۱۹۲۵ء ختم ہوتے ہوتے ۴۲ لاکھ ۵۰ ہزار ۶ سو آدمی، یعنی جنگ سے پہلے کے تقریباً ۹۱ فیصدی برسر روزگار تھے — پیداوار کے میدان میں مزدور طبقے کی سرگرمی بھی بڑھی — بحالی کے پانچ برسوں کے دوران محنت کی قوت پیداوار ڈھائی سو فیصدی ہو گئی — اس معاملے میں مزدوروں کی کانفرنسیں بہت کارگر ثابت ہوئیں جو پیداوار کے سوال پر ۱۹۲۳ء سے شروع ہو چکی تھیں — کارخانے یا محکمے کے تمام کام کرنےوالے ان کانفرنسوں میں شریک ہوتے تھے تاکہ پیداوار بڑھانے اور اوپر کی لاگت وغیرہ کم کرنے کے سوالوں اور طریقوں پر تبادلہ خیال کریں — اس قسم کی کانفرنسیں لینن گراد کے آگے بڑھے ہوئے مزدوروں کی پیش قدمی سے شروع ہوئیں — تہذیبی میدان میں بھی جو کام ہوا، بہت بڑا ہوا — ابتدائی اور ثانوی اسکولوں میں طالب علموں کی تعداد دس سال پہلے ۹۶ لاکھ ۵۰ ہزار تھی، اور اب ۲۶ — ۱۹۲۵ء میں ایک کروڑ ۲ لاکھ ۸۹ ہزار ہو گئی — ۲۶ دسمبر ۱۹۱۹ء کو جب بالغوں میں سے جہالت دور کرنے کا فرمان جاری ہوا، اس کے دو سال بعد فروری ۱۹۲۲ء میں جہالت کے خاتمے پر کل روس کانگرس ہوئی تو اس درمیانی مدت میں پچاس لاکھ آدمیوں کو لکھنا پڑھنا سکھایا جا چکا تھا — اس کام میں بڑا اہم رول انجام دیا ''جہالت مردہ باد سوسائٹی،، نے اور ''جہالت کے خاتمے کے لئے کل‌روس ہنگامی کمیشن،، نے، جو تعلیم کے عوامی کمیسریت (وزارت تعلیم) نے ۱۹۲۰ء میں مقرر کیا تھا — اعلی تعلیم کے اسکولوں میں طالب علموں کی تعداد جہاں ۱۹۱۳ء میں ایک لاکھ بارہ ہزار تھی، اب ۱۹۲۵ء میں ایک لاکھ ۶۲ ہزار ہو گئی — ۱۹۲۵ء میں گیارہ سو بیس اخبار نکلنے لگے تھے جن کی تعداد اشاعت کل ملا کر ۸۰ لاکھ تھی اور یہ تعداد انقلاب اکتوبر سے پہلے کے مقابلے میں تین گنی تھی — اس وقت تک ملک میں ۳۲ ہزار سے زیادہ پبلک استعمال کے ادارے قائم ہو چکے تھے جن میں کلب، عوامی گھر، چھوٹے چھوٹے مطالعہ

گھر وغیرہ شامل تھے اور سترہ ہزار ۸ سو ہر قسم کی لائبریریاں موجود تھیں — نئے حالات میں یہ مسئلہ چھڑا ہوا تھا کہ سائنسی، ادبی اور فنی کام کو بالکل دوسرے سانچے میں ڈھلنا چاہئے —



وولخوف ندی پر پن بجلی اسٹیشن بنایا جا رہا ہے — ۱۹۲۵ء

مزدوروں اور کسانوں کے مادی اور تہذیبی حالات بہتر ہوجانے سے محنت اور سیاست دونوں کی سرگرمی کافی بڑھ گئی — مزدور طبقے اور کسان کا اتحاد اور ٹھوس ہوا، پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ اور مضبوط ہوئی اور کمیونسٹ پارٹی کا وقار، اس کا اثر عوام میں اور سوویت یونین کا وقار و اثر ساری دنیا کے معاملات میں پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گیا — یہ دور ایسا تھا جس میں دو طرح کے استحکام چل رہے تھے — سوویت یونین اپنے حالات کو مضبوط و مستحکم کر رہا تھا اور سرمایہ‌دار دنیا اپنا عارضی اور جزوی استحکام کر رہی تھی — ان دونوں نظاموں کے درمیان مقابلے میں اشتراکیت کی سرزمین نے سرمایہ‌داری نظام پر اپنی سبقت اور خوبی کے شروع شروع کے نتیجے دکھا دئے —

ملک کی اشتراکی صنعت کاری اور زراعت کا پنچائتی ہونا۔ سوویت یونین میں سوشلزم کی فتح (۱۹۲۶ء — ۱۹۴۰ء)

اشتراکی صنعت کاری کا آغاز

۱۹۲۶ء تک پہنچتے پہنچتے ملک کی قومی معیشت بڑی حد تک اسی سطح کو پہنچ گئی تھی جہاں وہ جنگ سے پہلے تھی۔ یہ درجہ تھا تو بہرحال زارشاہی روس کا ہی، یعنی ایسے ملک کا جو معاشی اور ٹکنیکی لحاظ سے پس ماندہ زرعی ملک تھا۔ رقبے کے لحاظ سے روس دنیا کے تمام ملکوں میں اول تھا اور آبادی کے لحاظ سے چین اور ہندستان کے بعد تیسرے نمبر پر۔ لیکن صنعتی پیداوار کے لحاظ سے دنیا میں پانچویں نمبر پر اور یورپ میں چوتھے درجے پر تھا۔ آہنی دھاتوں اور غیر آہنی دھاتوں کی پیداوار میں، کوئلے، تیل اور بجلی کی پیداوار میں روس بڑی بڑی سرمایہ‌دار ریاستوں سے بہت پیچھے تھا۔ ملک میں نہ تو ٹریکٹر بنانے کی صنعت تھی، نہ موٹر کی، نہ ہوائی جہاز کی، نہ مشینی اوزار بنانے کی صنعتیں۔ کیمیائی صنعت تھوڑی بہت تھی لیکن جہاں تھی وہیں پڑی ہوئی تھی۔ ملک کی کل پیداوار کا دو تہائی حصہ کھیتوں سے آتا تھا اور مصنوعات کی کل پیداوار صرف ایک تہائی سے کسی قدر زیادہ تھی۔ مغربی سرمایہ‌دار ملکوں میں صنعت اور زراعت کو جتنی جدید قسم کی مشینری مہیا تھی اس کے مقابلے میں روسی صنعت اور زراعت کو بہت ہوگی تو کوئی دس یا بیس فیصدی میسر ہوگی۔ سوویت عوام کو ایک فوری مسئلے کا سامنا تھا: اس پچھڑے ہوئے زرعی ملک کو ترقی یافتہ صنعتی اشتراکی طاقت میں بدل دینا۔ اشتراکیت کی یہی ایک مادی بنیاد بن سکتی تھی کہ ملک میں طاقتور مشینی صنعت ایسی ہو جو پرانے کاشتکاری طریقوں کو بدل سکے۔ کمیونسٹ پارٹی نے لینن کے اس نظریے کی رہنمائی میں، جو بڑی مشینی صنعت (مشین سازی) اور بجلی کرن کی جامع ترقی پر لکھا گیا تھا، عوام کے سامنے یہ فریضہ رکھا کہ ہمارا سب سے اہم اور بڑا فریضہ بھاری

صنعت بنانا ہے۔ اسی کی بدولت سارے ملک کی قومی معیشت کی ایک مضبوط بنیاد قائم ہوگی، ملک کی حفاظت کی صلاحیت بڑھے گی اور اسی کے ساتھہ ساتھہ یہ اس کا ذریعہ بنے گی کہ محنت پیشہ لوگوں کا معیار زندگی لگاتار بہتر ہوتا چلا جائے۔ تراتسکی اور ان کے ماننےوالوں نے اور پھر ان لوگوں نے بھی، جو داھنے بازو کے موقع پرست تھے، اور جنھوں نے لینن کے اس نظریے کی مخالفت کی تھی کہ کسی ایک ملک میں بھی اشتراکیت فتحیاب ہو سکتی ہے، ملک کو صنعتی بنانے کے سلسلے میں کمیونسٹ پارٹی کی لائن کی مخالفت کی۔ ان لوگوں نے خود جو پالیسی سوچی تھی اگر وہ اختیار کی جاتی تو لازمی تھا کہ ملک میں سرمایہ داری پھر بحال ہو جائے۔ کمیونسٹ پارٹی نے مرکزی کمیٹی کی رہنمائی میں ان بے ھمتوں کو نظریے میں شکست دی، لینن کی لائن کا علم اونچا رکھا اور ڈٹ کر آگے بڑھی کہ ملک کو صنعتی بنایا جائے اور اشتراکیت کی تعمیر کی جائے۔

کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی چودھویں کانگرس نے، جو دسمبر ۱۹۲۵ء میں ہوئی، عوام کے سامنے یہ فریضہ رکھا کہ ملک کی اشتراکی صنعت کاری ہو جانی چاھئے، اشتراکیت کی مادی اور ٹکنیکی بنیاد تیار ہونی چاھئے اور سوویت یونین کو ایک ایسی اشتراکی طاقت میں ڈھال دینا چاھئے جو سرمایہ‌دار ملکوں سے معاشی لحاظ سے بالکل آزاد اور بےنیاز ہو۔ ملک کو صنعتی بنانے سے جو ٹھوس مسئلے حل کرنے تھے وہ یہ تھے کہ: پرانی فیکٹریوں میں نئی مشینیں فٹ کر دی جائیں، پرانے روس میں صنعت کی جن شاخوں کا پتہ نہ تھا وہ کھولی جائیں، انجنیرنگ، مشینی اوزار، موٹر، کیمیکل اور دھاتوں کی صنعت قائم کی جائے، بجلی گھروں کے لئے موٹر اور ضروری سامان بنایا جائے، کچا لوھا اور کوئلے نکالنے کا کام اور بڑھایا جائے، فوجی ضروریات کی ایک نئی صنعت قائم کی جائے تاکہ ملک کی فوجی صلاحیت بڑھے، ٹریکٹر اور کاشتکاری کی دوسری مشینری تیار کرنےوالے کارخانے لگائے جائیں تاکہ چھوٹے چھوٹے لاکھوں غریب کھیتوں کو بڑے پیمانے کے پنچائتی فارموں میں بدلنے کی جو مادی اور مشینی بنیاد لازم ہے، وہ تیار ہو جائے۔ ٹکنیک میں اور معاشی لحاظ سے ملک کے پس ماندہ ہونے کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ باھر کی جارحانہ سامراجی طاقتوں کی مداخلت کا ہر وقت اندیشہ لگا رھتا تھا، سوویت ریاست کو بہت تیزرفتاری کے ساتھہ صنعتی ترقی دینا اولین ضرورت بن گیا تھا۔ سرمایہ‌دار ریاستوں کے

بر خلاف جنھوں نے عام طور سے ھلکی صنعتوں کو بڑھا کر اپنے ملک کی صنعت کاری شروع کی، سوویت یونین نے بھاری صنعت کو اٹھانے سے یہ کام شروع کیا —

ان تمام معاشی گتھیوں کو سلجھانے میں بہت سی سخت دشواریوں کا سامنا تھا — اول اور سب سے مقدم تو یہی کہ وہ بےحساب سرمایہ کہاں سے لایا جائے جو صنعت کاری میں لگانے کے کام آئے — قومی معیشت میں اختیارات کی کنجی ھر جگہ اشتراکی ریاست کے ھاتھہ میں تھی مثلاً کارخانے، زمین، ٹرانسپورٹ، بینک، غیرملکی تجارت وغیرہ اور اس کی بدولت گورمنٹ کو وہ سرمایہ اکٹھا کرنے کا موقع مل سکا جو صنعتیں قائم کرنے کے لئے ضروری تھا — کمیونسٹ پارٹی اور حکومت نے عوام کی سیاسی سرگرمی اور محنت کا ذوق بیدار کیا اور ان کی کوششیں اس طرف لگا دیں کہ کفایت شعاری کا بندوبست کیا جائے، محنت کی قوت پیداوار زیادہ ھو اور تیاری پر لاگت کم آئے — سوویت یونین کی سوویتوں کی چوتھی کانگرس نے (جو ۱۸ سے ۲۶ اپریل ۱۹۲۷ء تک چلتی رھی) سوویت ریاست کی معاشی ترقی کو اور آگے بڑھانے کے لئے اور مضبوط بنانے کے لئے اور قومی معاشی ترقی کے پہلے پانچ سالہ پلان کی وضاحت کرنے کے لئے اہم فیصلے کئے —

۱۹۲۶ — ۲۷ء کے مالی سال میں سوویت حکومت نے صنعتی تعمیر کی مد میں سو کروڑ سے زیادہ روبل الگ کر دئے — جو صنعتی کاروبار اشتراکی انداز میں شروع کئے گئے تھے انہیں پوری طرح بحال کیا گیا، ان میں سے بعض کو پھر سے بنایا گیا، بڑھایا گیا — نئے کارخانے، بجلی گھر قائم ھوئے، کانیں اور دھات پگھلانے کی بھٹیاں بنائی گئیں — ''گوئل رو،، پلان کو کامیابی کے ساتھہ انجام تک پہنچایا جا رھا تھا — وہ بجلی گھر جنھوں نے کرنٹ دینا شروع کر دیا تھا ان میں یہ نام آتے ھیں: شاتورا (دسمبر ۱۹۲۵ء)، تاشقند اور یریوان (۱۹۲۶ء)، وولخوف پن بجلی گھر (دسمبر ۱۹۲۶ء) — اکتوبر ۱۹۲۶ء میں گورمنٹ نے دریائے دنیپر پر بجلی پروجیکٹ کی منظوری دے دی — اسی سال روستوف بر دون شہر میں ایک فیکٹری بننا شروع ھو گئی جہاں سے کاشتکاری کی ضرورت کی مشینری بن کر نکلنی تھی — ۱۹۲۷ء میں ترکستان اور سائبیریا کو ملانے والی ریلوے لائن کی تعمیر کا کام شروع ھوگیا — چودہ سو کلومیٹر لمبی یہ لائن سائبیریا کی اس سرزمین کو، جو اناج اور لکڑی دینےوالی ھے، وسط ایشیا کے کپاس پیدا کرنے والی پٹی سے ملانے کے لئے بنائی جا رھی تھی —

سوویت عملداری کی دسویں سال گرہ ۱۹۲۷ء میں منائی گئی — سوویت یونین کی مرکزی انتظامیہ کمیٹی کے جوبلی سیشن میں (جو ۱۵ سے ۲۰ دسمبر ۱۹۲۷ء تک لینن گراد میں چلتا رہا) تاریخی کامیابیوں کا حاصل سامنے رکھا گیا — معلوم ہوا کہ ان دس برس میں سوویتوں کی سرزمین نے غیرمعمولی میدان مارے هیں — صنعتی پیداوار کی میزان ۱۹۱۳ء کے مقابلے میں گیارہ فیصدی بڑھ چکی تھی — سوویت مشین‌ساز صنعت نے جنگ سے پہلے کی نسبت سے ۳۳ فیصدی زیادہ پیداوار دکھائی تھی اور دیسی کارخانوں سے نکلے ہوئے ٹریکٹر، لاریاں، ٹینک اور ہوائی جہاز آ گئے تھے — ۱۹۲۷ء میں سوویت بجلی گھروں کی گنجائش انقلاب سے پہلے کے مقابلے میں ڈھائی گنا بڑھ چکی تھی — قومی معیشت میں صنعتوں کا تناسب ۱۹۲۵ء میں ۳۴ فیصدی تھا اور اب دو سال بعد ۴۲ فیصدی هو گیا تھا — ۱۹۲۸ء میں ملک کی کل صنعتی پیداوار میں سے اشتراکی سیکٹر کا حصہ ۸۲٫۴ فیصدی تھا اور خوردہ پھٹکر تجارت میں ۷۶٫۴ فیصدی — صنعت‌کاری کے پہلے ہی سال بھاری صنعتوں میں ۱۸ فیصدی کا اضافہ ہوا — ۱۹۲۸ء میں کارخانے کے اور دفتروں کے ملازمین کی تعداد ایک کروڑ آٹھ لاکھ پہنچ گئی — کسی بھی سرمایہ‌دار ملک نے کبھی صنعتی ترقی کی ایسی تیزرفتار نہیں پائی — یہ ثبوت تھا اس بات کا کہ اشتراکی نظام سرمایہ داری نظام سے کہیں برتر اور بہتر ہے — اس عرصے میں جو کامیابیاں حاصل ہوئیں انہوں نے ثابت کر دیا کہ صنعت میں ''کون جیتے گا؟'' کا سوال اشتراکیت کے حق میں فیصل هو چکا ہے — ذاتی سرمایہ بھی تجارت کے میدان سے تیزی کے ساتھ سکڑتا جا رہا تھا — ۱۹۲۴ء کی پھٹکر تجارت میں جہاں پرائیویٹ سرمایہ ۵۲٫۷ فیصدی تھا اب چار سال بعد ۲۳٫۶ فیصدی رہ گیا اور تھوک بیوپار میں ۹٫۴ فیصدی سے گر کر اس کی جگہ ۵ فیصدی رہ گئی — ۲۷—۱۹۲۶ء میں چھوٹے اور اوسط درجے کی کاشت سے ۴ سو کروڑ پوڈ اناج حاصل ہوا — انقلاب سے پہلے اس میں ڈھائی سو کروڑ پوڈ هوتا تھا — کولاکوں کے یہاں کاشت نے ۶۱ کروڑ ۷۰ لاکھ پوڈ اناج پیدا کیا جس میں سے ۱۲ کروڑ ۶۰ لاکھ بازار میں لایا گیا — پنچائتی اور سرکاری فارموں نے ۸ کروڑ پوڈ اناج پیدا کیا جس میں سے ۳ کروڑ ۷۸ لاکھ پوڈ بازار میں لایا گیا —

۱۹۲۷ء میں بین‌اقوامی صورت حال خراب هو گئی — برطانیہ کی کنزرویٹو (قدامت پرست) گورمنٹ کی مرضی سے (اس وقت بولڈوین اور چمبرلین وزیر تھے) لندن میں ۱۲

مئی کوسوویت تجارتی کمپنی (Arcos) پر چھاپہ پڑا اور اس کے بعد برطانوی گورمنٹ نے سوویت یونین سے سفارتی اور تجارتی تعلقات توڑ لئے (۲۷ مئی کو) — پیکنگ میں سوویت سفارت خانے پر اور شنگھائی اور ٹینٹسین میں سوویت قنصل خانے پر باقاعدہ حملے کئے گئے اور ۷ جون کو پولینڈ میں سوویت سفیر وائکوف کا وارسا شہر میں قتل ہو گیا— ملک کے اندر مخالفانہ طاقتیں سرگرمی دکھانے لگیں — تراتسکی کے حامیوں نے سوویت اقتدار کے خلاف پس پردہ کارروائیاں شروع کر دیں — کمیونسٹ پارٹی نے تراتسکی کے حامیوں کو نظریے میں بھی اور پارٹی کی تنظیم میں بھی شکست دی اور انھیں پارٹی کی صفوں سے خارج کر دیا—

سوویت یونین کے پہل کرنے سے ترکی اور جرمنی کے ساتھ جس قسم کے معاہدے ہو چکے تھے کہ غیر جانبدار رہینگے اور ایک دوسرے کے خلاف جارحانہ کارروائی نہیں کرینگے، ایسے ہی عہدنامے افغانستان سے (۳۱ اگست ۱۹۲۶ء کو)، لیتھوینیا سے (۲۸ ستمبر ۱۹۲۶ء کو) اور ایران سے (پہلی اکتوبر ۱۹۲۷ء کو) ہو گئے— ۱۹۲۷ء میں سوویت یونین کے ایک وفد نے پہلی بار ترک اسلحہ کانفرنس کے تیاری کمیشن کی کارروائی میں حصہ لیا اور ایک تجویز کا خاکہ پیش کیا کہ ہمہ گیر، مکمل اور فوری ترک اسلحہ ہونا چاہئے—

زراعت کو پنچائتی بنانے کا پروگرام

کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی پندرھویں کانگرس نے جو دسمبر ۱۹۲۷ء میں ہوئی، خلاصہ کرکے بتایا کہ اشتراکی صنعت کاری کی کوششوں کے شروع کے نتیجے کیا ھیں اور طے کیا کہ آئندہ اشتراکی ترقی کا راستہ کیا ہوگا— ساتھ ھی پہلے پانچ سالہ پلان کے لئے ھدایات جاری کر دیں — اشتراکی صنعت کاری کی راہ میں جو کامیابیاں ہوئی تھیں ان سے ظاھر ہوا کہ جن صنعتوں میں اشتراکی پیداواری تعلقات قائم ہو گئے تھے، ان میں پیداوار قاعدے سے برابر بڑھتی چلی گئی (یا کہا جا سکتا ھے کہ پیداوار در پیداوار کا سلسلہ پھیلتا گیا) — ترقی کرنے میں صنعت آگے گئی اور زراعت بہت پیچھے رہ گئی اور ملک کی بڑھتی ہوئی ضرورتیں پوری نہ کر سکی— دیہات میں اس وقت کوئی ڈھائی کروڑ چھوٹی موٹی کاشتکاریاں موجود تھیں جن میں بڑی تعداد ایسی تھی

جو پیداوار بڑھانا تو الگ رہا، خود اپنی ضرورت بھی مشکل سے پورا کر سکتی تھیں — اگرچہ ۱۹۲۷ء میں اناج کی پیداوار جنگ سے پہلے کے برابر ہو گئی تھی لیکن جتنا غلہ منڈی میں آیا وہ جنگ سے پہلے کی مقدار سے کوئی چوتھائی کے قریب تھا — اس کے کارن شہروں کو اور فوج کو غلے کی سپلائی میں کھنڈت پڑی اور خطرہ پیدا ہو گیا کہ ملک کی اشتراکی صنعت کاری میں خلل پڑیگا — ظاہر تھا کہ قومی معیشت کی ان دونوں شاخوں یعنی اشتراکی صنعت اور نجی کاشتکاری میں، سخت تضاد پایا جاتا تھا — سوویت عملداری اور اشتراکی تعمیر دو بالکل ھی مختلف بنیادوں پر مسلسل کھڑی نہیں رہ سکتی تھیں —— کہ بڑے پیمانے کی اشتراکی صنعت بھی رہے اور چھوٹی موٹی ذاتی یا نجی کاشتکاری بھی رہے جو سرمایہ داری عناصر کو جنم دیتی تھی — لوگوں کے اپنے الگ الگ بکھرے ہوئے چھوٹے کھیت اس میں رکاوٹ ڈالتے تھے کہ موجودہ زمانے کی اور اعلی درجے کی مشینوں کو استعمال کیا جا سکے اور سائنسی طریقے کی کاشتکاری پھیلائی جا سکے — اور وہ اس قابل بھی نہیں تھے کہ زراعتی پیداوار بڑھا سکیں — لینن نے اس دشواری سے نبٹنے کا راستہ دکھا دیا تھا اپنے اس پلان میں جو امداد باھمی کے لئے بنایا گیا تھا اور جس میں یہ تدبیر دی گئی تھی کہ چھوٹی چھوٹی کاشتکاریوں کو ملا کر بڑے اشتراکی زراعتی فارموں میں ڈھال دیا جائے، یعنی پنچائتی فارم بنائے جائیں — یہ بات ناممکن تھی کہ ایک مضبوط معاشی بنیاد رکھنے والی اشتراکیت قائم ہو جائے مگر وہ زراعت پنچائتی طریقے سے کوری رہے — اور یہ ناممکن تھا کہ ایسا کئے بغیر کروڑوں کسانوں کو غریبی، مفلسی اور جہالت سے نکال لیا جائے —

کمیونسٹ پارٹی کی پندرھویں کانگرس نے وہ راہ دکھائی جس سے کاشتکاریوں کو پنچائتی بنانے کا عمل انجام دینا تھا — ایک پلان کا خاکہ تیار ہوا کہ پنچائتی کاشتکاریوں کو ملک بھر میں کیسے پھیلایا جائے اور انہیں کس طرح مضبوط کیا جائے اور کولاکوں کے خلاف اور کیا تدبیریں کی جائیں — اشتراکی تعمیر کا کام شہروں میں بھی اور دیہات میں بھی تیز سے تیزتر ہوتی ہوئی طبقاتی جد و جہد میں ہوا — کولاکوں نے اپنا ضرورت سے فاضل اناج سوویت سرکار کے ہاتھہ بیچنے سے انکار کر دیا اور اناج کے ذخیروں کی تحصیل وصول میں بڑی سخت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا — جنوری ۱۹۲۸ء میں اناج کا خسارہ بڑھتے بڑھتے ۱۲ کروڑ ۸۰ لاکھہ پوڈ تک پہنچ گیا — سوویت عملداری نے غریب

کسان پر پورا بھروسہ کیا، اوسط درجے کے کاشتکار سے ساتھ دینے کا مضبوط عہد باندھا (یہی کاشتکار محنت پیشہ کسانوں میں بڑی تعداد رکھتا تھا) اور کولاکوں پر دھاوا بول دیا — کولاکوں کے سلسلے میں ہنگامی اور سخت تدبیریں اختیار کی گئیں مثلاً ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۰۷ میں درج تھا کہ کولاکوں کے ہاتھہ میں اور نفع خوروں کے قبضے میں ضرورت سے زائد جتنا اناج ہو وہ عدالت کے حکم سے ضبط کیا جا سکتا ہے، اس میں سے ۲۵ فیصدی غریب کسانوں کو دیا جاتا تھا —

بوخارین اور ریکوف کے داھنے بازو والے موقع پرست گروپ نے جو کمیونسٹ پارٹی کے خلاف تھا، کولاکوں کے سلسلے میں ان غیر معمولی کارروائیوں کو اور کاشتکاری کو پنچائتی بنانے کے متعلق پارٹی کی لائن کو غلط قرار دیا، اس کی مخالفت کی — ان پست ہمتوں نے اس پر بھی زور دیا کہ صنعتی ترقی کی رفتار کم کرنی چاھئے، پنچائتی اور سرکاری فارم بنوانے کی تنظیم گھٹانی چاھئے اور مطالبہ کیا کہ حکومت کو تجارت کے معاملے میں خاص طور پر دخل نہ دینا چاھئے — اس موقع پرست گروپ کو نظریے کے میدان میں شکست ہوئی —

۱۹۲۸ء میں دونباس کے کوئلے کی کانوں میں شاختی کے مقام پر پرانے ماھرین کی ایک بڑی توڑ پھوڑ کرنے والی جماعت پکڑی گئی — ان کا تعلق پھلے کے کان مالکوں سے تھا، جو روسی سرمایہ‌دار بھی تھے اور بدیسی بھی اور جن کا تعلق غیر ملکی جاسوسوں کی تنظیم سے بھی تھا — اس گروپ نے اشتراکی صنعت کی ترقی کو روکنے کی کوشش کی — اندر سے توڑ پھوڑ مچانے والوں نے کانوں میں کھدائی کا کام غلط کرایا تاکہ کوئلہ کم نکلے، مشینیں بگاڑ دیں، ھوا اور روشنی کا انتظام خراب کر دیا، اوپر سے چھت گروانے کی، دھماکوں سے اڑا دینے کی، آگ لگا کر کان کو، فیکٹریوں کو، بجلی گھروں وغیرہ کو تباہ کرانے کی حرکتیں کیں — ان سازشیوں کو عدالت کے سامنے لایا گیا اور جو سزا انہیں ملنی چاھئے تھی، ملی —

کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے پارٹی کی شاخوں سے اور مزدوروں سے کہا کہ وہ شاختی کے اس واقعے سے عبرت حاصل کریں اور جتایا کہ کارخانوں وغیرہ کے جو بالشویک مینجر ھیں انہیں چاھئے کہ پیداوار کی ٹکنالوجی خود اچھی طرح سیکھہ لیں، اس پر قابو پالیں — اور اس کے لئے لازمی تھا کہ مزدور

طبقے کے اندر سے ٹکنیکل ماہرین تیار کرنے کے لئے ان کی ٹریننگ تیز کر دی جائے — اسی کے ساتھ مرکزی کمیٹی نے تمام محنت پیشہ لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے آپ پر خود تنقید کرنے کے اصول کو زیادہ سے زیادہ استعمال کریں تاکہ کمیونسٹ پارٹی کے کام میں، معاشی تنظیموں کے کام اور دوسرے اداروں میں کوتاہیوں اور خرابیوں کی حقیقت کھلے — اس سلسلے میں مرکزی کمیٹی کے مینی‌فسٹو میں لکھا تھا جو ''پارٹی کے تمام ممبروں اور تمام مزدوروں کے نام،، جون ۱۹۲۸ء میں شائع کیا گیا کہ ''کچھ پروا نہیں تنقید کس پر ہوتی ہے — مگر تنقید اوپر سے نیچے تک اور نیچے سے اوپر تک ہونی چاہئے —،،

پہلا پانچ‌سالہ پلان (۱۹۲۹ء سے ۱۹۳۲ء تک) — اشتراکیت کی معاشی بنیادیں پڑنا

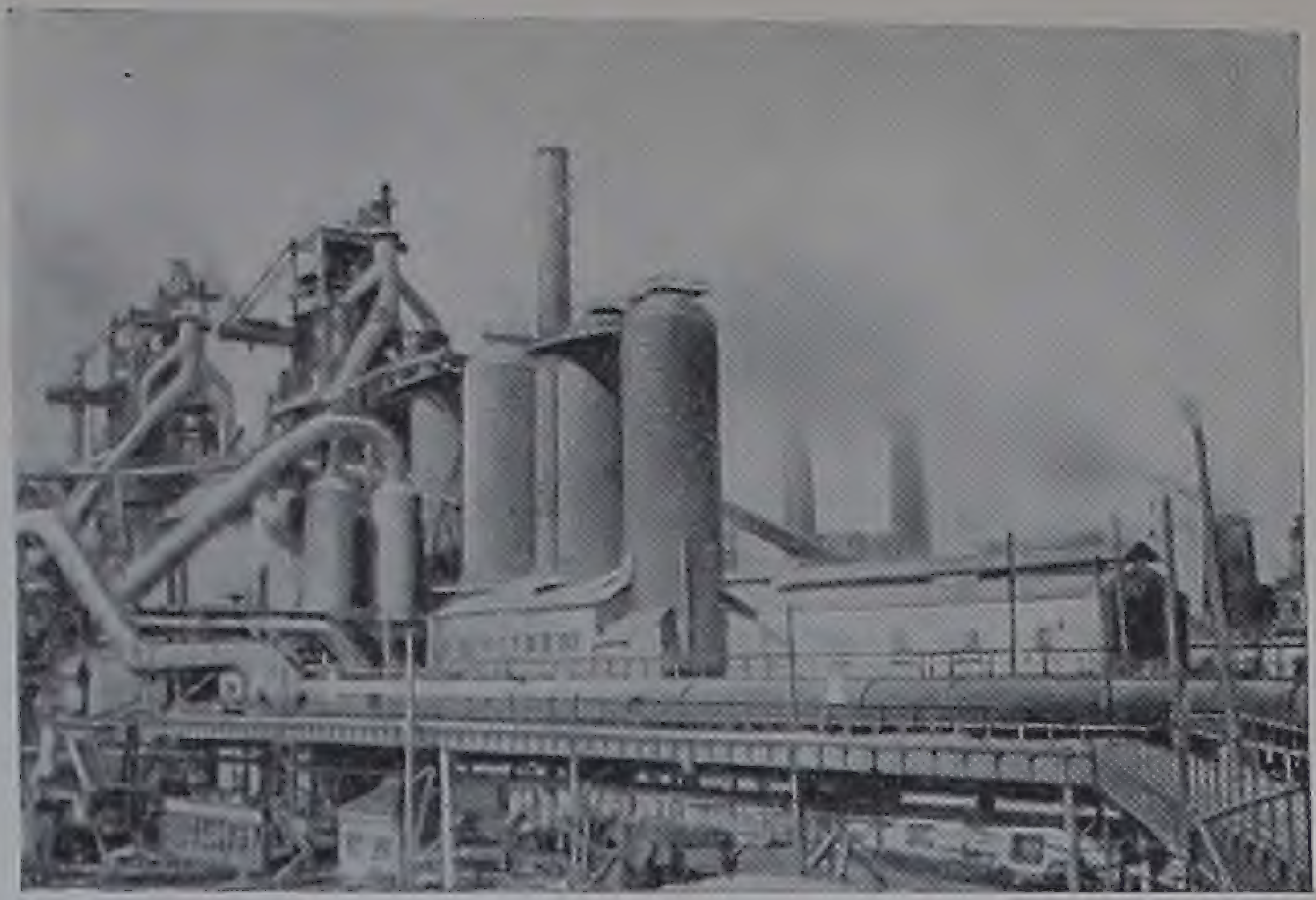
قومی معیشت کی ترقی کے لئے پہلا پانچ سالہ پلان جو مئی ۱۹۲۹ء میں سوویت یونین کی سوویتوں کی پانچویں کانگرس نے پاس کیا، وہ اشتراکی سماج کی معاشی بنیادیں قائم کرنے کا ایک ٹھوس پروگرام تھا — اس پلان کا بنیادی فریضہ یہ تھا کہ ملک میں خوب مضبوط بھاری صنعت قائم کی جائے، ایسی صنعت جو اشتراکی لائنوں پر نہ صرف صنعت اور ٹرانسپورٹ کو نئے سرے سے تیار اور کھڑا کر سکے بلکہ زراعت کو بھی — پہلے پانچ سالہ پلان کو عملی شکل دینے کے لئے قومی معیشت میں جو رقم لگائی جانی تھی وہ ۱۹۰۰ء کی قیمتوں کے حساب سے ۶۱ ارب ساٹھ کروڑ روبل تک پہنچتی تھی — پہلے پانچ سالہ پلان کا اندازہ یہ تھا کہ اشتراکی معیشت کی بنیاد اسی پر ہے کہ سب سے اول بھاری صنعت کو ہر طرف سے ترقی دی جانی چاہئے — تمام صنعت میں لگانے کے لئے جتنی رقم رکھی گئی اس میں بھاری صنعت کا حصہ ۷۸ فیصدی تھا — صنعت کی مجموعی پیداوار میں ۱۳۰ فیصدی کا اضافہ کیا گیا تھا، بھاری صنعت کی پیداوار میں ۲۳۰ فیصدی کا، مشین سازی میں ۲۵۰ فیصدی اور بجلی میں ۳۰۰ فیصدی کا — لوہا پگھلانے کی صنعت جو ۱۹۲۷ء، ۱۹۲۸ء میں صرف ۳۰ لاکھ ٹن لوہا دے رہی تھی اسے پانچ سال بعد ایک کروڑ ٹن تیار کرنا تھا، کوئلہ کی پیداوار ساڑھے تین کروڑ سے بڑھا کر ساڑھے سات کروڑ ٹن اور تیل کی

پیداوار ایک کروڑ پندرہ لاکھ سے ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن تک لے جانی تھی۔ زراعت میں بھی اسی طرح کافی ترقی کرنی تھی اور اس کے لئے پنچائتی اور سرکاری فارموں کو ہر طرف سے بڑھانا پلان میں شامل تھا۔

کمیونسٹ پارٹی کی سولھویں کانفرنس جس نے پہلے پانچ‌سالہ پلان کی اپریل ۱۹۲۹ء میں منظوری دی، اس نے تمام محنت پیشہ لوگوں سے اپیل کی کہ وہ خوب وسیع اشتراکی مقابلے کا سامان کریں۔ جب پلان انجام دیا جا رہا تھا ان برسوں میں اشتراکی مقابلے کا لوگوں کے دلوں پر سکہ بیٹھہ گیا اور اس کی بدولت مزدور طبقہ اپنی تخلیقی سرگرمیاں دکھا سکا۔ سرگرمی کے اس مقابلے کی سب سے خاص صورت یہ تھی کہ ''اودارنک'' تحریک چھڑ گئی۔ ''اودارنک'' یا سب سے تیز رفتار کام کرنے والوں کی تحریک میں حصہ لینے والے وہ لوگ تھے جو اشتراکی مقابلے میں بے غرضی سے، بےجگری سے پیداوار کی اونچی سے اونچی رفتار کو دوسروں کے لئے مثال بنا کر رکھہ دیتے اور پھر دوسرے بھی ان کی ریس کرتے۔

سوویت عوام نے پلان کو پورا کرنے کے لئے بڑے جوش و خروش سے قدم بڑھایا۔ اس راہ میں بے پناہ دشواریوں کا سامنا تھا اور ان دشواریوں پر قابو پانے میں بڑی سے بڑی قربانیاں دینی پڑیں۔ دنیپر کا پن بجلی اسٹیشن، روستوف کا زراعتی مشینری بنانےوالا کارخانہ، ماسکو اور گورکی شہروں میں موٹر ساز کارخانے، کراماتورسک اور گورلوفکا کے کارخانے، اورال کا بھاری مشین ساز کارخانہ، بیریزنیکی اور سولی‌کامسک کے بڑے کیمیکل کارخانے، ترکستان سے سائبیریا تک کی ریلوے — ان سب کی تعمیر میں برق رفتاری سے کام ہوا۔ میگنیتوگورسک میں دھاتوں کے بڑے کارخانے اور سوویت یونین میں کوئلے اور لوہے کے دوسرے مرکز — کوزنیتسک بیسن کی تعمیر شروع ہو گئی۔ ملک کے مرکز میں، یوکرین میں، اورال، سائبیریا، وسط ایشیا، ماورائے قفقاز میں اور ملک کے گوشے گوشے میں بڑے پھیلاؤ کے ساتھہ اشتراکی تعمیر ہونے لگی۔

پلان کا پہلا سال کاشتکاری کو پنچائتی بنانے کے سلسلے میں بڑا کارگر ثابت ہوا۔ ۱۹۲۹ء میں پنچائتی فارموں کی عام طور سے تنظیم شروع ہو گئی۔ صرف غریب کسان نہیں بلکہ درمیانی درجے کے کاشتکار بھی جو دیہات کی اکثریت تھے، اس دھارے میں شریک ہو گئے۔ ۱۹۲۸ء۔ ۱۹۲۹ء میں کاشتکاریوں کی تقسیم یوں تھی: غریب کسان ۳۵ فیصدی، درمیانی کسان ۶۰ فیصدی اور



میگنیتوگورسک میں دھات بنانے والے کمبائن کارخانے کی بھٹیاں

۴ سے ۵ فیصدی تک کولاک — کسانوں کے گاؤں، ضلع کے ضلع پنچائتی کاشتکاری میں شریک ہو جاتے تھے — انہی کے ساتھہ ساتھہ سرکاری فارم بھی بڑھے اور ملک میں مشین اور ٹریکٹر کے پہلے اسٹیشن (م ٹ س) قائم ہوئے — لیبر اور ڈیفنس کی کونسل کی طرف سے ۵ جون ۱۹۲۹ء کو ایک فرمان نکلا جس میں کہا گیا تھا کہ مشین اور ٹریکٹر اسٹیشن بڑے وسیع پیمانے پر قائم کئے جائیں — پنچائتی اور سرکاری، دونوں فارموں نے بڑی تیزی سے فصل کاشت کرنے کی زمین بھی بڑھائی اور منڈی میں لانے کی جنس بھی کہیں سے کہیں پہنچا دی — صرف ایک سال ۱۹۲۹ء میں پنچائتی فارموں کی پیداوار ساڑھے تین گنی ہو گئی — اس سال پنچائتی اور سرکاری فارموں میں ملا کر کم از کم چالیس کروڑ پوڈ اناج پیدا ہوا جس میں ۱۳ کروڑ سے کچھہ زیادہ منڈی میں پہنچا — ۱۹۲۷ء میں کولاکوں نے کل جتنا اناج منڈی میں بھیجا تھا اس سے یہ مقدار زیادہ ھی تھی — کمیونسٹ پارٹی اور حکومت کی طرف سے تیاری کا جو ابتدائی کام ہوا اور ملک میں صنعتی سرگرمی جو کامیابی سے بڑھی، ان وجہوں سے پنچائتی کاشتکاری کے میدان مار لینے کی صورت پیدا ہو گئی — زراعت کو پنچائتی بنانا بالکل انوکھی بات تھی اور اس میں سخت دشواریوں کے اندیشے بھرے ہوئے



ترکستان سے سائبیریا جانے والی ریلوے — الما اتا کا اسٹیشن کھل گیا — ۱۹۲۹ء

تھے — کمیونسٹ پارٹی اور سوویت حکومت کے سامنے ایک دیوقامت سماجی مسئلہ کھڑا تھا حل کرنے کو، جس سے کروڑوں کسانوں کی جانیں وابستہ تھیں اور اشتراکی تعمیر کے لئے اس کی بنیادی اہمیت تھی — سوویت یونین اب اپنی نشو و نما کے ایک نئے دور میں داخل ہو گیا تھا: یہ کہ کاشت کو سو فیصدی پنچائتی بنانے کا بند و بست کیا جائے اور کولاکوں کو طبقے کی حیثیت سے بالکل صاف کر دیا جائے — اس وقت تک سوویت حکومت کی پالیسی صرف اتنی تھی کہ کولاکوں کو ایک حد میں رکھا جائے لیکن اب جو قدم اٹھانا تھا اور انقلابی تغیر کیا جانا تھا، اس میں سوویت عملداری کو کامیابی اس وجہ سے ہوئی کہ عام طور سے غریب کسان اور درمیانی کاشتکار نے خود بڑھ کر عملی

حصه لیا ـ سیاست کے اس نئے موڑ کو سرکاری پالیسی نے یوں استحکام بخشا کہ ''کاشت کو پنچائتی بنانے کی رفتار اور اس کی تنظیم میں سرکاری امداد کی صورتیں''۔ ۵ جنوری ۱۹۳۰ء کو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے اس عنوان سے کچھه فیصلے کئے، پھر عوامی کمیساروں کی کونسل (سوویت مجلس وزارت) نے پہلی فروری ۱۹۳۰ء کو اسی سلسلے میں اور فیصلے کئے جن



ماسکو علاقے کے ضلع کولومنا میں پرفنتئیف گاؤں سے جو لوگ پنچائتی فارم میں شریک ہونے کو تیار ہیں، وہ دستخط کر رہے ہیں ـ ۱۹۳۰ء

کا عنوان تھا ''پوری طرح پنچائتی کاشت کے ضلعوں میں زراعت کی اشتراکی ساخت کو مضبوط بنانے کے لئے اور کولاکوں کے مقابلے میں جد و جہد کرنے کے لئے''ـ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے اس پر غور کیا کہ ملک کے مختلف علاقوں میں کیا جدا جدا حالات ہیں، کاشت کو پنچائتی کرنے کی تیاری کے کیا کیا مختلف مرحلے ہیں اور ان سب کو نظر میں رکھه کر اسکیم آگے بڑھانے کے

الگ الگ درجے مقرر کئے — پورے ملک کے رقبے کو تین مختلف خانوں میں تقسیم کیا گیا — اول وہ گروپ جس میں اناج دینے والے سب سے اہم علاقے تھے — شمالی قفقاز، وسطی اور زیریں والگا، جہاں پنچائتی اور سرکاری فارم بھی زیادہ تھے، ٹریکٹر بھی زیادہ تھے اور کولا کوں کے مقابلے کا تجربہ بھی زیادہ تھا — ان علاقوں کے لئے طے ہوا کہ ۱۹۳۱ء کے موسم بہار تک پوری کاشت کو پنچائتی بنانے کا سلسلہ پورا کر ڈالیں — دوسرا گروپ بھی اناج اگانے والے علاقوں کا تھا اور اس میں یوکرین، کالی مٹی کا اصلی مرکزی علاقہ، سائبیریا، اورال، قزاخستان وغیرہ تھے، ان میں یہ کام سال بھر بعد یعنی ۱۹۳۲ء کے موسم بہار تک مکمل کر لینا تھا — تیسرے گروپ میں باقی سارے صوبے، خطے اور رپبلکیں شامل تھیں (ماسکو کا صوبہ، ماورائے قفقاز کا علاقہ اور وسط ایشیا کی رپبلکیں وغیرہ) — انہیں پانچ سالہ پلان کے ختم ہوتے ہوتے یعنی سب سے آخر میں (۱۹۳۳ء) کاشت کو پنچائتی بنا دینا تھا — اس کی بنیادی شکل یہ تھی کہ زراعتی کوآپریٹیو قائم ہو جس میں نہایت مناسب طریقے سے کاشتکار کا ذاتی فائدہ بھی شامل ہوتا تھا اور پنچائتی فارم کا پنچائتی فائدہ بھی — مرکزی کمیٹی نے لینن کے اس اصول پر اپنی پالیسی مقرر کی کہ پنچائتی فارموں میں شرکت کاشتکار کی مرضی سے ہونی چاہئے — کمیونسٹ پارٹی کی شاخوں کو خبردار کیا گیا کہ وہ اوپر سے حکم جاری کرکے یہ تحریک لوگوں پر لادنے کی کوشش نہ کریں — مزدور طبقے نے خوب کھل کر اس کام میں ہاتھ بٹایا اور اس مدد نے زراعت کا اشتراکی بند و بست کرنے میں بہت اہم خدمت انجام دی — مزدور طبقے کے ۲۵ ہزار چھنٹے ہوئے آدمی دیہات کو روانہ کئے گئے — یہ مظہر تھا اس بات کا کہ مزدور طبقے اور کسان کے اتحاد میں بڑی جان ہے — ۱۹۲۹ء کے آخر اور ۱۹۳۰ء کے شروع میں کاشت کا پنچائتی طریقہ خاص طور سے بہت ہی بڑے پیمانے پر پھیل گیا — دیہات میں کولا کوں اور ان کے ایجنٹوں سے جو سخت طبقاتی کش مکش ہوئی اس کش مکش کے دوران پنچائتی کاشتکاری کا غلبہ ہوگیا — جنوری ۱۹۳۰ء تک ۵۰ لاکھ سے زیادہ کاشتکار گھرانے پنچائتی کاشت میں شریک ہو چکے تھے — چھ مہینے پہلے ان کی کل تعداد ۹ء ۳ فیصدی تھی اور اب وہ کاشتکار آبادی کا ۶ء ۲۱ فیصدی ہو چکی تھی —

پنچائتی کاشت کاری کا بند و بست کرنے میں کامیابیاں تو ہوئیں مگر ان کے ساتھ ہی پارٹی اور سوویت عملداری کی مقامی شاخوں اور کارکنوں سے بہت

سخت غلطیاں بھی سرزد ہو گئیں جو اس ترنگ میں کہ زیادہ سے زیادہ تعداد درج رجسٹر دکھائی جائے، پنچائتی کاشت کے سلسلے میں زبردستی بھی کر گئے اور اس صورت سے انہوں نے نہ صرف کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی ہدایات کی خلاف ورزی کی بلکہ کاشت کو پنچائتی کرنے کی میعاد اور اس کے بند و بست میں بھی غلطی کے شکار ہوئے — بعض ضلعوں میں یہ ہوا کہ پارٹی کے اور سوویت کے کارکنوں نے لینن کے بتائے ہوئے اصول یعنی رضاکارانہ تعاون کی خلاف‌ورزی کی اور درمیانی کاشتکاروں پر زیادتیاں کر ڈالیں، انہیں دھمکایا کہ نہیں مانوگے تو کولاکوں کا سا برتاؤ کیا جائےگا اور شہری حقوق سے محروم کر دیا جائےگا — ایسے بھی واقعات کا پتہ چلا کہ کسانوں کو مجبور کرکے پنچائتی کاشتکاری میں زبردستی لانے کے لئے افسرانہ احکام جاری کر دئے گئے حالانکہ پارٹی کا حکم تھا کہ کافی تفصیل سے، احتیاط سے، دیر تک سیاسی طور پر سمجھانا بجھانا چاہئے — ایسے بھی واقعات معلوم ہوئے کہ کوآپریٹیو کی جگہ کمیون بنائے جانے لگے جہاں بنیادی پیداواری ذریعوں مثلاً مویشیوں اور کھیتی باڑی کے اوزاروں کے ساتھہ ساتھہ لوگوں کے مکان یہاں تک کہ چھوٹے موٹے پالتو جانوروں اور مرغیوں تک کو سماجی ملکیت قرار دے دیا گیا — بائیں بازووالے اس غیر ضروری حد سے بڑھے ہوئے جوش کا اور پنچائتی کاشتکاری کی تنظیم کے سلسلے میں کمیونسٹ پارٹی کی پالیسی کو غلط طریقے سے توڑ موڑ دینے کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک کے بعض حصوں میں کسانوں کے اندر بےچینی پھیل گئی — پالیسی کے بگاڑ دینے کی وجہ سے ان علاقوں میں پنچائتی کاشت کا خیال ھی لوگوں کی نظر میں گر گیا اور یہ اندیشہ پیدا ہو گیا کہ مزدور طبقے اور کسانوں کے اتحاد میں خلل پڑ جائےگا — سوویت عملداری کے دشمنوں نے ان غلطیوں کا فائدہ اٹھایا: خاص طور سے کولاکوں نے تو توڑ پھوڑ اور دھشت پسندی کی حرکتیں شروع کر دیں، کسانوں کے درمیان پنچائتی کاشتکاری کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا کرنے لگے اور انہیں اکسانے لگے کہ پنچائتی فارم میں شریک ہونے سے پہلے اپنے مویشی ذبح کر ڈالو — دشمنوں کو یقین تھا کہ کمیونسٹ پارٹی اور سوویت عملداری کی مقامی شاخوں نے پالیسی کو برتنے میں جو گڑبڑ اور غلطیاں کی ھیں اس سے کسان مشتعل ہو جائینگے، اس حد تک مشتعل کہ سوویت عملداری کے خلاف اٹھہ کھڑے ہونگے اور کاشت کو پنچائتی نہیں ہونے دینگے — کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے تیزی سے قطعی تدبیریں

اختیار کیں کہ جو جو غلطیاں ہو چکی ہیں ان کو دور کیا جائے اور ان لوگوں سے نبٹا جائے جو پالیسی توڑنے موڑنے کے ذمہ‌دار ہیں —

۱۴ مارچ ۱۹۳۰ء کو مرکزی کمیٹی نے ایک فیصلہ شائع کیا جس کا عنوان تھا ''کالخوز (پنچائتی فارم) کی تحریک پر پارٹی کی لائن کو مسخ کرنے والوں کے خلاف جد و جہد،، — مرکزی کمیٹی نے کالخوز کی تنظیم یا بند و بست کے سلسلے میں ہونے والی غلطیوں کو بے‌نقاب کیا اور ثابت کیا کہ ضرورت سے زیادہ جوش میں ''بائیں طرف کو جھکے ہوئے،، جو عمل کر رہے ہیں اسے پارٹی کی لائن سے کوئی واسطہ نہیں اور صرف طبقاتی دشمن ہی اس کا فائدہ اٹھا سکتا ہے — ان غلط تعبیروں کی اصلاح کرنے کے سلسلے میں یہ بھی ہوا کہ ۱۹۳۰ء کے شروع موسم بہار میں بعض کسان ان پنچائتی فارموں کو چھوڑ کر الگ ہو گئے جو محض سرکاری کارروائیوں کی وجہ سے بنائے گئے تھے — کمیونسٹ پارٹی اور سوویت حکومت نے ان کامیابیوں کے قدم مضبوطی سے جمائے جو اس وقت تک پنچائتی کاشتکاری کی تحریک میں حاصل ہو چکی تھیں اور آئندہ ترقی کا سر و سامان کر دیا — پہلی مئی ۱۹۳۰ء کے قریب جو بڑے بڑے اناج اگانے والے علاقوں کا گروپ تھا، اس میں ۴۰ سے ۵۰ فیصدی تک کسان گھرانے پنچائتی فارموں میں شامل ہو چکے تھے — پہلی جولائی ۱۹۳۰ء تک پہنچتے پہنچتے وہ تمام کسان گھرانے جو پنچائتی کاشت میں شریک ہو چکے تھے، ان کی تعداد کل کاشتکاروں میں ۶ء ۲۳ فیصدی تھی اور ان کی زمین کل قابل کاشت زمین کا ۶ء ۳۳ فیصدی —

کمیونسٹ پارٹی کی سولہویں کانگرس جو ۲۶ جون ۱۹۳۰ء کو شروع ہوئی، تاریخ میں اشتراکیت کی سارے محاذ پر دھواں دھار چڑھائی کی کانگرس کہی جاتی ہے، جس نے طے کر دیا کہ کولاکوں کے طبقے کا وجود ختم کر دیا جائے اور ایک سرے سے پنچائتی کاشتکاری عام کر دی جائے — اس وقت تک ملک کی معیشت میں اشتراکی سیکٹر کی پوزیشن طاقتور ہو گئی تھی اور سوویت یونین اشتراکیت کے دور میں قدم رکھ چکا تھا — جنگ سے پہلے ۱۹۱۳ء میں کل پیداوار میں سے صنعتی پیداوار کا حصہ آدھے سے بھی کم یعنی ۱ء ۴۲ فیصدی تھا، اب ۳۰—۱۹۲۹ء میں وہ ۵۳ فیصدی کو پہنچ گیا — صنعتی ترقی کا معیار جنگ سے پہلے کے مقابلے میں ۱۸۰ فیصدی ہو گیا — جب سولہویں

کانگرس ہونے والی ہی تھی، اس وقت پہلے پانچ سالہ پلان کے بعض بہت زبردست تعمیری کام پورے ہوئے– پہلی مئی ۱۹۳۰ء کو ترکستان سائبیریا ریلوے کھل گئی– جون میں استالن گراد (والگا گراد) کا ٹریکٹر ساز کارخانہ کام کرنے لگا– یہ پہلا سوویت ٹریکٹر ساز کارخانہ تھا جسے سالانہ چالیس ہزار ٹریکٹر تیار کرنے تھے اور اس کے علاوہ روستوف میں زراعتی مشینری بنانے والا کارخانہ (روستسیلماش) چالو ہو گیا جسے سالانہ گیارہ کروڑ پچاس لاکھ روبل کی مشینری بنا کر دینی تھی (زار شاہی روس سے اس کا مقابلہ کیجئے کہ اس وقت زراعتی مشینری تیار کرنے والی کل ۹۰۰ فیکٹریاں تھیں جو سال میں ۷ کروڑ روبل کا مال تیار کر کے دیتی تھیں)–



روستوف زرعی مشینری ساز کارخانہ– یہاں کی مشینیں ایک ساتھ ۲۴ قطاروں میں بیج ڈالتی ہیں– ۱۹۳۰ء

مزدوروں نے پہل کر کے یہ نعرہ لگا دیا —— ''پانچ سال کا پلان چار سال میں!،، ۲۰ لاکھ سے زیادہ مزدور اشتراکی مقابلے میں جٹے ہوئے تھے اور ''اودارنکوں،، میں دس لاکھ سے کم مزدور نہیں ہونگے– سولھویں کانگرس نے یہ منزل مقصود طے کی کہ پانچ سالہ پلان کو چار سال کے اندر اندر عملی جامہ دے دیا جائے اور اس کی صورت یہ ہو کہ ملک کی صنعت کاری کی رفتار اور تیز کر دی جائے– اس کانگرس نے جتایا کہ پانچ سال کی مدت ختم ہوتے ہوتے کاشت کو پنچائتی بنانے کا کام پورا کرنا اور پنچائتی فارم کے سسٹم کو مضبوط کرنا ضروری ہے– سولھویں کانگرس کے فیصلوں کا تقاضا تھا کہ عوام میں سیاسی سرگرمی اور محنت مشقت کا جوش و خروش اور بڑھانا چاہئے–

سارے محاذ پر خوب پھیلی ہوئی اشتراکی چڑھائی ہوئی تو شہروں اور دیہاتوں میں سرمایہ داری عناصر بڑھ کر سرگرمی دکھانے لگے– ۱۹۳۰ء میں سوویت یونین کے سرکاری اداروں نے بہت سی ایسی جماعتیں پکڑیں جو انقلاب

کی مخالف تھیں اور توڑ پھوڑ مچا رہی تھیں مثلاً ''صنعتی پارٹی،، ''کسانوں کی لیبر پارٹی،، جس میں کولاک اور سوشلسٹ انقلابی بھرے تھے اور مینشویکوں کی ''متحدہ بیورو،،۔ یہ تمام سوویت دشمن جماعتیں غیرملکی جاسوسوں کے



چیلیابینسک کے مقام پر ٹریکٹر پلانٹ—۱۹۳۳ء

سلسلے سے اور روس میں کاروبار کے پرانے مالکوں سے رابطہ رکھتی تھیں۔ ان کا کام ہی یہ تھا کہ اندر سے توڑ پھوڑ کریں، جاسوسی کریں اور غرض یہ تھی کہ سوویت عملداری کا تختہ الٹ کر ملک میں بورژوا اور جاگیرداری سسٹم پھر سے بحال کر دیں۔ کمیونسٹ پارٹی کی رہنمائی میں سوویت لوگوں نے اندرونی دشمنوں کی تمام شورشوں کو دبا دیا۔

سوویت یونین کی سوویتوں کی چھٹی کانگرس نے (۸ سے ۱۷ مارچ ۱۹۳۱ء) تمام طاقتیں سمیٹیں اور روپیہ اکٹھا کیا تاکہ زراعت میں پنچائتی طریقہ عام کر دیا جائے اور پنچائتی فارم کے سسٹم کو خوب مضبوط کیا جائے۔ خاص توجہ اس پر تھی کہ محنت کا بند و بست بہتر ہو اور پنچائتی کاشتکاروں میں کام کا ڈسپلن مضبوط کیا جائے۔ اس کے بعد ہی فوراً کمیونسٹ پارٹی اور گورنمنٹ نے زیادہ سے زیادہ محنت اس پر کی کہ پنچائتی فارموں کی تنظیمی اور معاشی مضبوطی کی جائے۔ ۴ فروری ۱۹۳۲ء کو سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے ''پنچائتی فارموں کو تنظیمی اور معاشی لحاظ سے مضبوط کرنے کے لئے فوری تدبیریں اختیار کرنے کے بارے میں،، خاص فیصلہ صادر کیا۔ ۷ اگست ۱۹۳۲ء کو سوویت حکومت نے ایک قانون بنایا ''سرکاری اداروں، کالخوزوں اور کوآپریٹیو سوسائیٹیوں کی املاک کی حفاظت اور پبلک کی (یعنی اشتراکی)

املاک کے استحکام کے بارے میں،، — سوویت عملداری نے کولاکوں پر اور زور کا دھاوا بول دیا کیونکہ کولاکوں نے کھلی لڑائی میں شکست کھا کر کش مکش کے دوسرے حربے اختیار کر لئے تھے — وہ پنچائتی فارموں میں شرکت کرنے لگے اس غرض سے کہ اندر رہ کر گڑبڑ پھیلائیں — ان فارموں کو تنظیمی اور معاشی لحاظ سے مضبوط کرنے کے لئے اور کولاکوں کو وہاں سے اکھاڑنے کے لئے کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے جنوری ۱۹۳۳ء میں طے کیا کہ مشین اور ٹریکٹر اسٹیشن جہاں جہاں کالخوزوں کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں، وہاں ان کے ساتھ سیاسی شعبے قائم کر دئے جائیں اور یہ سیاسی شعبے چلانے کے لئے پارٹی نے سترہ ہزار ممبر دیہات کو روانہ کر دئے —

سوویت معیشت کی ترقی کی بدولت یہ لازمی ہو گیا کہ پیداوار کے ہر شعبے کو نئے زمانے کی ٹکنیک سے لیس کیا جائے — بدلے ہوئے حالات میں ٹکنالوجی یا صنعت و حرفت کے جدید طریقوں کی فیصلہ کن اہمیت تھی — کمیونسٹ پارٹی نے ایک نیا نعرہ لگا دیا: ''نئی تعمیر کے دور میں ٹکنالوجی ہی ہر چیز کا فیصلہ کرتی ہے،، — پارٹی کی توجہ، سوویت اور معاشی کارکنوں کی ساری توجہ اس پر لگ گئی کہ نئی ٹکنیک میں مہارت حاصل کی جائے — چنانچہ مزدوروں اور کسانوں میں سے نئے سوویت ٹکنیکی ماہر اور اہل علم تیار کرنے کا کام شروع ہو گیا —

پہلا پانچ سالہ پلان وقت سے پہلے ہی کل چار سال ۳ مہینے کے اندر ۱۹۳۳ء کے شروع ہوتے ہوتے مکمل ہو گیا — یہ سوویت یونین کی تاریخی کامیابی تھی کہ کل تک کا زرعی ملک ترقی کر کے ایک اشتراکی صنعتی طاقت بن جائے اور وہ بھی کیسی کہ جس میں زراعت پنچائتی ہو — قومی آمدنی میں صنعتی پیداوار کا حصہ بڑھتے بڑھتے ۱۹۳۲ء میں ۷۰،۷ فیصدی ہو گیا — اشتراکی معیشت کی بنیاد تیار ہو گئی تھی — ۱۹۱۳ء کے مقابلے میں ۱۹۳۲ء میں سوویت یونین کی کل صنعتی پیداوار ۲۶۷ فیصدی تھی اور بھاری صنعتوں کی ۳۵۲ فیصدی — ایسے صنعتی کاروبار جن میں جدید قسم کی مشینری فٹ کی گئی تھی، پندرہ سو کی تعداد میں قائم کئے گئے اور چالو ہو گئے — ان پندرہ سو میں صنعت کی نئی شاخیں شامل تھیں: ٹریکٹر، موٹرگاڑی، ہوائی جہاز، مشینی اوزار، بھاری انجنیرنگ، جدید قسم کی کاشتکاری کی مشینری، آہنی دھاتوں کے کارخانے اور کیمیائی کارخانے — کوئلے اور لوہے کا دوسرا اہم مرکز —— کوزنیتسک

بیسن کھل گیا اور کئی ایک نئے صنعتی مرکز قائم ہو گئے۔ ''گوئل رو'' پلان مقررہ انداز سے بھی کہیں زیادہ انجام کو پہنچا دیا گیا۔ پانچ سال کے اندر اندر ملک میں بھاری صنعت نے ۲۷۳ فیصدی ترقی کی۔ مشین سازی نے ۳۹۹ فیصدی (گویا جنگ سے پہلے کے مقابلے میں ۷۰۰ فیصدی)۔ بازار کی ضرورت کا سامان ۱۵۶ فیصدی زیادہ تیار ہوا۔ صنعتی پیداوار میں ان پانچ برسوں کے اندر سالانہ ۲۲ فیصدی کا اضافہ ہوتا گیا۔ کارخانوں میں، دفتروں میں کام کرنے والوں اور پیشہ‌ور لوگوں کی تعداد اس زمانے میں پہلے سے دوگنی ہو گئی اور ۲ کروڑ ۲۶ لاکھ تک پہنچ گئی۔ ایک طاقتور دفاعی صنعت تیار کی گئی جس سے فوجوں کا ٹکنیکل سر و سامان بھی پہلے سے بہتر ہوا اور ملک کی دفاعی قوت بھی بڑھ گئی۔ جو رپبلکیں روسی نہیں تھیں ان کی اور ملک کے دور دراز خطوں کی صنعتی ترقی تو خاص طور پر کہیں سے کہیں پہنچی۔ پہلے پانچ سالہ پلان کے دوران یوکرین، بیلوروس، وسط ایشیا، قزاخستان، ماورائے قفقاز، تاتاریہ، بشکیریا، مشرقی اور مغربی سائبیریا، مشرق بعید وغیرہ میں صنعتی اداروں کی بہت بڑی تعداد بن کر تیار ہو گئی جس کی بدولت نئے صنعتی مرکز وجود میں آ گئے۔ ان علاقوں میں صنعتی ترقی کی رفتار دوسرے صنعتی ضلعوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ تھی۔

جب پانچ سالہ پلان کا ماحصل سامنے لایا گیا تو بڑی کامیابیوں کے ساتھ ساتھ کچھ خامیاں بھی کھل کر نظر میں آئیں۔ اگرچہ صنعت میں محنت کی قوت پیداوار ۴۱ فیصدی بڑھی تھی لیکن ابھی تک نہ تو وہ اس درجے کو پہنچی تھی جہاں پہنچنا طے کیا گیا تھا، نہ لاگت اتنی کم ہوئی تھی اور نہ کاروبار کا آمد و خرچ برابر ہوا تھا۔ ان خامیوں کی کئی وجہیں تھیں۔ ان میں سب سے بڑی تو یہ تھی کہ محنت اور مزدوری کی تنظیم میں کمزوریاں باقی رہ گئی تھیں، مزدوروں کے ایک حصے کا ٹکنیکی معیار نیچا تھا، ان کی محنت کی قوت پیداوار کم تھی اور پلان کرنے میں اونچ نیچ ہو گئی تھی۔ صنعت کی بعض شاخیں ایسی رہیں جن میں پانچ سالہ پلان پورا نہیں ہو پایا۔ ۱۹۳۲ء میں پلان کی رو سے ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن تیل نکالا جانا چاہئے تھا لیکن ۲ کروڑ ۱۴ لاکھ ٹن نکلا، ۷ کروڑ پچاس لاکھ ٹن کوئلے کا پلان تھا لیکن ۶ کروڑ ۴۴ لاکھ ٹن کوئلہ نکالا گیا۔ پلان کے مطابق ایک کروڑ ٹن کے بجائے کل ۶۲ لاکھ ٹن لوہا پگھلایا گیا۔ بھاری صنعتوں نے مجموعی طور پر

پلان میعاد سے پہلے پورا کر دیا اور ۱۰۹۰۸ فیصدی تک پہنچا دیا — لیکن روزمرہ کے استعمال کا سامان جتنا تیار ہونا طے تھا اس سے صرف ۸۴۰۴ فیصدی تیار ہوا —

کاشتکاری کو پنچائتی بنانے کے میدان میں قدم کافی آگے بڑھ گیا تھا — ۱۹۳۲ء میں کاشتکار گھرانوں کی ۶۱۰۵ فیصدی تعداد، جس کی ملکیت میں ۷۷۰۷ فیصدی قابل کاشت زمین تھی، پنچائتی کاشتکاری میں شامل ہو چکی تھی — ملک کے بڑے بڑے زراعتی ضلعوں میں پنچائتی کاشت کا عمل دخل پوری طرح ہو گیا تھا — پہلے پانچ سالہ پلان کے زمانے میں فارموں کو ایک لاکھ ۲۱ ہزار ٹریکٹر سپلائی ہوئے (جن کی ہارس پاور کل مل کر ۱۹ لاکھ ہوتی تھی) اور کاشت کی مشینری بھیجی گئی جس کی قیمت ایک ارب ساٹھ کروڑ روبل ہوتی تھی — زراعت میں سماجی انقلاب اور ٹکنیکل سر و سامان کا فراہم ہونا ایک ساتھ عمل میں آیا —

زراعت میں نئے اشتراکی پیداواری تعلقات حاوی ہو گئے — دیہات میں انقلاب کی کارگزاری کا خاص پہلو یہ تھا کہ اوپر سے یعنی سرکار کی طرف سے پہل ہوتی تھی اور اسے براہ راست عملی تائید اور حمایت ملتی تھی نیچے کی طرف سے یعنی دیہات کی غریب جنتا اور درمیانی کاشتکار سے — زراعت میں اشتراکی تعمیر کے بنیادی مسئلے حل ہو گئے — ملک میں استحصال کرنے والے طبقوں میں سب سے بڑی تعداد والا کولاکوں کا طبقہ جو سرمایہ‌داری کے بحال ہونے کی آخری امیدگاہ تھا، بحیثیت طبقہ ختم ہو گیا — زمین اور کاشتکاری کی دوسری ضروریات جو اب تک کولاکوں کی ملکیت تھیں کالخوزوں کے حوالے کر دی گئیں — محنت کش کسان جنتا کروڑوں کی تعداد میں اشتراکی تعمیر کی راہ پر چل کھڑی ہوئی — مزدور طبقے اور کسان کا سنگھٹن مضبوط ہو گیا — اب سوویت عملداری کو معیشت کی سب سے پھیلی ہوئی، بے حد ضروری مگر ساتھ ھی بہت پچھڑی ہوئی شاخ یعنی زراعت میں اشتراکی بنیاد میسر آ گئی — سوویت عہد کی زراعت بڑے پیمانے پر ہونے لگی اور مشینوں سے لیس ہو گئی — پنچائتی فارموں کو تنظیمی اور معاشی لحاظ سے مضبوط و مستحکم کرنے میں بڑا اہم پارٹ ادا کیا کالخوزوں کے ''اودارنکوں،، کی پہلی کل یونین کانگرس نے، جو ماسکو میں فروری ۱۹۳۳ء میں ہوئی تھی —

معیشت کا اشتراکی سسٹم، صنعت میں وھی ایک اور زراعت میں حاوی سسٹم

قرار پایا — ملک میں بے روزگاری ختم ہوئی — آدمی کے ہاتھوں آدمی کی لوٹ ختم ہوئی — اور وہ حالات قائم ہوئے جن کی بدولت شہر اور دیہات میں محنت پیشہ لوگوں کی مادی حالت سدھرتی چلی جائے اور تہذیبی معیار برابر بلند ہوتا رہے — سوویت عوام کے معیار زندگی بلند ہونے کا اصل پیمانہ یہ ہے کہ قومی آمدنی بڑھی، جو پانچ سالہ پلان سے پہلے کے مقابلے میں ۱۹۳۳ء میں ۸۰ فیصدی بڑھی تھی اور ۱۹۱۳ء کے مقابلے میں ۲۱۷ فیصدی — شہر اور دیہات میں اشتراکی تعمیر کی کامیابیوں کی بدولت سوویت گورمنٹ اس قابل ہوئی کہ پہلی جنوری ۱۹۳۵ء سے راشن کارڈ کا سسٹم اڑا دیا گیا (۱۹۲۸ء میں روٹی اور دوسری بعض چیزوں کا راشن کر دیا گیا تھا) —

صنعت کاری کے اور زراعت میں پنچائتی کاشت ہونے کے ساتھہ ساتھہ تہذیبی انقلاب بھی آگے بڑھا — سولھویں پارٹی کانگرس نے تجویز پاس کر دی کہ سبھوں پر تعلیم لازم ہونی چاہئے — یہ فیصلہ کن قدم تھا تہذیبی میدان میں زبردست تبدیلی کر ڈالنے کا — ۱۴ اگست ۱۹۳۰ء کو مرکزی انتظامیہ کمیٹی اور سوویت یونین کے عوامی کمیساروں کی کونسل نے فیصلہ صادر کر دیا کہ ''ابتدائی تعلیم سب پر لازم ہے،، اور اس فیصلے کے ساتھہ ہی سارے ملک میں اس پر عمل شروع ہوگیا — ابتدائی، ثانوی اور اعلی اسکولوں میں بہت بڑی تعداد میں بھرتی ہوئی — جن اسکولوں میں عام مضمونوں کی تعلیم ہوتی تھی، وہاں طالب علموں کی تعداد ۲۸ — ۱۹۲۷ء میں ایک کروڑ ۱۶ لاکھہ تھی لیکن پانچ سالہ پلان کے انجام تک ۲ کروڑ ۹ لاکھہ ہو گئی — ٹکنیکل یا حرفتی اسکولوں میں ایک لاکھہ ۸۹ ہزار چار سو تھی تو ۷ لاکھہ ۲۴ ہزار ہو گئی — اور اعلی تعلیم کے اسکولوں میں ایک لاکھہ ۶۸ ہزار ۵۰۰ سے بڑھہ کر ۵ لاکھہ ۴ ہزار ۴۰۰ تک پہنچ گئی — رسیرچ کے اداروں کی تعداد ۱۲۶۳ سے ۱۹۰۸ ہو گئی — علمی اور سائنسی کام کرنے والے پانچ سال کے اندر پہلے سے دوگنے ہو گئے — کمیونسٹ پارٹی نے ادب اور آرٹ کی ترقی کی طرف زبردست توجہ کی اور اسے اشتراکی حقیقت نگاری کی راہ پر لگا دیا — پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے ۲۳ اپریل ۱۹۳۲ء کو ایک فیصلہ کیا ''ادبی اور فنی انجمنوں کی پھر سے تنظیم کے بارے میں،، اور اس فیصلے میں ایک خاکہ پیش کر دیا کہ سوویت کے کئی قومی ادب اور آرٹ کے کیا مقاصد ہونے چاہئیں — اشتراکی

حقیقت نگاری کے بانی میکسم گورکی نے سوویت ادب کی ترقی کا ماحصل اھل قلم کی پہلی کل یونین کانگرس (۱۹۳۴ء) میں بیان کیا۔

سوویت یونین کی اشتراکی صنعت کاری اور زراعت کے پنچائتی کرنے کا کام ایسے حالات میں انجام پایا جب بین اقوامی صورت حال بہت الجھی ہوئی تھی۔ ۱۹۲۹ء کی گرمیوں میں چین اور سوویت یونین کے درمیان جھڑپ کی صورت پیدا کر دی گئی۔ چین کے فوجی مہم بازوں نے اس چینی مشرقی ریلوے پر قبضہ کر لیا جو سوویت ملکیت تھی۔ سرخ فوج نے انھیں نکال باھر کیا اور مجبور کر دیا کہ وہ اس جھگڑے کا پرامن طریقے سے سمجھوتہ کریں (دسمبر ۱۹۲۹ء میں)۔ ۳ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو ایک دستاویز پر دستخط ہوئے جس کی رو سے برطانیہ کے ساتھہ سوویت یونین کے سفارتی تعلقات پھر سے قائم ہوگئے۔ دو سال پہلے برطانوی گورمنٹ نے یہ تعلقات توڑ دئے تھے۔ ۱۹۲۹ء میں دنیا کے سرمایہ‌دار ملکوں کے اندر معاشی بحران زور پکڑ گیا۔ سرمایہ‌داری نظام میں عام سنکٹ پر سے یہ ۱۹۲۹ء کا معاشی بحران ابھرا تھا۔ صنعتی بحران زراعت تک اثر انداز ہوا اور زندگی کے ہر شعبے کو اس نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس کا سب سے گھرا اور زوردار اثر ریاستہائے متحدہ امریکہ پر ہوا۔ معاشی بحران آ جانے سے سرمایہ‌داری کیمپ کے تمام تضاد اور تیز ہو گئے، ان کی کاٹ اور بڑھہ گئی۔ نئی جنگ کا اندیشہ بہت بڑھہ گیا۔ جاپانی فوجی منچلوں نے کھلے عام دوسرے ملک میں پاؤں پھیلا کر (مانچوریا پر ۱۹۳۱ء میں قبضہ کرکے) مشرق میں جنگ کا میدان تیار کر دیا۔ جرمن فاشسٹوں نے، جو جنوری ۱۹۳۳ء میں طاقت اپنے ھاتھہ میں لے چکے تھے، جرمنی کی جنگی معیشت کے امکانات کو، خاص کر امریکی سرمائے کے بڑھے ہوئے دھارے کی مدد سے، از سر نو تیار کر ڈالا تھا، اپنے ملک کو فوجی سانچوں میں ڈھالنے لگے اور دوسری جنگ عظیم کا طوفان برپا کرنے کی تیاریاں کرنے لگے۔ یورپ میں جنگ کا ایک اور تختہ مشق تیار کر دیا گیا۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ، برطانیہ اور فرانس کی حکومتوں نے یہ رویہ اختیار کر لیا کہ حملہ آوروں سے ''صلح صفائی،، رکھی جائے اور ان کے معاملات میں ''دخل نہ دیا،، جائے۔ کئی مغربی ملکوں میں ایسی رجعت پرست طاقتیں موجود تھیں جن کی نیت تھی کہ فاشسٹ حملہ‌آوری کو سوویت یونین کے خلاف بڑھاوا دیا جائے اور اشتراکی سرزمین کے مقابلے میں ''جہاد،، کی صورت پیدا کر دی جائے۔ سوویت حکومت نے امن کی اور قوموں

کی سلامتی کی مضبوط پالیسی اختیار کی۔ پہلے پانچ سالہ پلان کے کامیابی سے انجام تک پہنچنے کی بدولت، ملک میں صنعت کاری اور زراعت میں پنچائتی نظام قائم ہونے کی بدولت اور سوویت یونین کے معاشی طور پر ایک طاقت ور ریاست بن جانے کی بدولت دنیا کے معاملات میں اس کا وقار بہت بڑھ گیا۔ ۲۹ نومبر ۱۹۳۲ء کو سوویت گورمنٹ نے فرانس سے ایک دوسرے پر جارحانہ کارروائی نہ کرنے اور غیر جانبدار رہنے کا معاہدہ کیا۔ اسی سال پولینڈ، فن لینڈ، لیتویا اور استونیا سے بھی یہی معاہدے ہوگئے۔ ۱۹۳۳ء میں سوویت یونین نے چند ملکوں سے مل کر ضابطے طے کئے کہ ''جارحانہ کارروائی،، کس کارروائی کو سمجھا جائے گا۔ ان ملکوں میں استونیا، لیتویا، پولینڈ، رومانیہ، چیکوسلوواکیہ، یوگوسلاویہ، لیتھوینیا، ایران، ترکی اور افغانستان شامل تھے۔ ۱۶ نومبر ۱۹۳۳ء کو سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان باقاعدہ سفارتی تعلقات قائم ہو گئے۔ ۹ جون ۱۹۳۴ء کو چیکوسلوواکیہ اور رومانیہ سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کے کاغذات پر دستخط ہوگئے۔ انجمن اقوام (لیگ آف نیشنز) کے ممبروں کی اکثریت نے دعوت دی اور سوویت یونین ۱۸ ستمبر ۱۹۳۴ء کو اس انجمن میں شامل ہوگیا۔ ۲ مئی ۱۹۳۵ء کو سوویت گورمنٹ نے فرانس سے معاہدہ کیا کہ ایک دوسرے کی مدد کرینگے۔ ۱۶ مئی کو اسی قسم کا پیکٹ چیکوسلوواکیہ سے ہو گیا۔

دوسرا پانچ سالہ پلان (۱۹۳۳ء — ۱۹۳۷ء) — سوویت یونین میں اشتراکیت کی فتح

۱۹۳۳ء کے شروع میں سوویت عوام نے اپنا دوسرا پانچ سالہ پلان اٹھا لیا جو ۱۹۳۷ء میں پورا ہونا تھا۔ یہ پہلے پلان سے بھی زیادہ وسیع اشتراکی تعمیر کا پروگرام تھا۔ کمیونسٹ پارٹی کی سترھویں کانگرس نے، جو ۲۶ جنوری سے ۱۰ فروری ۱۹۳۴ء تک چلتی رہی، دوسرے پانچ سالہ پلان کی منظوری دے دی۔ دوسرے پلان کا خاص سیاسی مقصد یہ تھا کہ تمام سرمایہ‌داری عناصر کو بالکل ختم کر دیا جائے، ان تمام اسباب کو بھی مٹا دیا جائے جن سے طبقاتی اختلاف پیدا ہوتے ھیں اور استحصال کا خاتمہ کر دیا جائے، ملک کی معیشت میں اور لوگوں کی سمجھ بوجھ میں جو سرمایہ داری کے رہے سہے اثرات ھیں انہیں زیر کر لیا جائے۔ پلان میں یہ گنجائش رکھی گئی تھی

کہ معاشی تعمیر کے کام کو انجام تک پہنچایا جائے اور صنعتی پیداوار کا معیار ۱۹۱۳ء کے مقابلے میں آٹھ گنا کر دیا جائے — ملک کی یونین اور بااختیار رپبلکوں کی معاشی اور تہذیبی ترقی پر خاص کر توجہ دی گئی — اس پلان میں ٹرانسپورٹ اور ڈاک تار وغیرہ کی ٹکنیکل تعمیرنو پر زیادہ زور دیا گیا تھا — دوسرے پلان میں یہ بھی رکھا گیا تھا کہ کاشت کو پنچائتی بنانے کا کام پورا کرنا ہے اور پنچائتی فارموں کو مشینری سے لیس کرنا ہے، تنظیمی اور معاشی لحاظ سے مضبوط کرنا ہے — پلان میں اس پر بھی توجہ تھی کہ محنت کی قوت پیداوار بڑھائی جائے، معیشت کے ہر شعبے میں پیداواری لاگت کم کی جائے، تہذیبی انقلاب کو اور آگے بڑھایا جائے اور محنت پیشہ لوگوں کے مادی اور تہذیبی معیار کو ہر لحاظ سے اونچا کیا جائے — دوسرے پانچ سالہ پلان میں لگانے کو کل جتنی رقم درکار تھی وہ ۱۹۵۰ء کی قیمتوں کے حساب سے ایک کھرب ۴۱ ارب چالیس کروڑ روبل ہوتی تھی یعنی پہلے پانچ سالہ پلان کی رقم سے دوگنی، بلکہ اس سے بھی زیادہ —

دوسرے پانچ سالہ پلان کو پورا کرنے میں سوویت لوگوں نے سیاسی سرگرمی اور محنت کی کارگزاری کی نہایت اعلی مثالیں قائم کر دیں — اشتراکی صنعت جیسے جیسے زیادہ پیداواری صلاحیت رکھنے والی مشینری سے لیس ہوتی گئی ویسے ویسے ملک کے سامنے یہ فریضہ بڑھتا گیا کہ نئی مشینوں پر ہاتھ پختہ کیا جائے اور انہیں سلیقے سے استعمال کرنا سیکھا جائے — جتنے کاریگر ٹکنیک جانتے تھے، وہ ملک کی ضرورت سے پچھڑ گئے اور ۱۹۳۵ء میں کمیونسٹ پارٹی نے نعرہ لگایا: ”کاریگروں پر ہر چیز کا دارومدار ہے!“

اشتراکی مقابلہ بڑھ کر نئی بلندیوں کو چھونے لگا — ۱۹۳۵ء میں استخانوف کی تحریک چھڑ گئی — یہ تحریک اشتراکی پیداوار میں ان موجدوں نے اٹھائی تھی جو اپنی مشینوں پر پوری پوری مہارت حاصل کر چکے تھے — مقابلے کی اس نئی تحریک کی پہل کرنے والے یہ لوگ تھے: استخانوف اور ایزوتوف کوئلے کی کانوں میں، کری‌وانوس ریلوے میں، بوسیگن موٹرگاڑیوں کی صنعت میں، سمیتانن جوتے کی صنعت میں، وینوگرادووا نام کی دو بنکر لڑکیاں کپڑا مل میں، موسینسکی جنگل کی لکڑی کی صنعت میں، دیمچنکو، انگیلینا اور بورین زراعت میں اور ان کے علاوہ بہت لوگ — ماسکو کے کریملن میں نومبر ۱۹۳۵ء میں سارے ملک کے ان کارکنوں کی پہلی کانفرنس ہوئی جو استخانوف کی سی کارگزاری دکھا

چکے تھے — انھوں نے اپنے اپنے تجربے مختصر طور پر پیش کئے اور اس تحریک کے بڑھنے میں مدد کی — تحریک پھیلی اور ایسی ہمہ گیر ہو گئی کہ اسی میں پیداوار کا کوٹا بڑھانے کی جد و جہد، محنت کی قوت پیداوار بڑھانے اور پیداوار کے زیادہ کارگر طریقے اختیار کرنے کی جد و جہد بھی شامل ہو گئی — اس کا اثر یہ ہوا کہ دوسرا پانچ سالہ پلان اپنی میعاد سے پہلے ھی پورا کر دینے میں زبردست مدد ملی — پہلے پلان کی طرح اس بار بھی پانچ کے بجائے چار سال تین مہینے لگے اور یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو دوسرا پلان مکمل ہو گیا —

۱۹۳۷ء کے خاتمے پر سوویت یونین کی صنعتی پیداوار پانچ برس پہلے کے مقابلے میں دوگنی سے زیادہ (۲۰۲) ہو چکی تھی، ۱۹۲۸ء کے مقابلے میں ۴۰۲۶ اور ۱۹۱۳ء کے مقابلے میں ۵۰۸۸ گنی ہو چکی تھی — بڑے بھاری صنعتی کاروبار ۱۹۱۳ء کے مقابلے میں ۸ گنی (۸۰۱) پیداوار دینے لگے تھے — ۱۹۳۷ء میں کل صنعتی پیداوار کا ۸۰ فیصدی حصہ ان فیکٹریوں سے آ رہا تھا جو یا تو ابھی بنی تھیں، یا جن کو دو پانچ سالہ پلانوں کے دوران بنایا اٹھایا گیا تھا — اس عرصے میں جو نئے صنعتی کاروبار چالو ہوئے ان کی تعداد ساڑھے چار ہزار تھی — بحیرۂ سفید اور بالٹک کو ملانے والی نہر ۱۹۳۳ء میں نکالی گئی جو ۲۲۷ کلومیٹر تک گئی اور ماسکو دریا سے والگا دریا کو ملانے والی نہر ۱۲۸ کلومیٹر لمبی جولائی ۱۹۳۷ء میں کھل گئی —

مئی ۱۹۳۵ء میں ماسکو کی زیرزمین ریلوے (میٹرو) کی پہلی لائن چالو ہو گئی —

اس پانچ سال کے عرصے میں بجلی پہلے سے ۱۶۰ فیصدی زیادہ پیدا کی جانے لگی، کوئلہ دوگنا نکالا جانے لگا — لوھا پگھلانے کی مقدار ۱۳۰ فیصدی بڑھی (اگرچہ کوئلے اور لوہے کا جو تخمینہ پلان میں رکھا گیا تھا وہ پورا نہیں ہوا)، فولاد کی پیداوار پہلے سے تین گنی ہو گئی — دھاتوں کے کارخانے کے صرف تین بڑے مرکز — میگنیتوگورسک، کوزنیتسک اور ماکیئفکا میں اب اتنا لوھا پگھلایا جانے لگا تھا جتنا انقلاب سے پہلے کے سارے روس میں پگھلایا جاتا تھا — دریائے دنیپر پر جو پن بجلی اسٹیشن بنا وہ اکیلا اتنی بجلی دے رہا تھا کہ انقلاب سے پہلے کے روس میں تمام بجلی گھروں سے اتنی نہیں ملتی تھی — صنعت میں محنت کی قوت پیداوار بھی اس عرصے میں ۸۲ فیصدی بڑھ گئی حالاں کہ پلان میں صرف ۶۳ فیصدی کا اضافہ طے ہوا تھا — پلان کا جو

تخمینہ تھا اس سے بھی محنت کی قوت پیداوار اتنی بڑھ گئی تھی کہ اکیلے اس اضافے نے ۱۹۳۷ء میں اس قدر صنعتی سامان دیا جو ۱۹۱۳ء میں روس کی تمام فیکٹریاں مل کر تیار کرتی تھیں — ۱۹۳۷ء میں کارخانوں، دفتروں اور مختلف پیشوں میں کام کرنے والوں کی تعداد ۲ کروڑ ۶۷ لاکھ تک پہنچ گئی تھی — سوویت یونین ان دو پلانوں کے بعد ایک طاقتور صنعتی ملک بن گیا جو معاشی لحاظ سے سرمایہ دار دنیا سے بالکل بےنیاز ہو چکا تھا اور اپنی صنعتوں کو، زراعت کو اور فوجوں کو اول درجے کا سروسامان اور ہتھیار مہیا کر سکتا تھا — دوسرے پلان میں مشین‌سازی کو خاص کر بڑی ترقی ہوئی تھی — اور ۱۹۳۷ء میں جو مشینری اور اوزار تیار ہوئے وہ پلان کے مطابق ۱۹ ارب پچاس کروڑ روبل کے مقابلے میں ۲۷ ارب پچاس کروڑ روبل کے تھے — انقلاب سے پہلے ۱۹۱۳ء میں مشین سازی کی کل تیاری کے مقابلے میں یہ مقدار بیس گنی زیادہ تھی — ۲۸ — ۱۹۲۷ء میں جتنی مشینیں سوویت یونین کی قومی معیشت کو درکار تھیں ان میں ایک تہائی سے زیادہ باہر کے ملکوں سے درآمد کی گئیں — انہی میں ۶۳ فیصدی ہر قسم کے ٹریکٹر تھے اور ۶۸ فیصدی موٹرگاڑیاں — ۱۹۳۲ء میں کل نئی مشینری کا صرف ۱۳ فیصدی باہر سے منگانا پڑا اور ۱۹۳۷ء میں ایک فیصدی سے بھی کچھ کم — سوویت یونین کو اس سال سے نہ صرف یہ کہ باہر کے ٹریکٹر، موٹر گاڑیاں اور فارم کی مشینری منگانے کی ضرورت نہ رہی بلکہ اور باہر بھیجنے کے قابل بچ رہا اور ان کی برآمد شروع کر دی گئی — پیداوار کی ٹکنیک میں اور صنعتی ترقی کی رفتار میں سوویت یونین نے بڑے بڑے سرمایہ‌دار ملکوں کو پیچھے چھوڑ دیا —

دوسرے پانچ سالہ پلان کے دوران کاشت کے پنچائتی بنانے کا کام بڑی حد تک انجام کو پہنچ گیا — ملک میں اب ۲ لاکھ ۴۳ ہزار پانچ سو کالخوز موجود تھے جن میں ۹۳ فیصدی کاشتکار گھرانے شریک تھے اور ۹۹ فیصدی زیرکاشت رقبہ ان میں آ گیا تھا — پنچائتی فارم کا سسٹم جڑ پکڑ چکا تھا اور کالخوزوں کے ”اودارنکوں“ کی جو دوسری کل یونین کانگرس فروری ۱۹۳۵ء میں ہوئی اس نے زراعتی امداد باہمی کے لئے قاعدوں اور ضابطوں کا ایک نمونہ تیار کر دیا — یہ بڑے کام کی دستاویز تھی کالخوزوں کے لئے — جو زمین پنچائتی فارموں کے زیرکاشت تھی وہ ان کے نام دائمی ہو گئی — ۱۹۳۷ء میں اشتراکی کھیتوں پر ۴ لاکھ ۵۶ ہزار ٹریکٹر چلے، ایک لاکھ ۲۸ ہزار ۸ سو کھیت کی کٹائی

کرنے والی مشینیں، ایک لاکھ ۴۶ ہزار موٹر لاریاں استعمال ہوئیں اور مشینری کی یہ مقدار کاشت کی بنیادی ضرورتوں کے لئے کافی تھی — ۱۹۳۷ء میں فارموں کی مجموعی پیداوار ۱۹۳۲ء کے مقابلے میں ۹ء ۱۵۳ فیصدی ہو چکی تھی — زیرکاشت کل رقبہ ۱۹۱۳ء میں ۱۰ کروڑ پچاس لاکھ ہیکٹر تھا تو اب ۱۹۳۷ء میں ۱۳ کروڑ ۵۳ لاکھ ہیکٹر میں پھیل گیا تھا — بعض کامیابیوں کے باوجود مویشیوں کی نسل کشی جو زراعت کی ایک اہم شاخ ہے، پیچھے رہ گئی —

سوویت لوگوں کا معیار زندگی تیزی سے اونچا ہوتا جا رہا تھا — ۱۹۱۳ء میں قومی آمدنی کل ۲۱ ارب روبل تھی تو پہلے پانچ سالہ پلان میں ۴۵ ارب پچاس کروڑ تک پہنچی اور دوسرے پلان کے تمام ہوتے ہوتے ۹۶ ارب تیس کروڑ روبل تک پہنچ گئی، یعنی سو سے بڑھ کر ۴۶۰ ہو گئی — دوسرے پانچ سالہ پلان کے دوران مال کی کھپت ملک میں پہلے سے دوگنی ہو گئی اور سرکاری اور کوآپریٹیو لین‌دین تگنے سے زیادہ ہو گیا — کارخانوں میں، دفتروں میں اور پیشہ‌ورانہ کام کرنے‌والوں کی اصل اجرت پہلے سے دوگنی سے زیادہ ہو گئی — مزدوریوں اور اجرتوں کا فنڈ ۳۴ ارب روبل تھا تو اب وہ ۸۱ ارب روبل ہو گیا — سرکاری بیمے کا فنڈ ۴ ارب ساٹھہ کروڑ روبل سے بڑھ کر ۵ ارب روبل ہو گیا — کالخوزوں کی نقد آمدنی ۱۹۳۳ء میں ۵ ارب ۶۶ کروڑ ۱۹ لاکھ روبل تھی تو دوسرے پانچ سالہ پلان کے پورا ہونے پر ۱۴ ارب ۱۸ کروڑ ایک لاکھ روبل ہو گئی — اس کی زیادہ تر وجہ یہ تھی کہ بڑے بڑے ترقی یافتہ فارم وجود میں آ گئے تھے —

تہذیب کے میدان میں بھی بعض بڑی فتوحات ہوئیں — ابتدائی اور ثانوی اسکولوں میں پڑھنے والوں کی تعداد ۱۹۳۲ء — ۳۳ میں ۲ کروڑ ۱۳ لاکھ ۹۷ ہزار تھی تو اب ۱۹۳۷ء — ۳۸ میں تین کروڑ ایک لاکھ ۴۸ ہزار ہو گئی — اعلی تعلیم کے اسکولوں میں اس وقت ۵ لاکھ ۴۷ ہزار دو سو طالب علم تعلیم پا رہے تھے — اس کے مقابلے میں ۱۹۱۳ء کی تعداد صرف ایک لاکھ ۱۲ ہزار تھی (۱۹۳۷ء میں برطانیہ، جرمنی، فرانس، اٹلی اور جاپان میں طالب علموں کی تعداد کل ملاکر ۴ لاکھ بیس ہزار سات سو تھی) — اعلی تعلیم اور خاص مضامین کی ثانوی تعلیم کے اس طرح بڑے پیمانے پر پھیل جانے سے سوویت دور کے صحیح معنوں میں عوامی اہل علم تیار ہونے کا مسئلہ آپ ھی حل ہو گیا — کمیونسٹ پارٹی اور سوویت گورمنٹ نے جو لگاتار زور دیا کہ

تعلیم میں، سائنس میں، ادب میں، فن میں ترقی ہونی چاہئے اس کی بدولت ایک ایسے کلچر کی نشوونما یقینی ہو گئی جو صورت میں قومی اور معنی میں اشتراکی ہو—

اشتراکی تعمیر کی کامیابیوں نے ان قوموں کی معاشی اور تہذیبی پس‌ماندگی بھی دور کی جو پہلے روس کے نیچے دبی ہوئی تھیں — دسمبر ۱۹۳۶ء میں سوویت یونین کے اندر گیارہ رپبلکیں موجود تھیں —— روسی فیڈریشن، یوکرین، بیلوروس، قزاخستان، ترکمانیہ، ازبکستان ،قرغیزیہ، تاجکستان، آذربائجان، جارجیا اور آرمینیہ — سوویت عملداری قائم ہونے کے بعد سے زارشاہی روس کے ان علاقوں کو جو ملک کے دور دور کناروں پر پھیلے ہوئے اور پس ماندہ تھے، ایسی اشتراکی رپبلکوں میں تبدیل کر دیا گیا جہاں کی صنعت بہت ترقی یافتہ اور زراعت مشینی سر و سامان سے لیس بڑے پیمانے پر کام کر رہی تھی— وسط ایشیا، قزاخستان اور ملک کے بعض دوسرے علاقوں کو سرمایہ‌داری کے مرحلے سے گزرے بغیر ہی اشتراکیت کا راستہ مل گیا— کئی قومیتیں جن کے پاس اپنی تحریری زبان تک نہ تھی، انہیں حروف تہجی مہیا کئے گئے— جو رپبلکیں روسی نہیں تھیں ان کی آبادی کی بہت بڑی اکثریت کو لکھنا پڑھنا آ گیا— وہاں کے اپنے اپنے مزدور طبقے کے کارکنوں اور اہل علم کی صفیں تیار ہو گئیں—

قوموں کی دوستی اور پرولتاری بین اقوامیت کے پرچم تلے ملک میں نئی اشتراکی قومیں ابھریں اور انہوں نے ترقی کی— سوویت یونین کی قوموں کی آپس میں دوستی قائم ہونا اشتراکیت کی فتوحات میں سے ایک بڑی فتح تھی— زبردست اشتراکی کایاکلپ ہو جانے کی بنیاد پر مزدور طبقے اور کسان کا اتحاد اور بھی مضبوط ہو گیا— سوویت سماج کو حرکت میں رکھنے والی اصل طاقتیں اخلاقی اور سیاسی اتحاد کی تھیں، قوموں کے آپس میں دوستی کی اور سوویت وطن دوستی کی طاقت— سوویت سماجی اور سرکاری سسٹم نے ثابت کر دیا کہ وہ پنپنے والا ہے اور اسے مٹایا نہیں جا سکتا—

لینن نے جو راستہ دکھایا تھا اس پر چلتے ہوئے کمیونسٹ پارٹی نے سوویت یونین کے لوگوں اور قوموں کو اشتراکیت کی فتح تک پہنچایا— سوویت یونین میں پیداوار کے ذریعوں کی اشتراکی ملکیت قائم ہو گئی اور اس کا قائم ہونا سوویت سماج کی معاشی بنیاد بن گیا— دوسرے پانچ سالہ پلان کے ختم ہوتے ہوتے سرکاری املاک اور پنچائتی فارم اور امداد باھمی کی املاک سب ملا کر سوویت یونین کے پورے پیداواری فنڈ کے ۹۸٫۷ فیصدی تک پہنچ چکی تھی—

اشتراکی تعمیر کی جد و جہد کے زمانے میں استحصال کرنے والے طبقے بالکل ختم ہو گئے اور وہ اسباب بھی بالکل ختم ہو گئے جن سے آدمی کی لوٹ ہوتی تھی۔ ایک نئے قسم کا مزدور طبقہ وجود میں آیا، ایسا طبقہ جسے نہ تو استحصال سے واسطہ تھا، نہ بےروزگاری کی خبر تھی اور جس کے ہاتھہ میں سرکاری اقتدار تھا۔ پنچائتی کھیتیوں کا ایسا کاشتکار پیدا ہوا جو جاگیردار یا کولاک کی غلامی سے بےنیاز تھا اور ہر قسم کے استحصال سے آزاد۔ مزدوروں، کسانوں کی صفوں میں سے صحیح معنوں میں عوام کے سوویت اہل علم ابھر کر سامنے آئے۔ ۱۹۳۷ء میں سوویت یونین کی کل محنت پیشہ آبادی میں سے ۹۴٫۱ فیصدی لوگ اشتراکی کارخانوں اور اداروں میں لگے ہوئے تھے۔ ان میں کارخانوں، دفتروں کے ملازم اور پیشہ‌ور آبادی ۳۶٫۲ فیصدی تھی (۱۹۲۸ء میں یہ کل ۱۷٫۶ فیصدی تھے)، پنچائتی فارموں اور چھوٹے کوآپریٹیو کاروبار میں ۵۷٫۹ فیصدی (۱۹۲۸ء میں یہ صرف ۲٫۹ تھے)۔ اور اس کے بعد آبادی کا محض ۵٫۹ فیصدی حصہ تھا جس میں اپنے طور پر کام کرنے والے کسان یا کاریگر تھے جو کسی امداد باہمی کی انجمن میں شامل نہ تھے (۱۹۲۸ء میں ان کی تعداد ۷۴٫۹ فیصدی تھی)۔

اشتراکیت کی سب سے بڑی فتوحات میں سے ایک یہ تھی کہ نیا آدمی وجود میں آیا —— سوویت آدمی جس کے پاس نیا اخلاقی اور سیاسی نظریہ تھا، جو دل و جان سے اشتراکی سماج کا سرگرم معمار تھا۔ سوویت سماج میں اشتراکیت کا بنیادی اصول لاگو کیا گیا: ”ہر ایک اپنی صلاحیت بھر کام کرے اور ہر ایک اپنے کام بھر معاوضہ پائے“۔ اشتراکی پیداوار کے مسلسل بڑھتے رہنے کی بدولت وہ حالات پیدا ہو گئے جو عوام کے مادی اور تہذیبی معیار کو کافی حد تک اونچا کرنے کے لئے لازمی تھے۔ سوویت یونین میں اشتراکیت کی تعمیر دراصل کمیونسٹ پارٹی کی معقول پالیسی کی فتح تھی جو اپنے کام میں مارکسزم اور لینن‌ازم کی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرتی تھی۔ یہ فتح نتیجہ تھی سوویت عوام کی جاں بازانہ محنت کا۔

سوویت یونین میں اشتراکیت کی فتح نے ملک کے نئے آئین میں قانونی حیثیت حاصل کر لی۔ یہ نیا آئین سوویت ریاست کا بنیادی قانون تھا۔ ۱۹۲۴ء کے آئین کو تبدیل کرنے کا فیصلہ سوویت یونین کی سوویتوں کی ساتویں کانگرس نے جنوری۔ فروری ۱۹۳۵ء میں کیا۔ ۱۲ جون ۱۹۳۶ء کو نئے آئین کا خاکہ

اخبارات میں شائع کر دیا گیا تاکہ سارے ملک میں اس پر بحث ہو سکے۔ بحث کا یہ سلسلہ پانچ چھ مہینے چلتا رہا۔ ۵ دسمبر ۱۹۳۶ء کو سوویتوں کی غیر معمولی آٹھویں کل یونین کانگرس نے ملک کے نئے آئین کی منظوری دے دی۔ وہ گہری تبدیلیاں جو انقلاب اکتوبر ۱۹۱۷ء کے بعد سے سوویت لوگوں کی زندگی میں داخل ہو گئی تھیں اس آئین کی صورت میں نمودار ہوئیں۔ یہ فتحمند اشتراکیت کا اور پھیلی ہوئی اشتراکی جمہوریت کا آئین تھا۔ نئے آئین کے لحاظ سے طے پایا کہ تمام محنت پیشہ لوگوں کی سوویتوں میں نمائندوں کا چناؤ عام ووٹ سے ہوگا، ووٹ کا حق سب کو برابر ہوگا، چناؤ براہ راست اور پوشیدہ پرچیوں سے کیا جائے گا۔

نئے آئین کا اختیار کرنا زبردست تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔ سرمایہ دار ملکوں کے محنت پیشہ لوگوں کے سامنے یہ آئین ایک ایسا چارٹر یا حقوق کا اعلان نامہ بن گیا جس کی پکار تھی کہ وہ بھی سامراجی رجعت پرستی کے مقابلے میں جنگ کریں، جمہوریت، امن اور اشتراکیت کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۳۷ء کو سوویت یونین کی اعلی سوویت (پارلیمنٹ) نئے آئین کے ماتحت چنی گئی۔ ۹ کروڑ چالیس لاکھ آدمیوں کو ووٹ کا حق تھا، جس میں سے ۹ کروڑ دس لاکھ نے، یعنی ۹۶ء۸ فیصدی نے ووٹ دئیے۔ اور ان میں ۹ کروڑ آدمیوں نے اس بلاک کے حق میں ووٹ دئیے جس میں کمیونسٹ اور بےپارٹی لوگ تھے۔ یہ کمیونسٹ پارٹی، سوویت حکومت اور عوام کے اتحاد اور یک جہتی کا بےپناہ مظاہرہ تھا۔ سوویت یونین اپنے ارتقا کے نئے مرحلے میں داخل ہو چکا تھا، اب اشتراکی تعمیر کو انجام تک پہنچانے کا اور سوشلزم سے کمیونزم کی منزل میں رفتہ رفتہ داخل ہونے کا دور آ گیا تھا۔

سوویت عوام نے اشتراکیت کی طرف دنیائے انسانیت کی راہ سب سے پہلے کھولی تو انہیں اس راہ میں ناقابل بیان مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ روس ایک زمانے سے معاشی، ٹکنیکی اور تہذیبی معیار سے پچھڑا ہوا ملک تھا، اس کمی کو انہیں پورا کرنا تھا اور ایک نئی دنیا بنانی تھی باوجودیکہ طبقاتی دشمنوں کی طرف سے اور ملک میں ان کے ایجنٹوں کی طرف سے جی توڑ کر مزاحمت کی گئی۔ پارٹی کے اندر تراتسکی کے ماننے والوں نے، داھنے بازو کے موقع پرستوں نے اور بورژوا قوم پرست عناصر نے اشتراکی تعمیر کی لائن کو ھی اپنے سخت حملوں کا نشانہ بنا لیا۔ ان لوگوں کو کمیونسٹ پارٹی نے مرکزی کمیٹی کی رہنمائی

میں بےنقاب کیا اور شکست دے دی— ان تمام برسوں میں سوویت یونین ایک ایسا قلعہ بنا رہا جو سرمایہ داروں کے نرغے میں تھا اور جس پر سامراجی حملے کے بادل ہمیشہ منڈلاتے رہتے تھے—

اس انتہائی الجھی ہوئی صورت حال میں استالن کی شخصیت پرستی بڑھ گئی— یہ ایسی چیز تھی جو مارکسزم لینن‌ازم سے اور خود اشتراکی سسٹم سے ہٹی ہوئی تھی— کمیونسٹ پارٹی کی کوششوں سے اور عوام کی کوششوں سے جو کامیابیاں حاصل ہوئی تھیں وہ استالن کی کارگزاری شمار کی جانے لگیں— اس شخصیت پرستی کی وجہ سے پارٹی کی، مرکزی کمیٹی کی اور عوام کی کارگزاری کی حیثیت کم کی جانے لگی اور پارٹی کے اندر اور حکومت کی مشینری کے اندر اجتماعی لیڈری کا جو درجہ تھا وہ گھٹایا جانے لگا— اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پارٹی کی زندگی کے لیننی معیاروں کی اکثر و بیشتر خلاف ورزی ہونے لگی، کام میں سخت فتور پڑنے لگا اور اشتراکی قانونیت کو بہت بری طرح توڑا جانے لگا— شخصیت پرستی نے کمیونسٹ پارٹی اور سوویت سماج کو بہت بڑا نقصان تو پہنچایا لیکن اس اشتراکی سسٹم کی فطرت جو ملک میں قائم ہو چکا تھا، نہ تو بدلی اور نہ وہ بدل سکتی تھی— تاریخ عالم میں نئی راہیں کھول کر کمیونسٹ پارٹی کی رہنمائی میں سوویت عوام نے زبردست کارنامہ انجام دیا کہ ایک بہت بڑے ملک میں، اس ملک میں جو پچھڑا ہوا تھا اور جو روئے زمین کے ایک چھٹے حصے میں پھیلا ہوا تھا، اشتراکیت کی تعمیر کا بیڑا اٹھایا—

سوویت یونین اس دور میں داخل ہوتا ہے جب اشتراکی تعمیر انجام کو پہنچائی جاتی ہے اور رفتہ رفتہ کمیونزم کے مرحلے میں قدم رکھتا ہے— (۱۹۳۸ — ۴۰ء)

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی اٹھارویں کانگرس جو مارچ ۱۹۳۹ء میں ہوئی، اس نے ان کامیابیوں کا جائزہ لیا جو سوویت لوگوں نے اشتراکی سماج کی تعمیر میں حاصل کی تھیں اور ایک پروگرام کی بنا ڈال دی جس کے مطابق سوویت یونین اس فریضے کو پوری طرح ادا کرنے کی طرف قدم بڑھا سکے اور سوشلزم سے کمیونزم کے مرحلے میں داخل ہونے کی جانب بڑھ سکے جب کہ ساری زندگی پر اس ایک اصول کی کارفرمائی ہوگی کہ ''ہر ایک اپنی صلاحیت بھر کام کرے اور ہر ایک اپنی ضرورت بھر معاوضہ پائے—''

کمیونسٹ پارٹی نے وہ راہ بتائی جس پر چل کر سوشلزم سے کمیونزم میں داخل ہونا تھا اور سوویت لوگوں کو ان فوری مسئلوں کے حل کے لئے اٹھایا جو کمیونسٹ تعمیر کی راہ میں درپیش تھے، اور اپنے پروگرام کی بنیاد اس حقیقت پر رکھی کہ کمیونسٹ سماج تعمیر کرنے کی جو ضروریات ھیں وہ سب سوویت یونین کے پاس موجود ھیں — اٹھارویں کانگرس نے پارٹی اور عوام کے سامنے بنیادی معاشی مسائل کا خاکہ پیش کر دیا —— معاشی لحاظ سے یعنی فی کس پیداوار میں بڑے بڑے سرمایہ دار ملکوں کے برابر پہنچ کر ان سے آگے نکلنا ھے —

پارٹی کی اسی اٹھارویں کانگرس نے تیسرا پانچ سالہ پلان (۴۲ — ۱۹۳۸ء) منظور کیا تو اس میں یہ گنجائشیں رکھی گئی تھیں کہ سماجی ملکیت کی پیداوار کو اور آگے بڑھایا جائے، محنت پیشہ لوگوں کے مادی اور تہذیبی معیار میں ھمہ گیر ترقی کی جائے اور سوویت ملک کی دفاعی صلاحیت کو اور مضبوط کیا جائے — سوویت یونین کی صنعتوں نے یہ منصوبہ باندھا تھا کہ پانچ سال کی مدت تمام ہوتے ہوتے اپنی پیداوار ۹۲ فیصدی بڑھانی ھے — بھاری تعمیری کاموں میں ایک کھرب ۹۲ ارب روبل کی رقم لگائی جانی تھی (لڑائی شروع ہونے سے پہلے ساڑھے تین سال کے اندر ۱۹۵۰ء کی قیمتوں کے حساب سے ایک کھرب ۳۸ ارب ۷۰ کروڑ روبل کی رقم لگ چکی تھی) — ھر قسم کی زراعتی پیداوار اس عرصے کے اندر ۵۲ فیصدی بڑھائی جاتی تھی — پلان کا تخمینہ تھا کہ قومی آمدنی دوگنی کر دی جائے، سامان کی فی کس کھپت ۵۰ سے ۱۰۰ فیصدی تک پہنچا دی جائے — اسی میں دیہات کے ھر شخص کے لئے مڈل (ساتویں کلاس) تک کی تعلیم لازمی رکھی گئی تھی اور شہروں میں ھائی اسکول (دسویں جماعت) تک کی تعلیم فرض تھی —

تیسرے پلان پر عمل شروع ھوا تو عام طور سے جو تخمینے مقرر تھے وہ پورے ہوتے جا رہے تھے — تین سال کی مدت میں تقریباً تین ہزار نئے کارخانے چالو ہو گئے اور مشین ساز مشینری کی پیداوار ۵۳ فیصدی بڑھ گئی — صرف ۱۹۳۸ء اور ۱۹۳۹ء کے دو برسوں میں صنعتوں کے اندر محنت کی قوت پیداوار ۳۹٫۸ فیصدی بڑھی — تاھم اس عرصے میں کئی ایسی اھم صنعتیں تھیں جو منزل مقصود پر پہنچنے سے رہ گئیں — تین سال میں لوھے اور فولاد کی پیداوار صرف ۳ فیصدی بڑھی، رولنگ مل کی پیداوار ایک فیصدی اور تیل صرف ۹ فیصدی — بجلی کا سامان، موٹر گاڑیاں بنانے والی صنعت، ٹریکٹر، ٹرانسپورٹ،

ہر قسم کی مشینری بنانے والی صنعتیں، سڑک بنانے اور عمارت بنانے کی مشینری تیار کرنے والی صنعتیں ۱۹۴۰ء میں اس سے بھی پیچھے رہیں جہاں وہ ۱۹۳۷ء میں پہنچ چکی تھیں —

تیسرے پانچ سالہ پلان کے عرصے میں اشتراکی تعمیر کا کام ایسے حالات میں ہوا جب کہ جنگ سے پہلے کا تناؤ پھیلا ہوا تھا — کمیونسٹ پارٹی اور سوویت گورمنٹ نے یہ دیکھ کر کہ جنگ کا خطرہ ہے، ڈیفنس کی صنعتوں کو ترقی دینے اور ملک کی دفاعی طاقت بڑھانے میں زیادہ سے زیادہ توجہ لگا دی —

فاشسٹ حملہ‌آوروں نے دوسری جنگ عظیم کا فتنہ برپا کرنے کی راہ اختیار کی — سوویت گورمنٹ برابر اس پر تلی ہوئی تھی کہ امن کی پالیسی برقرار رہے اور تمام ملکوں سے تجارتی تعلقات رہیں — اس نے جنگ بازوں کے خلاف جد و جہد کی اور پوری کوشش کی کہ سب کی مشترکہ سلامتی کا سسٹم قائم کیا جائے — فرانس اور چیکوسلوواکیہ سے باہمی امداد کے پیکٹ کر لینے کے بعد سوویت یونین نے ۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء کو منگولیہ کی عوامی ریپبلک سے بھی اسی قسم کا معاہدہ کیا — جاپان نے جب چین پر غارت گری کا حملہ کر دیا تو سوویت یونین نے ۲۱ اگست ۱۹۳۷ء کو چین سے پیکٹ کیا کہ ایک دوسرے پر جارحانہ کارروائی نہ کی جائے گی — جو حالات اس وقت طاری تھے ان میں یہ پیکٹ چینی عوام کے حق میں بڑی زبردست اہمیت رکھتا تھا — جاپان کی حملہ آور فوج نے جولائی ۱۹۳۸ء میں ایک بار کوشش کی کہ سوویت یونین کی دور مشرقی سرحد میں حسان جھیل کے علاقے پر ہاتھ مار دے لیکن سوویت فوج نے اس حملے کو پسپا کر دیا — پھر انہوں نے منگولیہ کی عوامی ریپبلک کے علاقے خالکن گل پر چڑھائی کی مگر وہاں بھی انہیں ہزیمت اٹھانی پڑی — یہ واقعہ مئی سے اگست ۱۹۳۹ء کے درمیان پیش آیا — حملہ‌آوروں نے کوشش ضرور کی تھی مگر انہیں اس میں کامیابی نہ ہوئی کہ سوویت یونین کو مشرق بعید میں کسی بڑی جنگ میں الجھا لیں — فاشسٹ جرمنی نے برطانیہ، فرانس اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کی شہ پاکر ۱۹۳۸ء میں آسٹریا پر قبضہ کر لیا اور ۳۹ — ۱۹۳۸ء میں چیکوسلوواکیہ پر قابض ہو گیا — ہولناک جنگ کی فضا میں سوویت یونین نے اپنی فوجوں کو پختہ کیا — ۱۹۳۴ء اور ۱۹۳۹ء کے درمیان سرخ فوج کی قوت دوگنی سے زیادہ کی جا چکی تھی — ۱۹۳۹ء تک پہنچتے پہنچتے سرخ فوج کو ۱۹۳۰ء کے مقابلے میں ۴۳ گنا سے زیادہ ٹینک، تقریباً

ساڑھے چھ گنا ہوائی جہاز، ساڑھے پانچ گنا مشین گنیں، توپخانہ ۷ گنا اور ٹینک توڑ توپیں اور ٹینک کی توپیں پہلے سے ستر گنا سپلائی ہونے لگی تھیں — پانی کے جہازوں میں ۱۳۰ فیصدی کا اضافہ ہو چکا تھا — دو نئے بیڑے، ایک بحرالکاہل کے لئے، دوسرا شمالی سمندر کے لئے بن کر تیار ہو گئے تھے — برطانیہ اور فرانس کی حکومتوں نے میونخ میں جو بےایمانی اور دھوکا کیا تھا اس پر سفارتی جوڑ توڑ کے ذریعے پردہ ڈالنے کے لئے ۱۹۳۹ء میں سوویت حکومت سے باھمی امداد کا پیکٹ کرنے کی بات چیت چھیڑی — لیکن برطانیہ اور فرانس میں جو رجعت پرست حکمراں حلقے موجود تھے ان کی غلطی کی وجہ سے کوئی بات طے نہ ہو سکی — جو حالات پیدا ہو گئے تھے ان میں سوویت یونین کو مجبور ہونا پڑا کہ جرمنی کی وھی تجویز قبول کر لے جو اس نے دس سال تک ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کے لئے رکھی تھی — چناں‌چہ ۲۳ اگست ۱۹۳۹ء کو جارحانہ کارروائی نہ کرنے کے معاھدے پر دستخط ہو گئے اور اس کی بدولت ملک کو ۱۸ مہینے کی مدت مل گئی تاکہ وہ اپنے بچاؤ کی صلاحیت کو مضبوط کر سکے — یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو دوسری جنگ عظیم شروع ہوتے ھی سوویت حکومت نے فوراً دفاعی صلاحیت بڑھانے کی نئی تدبیریں اختیار کیں — اسی تاریخ کو اعلی سوویت نے قانون پاس کر دیا کہ ”فوجی خدمت سب پر لازم ہے“ — اس قانون کا پاس ہونا تھا کہ اب تک جو ایک حصہ علاقائی فوج اور ایک حصہ باقاعدہ فوج کا سسٹم تھا، اس کی جگہ تمام کی تمام باقاعدہ فوج کا طریقہ نافذ ہو گیا — فوجوں کو مضبوط کرنے کے لئے ان کی ضروریات کی تعمیل بڑھا دی گئی — سوویت یونین کی سرحدوں کی نگرانی کا انتظام بڑی ھی اھمیت کی بات تھی — پولینڈ پر جرمنی کے چڑھائی کرنے کے بعد جب وھاں کی سرمایہ‌دار جاگیردار سرکار ٹوٹ پھوٹ کر ختم ہو گئی تو سوویت حکومت نے سرخ فوج کے نام احکام جاری کر دئے (۱۷ ستمبر ۱۹۳۹ء کو) کہ وہ سرحد پار کرکے مغربی یوکرین اور مغربی بیلوروس والوں کے جان و مال کی حفاظت کے لئے اس علاقے کو اپنی تحویل میں لے لیں، جسے پولینڈ نے ۱۹۲۰ء میں سوویت یونین سے چھڑا لیا تھا — چناں چہ مغربی یوکرین اور مغربی بیلوروس کے لوگوں کو، جن کی کل آبادی ایک کروڑ تھی، سماجی زیادتی اور قومی جبر سے آزاد کرا لیا گیا — ۱۷ ستمبر۹ ۱۹۳ء کو سرخ فوج نے شہر ویلنوس اور ویلنوس علاقے کو اپنی حفاظت

میں لے لیا جسے سوویت حکومت نے بعد میں لیتھوینیا کو واپس کر دیا — سوویت یونین کی اعلی سوویت کے پانچویں اجلاس نے مغربی یوکرین اور مغربی بیلوروس کی قوموں کی درخواست منظور کرتے ہوئے انہیں سوویت یونین میں شامل کر لیا — یہ واقعہ ۱ — ۲ نومبر ۱۹۳۹ء کو ہوا — مغربی یوکرین یوکرینی سوویت سوشلسٹ ریپبلک میں اور مغربی بیلوروس بیلوروسی سوویت سوشلسٹ ریپبلک میں مل گیا — ستمبر اکتوبر ۱۹۳۹ء میں سوویت یونین نے استونیا، لیتویا اور لیتھوینیا کی ساحلی ریاستوں سے باھمی امداد کے پیکٹ کئے — ان ملکوں کے حکمرانوں نے کوششیں کیں کہ سوویت یونین سے یہ پیکٹ نہ ہونے پائیں، ان لوگوں کی رکاوٹیں بالٹک کے کنارے کی آبادیوں کو اس قدر ناگوار گزریں کہ بیس برس تک حکومت چلانے کے بعد بھی یہاں کی بورژوا قوم پرست حکومتوں کا تختہ الٹ دیا گیا — یہ جون ۱۹۴۰ء کا واقعہ ہے — ۱۴ اور ۱۵ جولائی ۱۹۴۰ء کو لیتویا اور لیتھوینیا کے ایوان عام کے الکشن ہوئے اور استونیا کی ریاستی دوما (پارلیمنٹ) کا چناؤ ہوا — جولائی میں لیتھوینیا، لیتویا اور استونیا، تینوں ریاستوں کے عوام نے اپنے اپنے ملکوں میں سوویت اقتدار پھر سے قائم کر دیا — ان تینوں کی الگ الگ سوویت ریپبلکیں بنیں جو اپنی خوشی سے اگست ۱۹۴۰ء میں سوویت یونین کے اندر شامل ہو گئیں —

نومبر ۱۹۳۹ء میں فن‌لینڈ کے فوجی ھنگامہ پسندوں نے فاشسٹ جرمنی اور دوسرے ملکوں کے رجعت پرستوں کا حکم بجا لاتے ہوئے سوویت یونین سے جنگ چھیڑ دی — اس کے جواب میں سوویت یونین کو مجبور ہونا پڑا کہ اپنی شمال مغربی سرحدوں کی حفاظت کے لئے جنگی کارروائی کرے — سوویت فوج فن‌لینڈ کی ایک نہایت مضبوط قلعہ‌بندی کی لائن توڑ کر اندر گھس گئی اور اس نے فن‌لینڈ کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا — سوویت یونین اور فن‌لینڈ میں جو صلحنامہ ہوا اس کی رو سے ۱۲ مارچ ۱۹۴۰ء کو دونوں ملکوں کے درمیان نئی سرحد مقرر ہوئی — نئی سرحد اس طرح طے کی گئی کہ لینن گراد اور مورمانسک شہروں پر آنچ نہ آنے پائے — کریلیا کی خاکنائے شہر ویبورگ (ویپوری) سمیت سوویت یونین میں ضم کرلی گئی — ۳۱ مارچ ۱۹۴۰ء کو ضم کئے ہوئے علاقے کا اچھا خاصا ایک حصہ کریلیا کی بااختیار سوویت سوشلسٹ ریپبلک کو واپس کر دیا گیا جو اس کے بعد کریلوفینش سوویت سوشلسٹ ریپبلک قرار دی گئی تھی — ۲۶ جون ۱۹۴۰ء کو سوویت حکومت نے رومانیہ کے سامنے تجویز رکھی

کہ وہ سوویت یونین کو بسرابیہ کا علاقہ واپس کر دے جو اس نے ۱۹۱۸ء میں اپنے قبضے میں کر لیا تھا اور اس کے علاوہ بوکووینا کا شمالی حصہ بھی حوالے کرے جس میں یوکرینی لوگ آباد تھے۔ ۲۸ جون کو رومانیہ نے یہ تجویز قبول کرلی اور اسی کے ساتھ سوویت قوموں کے کنبے میں ۳۷ لاکھ آدمیوں کی آبادی اور شریک ہو گئی۔ شمالی بوکووینا کا یہ علاقہ اور بسرابیہ کے بعض ضلعے جن میں زیادہ‌تر یوکرینی آباد تھے یوکرینی سوویت سوشلسٹ رپبلک میں ملا دئے گئے۔ بسرابیہ کا بیشتر حصہ مولداویہ کی بااختیار سوویت سوشلسٹ رپبلک میں ضم کر دیا گیا اور مولداویہ ۲ اگست ۱۹۴۰ء کو ایک سوویت سوشلسٹ رپبلک بن گئی۔

سوویت وطن کے بچاؤ کے لئے جو جنگ عظیم ہوئی، اس سے زرا پہلے سوویت یونین ایک ایسی زبردست صنعتی اشتراکی طاقت بن چکا تھا جس میں زراعت کا سسٹم پنچائتی تھا اور جس میں ۱۶ سوویت اشتراکی رپبلکیں شریک تھیں اور ان کی کل آبادی ۱۹ کروڑ سترہ لاکھ تھی۔ ۱۹۴۰ء میں سوویت یونین کی بھاری صنعت نے اتنا سامان تیار کیا جو ۱۹۱۳ء کی تیاری کے مقابلے میں بارہ گنا تھا۔ انجنیرنگ اور دھات کے کام کی صنعتوں نے اس سال جو پیداوار دی وہ انقلاب سے پہلے کی پیداوار کے مقابلے میں ۳۰ گنا زیادہ تھی۔ یورپ بھر میں سوویت یونین کی صنعتی پیداوار اول نمبر پر تھی اور ساری دنیا میں دوسرے نمبر پر۔ زراعت نے بڑی زبردست ترقی کی تھی۔ ۱۹۴۰ء میں ۷۰۶۹ مشین اور ٹریکٹر اسٹیشن تھے، ۵ لاکھ ۳۱ ہزار ٹریکٹر، ایک لاکھ ۸۱ ہزار ۷ سو فصل کاٹنے والی کمبائن مشینیں، ۲ لاکھ ۲۸ ہزار موٹر لاریاں اور لاکھوں جدید قسم کی زراعتی مشینیں فارموں میں لگی ہوئی تھیں۔ پنچائتی فارموں پر ہلائی تین چوتھائی اور بوائی آدھی صرف ٹریکٹروں سے ہوئی تھی اور اناج کی کاشت کا جتنا رقبہ تھا اس تمام رقبے کا ۴۳ فیصدی حصہ فصل کاٹنے والی کمبائن مشینوں کے ذریعے کاٹا اور اٹھایا گیا۔ پنچائتی کاشتکاری کے سسٹم نے کیا کچھ کارنامہ دکھایا ہے، اس کا مظاہرہ ماسکو کی کل یونین زراعتی نمائش میں کیا گیا جو ۱۹۳۹ء میں ہوئی تھی۔

سوویت عوام کی زبردست جاں‌بازانہ کوششوں نے ایک زبردست معیشت بنا کر رکھ دی جو سوویت یونین کے ڈیفنس کی بنیاد بنی۔

سوویت وطن کے بچاؤ کے لئے جنگ عظیم (۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۵ء تک)

جرمن فاشزم نے، جو دنیا بھر کے سامراج میں سب سے بڑھ کر جارحانہ سامراج تھا، ساری دنیا پر قبضہ کرنے کی نیت سے دوسری جنگ عظیم کا فتنہ برپا کر دیا۔ ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۱ء تک کے دوران جرمن فاشسٹ فوجوں نے پولینڈ، ڈنمارک، بلجیم، ہالینڈ، ناروے، فرانس، یونان اور یوگوسلاویہ پر قبضہ کر لیا۔ مغربی یورپ کے بڑے حصے کو فتح کر لینے کے بعد ہٹلریوں نے سوویت یونین کا رخ کیا تاکہ اس ملک کے خلاف اپنے جارحانہ منصوبوں کو پورا کر دکھائیں۔

۲۲ جون ۱۹۴۱ء کو فاشسٹ جرمنی نے جارحانہ کارروائی نہ کرنے کے پیکٹ کی خلاف ورزی کر کے دغا بازی سے سوویت یونین پر چڑھائی کر دی اور جنگ کا اعلان تک نہیں کیا۔ جرمنی کے اتحادیوں اور تابعداروں نے یعنی اٹلی، فن‌لینڈ، رومانیہ اور ہنگری نے بھی سوویت یونین کے خلاف جنگ میں شرکت کرلی۔ ملک میں امن کے ساتھ جو اشتراکی تعمیر ہو رہی تھی اس میں خلل پڑ گیا اور جرمن فاشسٹ حملہ آوروں سے وطن کو بچانے کی جنگ میں سوویت عوام نکل آئے۔ یہ جنگ ان تمام جنگوں سے زیادہ خوں‌ریز اور ہولناک تھی جن سے اس وقت تک ملک کو واسطہ پڑا تھا۔

فاشسٹ جرمنی کو امید تھی کہ طوفانی چڑھائی کر کے وہ آناً فاناً سوویت یونین کو پچھاڑ لے گا۔ ہٹلر کی گورمنٹ کو یہ بھی امید تھی کہ وہ سرمایہ‌دار طاقتوں کے ساتھ کولیشن (ملاجلا بندوبست) قائم کرلے گی اور سوویت یونین کو باقی دنیا کے معاملات سے کاٹ دے گی۔ جرمن فاشسٹ حاکموں کو آسرا تھا کہ سوویت نظام پائدار نہیں نکلے گا، کئی قوموں کی ریاست کی حیثیت سے جاندار نہیں ثابت ہوگا، سوویت محاذ کا عقب کمزور ہوگا اور سرخ فوج میں اتنا دم نہیں ہوگا۔ لیکن ہٹلر کے جرمنی نے جتنے غارت گرانہ منصوبے سوچے تھے، وہ بری طرح ناکام رہے۔

جب انتہائی گمبھیر خطرے کا سامنا ہوا، سوویت ریاست کی زندگی اور موت کا سوال پیش آ گیا اور یہ مسئلہ اٹھا کہ سوویت یونین کے لوگ اور قومیں اپنی آزادی اور خود مختاری کی قسمت کا فیصلہ کریں تو ان عوام نے اشتراکی سرزمین وطن کی حفاظت میں ایسے صبر و تحمل کا ثبوت دیا جو بیان سے باہر ہے، ایسی جاں‌بازی دکھائی جس کی مثال نہیں ملتی اور بے‌پناہ قوت و پامردی سے

کام لیا — سوویت لوگ کمیونسٹ پارٹی اور اس کی لیڈرشپ کے گرد اور مضبوطی سے سمٹ آئے اور اکٹھے ہوکر جرمن فاشسٹ حملہ‌آوروں کے مقابلے میں آزادی کی برحق جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے — وطن کے بچاؤ کی یہ جنگ عظیم ایک نہایت سخت امتحان تھا سوویت عوام کی اخلاقی اور جسمانی خوبیوں کا، یہ ایک ایسی آزمائش تھی جس میں سوویت سرکار اور اس کے سماجی ڈھانچے کی پائداری اور جانداری نے ثابت کر دیا کہ وہ سرمایہ‌داری نظام سے کہیں برتر اور اعلی ہے —

سوویت یونین کے لوگوں اور قوموں پر وہ وقت آ پڑا تھا جس کا تقاضا تھا کہ بڑی سے بڑی قربانیاں دی جائیں چناں‌چہ مزدور طبقے نے، کسانوں نے، اہل علم نے اور سوویت یونین کی شاندار فوج نے کمیونسٹ پارٹی کی رہنمائی میں باعزت طور پر اپنا زبردست مشن پورا کیا، اپنے اشتراکی ملک کی آزادی اور خودمختاری کی حفاظت کی اور یورپ اور ایشیا کی قوموں کو فاشسٹ غلامی کے جوئے سے بچا لیا —

جنگ کے شروع کے دنوں میں جرمن فاشسٹ فوجوں کو بڑی فتوحات ہوئیں اور انہوں نے سوویت فوجوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا — اس کے کئی سبب تھے — اول تو یہی کہ سوویت یونین پر ۱۹۰ ڈویژن کی فوج سے چڑھائی ہوئی تھی (جس میں ۱۵۳ ڈویژن جرمن تھے، ۱۸ فن‌لینڈ کے، ۱۷ رومانیہ کے اور ۲ ہنگری کے) — زمینی فوج کو ۵ ہزار ہوائی جہازوں اور بڑے بحری بیڑے کی بھی مدد حاصل تھی — نازی جرمنی کی فوجوں کے پیچھے معاشی وسائل بھی زبردست تھے اور آدمیوں کے بھی، کیوں‌کہ قریب قریب سارے یورپ کے تابعدار ملکوں کے وسائل اور امکان ان کے ہاتھ میں تھے — ان فوجوں کو پوری طرح حرکت میں لایا گیا تھا اور یورپ میں جدید قسم کی جنگ کا دو سال کا تجربہ تھا — نئے طرز کے ہتھیاروں اور مشینوں سے جرمن فوج لیس تھی — سوویت یونین کو مجبور ہونا پڑا کہ وہ فاشسٹ ریاستوں کی ملی جلی طاقت کے مقابلے میں تن‌تنہا جنگ کرے کیوں‌کہ یورپ میں دوسرا محاذ بہت دیر سے کہیں جون ۱۹۴۴ء میں کھولا گیا — چوں‌کہ مغرب میں فاشسٹوں کے مقابلے میں کارگر قدم نہیں اٹھایا گیا اس لئے ہٹلر کی فوجی کمان کو موقع ملا کہ وہ روک ٹوک کے بغیر سیدھے سیدھے اپنی فوج سوویت یونین کی سرحدوں پر جھونک دے اور ہر طرف پھیلا دے تاکہ سوویت فوج کے مقابلے پر یہ بڑی طاقت میدان میں اتاری جا سکے —

جنگ جب تک شروع نہیں ہوئی تھی سوویت فوج کو، برخلاف جرمن فاشسٹ فوج کے، بڑے پیمانے پر نئے طرز کی جنگی کارروائی کرنے کا کوئی تجربہ نہیں تھا — سوویت یونین پر جرمن حملے کے وقت تک سوویت مسلح فوجوں کی نئے سرے سے تنظیم اور سروسامان سے تیاری بھی مکمل نہیں ہوئی تھی —

جنگ کے شروع میں سوویت یونین کی ناکامی کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی تھا کہ استالن نے جنگ سے پہلے کی حالت کا ٹھیک اندازہ نہیں کیا — اور گورمنٹ کی سرکردگی استالن کے ھی ھاتھہ میں تھی — استالن کی غلطی یہ تھی کہ انھوں نے سوویت یونین اور جرمنی کے درمیان جارحانہ کارروائی نہ کرنے کے پیکٹ کو ضرورت سے زیادہ اھمیت دے دی اور اس اطلاع پر یقین نہ کیا جو ان کو پہنچی تھی کہ جرمنی سوویت یونین پر دھاوا بولنے کی تیاریاں کر رہا ھے — یہ بھی ایک وجہ تھی کہ ملک کے مغربی سرحد پر سوویت فوجیں ایکاایکی حملے کی زد میں آ گئیں — سرحد پر جو سوویت فوجیں لگی ہوئی تھیں انھوں نے مردانگی سے غنیم کا مقابلہ کیا لیکن مقابلہ بہت زیادہ بڑھی چڑھی فوج سے تھا اور سوویت جوانوں کو بھاری نقصانات کے ساتھہ پیچھے ھٹنا پڑا —

جولائی شروع ھوتے ھوتے فاشسٹ فوجوں نے لیتھوینیا پر قبضہ کر لیا تھا، لیتویا کا بڑا حصہ لے لیا تھا، بیلوروس کا مغربی حصہ اور یوکرین کے بعض مغربی علاقے چھین لئے تھے اور وہ برابر آگے بڑھتی آ رھی تھیں — سوویت یونین کے لئے انتہائی مصیبت اور خطرے کی صورت حال پیدا ھو گئی تھی — بہر حال اس سے نہ تو سوویت مسلح فوج کا جنگی حوصلہ پست ھوا، نہ سوویت عوام کی ثابت قدمی میں فرق آیا، نہ اس گھرے یقین میں زرا کمی ھوئی جو انھیں اپنی حق کی جنگ جیتنے پر تھا —

کمیونسٹ پارٹی نے، اس کی مرکزی کمیٹی اور سوویت حکومت نے دشمن کو پیچھے دھکیلنے کے لئے سارے جتن کرلئے — یورپ میں ملک کا جتنا علاقہ پڑتا تھا وھاں حملے کے پہلے دن ھی مارشل لا نافذ ھو گیا اور چودہ فوجی کمانوں کو میدان میں اترنے کا حکم دے دیا گیا — ۲۹ جون کو مرکزی کمیٹی اور گورمنٹ نے تمام پارٹی کمیٹیوں اور سرکاری اداروں کے نام ھدایت نامہ جاری کر دیا اور اس میں صاف صاف بتا دیا کہ کمیونسٹ پارٹی اور گورمنٹ کی طرف سے جد و جہد کا کیا پروگرام طے ھوا ھے — یہ ھدایت نامہ ایک عملی پروگرام

پیش کرتا تھا، اس میں فوجی اور بین اقوامی صورت حال کا تجزیہ کیا گیا تھا، جرمن سامراج کی غارت گرانہ فطرت کو بےنقاب کیا گیا تھا اور بتایا گیا تھا کہ سوویت عوام اور فوج کو اس جنگ میں کیسے فرائض انجام دینے ھیں — خط میں جو کچھہ تحریر تھا وھی مضمون استالن نے اپنی ریڈیو کی تقریر (۳ جولائی ۱۹۴۱ء) میں بیان کر دیا — ۳۰ جون ۱۹۴۱ء کو استالن کی صدارت میں سرکاری ڈیفنس کمیٹی مقرر ہوئی تاکہ حملہ آوروں کو پسپا کرنے کے لئے آدمی اور سامان کے وسائل حرکت میں لائے جائیں — استالن سوویت یونین کی تمام مسلح طاقتوں کے اعلی کمانڈر بھی مقرر ہوئے — اسی ڈیفنس کمیٹی نے ملک کی فوجی، اقتصادی اور سیاسی باگ‌ڈور اپنے ھاتھوں میں لے لی اور تمام سرکاری اختیارات بھی سنبھال لئے —

کمیونسٹ پارٹی نے جو کہ جرمن فاشسٹ حملہ‌آوروں کے مقابلے میں عوام کی ساری جد و جہد کی رہنما، اس کی تنظیم کرنےوالی اور راہ پر لگانےوالی قوت تھی، ہر چیز کو فتح کے نام پر لگا دیا — کمیونسٹ پارٹی نے اپنے اعلی درجے کے ممبروں کو محاذ پر بھی اور عقب میں بھی، جہاں جہاں نازک موقعے دیکھے وھاں روانہ کیا اور اس کے علاوہ مرکزی کمیٹی کے بہت سے ممبروں نے، الگ الگ ریپلکوں کی کمیونسٹ پارٹیوں کی مرکزی کمیٹیوں کے سکریٹریوں نے، خطہ‌وار، علاقہ‌وار اور ضلع‌وار شاخوں کے کمیٹی ممبروں نے فوج میں کام کیا —

کمیونسٹ پارٹی اور سوویت گورمنٹ کے صدا دینے پر سوویت یونین کے لاکھوں آدمی فوج میں آ گئے — بھرتی کے دفتروں کو والنٹیروں نے گھیر لیا جن میں مزدور تھے، پنچائتی کاشتکار تھے، سوویت اھل علم تھے اور سب کی مانگ تھی کہ ھمیں مورچے پر سیدھے روانہ کر دیا جائے — فوجی عہدےداروں نے جو فوج تیار کی وہ تو الگ، اس کے علاوہ میدان جنگ کے آس پاس کے علاقوں میں شہروں، قصبوں اور خطوں نے اپنے طور پر ھوم‌گارڈ دستے (شہری حفاظتی دستے) مقرر کئے — ۱۹۴۱ء کی گرمیوں میں ماسکو کے اندر ھوم‌گارڈ کے گیارہ ڈویژن اور درجنوں تباہ کار بٹالینیں وجود میں آ گئیں — لینن گراد میں قریب قریب دو لاکھہ آدمی ھوم‌گارڈ میں شامل ھو گئے — لکھوکھا شہریوں نے لینن گراد اور ماسکو کے گرد بچاؤ کی صفیں اور مقابلے کی لائنیں تیار کرنے میں حصہ لیا — جنگ کے شروع میں ھی سوویت محبان وطن نے دشمن کی صفوں کے پیچھے طاقتور چھاپہ‌مار تحریک قائم کر دی —

پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور سرکاری ڈیفنس کمیٹی نے پارٹی کی، سوویتوں کی، مزدور سبھاؤں کی اور نوجوان کمیونسٹ لیگ کی مقامی شاخوں کی مدد سے پوری قومی معیشت کو پھر سے منظم کیا اور جنگی سانچے میں ڈھال دیا ـ سارا ملک ایک سرے سے فوجی کیمپ بن گیا ـ جنگ کے زمانے کی پیداوار کے لئے بےحد تیزی کے ساتھ کارخانوں اور فیکٹریوں کی پھر سے تنظیم کی گئی ـ ہزاروں فیکٹریاں جو اس وقت تک شہری ضرورت کا سامان تیار کر رہی تھیں، ایک دم انہوں نے لائن بدل دی اور بڑے پیمانے پر گولہ بارود، ہتھیار اور جنگی ضرورت کا سامان بنانے لگیں ـ بڑے بڑے کارخانوں اور ملوں کو، لاکھوں آدمیوں کو، نہایت کامیابی کے ساتھ جنگی علاقے سے نکال کر ملک کے مشرقی علاقوں میں بھیج دیا گیا ـ اگرچہ ان نئے علاقوں میں بےسر و سامانی کا سامنا تھا، خوراک کی کمی تھی، مکان کی قلت تھی، لیکن ان تمام مصیبتوں کے باوجود سوویت لوگوں نے جانفشانی اور ایثار سے کام لیا اور عیش و آسائش ترک کر دی ـ جن کارخانوں کو جنگی علاقوں سے خالی کراکے اورال میں، سائبیریا میں، وسط ایشیا میں اور والگا کے کنارے کے حلقوں میں پھر سے لگایا گیا تھا، وہ اکثر و بیشتر ایک دو مہینے میں نئی جگہ فٹ ہو گئے اور تین چار مہینے کے اندر انہوں نے جنگ سے پہلے کی مقدار میں سامان تیار کرنا شروع کر دیا ـ سوویت حکومت نے، عوامی کمیسریتوں نے، سرکاری پلاننگ کمیٹی نے اور ڈیفنس کمیٹی کے مقامی نمائندوں نے فوجی معاشی پلانوں کی پوری طرح تعمیل کرانے کی نگرانی خود اپنے ہاتھ میں رکھی ـ نئی عوامی کمیسریت قائم ہوئیں ـــ ایک گولہ انداز توپوں کی تیاری اور دوسری ٹینک کی صنعت کی کمیسریت ـ راشن کارڈ جاری کئے گئے تاکہ غذا اور دوسری روزمرہ کی ضرورت کا سامان قاعدے سے پہنچتا رہے اور قیمتیں چڑھنے نہ پائیں ـ

مزدور طبقہ، پنچائتی کاشتکار اور اہل علم سوویت وطن دوستی کے جذبے میں اور کمیونسٹ پارٹی کے ولولے سے ایسے زبردست کارنامے انجام دے گئے جو قوت پیداوار، ڈسپلن اور اشتراکی فرض شناسی کے بےمثل نمونے ثابت ہوئے ـ جنگ کے شروع میں ہی اشتراکی مقابلے کی نئی صورتیں وجود میں آگئیں ـ یہاں تک تحریک چلی کہ ایک شخص دو یا تین آدمی کا کوٹا پورا کرنے لگا (ایک اپنی طرف سے، دوسرا یا تیسرا اپنے ان مزدور ساتھیوں کی طرف سے جو لام پر چلے گئے) ـ ایک تحریک چلی کہ عام معیار سے ایک شخص کے ذمے جتنے

سانچے چلانے کا اندازہ ہے وہ اس سے زیادہ چلا کر دکھائے، ایک تحریک چلی کہ اصل پیشہ یا مزدوری کے علاوہ کوئی ایک کام اور بھی کیا جائے وغیرہ — جب مرد کارخانوں سے نکل کر مورچے کو روانہ ہو گئے تو لاکھوں عورتوں نے ان کی، اپنے بھائیوں، شوہروں اور باپوں کی خالی جگہیں سنبھال لیں اور پھرتی سے الگ کھاتوں کا کام سیکھ لیا — لاکھوں بڑی عمر کے پنشن یافتہ اپنے اپنے کارخانوں کو واپس آ گئے — شہروں اور دیہات میں بارہ سے سترہ سال کی عمر کے بےشمار لڑکے بالے کارخانوں اور کانوں میں کام پر کھڑے ہو گئے — جنگ کے زمانے میں کسی پیشے یا حرفت کی تربیت دینے والے اسکولوں کے سرکاری سسٹم ھی نے ۲۰ لاکھ سے زیادہ لڑکوں اور لڑکیوں کو کاری گر بنا دیا — کمسومول نے کارخانوں کے اندر مورچے کے نوجوان بریگیڈوں کی تنظیم کر ڈالی — جن لوگوں میں پہل کرنے کا مادہ تھا انہوں نے ایسی تدبیریں نکالیں جن سے ملک کے اندرونی وسائل کو حرکت میں لایا جا سکے، کاری گری کی نئی ترکیبوں سے کام لیا جن سے ڈیفنس کی صنعتوں کی پیداوار مقدار میں بھی بڑھائی جا سکے اور خوبی میں بھی — جنگ کے انتہائی دشوار سے دشوار حالات میں، جب کہ آدمی کا بھی کال تھا اور مشینوں کا بھی پنچائتی کاشتکاروں نے جانفشانی سے کام کیا تاکہ فوج کو اور شہری آبادی کو اس کی ضرورت کا سامان پہنچتا رہے — مشرقی علاقوں میں زیرکاشت زمین بڑھا دی گئی — پنچائتی کاشتکاریوں کی طرف سے سرکار کو دینے کے لئے زراعتی پیداوار کا جتنا کوٹا مقرر تھا، ان کاشتکار مردوں اور عورتوں نے ڈیفنس فنڈ میں اپنے طور پر اس کے علاوہ بھی اناج اور مویشیوں سے حاصل ہونے والے سامان کا چندہ دیا — مئی ۱۹۴۲ء میں دھات کا کام کرنے والے، ہوائی جہاز اور ٹینک کی صنعتوں میں لگے ہوئے مزدوروں کے پہل کرنے سے سوویت لوگوں نے سارے ملک میں اشتراکی مقابلے کی ھماھمی مچادی تاکہ جنگی محاذ کو زیادہ سے زیادہ کمک پہنچائی جائے — اس دھارے میں تمام صنعتوں کے مزدور، ریلوے کے، واٹر ٹرانسپورٹ کے مزدور، مشین اور ٹریکٹر اسٹیشنوں والے، سرکاری فارموں کے کام کے کرنے والے اور لاکھوں پنچائتی کاشتکار شریک ہو گئے — مزدور طبقے اور کسان کا سنگھٹن اور مضبوط ہوا — سوویت یونین میں تیزی سے بڑھتی ہوئی جنگی معیشت پیروں پر کھڑی ہو گئی اور یہ جرمن فاشسٹ حملہ آوروں پر فتح کی مادی بنیاد تھی —

۱۹۴۱ء کی گرمیوں میں سوویت جوانوں نے اپنے وطن کی ایک ایک انچ زمین کی حفاظت کے لئے مردانہ وار مقابلہ کیا، مورچے سے پیچھے ہٹنے کی خوفناک جنگ میں بڑی سرفروشی دکھائی اور دشمن کو سخت جانی و مالی نقصان پہنچایا — اس کے بہترین دستوں اور سر و سامان کو تہس نہس کر دیا — جنگ کے اول دنوں سے ہی سوویت فوجوں میں اکثر جوانوں نے بہت سے موقعوں پر مردانگی کے جوہر دکھائے — سمولینسک اور کیئف کے علاقوں میں دو مہینے سے زیادہ برابر جنگی معرکے ہوتے رہے جن میں فاشسٹوں کو بہت سخت نقصانات اٹھانے پڑے — اودیسا کی بندرگاہ پر ۶۹ دن تک لڑائی ہوئی، سیواستوپول ڈھائی سو دنوں تک لڑا اور ان دونوں بندرگاہوں کی جنگ میں بحیرۂاسود کے بیڑے نے بڑے اہم کارنامے انجام دئے — استونیا میں چھه هفتے تک سخت رن پڑا — لینن گراد کے بچاؤ کی جنگ تو ایک زبردست رزمیه بن گئی، کیا جنگ تھی که اگست ۱۹۴۱ء کے آخر میں شروع ہوئی اور ۹۰۰ دنوں سے زیادہ چلتی رہی! لینن گراد کی ساری آبادی اپنے شہر کے بچاؤ میں لگ گئی اور سرخ فوج کے دستوں اور بالٹک کے بحری بیڑے کا هاتهه بٹاتی رہی — جب یه بچاؤ کی جنگیں شروع ہوئیں تو اس دور میں سوویت گارڈوں نے جنم لیا (۱۸ ستمبر ۱۹۴۱ء کو پیدل ڈویژن نمبر ۱۰۰، ۱۲۷، ۱۵۳ اور ۱۶۱ کا نام بدل کر ''گارڈ ڈویژن'' رکھا گیا) — کمیونسٹ پارٹی کی ٹریننگ سے فوجی اور سیاسی کارکنوں کی تعداد بڑھی اور میدان کارزار میں تپ کر پخته ہو گئی —

وطن کے بچاؤ کی جنگ عظیم میں سوویت لوگ تنها نہیں تھے — انہوں نے اپنے وطن، آزادی اور خودمختاری کی جو جد و جہد کی وہ یورپ، ایشیا اور امریکه کی قوموں کی اس جد و جہد میں ضم ہو گئی جو وہ اپنی خودمختاری اور جمہوری آزادیوں کے لئے کر رہی تھیں — سوویت یونین اس کولیشن (ملی جلی صف) میں سب سے بڑھی چڑھی اور فیصله کن طاقت بن گیا جو ہٹلر کے خلاف جنگ کے زمانے میں قائم ہوئی تھی — ۱۲ جولائی ۱۹۴۱ء کو ہٹلری جرمنی کے خلاف جنگ میں برطانیه سے مشترکه کارروائی کا معاهده ہو گیا — ۱۸ جولائی ۱۹۴۱ء کو چیکوسلوواکیه کی گورمنٹ سے اور ۳۰ جولائی کو پولینڈ کی گورمنٹ سے بھی مشترکه جنگی کارروائی کے معاهدے ہو گئے — ۲۹ ستمبر سے پہلی اکتوبر ۱۹۴۱ء تک ماسکو میں ایک کانفرنس ہوتی رہی

جس میں سوویت یونین، ریاستہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ کے نمائندوں نے شریک ہو کر اس سوال پر مشترکہ فیصلے کئے کہ ہٹلر کے خلاف اس کولیشن کے وسائل کو حملہ آوروں کے مقابلے میں کیسے بہتر استعمال کیا جائے — ہٹلر کے خلاف کولیشن کا قائم ہونا سوویت یونین کی خارجہ پالیسی کی بہت بڑی کامیابی تھی —

۱۹۴۱ء کے موسم خزاں کی ابتدا میں نازی فوجوں کو انتہائی سخت جانی اور مالی نقصانات کے باوجود اس میں کامیابی ہو گئی کہ لینن گراد کو خشکی کے راستے سے گھیر لیں اور ماسکو اور روستوف کے ناکوں تک پہنچ جائیں — ماسکو کے علاقے میں خاص کر بڑے سخت معرکے ہوئے — سوویت یونین کی راجدھانی خطرے میں پڑ گئی — ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۱ء کو ڈیفنس کمیٹی نے ایک فیصلے کے ذریعے اعلان کر دیا کہ ماسکو محاصرے میں ہے — سارا ملک ماسکو کے بچاؤ کو ٹوٹ پڑا — اکتوبر اور نومبر میں ماسکو کے گرداگرد راجدھانی کی حفاظت کے لئے جو معرکے ہوئے ان میں سوویت جوانوں نے جان بازی کے وہ جوہر دکھائے کہ غنیم کی فوج کے دم خم نکل گئے — دشمن کے پرزے اڑ گئے اور یورش کرنے کا زور جواب دے گیا — ۵ اور ۶ دسمبر کو مغربی محاذ کی فوجوں نے (جس کے کمانڈر جنرل ژوکوف تھے اور فوجی کونسل کے ممبر بولگانن)، کالینن محاذ کی فوجوں نے (جس کے کمانڈر جنرل کونیف تھے اور فوجی کونسل کے ممبر لیونوف)، جنوب مغربی محاذ کے میمنہ یا داھنے بازو نے (جس کے کمانڈر مارشل تیموشینکو تھے اور فوجی کونسل کے ممبر خروشچیوف)، خوب ڈٹ کر جوابی چڑھائی کی اور اس کا انجام یہ ہوا کہ جرمن فوجوں کو دوسری جنگ عظیم کی سب سے پہلی زبردست شکست اٹھانی پڑی — دشمن کو ماسکو سے کہیں ۱۲۰ اور کہیں ۳۵۰ کلومیٹر کے فاصلے تک پیچھے دھکیل دیا گیا — کوئی گیارہ ہزار بستیاں آزاد کرا لی گئیں جن میں ۶۰ شہر بھی تھے — ۱۹۴۱ — ۴۲ء کی سردیوں میں ماسکو کے مورچے پر سوویت فوج کی فتح اور تخوین اور روستوف کی جنگوں میں جرمنوں کی ناکامی نے ہٹلر کے ''طوفانی،، چڑھائی (blitzkrieg) والے منصوبوں پر پانی پھیر دیا —

۱۹۴۲ء کے موسم بہار میں سوویت کمان کا ارادہ تھا کہ سردیوں کے موسم کی چڑھائی سے جو میدان مارے ہیں ان سے فائدہ اٹھایا جائے اور جنگی چال میں جو پیش قدمی کا موقع ہاتھ آ گیا ہے اس کو اور مستحکم کر لیا

جائے — لیکن جرمن کمان نے خود اپنے ملک کے معاشی وسائل کو اور جن ملکوں پر قبضہ تھا ان کے معاشی وسائل کو پوری طرح کام میں لا کر اور اس فرصت کو غنیمت جان کر کہ یورپ میں کوئی دوسرا مورچہ موجود نہیں ہے، تازہ دم فوج کے پچاس ڈویژن سوویت جرمن محاذ پر اور جھونک دئے — واقعہ ہے کہ سوویت یونین کو تن تنہا اب جرمنی اور اس کے اتحادیوں کا سامنا تھا — ۱۹۴۲ء کی گرمیاں شروع ہوتے ہوتے جرمن کمان نے سوویت یونین کے مقابلے میں ۲۶۶ ڈویژن اتار دئے (ان میں ۱۹۳ جرمن تھے، یعنی فاشسٹ جرمنی کے پاس کل جتنی فوجی طاقت تھی اس کا ۸۰ فیصدی حصہ) — چوں کہ اب ماسکو پر سامنے سے کامیاب حملہ کرنے کی کوئی امید باقی نہ رہی تھی، اس لئے جرمنوں نے جنوب کی طرف سے بڑے پیمانے پر جنگی کارروائیاں کرتے ہوئے قدم بڑھائے تاکہ قفقاز میں تیل کے علاقوں پر قبضہ کیا جائے، استالن گراد کے صنعتی علاقے کو چھین لیا جائے اور دریائے دون اور دریائے کوبان کے اناج پیدا کرنے والے علاقے کو لے لیا جائے — دشمن کے اسی سے زیادہ ڈویژنوں نے جنوب کے اس حملے میں حصہ لیا — سوویت فوج کو ۱۹۴۱ء کی گرمیوں کی طرح اس سال بھی پیچھے ہٹتے ہوئے جان توڑ جنگی کارروائی کرنی پڑی اور بہت کافی علاقہ دشمن کے ہاتھ میں چھوڑنا پڑا — عوام کو اور ان کی فوج کو بے پناہ جانوں کی بازی لگانی تھی تاکہ غنیم کو ورونیژ کے آس پاس بڑھنے سے، دون دریا پر، استالن گراد کے باہر نکلنے سے اور قفقاز کی پہاڑیوں کے دامن میں قدم بڑھانے سے روکا جا سکے —

۱۹۴۱ — ۴۲ء میں سوویت یونین کے اندر حالت بےانتہا نازک تھی — پورا یوکرین، بیلوروس، بالٹک کی تینوں رپبلکیں، روسی فیڈریشن کے مغربی، شمال مغربی اور کچھ جنوبی علاقے دشمن کے قبضے میں تھے — جنگ سے پہلے ان علاقوں کی آبادی ۸ کروڑ ۸۰ لاکھ تھی، ملک کی تمام صنعتی پیداوار کا تہائی حصہ یہاں سے آتا تھا — ۴۷ فی صدی کاشت کا علاقہ یہیں تھا اور سارے ملک کے آدھے مویشی انھی علاقوں میں تھے — جتنے علاقوں پر دشمن کا قبضہ ہوا ان سب میں فاشسٹ انتظام قائم کر دیا گیا جو مقبوضہ علاقوں کو دبا کر رکھے — نازیوں نے بےدردی سے ان آبادیوں کو لوٹا اور تباہ و برباد کر ڈالا — سوویت لوگوں نے کمیونسٹ پارٹی کی خفیہ کمیٹیوں کی رہنمائی میں چھاپہ مار مہم تیز کردی اور یہ مہم حملہ آور کے خلاف تمام لوگوں کی مہم تھی —

۱۹۴۲ء کی گرمیوں میں اور موسم خزاں میں استالن گراد شہر کے اندر اور باہر چاروں طرف گھمسان کی لڑائیاں ہوئیں — استالن گراد کے مورچے پر سوویت فوج نے ایک ایک انچ کے لئے لہو بہا دیا — دشمن کو بےانتہا نقصان اٹھانا پڑا — استالن گراد کی پارٹی کمیٹی نے شہر کی آبادی کو شہری بچاؤ کے لئے کھڑا کیا — شہر کے ڈیفنس میں فوج کی جنگی صلاحیت کو مستحکم کرنے اور مقامی آبادی کی طاقتوں کو ادھر لگا دینے میں نکیتا سرگئیوچ خروشچیوف نے کمال کر دکھایا — خروشچیوف اس وقت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے سیاسی شعبے (پولٹکل بیورو) کے ممبر تھے اور اس مورچے کی فوجی کونسل کے ممبر بھی وہی تھے —

استالن گراد کے جاں‌باز ڈیفنس نے سوویت یونین کی اعلی کمان کو اتنی مہلت دے دی کہ اس نے خاص موقع کی محفوظ فوج اور ٹینکوں اور توپوں کی بہت بڑی تعداد اس محاذ پر اتار دی — اس وقت تک ملک کے کارخانوں میں فوجی ضرورت کا سامان بہت بڑے پیمانے پر بننے لگا تھا —

جب دشمن کو تھکا کر چور کر دیا گیا اور اس کی طاقت زائل ہو گئی تو سوویت فوج نے استالن گراد کے علاقے میں جوابی چڑھائی کرنے کی تیاری کی — جوابی چڑھائی کرنے کا پلان وضاحت کے ساتھ تیار کرنے میں جنھوں نے بڑھ کر حصہ لیا، ان میں استالن گراد محاذ کے کمانڈر جنرل ایریمینکو اور فوجی کونسل کے ممبر جنرل خروشچیوف تھے، جنوب مغربی محاذ کے کمانڈر جنرل واتوتن اور فوجی کونسل کے ممبر جنرل ژیلتوف، دریائے دون محاذ کے کمانڈر جنرل روکوسوفسکی شریک تھے — ۱۹ اور ۲۰ نومبر ۱۹۴۲ء کو جنوب مغربی محاذ کی فوجوں نے، استالن گراد اور دریائے دون کے محاذ کی فوجوں نے مل کر استالن گراد کے قریب جی توڑ جوابی چڑھائی کر دی اور ایسی چڑھائی کہ ۳ لاکھ سے زیادہ جوانوں کی جرمن فوج کو گھیرے میں لے لیا — جرمن ایک بہت مضبوط فوج مینشٹین کی سرکردگی میں لے کر بڑھے تاکہ شہر کے پاس نرغے میں پھنسی ہوئی جرمن فوج کو نکالیں مگر ان کی ایک نہیں چلی — اور اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ جنرل مالینوفسکی کی سرکردگی میں دوسری گارڈ آرمی نے بےمثال جنگی کارنامہ انجام دیا — ۲ فروری ۱۹۴۳ء تک محاصرے میں آئی ہوئی جرمن فوج بالکل پیس ڈالی گئی — استالن گراد کا معرکہ وطن کے بچاؤ کی اس جنگ عظیم میں بلکہ پوری جنگ

عظیم میں ھی ایک موڑ ثابت ہوا اور اس نے زبردست بین اقوامی اھمیت پائی۔ سوویت فوج نے پھر اپنی چڑھائی کو بہت بڑے میدان جنگ میں پھیلا دیا اور دشمن کو پے درپے کئی بار شکست فاش دی۔ جنوری ۱۹۴۳ء میں لینن گراد کا محاصرہ اٹھہ گیا، شمالی قفقاز اور دونباس اور دوسرے علاقے آزاد کرا لئے گئے۔

دوسری جنگ عظیم کے مختلف محاذوں پر جو زبردست معرکے ۱۹۴۳ء کی گرمیوں میں ہوئے، ان میں فیصلہ کن واقعہ کورسک کی لڑائی کا ھے جو ۵ جولائی سے ۲۳ اگست تک چلتی رھی۔ جرمن کمان نے بہت زبردست طاقت سمیٹی تھی کہ کورسک پر بھر پور یورش کی جائے گی۔ پانچ لاکھ پچاس ہزار کی فوج، ۶ ہزار توپیں، ۲ ہزار ۷ سو ٹینک اور خودبخود چلنے والی توپیں اور ۲ ہزار ہوائی جہاز۔ سوویت فوجی کمان کو دشمن کے منصوبوں کا بروقت پتہ چل گیا۔ پھر ورونیژ کے مورچے اور سنٹرل مورچے کی فوجوں نے جو مقابلہ کیا وہ نہ صرف یہ کہ دشمن کی چڑھائی کو پسپا کرنے کے لئے کافی تھا بلکہ اسی کی بدولت وہ صورتیں بھی مہیا ہو گئیں جن میں پانچ محاذوں کی فوجیں جوابی یلغار کر سکیں۔ جرمن فوج کو یہاں ایسی شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا کہ بعد میں ہٹلری جرمنی کی قطعی شکست کا انجام نظر آنے لگا۔ کورسک کی لڑائی میں سوویت فوج نے فاشسٹ کمان کی اس آخری کوشش کو ناکام کر ڈالا کہ بہت بڑی طاقت سے یلغار کرکے واقعات کا رخ پلٹ دیا جائے۔ جب کورسک میں جرمنوں کو سخت منہ کی کھانی پڑی، اس کے بعد آگے بڑھنے کی باری سوویت کمان کے ھاتھہ میں آ گئی۔ ۱۹۴۳ء کی گرمیوں میں اور موسم خزاں میں سوویت فوج نے بہت زبردست چڑھائیاں کرکے دریائے دنیپر کے بالائی حصے سے نووروسیئسک تک، ۲ ہزار کلومیٹر لمبا محاذ جنگ کھول دیا۔ اور اسی عرصے میں سوویت فوجیں محاذ جنگ کے سنٹرل حصے پر ۳۰۰ کلومیٹر تک بڑھہ گئیں، جنوبی حصے پر ۶۰۰ کلومیٹر کے قریب اور ان جنگوں میں ۱۱۸ جرمن فاشسٹ ڈویژن تہس نہس کر ڈالے۔ اوریل، کورسک، خارکوف، پورا دونباس آزاد کرا لیا، پوری قوت سے دنیپر پار کر لیا۔ ۶ نومبر ۱۹۴۳ء کو یوکرین کی راجدھانی کیئف بھی دشمن سے خالی کرا لی گئی۔

روسی فیڈریشن کے، یوکرین کے اور بیلوروس کے چھاپہ ماروں نے سوویت فوج کا بہت ھاتھہ بٹایا۔ یہ چھاپہ مار ھیرو ایسے ہوئے ھیں کہ ان کے نام

وطن کے بچاؤ کی جنگ کی تاریخ میں اور سوویت عوام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہیں گے: اندریئیف، دوک، فیودوروف، گ - ایگناتوف، پ - ایگناتوف ("باتیا")، ی - ایگناتوف، کلیشچوف، کوزلوف، کاوپاک، میلنی کوف، ناؤموف، پوپوف، رودنیف، سبوروف، شکائیف، ایملیوتن، زاسلونوف اور بہت سے لوگ -

سوویت فوج فتح پر فتح حاصل کرتی چلی گئی - امریکہ اور برطانیہ کی فوجوں نے دشمن کو شمالی افریقہ سے نکال باہر کیا اور جولائی میں سسیلی کے



ایک کارخانہ جہاں دوسری جنگ عظیم کے دوران ٹینک بنائے جا رہے تھے

جزیرے میں اتر گئیں — ستمبر میں اتحادیوں کی فوج خاص اٹلی کی سرزمین پر اتر پڑی — ستمبر ۱۹۴۳ء میں جرمنی کے بڑے یورپی حلیف اٹلی نے ہتھیار ڈال دئے —

۱۹۴۳ء بڑی تبدیلی کا سال تھا — یہ تبدیلی صرف محاذ جنگ پر نہیں تھی بلکہ محاذ کے پیچھے پھیلی ہوئی دنیا میں بھی — سوویت لوگوں نے جنگ بھی جاری رکھی اور ساتھ ھی نئے کارخانے بھی بنا ڈالے، لوہا پگھلانے کی بھٹیاں، بجلی گھر اور کوئلے کی نئی کانیں کھول دیں — سوویت یونین میں جنگی معیشت کے مضبوط ہو جانے سے جرمنوں کو وہ برتری نہیں رہی جو ٹینکوں میں، ہوائی جہازوں میں، گولہ انداز توپوں میں اور ٹامی گنوں میں حاصل تھی — جنگ کے آخری تین برسوں میں سوویت صنعتوں کی پیداوار کا سالانہ اوسط ۳۰ ہزار سے زیادہ ٹینکوں، خود بخود چلنے والی توپوں اور آہن پوش کاروں تک پہنچ چکا تھا، سالانہ ۴۰ ہزار ہوائی جہاز بن رہے تھے، ایک لاکھ بیس ہزار چھوٹے بڑے دھانے کی توپیں تیار ہو رہی تھیں، ایک لاکھ گولہ انداز توپیں، ۴ لاکھ پچاس ہزار ہلکی اور بھاری مشین گنیں، ۳۰ لاکھ سے زیادہ رائفلیں اور ۲۰ لاکھ کے قریب ٹامی گنیں — کسانوں نے فوج اور شہری آبادیوں کو کافی خوراک سپلائی کی اور صنعت کو ضرورت بھر کچا مال دیا —

تمام عوام کی طرف سے محاذ جنگ کو جو مدد بھیجی جا رہی تھی وہ روز بروز بڑھتی چلی گئی اور مختلف شکلوں سے یہ مدد ملتی رہی — ۱۹۴۲ء کے آخر میں تمبوف علاقے کے پنچائتی کاشتکاروں نے چار کروڑ روبل کا چندہ کیا تاکہ اس رقم سے ٹینکوں کی ایک قطار کا سروسامان کیا جائے — ان کا یہ کرنا تھا کہ سارے ملک نے اس کو ایک مثال بنا لیا — ساراتوف کے ایک پنچائتی کاشتکار گولوواتی نے اپنی بچت کی ساری رقم، ایک لاکھ روبل اٹھا کر دے دی کہ اس سے ہوائی جہاز تیار کیا جائے — اس کا یہ عمل بھی لاکھوں آدمیوں نے اپنے لئے ایک نمونہ سمجھا — جنگ کے چار برسوں کے دوران سوویت محبان وطن نے ۹۴ ارب پچاس کروڑ روبل چندے کے طور پر دئے (ان میں نقد رقم بھی تھی، قیمتی چیزیں بھی اور سرکاری قرضے کے بونڈ بھی) کہ ان رقموں سے ہوائی جہاز کے دستے بنائے جائیں، ٹینکوں کی قطاریں، توپ خانے کا سامان وغیرہ تیار کیا جائے — مورچے کو مستقل طور پر بڑھتی ہوئی امداد سوویت لوگوں کی حب الوطن کا اعلی درجے کا ثبوت تھا —

۱۹۴۳ء بھی ایسا سال تھا جس میں فاشسٹوں کے خلاف کولیشن اور زیادہ مضبوط ہوا — ۲۸ نومبر سے پہلی دسمبر تک تہران میں تین طاقتوں کی کانفرنس ہوتی رہی (جس میں سوویت یونین، برطانیہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ شامل تھے) — اس کانفرنس میں منصوبے جوڑے اور ملائے گئے، طے ہوا کہ کس پیمانے پر اور کس وقت کون سی کارروائی کرنی ہے —— مشرق میں، مغرب میں اور جنوب میں تاکہ فاشسٹ جرمنی اور اس کے اتحادیوں کی فوجی طاقت کو پیس ڈالا جائے — برطانیہ اور امریکہ کی حکومتوں نے وعدہ کیا کہ یورپ میں دوسرا جنگی محاذ زیادہ سے زیادہ پہلی مئی ۱۹۴۴ء تک کھول دیا جائے گا —

۱۹۴۴ء میں سوویت فوج دشمن کے خاص خاص فوجی ٹھکانوں پر تابڑ توڑ حملے کرتی رہی — جنوری اور فروری میں لینن گراد کا صوبہ دشمن سے پاک ہو گیا — فروری اور مارچ میں مغربی یوکرین بالکل آزاد کرا لیا گیا اور دشمن کو پچھاڑ کر دنیستر اور پروٹ کے پرے پھینک دیا گیا — جرمنوں کی جنوبی فوج کے گروپ کو بھی شکست ہوئی — سوویت فوج چیکوسلوواکیہ کی سرحدوں تک جا پہنچی اور رومانیہ کی حدود میں داخل ہو گئی — اپریل اور مئی ۱۹۴۴ء میں کرائمیا اور اودیسا کو خالی کرا لیا گیا — جون میں دشمن کی وہ فوج جو کریلیا گھیرے ہوئے تھی، کچل ڈالی گئی اور کریلیا کا بڑا حصہ آزاد کرا لیا گیا — جون، جولائی اور اگست میں سوویت فوج نے چھاپہ ماروں کی کارگر مدد سے فائدہ اٹھا کر ایک بڑی جرمن قلبی فوج کا صفایا کر ڈالا اور بیلوروس کو اور اس کی راجدھانی مینسک کو آزاد کرا لیا — لیتھوینیا کا بڑا حصہ، جس میں اس کی راجدھانی ویلنوس بھی تھی اور پولینڈ کے مشرقی علاقے جرمن فاشسٹوں سے پاک کر دئے گئے اور دریائے وسچولا کے کنارے مشرقی پروشیا کی سرحدوں تک سوویت فوج جا پہنچی — پولینڈ کی پہلی فوج کے دستوں نے بھی اپنے ملک کے مشرقی علاقوں کو آزاد کرانے میں سوویت فوج کے ساتھ جنگ میں شرکت کی — جب بیلوروس پر چڑھائی جاری تھی، اس کے ساتھ ہی مغربی یوکرین میں بہت بڑی فتح ہو گئی —— لووف شہر آزاد ہو گیا اور دریائے وسچولا پر شہر ساندومیر کے نزدیک ایک بہت اہم جنگی ٹھکانا قبضے میں آ گیا —



مینسک کے نزدیک میدان جنگ کا ایک منظر۔ جولائی ۱۹۴۴ء

اگست کے دوسرے پندرھواڑے میں دوسرے یوکرینی محاذ کی فوجوں نے جس کی کمان جنرل مالینوفسکی کے ہاتھہ میں تھی، تیسرے یوکرینی محاذ سے مل کر یاسی اور کیشی‌نیوف کے آس پاس دشمن کی ایک بہت بڑی چھاونی کو صاف کر دیا، مولداویہ آزاد کرا لیا اور جرمنی کے تابعدار رومانیہ اور بلغاریہ کو جنگ سے کاٹ دیا۔ اگست ۱۹۴۴ء میں رومانیہ کے اندر عوام کی طرف سے ایک شورش اٹھی، اس کے بعد ستمبر میں بلغاریہ میں وہی ہوا اور دونوں ملکوں میں انقلابی جمہوری طاقتوں کا عمل دخل ہو گیا۔ رومانیہ اور بلغاریہ اب جرمنی کے خلاف جنگ میں شریک ہو گئے۔ اکتوبر میں سوویت فوج ہنگری میں داخل ہو گئی اور اس نے ملک کا بڑا حصہ جرمنوں سے آزاد کرا لیا۔ ستمبر اور اکتوبر میں استونیا کی سوویت اشتراکی ریپلک پوری کی پوری اور لیتویا کی سوویت اشتراکی ریپلک کا بڑا حصہ آزاد کرا لیا گیا اور جرمنی کے اتحادی فن‌لینڈ کو جنگ سے بے دخل کر دیا گیا۔ اکتوبر میں سوویت فوجوں نے یوگوسلاویہ کی آزادی کی عوامی فوج کو مدد دی تاکہ وہ فاشسٹ غاصبوں کو یوگوسلاوی علاقے کے بڑے حصے سے نکال باھر کریں۔ سوویت

فوجوں نے چیکوسلوواکیہ کو آزاد کرانا شروع کیا اور دشمن کو آرکٹک کے علاقے اور شمالی ناروے سے نکال باہر کیا۔

۱۹۴۴ء میں فاشسٹ فوجیں سوویت یونین کی سرحدوں سے باہر کر دی گئی تھیں۔ بہت سی ایسی جنگی کارروائیاں ہوئیں کہ سوویت فوج نے بڑی پھرتی اور ہوشیاری سے داؤ پیچ کر کے دشمن کی بڑی بڑی فوج کو چاروں طرف سے گھیر لیا، مثلاً بابروئسک، ویتیبسک اور مینسک کے علاقوں میں ۳۰ کے قریب ڈویژن گھیرے، کورسون شیفچینکوفسکی میں دس ڈویژن سے زیادہ محاصرے میں لئے اور یاسی اور کیشی‌نیوف کے مقام پر کوئی ۲۲ ڈویژن نرغے میں لئے۔ دشمن کے لاکھوں افسر اور جوان قیدی بنا لئے گئے۔

نجات دلانے کے عظیم‌الشان مشن کو پورا کرتے ہوئے سوویت یونین نے یورپ کی قوموں کو فاشسٹ جبر و ظلم سے آزاد ہونے میں مدد دی۔ یورپ میں فاشسٹوں کا بلاک پوری طرح ڈھے گیا۔ جنگ جرمن سرحدوں تک جا پہنچی۔ صاف نظر آنے لگا کہ لڑائی اب فتح کی منزل پر پہنچ کر ختم ہو جائے گی۔ ۶ جون ۱۹۴۴ء کو آخرکار برطانیہ اور امریکہ کی فوجیں فرانسیسی ساحل پر اتر پڑیں اور جرمنی کے مقابلے پر دوسرا محاذ کھول دیا۔

فاشسٹ غاصبوں سے سوویت سر زمین جیسے جیسے پاک کی جا رہی تھی، اسی کے ساتھ تباہ و برباد معیشت کو پھر سے بحال کرنا اور اٹھانا بھی جاری تھا۔ اسی زمانے میں فاشسٹ جرمنی کی معیشت میدان جنگ میں شکست ہونے کی وجہ سے ٹوٹ رہی تھی۔ یورپ کے جن زبردست علاقوں پر پہلے جرمنی کا قبضہ تھا، ان کے ہاتھ سے نکل جانے کے کارن جرمنی کے پاس نہ اب کچے مال کے وہ اہم وسائل باقی رہے تھے، نہ آدمی بھرتی کرنے کے اور نہ کارخانوں کے ـــ جرمنی ان سے محروم ہو چکا تھا اور جرمن مورچے کے عقب کی حالت ڈانوا ڈول ہونے کی وجہ سے اس کی شکست اور قریب آ گئی۔

جنوری ۱۹۴۵ء میں سوویت فوجوں نے ایک اور زبردست یلغار کر ڈالی۔ اس بار بحیرۂ بالٹک سے کارپیتھیا تک کے ۱۲۰۰ کلومیٹر لمبے علاقے میں مورچہ قائم ہوا۔ اسی کے ساتھ ساتھ ہنگری میں سوویت فوجوں نے بوداپیشت میں گھرے ہوئے دشمن سے جنگ کی۔ سوویت فوج کے علاوہ پولینڈ، چیکوسلوواکیہ، رومانیہ اور بلغاریہ کے فوجی جتھے بھی جنگی کارروائی میں شریک تھے۔ سردی میں بھی جنگ جاری رہی اور اسی جنگ میں کل کا کل پولینڈ آزاد کرا لیا گیا اور

چیکوسلوواکیہ کا بڑا حصہ دشمن سے پاک ہو گیا — جرمن فوج کو دریائے وسچولا سے پچھاڑ کر اوڈر اور نیسے دریاؤں تک دھکیل دیا گیا — مشرقی محاذ پر سوویت فوج کی فاتحانہ یلغار نے اس جرمن حملے کو ڈگمگا دیا جو اردینس کے محاذ پر کیا جا رہا تھا اور جہاں امریکی اور برطانوی فوجیں سخت مشکل میں پڑ گئی تھیں —

فروری ۱۹۴۵ء میں کرائمیا میں (یالٹا کے مقام پر) تین طاقتوں کی کانفرنس ہوئی اور فاشسٹ جرمنی کو آخری شکست دینے کے منصوبوں کو ملایا گیا — تینوں فریقوں نے اپنے اس فیصلے کا اعلان کیا کہ جرمن فوج اور جنرل اسٹاف دونوں سے ہتھیار چھین لئے جائینگے اور ان کو توڑ دیا جائیگا — ان کے مشترکہ اعلان میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ ''ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ جرمنی کے عوام کو نیست و نابود کریں لیکن جرمنوں کے لئے معقول شریفانہ زندگی کی امید اور قوموں کی انجمن میں ان کے لئے گنجائش تبھی ہو سکتی ہے جب نازی‌ازم اور عسکریت (فوجی ذہنیت) کو جڑ بنیاد سے اکھاڑ کر صاف کر دیا جائے،، — اس کانفرنس میں سوویت یونین نے منظور کیا کہ وہ جرمنی کے ہتھیار



برلن، ریخستاگ (Reichstag) پر قبضہ ہو جانے کے بعد — ۱۹۴۵ء

ڈالنے اور یورپ میں جنگ ختم ہونے کے دو تین مہینے کے اندر اندر جرمنی
کے حلیف جاپان کے خلاف جنگ میں اتر پڑیگا —

سوویت فوج کی آخری جنگی کارروائی ۱۹۴۵ء کے موسم بہار میں شروع ہوئی — اپریل کے دنوں میں تین محاذوں کی فوجوں نے یعنی پہلے بیلوروسی محاذ نے جس کی کمان مارشل ژوکوف کے ہاتھ میں تھی، پہلے یوکرینی محاذ نے جس کی کمان مارشل کونیف کے ہاتھ میں تھی اور دوسرے بیلوروسی محاذ نے جس کی کمان مارشل روکوسوفسکی کے ہاتھ میں تھی، برلن کی سمت آخری فیصلہ کن پیش‌قدمی کا علم کھول دیا اور دشمن کے بہت بڑے جتھے کے ٹکڑے اڑا دئے — پہلے بیلوروسی اور پہلے یوکرینی محاذوں کی فوجوں نے جرمنی کی راجدھانی کو گھیر لیا اور ۲ مئی کو برلن فتح کر لیا — جب برلن فتح ہو گیا تو پراگ کی جنگ کو بھی انجام تک پہنچا دیا گیا اور ۹ مئی کو سوویت فوجیں پراگ میں داخل ہو گئیں — ۸ مئی کو جرمن اعلیٰ کمان کے نمائندوں نے اتحادی طاقتوں، یعنی سوویت یونین، برطانیہ، امریکہ اور فرانس کی اعلیٰ کمانوں کے نمائندوں کی موجودگی میں، برلن کے نزدیک —— کارلس‌ہارسٹ



ماسکو کے لال چوک میں فتح کی پریڈ — ۲۴ جون ۱۹۴۵ء

کے مقام پر — بے شرط ہتھیار ڈالنے کے ضابطہ نامے پر دستخط کر دئے — اور اس طرح سوویت یونین کے لوگوں نے وطن کے بچاؤ کی جنگ عظیم کو نازی جرمنی کی مکمل شکست پر ختم کر دیا — ۹ مئی ۱۹۴۵ء کو سوویت عوام نے فتح کا جشن منایا —

سان فرانسیسکو (امریکہ) کی جون ۱۹۴۵ء والی کانفرنس میں متحدہ قوموں کی انجمن (یو این او) قائم کی گئی — اس انجمن کی ایک سلامتی کونسل مقرر کی گئی جس میں گیارہ ممبر ہوتے تھے اور گیارہ میں سے پانچ ممبر یعنی سوویت یونین، برطانیہ، ریاستہائے متحدہ امریکہ، چین اور فرانس مستقل ممبر طے پائے — یو این او اس مقصد سے قائم کی گئی کہ دنیا کا امن اور سلامتی باقی رہے، مضبوط ہو اور سرکاروں کے درمیان امن کے ساتھ تعاون بڑھایا جائے —

۱۷ جولائی سے ۲ اگست تک پاٹسڈام میں تین طاقتوں کی کانفرنس ہوئی (سوویت یونین، برطانیہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ اس میں شریک تھے) — اس کانفرنس نے باقاعدہ چند فیصلے کئے (فرانس نے بھی ان کو تسلیم کر لیا)، اس بارے میں کہ جرمنی کی فوجی طاقت ختم کی جائے، نازی‌ازم سے اسے پاک کیا جائے اور جمہوری طریقے پر اس کی تعمیر ہو — پاٹسڈام کے اس اعلان کی غرض یہ تھی کہ ایک ایسا جرمنی قائم کیا جائے جو متحد ہو، امن‌پسند ہو اور جمہوری ہو — اسی اعلان میں ایک خاص اور اہم پیراگراف تاوان جنگ کے بارے میں بھی تھا — کانفرنس نے فیصلہ کیا کہ کینگسبرگ کا ساحلی شہر اور اس کے آس پاس کا علاقہ جو مشرقی پروشیا میں ہے، سوویت یونین کے حوالے کردیا جائے اور پولینڈ اور جرمنی کی نئی سرحد قائم کی جائے، دریائے اوڈر اور نیسے کے ساتھ لگی ہوئی — لیکن بعد میں ریاستہائے متحدہ امریکہ، برطانیہ اور فرانس نے پاٹسڈام کانفرنس کے اعلان کی تعمیل نہ کرنے کی راہ اختیار کر لی —

۹ اگست ۱۹۴۵ء کو سوویت یونین نے ایک حلیف کی حیثیت سے اپنا فرض ادا کرتے ہوئے سامراجی جاپان سے جنگ کا اعلان کر دیا — بائیکال پار فرنٹ کی فوجوں نے مارشل مالینوفسکی کی کمان میں مشرق بعید کے دوسرے اور پہلے محاذوں کی فوجوں کے تعاون سے کوانٹانگ کی فوج کو مار بھگایا — کوانٹانگ آرمی میں دس لاکھ جوان تھے — ان کو نکال کر مانچوریا (تانگ پیہ)، کوریا، جنوبی ساخالین اور کوریل کے جزیروں کو آزاد کرادیا — جاپان کو مار بھگانے والوں میں یہ طاقتیں شریک تھیں : سوویت فوج، سوویت بحرالکاہلی

بیڑا، آمور کا دریائی بیڑا، ریاستہائے متحدہ امریکہ کی فوج، برطانیہ کی فوج، منگولیہ کی عوامی ریپلک کی فوج اور چین کی آزادی کی فوج کے جتھے — ۲ ستمبر کو جاپانی حکومت نے بے شرط ہتھیار ڈالنے کے ضابطہ‌نامے پر دستخط کر دئے — اور یوں دوسری جنگ عظیم حملہ آوروں کی مکمل شکست پر تمام ہو گئی —

کمیونسٹ پارٹی کی رہنمائی میں سوویت عوام نے وطن کے بچاؤ کی جنگ عظیم میں تاریخی اہمیت کی فتح حاصل کی اور اپنے اشتراکی وطن کی آزادی اور خود مختاری کو بچا لیا — یہ فتح سامراجیوں کی طرف سے اشتراکی سر زمین پر دوسری چڑھائی کی پوری پوری شکست تھی — فتح کے انجام میں سوویت یونین نے مغرب اور مشرق میں اپنی سرحدوں کو خوب پختہ کر لیا — کینگسبرگ کا علاقہ جس میں اسی نام کا شہر اور بندرگاہ، دونوں شامل تھے، سوویت یونین کا حصہ بن گیا — ۱۹۴۶ء میں اس کا نام بدل کر کالینن گراد رکھہ دیا گیا تھا — فن‌لینڈ سے جو صلحنامہ ہوا، اس میں سوویت یونین کو پیچنگا کا علاقہ واپس مل گیا، اسی میں بارینتس سمندر کے کنارے کی بندرگاہ پیچنگا (پیتسامو) بھی شامل تھی — اور یہ حق بھی سوویت یونین کو مل گیا کہ وہ فن‌لینڈ سے کرائے پر پور کلاود کے خطے میں علاقہ اور اس علاقے کے اردگرد کا سمندر لے سکتا ہے (۱۹۵٦ء میں سوویت یونین ان حقوق سے خود دست‌بردار ہوگیا) — مشرق بعید میں سوویت یونین نے جنوبی ساخالین اور کوریل کے جزیرے واپس لے لئے — فاشسٹ حملہ آوروں کو اور ان کے حلقہ‌بگوشوں کو کچل کر سوویت یونین نے نہ صرف یہ کہ اپنی آبرو، آزادی اور خود مختاری بچا لی بلکہ یورپ اور ایشیا کی قوموں کو بھی فاشسٹ غلامی کے خطرے سے آزاد کرانے میں فیصلہ کن خدمت انجام دی — فاشسٹ غارت گروں کی زد سے تمام دنیا کی تہذیب بچ گئی — اور یہ تاریخی خدمت ہے جو سوویت لوگوں نے تمام نسل انسانی کے لئے انجام دی ہے —

جنگ کے دوران سوویت حکومت اور امریکی اور برطانوی حکومتوں کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی، اس میں صدر امریکہ فرینکلن روزویلٹ اور وزیر اعظم برطانیہ ونسٹن چرچل کے بہت سے ایسے بیانات شامل ہیں، جن میں سوویت یونین کی مسلح فوجوں کی جانبازیوں کی عظمت کو اور دوسری جنگ عظیم میں ان کے سر جو سہرا بندھا اس کو پرزور لفظوں میں سراہا گیا ہے — اس خط و کتابت سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ سوویت یونین نے ریاستہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ

کے حاکم حلقوں کی ان کوششوں کی سخت مخالفت کی اور انہیں چلنے نہیں دیا کہ نازی قبضے سے آزاد ہونے پر بعض ملکوں کے اندرونی معاملات میں باہر سے دخل دیا جائے اور ان پر رجعت پرست انتظام حکومت پھر سے لاد دیا جائے۔

اس جنگ میں سوویت یونین کی فتح دراصل سوویت ریاست کی اور اس کے سماجی نظام کی فتح تھی، سوویت فوجوں کی، سوویت فوجی ہنرمندی کی اور اشتراکی نظریے کی فتح تھی۔ جنگ کے دوران سوویت نظام کی برتری اور اشتراکی نظام معیشت کی برتری نئی قوت کے ساتھ ثابت ہوگئی۔ وطن کے بچاؤ کی اس جنگ میں سوویت مسلح فوجوں کو تمام سوویت عوام کی پشت‌پناہی نصیب ہوئی۔ سوویت لوگوں نے اندرونی انتظام کے مورچے پر جس طرح بے غرضی سے جان لڑا دی وہ تاریخ میں اس عظیم‌الشان سرفروشی کے ساتھ جو سوویت فوج نے دکھائی، نقش ہو گیا اور ملک کی حفاظت کے لئے عوام کی دلیری اور ثابت‌قدمی کا بےمثل نمونہ بن گیا۔

اس جنگ عظیم میں سوویت یونین کی تمام فتوحات کا ولولہ پیدا کرنےوالی اور تنظیم دینے والی طاقت کمیونسٹ پارٹی اور اس کی مرکزی کمیٹی کی تھی۔ پارٹی کے زبردست تنظیمی اور سیاسی کام نے سوویت عوام کی تمام طاقتوں کو یک‌جا کیا اور دشمن کی شکست پر لگا دیا۔ جتنے عرصے جنگ چلتی رہی، کمیونسٹ پارٹی نے اپنے بہترین سیاسی لیڈروں اور تنظیم کرنےوالوں کو مورچے کی اور مورچے کے پیچھے اندرونی انتظام کی خاص خاص اور ذمہ‌دار جگہوں پر روانہ کیا۔ پارٹی کے نمایاں لیڈروں نے، مرکزی کمیٹی کے ممبروں نے ملک کی سیاسی، فوجی اور اقتصادی لیڈرشپ کی ذمہ داریاں پوری کیں اور خود سپہ‌سالاری کے فرائض انجام دئے۔ مختلف رپبلکوں، علاقائی، خطہ‌وار اور حلقہ‌وار پارٹی کمیٹیوں کے سکریٹریوں نے ان علاقوں میں جہاں جنگی مورچہ نزدیک تھا، فوجی کونسلوں کی ممبری اور مورچوں اور فوجوں کے سیاسی شعبوں میں کام سنبھالا۔ کمیونسٹ پارٹی نے قریب قریب سب ملا کر ۱۰ لاکھ کمیونسٹوں کو میدان جنگ میں بھیجا، جن میں ۴۸ ہزار سے زیادہ پارٹی کے اور مزدور سبھاؤں کے ذمہ‌دار لوگ تھے۔ کمیونسٹ پارٹی کی ماسکو شاخ نے کم سے کم ایک لاکھ کمیونسٹ محاذ جنگ پر روانہ کئے۔ کمیونسٹ پارٹی کی لینن‌گراد شاخ نے اپنے ممبروں میں سے ستر فیصدی آدمی جنگ پر بھیجے، اودیسا اور سیواستوپول کی شاخوں نے اپنے کمیونسٹ ممبروں کی ۹۰ فیصدی تعداد مورچے کو دے دی۔ جب جنگ

ختم ہوئی اس وقت ۳۰ لاکھ کمیونسٹ فوجوں میں موجود تھے اور یہ ملک کے تمام کمیونسٹ ممبروں کی ۶۰ فیصدی تعداد تھی — کمیونسٹوں نے اپنے ذاتی عمل سے فوجوں میں حوصلہ پیدا کیا کہ وہ بھی ان کی تقلید کریں، فوجوں کو مضبوط کیا اور ان کی صف بندی کو اور ٹھوس کر دیا — سیاسی شعبوں نے اور پارٹی کی کمیٹیوں نے افسروں کے ساتھ فوج کے جوانوں کو بھی تعلیم دی، ان میں اپنے ملک سے بے پناہ وفاداری کا جذبہ بھر دیا، فتح کا یقین پختہ کر دیا، بےغرض ہمت و استقلال اور جنگ میں بڑھ کر حملہ کرنے کا عظیم الشان جذبہ بیدار کر دیا — سوویت فوج کے جوان کمیونسٹ کی حیثیت سے جنگ میں جانے کو بڑی عزت کی بات سمجھتے تھے — اگرچہ مورچوں پر بہت سے کمیونسٹ کام آئے پھر بھی پارٹی کی ممبری بڑھتی رہی اور جنگ کے ھی زمانے میں ۱۶ لاکھ ممبروں کا اضافہ ہوا — نوجوان کمیونسٹ لیگ بھی کافی بڑھی —

کمیونسٹ پارٹی نے ایسے عمدہ تربیت یافتہ اور ایماندار افسروں کو تعلیم دی اور انہیں اونچے سے اونچے فوجی عہدوں تک ترقی دی جنہوں نے جنگ کے برسوں میں فوجی لیڈرشپ کی دشوار ذمہ‌داریاں سنبھال لیں —

فاشسٹ جرمنی اور جنگی ذہنیت کے جاپان کی فوج کے مقابلے میں سوویت فوجوں نے بےمثال فوجی ہنرمندی کا ثبوت دیا، ہمت و استقلال کا مظاہرہ کیا اور دلیری، ثابت قدمی اور عام طور سے جان بازی کے ایسے کارنامے کئے جن کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی — سوویت فوج کے افسروں، جوانوں اور چھاپہ ماروں نے، جن کے نام اشتراکی وطن سے بےپناہ محبت کی بدولت امر ہو گئے ، انہوں نے ایسے جواں‌مردی کے غیرمعمولی ثبوت دئے ہیں کہ ان کے کارنامے سوویت یونین کے کروڑوں آدمیوں کی جواں‌مردی و جاں بازی کی علامت بن گئے ہیں — یہ سورما کون تھے —— سرحدی قلعے بریسٹ کے بہادر محافظ، ہواباز گستیلو اور تلالی خین، سپاھی ماتروسوف اور سمیرنوف، چھاپہ‌مار مرد اور عورتیں : کوشےووئی، کوسمودیمیانسکایا، چائکینا اور شوموفتسیف ، جنرل پانفیلوف کے گارڈ ڈویژن کے جوان * اور ''تین تین بار سوویت یونین کے ھیرو،، کے خطاب یافتہ پاکری‌شکن

---

* جس زمانے میں ماسکو کا بچاؤ کیا جا رہا تھا ان دنوں جنرل پانفیلوف کے جوانوں کی ایک ٹولی نے بڑی سرفروشی دکھائی— ان میں روسی، یوکرینی، قزاخ اور قرغیز شامل تھے— انہوں نے دوباسیکووا کی ریلوے لائن کو دشمن کے حملے سے بچا لیا— ۱۶ نومبر ۱۹۴۱ء کو دشمن کے بیسوں ٹینک اور پیدل دستہ آگے بڑھا کہ سوویت صفوں میں شگاف ڈال دے— اس مقابلے میں سوویت طاقت کم تھی پھر بھی جوان ڈٹے رہے — ان میں بہت سے دلیری کے ساتھ وھیں کام آئے اور جان‌بازوں کی موت مر گئے لیکن جو فرض انہیں سونپا گیا تھا وہ پورا کر گئے —

اور کوژےدوب وغیرہ۔ یہ اعلی خطاب ''سوویت یونین کا ہیرو''، فوج اور بحری بیڑے کے دس ہزار ۹ سو ۲۳ افسروں اور سپاہیوں کو دیا گیا۔ فوج اور بحری بیڑے کے ستر لاکھ سے زیادہ افسروں اور سپاہیوں کو مختلف آرڈر اور تمغے ملے (یہ پہلی جولائی ۱۹۴۶ء تک کی تعداد ہے)۔ سوویت لوگوں کی حب وطن نے، سوویت سماج کے اخلاقی اور سیاسی اتحاد نے، سوویت یونین کی قوموں کی باہمی دوستی نے، جس کے میر کارواں روسی تھے، وطن کے بچاؤ کی جنگ کے دوران انتہائی سخت آزمائش کے دنوں میں ثابت کر دکھایا کہ ان کی قوت ایسی ہے جسے توڑا نہیں جا سکتا۔

دوسری جنگ عظیم کا نتیجہ ایک یہ نکلا کہ دنیا کے معاملات میں طاقتوں کا توازن بدل گیا اور اشتراکیت کے حق میں بدل گیا۔ جرمنی، اٹلی اور جاپان کو جنگ میں شکست ہوئی۔ سرمایہداری نظام مجموعی طور پر کمزور ہوا۔ سوویت یونین کی فتح نے یورپ کی کئی قوموں کو ایسے موقعے مہیا کر دئے جن میں ان کا بس چل گیا کہ سرمایہداروں اور جاگیرداروں کا تختہ الٹ دیں اور جمہوریت اور اشتراکیت کی راہ اختیار کر لیں۔ دنیا کے کئی ملکوں میں اشتراکی نظام قائم ہونے کی بدولت، دنیا کی ایک تہائی سے زیادہ آبادی یعنی ۹۰ کروڑ سے اوپر لوگوں کی سرزمینوں کے اشتراکی دائرے میں آجانے کی بدولت سامراج کی زنجیروں کے کئی حلقے ٹوٹ گئے۔ جنگ کے بعد کے دور کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ دنیا کے اشتراکی نظام کی قوت بڑھتی جاتی ہے۔

جب سے دوسری جنگ عظیم ختم ہوئی ہے، نوآبادیاتی اور دبے ہوئے ملکوں کی قومی آزادی کی تحریک بڑے پیمانے پر پھیل گئی ہے۔ ہندستان، انڈونیشیا، برما، مصر اور دوسرے ایشیائی اور افریقی ملکوں کے لوگوں نے نوآبادیاتی غلامی کا جوا اتار پھینکا ہے اور دوسرے ملکوں کو نوآبادی بنانےوالے سامراجی نظام کا ٹوٹ کر گرنا شروع ہو چکا ہے۔

سوویت یونین میں سوشلزم کی مکمل اور قطعی فتح۔ سوویت یونین کا کمیونزم کی وسیع تعمیر کے دور میں داخل ہونا (۱۹۴۶ء ـ ۱۹۶۱ء)

چوتھے پانچ سالہ پلان (۱۹۴۶ء سے ۱۹۵۰ء تک) اور پانچویں پلان (۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۵ء تک) کے دوران قومی معیشت کی بحالی اور ترقی

دوسری جنگ عظیم کے فاتحانہ خاتمے کے بعد سوویت لوگ اس امن پسند کمیونسٹ تعمیر کی جانب متوجہ ہوئے جسے جنگ نے ۱۹۴۱ء میں بیچ سے توڑ دیا تھا ـ جنگ کے زمانے میں جرمن فاشسٹ حملہ آوروں نے سوویت ریاست کو ناقابل بیان نقصان پہنچایا تھا ـ غاصبوں نے ایک ہزار سات سو دس شہر اور ستر ہزار دیہات پورے کے پورے یا کچھ نہ کچھ تباہ و برباد کئے اور پھونک ڈالے تھے، ۳۱ ہزار ۸۵۰ صنعتی کاروبار تہس نہس کر دئے تھے، ۶۵ ہزار کلومیٹر ریلوے لائن توڑ پھوڑ کر برابر کر دی تھی، ۹۸ ہزار پنچائتی فارموں کو غارت کیا تھا، ایک ہزار ۸ سو ۷۶ سرکاری فارم روند ڈالے تھے اور ۲ ہزار ۸ سو ۹۰ مشین اور ٹریکٹر اسٹیشنوں کو خاک میں ملا دیا تھا ـ حملہ آوروں نے ستر لاکھ گھوڑے، ایک کروڑ ستر لاکھ مویشی، کروڑوں سور، بھیڑ بکری اور دس کروڑ سے زیادہ مرغیاں یا تو ذبح کر ڈالیں یا جرمنی بھیج دیں ـ جنگ نے مال و اسباب کی جو زبردست تباہی مچائی تھی، اس کے نقصان کا اندازہ ۶ کھرب ۷۹ ارب روبل (جنگ سے پہلے کی قیمتوں کے حساب سے) کیا جاتا ہے اور جنگ کی وجہ سے جو بےانتہا خرچ ہوا، صنعت اور زراعت کی آمدنی بند ہوئی ان علاقوں میں جہاں کچھ عرصے دشمن کا قبضہ رہا، اس نقصان کو بھی شامل کر لیا جائے تو ۲۵ کھرب ۶۹ ارب روبل کی بربادی ہوئی ـ

کوئی سرمایہ‌دار ملک، چاہے وہ سب سے بڑا ملک ہوتا اور اسے اتنے زبردست نقصانات اور تباہیوں کا شکار ہونا پڑتا جتنے سوویت یونین نے جنگ کے زمانے میں برداشت کئے ہیں تو وہ ترقی کی راہ سے کہیں پیچھے جا پڑتا اور لازمی طور سے بڑی سامراجی طاقتوں کا تابعدار ہوکر رہ جاتا۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ اور بعض مغربی یورپی ملکوں کے سامراجی حلقوں کو سوویت یونین سے بھی اسی کی امید تھی۔ لیکن ان کی امیدوں پر پانی پھر گیا۔ سوویت یونین کا سماجی نظام جس طرح جنگ کی سخت آزمائش میں پورا اترا تھا، اسی طرح اس نے جنگ کے بعد کی پرامن تعمیر کے دور میں بھی سرمایہ‌داری نظام پر اپنی بے حساب برتری ثابت کر دی اور اپنے اندر اتنی قوت پائی، اتنے وسائل تلاش کر لئے جن سے تھوڑی مدت میں ملک کی بحالی اور اسے آگے بڑھانے اور ترقی دینے کے فوری مسائل کو حل کر سکے۔

جنگ ختم ہونے کے بعد سوویت عوام کے سامنے جو اصل سوال تھا وہ یہ کہ جو علاقے تباہ و برباد ہو چکے ہیں انہیں کم سے کم وقت میں پھر سے بناکر تیار کر دیا جائے، قومی معیشت کی پٹری بدل کر اسے امن کے زمانے کی لائن پر لے لیا جائے، جنگ سے پہلے ملک کی پیداوار کا جو معیار تھا وہاں تک پہنچ کر اس سے آگے بڑھا جائے، لوگوں کا مادی اور تہذیبی معیار اونچا کیا جائے اور ملک کی دفاعی صلاحیت مضبوط کی جائے۔ جنگ کے بعد پہلا مگر شمار میں چوتھا پانچ سالہ پلان تیار ہوا اور اس میں باقاعدہ تخمینے مقرر کئے گئے کہ کہاں تک پہنچنا ہے۔ ۱۸ مارچ ۱۹۴۶ء کو سوویت یونین کی اعلی سوویت کے دوسرے کنوکیشن‌والے پہلے اجلاس میں یہ پانچ سالہ پلان پیش کر دیا گیا۔ اس پلان میں بھی جنگ سے پہلے کی طرح بھاری صنعت کی ترقی کو اول جگہ دی گئی تھی۔ تخمینہ یہ رکھا گیا تھا کہ ساری صنعت کی مجموعی پیداوار پانچ سال کی مدت پوری ہوتے ہوتے جنگ سے پہلے کے مقابلے میں ۴۸ فیصدی بڑھ جائے۔ زراعت کو اور ان صنعتوں کو جو روزمرہ کی ضرورت کا مال تیار کرتی ہیں کافی اہمیت دی گئی تھی۔ ٹرانسپورٹ، ڈاک تار اور معیشت کی ایسی ہی دوسری شاخوں کو بحال کرنے اور انہیں مزید ترقی دینے کو بھی بہت اہم جگہ دی گئی تھی۔

سوویت عوام نے کمیونسٹ پارٹی کی رہنمائی میں چوتھے پانچ سالہ پلان کی تعمیل شروع کر دی۔ سارے ملک میں اشتراکی مقابلے کی ہماہمی پھیل

گئی تاکہ پلان کے مقررہ تخمینے پورے کئے جائیں — مزدور طبقے نے بہت سے ذہین، لائق اور روشن خیال لوگ پیدا کئے جنہوں نے اشتراکی پیداوار میں نئی نئی کاری گری دکھائی — بیکوف اور بورتکیوچ، دونوں پیشے کے خرادی تھے، انہوں نے ایک تحریک چلائی کہ دھات کاٹنے کے بہت تیزرفتار طریقے اختیار کئے جائیں — ایک عورت کورابیلنیکووا اور کوزنیتسوف، دونوں نے ایک اور تحریک چھیڑی کہ جوتوں کی تیاری میں جو مال لگتا ھے اس میں کفایت شعاری کی جائے اور اس طرح بچے ہوئے مال کو کام میں لا کر پلان کی مقررہ حد سے زیادہ جوتے تیار کر دئے جائیں — کراسنوخالم ورسٹڈ مل کے ایک فورمین چتکیخ نے تحریک اٹھائی کہ صرف اعلی درجے کا مال تیار کیا جائے— انجنیر کوالیوف نے ایک تحریک کا آغاز کیا کہ جتنی ایجادیں ہوتی ہیں ان کا گہرا مطالعہ کیا جائے اور ان کو بڑے پیمانے پر کام میں لایا جائے — اور یہ زبردست تحریک کارخانوں میں، دفتروں میں پیشہ ورانہ کام کرنے والے لاکھوں کروڑوں آدمیوں نے اور پنچائتی کاشتکاروں نے اپنا لی—

زراعت میں جہاں تک بڑھنے کے نشان مقرر کئے گئے تھے، وہاں تک پہنچنا انتہائی دشوار تھا — کھیتوں میں جنگ نے حد درجے کی تباہ کاری پھیلادی تھی — زیرکاشت زمین گھٹ گئی تھی — جوتائی ویسی نہیں ہوتی تھی جیسی ہونی چاہئے — فصل اندازے سے کم اٹھتی تھی اور زراعتی مشینیں جنگ سے پہلے کے مقابلے میں کم ملتی تھیں — ۱۹۴۶ء میں ملک میں فصل بگڑ گئی اور کھیتی کے خاص ضلعے اس کی لپیٹ میں آ گئے — اس بار ۱۹۲۱ء سے بھی زیادہ بڑے علاقے میں فصل بگڑی — صرف ۱۸۹۱ء میں اتنی بڑی خشک سالی ہوئی تھی — پنچائتی کاشتکاروں کو پھر سے کھڑا کرنے میں جو مصیبتیں پیش آئیں وہ صرف جنگ کے یا خشک سالی کے کارن نہیں تھیں — زراعتی کوآپریٹیو کے لئے جو نمونے کے قاعدے مقرر تھے، کئی ضلعوں میں ان کی سخت خلاف‌ورزی ہوئی اور اس سے یہ اندیشہ پیدا ہو گیا کہ پنچائتی کاشتکاری کے سسٹم کی بنیاد ہی ھل جائے گی — اس طرح کی خلاف‌ورزیاں پائی گئیں کہ لوگوں نے کالخوزوں کی زمین اور املاک کا بےجا استعمال کیا، کام جتنا کیا اس سے زیادہ لکھوا دیا اور فارم کا بند و بست رکھنے میں جمہوریت کے اصولوں کو پس پشت ڈال دیا — سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے اور سوویت حکومت نے ایسی تدبیریں اختیار کیں جن سے پنچائتی کاشکاری کے سسٹم

کو مضبوط کیا جا سکے اور زراعت میں ترقی کی جا سکے — ۱۹ ستمبر ۱۹۴۶ء کو ایک فیصلہ کیا گیا — ''پنچائتی فارموں میں زراعتی امداد باهمی کے اصولوں کی خلاف‌ورزی روکنے کی تدبیریں،، اس کا عنوان تھا اور مقصد یہ تھا کہ پنچائتی فارم کے بندوبست میں پارٹی کے احکام کو توڑ مروڑ کر استعمال کرنے کی روک تھام کی جائے — فروری ۱۹۴۷ء میں مرکزی کمیٹی کا ایک مکمل اجلاس ہوا اور اس نے تفصیل کے ساتھه طے کر دیا کہ جنگ کے بعد کے دور میں زراعت کی ترقی کا یقینی ہونا کس صورتوں میں ممکن ہے اور کیا قدم اٹھائے جائیں — ۱۹۵۰ء میں بعض چھوٹے چھوٹے پنچائتی فارموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا تاکہ ان کا بندو بست اور ان کی اقتصادی حالت بہتر ہو جائے —

جنگ کے بعد کے زمانے میں قومی معیشت کی بحالی اور اس کی مزید ترقی کے ساتھه ساتھه یہ کام بھی کیا گیا کہ لوگوں کا معیار زندگی بہتر ہو اور تہذیبی درجہ بڑھے — ۱۴ دسمبر ۱۹۴۷ء کو سوویت یونین کی مجلس وزارت اور کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے حکم سے سکے کی اصلاح کی گئی اور راشن کارڈ کا خاتمہ کر دیا گیا — خوراک اور روزمرہ کی ضروریات کے سامان کے لئے اس کی خاص اهمیت تھی —

صنعتوں میں اس چوتھے پانچ سالہ پلان کو میعاد سے پہلے، یعنی چار سال تین مہینے میں پورا کرلیا گیا — جنگ سے پہلے تک کا جو صنعتی پیداوار کا معیار تھا وہ پلان کے ڈھائی سال کے اندر اندر حاصل ہو گیا — صنعتی پیداوار بڑھانے کا جو اندازہ پلان میں رکھا گیا تھا، ۱۹۵۰ء میں پیداوار اس سے ۱۷ فیصدی بڑھ گئی اور ۱۹۴۰ء کے مقابلے میں ۴۸ فیصدی بڑھنے کے بجائے یہ ۷۳ فیصدی کا اضافہ ہوا تھا — اس دوران جو سرمایہ لگایا گیا وہ ۱۹۵۵ء کی قیمتوں کے حساب سے ۳ کھرب ۴۸ ارب ۷۰ کروڑ روبل تھا — چھوٹوں کو چھوڑکر بڑے بڑے صنعتی کاروبار جو اس عرصے میں نئے سرے سے درست کئے گئے یا جن کو شروع کیا گیا اور چالو کردیا گیا، ان کی تعداد چھه ہزار سے زیادہ تھی — ۱۹۵۰ء میں کارخانوں، دفتروں میں اور پیشہ‌ورانہ کام کرنے والوں کی تعداد ۳ کروڑ ۸۹ لاکھه ہو چکی تھی، یعنی ۱۹۴۰ء کی تعداد کے مقابلے میں ۷۷ لاکھه زیادہ — سخت مشقت کے کاموں میں یا محنت طلب کاموں میں ہاتھه کے بجائے مشین کا استعمال جنگ کے



لینن کا مقبرہ (مسولیم) — لال چوک، ماسکو

پہلے سے کہیں زیادہ بڑھا دیا گیا اور ۱۹۵۰ء میں محنت کی قوت پیداوار ۱۹۴۰ء کے مقابلے میں ۴۰ فی صدی بڑھ چکی تھی —

اگرچہ سخت مشکلوں کا سامنا ہوا پھر بھی زراعت نے بعض کارنامے دکھائے — ۱۹۴۶ء سے ۱۹۵۰ء کے دوران کھیتوں کو ۵ لاکھ ۳۶ ہزار ٹریکٹر سپلائی ہوئے (اوسط میں ۱۵ ہارس پاور والے)، ۹۳ ہزار فصل کاٹنے اٹھانے والے کمبائن دئے گئے اور دیہات میں بجلی پہنچانے کے لئے بہت کام کیا گیا — کالخوزوں کو تنظیمی لحاظ سے اور معاشی لحاظ سے مضبوط کرنے کے لئے بہت کچھ کیا گیا — اس کا حاصل یہ ہوا کہ اناج کے لئے اور صنعتی ضرورت کے لئے زیرکاشت زمینوں کا رقبہ بڑھ گیا اور مویشیوں کی تعداد بھی بڑھ گئی — لیکن قومی معیشت کی اس بہت ہی خاص شاخ میں کچھ اور ضروری سوال تھے جن کا حل ہونا باقی تھا —

فاشسٹ جرمنی کی چڑھائی نے ملک میں علم، فن اور تہذیب کی ترقی کا معمول توڑ دیا تھا — ان میدانوں میں بہرحال سوویت عوام نے جنگ کے بعد کی بہت تھوڑی مدت میں پہلے سے بھی زیادہ کامیابیاں حاصل کرلیں —

عام اسکولوں میں، حرفتی (ٹکنیکل) اور دوسرے قسم کے ثانوی اسکولوں میں بہت زور کے داخلے ہوئے — چوتھے پانچ سالہ منصوبے کے دوران میں طالب علموں کی تعداد ۸۲ لاکھ ۳۴ ہزار اور بڑھ گئی اور ۳ کروڑ ۶۰ لاکھ تک پہنچ گئی — اعلی تعلیم کے اسکولوں میں ۱۹۵۰ء میں ۱۲ لاکھ ۴۷ ہزار چار سو کی تعداد میں داخلہ ہوا (۱۹۴۰ء میں یہ تعداد ۸ لاکھ ۱۱ ہزار ۷ سو تھی) — علمی کام کرنے والوں کی تعداد ۱۹۴۰ء میں ۹۸ ہزار ۳ سو تھی تو ۱۹۵۰ء میں بڑھکر ایک لاکھ ۶۲ ہزار ۵ سو ہو گئی —

جنگ ختم ہوتے ہی مکانوں کی تعمیر کا کام بہت وسیع پیمانے پر شروع ہو گیا اور بڑھتا چلا گیا — ۱۹۵۰ء تک جن مکانوں کو پھر سے رہنے قابل



ماسکو کی سرکاری یونیورسٹی

بنایا گیا یا جو نئے مکانات بن کر تیار ہوئے ان میں رہنے کی جگہ کا رقبہ ۱۰ کروڑ ۲۸ لاکھ مربع میٹر تھا۔ دیہات میں جنگ کے بعد سے ۱۹۵۰ء تک ۲۷ لاکھ مکانات پھر سے رہنے کے قابل ہوئے یا نئے بنے۔

۱۹۵۰ء میں قومی آمدنی ۱۹۴۰ء کے مقابلے میں (ایک ہی قیمتیں فرض کرتے ہوئے) ۶۴ فیصدی بڑھ گئی حالاں کہ پلان میں ۳۸ فیصدی کا اضافہ رکھا گیا تھا۔ شہروں اور دیہات میں لوگوں کی کل آمدنی (ایک ہی قیمتیں فرض کرتے ہوئے) ۱۹۴۰ء سے ۶۲ فیصدی زیادہ تھی۔ سماجی بہبودی اور تہذیبی مدوں میں سرکاری خرچ پانچ سال کے اندر ۵ کھرب ۲۴ ارب پچاس کروڑ ہوا تھا۔

ملک کی سیاسی، معاشی اور تہذیبی ترقی کا جائزہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی انیسویں کانگرس میں لیا گیا جو اکتوبر ۱۹۵۲ء میں ہوئی تھی۔ اس کانگرس نے فیصلہ کیا کہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے نام کے ساتھ قوسین میں جو ''بالشویک،، لکھا جاتا ہے، اسے خارج کر دیا جائے۔ اس وقت تک کمیونسٹ پارٹی کے نام کے ساتھ ''بالشویک،، کا لفظ صرف اس وجہ سے رکھا گیا تھا کہ بالشویک اور مینشویک میں تمیز رہے۔ اب چوں کہ مینشویک کبھی کے ختم ہو چکے تھے اس لئے دھرے نام ''کمیونسٹ،، اور ''بالشویک،، کی ضرورت نہیں رہ گئی تھی۔ لفظ ''کمیونسٹ،، سے پارٹی کے پروگرام کے مارکسی معنی پوری طرح واضح ہو جاتے تھے، اس لئے پہلے کا نام بدل کر سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی رکھا گیا۔ اس کانگرس نے پارٹی کے نئے قواعد و ضوابط منظور کئے۔

۱۹ ویں کانگرس میں یہ صاف صاف بتایا گیا ہے کہ آئندہ بھی کمیونسٹوں کا اور سوویت یونین کے تمام لوگوں کا اصل مقصد یہ ہوگا کہ رفتہ رفتہ سوشلزم سے کمیونزم میں داخل ہوکر ایک کمیونسٹ سماج تعمیر کیا جائے اور مستقل طور پر عوام کے مادی اور تہذیبی معیار بہتر سے بہتر کئے جائیں۔ پارٹی کا فرض ہے کہ وہ سوویت سماج کے تمام افراد میں ایک بین اقوامی اسپرٹ پھونک دے اور تمام ملکوں کے محنت پیشہ لوگوں سے برادرانہ تعلقات کا جذبہ بیدار کر دے اور سوویت یونین کی ڈیفنس کی صلاحیت کو انتہا درجے تک پہنچا دے۔

انیسویں کانگرس نے معاشی ترقی کے پانچ سالہ پلان (۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۵ء تک) کے لئے جو ہدایات جاری کیں ان میں یہ اوپر دئے ہوئے مقاصد باضابطہ شکل رکھتے تھے — ان میں یہ گنجائش رکھی گئی تھی کہ صنعتی پیداوار ۷۰ فیصدی بڑھنی چاہئے تاکہ ۱۹۵۵ء میں یہاں تک پہنچے کہ ۱۹۴۰ء کے مقابلے میں تین گنی ہو جائے — اس پلان میں بھی اول جگہ بھاری صنعت کو دی گئی اور ملک میں اور زیادہ بجلی پھیلانے کو مقدم سمجھا گیا — پلان میں اس کی گنجائش رکھی گئی کہ بجلی گھروں کی کل کارکردگی پانچ سال میں دو گنی ہو جانی چاہئے اور پن بجلی کی تین گنی — اور بجلی کی مجموعی پیداوار ۸۰ فیصدی بڑھ جانی چاہئے — پلان یہ تھا کہ نئے کارخانے بنا کر اور جو موجود ہیں انہیں اور وسعت دے کر کل ۱۱۷ بجلی گھر تیار کر دئے جائیں — کوئی بیشیف کا پن بجلی اسٹیشن اور والگا گراد کا پن بجلی اسٹیشن تعمیر ہونے سے، جو دونوں کے دونوں دریائے والگا پر تعمیر ہوئے تھے، بہت بڑا اقتصادی فائدہ ہوا اور ان دونوں کے علاوہ کاخوفکا، نوواسی برسک اور ایرکوتسک کے پن بجلی اسٹیشن بن جانے سے بہت فیض پہنچا —

زراعت میں جو اصل فریضے انجام دینے تھے یہ کہ: ہر پیداوار کی فصل بڑھنی چاہئے، پنچائتی اور سرکاری فارم کے ریوڑ بڑھنے چاہئیں اور ان کی پیداواری قوت بڑھائی جانی چاہئے — نئے پانچ سالہ پلان نے اس کا اندازہ کیا تھا کہ سوویت لوگوں کا مادی اور تہذیبی معیار کافی اونچا کرنا ہے —

۵ مارچ ۱۹۵۳ء کو کمیونسٹ پارٹی کی انیسویں کانگرس ختم ہونے کے چند ہفتوں کے اندر سخت بیماری کے بعد سوویت یونین کی مجلس وزارت کے صدر اور کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے جنرل سکریٹری، استالن کا انتقال ہو گیا —

۱۹۵۳ء میں ہی خروشچیوف کو کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا سکریٹری اول چن لیا گیا —

کمیونسٹ پارٹی کی رہنمائی میں اور اس کی لیننی مرکزی کمیٹی کی رہنمائی میں سوویت لوگوں کو پانچویں پانچ سالہ پلان کی تعمیل میں کامیابی ہوئی — ۳۱ مئی ۱۹۵۲ء کو والگا اور دون دریا کو ملانے والی لینن کے نام کی جہازی نہر کھل گئی — پانی کا یہ بڑا ۱۰۱ کلومیٹر لمبا راستہ کھل جانے سے پانچ سمندروں کا میل ہو گیا — بحیرۂ سفید، بحیرۂ بالٹک، بحیرۂ کیسپین،



۱۲ اٹومیٹک (خودکار) مشینی اوزاروں کی لائن جو ٹریکٹر انجن کے ڈھانچے تیار کر رہی ہے

بحیرۂ اسود اور بحیرۂآزوف — یہ ملک کے اندر ایک ایسا دریائی ٹرانسپورٹ کا راستہ بن گیا جو مرکز یعنی ماسکو کو باقی علاقوں سے (براہ دریائے ماسکو — والگا نہر) اور بہت اہم معاشی علاقوں سے ملاتا ہے — ۲۷ جون ۱۹۵۴ء کو دنیا کا پہلا ایٹمی طاقت سے کام لینے والا بجلی گھر کھلا جو ۵ ہزار کلوواٹ

کی طاقت رکھتا تھا اور اس مرکز نے صنعت و زراعت کو بجلی دینا شروع کر دی — ایٹمی طاقت کو امن کے کاموں میں لگانے اور فیض اٹھانے کی جانب یہ واقعی ایک اگلا قدم تھا —

سائنس کی تمام برکتوں کو کمیونسٹ تعمیر کی خدمت کے لئے وقف کر دیا گیا — سوویت سائنس‌دانوں نے علم حساب میں، میکانکس میں، فزیکس (طبیعیات) میں، کیمیا میں اور الکٹرونکس میں جو بڑھ چڑھ کر کامیابیاں حاصل کی تھیں وہ ایسی بنیاد بن گئیں جس کی بدولت دھات کے کارخانوں، انجنیرنگ، انرجیٹکس، ریڈیو انجنیرنگ، اوٹومیشن (خودکاری) اور ٹیلی‌میکانکس کے بنیادی مسائل حل کئے جا سکے — سوویت لوگوں کے پہل کرنے سے اور ان کی تخلیقی کوششوں سے یہ ہوا کہ قومی معیشت کے ہر شعبے میں نہایت جدید قسم کی مشینیں اور ٹکنیکی ترکیبیں چلائی جانے لگیں جن کی وجہ سے لازمی طور پر پیداواری قوت بڑھی — جولائی ۱۹۵۵ء میں کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا جو مکمل اجلاس ہوا اس میں صنعت کو اور بڑھانے کے متعلق، ٹکنیکل ترقی کے سوال پر اور پیداوار کی بہتر تنظیم کے متعلق بحث ہوئی اور فیصلے کئے گئے —

ابھی پانچویں پانچ سالہ پلان کی تعمیل جاری تھی کہ کمیونسٹ پارٹی اور سوویت‌حکومت نے زراعت کی طرف خاص توجہ کی کیوں‌کہ معیشت کی یہ شاخ ترقی میں پیچھے رہ گئی تھی اور کئی ایسی ٹھوس تدبیریں وضع کرنے اور ان کی تعمیل کرانے پر توجہ کی جن سے اس میدان میں کافی ترقی یقینی ہو جائے — پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے مکمل اجلاس نے ستمبر ۱۹۵۳ء میں جو فیصلے کئے اس سلسلے میں کہ سوویت یونین میں زراعت کی ترقی کے لئے کیا تدبیریں کی جانی چاہئیں اور یہ فیصلے خروشچیوف کی ایک رپورٹ پر ہوئے تھے، ان فیصلوں کے علاوہ فروری اور مارچ ۱۹۵۴ء کے مکمل اجلاس میں اناج کی پیداوار کو اور بڑھانے کے اور اوکھر اور پڑتی زمین کو کاشت میں لانے کے سلسلے میں جو فیصلے کئے گئے، اور ان کے علاوہ بھی کئی فیصلے جو پارٹی اور حکومت نے کئے زراعت کی تمام شاخوں کی ترقی کا ایک وسیع پروگرام بن گئے اور اس پروگرام میں بھی اول جگہ دی گئی اناج کی پیداوار کو کہ یہ کاشتکاری کی تمام شاخوں کی جڑ ہے — سوویت لوگوں کے سامنے ایک مشکل کام یہ تھا کہ اناج کی پیداوار بڑھائیں، اور اس کے لئے ۱۹۵۴ء سے ۱۹۵۶ء کے درمیانی عرصے میں ۲ کروڑ ۸ لاکھ سے ۳ کروڑ ہیکٹر تک کی وہ اوکھر اور پڑتی زمین جو والگا کے کنارے، اورال



مشرقی قزاخستان کی اوکھر زمین کو زیرکاشت لایا جا رہا ہے

میں، سائبیریا میں اور قزاخستان میں پڑی تھی اور کہیں کہیں شمالی قفقاز اور دوسرے علاقوں میں بھی موجود تھی، ہل کے نیچے لانی تھی — ۱۹۵۴ء اور ۱۹۵۵ء میں ان علاقوں کے اندر نئے سرکاری فارم ۴۲۵ تک کی تعداد میں تیار کئے گئے اور انہیں نئے قسم کی مشینیں مہیا کر دی گئیں — کمیونسٹ پارٹی نے اپیل کی اور اس کی آواز پر ۳ لاکھ پچاس ہزار سے زیادہ آدمی جن میں اکثر کاشتکاری کے ماہر تھے، کمربستہ ہو کر آگے بڑھے اور نئی زمینوں کو توڑنے چلے گئے — اناج کی پیداوار بڑھانے کے کام کے ساتھ ساتھ ایسی کارگر تدبیریں بھی اختیار کی گئیں جن سے مویشیوں کی نسل بڑھے اور بہتر ہوتی جائے —

پارٹی اور حکومت نے جو تدبیریں اختیار کیں ان میں ایسی بھی تھیں جن سے پنچائتی کاشتکاریوں کو اور کاشتکاروں کو پیداوار بڑھانے کی زیادہ اکساہٹ ملے، پنچائتی فارموں کے بندوبست کو بہتر بنایا جا سکے، زراعت کے ماہرین کی، مویشی پالنے والوں، ان کی نسل کشی کرنے والوں کی، انجنیروں اور کاری گروں کی بہت بڑی جماعت ان فارموں میں کام کرنے کے لئے اٹھ سکے، اور نئے پروگرام کو چلانے کے لئے جگہ جگہ پارٹی کی مقامی کمیٹیاں اور سرکاری انتظامی ادارے نئے سانچوں میں ڈھل سکیں — زراعت میں سرکاری رقم جو لگائی جاتی تھی اور بڑھا دی گئی — پیداوار کی جتنی مقدار کی وصولیابی فارموں کے ذمے فرض کی

گئی تھی، اس کو سرکار نے زیادہ قیمت دے کر خریدا اور جتنا وصول ہونا تھا اس سے فالتو بھی خرید لیا، اناج کی لازمی وصولیابی کا کوٹا کم کر دیا۔ پنچائتی فارم جس نرخ سے (جنس کی صورت میں) مشین اور ٹریکٹر اسٹیشن کو ادا کرتے وہ نرخ بھی حکومت نے طے کر دیا اور پنچائتی کسانوں پر سرکاری محصول کم کر دئے گئے۔ پلاننگ میں ضرورت سے بڑھی ہوئی مرکزیت، جس کے کارن پنچائتی کاشتکاری اور کاشتکار دونوں کی اپج اور آزادانہ عمل کی قوت ماری جاتی تھی، وہ ختم کر دی گئی۔ ان کاشتکاروں کو اور مقامی زرعی کمیٹیوں کو موقع مل گیا کہ وہ اپنی کاشت کے کام کا پلان تیار کرنے میں حصہ لیں اور اس طرح سے الگ الگ ضلعوں میں، الگ الگ فارموں پر جغرافیائی خصوصیات، زمین اور دوسرے معاملات کو پیش نظر رکھھ کر ان کا مناسب استعمال کر سکیں۔

کمیونسٹ پارٹی اورتمام قوم کی جاں‌نثاری اور ایثار سے کام لینے کی بدولت مجموعی صنعتی پیداوار بڑھانے کے لئے پانچواں پنجسالہ پلان وقت مقررہ سے پہلے ھی پورا ھوگیا۔

سوویت یونین کے لوگ پرامن تخلیقی محنت و مشقت میں مصروف ھوتے ھوئے دل و جان سے چاھتے تھے کہ پائدار امن اور سلامتی برقرار رھے۔ سوویت یونین کی امن کی پالیسی جو شروع سے چلی آتی ھے، دراصل اشتراکی سماج کی فطرت کا خاصہ ھے کیوں کہ اس سماج میں نہ تو ایسے طبقے موجود ھیں اور نہ سماجی گروہ ھیں جنھیں جنگوں سے یا آدمی کے استحصال سے مطلب ھو، دوسری قوموں کو غلام کرنے یا لوٹنے کا شوق ھو۔ امن کی پالیسی پر کاربند ھونے میں کمیونسٹ پارٹی اور سوویت حکومت دونوں اس لیننی نظریے کو مدنظر رکھتے ھیں کہ دونوں نظاموں یعنی اشتراکی اور سرمایہ‌داری نظام کا ایک وقت میں زندہ رھنا (بقائے باھم) اور ان میں پرامن مقابلہ ھونا عین ممکن ھے۔ سوویت یونین کی خارجہ پالیسی کا عام رخ لینن کا یہ اصول رھا ھے اور آج بھی ھے کہ مختلف سماجی نظام رکھنے والی ریاستیں امن سکون کے ساتھہ ایک وقت میں باقی رہ سکتی ھیں۔

جنگ کے بعد کے زمانے میں (۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۸ء تک) سوویت یونین نے عوامی جمہوریتوں سے معاشی سمجھوتے، باھمی امداد کے معاھدے اور دوستی اور مل کر کام کرنے کے پیکٹ کئے۔ اشتراکی دنیا کے مختلف ملکوں کے درمیان نئے قسم کے بین اقوامی تعلقات بن گئے ھیں

جن کا اس سے پہلے کہیں نام و نشان نہیں تھا۔ ان تعلقات کی بنیاد یہ ہے: اشتراکی مفاد کا ایک ہونا، مارکسی لیننی نظریے کا ایک ہونا، مکمل مساوات اور قومی اقتدار اعلی کا پورا احترام کرنے کے اصول پر مضبوطی سے عمل کرنا اور آپس میں ایک دوسرے کی خوب وسیع امداد۔ اشتراکی دنیا کی قومیں پرولتاری بین اقوامیت کے عظیم اصولوں کے رشتے میں ایک دوسرے سے وابستہ ھیں۔

قوموں کے درمیان امن اور سلامتی کو مضبوط کرنے کی سوویت پالیسی اس ایک مقدمے کا نتیجہ ہے کہ دنیا کے معاملات میں ایسا کوئی سوال نہیں ہے جسے بات چیت سے طے نہ کیا جا سکتا ہو۔ سوویت حکومت پیہم اس کوشش میں رهی ہے کہ دنیا کے مختلف ملکوں کے تعلقات میں کھنچاؤ کم کیا جائے۔

سوویت یونین کے بجٹ میں ۸۰ فیصدی رقم معاشی اور تہذیبی ترقی پر خرچ کی جاتی تھی یعنی امن کے مقاصد پر لگتی تھی۔ ۱۲ مارچ ۱۹۵۱ء کو سوویت یونین کی اعلی سوویت نے ایک قانون پاس کیا ''امن کی حفاظت کے لئے'' جس کی رو سے جنگی پروپیگنڈے کو انسانیت کے خلاف ایک جرم قرار دیا گیا تھا۔

سوویت یونین کی یہ پالیسی کہ ھتھیاروں سے ھاتھہ اٹھا لینا چاھئے، پوری قوت کے ساتھہ پیش کی گئی ہے۔ ۱۹۵۵ء میں فوجوں سے ٦ لاکھہ ۴۰ ہزار جوانوں کی کمی کی گئی اور جون ۱۹۵٦ء میں ۱۲ لاکھہ فوجی اور کم کر دئے گئے۔

سوویت حکومت زوروں میں جد و جہد کر رهی تھی کہ یو این او کو ایک با اثر اور کارگر جماعت میں بدل دیا جائے جو امن اور قوموں کی سلامتی کی گارنٹی کر سکے۔ سوویت سرکار کے نمائندوں نے بارها ایسی تعمیری تجویزیں یو این او کے سامنے پیش کی ھیں کہ ترک اسلحه کیا جائے، ھتھیار اور ھتھیار بند فوج کم کی جائے، عام تباھی و بربادی کے ھتھیاروں کی ممانعت کی جائے، نیوکلیر ھتھیاروں کے آئندہ تجربے بند کئے جائیں، غیر ملکوں کی سرزمینوں سے جنگی اڈے ھٹائے جائیں، فوجی گٹھ جوڑ منسوخ کئے جائیں اور یورپ میں سب کی سلامتی کا بھروسے قابل سسٹم نکالا جائے۔

سوویت یونین کی خارجہ پالیسی کو تمام امن پسند قوموں کی حمایت حاصل ہوئی۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد دنیا بھر میں امن کی ایک زبردست تحریک اٹھی جس میں اشتراکی ملک سوویت یونین کی سرکردگی میں آگے آگے ھیں۔ اسی کے ساتھہ ساتھہ ریاستہائے متحدہ امریکہ، برطانیہ اور فرانس کے حاکم

حلقے ''سرد جنگ،، کی پالیسی پر عمل کرتے رہے ہیں، ''بالا دستی،، قائم رکھنے کی پالیسی پر اور انہوں نے ''شمالی اٹلانٹک کے عہد نامے کا سنگھٹن،، (نیٹو) قائم کیا ہے جو ایک جارحانہ سنگھٹن ہے۔ اور اس میں مغربی جرمنی کے جنگجو اصل طاقت کی حیثیت سے شریک ہیں۔ نیٹو اور دوسرے جارحانہ فوجی بلاکوں کا رخ سوویت یونین اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں کے خلاف رکھا گیا ہے۔

مئی ۱۹۵۵ء میں وارسا میں یورپ کے امن اور سلامتی کے لئے ایک کانفرنس ہوئی جس میں سوویت یونین نے اور یورپ میں عوامی جمہوریت کے ملکوں نے حصہ لیا اور چینی عوامی رپبلک کا ایک مشاہد موجود تھا۔ اس کانفرنس میں شریک ہونے والوں نے دوستی، مل کر کام کرنے اور باھمی امداد کرنے کا ایک عہد نامہ آپس میں کیا۔ اگر اس معاھدے میں شریک ہونے والے ملکوں میں سے کسی پر کوئی مسلح حملہ کیا جاتا ہے تو سب کا فرض ہوگا کہ ہر ممکن ذریعے سے، جس میں ہتھیاروں کی طاقت بھی شامل ہے، فوراً اس ملک کی مدد پر اتر آئیں۔ وارسا کا یہ عہد نامہ پورے یورپ کی سلامتی کی تنظیم کی جانب ایک اھم قدم تھا۔ دوسری ریاستوں پر بھی اس معاھدے کے دروازے کھلے ہیں۔ چاہے ان کا سماجی نظام کوئی ہو، وہ بھی اس کے شریکوں کی فہرست میں شامل ہو سکتی ہیں۔ امن کی لگاتار جد و جہد میں سوویت یونین اور اشتراکی کیمپ کے دوسرے ملکوں نے، امن اور جمہوریت کے عالم گیر کیمپ نے دنیا میں کھنچاؤ کم کرنے میں بڑی اھم کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ کوریا میں جنگ کا بند ہونا اور صلح ہو جانا، ہند چین میں جنگی کارروائی بند ہونا امن اور جمہوریت کی طاقتوں کی بہت زبردست کامیابیاں ہیں۔ اشتراکی ملکوں اور سرمایہ داری ملکوں کے درمیان اقتصادی اور تہذیبی لین دین بھی اس عرصے میں بڑھا اور اس کی اھم حیثیت ہے۔

۱۹۵۵ء میں سوویت یونین، ریاستہائے متحدہ امریکہ، برطانیہ اور فرانس کے چار سرکاروں کے سربراہوں کی جنیوا کانفرنس ہوئی۔ اسی سال اپریل میں انڈونیشیا کے شہر بانڈونگ میں بین اقوامی کانفرنس ہوئی جس میں ایشیا اور افریقہ کے ۲۹ ملکوں نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کے کام کی بنیاد پرامن بقائے باھم کے مشہور پانچ اصولوں پر تھی جنھوں نے ''پنچ شیلا،، کا نام پایا۔ سوویت یونین اور کئی دوسرے ملکوں نے ان اصولوں کی تائید کی اور حامی بھری۔

ایک بہت وسیع ''امن کا حلقہ،، قائم ہو گیا جس میں یورپ، ایشیا اور افریقہ کے امن پسند ملک، اشتراکی بھی، غیر اشتراکی بھی، شریک تھے —

مئی اور جون ۱۹۵۵ء میں سوویت یونین اور یوگوسلاویہ کے درمیان تعلقات معمول پر آگئے — ۱۵ مئی کو آسٹریا کے ساتھہ ایک سرکاری عہدنامہ ہو گیا اور ستمبر میں سوویت یونین اور جرمن فیڈرل رپبلک (مغربی جرمنی) کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہو گئے — اسی مہینے میں فن‌لینڈ سے دوستی، تعاون اور باھمی امداد کا عہد نامہ (٦ اپریل ۱۹۴۸ء) اور بیس برس کے لئے بڑھا دیا گیا —

سوویت حکومت کی پہل پر پارلیمانی وفدوں کا آپس میں تبادلہ اور مختلف قوموں کے مدبروں کے درمیان میل جول پر زیادہ عمل ہونے لگا — چنانچہ ۱۹۵۵ء میں جواهرلال نہرو، هندستان کے وزیراعظم، سوویت یونین آئے — اس کے بعد سوویت حکومت کا ایک وفد هندستان گیا اور ساتھہ ھی برما اور افغانستان بھی ہوتا گیا — ۱۳ دسمبر ۱۹۵۵ء کو سوویت یونین اور هندستان کا ایک مشترکہ کمیونکے شائع ہوا — ٦ دسمبر کو سوویت یونین اور برما کا مشترکہ کمیونکے نکلا، اور ۱۸ دسمبر کو سوویت یونین اور افغانستان کا مشترکہ کمیونکے نکلا — یہ تینوں مشترکہ کمیونکے سوویت یونین کے ساتھہ هندستان، برما اور افغانستان والوں کی دوستی بڑھانے اور مضبوط کرنے میں بہت اھمیت رکھتے ھیں —

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی بیسویں کانگرس اور اس کے تاریخی فیصلے (فروری ۱۹۵٦ء)

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی بیسویں کانگرس اور اس کے تاریخی فیصلے ایک اہم واقعہ ھیں اس جد و جہد کی تاریخ میں جو کمیونسٹ پارٹی اور سوویت عوام نے اپنے ملک کی طاقت بنانے کے لئے، کمیونزم کی تعمیر کے لئے اور ساری دنیا میں امن پھیلانے کے لئے کی — بیسویں کانگرس نے مرکزی کمیٹی کی رپورٹ، جو سکریٹری اول خروشچیوف نے پیش کی تھی، سنی اور اس پر بحث کی — اس کانگرس کی ساری کارروائی مارکسی لیننی نظریے کے تعمیری ارتقا کا ایک نمونہ تھی — رپورٹ میں ان مارکسی لیننی نظریات کو آگے بڑھایا گیا تھا کہ: دنیا کے دو سماجی اور اقتصادی نظاموں کا ایک ساتھہ زندہ رھنا، موجودہ عہد میں جنگ روکنے کا امکان اور مختلف ملکوں میں اشتراکیت کی منزل میں داخلہ

کیا کیا شکلیں اختیار کرتا ھے — اور امن اور سماجی ترقی کی جد و جہد میں ان اصولوں کی بےپناہ نظریاتی اور عملی اھمیت تھی —

کمیونسٹ پارٹی کی بیسویں کانگرس کی کارگزاری میں ایک اھم خدمت یہ انجام دی گئی کہ استالن کی شخصیت پرستی اور اس کے نتائج کے سوال پر غور کیا گیا —

کانگرس نے بہت صفائی اور ھمت سے ان غلطیوں اور کوتاھیوں کو کھول کر رکھا جو استالن کی شخصیت پرستی نے پیدا کی تھیں — شخصیت پرستی نے جو مارکسزم لینن‌ازم کی اسپرٹ کے منافی تھی اور اشتراکی نظام کی فطرت سے میل نہیں کھاتی تھی، سرکاری اور پارٹی کے معاملات پر برے اثرات ڈالے اور سوویت یونین کو کمیونزم کی طرف بڑھنے سے روکا —

وہ اسباب جنہوں نے استالن کی شخصیت پرستی کو جنم دیا ان کا ایک تجزیہ اس فیصلے میں موجود تھا جو مرکزی کمیٹی نے ''شخصیت پرستی اور اس کے نتائج پر قابو پانے کے بارے میں،، کیا اور ۳۰ جون ۱۹۵۶ء کو یہ فیصلہ شائع ھوا —

پارٹی کے کام اور سرکاری کام میں استالن کی شخصیت پرستی کے جو نتیجے تھے ان پر قابو پا لیا گیا اور پارٹی کی اندرونی جمہوریت اور سوویت جمہوریت کو اور اشتراکی قانونیت کو اور زیادہ مضبوط کیا گیا — لیڈرشپ اجتماعی ھونی چاھئے — ان لیننی اصولوں کو پھر سے قائم کیا گیا — اس کے معنی تھے کہ سوویت سوسائٹی کی سماجی اور سیاسی زندگی میں بہت بڑی تبدیلی کی گئی —

استالن کی شخصیت پرستی پر نکتہ چینی کرتے ھوئے کمیونسٹ پارٹی نے ان لوگوں کو منہ توڑ جواب دیا جو اس تنقید کو اشتراکی سماج اور کمیونسٹ پارٹی پر حملوں کے لئے استعمال کرتے ھیں —

استالن کی شخصیت پرستی کے اثرات دور کرتے وقت پارٹی ان لوگوں کے خلاف بھی مسلسل زور لگاتی رھی ھے جو شخصیت پرستی پر تنقید کرنے کے پردے میں کمیونسٹ پارٹی کی اس زمانے کی تمام تاریخی سرگرمیوں کو ھی توڑ موڑ دیتے ھیں جب مرکزی کمیٹی کی سربراھی استالن کر رھے تھے — شخصیت پرستی سوویت یونین کی ترقی کی کامیاب رفتار کو نہیں روک سکی، اور نہ اشتراکی نظام کی فطرت کو بدل سکی — سوویت لوگوں کی جاں نثاری اور ایثارپسند محنت کی بدولت اور کمیونسٹ پارٹی کی نظریاتی اور عملی

کارروائیوں کی وجہ سے کمیونزم کی تعمیر کی راہ میں وہ منزلیں طے ہو گئیں جن کی تمام دنیا کی تاریخ میں اھمیت ھے۔ دنیائے انسانیت کو اشتراکی نظام کا جیتا جاگتا وجود میسر آیا اور اشتراکیت کی تعمیر کا وہ علم نصیب ھوا جو تجربے کی کسوٹی پر پرکھا جا چکا ھے۔

بیسویں کانگرس نے مرکزی کمیٹی کو ھدایت کی کہ وہ ایک نیا پروگرام تیار کرے جو مارکسی لیننی نظریے کے اصل اصولوں سے نکلا ھو اور جسے سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے اور اشتراکی ملکوں کی کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے تاریخی تجربے کی بنیاد پر اور ساری دنیا کی کمیونسٹ اور مزدور تحریک کے تجربے اور اس کی کامیابیوں کو مد نظر رکھہ کر تعمیر کیا گیا ھو اور کمیونسٹ سماج کی تعمیر کے لمبی مدت کے پلان پر اور سوویت یونین کی معیشت اور تہذیب کی ترقی پر بھی کافی توجہ صرف کی گئی ھو۔

بیسویں کانگرس نے سوویت یونین میں کمیونسٹ تعمیر کے نتائج کا جائزہ لیا اور ایک عظیم الشان پروگرام بنایا جس کے ذریعے سوویت سماجی اور سرکاری سسٹم کو اور زیادہ مضبوط کیا جا سکے اور ترقی دی جا سکے۔ یہ پروگرام تھا اس کا کہ تاریخی ارتقا کی نئی منزل پر سوویت یونین میں کمیونسٹ سماج کی تعمیر کی جائے۔ پارٹی کی ۲۰ ویں کانگرس نے سوویت یونین کے اصل اقتصادی فریضے کو ادا کرنے کے لئے ڈٹ کر پوری قوت لگانے کی ھدایت جاری کی۔ کانگرس کی ھدایت یہ تھی کہ سرمایہ داری کے سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملکوں کو فی کس پیداوار کے لحاظ سے بہت ھی مختصر عرصے میں پکڑ لیا جائے، بلکہ ان کو پیچھے چھوڑ دیا جائے۔ پارٹی کی کانگرس نے چھٹے پانچ سالہ پلان (۱۹۵۶ء سے ۱۹۶۰ء تک) کے لئے ھدایات جاری کیں۔

معاشی اور تہذیبی ترقی کے پروگرام میں جسے بیسویں پارٹی کانگرس نے تفصیل سے تیار کیا، اس کی گنجائش رکھی گئی کہ سوویت معیشت کے ھر شعبے میں کافی ترقی ھونی چاھئے۔

۱۹۵۶ء کا سال سوویت زراعت کی تاریخ میں ایک مثال بن گیا۔ تین ارب تیس کروڑ پوڈ (۵ کروڑ تیس لاکھہ ٹن سے کچھہ زیادہ) اناج گورمنٹ کے ذخیروں میں وصول ھوا، یعنی اب تک عمدہ سے عمدہ فصل کے برسوں میں جتنا اناج سرکاری ذخیروں میں وصول ھوا تھا، اس سے یہ مقدار ایک ارب پوڈ زیادہ تھی۔ روسی فیڈریشن نے ۲ ارب پوڈ سے زیادہ اناج دیا، قزاخستان نے ایک ارب

پوڈ — ۳ کروڑ ۶۰ لاکھ ہیکٹر نئی زمینوں پر جو کاشت ہوئی اس نے بڑا کارنامہ دکھایا تھا —

بیسویں کانگرس کے فیصلوں کی تعمیل کرنے کے لئے سوویت حکومت اور مرکزی کمیٹی، دونوں نے بہت سے ایسے قدم اٹھائے جو سوویت عوام کا معیار زندگی اور کام کے حالات بہتر بنا سکیں — مثلاً ۸ مارچ ۱۹۵۶ء کو سرکاری حکم نافذ ہوا کہ سنیچر (ہفتے) کے دن اور تعطیل سے پہلےوالے دن کام کے اوقات میں دو گھنٹے کی کمی کی جاتی ہے — ۲۶ مارچ ۱۹۵۶ء کو حکم نافذ ہوا کہ زچہ کو کام سے چھٹی لینے کی مدت ۷۷ کے بجائے ۱۱۲ دن تک بڑھائی جا سکتی ہے — ۲۶ مئی کو حکم نکلا کہ ۱۶ سے ۱۸ سال تک کی عمر کے لڑکوں لڑکیوں کو محنت کا دن ۶ گھنٹے مقرر کیا جاتا ہے — ۶ جون کو مجلس وزارت کا حکم صادر ہوا کہ ثانوی اسکولوں کے اوپر کے درجوں سے، خاص مضمون کے ثانوی اسکولوں میں اور اعلی تعلیم کے اسکولوں میں پڑھائی کی فیس نہیں لی جائے گی — ۱۴ جولائی ۱۹۵۶ء کو اعلی سوویت کے پانچویں اجلاس (چوتھے کنوکیشن) نے سرکاری پنشنوں کے بارے میں ایک قانون پاس کیا جس کی رو سے مزدوروں اور ملازموں کی پنشنوں میں بڑا اضافہ ہوا — ۸ ستمبر کو مجلس وزارت، پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور مزدور سبھاؤں کی کل یونین مرکزی کونسل نے فیصلہ کیا کہ کم تنخواہوں‌والے مزدوروں اور ملازمین کی تنخواہیں بڑھائی جاتی ہیں — اسی کے ساتھ ساتھ اعلی سوویت کی مجلس صدارت نے ایک اعلان شائع کیا جس کی رو سے کارخانوں اور دفتروں میں کام کرنے والوں کی آمدنی کی وہ حد اونچی کر دی جس پر ٹیکس واجب ہوتا ہے — ۳۱ جولائی ۱۹۵۶ء کو کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور ملک کی مجلس وزارت نے فیصلہ کیا کہ مکانات کی تعمیر کو ترقی دی جائے — اس فیصلہ کی رو سے طے پایا کہ مکانوں یا مکانیت کی جتنی کمی ہے، وہ آئندہ چند سال کے اندر اندر پوری کر دی جائے —

۱۹۵۶ء میں سوویت یونین کی ہیئت ترکیبی میں تبدیلی کی گئی — ۱۶ جولائی کو اعلی سوویت کے پانچویں اجلاس نے کریلو فینش سوویت اشتراکی ریپبلک کی درخواست کے جواب میں ایک قانون منظور کیا کہ اس ریپبلک کو کریلیا کی بااختیار ریپبلک کی صورت سے پھر نئی شکل دی جائے اور اسے روسی فیڈریشن میں شامل کر لیا جائے — ۱۹۵۶ء کے بعد سے سوویت یونین میں ۱۵ یونین ریپبلکیں شامل ہیں —

مرکزی کمیٹی اور سوویت حکومت نے بیسویں پارٹی کانگرس کے فیصلوں کی تعمیل کرتے ہوئے، جن میں اس نکتے پر خاص زور دیا گیا تھا کہ قوموں کی مساوات اور دوستی سوویت کے سرکاری نظام کی طاقت اور اجیت قوت کی بہت مضبوط بنیاد ہے، کئی ایسی تدبیریں اختیار کیں جن کا مقصد یہ تھا کہ ان قوموں کے حقوق بحال کئے جائیں جنہیں جنگ کے دوران ان کے علاقوں سے چھڑا کر دوسری جگہوں پر پہنچا دیا گیا تھا اور ان قوموں کے ساتھ جو بعض ناانصافیاں ہو گئی تھیں، وہ دور کی جائیں —

فروری ۱۹۵۷ء میں چیچنو انگوش بااختیار سوویت اشتراکی ریپبلک پھر سے قائم کی گئی اور اسے روسی فیڈریشن کا ایک جز قرار دیا گیا — کالمیک کا بااختیار علاقہ بنایا گیا اور اسے ۱۹۵۸ء میں بااختیار ریپبلک کی شکل دی گئی — کباردا کی بااختیار سوویت اشتراکی ریپبلک کو پھر سے کباردینو بلکاری بااختیار سوویت اشتراکی ریپبلک کی صورت میں ترتیب دیا گیا اور چرکس بااختیار علاقے کو ملا کر کراچائی چرکس بااختیار علاقہ بنا دیا گیا —

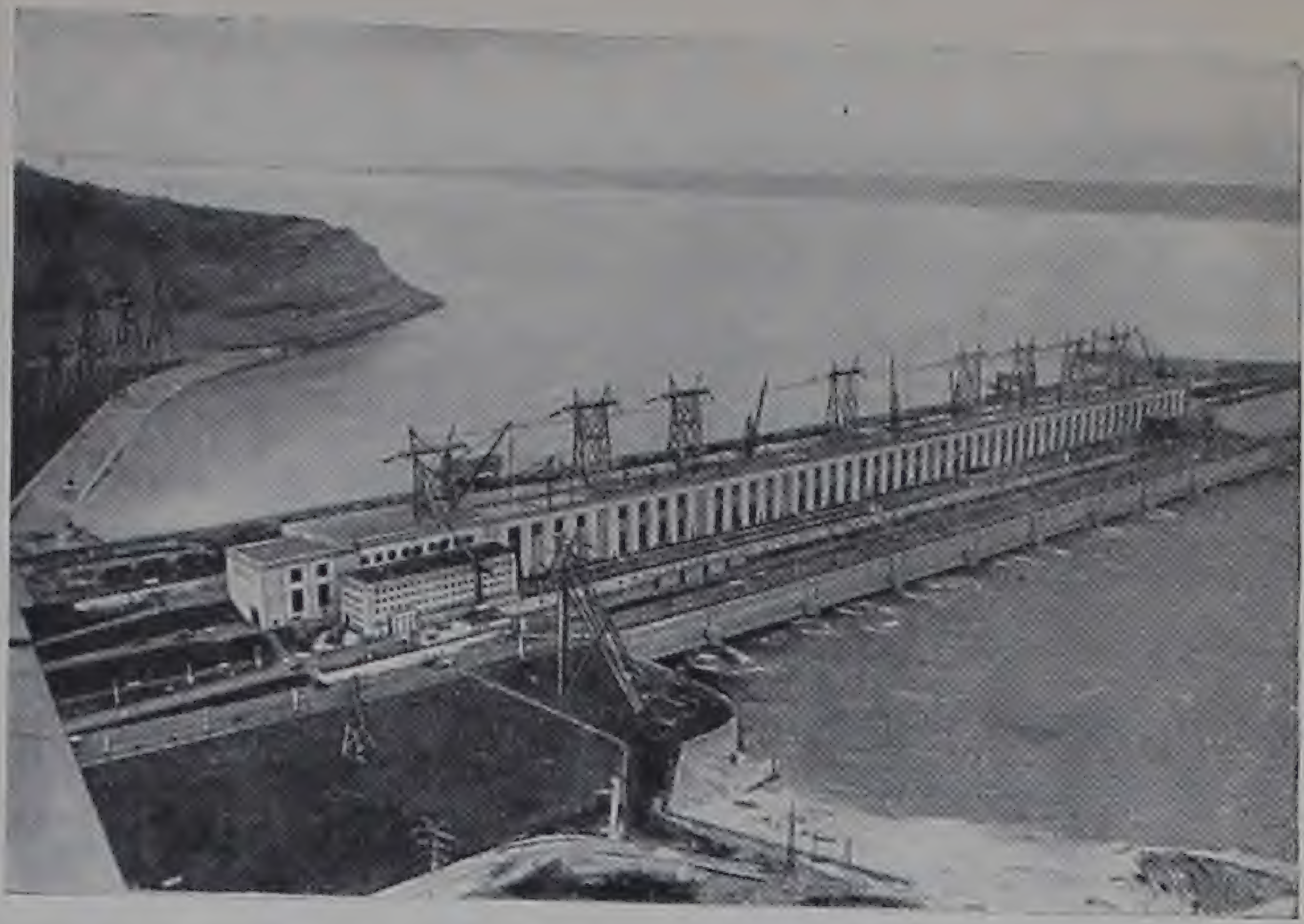
اشتراکی پیداوار کی گنجائشوں کو اور پوشیدہ صلاحیتوں کو اور اچھی طرح استعمال کرنے کے لئے اور اس پیداوار کو آگے تک ترقی دینے کے لئے کمیونسٹ پارٹی نے ۱۹۵۶ء اور ۱۹۵۷ء میں کئی ایسی تدبیریں اختیار کیں جن سے اقتصادی انتظام اور سرکاری پلاننگ کو بہتر کیا جا سکے اور صنعت اور تعمیرات کی انتظامی حالت اور بندوبست کی ترقی ہو سکے — کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا ایک مکمل اجلاس دسمبر ۱۹۵۶ء میں ہوا اور دوسرا فروری ۱۹۵۷ء میں — ان دونوں اجلاسوں میں وہ تدبیریں زیر بحث آئیں اور ان کے فیصلوں کو سوویت یونین کی اعلی سوویت کے ساتویں اجلاس (چوتھے کنوکیشن) کی طرف بڑھا دیا گیا، جس نے مئی ۱۹۵۷ء میں ایک قانون پاس کیا ''صنعت اور تعمیرات کی انتظامی حالت اور بندو بست کو بہتر بنانے کے بارے میں،، — اس سے پہلے کہ اعلی سوویت اس سوال پر غور کرے، سارے ملک میں خروشچیوف کی رپورٹ کا مسودہ تبادلۂ خیال کے لئے پھیلا دیا گیا جس کی بنا پر خروشچیوف کو رپورٹ پیش کرنی تھی — تبادلۂ خیال میں ۴ کروڑ آدمیوں نے حصہ لیا — سوویت عوام نے عملی اور کاروباری انداز میں ان بہت سے الجھے سوالوں پر بحث کی جو مسودہ نے ان کے آگے رکھے تھے اور اپنی طرف سے نئے اور قیمتی مشورے پیش کئے جن کو سوویت پارلیمنٹ نے قانون کی منظوری دیتے وقت اس میں شامل کر لیا —

قانون میں موجود ہے کہ ''صنعتی انتظامیہ کی بنیادی تنظیمی شکل وہ معاشی کونسلیں ہونی چاہئیں جو معاشی انتظامی علاقوں* میں قائم ہوں گی،، — یہ علاقے معاشی یونٹ ہوں گے اور سارے ملک کی قومی معیشت کے اجزائے ترکیبی — ملک کو اس قسم کے سو سے زیادہ یونٹوں میں تقسیم کیا گیا اور ہر ایک یونٹ کی ایک معاشی کونسل بنا دی گئی — اسی کے ساتھہ یونین کی اور یونین رپبلکوں کی ۲۵ وزارتیں توڑ دی گئیں — بندوبست کی اس تبدیلی کی وجہ سے انتظامی مشین، پیداواری کاموں کے نزدیک ہو گئی اور زیادہ ٹھوس طریقے سے کام کرنے قابل بن گئی — اس کی بدولت ہر جگہ خود وہیں کے لوگوں کو پہل کرنے کے زیادہ موقعے ملنے لگے —

کمیونسٹ تعمیر میں جو کامیابیاں نصیب ہوئیں ان کی بدولت ملک کی معیشت کے لمبی مدت والے پلان میں نئے سوال ابھرے — سوویت سماج کی ترقی کے سلسلے میں بعض خاص ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور مجلس وزارت نے ستمبر ۱۹۵۷ء میں ایک فیصلہ کیا: ''سوویت یونین کی قومی معیشت کی ترقی کے لمبی مدت والے پلان کی تفصیل،، — اس فیصلے میں کہا گیا ہے کہ ''سوویت یونین کی مرکزی کمیٹی اور مجلس وزارت لمبی مدت والے پلان کا خاکہ پیش کرتے ہوئے اس کو ضروری قرار دیتی ہیں کہ بنیادی فریضے سے شروع کیا جائے، وہ یہ کہ قومی معیشت کی تمام شاخوں میں بہت کافی ترقی کو لازمی ہونا چاہئے اور بنیاد اس کی یہ ہے کہ مشین تیار کرنے والی مشینوں کی صنعت کے ترقی دینے کو اول جگہ دی جائے اور اسے سوویت یونین کے سب سے بڑے معاشی مسئلے کے حل کی طرف ایک بہت بڑا قدم سمجھا جائے —— یعنی تاریخی طور پر ایک بہت مختصر مدت کے اندر اندر آبادی کی فی کس پیداوار کے حساب سے سب سے زیادہ ترقی یافتہ سرمایہ‌دار ملکوں کے برابر پہنچا جائے اور پھر انہیں پیچھے چھوڑ دیا جائے — اور ملک کی سماجی دولت بڑھنے کے ساتھہ ساتھہ عوام کے مادی اور تہذیبی معیاروں میں بھی یقینی ترقی ہونی چاہئے —،،

---

* علاقائی اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے صنعتی اور تعمیری کاموں کا بندوبست کرنے کی غرض سے سوویت یونین کو اقتصادی اور علاقائی یونٹوں میں بانٹ دیا گیا ہے — ان یونٹوں میں ہر ایک کی اقتصادیات سارے ملک کی قومی معیشت کا ایک جزو ہے —



والگا پر پن بجلی اسٹیشن جس کا نام لینن کے نام پر رکھا گیا

کمیونسٹ پارٹی نے اور سوویت عوام نے مارکسی اور لیننی نظریے کو تعمیری انداز سے آگے بڑھاتے ہوئے تنگ نظروں کا ثابت قدمی کے ساتھہ مقابلہ کیا جو کام کے پرانے اور فرسودہ طریقوں سے چمٹے ہوئے تھے اور لیننی خیال کی عام پارٹی لائن کی تعمیل نہیں ہونے دیتے تھے — جون ۱۹۵۷ء میں کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا ایک مکمل اجلاس ہوا جس نے پارٹی کے مخالف گروپ کی اصلیت بےنقاب کر دی اور اسے نظریاتی شکست دے دی — اس میں مولوتوف، مالینکوف، کاگانووچ اور دوسرے لوگ شامل تھے— یہ گروپ اس عام پارٹی لائن کا مخالف تھا جو بیسویں پارٹی کانگرس کی اپنائی ہوئی پالیسی میں سامنے آئی تھی— یہ گروپ گروہ بندی اور جوڑ توڑ پر اتر آیا— پارٹی کے مخالف گروپ نے اس قسم کے بروقت اور انتہائی ضروری اقدامات کی مخالفت کی جیسے اوکھر اور پڑتی زمین پر کاشت کرانا، معاشی پلاننگ کا دوسرے سانچے میں ڈھالنا (خاص طور پر زراعت میں)، صنعت اور تعمیرات کے بندوبست کے سسٹم کا سانچہ بدلنا، اور یہ مخالفت پارٹی کے ان اقدامات کی بھی تھی جو اس نے لوگوں کے معیار زندگی بلند کرنے کے لئے کئے، اور پارٹی کی اس خارجہ پالیسی کی بھی مخالفت کی جس کا رخ یہ تھا کہ دنیا میں کھینچاؤ

یا تناؤ کم کیا جائے، امن کو مستحکم کیا جائے اور قوموں کے درمیان تعاون اور دوستی بڑھائی جائے۔

پارٹی کے مخالف گروپ کو راستے سے ایک طرف ہٹا کر کمیونسٹ پارٹی نے اپنی صفوں کے لیننی اتحاد کو اور مضبوط کیا اور مارکسزم لینن‌ازم کے پرچم تلے ان کو اور زیادہ یکجا اور کمر بستہ کر لیا۔

۱۹۵۷ء میں سوویت عوام نے اور تمام ملکوں کی ترقی پسند جنتا نے تاریخ عالم کی ایک قابل ذکر تاریخ منائی — یعنی چالیسویں سال‌گرہ اکتوبر کے عظیم اشتراکی انقلاب کی۔ ۶ نومبر ۱۹۵۷ء کو اعلی سوویت کا جوبلی اجلاس ہوا۔ اجلاس نے خروشچیوف کی وہ رپورٹ سنی جو ''اکتوبر کے عظیم اشتراکی انقلاب کے چالیس سال،، پر پیش کی گئی۔ ''اعلی سوویت کی طرف سے سوویت یونین کی قوموں اور لوگوں کے نام ایک پیغام،، اتفاق رائے سے منظور ہوا۔ اس پیغام میں اعلی سوویت کے ممبروں نے عوام سے اپیل کی تھی کہ وہ سوویت ریاست کی پانچویں دھائی کو اور زیادہ خوش حالی و کامرانی کی دھائی بنا دیں۔ اجلاس نے ایک اور پیغام شائع کیا: ''سوویت یونین کی اعلی سوویت کی طرف سے سارے ملکوں کے تمام محنت پیشہ لوگوں، سیاست دانوں، ممتاز حیثیت کے لوگوں، مردوں، عورتوں، علم و تہذیب کے نمائندوں اور پارلیمنٹوں اور حکومتوں کے نام پیغام،،۔ اس میں کہا گیا کہ مختلف سماجی نظام رکھنے والی ریاستوں اور سرکاروں کے درمیان امن کے ساتھ بقائے باہم کی مسلسل کوشش کی جائے اور بین اقوامی میل جول کے لئے، ساری دنیا میں ہتھیاروں اور ہتھیار بند فوجوں کی کمی کے لئے، ایٹمی اور ہائڈروجن ہتھیاروں کی ممانعت کے لئے، ایٹمی تجربوں کو فوراً بند کرانے کے لئے، یورپ اور ایشیا میں سب کی سلامتی کا ایک سسٹم طے کرنے کے لئے اور قوموں کے درمیان زیادہ اعتماد کو پختہ کرنے کے لئے لگاتار جد و جہد کی جائے۔

خروشچیوف کی رپورٹ میں ان تاریخی فتوحات کا جائزہ لیا گیا تھا جو سوویت عوام نے کمیونسٹ سماج کے تعمیر کرنے میں حاصل کی ھیں۔

سوویت عملداری کے چالیس برسوں میں ملک کی مجموعی صنعتی پیداوار ۱۹۱۳ء کے مقابلے میں ۳۳ گنا ھو گئی۔ اس میں ذرائع پیداوار کی پیداوار بھی شامل ھے جو ۷۴ گنا ھو گئی۔ مشین سازی اور دھات پر کام کرنے کی صنعت جو قومی معیشت کی تمام شاخوں کی ٹکنیکل ترقی کے لئے اصل بنیاد کا

درجہ رکھتی ھیں، اس چالیس سال میں ۲۰۰ گنا سے زیادہ ھو گئیں — یہ سب کچھہ ثابت کرتا ھے کہ صنعت میں ترقی کی رفتار، خاص طور سے بھاری صنعت میں جو کہ تمام معیشت کی بنیاد ھے، آج اتنی ھے کہ تاریخ میں اس سے پہلے کے کسی زمانے میں نہیں ھوئی تھی — خیال کرنا چاھئے کہ صنعتی پیداوار میں ۳۰ گنے کے قریب اضافہ کرنے کے لئے ریاستہائے متحدہ امریکہ، جرمنی اور برطانیہ کو ۸۰ سے ڈیڑھہ سو سال تک کی مدت درکار ھوئی — مگر سوویت یونین نے یہ مقام ۴۰ سال کے اندر حاصل کر لیا — اور یہ بھی نہ بھولنا چاھئے کہ اس میں سے قریب قریب آدھا عرصہ کچھہ تو ان جنگوں میں کھپ گیا جو سوویت یونین کے سر تھوپی گئیں اور کچھہ ان جنگوں کے بعد معیشت کو بحال کرنے میں —

سوویت یونین نے ثابت کر دیا کہ وہ اپنے راستے کی تمام مشکلات کو طے کر جانے کے قابل ھے اور آج برطانیہ، فرانس اور مغربی جرمنی جیسے یورپ کے نہایت ترقی یافتہ سرمایہ‌دار ملکوں کو مجموعی صنعتی پیداوار میں پیچھے چھوڑ چکا ھے — ۰

چالیس برس میں زراعت نے بھی بڑی ترقی کی — ۱۹۵۷ء میں سوویت یونین میں ۷۸ هزار دو سو پنچائتی فارم تھے — کوئی ۵ هزار ۹ سو سرکاری فارم جو اشتراکیت کے بڑے بڑے زراعتی کاروبار ھیں، بنائے گئے تھے جو ملک کی ۲۵ فیصدی قابل کاشت زمین پر کاشت کر رھے تھے — ۱۹۵۷ء میں جتنی زمین فصل کو دی گئی اس کا کل رقبہ ۱۹ کروڑ ۳۷ لاکھہ ھیکٹر تھا، یعنی ۱۹۱۳ء کے مقابلے میں ۷ کروڑ پچاس لاکھہ ھیکٹر زیادہ — اس میں ۳ کروڑ ۶۰ لاکھہ ھیکٹر کاشت کا رقبہ نئی زمینیں جوتنے کی بدولت پچھلے چار برسوں کے اندر بڑھایا گیا ھے — انقلاب سے پہلے روس میں دیہات کی جتنی آبادی تھی، آج نسبتاً اس سے آدھی سے کچھہ ھی اوپر ھے لیکن آدھی آبادی کم ھوجانے پر بھی منڈی کے لئے زمین کی پیداوار کئی گنا زیادہ ھو چکی ھے —

انقلاب اکتوبر ۱۹۱۷ء نے لوگوں کے مادی اور تہذیبی معیار بلند سے بلندتر ھونے کے لئے بےشمار گنجائشیں پیدا کر دیں — جب پہلا پانچ سالہ پلان چل رھا تھا اسی دور میں بےروزگاری تو ملک سے بالکل ختم کی جا چکی تھی — ۱۹۵۷ء میں ۵ کروڑ ۳۱ لاکھہ آدمی کارخانوں، دفتروں اور مختلف پیشہ‌ورانہ

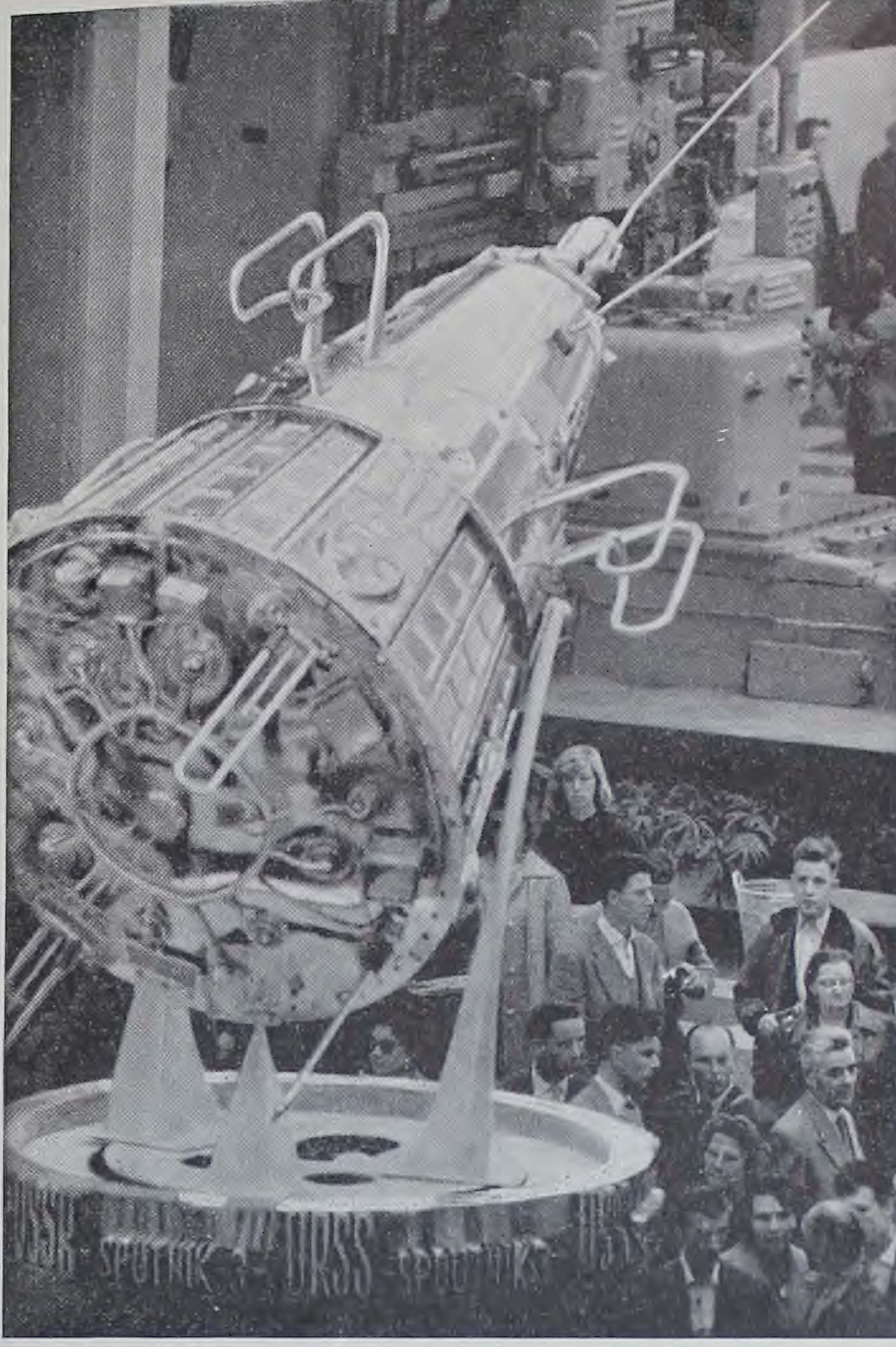


سوویت یونین میں اقتصادی کامیابیوں کی نمائش کا منظر

کاموں میں لگے ہوئے تھے ــ انقلاب سے پہلے ۱۹۱۳ء میں جتنی مخلوق ملکی معیشت کے مختلف کاموں میں برسرروزگار تھی، یہ تعداد اس سے چوگنی تھی ــ لوگوں کی خوش حالی میں جو اضافہ ہوا اس کا سب سے زیادہ کھلا اشاریہ یوں دیکھا جا سکتا ہے کہ ملک کی آبادی میں فی کس قومی آمدنی کتنی بڑھ گئی ہے : سوویت دور کے چالیس برسوں میں قومی آمدنی فی کس ۱۴ گنا بڑھی ــ اسی عرصے میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کی قومی آمدنی فی کس پوری دوگنی بھی نہیں ہوئی اور برطانیہ اور فرانس میں ۶۰ فیصدی سے کچھ زیادہ بڑھی ــ

سوویت عوام کی زبردست کامیابیوں میں سے ایک یہ تہذیبی انقلاب ہے کہ جہالت یا ناخواندگی بالکل سرے سے ختم کر دی گئی اور سوویت یونین کو سائنس اور انجنیرنگ میں دنیا کی صف اول میں جگہ مل گئی ــ ۱۹۵۷ء میں تمام قسم کے اسکولوں میں ملاکر ۵ کروڑ سے زیادہ طالب علم داخلہ لئے ہوئے تھے یعنی ملک کی ساری آبادی میں ہر چوتھا آدمی تعلیم پا رہا تھا ــ اسی سال اعلی تعلیم کے اسکولوں میں اور ٹکنیکل ثانوی اسکولوں میں چالیس لاکھ سے زیادہ طالب علم موجود تھے ــ ۱۹۱۴ء کے مقابلے میں یہ تعداد ۲۱ گنا زیادہ تھی (۱۹۱۴ء میں صرف ایک لاکھ ۸۲ ہزار طالب علم تھے) ــ ۱۹۵۷ء میں ۶۰ لاکھ سے زیادہ ماہرین جنھوں نے اعلی یا ثانوی ٹکنیکل اسکولوں کی تعلیم پوری کی تھی، معیشت کی مختلف شاخوں میں کام کر رہے تھے اور ان کی یہ تعداد انقلاب سے پہلے کے مقابلے میں ۳۳ گنا زیادہ تھی ــ علم اور فن، سائنس اور ادب پھل پھول رہے تھے، سوویت سماج کی روحانی دولت برابر بڑھ رہی تھی ــ

سوویت لوگوں کو جو غیرمعمولی کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں، جو شاندار فتوحات انھوں نے سائنس اور انجنیرنگ میں حاصل کی ہیں، وہ یہ ہیں : براعظموں کے درمیان پرواز کرنے والے دور سے دور مار راکٹوں کے کامیاب تجربے جو ستمبر ۱۹۵۷ء میں ہوئے، بہت تیزرفتار جیٹ ہوائی جہاز ''تو ــ ۱۰۴''، (اپریل ۱۹۵۷ء میں بنا)، دنیا کا پہلا برف توڑ جہاز جو سمندر میں ایٹمی طاقت سے چلتا ہے اور جس کا نام لینن کے نام پر رکھا گیا تھا (اکتوبر ۱۹۵۷ء میں پانی میں اتارکر تیار کیا جانے لگا)، زمین کا پہلا مصنوعی سیارہ اسپوتنک نمبر ۱ (۴ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو بلند ہوا)، اس کے بعد اسپوتنک نمبر ۲، (۳ نومبر) جن سے زمین کی گردش



برسلز کے میلے میں سوویت پویلین کے اندر تیسرے اسپوتنک کا موڈل

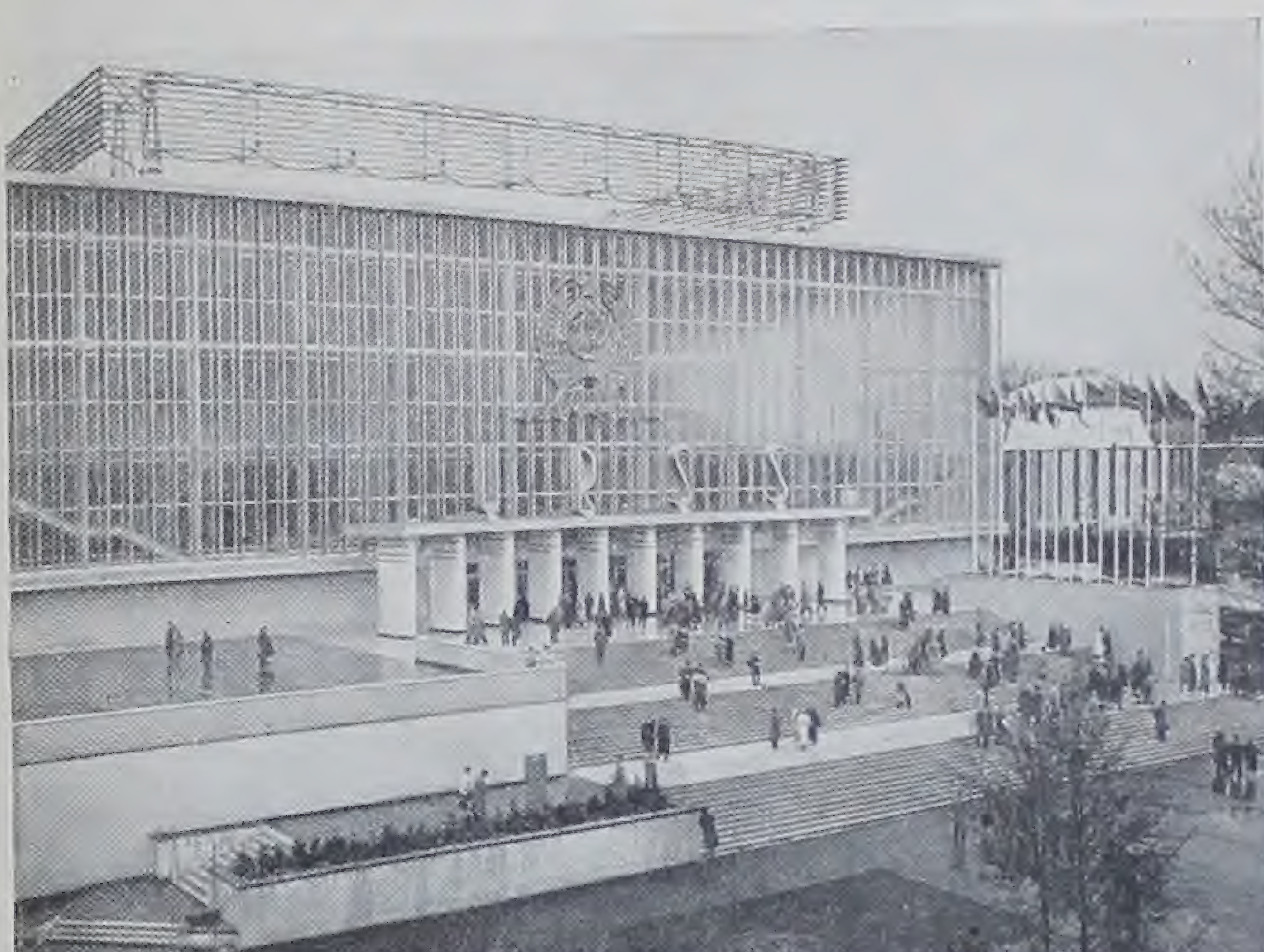
سے باہر کی کائنات میں انسان کا قدم پڑنے کی بنیاد تیار ہو گئی — تمام ملکوں کے لوگ دیکھہ رہے ہیں کہ سوویت اسپوتنک امن اور زبردست ترقی کے پیام بر کی حیثیت رکھتے ہیں — سرمایہ‌داری سے پرامن مقابلے میں سوویت یونین کی یہ زبردست فتوحات خود سرمایہ‌دار پریس نے تسلیم کی ہیں — مثال کے طور پر، امریکہ کے اخبار ''نیویارک ہیرلڈ ٹریبیون،، نے لکھا کہ امریکہ کو ''بیسویں صدی کے تاریخی مقابلے میں شکست اٹھانی پڑی ہے،، — سوویت یونین نے جو یہ کامیابیاں حاصل کی ہیں، یہ اس بات کا قائل کر دینےوالا ثبوت ہیں کہ اشتراکیت کو سرمایہ‌داری پر بہت بڑی فوقیت حاصل ہے جو قدرتی نتیجہ ہے اشتراکی سماج کی ترقی کا—

سوویت یونین کی اعلی سوویت کی تاریخی جوبلی اجلاس میں بہت سے باہر کے مہمان شریک ہوئے — ان میں ۶۴ کمیونسٹ پارٹیوں اور مزدور پارٹیوں کے لیڈر اور نمائندے موجود تھے —

انھی دنوں نومبر ۱۹۵۷ء میں ماسکو میں دوسرے ملکوں کی کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے نمائندوں کی کانفرنسیں ہوئیں — اشتراکی ملکوں کی بارہ کمیونسٹ پارٹیوں اور مزدور پارٹیوں کی کانفرنس میں ایک اعلان منظور ہوا اور ۶۴ ملکوں کی کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے نمائندوں کی کانفرنس میں امن کا اعلان‌نامہ پاس کیا گیا — ان دونوں دستاویزوں میں دنیا بھر کی کمیونسٹ تحریک کا اتحاد مارکسزم لینن‌ازم کی ٹھوس بنیاد پر صاف نظر آتا ہے — ماسکو کے اعلان نے ان تمام پارٹیوں کا کامل اتفاق رائے حاصل کیا جو مارکسزم لینن‌ازم کو تسلیم کرتی ہیں اور یہ اعلان تمام دنیا کی کمیونسٹ تحریک کا ایک مشترکہ پلیٹ‌فارم بن گیا ہے جو سارے ملکوں کی کمیونسٹ پارٹیوں کے نظریاتی اور سیاسی اتحاد کو استوار کرنے کا مقصد پورا کر رہا ہے — یہ اعلان سوویت یونین اور سوشلسٹ کیمپ کے تمام ملکوں کے اس بےپناہ تجربے کا ایک عمومی اندازہ دیتا ہے جو زندگی کے نئے طریقے کی تعمیر میں انھیں پیش آیا، ہمارے زمانے میں حالات کدھر کو جائیں گے —— اس کے بڑے بڑے اصول ترتیب دیتا ہے، دنیا کے اشتراکی سماج کو اور زیادہ مضبوط کرنے کا پروگرام رکھتا ہے، برادرانہ قوموں کے درمیان قریبی میل جول بڑھانے کی صورتیں پیش کرتا ہے اور دکھاتا ہے کہ امن، جمہوریت اور اشتراکیت کی جد و جہد کے قطعی امکانات کیا ہیں —



برف توڑ ایٹمی جہاز ''لینن،،

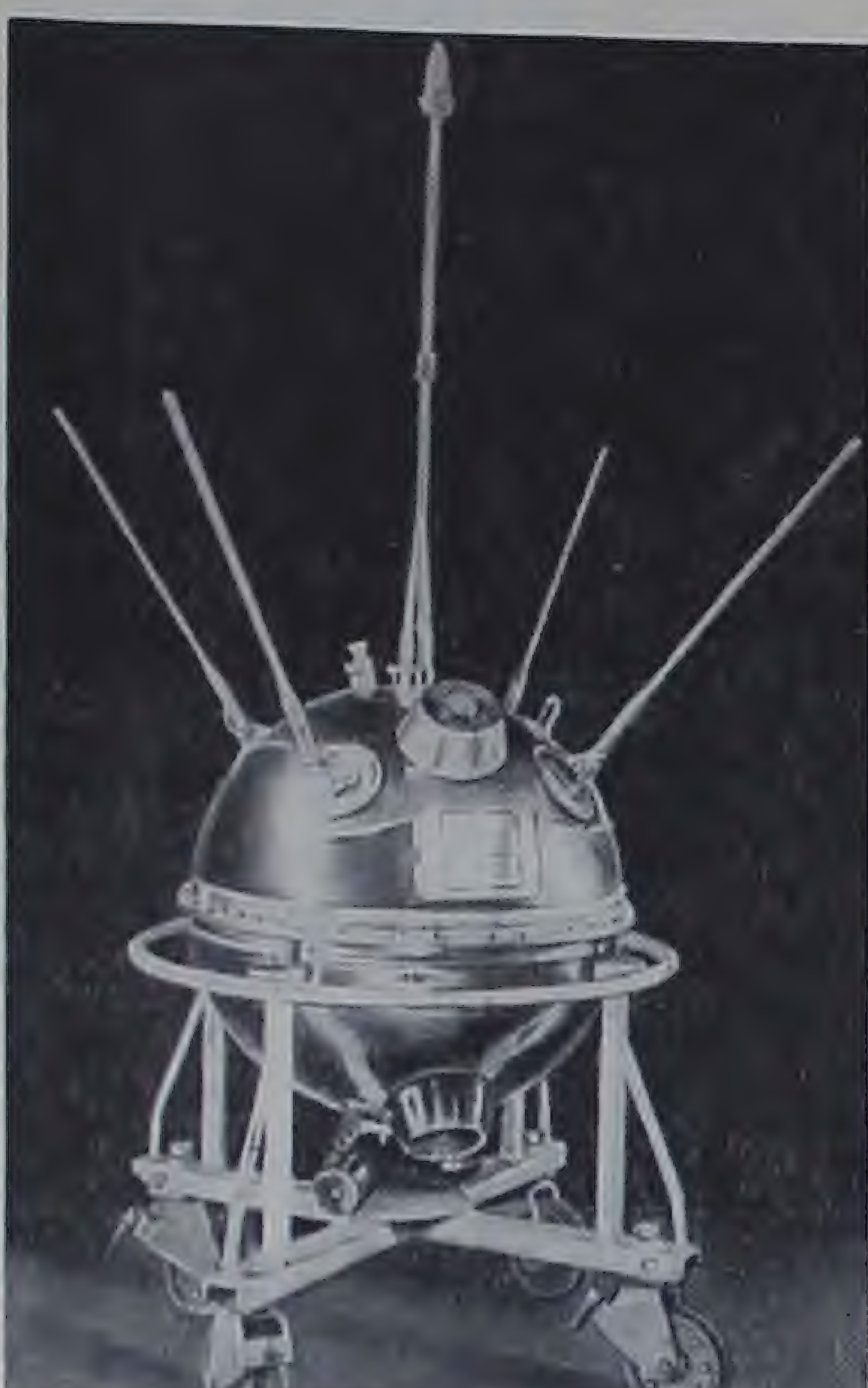


برسلز کے میلے میں سوویت یونین کا پیویلین

نومبر ۱۹۵۷ء کے ماسکو کے یہ اجلاس اور ان کی دستاویزیں، اس بات کا نیا ثبوت مہیا کرتی ھیں کہ عالمی کمیونسٹ تحریک نے بہت بڑے مرحلے طے کئے ھیں -

سوویت عوام انتھک جدوجہد کر رہے ھیں کہ اپنے ملک کی معاشی، علمی، تہذیبی ترقی ھوتی رہے اور قومی خوش حالی کا معیار اونچا ھوتا جائے -

کمیونسٹ پارٹی اور حکومت نے ۱۹۵۸ء میں جو فیصلے کئے ھیں ان کی بدولت زراعت میں ھر پہلو سے اور ترقی ھوئی - انھی فیصلوں میں یہ ھے کہ: پنچائتی فارم کے سسٹم کو اور آگے بڑھایا جائے، مشین اور ٹریکٹر اسٹیشنوں (م ٹ س) کی پھر سے تنظیم کی جائے، فارموں کو اناج کی مقررہ مقدار سپلائی کرنے کی پابندی سے آزاد کر دیا جائے اور ''م ٹ س،، جتنا کام دے جنس کی صورت میں اس کی ادائگی ختم کر دی جائے، سرکار فارموں سے ان کی جو پیداوار خریدتی ھے اس کے نئے انتظام، نئے ضابطے اور نئے دام مقرر ھونے چاھئیں - یہ نئی تدبیریں اختیار کرنے کی وجہ سے سرکار اور پنچائتی فارم کے اقتصادی تعلقات میں بہت بڑی تبدیلی آ گئی - سالہا سال سے ان تعلقات کی یہ نوعیت تھی: فارموں پر کام آنے والی مشینیں زیادہ‌تر خود فارم کی نہیں بلکہ سرکاری محکمے یعنی ''م ٹ س،، کی ملکیت ھوا کرتی تھیں اور وہ فارموں کے ھاتھ نہیں بیچی



کائنات کی ریسرچ کرنے‌والے آلات کا خول، جسے سوویت یونین کا خلائی راکٹ اوپر لے گیا - نظام شمسی کا مصنوعی سیارہ

جاتی تھیں — سرکار کی طرف سے فارم کی پیداوار تحصیل وصول کرنے کے کئی طریقے اختیار کئے جاتے تھے —— اول یہی کہ پنچائتی فارموں اور کاشتکاروں پر فرض تھا کہ وہ لگان کے طور پر اور ''م ٹ س،، سے جو کام لیا ہے اس کی ادائگی کے طور پر اپنے یہاں کی پیداوار میں سے ایک حصہ سرکار کو ادا کریں — ۱۹۵۸ء سے جب کالخوز اقتصادی حیثیت سے مضبوط بن گئے تو یہ نوعیت بدل گئی — سرکار نے ہر قسم کی مشینری پنچائتی فارموں کے ھاتھہ بیچنا طے کر لیا اور فارموں کی پیداوار حاصل کرنے کا صرف ایک سسٹم چلا دیا کہ وہ دام دے کر خریدی جائے — ان اہم تجویزوں کے خاکے پہلے عام بحث مباحثے اور اظہار خیال کے لئے رکھ دئے گئے، اور جب انھیں لوگوں کی مکمل تائید حاصل ھوگئی تو پاس کر دئے گئے — بہت ھمت سے کام لےکر اور ثابت قدمی سے جو یہ تدبیریں اختیار کی گئی ھیں ان کا مقصد صرف اتنا ھے کہ زراعتی پیداوار بہت تیزی سے بڑھے، لوگوں کا معیار زندگی اونچا ھو، مزدور طبقے اور پنچائتی کاشتکاروں کا اتحاد اور مضبوط ھو اور اس کی بدولت سوویت یونین میں کمیونسٹ سماج کی تعمیر کے لئے ایک ٹھوس بنیاد تیار ھو جائے —

سوویت یونین کی اعلی سوویت کے ایک اجلاس نے، جو دسمبر ۱۹۵۸ء میں ھوا تھا، کئی ایسے قانون پاس کئے اور فیصلے کئے جن کی سرکاری اھمیت بھی بہت زبردست تھی اور جن سے سراسر عوام کا فائدہ ھی فائدہ ھوا — ۲۴ دسمبر کو اعلی سوویت کے اجلاس نے یہ قانون پاس کیا کہ تعلیم اور عملی زندگی کے درمیان رشتہ گہرا اور مضبوط کیا جائے اور تعلیمی نظام کو اور ترقی ملنی چاھئے — اور بھی قانون پاس ھوئے — ایک یہ کہ سوویت یونین اور یونین رپبلکوں میں بنیادی ضابطہ فوجداری کی تصدیق کی گئی ''ریاست کے خلاف جرم کی جواب دھی کا قانون،، اور دوسرے اھم قوانین منظور ھوئے — منظور ھونے سے پہلے ان اھم قوانین پر بھی سوویت لوگوں نے پریس میں اور بےشمار جلسوں میں بحث کی —

پارٹی کی بیسویں کانگرس کے بعد سے اور اس کانگرس کے فیصلوں کی بنیاد پر سوویت یونین نے دوسری سوشلسٹ ریاستوں کے ساتھہ مل کر امن کی جد و جہد اور پھیلا دی ھے اور وہ مختلف سماجی نظام رکھنے والے ملکوں میں امن کے ساتھہ بقائے باھم کی پالیسی پر مسلسل زور دے رہا ھے — ۱۹۵۶ء

اور ۱۹۵۸ء کے درمیان اس سلسلے میں بہت زیادہ سرگرمی رہی کہ سوویت یونین کے اور غیرملکوں کے سیاست‌دانوں (مدبروں) میں ذاتی تعلقات پیدا کئے جائیں اور جو ہیں انہیں پھیلایا جائے۔ سوویت یونین میں دوسرے ملکوں کے سرکاری وفد آئے۔ جواب میں سوویت یونین کے سرکاری وفد بھی دوسرے ملکوں میں گئے ـــ برطانیہ،



چیری‌پوویتس کا دھات ساز پلانٹ

فن‌لینڈ، چین، ہندستان، انڈونیشیا، ویت‌نام اور منگولیہ کی عوامی ریپبلک وغیرہ اس فہرست میں آتے ہیں۔ خاص کر اہمیت ان وفدوں کی ہے جو مختلف اشتراکی ملکوں کے درمیان کمیونسٹ پارٹی اور حکومت کی طرف سے آئے گئے۔ ان وفدوں کی آمد و رفت نے دنیا بھر میں امن کی جد وجہد کے لئے اور نئی زندگی کی تعمیر کے لئے اشتراکی ملکوں کے درمیان قریبی تعاون کو مضبوط کرنے میں اہم رول ادا کیا ہے۔

جولائی ۱۹۵۶ء میں سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت نے تمام ملکوں کی پارلیمنٹوں کے نام ایک پیغام روانہ کیا۔ یہ پیغام وقت کے سب سے ضروری اور اہم مسئلے پر تھا، اس مسئلے پر جو تمام ملکوں کے لوگوں کو پریشان کئے ہوئے ہے ـــ مسئلہ یہ کہ ہتھیار ترک کئے جائیں، فوجیں گھٹائی جائیں اور نیوکلیر ہتھیاروں کی ممانعت کی جائے۔ مئی ۱۹۵۷ء میں اعلیٰ سوویت نے ایک پیغام ریاستہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ کے قانون‌ساز اداروں کے نام روانہ کیا جس میں یہ کہا گیا تھا کہ نیوکلیائی دھماکوں کے تجربے فوراً بند کئے

جائیں — یو این او میں سوویت وفد برابر بلاناغہ پوری کوشش کرتا رہا ہے کہ ان مسائل کو حل کیا جائے —

اکتوبر ۱۹۵۶ء میں جاپان کے سرکاری وفد سے ماسکو کی بات‌چیت اس طرح انجام کو پہنچی کہ ایک اعلان شائع ہوا جس میں کہا گیا کہ اب سوویت یونین اور جاپان کے درمیان جنگ کی حالت ختم کی جاتی ہے اور دونوں ملکوں میں باقاعدہ سفارتی تعلقات اور قنصل مقرر کرنے کے مراسم شروع کئے جاتے ہیں — سوویت یونین نے مغربی ایشیا (مشرق وسطی) کے اور افریقہ کے کئی ملکوں سے بھی دوستانہ تعلقات قائم کر لئے جہاں کئی ریاستیں ابھی ابھی آزاد ہوئی ہیں — ان برسوں میں تجارت اور تہذیبی تعلقات بھی پھیلے ہیں اور بہت سے ملکوں تک پہنچ گئے ہیں —

*نوجوانوں اور طالب علموں کا چھٹا عالمی فیسٹیول ۲۸ جولائی سے ۱۱ اگست ۱۹۵۷ء تک ماسکو میں ہوتا رہا — اس میلے میں ۱۳۱ ملکوں کے نمائندے شامل ہوئے — یہ سوویت یونین اور دوسرے ملکوں کی قوموں کی طرف سے امن اور دوستی کے جذبے کا عظیم‌الشان مظاہرہ تھا —

اس دور میں سامراج اور رجعت پرستی کی طاقتوں نے سارے جتن کر لئے کہ امن کی جڑ کمزور کر دیں اور جنگ کی آنچ دنیا کے مختلف حصوں میں سلگتی رکھیں اور ''جنگ پر بالکل آمادہ رہنے کی پالیسی،، اختیار کریں — سامراجیوں نے ہنگری میں اکتوبر ۱۹۵۶ء میں انقلاب کی مخالف بغاوت کا بند و بست کیا اور بغاوت کرا دی — لیکن وہاں کی ٹھوس جمہوری طاقتوں نے ہنگری کی انقلابی مزدور کسان گورمنٹ کی رہنمائی میں، سوویت یونین کی مدد لے کر ثابت کر دیا کہ وہ عوامی جمہوری سسٹم کی برکتوں کی حفاظت کر سکتی ہیں اور انقلاب کی مخالف طاقتوں کے وحشیانہ حملوں کو ناکام کر سکتی ہیں — ہنگری کے لوگوں کو مسلح امداد پہنچا کر سوویت یونین نے وارسا کے عہدنامے کی رو سے اپنا فرض پورا کیا اور ہنگری اور دوسرے اشتراکی ملکوں کے محنت پیشہ لوگوں کے سلسلے میں اپنا بین اقوامی فرض ادا کیا جو ساری دنیا میں امن کے حق میں تھا —

جب ہنگری میں یہ واقعات ہوئے، ان ہی دنوں برطانیہ، فرانس اور اسرائیل کے سامراجیوں نے مصر میں فوجی مداخلت کر ڈالی — سوویت یونین



ماسکو میں نوجوانوں اور طالب علموں کا چھٹا عالمی فیسٹیول — جولائی —— اگست، ۱۹۵۷ء

نے ریاستہائے متحدہ امریکہ سے اپیل کی کہ وہ یو این او میں طاقتیں جمع کریں اور دوسری قوموں کے ساتھہ مل کر جارحانہ کارروائی کو رکوائیں۔ مگر امریکہ نے اس سے انکار کر دیا: اس کی نیت یہ تھی کہ جو صورت حال پیدا ہو گئی اسے مشرق قریب کے ملکوں میں دخل اندازی کے لئے استعمال کرے۔

۵ نومبر ۱۹۵۶ء کو، خاص پیغامات میں جو برطانیہ، فرانس اور اسرائیل کی حکومتوں کے نام روانہ کئے گئے، سوویت حکومت نے ان تینوں سے اپیل کی کہ وہ جارحانہ کارروائی فوراً بند کریں۔ مصری عوام کی سرفروشانہ جد و جہد نے، سوویت یونین کی، تمام اشتراکی ملکوں اور بہت سے ایشیائی اور افریقی ملکوں کی ثابت قدمی نے اور ساری دنیا میں عام پبلک کی طرف سے سخت اور اٹل احتجاج نے فوجی مداخلت کرنےوالوں کو مجبور کیا کہ وہ مصر سے قدم پیچھے ہٹائیں۔ ۱۹۵۸ء کی گرمیوں میں امریکہ اور برطانیہ کے سامراجیوں نے عراق میں انقلاب ہو جانے کی بدحواسی میں لبنان اور اردن (جارڈن) میں فوجی طاقت سے دخل دینے کی تیاری کی۔ سوویت یونین، اشتراکی کیمپ کے ملکوں نے یو این او کی اکثریت کا ووٹ حاصل کرنے میں اہم پارٹ ادا کیا اور اس ووٹ کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ لبنان اور اردن سے مداخلت کرنےوالی فوجیں نکال لی جائیں، آخر ان کو مجبور ہوکر یہاں سے ہٹنا پڑا۔

اسی دوران امریکہ کے سامراجی اپنی پوری کوشش کر رہے تھے کہ ایک نیا جنگی مرکز بنایا جائے جس کا رخ چینی عوامی رپبلک کے خلاف ہو اور اس مقصد کے لئے وہ تائیوان کے جزیرے کو استعمال کر رہے تھے۔ یہ جزیرہ چینی سرزمین ہے جو ابھی تک ریاستہائے متحدہ امریکہ کے قبضے میں ہے۔ یہاں پھر انہیں منہ کی کھانی پڑی۔ سوویت یونین نے امریکہ کی جارحانہ کارروائیوں کا جواب ایک اعلان سے دیا کہ اگر چینی عوامی رپبلک پر حملہ ہوگا تو اسے سوویت یونین پر حملہ سمجھا جائیگا۔

سوویت لوگوں نے بین اقوامی تعاون کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے اور اسی کے ساتھہ ساتھہ اپنے اشتراکی ملک کی طاقت مضبوط کرتے ہوئے پوری کوشش کی ہے کہ امن کے ساتھہ کمیونسٹ تعمیر ہو اور ساری دنیا میں امن مستحکم ہو جائے۔

۱۹۵۹ء کے شروع میں (۲۸ جنوری سے ۵ فروری تک) ۲۱ ویں غیرمعمولی پارٹی کانگرس ہوئی جس نے خروشچیوف کی رپورٹ پر بحث کی اور اسے منظور کر دیا۔ رپورٹ کا عنوان تھا: ”۱۹۵۹ — ۶۵ء کے دوران میں سوویت یونین کی اقتصادی ترقی کے مقررہ اعداد وشمار“۔ اس رپورٹ کا خاکہ ملک کے سامنے بحث مباحثے کے لئے پیش کر دیا گیا تھا۔ ۷ کروڑ سے زیادہ آدمیوں نے اس بحث میں حصہ لیا۔

یہ رپورٹ ایک پورے تاریخی دور پر حاوی تھی، وہ جو کمیونسٹ پارٹی اور سوویت عوام کی زندگی اور ان کے کام کا تاریخی دور ہے۔ سوویت یونین میں اشتراکیت کی غیرمعمولی کامیابیوں کو اس رپورٹ میں مختصر طور پر بیان کیا گیا تھا اور ایک خاکہ دیا گیا تھا اس پروگرام کا جو زیادہ وسیع کمیونسٹ تعمیر اور سوویت سماج کی ترقی کا پروگرام تھا۔

کانگرس میں یہ بات جتائی گئی کہ صنعتی سامان تیار کرنے میں سوویت یونین نے دنیا میں دوسرا نمبر حاصل کرکے بنیادی معاشی مسئلے کے حل میں زبردست ترقی کی ہے — یعنی آگے بڑھے ہوئے سرمایہ‌دار ملکوں کو صنعتی اور زراعتی سامان کی پیداوار فی کس میں پکڑ لیا جائے۔ سوویت یونین نے امریکہ کو صرف اضافے کی رفتار میں ہی پیچھے نہیں چھوڑا بلکہ کئی چیزوں کی پیداوار میں سالانہ اضافہ بھی اس رفتار سے کیا ہے کہ امریکہ میں نہیں ہو رہا، خاص کر کچی دھات میں، لوہے کے ڈلے اور فولاد، تیل، کوئلے، سمینٹ، اونی کپڑے اور چمڑے کے جوتوں میں۔ صنعت اور زراعت کی بعض زیادہ اہم شاخوں میں، جیسے کوئلہ، اونی کپڑے، دانہ دار شکر، مکھن، گیہوں، چقندر اور آلو کی مجموعی پیداوار میں سوویت یونین ریاستہائے متحدہ امریکہ سے آگے نکل گیا ہے۔

کمیونسٹ پارٹی اور سوویت حکومت کی صحیح قومی پالیسی نے، سب قوموں اور قومیتوں کے درمیان برادرانہ تعاون کی پالیسی نے تمام رپبلکوں کی معیشت اور تہذیب کو بے حساب ترقی دے کر دکھا دیا۔ وسط ایشیا کی رپبلکوں اور قزاخستان میں ۱۹۵۸ء میں بڑے پیمانے کی صنعت کی پیداوار انقلاب سے پہلے کے مقابلے میں پچاس گنی ہو چکی تھی۔ ماورائے قفقاز کی



فصل اٹھائی جا رہی ہے

ریپبلکوں کی صنعتیں اسی عرصے میں ۳۰ گنا بڑھ چکی تھیں اور بالٹک کے کنارے کی ریپبلکوں میں ۱۹۴۰ء سے ۱۹۵۸ء میں ساڑھے نو گنا۔ سوویت یونین کی تمام قوموں اور قومیتوں کے کلچر پر نکھار آیا۔

زندگی کے مادی اور تہذیبی معیار بھی اونچے ہو گئے ہیں۔ سوویت یونین میں اس بات کے بے پناہ امکانات کھل گئے ہیں کہ سائنس، علم وفن اور ٹکنیک کی تخلیقی ترقی ہو اور نئی دریافتیں اور ایجادیں سامنے آئیں۔

ملک اپنی ترقی کے نئے تاریخی دور میں داخل ہوا ہے یعنی کمیرنزم کی پھیلی ہوئی تعمیر کا دور— ۲۱ ویں پارٹی کانگرس نے اس دور کے اہم فریضے یہ مقرر کئے ہیں: کمیونزم کے لئے مادی اور ٹکنیکل زمین تیار کی جائے، سوویت یونین کی معاشی قوت اور ڈیفنس کی طاقت کو اور زیادہ مضبوط و مستحکم کیا جائے، اور پیداوار بڑھائی جائے تاکہ وہ لوگوں کی مستقل بڑھتی ہوئی ضروریات کو پوری پڑ سکے— سوویت یونین کو اب یہ کرنا ہے کہ جو آگے بڑھے ہوئے سرمایہ‌دار ملک ہیں ان کو فی کس پیداوار میں پکڑ لیا جائے اور پیچھے چھوڑ دیا جائے— ان تمام فریضوں کی تعمیل میں سات‌سال سے کہیں زیادہ عرصے لگ جائےگا اور سات سالہ پلان اس بڑے پلان کا ایک جزو ترکیبی ہے جو سوویت معیشت اور کلچر کو ترقی دینے کے لئے بنایا ہوا ہے—

خروشچیوف نے ۲۱ ویں پارٹی کانگرس کے سامنے جو رپورٹ پیش کی اس میں سات سالہ پلان کے خاص فریضوں کا ایک موٹا سا خاکہ بیان کر دیا جس کی تعمیل اسی وقت شروع ہوگئی تھی جب کانگرس کا آغاز ہوا— اس پلان کے فریضے یہ ہیں:

معیشت کے دائرے میں: ملک کی پیداواری طاقتوں کی ہمہ‌گیر ترقی ہو اور معیشت کی ہر ایک شاخ میں پیداوار بڑھائی‌جائے (بھاری صنعتوں کو اس میں سر فہرست جگہ دی جائے)— پیداوار اتنی بڑھائی جائے جو کمیونزم کی مادی اور ٹکنیکل بنیاد تیار کرنے میں بہت آگے قدم بڑھانے کو کافی ہو اور سرمایہ دار ملکوں سے پرامن معاشی مقابلے میں سوویت یونین کی فتح یقینی کر سکے— ملک کی معاشی اہلیت کا بڑھ جانا اور معیشت کی ہر شاخ میں اور زیادہ ٹکنیکل ترقی ہونا اور اسی کے ساتھ سماجی محنت کی قوت پیداوار کا تیزی سے بڑھنا یقینی طور سے لوگوں کے معیار زندگی کو بہت اونچا کر دےگا—

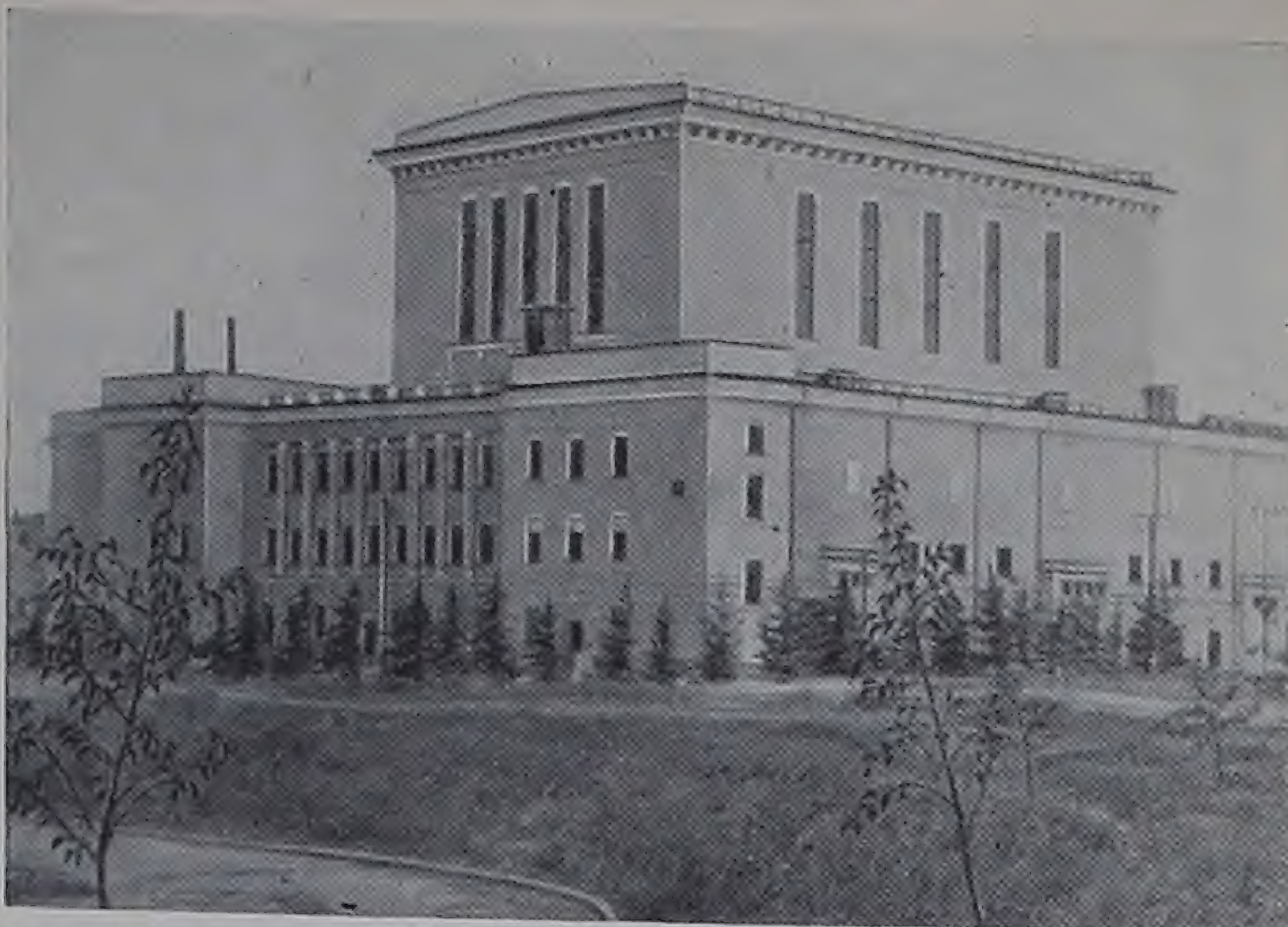
سیاسی دائرے میں: سوویت اشتراکی نظام کو اور سوویت لوگوں کے اتحاد اور یک‌جہتی کو اور زیادہ مضبوط کیا جائے— سوویت جمہوریت کو اور ترقی دی جائے، کمیونسٹ سماج کی تعمیر میں تمام لوگوں کی عملی قوتیں لگا دی جائیں— سرکار کے مسائل کا حل کرنے میں پبلک انجمنوں اور اداروں کے ذمے کام اور بڑھائے جاتے رہیں— تنظیم اور تعلیم کے معاملے میں کمیونسٹ پارٹی اور سوویت ریاست کا ہاتھہ اور بڑھایا جائے— مزدوروں اور کسانوں کا اتحاد اور مضبوط کیا جائے اور ملک کی تمام قوموں کی دوستی کو اور فروغ دیا جائے—

نظریاتی میدان میں: کمیونسٹ پارٹی کی طرف سے نظریاتی تعلیم کا کام اور بڑھایا جائے — محنت پیشہ لوگوں میں —— خاص کر ابھرتی ہوئی نسل میں —— کمیونسٹ اصول پسندی کو اور تقویت دی جائے، اور ان کی تربیت اس جذبے کے ساتھہ ہونی چاہئے کہ محنت سے کمیونسٹ سلوک، سوویت وطن دوستی اور بین اقوامیت ان میں پیدا ہو— لوگوں کے شعور میں سرمایہ‌داری کے جو اثرات رہ گئے ھیں انہیں صاف کیا جائے اور بورژوا نظریات کے خلاف جد و جہد کی جائے —

بین‌اقوامی تعلقات کے دائرے میں: وھی خارجہ پالیسی مستقل طور پر چلائی جائے جو امن و سلامتی کی بقا اور اسے فروغ دینے کی پالیسی ھے اس لیننی اصول کی بنیاد پر کہ مختلف سماجی نظام رکھنے‌والے ملک امن سے ایک ساتھہ جی سکیں — ھر ممکن کوشش کی جائے کہ ’’سرد جنگ،، بند ھو اور دنیا میں کھنچاؤ کم ھو— دنیا کے اشتراکی نظام اور برادرانہ قوموں میں ایک دوسرے سے تعاون کو ھر طرف سے مضبوط کیا جائے —



کرائمیا کے ساحلی مقام مسخور میں ’’یوکرین،، نام کا سینی‌ٹوریم



وہ عمارت جس میں ایک لاکھ کلوواٹ والے بجلی اسٹیشن کا ایٹمی ری ایکٹر کام کر رہا ہے — اس بجلی اسٹیشن کی طاقت چھ گنی، یعنی ۶ لاکھ کلوواٹ کی جائیگی

سات سالہ پلان کا سب سے اول اور بنیادی فریضہ یہ ہے کہ کم سے کم وقت میں سرمایہ‌داری سے معاشی مقابلے میں زیادہ سے زیادہ ترقی کی جائے —

خروشچیوف نے ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۵ء تک کے دور کے جو مقررہ اعداد وشمار دئے ہیں وہ ایک ٹھوس پروگرام پیش کرتے ہیں صنعت، زراعت، سائنس اور کلچر کی بہت تیز رفتار ترقی کا، اور اس کا کہ لوگوں کے معیار زندگی میں کافی ترقی ہو جانی چاہئے — ان سات برسوں کے اندر فیصلہ کن ترقی کرنے کے لئے پلان میں گنجائش رکھی گئی ہے کہ ۱۹۵۸ء اور ۱۹۶۵ء کے درمیان صنعتی پیداوار میں سب طرح کا ۸۰ فیصدی اضافہ ہونا چاہئے، جس میں گروپ نمبر ۱ (ذرائع پیداوار کی پیداوار) سات برس کے اندر ۸۵ سے ۸۸ فیصدی تک بڑھے اور گروپ نمبر ۲ (روزمرہ کے استعمال کی چیزوں کی پیداوار) ۶۲ سے ۶۵ فیصدی تک — ان سات برسوں کے دوران پیداوار میں اتنا اضافہ اور ہو جاتا ہے جتنا پچھلے بیس سال میں ہوا — زراعتی پیداوار میں سات سال کے اندر ۷۰ فیصدی کا اضافہ رکھا گیا ہے —

تمام ذرائع سے جو رقم ترقی پر لگائی جانی ہے وہ تیس کھرب روبل تک (۱۹۵۹ء کی قیمتوں کے حساب سے) پہنچتی ہے اور اس قدر ہے کہ سوویت عملداری کی تمام مدت میں اس سے زیادہ نہیں لگائی گئی۔ ٹکنالوجی کے مستقل بڑھتے رہنے سے، ہر طرف مشین کے ذریعے کار گزاری ہو جانے سے اور پیداواری کاموں میں جگہ جگہ آٹومیٹک سلسلہ بندھ جانے سے یہ ہوگا اور پلان کا اندازہ یہی ہے کہ صنعت میں فی کس محنت کی پیداواری قوت ۴۵ سے ۵۰ فیصدی تک بڑھے اور پنچائتی فارموں میں تقریباً دوگنی ہو جائے۔

سات سالہ پلان کے چند نشانے یہاں دئے جاتے ہیں جن سے پڑھنےوالے کو اندازہ ہو جائےگا کہ کس قدر زبردست کام اس پلان میں انجام دینے ہیں:

۱۹۶۵ء تک لوہے کے ڈلے جو پگھلائے جانے لگیں گے ان کا سالانہ اوسط ۶ کروڑ پچاس لاکھ سے سات کروڑ ٹن تک ہونے لگیگا، فولاد ۸ کروڑ ۶۰ لاکھ ٹن سے ۹ کروڑ دس لاکھ تک، کھینچی ہوئی دھات (رولڈ اسٹاک) ۶ کروڑ پچاس لاکھ ٹن سے ۷ کروڑ تک سالانہ اور کچا لوہا ۱۵ کروڑ سے ۱۶ کروڑ ٹن تک نکالا جانے لگیگا۔

کیمیکل صنعت بنائے ہوئے ریشوں (فائبر) کی پیداوار ۴ گنا کر دےگی، پلاسٹک اور کئی چیزیں ملاکر بنائی ہوئی رال ۷ گنا سے زیادہ اور معدنی کھادیں ۳ گنا۔

ایندھن کی صنعت ۲۳ سے ۲۴ کروڑ ٹن تک تیل دینے لگیگی، ایک کھرب پچاس ارب مکعب میٹر گیس اور ۶۰ سے ۶۱ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن تک کوئلہ۔

بجلی پیدا کرنےوالی صنعت سالانہ ۵ کھرب سے ۵ کھرب ۲۰ ارب کلوواٹ گھنٹے تک بجلی دیا کرے گی۔ مشین ساز اور اوزار بنانےوالی صنعتیں پہلے سے دو گنا مال تیار کرنے لگیں گی۔ ہلکی صنعت اپنی پیداوار کوئی پچاس فیصدی بڑھا دےگی اور غذائی سامان ستر فیصدی زیادہ تیار ہونے لگےگا۔ زراعت کے میدان میں اناج کی پیداوار بڑھ کر ۱۰ سے ۱۱ ارب پوڈ تک جائےگی (ایک پوڈ برابر ہے ۱۶ کیلوگرام کے)۔

صنعت اور زراعت کی آگے کی ترقی وہ بنیاد ہے جس پر لوگوں کی خوشحالی کا معیار کافی حد تک اونچا ہونا لازمی ہے۔ سوویت یونین کے لوگ آئندہ اور بھی اچھی طرح زندگی بسر کریں گے۔ ان کی مادی اور روحانی ضروریات کی تسکین کا سامان اور بھی مہیا ہوگا۔ کمیونسٹ پارٹی کی ۲۱ ویں کانگرس نے



وہ عمارت جس میں دس ارب الکٹرون والٹ کا اکسلریٹر چل رہا ہے

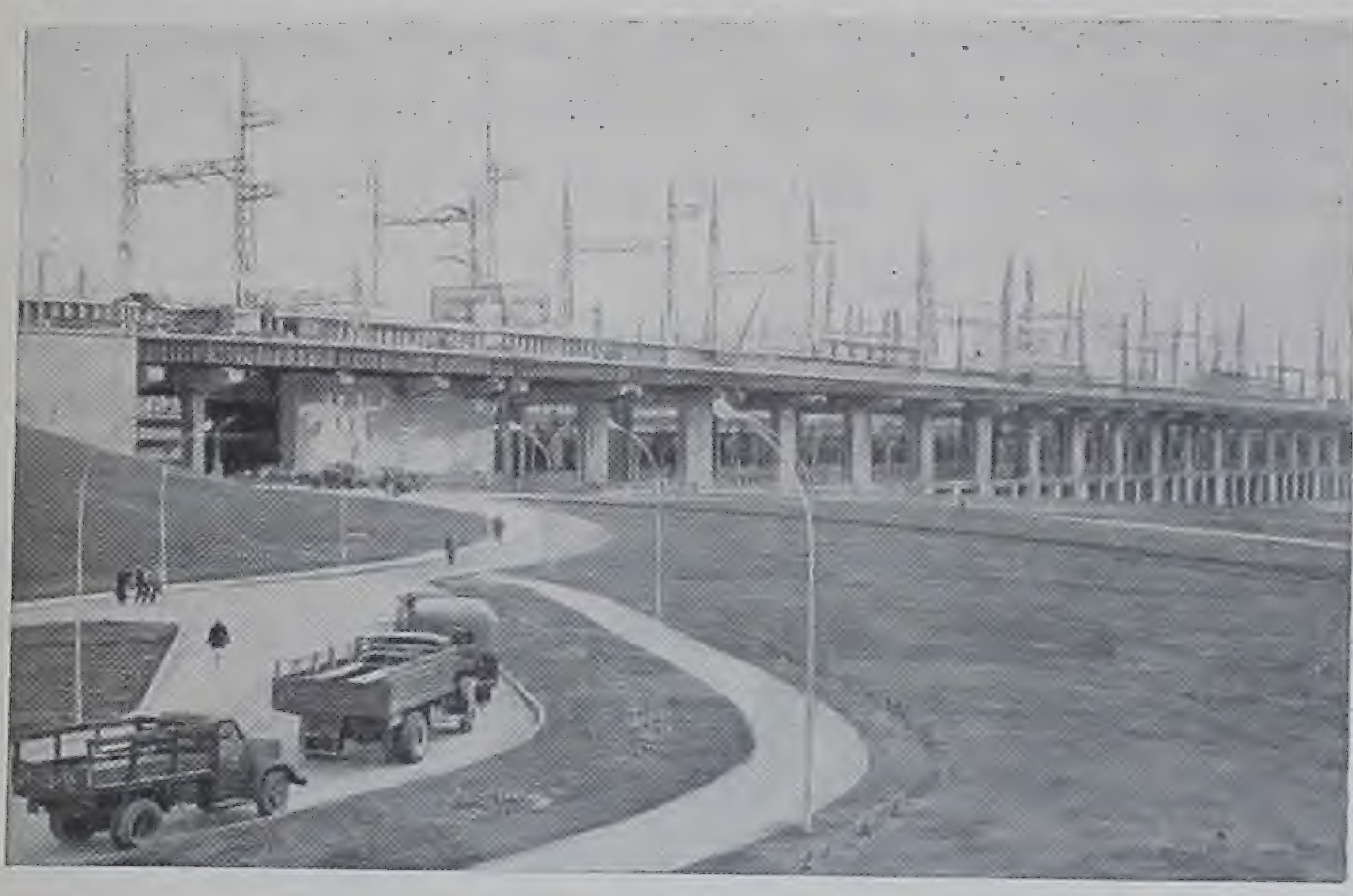
اپنے فیصلوں میں اس غرض سے بڑی بڑی تدبیریں پیش نظر رکھی ہیں کہ سوویت عوام کی خوشحالی اور بڑھے، اس کا معیار اور بلند ہو— یہ تدبیریں اس بات کا ایک اور روشن ثبوت ہیں کہ پارٹی کو عوام کی فلاح و بہبودی کی مسلسل فکر رہتی ہے— سوویت یونین سرمایہ‌داری سے پرامن اقتصادی مقابلے میں جیت کر ایک ایسا ملک ہو جائے گا جہاں آبادی کا معیار زندگی دنیا میں تمام ملکوں سے اونچا ہوگا—

سات سالہ پلان پرامن تخلیق کا پلان ہے— اس پلان کا تکمیل کو پہنچنا اور اسی طرح دوسرے تمام اشتراکی ملکوں کے معاشی پلانوں کا انجام پانا عہد حاضر کے اصل سوال کو حل کرنے میں یعنی تمام دنیا کے امن عام کی حفاظت میں بہت زبردست رول پورا کرے گا— اشتراکی ملک مل کر اتنی صنعتی پیداوار دینے لگیں گے جو ساری دنیا کی صنعتی پیداوار کا آدھے سے زیادہ حصہ ہوگی— جس کے معنی یہ ہیں کہ مادی پیداوار میں جو انسان کی سرگرمیوں کا فیصلہ کن دائرہ ہے، اشتراکیت کا عالمی نظام سرمایہ‌داری کے عالمی نظام سے اونچا ہو جائے گا— اور یہ بےپناہ تاریخی اہمیت کی فتح ہوگی—

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۱ ویں کانگرس کی بہت زبردست بین اقوامی اہمیت ہے— اس کانگرس کی کارروائی میں ۷۲ ملکوں کی مارکسی لیننی

پارٹیوں نے شرکت کی۔ بین اقوامی کمیونسٹ تحریک کی پوری تاریخ میں اتنی وسیع نمائندگی کبھی نہیں ہوئی تھی۔ ۲۱ ویں کانگرس کے پلیٹ فارم سے ۵۰ برادرانہ پارٹیوں کے وفدوں کے لیڈروں نے تقریریں کیں۔ اور ان کے علاوہ اور بہت سی پارٹیوں کی طرف سے کمیونسٹ پارٹی کی اس کانگرس کو مبارکباد کے پیغام وصول ہوئے اور شائع کئے گئے۔

سات سالہ پلان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سوویت لوگوں کی جتنی کوششیں جاری ہیں، ان میں بڑا تخلیقی جوش وخروش پایا جاتا ہے۔ عام لوگوں کی تخلیقی کاوشوں کا نتیجہ یہ ہے کہ اشتراکی مقابلے کی نئی سے نئی شکلیں سامنے آ رہی ہیں۔ ان میں خاص مقام اس تحریک کا ہے جو کمیونسٹ محنت کی ٹیمیں اور گروپ پیدا کرنے کے لئے چل رہی ہے اور جس کا تقاضا ہے کہ لوگ بڑھ کر کمیونسٹ محنت کے کارنامے دکھانے والوں کا باحیثیت خطاب حاصل کریں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس تحریک کی پہل بھی ماسکو سارتی رووچنایا کے ریلوے ورکشاپ کے مزدوروں کی ٹیم سے ہوئی ہے جہاں ۱۹۱۹ء میں ''کمیونسٹ سبوتنک،، کا کام شروع ہوا تھا، اور جس کا مطلب تھا کہ ہفتے کا پورا ایک دن رفاہ عام کے لئے وقف کیا جائے اور اسے لینن نے ''زبردست اسٹارٹ،، کا لقب دیا تھا۔ آجکل



والگا پن بجلی اسٹیشن جس کا نام کمیونسٹ پارٹی کی ۲۲ ویں کانگرس پر رکھا گیا۔

کی اس بے مثل تحریک کا منشا یہ ہے کہ ''کمیونسٹ کی طرح سیکھا، جیا اور کام کیا جائے'' —

سوویت یونین میں قوم کی قوم نے جو یہ تحریک چھیڑی ہے کہ سات سال کے پلان کو میعاد سے پہلے ہی پورا کر دیں اور قومی معیشت میں ٹکنیکل ترقی کی تیز رفتار اس لئے امکانات رکھتی ہے کہ سائنس کی جدید ترین ترقیوں کو کام میں لایا جا رہا ہے، قدرت کے خزانے جو نئے نئے کھل رہے ہیں ان کو پیداوار میں لگایا جا رہا ہے، الگ الگ شعبوں میں خاص مہارت حاصل کرنے میں ایک تناسب اور قاعدہ مدنظر رکھا جاتا ہے — کارخانوں میں اور صنعتوں کی پوری کی پوری شاخوں میں ہر پہلو سے مشینری استعمال کی جا رہی ہے اور خودکار طریقوں اور مشینوں کا استعمال بڑھ رہا ہے، محنت کی پیداواری قوت اور بڑھی ہے —— ان تمام چیزوں کی بدولت یہ ممکن ہوا ہے کہ قومی معیشت کی خاص خاص اہم شاخوں میں وہ مقررہ نشانے نہ صرف پورے کر دئے جائیں، بلکہ ان سے بھی زیادہ کر دکھایا جائے جو سات سال کے پلان میں پہلے تین سال کےلئے مقرر تھے — ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۱ء تک کے عرصے میں سوویت یونین کی صنعتی پیداوار کی کل میزان ۲۷ فیصدی بڑھنی تھی، لیکن ۳۳ فیصدی بڑھ چکی ہے — ۱۹۶۱ء کے صرف ایک سال کے اندر ملک میں صنعتی پیداوار اتنی ہوئی ہے جتنی سب سے پہلے کے پانچ سالہ پلان کے مطابق پانچ برس میں ہوئی تھی — دھاتیں، جو پگھلائی جا رہی ہیں، کوئلہ اور لوہا، جو کانوں سے نکالا جا رہا ہے، تیل جو حاصل کیا جا رہا ہے، سانچے، جو تیار کئے جا رہے ہیں، مشینیں اور اوزار جو بن کر نکل رہے ہیں، ان کی مقدار سال بہ سال بڑھتی جا رہی ہے — بھاری اور بنیادی پیداوار کے کام اتنے زبردست پیمانے پر چل رہے ہیں کہ ان کی بدولت قومی معیشت کی تمام شاخوں کی جڑ بنیادوں میں تیزی کے ساتھ نئی جان ڈالنے کا سامان فراہم ہو گیا ہے — صرف پچھلے سال کے اندر سرکاری اہتمام سے ۸۰۰ سے زیادہ نئے بھاری کارخانے اور صنعتی کاروبار وجود میں آئے ہیں اور جو پہلے سے قائم تھے ان میں نئے کھاتوں اور نئی شاخوں کی ایک بڑی تعداد چالو ہوئی ہے —

سوویت لوگوں نے حلف اٹھا رکھا ہے کہ ملک کے بھرپور بجلی کرن کے بارے میں لینن کی وصیت پوری کرکے رہیں گے — ۱۹۶۰ء میں ایک دن کے اندر ملک میں اس قدر بجلی تیار کی جانے لگی تھی جو ۱۹۲۰ء کے پورے سال کی بجلی سے ڈیڑھ گنی تھی — ۱۹۶۱ء میں دنیا کا سب سے بڑا طاقتور، ۲۲ ویں

پارٹی کانگرس کے نام پر پن بجلی اسٹیشن والگا کے کنارے چالو ہو گیا ہے۔ براتسکایا اور اس کے علاوہ کئی پن بجلی اسٹیشن بجلی دینے لگے۔ اس ایک سال کے اندر سوویت یونین میں بجلی کی طاقت اس قدر پیدا کی جانے لگی جو پرانے روس کی بجلی سے ۱۶۰ گنا زیادہ ہے۔

سات سالہ پلان کے شروع کے تین برسوں میں جس کامیابی سے مقررہ نشانے پورے کئے گئے ہیں، اس کی بدولت دلوں میں یقین گھر کر گیا ہے کہ سوویت یونین دنیا کے بڑے سرمایہ‌دار ملک امریکہ سے پرامن مقابلے میں عنقریب فتحیاب ہوگا۔ ۱۹۶۱ء کے اس عرصے میں جب کہ سوویت یونین میں صنعتی پیداوار ۹ فیصدی بڑھی، ریاستہائے متحدہ امریکہ میں وہ صرف ایک فیصدی بڑھی ہے۔ سوویت یونین میں فولاد کی پیداوار سال میں ۸ فیصدی بڑھی ہے اور امریکہ میں اور ۱۰٫۷ فیصدی گھٹ گئی ہے۔

زراعت کی لائن میں کام کرنےوالوں نے نئے کارنامے پیش کئے ہیں۔ ۱۹۶۱ء میں پنچائتی فارموں اور سرکاری فارموں نے سرکار کے ھاتھ ۳ ارب ۲۰ کروڑ پوڈ اناج بیچا۔ ۱۹۶۰ء میں جتنا اناج سرکار کے ھاتھ بیچا گیا تھا، یہ اس سے ۳۲ کروڑ پوڈ زیادہ ہے۔ اسی وقت جنوری (۱۹۶۱ء) کے مہینے میں کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا جو بڑا اجلاس ہوا تھا اس نے اپنے فیصلوں میں یہ جتایا تھا کہ زراعت کے میدان میں بعض بڑی خامیاں موجود ہیں۔ اور یہ دکھایا تھا کہ ملک کی ضروریات تیزی سے بڑھ رہی ہیں اور ان کے مقابلے میں زراعتی پیداوار پیچھے رہی جارہی ہے، اسی کے ساتھ وہ ٹھوس تدبیریں بتائی تھیں جن سے آئندہ زراعت آگے بڑھ سکے۔

اشتراکی اقتصادیات کی کامیابیوں نے اس کی راہ تیار کر دی کہ سوویت لوگوں کا معیار زندگی بڑھتا چلا جائے۔ کام کرنےوالوں کی اصل آمدنی بڑھ گئی ہے۔ صرف ۱۹۶۰ء کے ایک سال میں سرکاری بجٹ سے لوگوں کو جو اجرتیں اور سہولتیں دی گئی ہیں ان میں پندرہ ارب کی کثیر رقم کا اضافہ ہوا ہے۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء سے ''مزدوروں اور ملازمین کی اجرتوں پر سے ٹیکسوں کی منسوخی کا قانون،، بتدریج لاگو ہونا شروع ہو گیا۔ سوویت یونین کی اعلا سوویت کے پانچویں اجلاس نے مئی ۱۹۶۰ء میں اس کی منظوری دی تھی۔ اسی سال تمام مزدوروں اور ملازمین کے لئے دن میں ۷ گھنٹے اور چھ گھنٹے کا کام کر دیا گیا، محنت کا وقت کم کرنے کے ساتھ ان کی اجرتیں بھی بڑھا دی گئیں۔

رہائشی عمارتوں کی تعمیر طوفانی رفتار سے چل رہی ہے — سوویت یونین کے باشندوں میں تقریباً پانچ کروڑ آدمی، جو ملک کی کل آبادی کا چوتھائی حصہ ہیں، پچھلے پانچ سال کے اندر سرکار سے نئے مکانات پا چکے ہیں —

سات سالہ پلان کے شروع کے برسوں میں سائنس اور ٹکنیک کی ترقی میں زبردست کارنامے انجام پائے ہیں — کائنات کی تسخیر میں سوویت ملک پرانی حدوں کو پار کر گیا ہے — ۱۹۵۹ء میں تین سوویت خلائی راکٹ چھوڑے گئے تھے: ان میں سے ایک راکٹ چاند کے حلقے سے گزر کر سورج کے ساتھ گردش کرنے لگا، دوسرا راکٹ چاند پر سوویت یونین کا نشان پہنچا آیا، تیسرا راکٹ گیا اور چاند کی ان دیکھی سمت کے فوٹو لے آیا — ۱۹۶۰ء میں کائنات پر چڑھائی اور بھی کامیاب رہی — اس سال کاسمک جہازوں نے پرواز کی اور وہ زمین کے مدار پر گردش کرنے لگے، ان میں تجربے کے لئے جاندار بھی رکھے گئے تھے — کتے، کیڑے اور نباتات — بحرالکاہل کے پانی میں بے پناہ طاقت کے بالسٹک راکٹ چھوڑے گئے — اشتراکی نظام نے اور کمیونزم کی تعمیر کرنےوالی آزاد قوم کے دل ودماغ نے تسخیر کائنات میں ایسے کارنامے انجام دئے کہ انسانی تاریخ میں ان کی مثال نہیں ملتی اور وہ سروسامان فراہم کر دیا جس سے انسان کائنات کے خلا میں پرواز کر سکے —

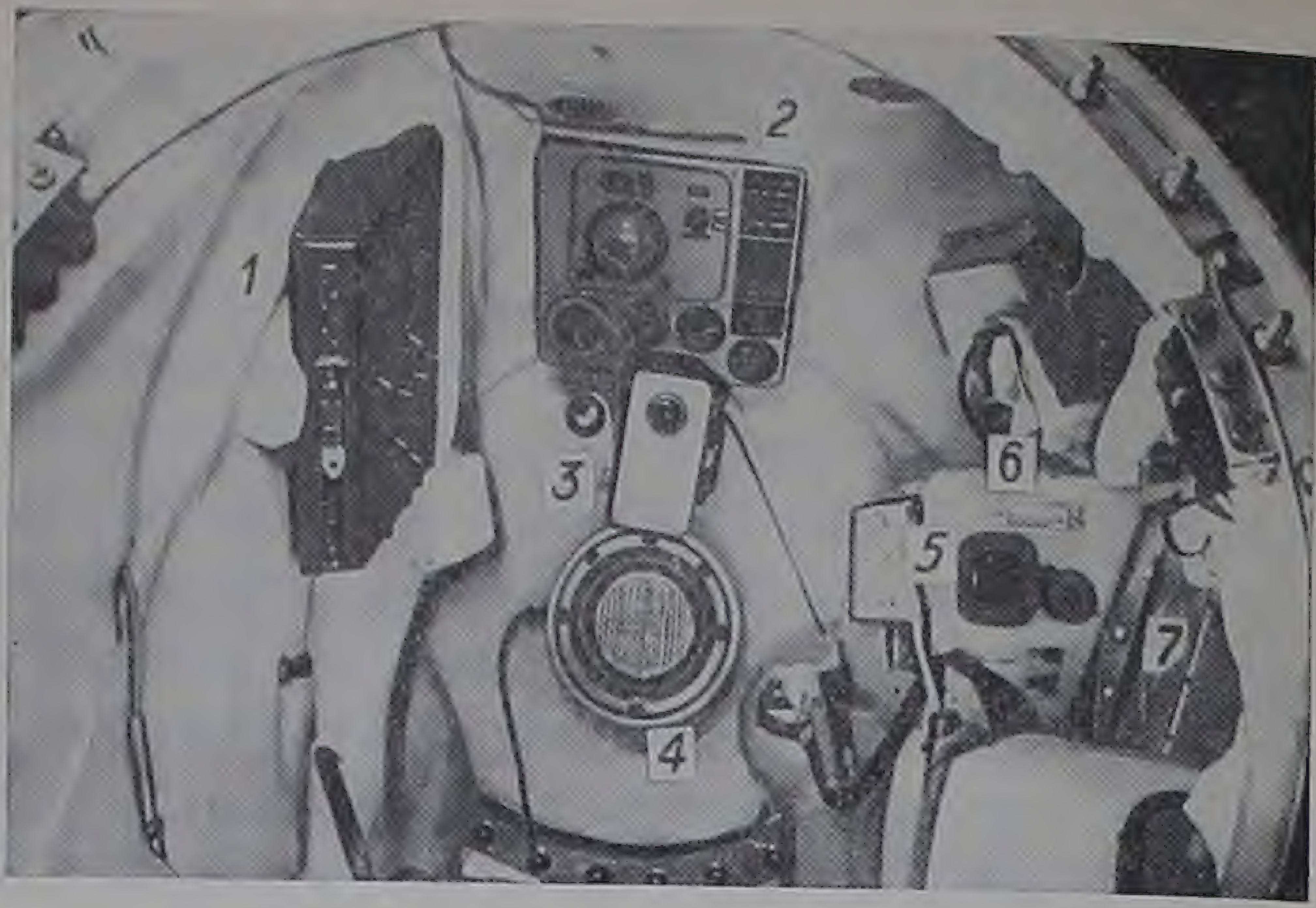
۱۲ اپریل ۱۹۶۱ء کو تمام دنیائے انسانیت نے حیرت و مسرت کے ساتھ یہ خبر سنی کہ سوویت یونین کا کائنات‌باز یوری گاگارین کاسمک جہاز "وستوک نمبر ۱" ("مشرق") پر زمین کے گرد کامیاب پرواز کر رہا ہے — یہ پرواز ۱۰۸ منٹ تک جاری رہی — اسی سال اگست کے مہینے میں دوسرے کائنات باز گیرمن تیتوف نے چوبیس گھنٹے میں زمین کے ۱۷ چکر لگائے — اور پندرہ اگست ۱۹۶۲ء کو دنیا میں پہلی بار کائناتی خلا کی ایک گروپ کی صورت میں پرواز کامیاب ہو گئی — یہ پرواز سوویت اسپوتنک جہازوں "وستوک — ۳" اور "وستوک — ۴" نے کی تھی جن پر کائنت باز اندریان نکولائیف اور پاویل پوپووچ سوار تھے — کائناتی خلا میں پرواز کرنےوالے اسپوتنک جہاز "وستوک — ۳" نے ۹۵ گھنٹے کے اندر زمین کے ۶۴ سے زیادہ چکر کاٹے اور "وستوک — ۴" نے ۷۱ گھنٹے میں کرہ زمین کے گرد ۴۸ سے زیادہ چکر لگا لئے — خلائے کائنات میں سب سے پہلے سوویت آدمی نے راہ کھول دی —



نکیتا خروشچیوف کائناتی پرواز کرنےوالے دونوں هیرووں کے ساتھ لینن کے مقبرے پر کھڑے هیں

بین اقوامی زندگی کے اهم واقعے یه ثابت هوئے که سوویت یونین کی حکومت کے سربراه نکیتا خروشچیوف نے امریکه کا دوره کیا (ستمبر ۱۹۵۹ء)، انڈونیشیا، انڈیا، برما اور افغانستان کا دوره کیا (فروری — مارچ ۱۹۶۰ء) اور فرانس گئے (مارچ — اپریل ۱۹۶۰ء)۔

۱۹۶۰ء کی مئی کے وسط میں نکیتا خروشچیوف پھر پیرس گئے۔ پیرس میں چار بڑی طاقتوں — سوویت یونین، انگلینڈ، امریکه اور فرانس کی حکومتوں کے سربراه مل کر دنیا کے اهم واقعات پر غور کرنےوالے تھے۔ لیکن یه جلسه امریکه کے حاکم حلقوں کی حرکت کی وجه سے ٹوٹ گیا۔ عین اس وقت جب که پیرس کی یه بیٹھک هونےوالی تھی، امریکه کے فوجی محکمے نے اپنی حکومت کے علم میں ایک سراغرساں هوائی جهاز سوویت یونین کی حدود میں بھیج دیا تاکه وه جاسوسی کا فرض انجام دے۔ سوویت راکٹ مار دستے نے یه جهاز مار کر گرا لیا۔ صدر آئزنهاور نے اپنے ملک کی فوجی فضائیه طاقت کی ناقابل برداشت اشتعال



خلا میں جانےوالے اسپوتنک جہاز ''وستوک،، کا اندرونی منظر:
(1) کائناتی جہاز کا کنٹرول بورڈ — (2) کل پرزوں کا تختہ جس پر کرہ زمین کا نمونہ بھی لگا ہے — (3) ٹیلی ویژن کا کیمرہ — (4) باھر دیکھنے کے لئے کل پرزے لگا ھوا روشندان — (5) جہاز کی سمتیں ٹھیک رکھنےوالا ھینڈل — (6) ریڈیو — (7) ناشتہدان —

انگیز حرکتوں کی مذمت کرنے سے انکار کر دیا اور اس کی وجہ سے ریاستہائے متحدہ امریکہ کے انھی حاکم حلقوں پر پیرس کے اعلا سطح کے جلسے کو ناکام کرنے کی ذمہداری آئی —

ستمبر اکتوبر ۱۹۶۰ء میں خروشچیوف نے یواین او کے پندرھویں اجلاس میں سوویت وفد کی سربراھی کی — اور وھاں سوویت وفد نے آج کی بین اقوامی حالت کے سب سے اھم مسائل پر اپنی تجویزیں پیش کیں — پندرھویں اجلاس میں سوویت وفد کے لیڈر کی ان تقریروں پر زبردست گونج ھوئی جو: (۲۳ ستمبر کو) ''تمام نوآبادیاتی قوموں کو آزادی اور خود مختاری دینے،، کے بارے میں اور ''عام ترک اسلحہ کے سوال کو طے کرنے،، کے متعلق ھوئیں اور (پہلی اکتوبر کو) یواین‌او میں چین کو قانونی حقوق دئے جانے کے بارے میں، (۳ اکتوبر کو) یواین‌او کے چلانےوالے اداروں کی ترتیب کے متعلق،

(۱۱ اکتوبر کو) ترک اسلحہ کے بارے میں، (۱۲ اکتوبر کو) نوآبادیاتی ملکوں کو خود مختاری دئے جانے کے سوال کو بڑے اجلاس میں زیرغور لانے کی ضرورت پر، کی گئی تھیں — ان تقریروں میں شہنشاہیت کے خلاف، امن اور سماجی ترقی کی حمایت میں قوموں کی جد و جہد کے بےشمار تاریخی تجربوں کو خلاصہ کرکے پیش کیا گیا تھا، پرامن بقائے باہم کے اصولوں کو اور قومی و نوآبادیاتی سوال پر لینن کے خیالات کو تخلیقی طور پر آگے بڑھایا گیا تھا —

۱۴ دسمبر ۱۹۶۰ء کو یواین او کی جنرل اسمبلی نے وہ تاریخی فیصلہ کر دیا جو نوآبادیاتی ملکوں اور قوموں کو خود مختاری دئے جانے کا اعلان نامہ تھا — اس اعلان کے خاکے کی تصدیق کرنے کے لئے، جسے ایشیا اور افریقہ کے ۴۳ ملکوں کے گروپ نے پیش کیا تھا، ۸۹ ملکوں کے نمائندوں کی بھاری اکثریت نے ووٹ دئے — زیربحث سوال پر سوویت یونین نے جو تجویز رکھی تھی، اس کے بنیادی نکتے اس اعلان نامے میں جھلکتے تھے — ۹ ملکوں کے نمائندوں نے، جن میں امریکہ، انگلینڈ اور فرانس شامل تھے، تجویز کے حق میں ووٹ دینے سے پرہیز کیا — نوآبادیاتی طاقتوں کے ایک نمائندے کی بھی یہ جرات نہ ہوئی کہ وہ اس کے خلاف آواز بلند کر سکتا — سوویت وفد نے یواین او کے اجلاس میں جو تجویزیں پیش کی تھیں ان کو خود سوویت والوں کی طرح دنیا بھر کے ترقی پسند لوگوں کی طرف سے بھی پرزور تائید ملی —

کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے نمائندوں کا جو اجلاس نومبر ۱۹۶۰ء کے شروع میں ماسکو میں ہوا وہ عالمی تاریخی اہمیت کا واقعہ تھا — اس اجلاس میں دنیا کے پانچوں براعظموں کے ملکوں سے ۸۱ مارکسی لیننی پارٹیوں نے شرکت کی — ۱۹۵۷ء میں جو اعلان نامہ اور امن کا مینی فسٹو پاس کیا گیا تھا، نومبر ۱۹۶۰ء کے اس اجلاس نے اس پر کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کی مہر تصدیق لگائی، موجودہ زمانے کے مسائل کا گہرا تجزیہ کیا اور نئے تاریخی تجربے کی بنیاد پر یہ طے کیا کہ کمیونسٹ تحریک، مزدور تحریک اور قومی آزادی کی تحریک کے آئندہ کیا آثار اور کیا راہیں ہوں گی —

اس اجلاس میں شریک ہونے والوں کی طرف سے جو نئے خیالات اور تجاویز مشترکہ اعلان میں پیش ہوئیں، وہ آج کے حالات میں، جب کہ بین اقوامی صورت حال کا جھکاؤ اور طبقاتی طاقتوں کا باہمی توازن اشتراکیت کے حق میں قطعی طور پر بڑھتا جا رہا ہے، مارکسزم لینن‌ازم کے خیالات کو تخلیقی انداز

میں لینے اور انھیں آگے بڑھانے کی ایک روشن مثال تھیں — اس اجلاس کا تیار کیا ہوا بیان عہد حاضر میں مارکسزم لینن‌ازم کی سب سے اہم دستاویز تھا اور کمیونزم کے نظریے کی فتح مندی کے لئے تمام کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کی جدوجہد کا ایک مشترکہ نظریاتی پلیٹ فارم اور ایک پروگرام تھا —

اسی اجلاس نے تمام دنیا کی قوموں کے نام ایک اپیل نکالی — اپیل میں حوصلہ افزائی کے ساتھ تمام نیک‌نیت لوگوں کو، چاہے وہ کسی سماجی حیثیت کے ہوں، کسی بھی قوم، کسی بھی سیاسی یا مذہبی خیال سے تعلق رکھتے ہوں، پکارا گیا تھا کہ وہ امن عالم کی حفاظت کی عام جدوجہد میں، سامراجی حملہ آوری کے خلاف اور نئی عالمی جنگ کے خطرے کے خلاف اٹھیں — اس اپیل میں امن عالم کی طرف سے گہری فکرمندی اور پوری انسانیت کی خوش حالی اور اقبال مندی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا —

اس اصول پر قائم رہتے ہوئے کہ ہر قوم کو اپنی جگہ خود مختاری کی زندگی بسر کرنے کا پورا حق ہے، سوویت حکومت نے افریقہ کی نوخیز ریاستوں کی ہر پہلو سے پشت پناہی کی — ان برسوں میں سوویت یونین اور افریقی ریاستوں کی پوری قطار کے درمیان سرکاری وفدوں کا سرگرم تبادلہ ہوا — اقتصادی، ٹکنیکی اور تہذیبی معاملات میں مل کر کام کرنے کے معاہدوں پر دستخط ہو گئے —

سوویت یونین نے یواین او میں اس بات کے لئے عملی مہم چلائی کہ کانگو کی صورت حال کو اعتدال پر لایا جائے — کیوبا میں انقلاب کا گلا گھونٹنے کے لئے جو چالیں چلی جا رہی تھیں سوویت گورمنٹ نے پہلے سے خبردار کر دیا کہ ان چالوں کا نتیجہ حملہ آوروں کے حق میں برا ہوگا اور یہ چیتاونی کیوبا کی ریپبلک کے لئے بھاری امداد ثابت ہوئی —

مستقل اور پائدار امن کے بچاؤ کی فکر میں سوویت یونین نے پوری قوت لگائی کہ بین اقوامی کشیدگی کی اصل بھٹیوں کا صفایا کر دیا جائے — یورپ میں تناؤ کے اصل ٹھکانے کو توڑنے کےلئے سوویت یونین نے سرگرم سفارتی دوڑ دھوپ جاری رکھی اور یہ کوشش کی کہ جرمنی سے امن کا معاہدہ ہو جائے اور اس معاہدے کی بنیاد پر مغربی برلن کا سوال طے کر لیا جائے —

سوویت یونین کا خیال ہے کہ تمام بین اقوامی نزاعی سوالوں کو طے کرنے کا صرف ایک ہی صحیح طریقہ ہے، اور وہ یہ کہ ان پر بات چیت کی

جائے — سوویت حکومت کے سربراہ خروشچیوف نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کی حکومت کے سربراہ جان کینیڈی سے جون ۱۹۶۱ء میں وی‌آنا شہر میں دو دن تک ملاقات کی — اس ملاقات میں اهم انٹرنیشنل سوالوں پر مفید تبادلہ خیالات ہوا —

سوویت یونین کی طرف سے برابر کوشش ہوتی رہی کہ عام اور مکمل ترک اسلحہ کرانے اور تابکاری کے ہتھیاروں کے تجربے رکوانے میں دوسری طاقتوں کو بھی آمادہ کیا جائے —

سوویت یونین میں کمیونسٹ تعمیر کا زبردست پروگرام

اکتوبر ۱۹۶۱ء میں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۲ ویں کانگرس ہوئی، جو کمیونزم کے معماروں کی کانگرس تھی — اس نے سوویت لوگوں کی تمام جدوجہد اور عالمی تاریخی کارناموں کی پوری میزان سامنے



ماسکو، اکتوبر ۱۹۶۱ء — ۲۲ ویں پارٹی کانگرس کے ڈیلی گیٹ کریملن کے اس نئے محل کے پاس، جو کانگرسوں کے لئے بنایا گیا ہے

رکھی، کمیونسٹ پارٹی کا وہ نیا پروگرام منظور کیا، جسے بجا طور پر آج کے دور کا کمیونسٹ مینیفسٹو کہا گیا ہے — اسی کانگرس میں پارٹی کے نئے قواعد و ضوابط منظور ہوئے —

خروشچیوف کی تقریروں میں، جو انہوں نے ''پارٹی کی ۲۲ ویں کانگرس کے سامنے مرکزی کمیٹی کی رپورٹ،، کے بارے میں اور ''سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام کے بارے میں،، کیں، کانگرس میں جو پارٹی کا پروگرام اور قواعد و ضوابط منظور ہوئے، ان میں، اس کانگرس کے فیصلوں میں آج کے سب سے اہم سوالوں کا جواب پایا جاتا ہے، ان میں موجودہ دور کی ہر پہلو سے علمی تعریف پیش کی گئی ہے — پروگرام میں یہ الفاظ موجود ہیں: ''موجودہ دور جس کا اصل باطن سرمایہ‌داری سے اشتراکیت کی راہ طے ہونے میں ہے، دو متضاد سماجی نظاموں کے درمیان کش‌مکش کا دور ہے، یہ اشتراکی اور قومی آزادی کے انقلابوں کا دور ہے، شہنشاہیت کا شیرازہ بکھرنے کا دور ہے، نوآبادیاتی نظام کے تہس نہس ہونے کا دور ہے، یہ نئی نئی قوموں کے اشتراکیت کی راہ پر لگنے کا دور ہے اور عالمی پیمانے پر سوشلزم اور کمیونزم کی اقبال مندی کا دور ہے — آج کے دور میں مرکزی حیثیت بین اقوامی مزدور طبقے کو اور اس کی سب سے بڑی اولاد، یعنی اشتراکیت کے عالمی نظام کو حاصل ہے —،،

سوویت لوگوں نے کمیونسٹ پارٹی کی رہنمائی میں جو کارنامے کئے ہیں ان کا لب‌لباب یہ ہے کہ سوویت یونین میں اشتراکیت کی بھرپور اور قطعی فتح ہوئی — ملک کمیونزم کی پھیلی ہوئی تعمیر کے دور میں داخل ہو گیا اور اس طرح عالمی تاریخی اہمیت کا زبردست کارنامہ انجام پایا — پارٹی کے پروگرام میں کہا گیا ہے کہ ''سوویت لوگوں کی جاں بازانہ محنت کی بدولت، سوویت کمیونسٹ پارٹی کی نظریاتی اور عملی خدمات کی بدولت دنیائے انسانیت کو جیتا جاگتا اشتراکی سماج نصیب ہوا، اور تجربات کی کسوٹی پر کسا ہوا اشتراکیت کی تعمیر کا علم حاصل ہوا — اشتراکیت کی طرف لے جانے والی شاہراہ تیار ہو گئی — اس راہ پر اب بہت سی قومیں جا رہی ہیں اور تمام قومیں جلد یا بہ دیر اسی راہ پر جائیں گی —،،

سوویت یونین کی ترقی کی عام لائن اور اصل فریضے کو واضع کرتے ہوئے کمیونسٹ پارٹی نے اپنے نئے پروگرام میں شان کے ساتھ اعلان کیا ھے کہ دس دس سال کے دو پلانوں (۱۹۶۱ء سے ۱۹۸۰ء تک) میں سوویت یونین میں بنیادی طور پر کمیونسٹ سماج تعمیر ہو جائےگا اور سوویت لوگوں کی یہ نسل موجود ہوگی کہ کمیونزم تعمیر ہو جائےگا۔ کمیونسٹ پارٹی کا نیا پروگرام اپنے اندر ملک میں کمیونزم کی تعمیر کی فلسفیانہ، اقتصادی اور سیاسی بنیاد رکھتا ھے۔ خروشچیوف نے ۲۲ ویں کانگرس میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا: کمیونسٹ پارٹی اور قوم نے کمیونسٹ سماج کی تعمیر کو اپنا عملی فریضہ قرار دیا ھے۔

پارٹی کی ۲۲ ویں کانگرس کے فیصلوں کا خصوصی پہلو یہ ھے کہ سوویت یونین میں اور اشتراکی کیمپ کے دوسرے ملکوں میں اشتراکیت کی تعمیر کے تجربوں سے کلیے قائم کرکے اور اسی طرح عالمی کمیونسٹ اور مزدور تحریک کے تجربوں سے نتیجے اخذ کرکے مارکسزم لینن‌ازم کے نظریے کو ان میں تخلیقی طور پر آگے بڑھایا گیا ھے۔ ان فیصلوں میں بڑی جامعیت کے ساتھ وہ بندھے ہوئے قاعدے بیان کئے گئے ھیں جن کے مطابق سرمایہ‌داری کا اشتراکیت میں تبدیل ہونا لازمی ھے اور اشتراکی سماج کا کمیونسٹ سماج کی شکل اختیار کرنا لازمی ھے۔ کمیونزم کی ہر پہلو سے جامع اور مفصل خاصیتیں بیان کی گئی ھیں اور کمیونزم کی تعمیر کی راہ دکھائی گئی ھے۔

کمیونزم اپنا یہ تاریخی مشن پورا کر رہا ھے کہ تمام لوگوں کو سماجی نا برابری سے، ظلم اور استحصال کی تمام شکلوں سے اور جنگ کی ہولناکیوں سے نجات ملے اور روئے زمین پر امن، محنت، آزادی، مساوات، تمام قوموں کی برادری، خوشی اور خوش حالی کا راج قائم ہو۔

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اور سوویت لوگوں کے سامنے کمیونزم کی پھیلی ہوئی تعمیر کے زمانے میں اندرونی سیاست کے دائرے میں کچھ بڑے اہم فریضے آتے ھیں۔ یہ کہ: کمیونزم کا مادی اور ٹکنیکی اڈا تیار کیا جائے، کمیونسٹ انداز کے سماجی تعلقات قائم کئے جائیں اور انسان کو کمیونسٹ سماجی تربیت دی جائے۔

نئے پروگرام میں مرکزی حیثیت ان سوالوں کو دی گئی ھے: کمیونزم کا مادی اور ٹکنیکی اڈا تیار کرنا، پیداوار، محنت کی پیداواری قوت اور اس کی



سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۲ ویں کانگرس کے ڈائس سے نکیتا خروشچیوف
تقریر کر رہے ہیں

تنظیم کا ایسا معیار بنا دینا جو مادی ضروریات کی افراط کے لئے اور کمیونزم کے اس اولین اصول کو حاصل کرنے کے لئے لازمی ہے کہ ''ہر شخص سے اس کی صلاحیت کے مطابق اور ہر شخص کو اس کی ضرورت کے مطابق،،۔ کمیونزم کا مادی اور ٹکنیکی اڈا تیار کرنے کا فریضہ ٹھوس اعداد وشمار کی شکل میں تفصیل کے ساتھ پیش کر دیا گیا ہے اور اس میں یہ رکھا گیا ہے کہ سوویت یونین کی اقتصادیات، علم وسائنس اور کلچر کی تمام شاخوں میں کتنی ترقی ہونی چاہئے۔

دس سال کے عرصے میں سوویت یونین میں صنعتی پیداوار ڈھائی گنی بڑھ جائے گی۔ اس مدت کے اندر صنعتی پیداوار میں سوویت یونین امریکہ سے آگے نکل جائے گا۔ دس دس سال کی دو دہائیوں میں سوویت صنعت دنیا بھر میں سب سے زیادہ اعلا درجے کی اور طاقت‌ور ہو جائے گی۔ ملک میں اتنا سامان تیار ہونے لگے گا کہ کم از کم چھ گنا ہو جائے گی۔ ۲۰ سال بعد سوویت یونین میں صنعتی سامان اتنا تیار ہوا کرے گا جو ساری غیر اشتراکی دنیا کی فی الحال صنعتی پیداوار سے تقریباً دو گنا ہوگا۔

کمیونزم کی تعمیر کے امکانات کی لائن تیار کرتے ہوئے کمیونسٹ پارٹی لینن کے اس بےمثال فارمولے کو اپنا رہنما بناتی ہے کہ ''کمیونزم کا مطلب ہے سوویت اقتدار اور اس کے ساتھ سارے ملک کا بجلی کرن،،۔ سارے ملک میں بجلی پھیلا دینے کے لئے لینن کا جو خیال تھا وہی کمیونسٹ اقتصادیات کی تعمیر کے پروگرام کی روح رواں ہے۔

ٹکنیکی ترقی میں اصل کام انرجیٹکس کے ہاتھ میں ہے۔ بجلی کرن کی ہی بدولت اس بات کی ضمانت ہو سکتی ہے کہ قومی معیشت کی تمام شاخوں میں آئندہ طوفانی رفتار سے ترقی ہو۔ برقی طاقت وہ بنیاد ہے جس کے زور پر آٹومیٹک مشینری، ریڈیو ٹکنیک، الکٹرونکی مشینری، سیبرنیٹکس وغیرہ چل سکتے ہیں۔ کمیونسٹ پارٹی کے نئے پروگرام میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ آئندہ دس سال کے اندر صنعتوں میں محنت کے کاموں کو بجلی کی طاقت اب سے تین گنی مل جائے، ایسی صنعتیں بڑے پیمانے پر بڑھائی جائیں جن میں بجلی کی بہت بڑی مقدار استعمال ہوتی ہے، ٹرانسپورٹ اور زراعت میں ہر جگہ بجلی کا استعمال عام ہو جائے۔

۱۹۸۰ء تک پہنچتے پہنچتے برقی طاقت کی سالانہ تیاری ۲۷ کھرب یا ۳۰ کھرب کلوواٹ گھنٹے تک بڑھ جائے گی — مطلب یہ کہ ۱۹۶۰ء میں جتنی بجلی پیدا کی جاتی تھی اس سے ۹، ۱۰ گنی زیادہ ہو جائے گی — سوویت یونین اتنی بجلی بنانے لگے گا کہ آج کل دنیا کے باقی تمام ملکوں میں ملا کر جتنی بجلی بنتی ہے، اس سے تقریباً ڈیڑھ گنی ہو گی —

کمیونزم کے مادی اور ٹکنیکی اڈے کا مطلب یہی ہے کہ سارے ملک کو پوری طرح برقیانا اور اس کی بنیاد پر ٹکنیک کو کیل کانٹے سے لیس کرنا، سماجی پیداوار کی تنظیم کو اعلا بنانا، صنعت کا اور فروغ اور اس کی ٹکنیکی ترقی ہونا —

وہ اصل رخ جس پر کمیونزم کے مادی اور ٹکنیکی اڈے کی تیاری ہونی ہے، یہ ہے کہ ہر پہلو سے ایسی ٹکنیکی ترقی ہونی چاہئے جو محنت کی پیداواری قوت کو کہیں سے کہیں پہنچا دے — آئندہ کے دس سال میں صنعت کے اندر محنت کی پیداواری قوت دوگنی سے کچھ زیادہ ہی ہو جانی چاہئے اور بیس سال کے عرصے میں چوگنی یا ساڑھے چار گنی کے قریب پہنچ جانی چاہئے —

کمیونزم کا مادی اور ٹکنیکی اڈا تیار ہو جانے سے آئندہ بیس سال کے اندر یہ ممکن ہو جائے گا کہ ایسی بے‌پناہ پیداواری طاقتیں وجود میں آ جائیں گی جن کا کوئی اندازہ نہیں کیا جا سکتا اور آبادی کی فی کس پیداوار کے لحاظ سے سوویت یونین دنیا میں پہلے نمبر پر آ جائے گا — پروگرام میں کہا گیا ہے کہ ''کمیونسٹ پارٹی عالمی تاریخی اہمیت کا فریضہ مقرر کرتی ہے کہ سوویت یونین میں زندگی کا معیار سرمایہ داری کے ہر ایک ملک کے مقابلے میں لازمی طور پر اونچا ہو جائے —''

بھاری صنعت ان برسوں میں اس رفتار سے اور اس انداز سے ترقی کرے گی کہ ملک کے ڈیفنس کی تمام ضروریات کو بھی کافی ہو سکے، قومی معیشت کی ان مختلف شاخوں کی ترقی کا بھی بار اٹھا سکے، جو عام استعمال کا سامان تیار کرتی ہیں اور لوگوں کی ضروریات کا، سوویت آدمی کی ضروریات زندگی کا سامان اتنا ہو کہ ان کی مانگ بہتر اور بھرپور طریقے سے پوری کی جائے اور ملک کی پیداواری صلاحیت کو ہر پہلو سے ترقی میسر آ سکے — صنعت کو یہ کام انجام دینا ہے کہ سب سے زیادہ پیداواری اور کم خرچ مشینیں،

آلات اور اوزار، آٹومیٹک چلنے والے اور الکٹرونک سے کام لینےوالے طرح طرح کے کارخانوں، مشینوں اور آلات کا سامان بہت بڑے پیمانے پر تیار کرے اور صنعت و زراعت دونوں کے لئے اعلا درجے کا مشینی سسٹم پیدا کرے — مشین سازی کے اور دھات پر کام کرنے کے لئے مشینری اور آلات کل میزان میں اتنے تیار ہوں گے کہ اب سے دس گیارہ گنا بڑھ جائیں گے — اور آٹومیٹک لائنیں اب سے کوئی ۶۰ گنے سے بھی زیادہ چالو ہو جائیں گی —

لوگوں کے عام استعمالی سامان کی پیداوار بہت تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھے گی — بیس سال کے عرصے میں کپڑے کی پیداوار تین گنے سے ۳۰۳ گنے تک بڑھ جائے گی، چمڑے کے جوتے اب سے کوئی دو گنے بلکہ ۲۰۴ گنے تیار ہونے لگیں گے — آسائش اور رھائش کے کام میں آنےوالی چیزیں اور گرھستی کا سامان دس گنا تیار ھوکر نکلےگا —

پارٹی کی ۲۲ ویں کانگرس کے فیصلوں میں زراعت کے آئندہ زبردست عروج کا ایک تفصیلی اور جامع پروگرام دیا گیا ھے اور اس کی ترقی کی ایسی رفتار قائم کرنے کے لئے ٹھوس تجاویز رکھی گئی ھیں، جس کی بدولت زراعتی سامان کی سپلائی اس کی مانگ سے آگے نکل جائے —

کمیونزم تعمیر کرنے کی لازمی شرط ھے کہ ایسی زراعت بنا دی جائے جو پھول پھل رھی ھو، ھر پہلو سے ترقی یافتہ ھو اور جس کی پیداواری قوت اعلا درجے کی ھو —

کمیونزم کی پھیلی ھوئی وسیع تعمیر کے زمانے میں کمیونسٹ پارٹی زراعت کی پیداواری قوتوں کو بے انتہا بڑھانے کا انتظام کر رھی ھے — اسی کی بدولت آئندہ بیس سال کے عرصے میں دو بنیادی فریضے ادا ھو سکیں گے: اول یہ کہ آبادی کے لئے اعلا درجے کے غذائی سامان کی افراط ھونا اور صنعت کے لئے عمدہ قسم کے کچے مال کی بہتات ھونا؛ دوسرے یہ کہ سوویت دیہات رفتہ رفتہ کمیونسٹ انداز کے سماجی تعلقات میں تبدیل ھو جائیں اور شہر اور دیہات کے درمیان بنیادی طور پر فرق مٹ جائے — زراعتی پیداوار کی کل میزان آئندہ دس سال کے اندر بڑھ کر اندازاً ڈھائی گنا ھو جائے گی اور بیس سال کے عرصے میں ساڑھے تین گنا —

آئندہ دس سال کے اندر ھی سوویت یونین خاص خاص زراعتی سامان کی پیداوار میں آبادی کے فی کس کے لحاظ سے ریاستہائے متحدہ امریکہ کو پیچھے چھوڑ دےگا —

زراعت کی تمام شاخوں کی آئندہ ترقی کی بنیادیں یہ ھیں کہ اناج کی پیداوار بہت تیزی سے بڑھے اور ہر قسم کے اناج کی کل جمع فصل آئندہ بیس سال میں دو گنی سے زیادہ ہو جائے گی — مویشی پالن کی ترقی بھی تیز رفتاری سے ہوگی — شروع کے دس سال میں گوشت کی پیداوار تقریباً تین گنی اور دودھ کی دو گنی سے زیادہ ہو جائے گی —

ان بڑی ذمہ‌داریوں کو ادا کرنے کا اصل راستہ یہ ھے کہ ہر پہلو سے مشینری کا استعمال ہو، لگاتار زمین کو زیادہ فصل کے قابل بنایا جائے، زراعت کو تیزی کے ساتھ برقیا دیا جائے اور پیداوار کے کام میں، محنت کی تنظیم میں وہ طریقے لاگو کر دئے جائیں جو زیادہ سے زیادہ ترقی یافتہ ھیں —

کمیونسٹ پارٹی کا نیا پروگرام پارٹی کے اس نعرے کو عملی جامہ پہناتا ھے کہ ''سب کچھ انسان کے نام پر، انسان کی بہتری کے لئے'' — شروع کے دس سال کے عرصے میں تمام درجوں کے سوویت والوں کو ضرورت کی سب سہولتیں میسر ہوں گی اور مادی بے فکری نصیب ہوگی — اس عرصے کے پورا ہونے تک آبادی کی فی کس آمدنی دو گنی کے قریب پہنچ جائے گی اور بیس سال کا عرصہ تمام ہونے پر فی کس آمدنی ساڑھے تین گنی سے کچھ زیادہ ھی ہوگی —

کمیونسٹ پارٹی کی نظر میں خاص اہمیت اس بات کی ھے کہ لوگوں کے لئے مکانات کا مسئلہ طے کیا جائے — شروع کے دس سال کے عرصے میں ملک میں مکانات کی کمی دور ہو جائے گی — رہائش کے انتظام کی کل جمع اندازاً تین گنی ہو جائے گی —

کمیونزم کا ملک ایسا ملک ہوگا جہاں کام کے گھنٹے دنیا میں سب سے کم ہوں گے — شروع کے دس سال میں محنت کرنے‌والوں کی زیادہ بڑی تعداد کے لئے کام کے صرف چھ گھنٹے رھیں گے، یا ھفتے میں ۳۵ گھنٹے اور باقیوں کے لئے یہ وقت اور بھی مختصر ہوگا، یعنی ھفتے میں صرف ۳۰ گھنٹے —

بیس سال کا عرصہ پورا ہوتے ہوتے سماجی سہولتوں کا فنڈ بڑھ کر اتنا ہو جائے گا کہ ملک کی آبادی کی اصل اجرتوں اور تنخواہوں کی پوری رقم کا آدھا ہوگا — وجہ اس کی یہ کہ رفتہ رفتہ بچوں اور ان تمام لوگوں کا سارا خرچ جو محنت کے ناقابل ھیں، سماجی فنڈ پر ڈال دیا جائے گا، سینی‌ٹوریموں کا علاج اور دوادارو کا استعمال بالکل مفت کر دیا جائے گا، لوگ مکانات کے کرائے

وغیرہ سے سبکدوش کر دئے جائیں گے، سب کے استعمال کی سروس مفت ہو جائے گی، سب کے استعمال کا ٹرانسپورٹ مفت ہو جائے گا، کارخانوں اور کام کرنے کے ٹھکانوں پر دن کا کھانا مفت دیا جانے لگے گا۔

سوویت یونین کا کمیونزم کی پھیلی ہوئی تعمیر کے دور میں داخل ہونا یہ خصوصیت بھی رکھتا ہے کہ اشتراکی ڈیماکریسی اور زیادہ اونچے درجے پر پہنچے۔ پروگرام میں کہا گیا ہے کہ نئے تاریخی حالات میں جب کہ کمیونزم کی پھیلی ہوئی تعمیر ہو رہی ہو، اشتراکی ریاست، جو مزدور طبقے کی ڈکٹیٹری کی ریاست کی حیثیت سے وجود میں آئی تھی، تمام لوگوں کی مشترکہ ریاست میں بدل گئی ہے، ایک ایسا ادارہ ہو گئی ہے جس سے تمام قوم کے مفاد اور منشا کا اظہار ہوتا ہو۔ ملک کے انتظام میں زیادہ سے زیادہ سرگرمی کے ساتھ تمام باشندے شریک ہوتے ہیں۔

پارٹی کے پروگرام میں کمیونزم کے معماروں کا اخلاقی ضابطہ صاف طور سے بتا دیا گیا ہے۔

کمیونسٹ پارٹی کے نزدیک کمیونزم کی تعمیر کا کام باقاعدہ منظم، نپاتلا ہوا، سائنسی بنیاد پر قائم کیا ہوا کیرکٹر رکھتا ہے۔ اس وجہ سے کمیونزم کی تعمیر کے دور میں، پارٹی کا رول اور اس کی اہمیت سوویت سماج کے رہنما اور اسے صحیح رخ پر لگانے والی طاقت کی حیثیت سے اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کمیونزم کی تعمیر کی فیصلہ کن طاقت اصل میں لوگ ہیں۔ اور کمیونسٹ پارٹی ان لوگوں کا آگے بڑھا ہوا دستہ ہے۔ اور اس دستے کی سرگرمیوں کی تمام غرض اور ماحصل یہی ہے کہ لوگوں کی خدمت کی جائے۔

کمیونسٹ پارٹی کا پروگرام اور ۲۲ ویں کانگرس کے فیصلے زبردست بین اقوامی اہمیت رکھتے ہیں۔ کانگرس نے یہ نوٹ کیا ہے کہ ''آج کی انٹرنیشنل صورت حال کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ تمام دنیا میں اشتراکیت، جمہوریت اور امن کی طاقتیں اور آگے بڑھی ہیں''۔ بین اقوامی مزدور طبقے کی سب سے بڑی فتح اس میں ہے کہ آج اشتراکیت کا عالمی نظام موجود ہے۔ اور سب سے اہم فریضہ یہ ہو جاتا ہے کہ اشتراکی کیمپ کی یگانگی کو اور زیادہ مضبوط کیا جائے، اس کی قوت و عظمت اور ڈیفنس کی صلاحیت کو اور زیادہ ترقی دی جائے۔ کانگرس کے فیصلوں میں عالمی سرمایہ‌داری کی موجودہ

حالت کا گہرا تجزیہ کیا گیا ہے اور وہ راہیں اور تدبیریں بتائی گئی ہیں جن سے عالمی سیاست کے بنیادی سوال طے کئے جا سکتے ہیں —

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اپنا اولین فرض سمجھتی تھی اور سمجھتی ہے کہ تمام کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے درمیان دوستی اور مل کر کام کرنے مضبوط کرے اور مارکسزم لینن‌ازم کی بنیاد پر پرولتاری انٹرنیشنلزم کے اصولوں کی بنیاد پر ان میں ایکسار اتحاد کو طاقت دے —

کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کی طرف سے ۲۲ ویں کانگرس کو جو پیغام دئے گئے وہ، اور باهر کی پارٹیوں کے نمائندوں نے جو تقریریں کیں وہ بین اقوامی کمیونسٹ تحریک کی یگانگی کا ایک حوصلہ افزا مظاہرہ ہیں — باهر کی برادرانہ کمیونسٹ پارٹیاں سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے وجود میں اپنا ایسا هراول دیکھتی ہیں جو تمام عالم انسانیت کے روشن مستقبل یعنی کمیونزم کی جدوجہد میں پیش‌رو کا تاریخی مشن پورا کر رہا ہے —

۲۲ ویں کانگرس نے سامراجیوں کی جارحانہ سیاست کی مجرمانہ اصلیت کا پردہ قطعی طور سے چاک کر دیا ہے — پارٹی کے پروگرام میں لینن کے پیش کئے ہوئے اس اصول کو زیادہ‌تر توجہ کا مرکز بنایا گیا ہے کہ مختلف سماجی نظام رکھنے‌والی ریاستیں امن کے ساتھ بیک‌وقت زندہ رہ سکتی ہیں — پرامن بقائے باہم سوویت یونین کی خارجہ سیاست کی عام لائن ہے — یہ وہ لائن ہے جو عالمی پیمانے پر اشتراکیت اور سرمایہ‌داری کے درمیان پرامن مقابلے کی بنیاد کا بھی کام کرتی ہے اور اسی کے ساتھ ان دونوں نظاموں کے درمیان طبقاتی جدوجہد کی ایک خاص شکل بھی رکھتی ہے — آج شہنشاہیت نہیں، بلکہ اشتراکیت ہے جو عالمی رفتار کا اصل رخ متعین کر رہی ہے — پارٹی کے پروگرام میں خاص طور پر یہ جتایا گیا ہے کہ زبردست طاقتور اشتراکی کیمپ، غیراشتراکی امن پسند ریاستوں، بین اقوامی مزدور طبقے اور امن کی محافظ تمام طاقتوں کی متحدہ قوتیں مل کر عالمی جنگ کا منھ پھیر سکتی ہیں — کانگرس نے کھلے لفظوں میں کہہ دیا ہے کہ ”سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس مقصد کے لئے سارے جتن کرے‌گی کہ قوموں کی سماجی ترقی اور خوشی و خوش حالی کے اونچے آدرشوں کی فتحمندی کی خاطر قوموں کے درمیان امن اور دوستی کو برقرار رکھے اور اس کی جڑیں مضبوط کر دے“—

تاریخ وار واقعات

۸ لاکھ (ق م) سے ۴۰ ہزار (ق م) تک	سوویت یونین کی سرزمین پر قدیم حجری دور کا ابتدائی زمانہ ۔
۴۰ ہزار (ق م) سے ۱۳ ہزار (ق م) تک	سوویت یونین کی سرزمین پر قدیم حجری دور کا آخری زمانہ ۔
۱۳ ہزار (ق م) سے ۷ ہزار (ق م)، ۵ ہزار (ق م) تک	میسولیتھیائی دور (یعنی قدیم حجری دور سے نیولیتھیائی (جدید حجری) دور تک کا عبوری زمانہ) ۔
۵ ہزار (ق م) سے ۲ ہزار (ق م) تک	سوویت یونین کی سرزمین پر نیولیتھیائی اور اینیولیتھیائی دور — اینیولیتھیائی دور کی سب سے قدیم کاشتکاری اور گلہ بانوں کا رہن سہن ۔
۴ ہزار اور ۳ ہزار (ق م)	اناؤ تہذیب (۱ — ۲) ۔
۴ ہزار سے ۳ ہزار (ق م) تک	کیلتے مناری تہذیب ۔
۳ ہزار سے ۲ ہزار (ق م) تک	ماورائے قفقاز کی تہذیبیں — تریپولئے کی تہذیب ۔
۳ ہزار سے ایک ہزار (ق م) تک	غاروالی قبروں کی تہذیب اور سرنگوں اور زمین دوز قبرستانوں کی تہذیب ۔
آخری ۳ ہزار سے ۲ ہزار (ق م) تک	سوویت یونین کی سرزمین پر کانسے کا عہد ۔

۲ ہزار سے ایک ہزار پانچ سو (ق م) تک	افانسیفسکایا تہذیب —
۲ ہزار سے ایک ہزار (ق م) تک	اباشیفسکایا تہذیب —
ایک ہزار ۵ سو سے ایک ہزار (ق م) تک	اندرونوفسکایا تہذیب —
دو ہزار سے ایک ہزار (ق م) تک	اناؤ تہذیب (۳) اور تازہ باغیاب تہذیب —
ایک ہزار (ق م) تک	قراسوک تہذیب —
۱۵۰۰ سے ۱۰۰۰ (ق م) تک	سروبنایا تہذیب —
دو ہزار سے ایک ہزار (ق م) تک	ترائیلتی تہذیب —
ایک ہزار سے ۵۰۰ (ق م) تک	کولچیس اور کوبان کی تہذیبیں —
۹۰۰ سے ۵۰۰ (ق م) تک	اورارتو کی ریاست کا وجود میں آنا اور اس کا عروج —
۷۰۰ سے ۴۰۰ (ق م) تک	بحیرۂ اسود کے کنارے یونانی نوآبادیاں قائم ہوئیں —
۷۰۰ سے ۲۰۰ (ق م) تک	بحیرۂ اسود کے اسٹیپی میدانوں میں سائتھیوں کا غلبہ —
۵۲۲ (ق م) سے ۵۱۷ (ق م) تک	پہلا تحریری نشان جو خوارزمی، سغدی، ساکائی اور باختری لوگوں کے بارے میں ملا — (دارائے اول گشتاسپ کی بہستانی تحریر) —
پانچویں صدی (ق م) سے چوتھی صدی عیسوی تک	باسفورس کی سلطنت —
۳۲۹ — ۳۲۸ (ق م)	مقدونیہ کے سکندر اعظم نے وسط ایشیا کو فتح کیا —

چوتھی صدی (ق م) سے تیسری صدی عیسوی تک	بحیرۂ اسود کے اسٹیپی میدانوں میں سرماشی ـ
تیسری صدی (ق م) سے تیسری صدی عیسوی تک	کرائمیا میں سائتھی ریاست ـ
۲۵۰ (ق م) سے ۱۳۰ (ق م) تک	وسط ایشیا میں یونانی باختری سلطنت ـ
۱۹۰ (ق م) میں	آرمینیا میں سلیوکید اقتدار کے خلاف بغاوت ـ
۱۰۷ (ق م) میں	سلطنت باسفورس میں سوماکس کی سرکردگی میں غلاموں کی بغاوت ـ
تیسری صدی عیسوی	بحیرۂاسود کے علاقے میں گوتھه لوگوں کا نمودار ہونا ـ
۳۷۵ء	هن نسل کے لوگ بحیرۂ اسود کے اسٹیپی میدانوں پر چڑھائی کرتے ھیں ـ
چھٹی اور آٹھویں صدی	مشرقی سلافوں کے پہلے سیاسی سنگھٹن ـ
۵۵۲ء سے	ترک نسل کی خاقان سلطنت کا دور دورہ ـ
۵۸۸ء سے	ترک خاقان سلطنت مشرقی اور مغربی حصوں میں تقسیم ہوگئی ـ
ساتویں اور دسویں صدی عیسوی	خزر کے خاقانوں کی سلطنت ـ
۶۵۰ء سے ۷۵۰ء تک	آرمینیا، البانیه (شمالی آذربائجان)، مشرقی جارجیا اور وسط ایشیا پر عربوں کا تسلط ہوا ـ
۷۷۲ء سے ۷۷۵ء تک	آرمینیا میں موشق موسی کونیان اور سمبات بگراتونی کی سرکردگی میں عرب حکومت کے خلاف بغاوت ـ
۷۷۶ء سے ۷۸۳ء تک	مقنع کی سرکردگی میں وسط ایشیا میں عرب حکومت کے خلاف عوامی بغاوت ـ
۸۱۶ء سے ۸۳۷ء تک	آذربائجان، آرمینیا اور مشرقی جارجیا میں بابک کی رہنمائی میں کسانوں کی بغاوت (علم سرخ تحریک) ـ

۹ ویں صدی عیسوی کا دوسرا نصف حصہ	روسیوں کی قدیم‌ترین ریاست قائم ہوئی —
۸۷۵ء سے ۹۹۹ء تک	وسط ایشیا میں سامانی ریاست —
۸۷۹ء سے دسویں صدی عیسوی کے شروع تک	شہزادہ اولیگ کی حکومت —
۹۱۱ء میں	کیئف کے شہزادہ اولیگ اور بزنطین کے درمیان عہدنامہ —
دسویں صدی کا شروع	ایگور، شہزادۂ کیئف —
۹۴۵ء سے ۹۷۲ء تک	سویاتوسلاف ایگوریوچ، شہزادۂ کیئف
تقریباً ۹۸۰ء سے ۱۰۱۵ء تک	ولادیمیر سویاتوسلاوچ، شہزادۂ کیئف —
تقریباً ۹۸۸ء یا ۹۸۹ء میں	قدیم روس میں لوگ مذہب عیسائیت قبول کرتے ہیں —
۱۰۱۹ء سے ۱۰۵۴ء تک	یاروسلاف ولادیمیرووچ، شہزادۂ کیئف —
گیارہویں صدی کا شروع	بزنطین نے آرمینیا کے علاقے پر قبضہ کر لیا — (قدیم‌ترین قانون یعنی ''یاروسلاف قانون،، تیار کیا گیا —
۱۰۲۴ء میں	روستوف سوزدال ریاست میں عوامی بغاوت —
۱۰۳۰ء	اسٹھہ لوگوں کی سرزمین پر یاروسلاف مودری (دانشمند) نے شہر یورئیف (تارتو) کی بنیاد رکھی —
۱۰۶۸ء	پولوفتسی قبیلہ کے لوگوں نے روسیوں کی سرزمین پر پہلی بڑی چڑھائی کی — کیئف میں عوامی بغاوت —
تقریباً ۱۰۷۱ء میں	روستوف کی ریاست میں عوامی بغاوت —
۱۰۸۰ء سے ۱۳۷۵ء تک	کلیکیا (ایشیائے کوچک) میں آرمینیا کی ریاست —

۱۰۸۹ء سے ۱۱۲۵ء تک	جارجیا کے بادشاہ ڈیوڈ چہارم (عمارتیں بنوانے والا) کا دور حکومت۔
۱۰۹۷ء	لیوبچ میں شہزادوں کی کانگرس ہوئی ــ اس میں شہزادہ یاروسلاف کے پوتوں نے قدیم روس کو الگ الگ اپنے رجواڑوں میں بانٹ لیا۔
۱۱۱۳ء	کیئف میں عوامی بغاوت۔
۱۱۱۳ء سے ۱۱۲۵ء تک	ولادیمیر مونوماخ، کیئف کا گرانڈ ڈیوک۔
۱۱۲۲ء	بادشاہ جارجیا ڈیوڈ چہارم (عمارتیں بنوانے والا) اپنی راجدھانی کوتائسی سے ہٹاکر تبیلیسی لاتا ہے۔
۱۱۲۵ء سے ۱۱۵۷ء تک	روستوف سوزدال کے شہزادے یوری دولگوروکی کا دور حکومت (وہ ۱۱۵۵ء سے کیئف کا گرانڈ ڈیوک ہوا)۔
۱۱۳۶ء	نووگورود اور آس پاس میں عام بغاوت ــ شہزادہ وسیوولد مستیسلاوچ کو نکال کر جاگیرداری قسم کی ریپبلک بن گئی۔
۱۱۴۷ء	ماسکو کا پہلی بار تذکروں میں نام آتا ہے۔
۱۱۵۳ء سے ۱۱۸۷ء تک	یاروسلاف اوسمومیسل، گلیشیا کا شہزادہ۔
۱۱۵۷ء ــ ۱۱۷۴ء	روستوف سوزدال کے شہزادے اندرئی یوریوچ بگولیوبسکی کا دور حکومت۔
۱۱۷۴ء	ولادیمیر سوزدال کی ریاست میں عوامی بغاوت۔
۱۱۷۶ء سے ۱۲۱۲ء تک	ولادیمیر سوزدال کی ریاست کے شہزادے وسیوولد یوریوچ ”بالشوئے گنیزدو“ کا دور حکومت۔
۱۱۸۴ء سے ۱۲۱۳ء تک	جارجیا میں ملکہ تہامر کا دور حکومت۔
۱۱۸۵ء	نووگورود سیویرسکی کے شہزادہ ایگور نے پولوفتسیوں کے خلاف مہم چلائی۔
قریب ۱۱۹۵ء میں	نووگورود، جرمن شہروں اور گوٹلینڈ کے جزیرے کے درمیان تجارتی عہدنامہ۔
۱۲۰۰ء	بریمن کا بڑا پادری (بشپ) البرت لیوانیا میں صلیبی مجاہدوں کے ساتھ جہازوں سے اترتا ہے۔

۱۲۰۱ء	ریگا شہر کی بنیاد رکھی گئی —
۱۲۰۲ء	شمشیرزن سرداروں کا آرڈر (Order of Knights Sword-Bearers) قائم ہوا —
۱۲۰۶ء	تموچن نے چنگیز خان کا لقب اختیار کرکے منگول سلطنت کی باگ ڈور سنبھالی —
۱۲۰۶ء — ۱۲۰۷ء	بخارا میں ملک سنجر کی سرکردگی میں عوامی بغاوت —
۱۲۱۹ء — ۱۲۲۱ء	منگول تاتاروں نے وسط ایشیا فتح کر لیا —
۱۲۲۳ء	روسیوں اور منگول تاتاروں میں دریائے کالکا پر جنگ ہوئی —
۱۲۳۵ء — ۱۲۳۹ء	منگول تاتاروں نے ماورائے قفقاز پر قبضہ کر لیا —
۱۲۳۶ء	باتو خان نے بلغار کی ریاست پر قبضہ کر لیا —
۱۲۳۷ء — ۱۲۴۰ء	باتو خان نے روس پر چڑھائی کر دی —
۱۲۳۷ء	ٹیوٹانی آرڈر، شمشیرزن سرداروں کا آرڈر ملاکر لیوانیائی آرڈر قائم ہوا —
۱۲۳۸ء	روسیوں اور منگول تاتاروں کے درمیان دریائے سیت پر جنگ —
	بخارا میں منگول تاتاروں کے خلاف محمود طربی کی سرکردگی میں بغاوت —
۱۵ جولائی ۱۲۴۰ء	دریائے نیوا پر جنگ: سویڈن کی فوجوں کو الیکساندر یاروسلاوچ (نیوسکی) نے مکمل شکست دے دی —
۱۲۴۰ء	منگول تاتاروں نے ہنگری اور پولینڈ پر یلغار کر دی —
۵ اپریل ۱۲۴۲ء	برف پر جنگ —
۱۲۴۰ء اور ۱۲۵۰ء کے دوران	''طلائی جرگے،، کا قیام —
۱۲۵۲ء — ۱۲۶۳ء	الیکساندر نیوسکی، گرانڈ ڈیوک —
۱۲۵۷ء — ۱۲۵۹ء	منگول تاتاروں نے روس میں مردم شماری کی —
۱۲۵۹ء	نووگورود میں منگول تاتاروں کے خلاف بغاوت —
۱۲۶۲ء	روستوف میں، ولادیمیر، سوزدال اور یاروسلاول میں منگول تاتاروں کے خلاف بغاوت —
۱۳۰۲ء	پیریاسلاول کی ریاست ماسکو کی ریاست میں شامل ہو گئی —

۱۳۱۶ء — ۱۳۴۱ء گیدی‌میناس، لیتھوینیا کا گرانڈ ڈیوک ۔

۱۳۲۵ء — ۱۳۴۰ء ایوان کالیتا، ماسکو کا شہزادہ (۱۳۲۸ء سے گرانڈ ڈیوک) ۔

۱۳۲۶ء روس کے اسقف اعظم ولادیمیر بر کلیازما سے اٹھہ کر ماسکو چلے آئے ۔ کلیسائی نظام کا پائے تخت ماسکو قرار پایا ۔

۱۳۲۷ء منگول تاتاروں کے خلاف شہر تویر میں شورش ۔

۱۳۴۰ء — ۱۳۵۳ء سمیون ایوانووچ گوردئی (مغرور) ماسکو کا گرانڈ ڈیوک ۔

۱۳۴۳ء — ۱۳۴۵ء استونیاوالوں نے ڈنمارک والوں اور جرمنوں کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا (جو تاریخ میں ''سینٹ جارج کی رات،، کے نام سے مشہور ہے) ۔

۱۳۴۵ء — ۱۳۷۷ء اولگیرداس، لیتھوینیا کا گرانڈ ڈیوک ۔

۱۳۵۹ء — ۱۳۸۹ء ماسکو کے گرانڈ ڈیوک دیمتری دونسکوئی کا دور حکومت ۔

۱۳۶۵ء — ۱۳۶۶ء منگولوں نے ماوراء النہر پر یلغار کردی ۔۔ سمرقند میں ابوبکر کلیوی اور مولانازادہ کی سرکردگی میں عام شورش ۔

۱۳۶۷ء ماسکو میں پتھر کی فصیل کا قلعہ (کریملن) تعمیر ہوا ۔

۱۳۷۰ء — ۱۴۰۵ء امیر تیمور (تیمور لنگ) کی حکومت ماوراء النہر میں ۔

۱۳۷۸ء ماسکو کی فوج نے دریائے ووژا کی لڑائی میں تاتاروں کو شکست دی ۔

۸ ستمبر ۱۳۸۰ء کولیکووا کی جنگ ۔ روسی فوجوں نے اس معرکے میں دیمتری دونسکوئی کی سالاری میں منگول تاتاروں پر فتح پائی ۔

۱۳۸۲ء خان توکتامیش کی ماسکو پر یلغار ۔ ماسکو میں شورش ۔ روس میں آتشیں ھتھیاروں کے بارے میں پہلا تذکرہ ۔

۱۳۸۵ء لیتھوینیا اور پولینڈ میں کریوز کا اتحاد ۔

۱۳۸۹ء — ۱۴۲۵ء واسیلی اول دمیتریوچ، ماسکو کا گرانڈ ڈیوک ۔

۱۳۹۲ء سوزدال نووگورود کے راج کو ماسکو کی گرانڈ ڈچی میں ملا کر ایک کر دیا گیا ۔

۱۳۹۲ء — ۱۴۳۰ء ویتاوتاس، لیتھوینیا کا گرانڈ ڈیوک ۔

۱۳۹۵ء امیر تیمور نے طلائی جرگے کو شکست دی ۔

۱۴ ویں صدی کا آخر	نوگائی جرگہ قائم کیا گیا —
پندرھویں صدی عیسوی کا پہلا نصف حصہ	ازبکوں کی خان شاہی قائم ہوئی —
۱۵ جولائی ۱۴۱۰ء	گرنوالڈ (ٹینن برگ) کی لڑائی — ٹیوٹانی آرڈر کے جنگی سرداروں کو پولینڈ، لیتھوینیا اور روس والوں نے مل کر شکست دی —
۱۴۲۵ء — ۱۴۶۲ء	واسیلی دوم ''تیومنی،، (اندھیرا) ماسکو کا گرانڈ ڈیوک —
۱۴۲۷ء	کرائمیا کی خان شاہی قائم ہوئی —
۱۴۳۰ء اور ۱۴۴۰ء کے درمیان	قازان کی خان شاہی قائم ہوئی —
۱۴۴۷ء	لیتھوینیا کے گرانڈ ڈیوک کازیمیر کا فرمان جاری ہوا جس کی رو سے جاگیرداروں کو کسانوں پر وسیع تر اختیارات دے دئے گئے —
۱۴۵۹ء — ۱۴۶۰ء	استراخان کی خان شاہی قائم ہوئی —
۱۴۶۲ء — ۱۵۰۵ء	ایوان سوم واسیلیوچ، ماسکو کا گرانڈ ڈیوک —
۱۴۶۳ء	یاروسلاول کی ریاست کو ماسکو کی گرانڈ ڈچی میں ملا کر ایک کر لیا گیا —
۱۴۶۵ء	شمالی اورال (یوگرا) میں ماسکو کی فوج کے معرکے —
۱۴۷۱ء	نووگورود کے خلاف ایوان سوم کا فوجی معرکہ — ماسکو کی فوج دریائے شیلون کی جنگ میں فتحیاب ہوئی —
۱۴۷۲ء	پیرم کی زمینیں ماسکو میں ملا لی گئیں —
۱۴۷۴ء	روستوف کی ریاست کو ماسکو میں ملا لیا گیا —
۱۴۷۵ء	ترکوں نے کرائمیا پر یورش کی — کرائمیا کی خان شاہی ترکوں کی باج گزار بن گئی —
۱۴۷۸ء	نووگورود کو ماسکو میں شامل کر لیا گیا —
۱۴۸۰ء	''دریائے اوگرا پر مقابلہ،، — روس نے منگول تاتاروں کا جوا اتار پھینکا —

۱۴۸۳ء	اورال اور یوگرا کے علاقوں میں ایوان سوم کی فوج کے معر کے۔
۱۴۸۵ء	تویر کی ریاست کو ماسکو میں ملا لیا گیا۔
۱۴۸۹ء	خلینوف (ویاتکا کی زمینیں) ماسکو میں ملا لی گئیں۔
۱۴۹۰ء — ۱۴۹۲ء	مولداویہ اور گلیشیا میں موھا کی سرکردگی میں عام بغاوت۔
۱۴۹۷ء	ایوان سوم کا ضابطۂ تعزیرات (سودیب نیک)۔
۱۴۹۹ء — ۱۵۰۰ء	اورال کے پار یوگرا کے علاقے میں ایوان سوم کی فوجوں کے معر کے۔
۱۵ویں صدی کا ختم	سائبیریا میں خان شاھی کا قیام۔
۱۶ ویں صدی کا شروع	مولداویہ کی ریاست ترکوں کی حکومت میں آ گئی۔
۱۵۰۰ء—۱۵۰۳ء	روس اور لیتھوینیا کی جنگ ان روسی علاقوں کے لئے جو لیتھوینیا کی حکومت میں تھے (بالائی اوکا اور دیسنہ دریاؤں پر)۔
۱۵۰۵ء — ۱۵۳۳ء	واسیلی سوم ایوانووچ، ماسکو کا گرانڈ ڈیوک۔
۱۵۱۰ء	پسکوف کی ریاست کو ماسکو کی گرانڈ ڈچی (روسی ریاست) میں شامل کر لیا گیا۔
۱۵۱۴ء	اسمولینسک بھی روسی ریاست کا ایک حصہ ھو گیا۔
۱۵۲۱ء	ریازان کی ریاست کو روسی ریاست میں شامل کر لیا گیا۔
۱۵۲۹ء	لیتھوینیا کا پھلا قانونی ضابطہ۔
۱۵۳۳ء—۱۵۸۴ء	ایوان چھارم ''گروزنی''، ماسکو کا گرانڈڈیوک — ۱۵۴۷ء سے روس کا زار بن گیا۔
۱۵۴۵ء — ۱۵۴۶ء	چواش اور ماری قبیلوں کا ایک حصہ روسی ریاست میں شامل ھو گیا۔
۱۶ جنوری ۱۵۴۷ء	ماسکو کے گرانڈ ڈیوک ایوان چھارم کی تاجپوشی زار روس کی حیثیت سے۔
۱۵۴۷ء	ماسکو میں عوامی بغاوت۔

۱۵۴۹ء	تمام روسی علاقوں کی پہلی خاص کونسل بلائی گئی (زیمسکی سوبور) —
۱۵۵۰ء	ایوان چہارم کا ضابطۂ قانون (سودیب‌نیک) — پیدل فوج (استریلتسی) تیار کی گئی — فرمان کے ذریعے رجمنٹوں میں بیاروں کی اسامیاں محدود کر دی گئیں —
۱۵۵۱ء	سو کا اجلاس انتخاب —
۱۵۵۲ء	قازان کی خان شاہی پر فتح —
۱۵۵۲ء — ۱۵۵۷ء	چواش اور ماری قبیلے پورے کے پورے روس میں مل گئے — اودمرت، بشکیر اور تاتار بھی روسی ریاست میں مل گئے —
۱۵۵۲ء — ۱۵۵۷ء	چرکیشیا اور کباردا کے شہزادے روسی ریاست کے باجگزار بن جاتے ہیں —
۱۵۵۵ء — ۱۵۵۶ء	الگ الگ مقامات کے گورنروں کا سسٹم (کورملینئے) توڑ دیا گیا — فوجداری عدالت کا سسٹم شروع ہوا (گوبنوئی سود، رازبوئی‌نی پری‌کاز) — دیہاتی بندو بست میں سدھار کیا گیا —
۱۵۵۶ء	استراخان کی خان شاہی روس میں ملا لی گئی —
۱۵۵۸ء — ۱۵۸۳ء	لیوانیا کی جنگ —
۱۵۶۲ء	کورلینڈ کی نوابی قائم ہوئی —
۱۵۶۵ء — ۱۵۸۴ء	''اپریچنینا،، —
۱۵۶۹ء	لیتھوینیا کی گرانڈ ڈچی اور پولینڈ لوبلین کے مقام پر مل کر ایک ہو گئے — Rzecz Pospolita قائم ہوئی —
۱۵۷۱ء	کرائمیا کے خان دولت گیرئی نے ماسکو پر چڑھائی کر دی —
۱۵۸۱ء	پہلے ''حکم امتناعی،، کا سال، جب کسان غلاموں کو مالک بدلنے کی ممانعت کر دی گئی —
	کزاکوں کے سردار یرماک نے سائبیریا میں فوجی کارروائی شروع کی —

۱۵۸۲ء	پولینڈ سے دس سال کا صلحنامہ زاپولسکی یام کے مقام پر ہو گیا — روس لیوانیا پر اپنے دعوے سے دست بردار ہو گیا —
۱۵۸۳ء	روس اور سویڈن کے درمیان صلح نامے پر دریائے پلو سے پر دستخط ہوئے —
۱۵۸۴ء — ۱۵۹۸ء	فیودر ایوانووچ کی حکومت کا زمانہ —
۱۵۸۹ء	روس میں اپنا کلیسائی نظام قائم ہوا —
۱۵۹۰ء — ۱۵۹۳ء	روس اور سویڈن کی جنگ — روس نے یام، ایوانگورود، کپوریئے اور کوریلا پھر سے حاصل کر لئے —
۱۵۹۱ء — ۱۵۹۳ء	یوکرین میں کوسینسکی کے ماتحت بغاوت ہو گئی —
۱۵۹۴ء	ولوکولامسک میں سینٹ جوزف کی خانقاہ میں کسانوں نے ہنگامہ برپا کر دیا —
۱۵۹۴ء — ۱۵۹۶ء	یوکرین اور بیلوروس میں نالیوائکو اور لوبودا کی سرکردگی میں بغاوت —
۱۵۹۵ء	سویڈن کے ساتھ تیافسین کا معاہدۂ امن —
۱۵۹۶ء	بریسٹ میں دونوں کلیساؤں کا مل کر ایک ہو جانا —
۲۵ اپریل ۱۵۹۷ء	کسان غلاموں کے بارے میں فرمان —
۲۴ نومبر ۱۵۹۷ء	فرمان کہ بھاگے ہوئے غلام کسانوں کو پانچ سال کے اندر اندر پکڑ لیا جائے —
۱۵۹۸ء — ۱۶۰۵ء	بورس گودونوف کا عہد حکومت —
۱۶ ویں صدی کا ختم	تین قزاخ جرگوں (جزوں) کا قائم ہونا —— بڑا، منجھلا اور چھوٹا —
۱۶۰۱ء — ۱۶۰۳ء	روس میں قحط —
۱۶۰۳ء	خلوپوک کی سرکردگی میں کسانوں اور پابند مزدوروں کی بغاوت —
۱۶۰۵ء — ۱۶۰۶ء	نقلی دمیتری اول کا عہد حکومت —
۱۷ مئی ۱۶۰۶ء	پولینڈ کی فوج کی مداخلت کے خلاف ماسکو میں عام بغاوت — نقلی دمیتری اول قتل کر دیا گیا —
۱۶۰۶ء — ۱۶۰۷ء	ایوان بولوتنی کوف کی سرکردگی میں کسانوں کی جنگ —
۱۶۰۶ء — ۱۶۱۰ء	واسیلی شوئسکی کا عہد حکومت —

۹ مارچ ۱۶۰۷ء	واسیلی شوئسکی کا فرمان جاری ہوا۔
۱۶۰۹ء – ۱۶۱۱ء	پولینڈ کی فوج کے مقابلے میں اسمولینسک کی زبردست مدافعت۔
ستمبر ۱۶۱۰ء	پولینڈ کے حملہ آور ماسکو میں گھس پڑے۔
۱۹ مارچ ۱۶۱۱ء	ماسکو میں پولینڈ کے تسلط کے خلاف بغاوت۔ پولینڈوالوں نے ماسکو کو آگ لگا دی۔
۱۶۱۱ء	پہلی عوامی فوج۔
جولائی ۱۶۱۱ء	سویڈن والوں نے نووگورود پر قبضہ کر لیا۔
ستمبر اکتوبر ۱۶۱۱ء	کوزما مینین نے نیژنی نووگورود میں دوسری عوامی فوج بنا ڈالی۔
۲۲، ۲۴ اگست ۱۶۱۲ء	مینین اور پوژارسکی کی سرکردگی میں عوامی فوج نے ماسکو کو آزاد کرانے کے لئے جنگ کی۔
۲۶ اکتوبر ۱۶۱۲ء	ماسکو کریملن پولینڈوالوں سے آزاد کرا لیا گیا۔
۱۶۱۳ء	تمام روسی علاقوں کے خاص کونسل کے اجلاس (زیمسکی سوبور) نے میخائل رومانوف کو زار چن لیا۔
۱۶۱۳ء – ۱۶۴۵ء	زار روس میخائل رومانوف کا عہد حکومت۔
۱۶۱۷ء	روس اور سویڈن کے درمیان استولبووا کا امن نامہ۔
۱۶۱۸ء	روس اور پولینڈ کے درمیان دیولینو کی صلح۔
۱۶۲۳ء	کارتلی میں ایرانیوں کے خلاف بغاوت۔ گیورگی ساکادزے ''موراویہ اعظم،، نے بغاوت کی رہنمائی کی۔
۱۶۳۰ء	تاراس فیودوورووچ کی سرکردگی میں یوکرین میں بغاوت۔
۱۶۳۱ء – ۱۶۳۲ء	روسی فوج کی ''بدیسی طریقے پر،، صف بندی (ہلکی، بھاری سوار فوجی رسالے اور پیدل رجمنٹیں)۔
۱۶۳۲ء – ۱۶۳۴ء	روس اور پولینڈ کی جنگ۔
۱۶۳۴ء	پولینڈ سے پولیانووا کا صلح نامہ۔
۱۶۳۵ء	ایوان سولیما کی سرکردگی میں یوکرین میں بغاوت۔
۱۶۳۷ء – ۱۶۳۸ء	پاولیوک (پاویل بوت)، دمیتری گونیا اور یاکوف اوستریانین کی سرکردگی میں یوکرین میں بغاوتیں۔
۱۶۳۸ء	فرمان جاری ہوا کہ یوکرین میں رجسٹرڈ کزاکوں کی اپنی حکومت توڑی جاتی ہے۔

۱۶۴۵ء — ۱۶۷۶ء	زار روس الکسئی میخائلووچ کا عہد حکومت —
۱۶۴۸ء	ماسکو میں عام شورش (جو نمک کی قانون شکنی کے نام سے مشہور ہے)، کورسک، کوزلوف، ویلیکی اوستیوگ، سول‌وچی گودسکایا اور توسسک میں بھی شورش —
۱۶۴۸ء	بوگدان خمیلنیتسکی کی سرکردگی میں یوکرین کی جنگ آزادی کی ابتدا —
۱۶۴۹ء	زار الکسئی نے انتخاب کا فرمان (Ordinance of Conclave) جاری کیا —
۱۶۴۹ء	بوگدان خمیلنیتسکی نے زبوروف کے مقام پر پولینڈ والوں پر فتح پائی — زبوروف کے صلح نامے پر دستخط —
۱۶۵۰ء	پسکوف اور نووگورود میں بغاوتیں —
۱۶۵۲ء — ۱۶۶۶ء	نیکون، روس کے سب سے بڑے لاٹ پادری (اسقف اعظم) کا دور —
۸ (۱۸) جنوری ۱۶۵۴ء	پیریاسلاول کی کونسل (رادا) بیٹھی جس نے طے کیا کہ یوکرین کو روس سے ملا دیا جائے —
۱۶۵۴ء — ۱۶۶۷ء	روس اور پولینڈ کی جنگ —
۱۶۵۶ء — ۱۶۵۸ء	روس اور سویڈن کی جنگ —
۱۶۶۱ء	سویڈن سے کاردیس کے مقام پر معاهدۂ امن هو گیا —
۲۵، ۲۶ جولائی ۱۶۶۲ء	ماسکو میں عام بغاوت جو ”تانبے کے سکے کی شورش“ کے نام سے مشہور ہے —
۱۶۶۶ء	واسیلی اوس کی سرکردگی میں غریب کزاکوں کی تحریک —
۱۶۶۷ء	پولینڈ سے اندروسوو کی صلح —
۱۶۶۷ء — ۱۶۷۱ء	استیپان رازین کی سرکردگی میں کسانوں کی جنگ —
۱۶۶۸ء — ۱۶۷۶ء	سولوویتسکی خانقاہ کی بغاوت —
۱۶۷۶ء — ۱۶۸۱ء	روس، ترکی اور کرائمیا کے درمیان جنگ —
۱۶۷۶ء — ۱۶۸۲ء	فیودر الکسئی‌وچ کا عہد حکومت —
۱۶۷۹ء — ۱۶۸۱ء	مالی اصلاح — کھیتی ٹیکس کی شروعات —
۱۶۸۲ء	الگ الگ مقامات کے گورنروں کا سسٹم توڑ دیا گیا — ماسکو میں استریلتسی نے بغاوت کردی —
۱۶۸۲ء — ۱۶۸۹ء	صوفیا کا عہد حکومت —

۱۶۸۲ء — ۱۷۲۵ء	پیٹر اول کا عہد حکومت —
۱۶۸۶ء	روس اور پولینڈ کے درمیان ''ہمیشہ کے لئے امن'' —
۱۶۸۷ء	کرائمیا کو پہلی فوجی مہم —
۱۶۸۹ء	کرائمیا کو دوسری فوجی مہم — روس اور چین کے درمیان نیرچنسک کا عہدنامہ —
۱۶۹۵ء	آزوف کو پہلی فوجی مہم —
۱۶۹۶ء	آزوف کو دوسری فوجی مہم — آزوف پر قبضہ —
۱۶۹۷ء	روس کا پہلا تجارتی کاروان چین کو —
۱۶۹۷ء — ۱۶۹۸ء	مغربی یورپ میں ''عظیم سفارتی مشن'' — پیٹر اول نے ملک سے باہر کا سفر کیا —
۱۶۹۸ء	ماسکو میں استریلتسی نے بغاوت کر دی —
۱۶۹۹ء	ماسکو میں اور دوسرے شہروں میں سٹی ہال کے ساتھ میونسپلٹیاں قائم کی گئیں —
پہلی جنوری ۱۷۰۰ء	روس میں نیا کیلنڈر نافذ کیا گیا —
۱۷۰۰ء — ۱۷۲۱ء	شمالی جنگ —
۱۶ مئی ۱۷۰۳ء	سینٹ پیٹر سبرگ کی بنیاد رکھی گئی —
۱۷۰۳ء	پہلا روسی اخبار چھپا — اخبار کا نام ''ویدوموستی'' (روداد) — مقام اشاعت — ماسکو —
۱۷۰۵ء	روس میں پہلی بار جبری بھرتی —
۱۷۰۵ء — ۱۷۰۶ء	استراخان میں بغاوت —
۱۷۰۵ء — ۱۷۱۱ء	بشکیریا میں بغاوت —
۱۷۰۷ء — ۱۷۰۸ء	بولاوین کی سرکردگی میں بغاوت —
۱۷۰۸ء	پیٹر اول نے تمام ملک کو گبرنیاؤں (گورنریوں) میں تقسیم کیا — ۸ گبرنیا مقرر ہوئے —
۲۷ جون ۱۷۰۹ء	پولتاوا کی جنگ —
۱۷۱۰ء	روسی فوجوں نے ویبورگ، ریگا اور ریویل کو فتح کر لیا —
۱۷۱۱ء	سرکاری سنیٹ کا مقرر ہونا —
۱۷۱۱ء	پیٹر اول نے پروت کو فوجی مہم روانہ کی —

۱۷۱۴ء راس ہانکو (گنگوت) کے قریب سویڈن کے بحری بیڑے پر روسی بیڑے کی فتح —

۱۷۱۴ء پیٹر اول نے فرمان نافذ کیا کہ باپ کا ترکہ بڑے بیٹے کو ملیگا —

۱۷۱۵ء سینٹ پیٹرسبرگ میں بحری اکادمی قائم ہوئی —

۱۷۱۶ء پیٹر اول کے فوجی ضابطے —

۱۷۱۸ء collegiums (وزارتوں) کا قیام —

۱۷۱۸ء عام مردم شماری کا شاہی فرمان —

۱۷۱۹ء علاقائی اصلاح —

۱۷۲۰ء روسی بحری بیڑے نے سویڈن والوں کو گرونہوم کے قریب شکست دی —

۱۷۲۰ء شہروں کی مجسٹریسیاں قائم ہوئیں اور سینٹ پیٹرسبرگ میں چیف مجسٹریسی بنی —

۱۷۲۱ء روس اور سویڈن کے درمیان نستاد کا معاہدۂ امن —

۱۷۲۱ء مقدس مجلس (Holy Synod) کا قیام —

۱۷۲۱ء فرمان کہ فیکٹری مالک غلام کسانوں کو فیکٹری میں کام لینے کے لئے خرید سکتے ہیں —

۱۷۲۱ء پیٹر اول نے شہنشاہ کا خطاب اختیار کرلیا —

۱۷۲۲ء منصبی فہرست (Table of Ranks) نافذ کی گئی —

۱۷۲۲ء — ۱۷۲۳ء پیٹر اول کی ’’ایران پر فوجی مہم‘‘ —

۱۷۲۴ء سائنس اکادمی قائم ہوئی (۱۷۲۵ء میں افتتاح) —

۱۷۲۵ء — ۱۷۲۷ء ملکہ ایکاتیرینا اول کا عہد حکومت —

۱۷۲۷ء — ۱۷۳۰ء پیٹر ثانی کا عہد حکومت —

۱۷۳۰ء — ۱۷۴۰ء آننا ایوانوونا کا عہد حکومت —

۱۷۳۱ء چھوٹے جوز (جرگے) کے قزاخ روسی سلطنت کے رعایا بن جاتے ہیں —

۱۷۳۵ء — ۱۷۳۹ء روس اور ترکی کی جنگ —

۱۷۴۱ء — ۱۷۴۲ء جنگاریوں نے قزاخستان میں منجھلے جوز (جرگے) کو شکست دے کر اپنی رعایا بنا لیا —

۱۷۴۱ء — ۱۷۴۳ء	روس اور سویڈن کی جنگ —
۱۷۴۱ء — ۱۷۶۱ء	ملکہ ایلیزاویتا کا دور حکومت —
۱۷۴۴ء — ۱۷۹۸ء	ایراقلی ثانی (ہیراقلیس)، شاہ جارجیا کا دور حکومت —
۱۷۴۹ء	ماسکو کے اونی کپڑے کے کارخانے میں مزدوروں کا ہنگامہ —
۱۷۵۳ء	اندرون ملک محصول ختم کرنے کا فرمان —
۱۷۵۴ء	اشرافیہ کے بینک اور بیوپاریوں کے بینک کا قیام —
۱۷۵۵ء	ماسکو یونیورسٹی کی بنیاد پڑی —
۱۷۵۵ء	بشکیریا میں باتورشی کی سرکردگی میں شورش —
۱۷۵۶ء — ۱۷۶۲ء	روس نے ''سات‌ساله جنگ،، میں حصہ لیا —
۱۷۵۷ء	سینٹ پیٹرسبرگ میں اکادمی آف آرٹس کی بنیاد رکھی گئی —
۱۷۵۷ء	گروس یگیرس ڈورف کے علاقے میں روسی فوجوں کی فتحیابی —
۱۷۵۹ء	کونرس ڈورف کے علاقے میں روسی فوجوں کی فتحیابی —
۱۷۶۰ء	روسی فوجوں نے برلن پر قبضہ کر لیا —
۱۷۶۰ء	فرمان، جس سے جاگیرداروں کو حق ہو گیا کہ وہ کسانوں کو سائبیریا میں مستقل بسنے کے لئے جلاوطن کر سکتے ہیں —
۱۷۶۱ء — ۱۷۶۲ء	پیٹر سوم کا دور حکومت —
۱۷۶۲ء	پیٹر سوم کی طرف سے شرفا کے حقوق کا اعلان‌نامہ شائع ہوا —
۱۷۶۲ء — ۱۷۹۶ء	ملکہ ایکاتیرینا ثانی کا عہد حکومت —
۱۷۶۴ء	چرچ (کلیسا) کی زمینوں کا غیر مذہبی ملکیت قرار دیا جانا —
۱۷۶۴ء	یوکرین کی ''سالاری،، (Hetmanship) توڑ دی گئی —
۱۷۶۵ء	فرمان، جس سے جاگیرداروں کو حق ہو گیا کہ وہ کسانوں کو بامشقت سزا بھگتنے کے لئے سائبیریا بھیج سکتے ہیں —
۱۷۶۵ء	آزاد معاشی انجمن کا قیام —
۱۷۶۷ء	فرمان، جس کے ذریعے کسان غلاموں کو اپنے مالکوں کے خلاف شکایت کرنے کی ممانعت کر دی گئی —

۱۷۶۸ء	مغربی یوکرین میں کسانوں کی بغاوت (کولیوشچینا) —
۱۷۶۸ء — ۱۷۷۴ء	روس اور ترکی کی جنگ —
۲۶ جون ۱۷۷۰ء	خلیج چشمه میں ترکوں پر روسی بحری بیڑے کی فتح —
۱۷۷۲ء	پہلی بار پولینڈ کی تقسیم روس، پروشیا اور آسٹریا کے درمیان —
۱۷۷۳ء — ۱۷۷۵ء	یمیلیان پوگاچیوف کی سرکردگی میں کسانوں کی جنگ —
۱۷۷۴ء	ترکی سے کوچک کائنرجا کے مقام پر امن‌نامه —
۱۷۷۵ء	''نئی سیچ،، (کزاکوں کا قلعه) کا خاتمه —
۱۷۷۵ء	گبرنیا (گورنری علاقوں) کی پھر سے تنظیم —
۱۷۷۶ء	ماسکو میں بالشوئی تھیٹر کا قیام —
۱۷۷۹ء	بحیرۂاسود کا بحری بیڑا مقرر ہوا —
۱۷۸۰ء	''جنگی غیرجانب داری،، کا اعلان —
۱۷۸۳ء	کرائمیا کو روس میں ملا لیا گیا —
۱۷۸۳ء	جارجیا نے روس کے ماتحت باج گزار ریاست بننا قبول کر لیا —
۱۷۸۳ء	فرمان، جس کے ذریعے مشرقی یوکرین کے کسانوں کو غلام کسان کے درجے میں اتار دیا گیا —
۱۷۸۴ء	شیلیخوف نے الاسکا میں پہلی روسی بستیاں بسائیں —
۱۷۸۵ء	اشرافیه کا منشور — ایک اور منشور نے صاف اعلان کردیا که روسی سلطنت کے شہروں کے کیا حقوق اور کیا خاص اختیارات ہونگے —
۱۷۸۷ء — ۱۷۹۱ء	روس اور ترکی کی جنگ —
۱۷۸۸ء	روسیوں نے اچاکوف پر قبضه کرلیا —
۱۷۸۸ء — ۱۷۹۰ء	روس اور سویڈن کی جنگ —
۱۷۸۹ء	سواروف کی سرکردگی میں فوکشانی اور ریمنیک کے مقاموں پر روسی فوجوں کی فتوحات —
۱۷۹۰ء	امیر البحر اوشاکوف کے تحت روسی بحری بیڑے نے ترکوں کو ٹینڈرا کے مقام پر شکست دی —
۱۷۹۰ء	سواروف کی سرکردگی میں روسی فوج نے اسماعیل پر قبضه کر لیا —

۱۷۹۰ء	رادیشچیف کی کتاب ’’سینٹ پیٹرسبرگ سے ماسکو تک سفرنامہ،، شائع ہوئی —
۱۷۹۱ء	روس اور ترکی کے درمیان یاسی کا عہدنامہ —
۱۷۹۳ء	پولینڈ کی دوسری تقسیم روس اور پروشیا کے درمیان —
۱۷۹۴ء	تادیوش کوستیوشکو کی سرکردگی میں پولینڈ میں شورش —
۱۷۹۵ء	ایران نے جارجیا پر چڑھائی کردی —
۱۷۹۵ء	پولینڈ کی تیسری بار پھر تقسیم روس، پروشیا اور آسٹریا کے درمیان — بیلوروس، لیتھوینیا اور کورلینڈ کو روس میں ملا لیا گیا —
۱۷۹۶ء — ۱۷۹۷ء	۳۲ گبرنیاؤں میں کسانوں کی بغاوتیں —
۱۷۹۶ء — ۱۸۰۱ء	پاویل اول کا عہد حکومت —
۱۷۹۷ء	’’تین دن کی بیگار ،، کے بارے میں فرمان شاہی —
۱۷۹۹ء	اٹلی اور سوئٹزر لینڈ میں سواروف کی فوجی مہمیں —
۱۷۹۹ء	روسی امریکی کمپنی کی بنیاد پڑی —
۱۸۰۱ء	مشرقی جارجیا کو روس میں ملا لیا گیا —
۱۸۰۱ء — ۱۸۲۵ء	الیکساندر اول کا عہد حکومت —
۱۸۰۲ء	وزارتیں قائم کی گئیں اور وزیروں کی کمیٹی بنا دی گئی —
۱۸۰۳ء	’’آزاد کاشت کاروں کے بارے میں فرمان،، —
۱۸۰۴ء — ۱۸۱۳ء	روسی ایرانی جنگ — گلستان کا امن نامہ (۱۸۱۳ء) — اس کی رو سے شمالی آذربائجان اور داغستان کو روس میں ملا دیا گیا —
۱۸۰۴ء	پہلا یونیورسٹی چارٹر —
۱۸۰۴ء	سنسر کرنے کے پہلے ضابطے —
۱۸۰۵ء — ۱۸۰۷ء	روس نے آسٹریا، برطانیہ اور پروشیا کا اتحادی بن کر نپولین کے دور میں فرانس سے جنگ کی —
۱۸۰۶ء — ۱۸۱۲ء	روس اور ترکی کی جنگ — بخارست کا عہدنامہ (۱۸۱۲ء) — بسرابیہ اور مغربی جارجیا کو روس میں ملا لیا گیا —
۱۸۰۷ء	روس بھی برطانیہ کی ناکہ بندی میں شامل ہو گیا —
۱۸۰۷ء	روس اور فرانس کے درمیان تلست کا معاهدۂامن —

۱۸۰۸ء — ۱۸۰۹ء	روس اور سویڈن کی جنگ — فریڈرکس ھامن کا عہدنامہ (۱۸۰۹ء) — فن لینڈ کو روس میں شامل کر لیا گیا —
۱۸۰۹ء	روسی ریاست میں اصلاحات کے لئے اسپیرانسکی کی اسکیم —
۱۸۱۰ء	ریاستی کونسل کا قیام —
۱۸۱۰ء	پہلی فوجی بستیاں قائم کی گئیں —
۱۸۱۲ء	نپولین اول نے روس پر چڑھائی کی — روسیوں نے وطن کے بچاؤ کے لئے جنگ کی —
۲۶ اگست ۱۸۱۲ء	جنگ بورودینو —
۱۸۱۳ء — ۱۸۱۴ء	روسی فوج نے مغربی یورپ میں مہم کی —
۱۸۱۴ء — ۱۸۱۵ء	شہر وی‌آنا کی کانگرس —
۱۸۱۵ء	روس میں پہلا دخانی جہاز (اسٹیمر) بنا —
۱۸۱۵ء	''مقدس اتحاد،، قائم کیا گیا —
۱۸۱۶ء	''نجات لیگ،، دسمبریوں کی پہلی خفیہ سوسائٹی وجود میں آئی —
۱۸۱۶ء — ۱۸۱۹ء	بحیرۂ بالٹک کے کنارے کے گبرنیاؤں میں کسانوں کی اصلاحات (ایسٹ لینڈ میں ۱۸۱۶ء، کورلینڈ میں ۱۸۱۷ء اور لیف‌لینڈ میں ۱۸۱۹ء کی اصلاحیں —)
۱۸۱۷ء	سرکاری کمرشیل بینک کی بنیاد رکھی گئی —
۱۸۱۸ء	''بہبودی لیگ،، کی بنیاد رکھی گئی —
۱۸۱۹ء	سینٹ پیٹرسبرگ یونیورسٹی کی بنیاد رکھی گئی —
۱۸۱۹ء	چوگوئیف کے مقام پر فوجی آبادکاروں کی بغاوت —
۱۸۱۹ء — ۱۸۲۰ء	ایمیریتیا میں بغاوت —
۱۸۲۰ء	سینٹ پیٹرسبرگ میں سمیونوفسکی گارڈ رجمنٹ میں ہنگامہ —
۱۸۲۱ء	دسمبریوں کی شمالی اور جنوبی خفیہ انجمنوں کی بنیاد پڑی —
۱۸۲۳ء	دسمبریوں نے ''متحدہ سلاف کی انجمن،، قائم کر دی —
۱۴ دسمبر ۱۸۲۵ء	راجدھانی کے سنیٹ کے چوک میں (جو اب دسمبریوں کا چوک کہلاتا ھے) دسمبریوں نے بغاوت کردی —
۱۸۲۵ء — ۱۸۵۵ء	زار نکولائی اول کا عہد حکومت —

۲۹ دسمبر ۱۸۲۵ء ۳ جنوری ۱۸۲۶ء	یوکرین میں چیرنیگوف رجمنٹ نے بغاوت کردی (دسمبری اس کی رہنمائی کررہے تھے) —
۱۸۲۶ء	نیا سنسر شپ چارٹر (''آہنی،، چارٹر) —
۱۸۲۶ء	امپیریل چانسلری کا ''تیسرا شعبہ،، قائم کیا گیا —
۱۳ جولائی ۱۸۲۶ء	پانچ دسمبریوں کی پھانسی: پیستل، مورویوف — اپوستول، بیستوژیف — ریومن، ریلیئیف اور کاخوفسکی —
۱۸۲۶ء — ۱۸۲۸ء	روس اور ایران کی جنگ — ترکمان‌چائے کا امن نامہ (۱۸۲۸ء) —مشرقی آرمینیا کو روس میں شامل کر لیا گیا —
۲۵ ستمبر (۷ اکتوبر) ۱۸۲۶ء	اکرمین کنونشن، روس اور ترکی کے مابین —
۱۸۲۷ء	ماسکو میں کریتسکی بھائیوں کی سرکردگی میں طالب علموں کے انقلابی حلقے کی سرگرمیاں —
۶ جولائی ۱۸۲۷ء	روس، برطانیہ اور فرانس نے یونان کے مسئلے (مشرقی سوال) پر لندن کنونشن منظور کر لیا —
۸ (۲۰) اکتوبر ۱۸۲۷ء	نواری‌نو خلیج میں روس، برطانیہ اور فرانس کے بحری بیڑوں نے مل کر ترکی بیڑے کو شکست دے دی —
۱۸۲۸ء — ۱۸۲۹ء	روس اور ترکی کی جنگ — ایڈریانوپول کا امن نامہ (۱۸۲۹ء)—
۱۸۲۸ء	مال تیار کرنے والوں (مینوفکچررس) کی کونسل بنائی گئی —
۱۸۲۹ء	پہلی کل روس صنعتی نمائش —
۱۸۳۰ء	سیواستوپول میں شورش —
۱۸۳۰ء — ۱۸۳۱ء	پولینڈ میں شورش —
۱۸۳۱ء	نووگورود کے گبرنیا میں فوجی آبادکاروں نے بغاوت کردی —
۱۸۳۲ء — ۱۸۳۵ء	مغربی یوکرین میں کرمیلیوک کی سرکردگی میں کسان تحریک انتہا کو پہنچ گئی —
۱۸۳۲ء	سلطنت پولینڈ کی حیثیت صرف ایک صوبے کی رہ گئی— پولینڈ کا آئین منسوخ کردیا گیا —
۱۸۳۳ء	اعلان کہ (۱۸۳۵ء سے) ''روسی سلطنت کا قانونی ضابطہ،، عمل میں لایا جائے گا —
۱۸۳۳ء	فرمان کہ آئندہ غلام کسانوں کو عام نیلام سے نہ بیچا جائے —

۲۶ جون (۸ جولائی) ۱۸۳۳ء	روس اور ترکی کے درمیان انکیار اسکیلےسی کا عہد نامہ ـ
۱۸۳۴ء — ۱۸۵۹ء	شمیل، امام داغستان — پہاڑی قبیلوں نے آزادی کے لئے جنگ جاری رکھی ـ
۱۸۳۶ء — ۱۸۳۷ء	قزاخستان میں اساتائی تیمانوف کی تحریک ـ
۱۸۳۷ء	پہلی روسی ریلوے کھلی (زارسکوئے سیلو) ـ
۱۸۳۷ء — ۱۸۴۱ء	سرکاری غلام کسانوں کے انتظام میں اصلاح (کسیلیئف کی اصلاح) ـ
اگست ۱۸۳۹ء	پولکووہ میں رصدگاہ (آبزروے ٹری) قائم ہوئی ـ
۱۸۳۹ء — ۱۸۴۰ء	جنرل پیروفسکی نے خیوا میں فوجی مہم کی ـ
۱۸۴۰ء	قانون بن گیا، جس کی رو سے فیکٹری کے مالکوں کو اجازت ہو گئی کہ بونڈ بھرنے والے ملازموں کو وہ سبک دوش کر سکتے ہیں ـ
۱۸۴۰ء — ۱۸۴۱ء	لندن کے دو کنونشن: بحیرۂاسود کی آبنائے کے بندوبست پر ضابطے — روس نے انکیار اسکیلے سی کے عہدنامے کو منسوخ کر دیا ـ
۱۸۴۰ء	لیتھوینیا کا ضابطہ منسوخ کرنے کا فرمان — روسی قانون مغربی صوبوں پر بھی لاگو کردئے گئے ـ
۱۸۴۱ء	اورال میں ریودا کے مقام پر مزدوروں کی بغاوت ـ
۱۸۴۱ء	گوریا میں کسانوں کی شورش ـ
۱۸۴۱ء — ۱۸۴۵ء	کسیلیئف کی اصلاح کے بعد کئی گبرنیاؤں میں سرکاری غلام کسانوں میں ہنگامہ برپا ہو گیا ـ
۱۸۴۲ء — ۱۸۴۵ء	بالٹک کے صوبوں میں کسانوں کا ہنگامہ ـ
۱۸۴۲ء	کسانوں کے فرائض کے متعلق ایک حکم ـ
۱۸۴۳ء	روس میں پہلی زراعتی نمائش ـ
۱۸۴۵ء — ۱۸۴۹ء	سینٹ پیٹرس‌برگ میں پتراشیفسکی کا حلقہ ـ
۱۸۴۸ء — ۱۸۴۹ء	مغربی یورپ میں بورژوا ڈیموکریٹک انقلابات ـ
۱۸۵۱ء	سینٹ پیٹرسبرگ اور ماسکو کے درمیان نکولائیوسکایا ریلوے کھلی (اب اس کا نام اکتیابرسکایا ریلوے ہے) ـ

۱۸۵۳ء	ہرتسن کا قائم کیا ہوا ’’آزاد روسی پریس،، لندن میں کام شروع کرتا ہے—
۱۸۵۳ء	جنرل پیروفسکی نے قوقند میں فوجی مہم کی—
۱۸۵۳ء — ۱۸۵۶ء	کرائمیا (مشرقی) کی جنگ —
۱۸ (۳۰) نومبر ۱۸۵۳ء	امیرالبحر نخیموف کی سرکردگی میں روسی بحری بیڑے نے سینوپ کے مقام پر ترکوں پر فتح پائی—
ستمبر ۱۸۵۴ء سے — اگست ۱۸۵۵ء تک	سیواستوپول کی بندرگاہ کی سر فروشانہ حفاظت—
۱۸۵۵ء — ۱۸۸۱ء	الیکساندر ثانی کا عہد حکومت —
۱۸۵۵ء	کیئف کے گبرنیا میں کسانوں کی بغاوت—
۱۸ (۳۰) مارچ ۱۸۵۶ء	پیرس کا امن نامہ —
۱۸۵۷ء — ۱۸۶۷ء	ہرتسن کے رسالے ’’کولوکول،، (گھنٹا) کی اشاعت شروع—
۱۸۵۷ء	زار الیکساندر ثانی نے فرمان جاری کیا کہ گبرنیائی حلقوں کی کمیٹیاں کھولی جائیں جو ’’کسانوں میں اصلاح،، (ان کی آزادی) کے قاعدے تیار کریں —
۱۸۵۸ء	روس اور چین کے درمیان آئی گن اور ٹینٹسین کے عہد نامے —
۱۸۵۹ء — ۱۸۶۱ء	روس میں انقلابی صورت حال —
۱۸۵۹ء	’’آبکاری کے قانون،، کے خلاف کسانوں کی تحریک —
۱۸۶۰ء	اسٹیٹ بینک قائم کیا گیا —
۲ (۱۴) نومبر ۱۸۶۰ء	پیکنگ کی روسی —— چینی دستاویز معاہدہ —
۱۹ فروری ۱۸۶۱ء	کسانوں میں اصلاح — غلام کسانوں کے سسٹم کا خاتمہ — روس سرمایہ‌داری کے دور میں داخل ہوتا ہے—
۱۸۶۱ء	۱۸۶۱ء کی اصلاح کی بنا پر قازان کے گبرنیا کے گاؤں بیزدنا میں اور پینزا کے گبرنیا کے مقامات کاندیئیفکا اور چیرنوگائی میں کسانوں کی بغاوت—
۱۸۶۱ء	اعلان نامے شائع ہوئے: ’’روسیوں کے نام،، ’’نئی نسل کے نام،، ’’جاگیرداروں کے غلام کسانوں کے نام،، ’’فوجیوں کے نام،، —

۱۸۶۱ء	سینٹ پیٹرسبرگ، ماسکو اور دوسرے روسی شہروں میں طالب علموں کے ھنگامے —
مئی ۱۸۶۲ء	زائچ نیفسکی کا اعلان نامہ ''نوجوان روس،، —
۱۸۶۲ء — ۱۸۶۴ء	خفیه انقلابی سوسائٹی ''زمین اور آزادی،، —
۱۸۶۳ء — ۱۸۶۴ء	پولینڈ، لیتھوینیا اور بیلوروس میں شورش —
۱۸۶۳ء	قازان کی سازش— روس اور پولینڈ کے انقلابیوں نے ملکر کوشش کی که قازان کے گبرنیا میں کسانوں کی بغاوت اٹھادیں —
۱۸۶۳ء — ۱۸۶۶ء	ایشوتین کا انقلابی حلقه سینٹ پیٹرسبرگ میں —
۱۸ جون ۱۸۶۳ء	یونیورسٹی میں اصلاح — یونیورسٹی کے سلسلے میں نئے ضابطے —
۲۶ جون ۱۸۶۳ء	شاھی صرفخاص پر کسانوں کو زمین الاٹ کرنے کی ھدایات —
۱۸۶۳ء	کولومنا انجنیرنگ ورکس کی بنیاد رکھی گئی (اب اس کا نام ڈیزیل لوکوموٹیو ورکس ھے) —
پهلی جنوری ۱۸۶۴ء	اصلاح آراضی —
۱۸۶۴ء	عدالت میں اصلاح (عدالت کے ضابطے) —
۱۸۶۴ء	اسکول میں اصلاح — ابتدائی اسکولوں کی تعلیم کے بارے میں ھدایات — ثانوی اسکولوں کے نئے ضابطے —
۱۸۶۴ء — ۱۸۸۵ء	وسط ایشیا فتح کر لیا گیا —
۶ اپریل ۱۸۶۵ء	سنسر میں اصلاح (اخبارات کے لئے عارضی قاعدے) —
۴ اپریل ۱۸۶۶ء	کراکوزوف نے الیکساندر دوم کی جان لینے کی کوشش کی —
۱۸۶۶ء	سرکاری ملکیت کے کسانوں کے لئے زمین دینے کی مد رکھی گئی —
۱۸۶۷ء	زار کی حکومت نے الاسکا اور الیوتین جزیروں کو امریکه کے ھاتھه بیچ دیا —
۱۸۶۷ء	ترکستان کی گورنر جنرلی کا قیام —
۱۸۶۸ء	''اسٹیپی علاقوں کی حکومت کے لئے عارضی ھدایات —،، قزاخستان کو روسی انتظام کے ماتحت علاقوں میں بانٹ دیا گیا —

۱۸۷۰ء	شہری اصلاح (شہری انتظام کے بارے میں ہدایات)—
۱۸۷۰ء	پہلی انٹرنیشنل کا روسی سیکشن قائم ہوا—
۱۰ (۲۲) اپریل ۱۸۷۰ء	شہر سمبرسک میں ولادیمیر ایلیچ لینن (اولیانوف) کی پیدائش—
مئی ۱۸۷۰ء	سینٹ پیٹرسبرگ کے کارخانے نیوا کتائی مل میں ہڑتال—
۱۸۷۱ء	لندن کا کنونشن — اس کی رو سے پیرس کی دستاویز ۱۸۵۶ء سے وہ دفعات نکال دی گئیں جو روس کو بحیرۂ اسود میں بحری بیڑا رکھنے کی ممانعت کرتی تھیں—
۱۸۷۲ء	کرین ہالم میں ہڑتال (ناروا کے نزدیک)—
۱۸۷۲ء	کارل مارکس کی تصنیف ''سرمایہ،، (''کیپٹل،،) کی جلد اول روسی زبان میں ترجمہ ہو کر چھپی—
۱۸۷۳ء	''تین شہنشاہوں کا سنگھٹن،، (روسی، آسٹریائی، جرمن معاہدہ)—
۱۸۷۳ء	وسط ایشیا کو اپنے اپنے حلقہ اثر میں بانٹنے کے لئے برطانیہ اور روس کا معاہدہ—
۱۸۷۳ء	خیوا کو فوجی مہم—خیوا سے امن نامہ—خیوا روس کا باجگزار بن گیا—
۱۸۷۳ء—۱۸۷۷ء	روس میں صنعتی بحران اور مندا—
۱۸۷۰ء اور اس کے بعد سال	''نرودنکوں،، نے ''عوام میں جاؤ،، کی تحریک شروع کر دی—
۱۸۷۴ء	روس میں فوجی اصلاح—عام بھرتی کا نفاذ—
۱۸۷۵ء	''جنوبی روس کے مزدوروں کی یونین،، اودیسا میں کام کرنے لگی—
۱۸۷۵ء	روس اور جاپان کا عہد نامہ—اس کی رو سے ساخالین کے جزیرے پر روس کا حق ملکیت مان لیا گیا اور کوریل کے جزیرے جاپان کے حوالے کردئے گئے—
۱۸۷۵ء	قوقند کی خان شاہی روس میں ملا لی گئی—
۱۸۷۶ء	نرودنکوں کی ''زمین اور آزادی،، سوسائٹی کی تنظیم (اس کا نام ''شمالی انقلابی نرودنک گروپ،، قرار پایا اور ۱۸۷۸ء تک یہی نام رہا)—

٦ دسمبر ۱۸۷٦ء	سینٹ پیٹرسبرگ میں قازان کتھدرل چوک کے سامنے مظاہرہ — پلیخانوف کی تقریر —
۲۱ فروری سے ۱۴ مارچ ۱۸۷۷ء تک	''پچاس کا مقدمہ،، — انقلابی مزدور پیوتر الکسیئف کی تقریر —
۱۸۷۷ء — ۱۸۷۸ء	روس اور ترکی کی جنگ — سان استیفانو کا معاہدۂامن (۱۸۷۸ء) —
۱۸ اکتوبر ۱۸۷۷ء سے ۲۳ جنوری ۱۸۷۸ء تک	''۱۹۳ کا مقدمہ،، — میشکن کی تقریر —
۱۸۷۸ء	سینٹ پیٹرسبرگ کے میئر ترپیوف کی جان لینے کی کوشش اور ویرا زاسولیچ کا مقدمہ —
۱۸۷۸ء — ۱۸۸۰ء	سینٹ پیٹرسبرگ میں ''روسی مزدوروں کی شمالی یونین،، —
۱۸۷۸ء — ۱۸۷۹ء	سینٹ پیٹرسبرگ میں عام ہڑتالیں — نئے کتائی مل میں ہڑتالیں —
۱۸۷۹ء	زار الیکساندر ثانی کی جان لینے کی کوشش نرودنک پارٹی کے آدمی سولوویوف کے ہاتھوں —
۱۸۷۹ء	''زمین اور آزادی،، سوسائٹی دو ٹکڑوں میں بٹ گئی —— ''عوام کی مرضی،، اور ''سیاہ تقسیم نو سوسائٹی،، —
۱۸۷۹ء — ۱۸۸۰ء	روس میں انقلابی صورت حالات —
٥ فروری ۱۸۸۰ء	الیکساندر ثانی کی جان لینے کی کوشش ہالتورین کے ہاتھوں (سینٹ پیٹرسبرگ کے ''زیمنی،، (سردیوں کے) محل میں بم پھٹ گیا —)
فروری — اگست ۱۸۸۰ء	لورس میلیکوف کی سرکردگی میں سپریم ریگولیٹنگ کمیشن —
۱۸۸۰ء — ۱۸۹٦ء	کسپین پار ریلوے کی بڑی لائن بن کر تیار ہو گئی —
۱۸۸۰ء — ۱۸۸۱ء	اخال تیکن کو دوسری فوجی مہم (جنرل اسکوبیلیف کی سرکردگی میں) — ۱۲ جنوری ۱۸۸۱ء کو گیوک ٹیپے پر قبضہ ہو گیا —
پہلی مارچ ۱۸۸۱ء	الیکساندر ثانی کو ''عوام کی مرضی،، سوسائٹی کے ممبروں نے قتل کر دیا —

۱۸۸۱ء — ۱۸۹۴ء	الیکساندر سوم کا عہد حکومت —
۱۸۸۱ء	کریوئی روگ کے مقام پر لوہے کی کانوں میں صنعتی پیمانے پر کام شروع —
۱۸۸۱ء	سینٹ پیٹرسبرگ کا عہدنامہ روس اور چین کے درمیان ایلی علاقے کے بارے میں —
۱۴ اگست ۱۸۸۱ء	''ریاست میں امن اور انتظام باقی رکھنے کی ہدایات،، جو رجعت پرست حکم تھا —
۲۸ دسمبر ۱۸۸۱ء	قانون نافذ ہوا کہ جاگیرداروں کی طرف سے کسانوں پر عارضی واجبات پہلی جنوری ۱۸۸۳ء سے منسوخ کئے جاتے ہیں —
۱۸۸۲ء — ۱۸۸۶ء	صنعتی بحران —
۱۸۸۲ء	کسانوں کے زمین بینک کی بنیاد رکھی گئی —
پہلی جون ۱۸۸۲ء	روس میں کارخانوں کے لئے قاعدے قانون بننے کی ابتدا — صنعتی اداروں میں کم عمر مزدوروں کے کام کرنے پر پابندیاں — فیکٹریوں کے معائنے کی ابتدا —
۲۷ اگست ۱۸۸۲ء	اخبارات کے لئے ''عارضی قاعدے،، — ''تعزیری سنسرشپ،، کا نفاذ —
۱۸۸۲ء	ماسکو میں کل روس نمائش —
۱۸۸۳ء	پلیخانوف نے جنیوا میں ''مزدوروں کی نجات،، مارکسی گروپ تیار کیا —
۱۸۸۳ء — ۱۸۸۴ء (سردیوں میں)	بلاگوئیف کا سوشل ڈیموکریٹک گروپ قائم ہوا (روسی سوشل ڈیموکریٹوں کی پارٹی —)
۱۸۸۳ء	ماسکو کا تاریخی عجائب خانہ کھل گیا (۱۸۷۳ء میں اس کی بنیاد پڑی تھی —)
۲۳ اگست ۱۸۸۴ء	یونیورسٹی کے لئے نئے رجعت پرست قاعدے مقرر ہوئے — یونیورسٹیوں کی خود مختاری ختم —
جنوری ۱۸۸۵ء	اوریخووہ زوئیےوہ میں موروزوف مل کی ہڑتال —
۱۸۸۵ء	شرفا کا زمین بینک قائم کیا گیا —
۱۸۸۵ء	قانون کہ عورتوں اور نابالغوں کو رات کی محنت پر نہیں لگایا جا سکتا —

۱۸۸۵ء — ۱۸۸۸ء	توچیسکی نے سینٹ‌پیٹرسبرگ میں ایک حلقہ قائم کیا (سینٹ پیٹرسبرگ کے مزدوروں کی سوسائٹی) —
۲۹ اگست (۱۰ ستمبر) ۱۸۸۵ء	برطانیہ عظمی سے روسی افغانی سرحد کے بارے میں معاہدہ —
۳ جون ۱۸۸۶ء	جرمانوں کے بارے میں قانون —
۱۸۸۶ء	کھیت مزدوروں کو مزدوری پر لینے کے بارے میں فرمان —
پہلی مارچ ۱۸۸۷ء	الیکساندر سوم کی جان لینے کی کوشش (ا — اولیانوف، شیوریوف اور دوسروں کے ہاتھوں) —
۶ (۱۸) جون ۱۸۸۷ء	روس اور جرمنی کا عہدنامہ کہ غیر جانب‌دار رہیں گے (جو ''ضمانتی عہدنامہ،، کے نام سے مشہور ہے) —
۱۸۸۸ء — ۱۸۸۹ء	فیدوسیئف کا حلقہ قازان میں جس میں لینن نے حصہ لیا —
۱۸۸۸ء — ۱۸۹۲ء	سینٹ پیٹرسبرگ میں بروسنیف کی قائم کی ہوئی سوشل ڈیموکریٹک جماعت —
مارچ ۱۸۸۹ء	سیاسی جلاوطنوں کا قتل یاقوتسک میں (یاقوتسک کی ٹریجیڈی) —
۱۸۸۹ء	عدالت کی جیوری کے اختیارات محدود کردئے گئے —
۱۸۸۹ء	دیہی افسر مقرر کرنے کے بارے میں حکم‌نامہ —
۱۸۸۹ء	کارا کی ٹریجیڈی (سیاسی قیدیوں نے جو کارا کی جیل میں قید بامشقت بھگت رہے تھے ایک ساتھ خود کشی کرلی) —
فروری — مارچ ۱۸۹۰ء	طالب علموں کے ہنگامے —
۱۸۹۰ء	دیہی حکومتوں کے بارے میں نیا حکم نامہ (دیہات کی اصلاح کا توڑ) —
۱۸۹۱ء	سائبیریا کے آرپار جانے والی ریلوے لائن کی تعمیر شروع —
۱۰ اپریل ۱۸۹۱ء	سینٹ پیٹرسبرگ میں شیلگونوف کے جنازے کا جلوس —
۱۸۹۱ء	سینٹ پیٹرسبرگ میں یوم مئی کا پہلا بڑا جلسہ —
۱۸۹۱ء — ۱۸۹۲ء	یورپی روس کی ۲۱ گبرنیاؤں میں قحط پڑ گیا —
۵ (۱۷) اگست ۱۸۹۲ء	فرانس اور روس کا جنگی کنونشن —
۱۸۹۲ء	تاشقند میں ہنگامہ (ہیضے کے سلسلے میں فسادات) —

۱۸۹۲ء	لوڈز ٹکسٹائل مل میں ہڑتال — مزدوروں پر گولی چلی —
۸ جولائی ۱۸۹۳ء	قانون، جس سے زمین کی اور تقسیم پر پابندی لگ گئی —
۱۴ دسمبر ۱۸۹۳ء	قانون، جس سے کسانوں کی ملکیت الگ نہیں کی جا سکتی تھی —
۱۸۹۳ء	فرانس اور روس کا اتحاد قائم ہوا —
۱۸۹۳ء	شراب پر سرکاری اجارہ شروع —
۱۸۹۳ء	شہر سامارا میں مارکسی حلقہ قائم ہو گیا۔ لینن نے اس میں شرکت کی —
۱۸۹۳ء — ۱۸۹۴ء	روس اور جرمنی کے درمیان محصول کی جنگ —
۱۸۹۳ء — ۱۸۹۵ء	سینٹ پیٹرسبرگ کے مارکسی حلقوں میں لینن کا انقلابی کام —
۱۸۹۳ء — ۱۸۹۹ء	روس میں صنعتی عروج —
۱۸۹۴ء	ماسکو میں ''مزدور یونین،، بنی —
۱۸۹۴ء	لینن کی کتاب ''عوام کے دوست'' کون ہیں اور سوشل ڈیموکریٹوں کا مقابلہ کیونکر کرتے ہیں،، کا کئی تحریروں والا ایڈیشن نکلا —
۱۸۹۵ء	لینن نے سینٹ پیٹرس برگ میں ''مزدوروں کی جنگ آزادی کی انجمن،، قائم کی —
دسمبر ۱۸۹۵ء	ولادیمیر ایلیچ لینن اور ''انجمن،، کے دوسرے ممبر گرفتار کرلئے گئے —
۱۸ مئی ۱۸۹۶ء	ماسکو کے خودینسکوئے پولے مقام پر زار نکولائی ثانی کے جشن تاجپوشی کے موقع پر ایک بڑا حادثہ —
۲۲ مئی (۳جون) ۱۸۹۶ء	روس اور چین میں عہد نامہ ہوگیا کہ جاپان سے اپنی حفاظت کرنے میں اتحاد رہے گا اور چین کی مشرقی ریلوے بنائی جائے گی —
مئی — جون ۱۸۹۶ء	سینٹ پیٹرسبرگ کے کپڑا مزدوروں کی عام ہڑتال —
۱۵ — ۲۰ جولائی ۱۸۹۶ء	لندن میں انٹرنیشنل سوشلسٹ کانگرس کے موقع پر روسی مزدوروں کا وفد بھی پہنچا —
۱۸۹۶ء	نیژنی نووگورود میں کل روس صنعتی اور فنی نمائش —

۱۸۹۶ء	پہلی کل روس تجارتی اور صنعتی کانگرس، نیژنی نووگورود میں —
۱۸۹۶ء — ۱۸۹۷ء	سینٹ پیٹرسبرگ، اوریخووہ زوئیےوہ، یکاتیرینوسلاف اور دوسرے روسی شہروں میں بڑی ہڑتالیں —
۱۸۹۶ء — ۱۸۹۹ء	لینن نے اپنا مقالہ لکھا ''روس میں سرمایہداری کا ارتقا،، (۱۸۹۹ء میں شائع ہوا)—
۳ جنوری ۱۸۹۷ء	سونے کے سکوں کے استعمال پر قانون (ویتے نے کرنسی کی اصلاح کی) —
۱۸۹۷ء	پہلی کل روس مردم شماری —
۲ جون ۱۸۹۷ء	قانون کہ کارخانے میں کام کا وقت ساڑھے گیارہ گھنٹے سے زیادہ نہ ہو—
۱۸۹۷ء	لینن کو سائبیریا کے ایک گاؤں شوشینسکوئے میں جلاوطن کردیا گیا—
پہلی (۱۳) مارچ سے ۳ (۱۵) مارچ ۱۸۹۸ء تک	روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی پہلی کانگرس مینسک میں —
مارچ ۱۸۹۸ء	روس اور چین کا معاہدہ — پورٹ آرتھر اور دالنی (ڈائرن) کی بندرگاہیں کرائے پر دینے کے بارے میں فیصلہ ہوا —
۸ فروری ۱۸۹۹ء	طالب علموں کی پہلی کل روس ہڑتال —
۲۹ جولائی ۱۸۹۹ء	''عارضی قاعدے،، جن کی رو سے حکم ہوا کہ ہنگاموں میں حصہ لینے والے طالب علموں کو فوج میں بھرتی کر لیا جائیگا—
۱۹۰۰ء — ۱۹۰۳ء	لینن کا اخبار ''اسکرا،، (چنگاری) شائع ہوا —
۱۹۰۰ء — ۱۹۰۳ء	روس میں صنعتی بحران —
اپریل ۱۹۰۱ء	سینٹ پیٹرسبرگ، وارسا، طفلس اور دوسرے شہروں میں یوم‌مئی کے جلسے جلوس —
۷ مئی ۱۹۰۱ء	سینٹ پیٹرسبرگ کی آبوخوف فیکٹری میں ہڑتال —
۱۹۰۱ء — ۱۹۰۲ء	یونیورسٹی والے شہروں —— ماسکو، سینٹ پیٹرسبرگ، قازان اور خارکوف وغیرہ میں طالب علموں کے ہنگامے —

۹ مارچ ۱۹۰۲ء	باطوم میں مزدوروں کا عام سیاسی مظاہرہ —
مارچ ۱۹۰۲ء	لینن کی کتاب ''کیا کیا جائے؟'' شائع ہو گئی —
مارچ — اپریل ۱۹۰۲ء	پولتاوا، خارکوف، ورونیژ اور دوسرے گبرنیاؤں میں کسانوں کے ہنگامے —
۲ سے ۲۶ نومبر تک ۱۹۰۲ء	شہر روستوف بر دون میں مزدوروں نے عام ہڑتال کردی —
۱۹۰۲ء	سوشلسٹ انقلابیوں کی پارٹی قائم ہو گئی —
پہلی جولائی سے ۱۴ جولائی ۱۹۰۳ء تک	باکو میں عام ہڑتال —
۱۷ (۳۰) جولائی — ۱۰ (۲۳) اگست ۱۹۰۳ء	روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس برسلز اور لندن میں — ایک مارکسی پارٹی بنائی گئی اور اس کے پروگرام اور قواعد طے ہوئے —
جولائی — اگست ۱۹۰۳ء	جنوبی روس میں عام ہڑتال —
۱۹۰۳ء میں خزاں کے مہینے —	قفقاز اور یوکرین میں کسان تحریک کا ابال —
۳ سے ۵ جنوری ۱۹۰۴ء	سینٹ پیٹرس‌برگ میں آزاد خیال بورژوا گروپ کی ''آزادی کی یونین'' قائم کرنےوالی کانگرس ہوئی اور یہ یونین بن گئی —
جنوری ۱۹۰۴ء سے اگست ۱۹۰۵ء تک	روس اور جاپان کی جنگ —
۲۷ جنوری (۹ فروری)	پورٹ آرتھر میں روسی جنگی جہازوں کے دستے پر جاپانیوں کا حملہ —
	روسی کروزر ''وریاگ'' اور گن‌بوٹ ''کورےیئتس'' نے چمولپو کے مقام پر جاپان کے جنگی جہازوں کے دستے سے زبردست معرکہ سر کیا —
مئی ۱۹۰۴ء	لینن کی کتاب ''ایک قدم آگے دو قدم پیچھے'' شائع ہو گئی —

۱۷ (۲۰) اگست سے ۲۱ اگست (۳ ستمبر) ۱۹۰۴ء تک	روسی اور جاپانی فوجوں میں لیاؤیانگ کا خونی معرکہ۔
۱۳ سے ۳۱ دسمبر ۱۹۰۴ء تک	باکو میں تیل کے چشموں پر کام کرنے والوں کی ہڑتال۔ روس میں پہلا سمجھوتہ جو مزدوروں نے مل کر مالکوں سے کیا۔
۲۰ دسمبر ۱۹۰۴ء (۲ جنوری ۱۹۰۵ء)	جنرل اسٹیسل نے پورٹ آرتھر جاپانیوں کے حوالے کردیا۔
دسمبر ۱۹۰۴ء سے مئی ۱۹۰۵ء تک	جنیوا میں بالشویک اخبار ''وپریود،، (آگے بڑھو) لینن کی ادارت میں شائع ہوا۔
۱۹۰۵ء — ۱۹۰۷ء	روس میں پہلا بورژوا ڈیموکریٹک انقلاب۔
۱۹۰۵ء	
۳ جنوری سے ۱۸ جنوری تک	پوتیلوف کے کارخانے میں ہڑتال — سینٹ پیٹرسبرگ میں عام ہڑتال۔
۹ جنوری	''خونین اتوار،، — سینٹ پیٹرسبرگ کے مزدور جب زار کی خدمت میں درخواست لے کر بڑھ رہے تھے تو ان پر گولی چلائی گئی۔
جنوری — فروری	سارے ملک میں ہڑتالوں اور مظاہروں کی لہر۔
٦ سے ۲۵ فروری تک (۱۹ فروری سے ۱۰ مارچ تک)	روسی اور جاپانی فوجوں کے درمیان مکڈین کی جنگ۔
۱۲ اپریل سے ۲۷ اپریل تک (۲۵ اپریل — ۱۰ مئی)	روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی تیسری کانگرس لندن میں۔
۱۲ مئی سے ۲۳ جولائی تک	ایوانووہ وزنےسینسک میں ہڑتال — مزدوروں کے نمائندوں کی سب سے پہلی سوویتوں میں سے ایک قائم ہوئی ہے۔
۱۴ — ۱۵ مئی	تسوسیما پر سمندر کی لڑائی — اڈمرل روژدیستوینسکی کے جنگی جہازوں کے دستے کو مکمل شکست ہو گئی۔
۱۴ (۲۷) مئی	لینن کی ادارت میں جنیوا سے روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کا مرکزی آرگن ''پرولتاری،، اخبار کا پہلا نمبر نکل آیا۔

۱۴ سے ۲۴ جون تک	''پوتیمکین،، بکتر بند جہاز پر بغاوت —
۲۲ سے ۲۴ جون تک	لودز میں مسلح بغاوت —
۳۱ جولائی	کل روس کسان یونین کی پہلی بنیادی کانگرس شروع ہوئی —
جولائی	لینن کی کتاب ''جمہوری انقلاب میں سوشل ڈیموکریٹوں کے دو طریقہٴ کار،، شائع ہوئی —
۶ اگست	مشاورتی ریاستی دوما (کونسل جو ''بولیگن دوما،، کے نام سے مشہور ہوئی) کے قائم کرنے کے بارے میں قانون کا کچا خاکہ شائع ہوا —
۲۳ اگست (۵ ستمبر)	روس اور جاپان کے درمیان پورٹس متھہ میں امن نامہ ہو گیا —
۷ اکتوبر	کل روس کی سیاسی ہڑتال شروع —
۱۳ اکتوبر	سینٹ پیٹرسبرگ کے مزدوروں کے نمائندوں کی سوویت کا پہلا جلسہ —
۱۷ اکتوبر	زار نکولائی ثانی نے منشور شائع کر دیا، جس میں سیاسی آزادیاں دینے کا وعدہ تھا اور یہ وعدہ کہ دوما طلب کی جائے گی جسے قانونی اختیارات بھی ہوں گے —
۲۰ اکتوبر	ماسکو میں بالشویک لیڈر باومن کے جلوس‌جنازہ کا سیاسی مظاہرہ — باومن کو رجعت پرستوں نے ۱۸ اکتوبر کو قتل کردیا تھا —
اکتوبر	آئینی ڈیموکریٹک پارٹی قائم ہوئی (کیڈیٹوں کی) —
اکتوبر سے دسمبر تک	مزدوروں کے نمائندوں کی سوویتیں سینٹ پیٹرسبرگ، ماسکو، کیئف، نیژنی نووگورود، اودیسا، چیتا اور دوسرے روسی شہروں میں قائم —
۲۴ سے ۲۸ اکتوبر تک	کرونشتادت میں فوجیوں اور جہازیوں نے بغاوت کردی —
۲۷ اکتوبر (۹ نومبر) سے ۳ (۱۶) دسمبر تک	سینٹ پیٹرسبرگ میں بالشویکوں کا روزنامہ ''نوویا ژیزن،، (نئی زندگی) چھپنا شروع — لینن اس کے ایڈیٹر تھے —
۱۱ سے ۱۵ نومبر تک	سیواستوپول میں بغاوت لفٹنٹ شمیڈٹ کی سر کردگی میں —

۲۱ نومبر	مزدوروں کے نمائندوں کی ماسکو سوویت کا پہلا جلسہ۔
نومبر	اکتوبری پارٹی بن گئی — "۱۷ اکتوبر کی یونین"۔
دسمبر	ماسکو، نوواروسیئسک، چیتا، پیرم، خارکوف، گورلوفکا، کراسنویارسک، سورموو اور دوسرے شہروں میں دسمبر کی مشہور مسلح شورش۔
۱۲ (۲۵) — ۱۷ (۳۰) دسمبر	فن لینڈ کے تمرفورس مقام پر روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی پہلی کل روس کانفرنس۔
دسمبر ۱۹۰۵ء — جنوری ۱۹۰۶ء	زار کی فوج نے ماسکو کے علاقے میں، بالٹک کے ضلعوں میں اور سائبیریا میں تعزیری کارروائی کی۔
۱۹۰۶ء	
۱۰ سے ۲۵ اپریل تک (۲۳ اپریل سے ۸ مئی تک)	اسٹاک ہالم میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی چوتھی اتحاد کانفرنس۔
۲۳ اپریل	روسی سلطنت کے "بنیادی قوانین" شائع کئے گئے۔
۲۷ اپریل سے ۸ جولائی تک	پہلی اسٹیٹ دوما کا اجلاس۔
۱۷ سے ۲۰ جولائی تک	جہازیوں اور فوجیوں کی بغاوت سویابورگ میں۔
۱۹ — ۲۰ جولائی	کرونشتادت میں جہازیوں اور فوجیوں کی بغاوت۔
۲۰ جولائی	کروزر "پامیت آزووا" کے جہازیوں نے ریویل کے مقام پر بغاوت کردی۔
۱۹ اگست	زار کی حکومت نے انقلابی تحریک کو کچلنے کے لئے فوری فیصلہ کرنے والی فوجی عدالتیں (سمری کورٹ مارشل) قائم کردیں۔
۲۱ اگست (۳ ستمبر) سے ۲۸ نومبر (۱۱ دسمبر) ۱۹۰۹ء تک	بالشویکوں کا غیر قانونی اخبار "پرولتاری" شائع ہوتا رہا (فن لینڈ، سوئٹزر لینڈ اور فرانس سے)۔
۹ نومبر	زار کی حکومت نے حکم نامہ جاری کیا کہ کمیونوں (گاؤں کی برادری) سے نکل کر الگ تھلگ کاشت کرنے کا حق دیا جاتا ہے۔ استولیپن (وزیر داخلہ) کی زرعی اصلاح۔

۱۹۰۷ء

۲۰ فروری سے ۲ جون تک	دوسری اسٹیٹ دوما جاری رہی —
۳۰ اپریل سے ۱۹ مئی تک (۱۳ مئی — یکم جون)	روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی پانچویں کانگرس لندن میں —
۳ جون	تیسری جون کی سرکاری الٹ پلٹ — الکشن کا نیا قانون —
اگست	روس اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ کہ ایران، افغانستان اور تبت کو اپنے الگ الگ حلقہ اثر میں بانٹ لینا ہے — برطانیہ، روس اور فرانس کے اتحاد ثلاثہ (Triple Entente) کو مکمل کیا گیا —
پہلی نومبر ۱۹۰۷ء سے ۹ جون ۱۹۱۲ء تک	تیسری اسٹیٹ دوما —

۱۹۰۹ء

اپریل اور مئی	لینن کی کتاب ''مادیت اور عطائی تنقید،، (Materialism and Empiriocriticism) شائع ہوئی —

۱۹۱۰ء

۱۴ جون	تیسری اسٹیٹ دوما نے قانون منظور کردیا جس کی رو سے ۹ نومبر ۱۹۰۶ء کے حکم نامے کی تصدیق کردی گئی —
۱۶ (۲۹) دسمبر	سینٹ پیٹرسبرگ میں بالشویکوں کے قانونی اخبار ''زویزدا،، (ستارہ) کا پہلا نمبر چھپ کر نکلا —
۱۹۱۰ء	روسی ایشیائی بینک کی بنیاد رکھی گئی —

۱۹۱۱ء

۲۹ مئی	کسانوں کی زمین کا پھر سے بندوبست کرنے کا قانون —
۶ اگست	روس اور جرمنی میں ایران کے سوال پر پاٹسڈام کے مقام پر معاہدہ ہوا —

۱۹۱۲ء

۵ (۱۸) — ۱۷ (۳۰) جنوری	روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی چھٹی (پراگ کی) کل روس کانفرنس —
۴ اپریل	دریائے لینا کے کنارے سونے کی کانوں کے مزدوروں پر زار کی فوج نے گولی چلائی —

۲۲ اپریل (۵ مئی)	بالشویک اخبار ''پراودا،، کا پہلا شمارہ آیا۔
اپریل	سارے ملک میں یوم مئی کی ہڑتالیں۔
جولائی	تاشقند میں فوجیوں (سفرمینا کے سپاہیوں) کی بغاوت۔
۱۵ نومبر ۱۹۱۲ءسے ۲۵ فروری ۱۹۱۷ء تک	چوتھی اسٹیٹ دوما چلتی رہی۔

۱۹۱۴ء

مئی	باکو کے مزدوروں نے عام ہڑتال شروع کردی۔
جولائی	سینٹ پیٹرسبرگ کے پوتیلوف کارخانے میں اور دوسرے شہروں میں ہڑتالیں۔
۱۸ (۳۱) جولائی	جرمنوں نے روس کو الٹی‌میٹم دے دیا۔
۱۹ جولائی (یکم اگست)	جرمنی نے روس سے جنگ کا اعلان کردیا۔
۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک	پہلی جنگ عظیم۔
۱۷ اگست سے ۱۵ ستمبر تک	مشرقی پروشیا میں فوجی کارروائی۔
ستمبر ــ نومبر	وارسا اور ایوان گورود میں جرمن فوج کے خلاف کارروائی۔
۱۶ ــ ۱۷ (۲۹ ــ ۳۰) اکتوبر	روس کی بحیرۂاسود کی بندرگاہوں پر ترکی بحری بیڑے اور جرمن بحری جہازوں نے حملہ کردیا۔ روس نے ۱۹ اکتوبر (۲ نومبر) کو ترکی کے خلاف اعلان‌جنگ کردیا۔
پہلی نومبر	روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے سامراجی جنگ کے بارے میں مینی‌فسٹو نکالا (یہ مینی‌فسٹو لینن نے لکھا تھا)۔
نومبر	روس اور جرمنی کے محاذ پر لودز کی فوجی کارروائی۔

۱۹۱۵ء

مئی ــ جون	گلیشیا میں روسی فوج کی شکست۔
مئی ــ جولائی	جنگی صنعتوں کی کمیٹیاں مقرر کی گئیں اور کل روس کا دیہاتی اور شہری اتحاد (زیمگور کے نام سے) قائم کیا گیا۔

۲۳ سے ۲٦ اگست تک (۵ — ۸ ستمبر)	انٹرنیشنل والوں کی کانفرنس زیمروالڈ میں — لینن نے اس میں شرکت کی —
ستمبر سے دسمبر تک	جنگی صنعتوں کی کمیٹیوں میں لگانے کے لئے ''مزدوروں کے گروپ،، کا الکشن — بالشویکوں نے مزدوروں سے اس الکشن کا بائیکاٹ کرایا —

۱۹۱٦ء

جنوری سے جون تک لینن نے اپنی کتاب پر کام کیا : ''سامراج — سرمایہ‌داری کی آخری منزل ہے،، (کتاب ۱۹۱۷ء میں شائع ہوئی) —

۱۱ (۲۴) سے ۱۷ (۳۰) اپریل تک	کینتھل کے مقام پر انٹرنیشنل والوں کی کانفرنس لینن کے کہنے پر طلب کی گئی —
۲۲ مئی سے ۳۱ جولائی تک	جنوب مغربی محاذ پر روسیوں کی چڑھائی — لوتسک کے مقام پر دشمن کی صفوں میں شگاف پڑ گیا —
گرمیاں اور خزاں کے مہینے	وسط ایشیا اور قزاخستان میں جاگیرداری اور شہنشاهیت کے خلاف شورش —

۱۹۱۷ء

۹ جنوری	بالشویکوں کی رہنمائی میں پیتروگراد، ماسکو، باکو، نیژنی نووگورود اور دوسرے روسی شہروں میں سیاسی ہڑتالیں — جنگ کے خلاف جلسے جلوس —
۱۸ فروری (۳ مارچ)	پیتروگراد شہر کے پوتیلوف کارخانے میں ہڑتال شروع —
۲۳ فروری (۸ مارچ)	بالشویک پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے کہنے پر پیتروگراد کی مزدور عورتوں نے بھوک، جنگ اور زارشاهی کے خلاف جلوس نکالا اور مزدور مردوں نے ہڑتال کر کے اس جلوس کی حمایت کی (محنت پیشہ عورتوں کا بین اقوامی دن) —
۲۵ فروری (۱۰ مارچ)	پیتروگراد کے مزدوروں نے عام ہڑتال کر دی — ہر طرف جلوس نکلنے لگے اور پولیس سے ٹکراؤ ہونے لگا — پیتروگراد بالشویک کمیٹی کے پانچ ممبر گرفتار کر لئے گئے —
۲٦ فروری (۱۱ مارچ)	زار نکولائی ثانی نے حکم نامہ جاری کر کے اسٹیٹ دوما کو موقوف کردیا —

۲۷ فروری (۱۲ مارچ)	روس میں فروری کا بورژوا جمہوری انقلاب ہو گیا۔ پیٹروگراد کی فوجی چھاونی کے جوان ایک ساتھ باغیوں کی صف میں جا ملے — مزدوروں کے نمائندوں کی پیٹروگراد سوویت بن گئی — روس کی شاہی کا تختہ الٹ دیا گیا — اسٹیٹ دوما کے ممبروں کی ایک عارضی کمیٹی رودزیانکو کی سرکردگی میں بٹھا دی گئی —
۲ (۱۵) مارچ	بورژوا عارضی گورمنٹ بنی جس کا وزیر اعظم شہزادہ لووف تھا — زار نکولائی دوم تاج تخت سے دست بردار ہو گیا —
۵ (۱۸) مارچ	''پراودا،، اخبار پھر سے شائع ہونے لگا —
مارچ	مزدوروں اور فوجیوں کے نمائندوں کی ماسکو سوویت بن گئی —
۳ (۱۶) اپریل	جلاوطنی سے پیٹروگراد میں لینن کی آمد، فن لینڈ کے اسٹیشن چوک میں تقریر —
۴ (۱۷) اپریل	لینن نے مضمون پڑھا ''موجودہ انقلاب میں پرولتاریہ کے فریضے،، (جو اپریل کے تھیسس کے نام سے مشہور ہے) — یہ مضمون مزدوروں اور فوجیوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی کل روس کانفرنس میں شریک ہونے والے بالشویکوں کے جلسے میں پڑھ کر سنایا گیا —
۱۵ (۲۸) اپریل	بالشویک اخبار ''سولداتسکایا پراودا،، (فوجیوں کی سچائی) کا پہلا نمبر نکل آیا —
۱۸ اپریل (۱ مئی)	عارضی گورمنٹ کے وزیر خارجہ میلیوکوف نے اتحادی ملکوں کی حکومتوں کو ایک نوٹ لکھ کر بھیجا کہ ''جنگ فتح ہونے تک،، جاری رہے گی —
۲۰ — ۲۱ اپریل (۳— ۴ مئی)	پیٹروگراد میں مزدوروں اور فوجیوں کے جلوس نے مطالبہ کیا کہ میلیوکوف استعفا دے — عارضی بورژوا گورمنٹ کا پہلا سنکٹ —
۲۴ سے ۲۹ اپریل تک (۷ — ۱۲ مئی)	پیٹروگراد میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی (بالشویک) کی ساتویں کل روس کانفرنس —
اپریل	لال گارڈ کی تنظیم شروع ہوئی —

۴ (۱۷) مئی	کسانوں کے نمائندوں کی کل روس کانگرس پیٹروگراد میں شروع —
۵ (۱۸) مئی	پہلی عارضی کولیشن (مخلوط) گورمنٹ بنی جس کا وزیر اعظم شہزادہ لووف رہا —
۳ سے ۲۴ جون تک (۱۶ جون — ۷ جولائی)	پیٹروگراد میں مزدوروں اور فوجیوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی پہلی کل روس کانگرس ہوتی رہی — لینن نے اس کانگرس میں بتایا کہ عارضی گورمنٹ کے ساتھہ اور جنگ کے سوال پر کیا رویہ ہونا چاہئے —
۱۶ سے ۲۳ جون تک (۲۹ جون — ۶ جولائی)	پیٹروگراد میں بالشویکوں کی بنائی ہوئی محاذ جنگ اور اس کے پیچھے کی فوجی تنظیموں کی کل روس کانفرنس —
۱۸ جون (۱ جولائی)	جنوب مغربی محاذ جنگ پر دھاوا بولا گیا — پیٹروگراد، ماسکو اور دوسرے شہروں میں مزدوروں نے جنگ کے خلاف بڑے بڑے جلوس نکالے اور بالشویک نعرہ بلند کیا کہ تمام اختیارات سوویتوں کے حوالے کئے جائیں —
۳— ۴ (۱۶—۱۷) جولائی	پیٹروگراد میں ایک دم مزدوروں نے خود سے مظاہرہ کیا اور اس میں فوجی یونٹ اور جہازی بھی شامل ہو گئے — مظاہرین مطالبہ کر رہے تھے کہ ”تمام اختیارات سوویتوں کے حوالے کرو!“، مظاہرے پر گولی چلی — دو عملی کا خاتمہ —
۵ (۱۸) جولائی	عارضی گورمنٹ نے بالشویکوں پر زیادتیاں شروع کر دیں — پارٹی نیم قانونی جماعت بن کر رہ گئی —
۷ (۲۰) جولائی	عارضی گورمنٹ نے لینن کی گرفتاری کا حکم جاری کر دیا —
۱۲ (۲۵) جولائی	عارضی گورمنٹ نے محاذ پر سزائے موت کا قانون دوبارہ نافذ کردیا —
۲۴ جولائی (۶ اگست)	دوسری عارضی کولیشن (مخلوط) گورمنٹ بنی — اس کا وزیر اعظم کیرینسکی تھا —
۲۶ جولائی سے ۳ اگست تک (۸ — ۱۶ اگست)	روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی (بالشویک) کی چھٹی کانگرس پیٹروگراد میں — اس نے کمیونسٹ پارٹی اور مزدور طبقے کو مسلح بغاوت کی ہدایت کی —

۱۲ سے ۱۵ اگست تک (۲۵ — ۲۸)	ماسکو میں انقلاب کی مخالف طاقتوں کی ''اسٹیٹ کانفرنس،، —
۱۲ (۲۵) اگست	ماسکو میں عام ہڑتال (۴لاکھ آدمیوں نے حصہ لیا) —
۲۱ اگست (۳ ستمبر)	جنرل کورنیلوف نے غداری کی اور ریگا شہر جرمنوں کے حوالے کر دیا —
۲۵ اگست (۷ ستمبر)	کورنیلوف نے انقلاب کے مخالف بغاوت شروع کر دی اور اپنی فوجوں کو بالکل پیتروگراد تک چڑھا لایا —
۲۶ اگست (۸ ستمبر)	بالشویک پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے آواز بلند کی کہ جنرل کورنیلوف کا مقابلہ کیا جائے —
۳۰ اگست (۱۲ ستمبر)	لینن نے پارٹی کی مرکزی کمیٹی کو خط لکھا کہ کورنیلوف کی سازش کا توڑ کرنے کے لئے کیا داؤ پیچ کرنا چاہئے — کورنیلوف کی بغاوت کو انقلابی عوام نے بالشویک پارٹی کی رہنمائی میں کچل ڈالا —
۳۱ اگست (۱۳ ستمبر)	پیتروگراد کی سوویت بالشویکوں کے ہاتھہ میں آ گئی —
اگست — ستمبر	لینن نے اپنی تصنیف ''ریاست اور انقلاب،، پوری کی، جو ۱۹۱۸ء میں چھپی —
پہلی (۱۴) ستمبر	کیرینسکی کی سرکردگی میں ڈائرکٹری قائم ہوئی — روس کو ایک ریپبلک قرار دے دیا گیا —
۵ (۱۸) ستمبر	ماسکو کی سوویت بالشویکوں کے ہاتھہ میں آ گئی —
۱۴ سے ۲۲ ستمبر تک (۲۷ ستمبر سے ۵ اکتوبر تک)	پیتروگراد میں ''ڈیموکریٹک کانفرنس،، — طے پایا کہ ''پرے پارلینمٹ،، (Pre-Parliament) کے انتظامات کئے جائیں —
۲۵ ستمبر (۸ اکتوبر)	تیسری عارضی کولیشن گورمنٹ کیرینسکی کی سرکردگی میں بن گئی —
۱ — ۲ (۱۴ — ۱۵) اکتوبر	لینن نے مزدوروں، کسانوں اور فوجیوں سے اپیل کی کہ وہ کیرینسکی گورمنٹ کو الٹ دیں اور اختیارات کی باگ ڈور مزدوروں، فوجیوں اور کسانوں کے نمائندوں کی سوویتوں کے حوالے کریں —
۷ (۲۰) اکتوبر	لینن خفیہ طور پر وی‌بورگ سے پیتروگراد آ پہنچے —

۹ (۲۲) اکتوبر	آبوخوف کارخانے کے ہزاروں مزدوروں نے جلسہ کرکے مطالبہ کیا کہ بورژوا عارضی گورمنٹ کو طاقت سے محروم کرکے سارے اختیارات سوویتوں کے حوالے کر دئے جائیں —
(۱۰) ۲۳ اکتوبر	بالشویک پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے ایک جلسے نے لینن کی وہ تجویز منظور کر لی جس میں مسلح بغاوت کو وقت کا تقاضہ قرار دیا گیا تھا اور مسلح بغاوت کی تیاری کی دیکھہ بھال کے لئے ایک سیاسی شعبہ (پولٹکل بیورو) قائم کر دیا گیا جس کےسر براہ لینن تھے —
۱۱ سے ۱۳ اکتوبر (۲۴ — ۲۶)	پیٹروگراد میں شمالی علاقے کی سوویتوں کی کانگرس ہوئی —
۱۲ (۲۵) اکتوبر	پیٹروگراد میں مسلح بغاوت کا صدر مقام ''انقلابی کمیٹی،، مقرر ہو گئی —
۱۶ (۲۹) اکتوبر	بالشویک پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے وسیع تر اجلاس نے مسلح بغاوت کی تیاری کے متعلق لینن کی تجویز پاس کر دی — پارٹی کی طرف سے عملی فوجی سینٹر (مرکز) چنا گیا جو بغاوت کی رہنمائی کرے —
۲۴ — ۲۵ اکتوبر (نئے کیلنڈر سے ۶—۷ نومبر)	مزدوروں، فوجیوں اور جہازیوں کی مسلح بغاوت پیٹروگراد میں —
۲۵ اکتوبر (۷ نومبر)	اکتوبر کے عظیم اشتراکی انقلاب کی فتح اور پیٹروگراد میں سوویت عملداری قائم ہو جانا — جنگی انقلابی کمیٹی کا مینی‌فیسٹو —— ''روس کے باشندوں کے نام،، —
۲۵— ۲۶ اکتوبر (۷ اور ۸ نومبر)	مزدوروں اور فوجیوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی دوسری کل روس کانگرس پیٹروگراد کے اسمولنی انسٹی‌ٹیوٹ میں — زمین اور امن کے بارے میں سرکاری اعلان — پہلی سوویت گورمنٹ یعنی عوامی کمیساروں کی کونسل (مجلس وزارت) بن گئی اور لینن اس کے صدر (یا وزیر اعظم) مقرر ہوئے — کل روس کی مرکزی انتظامیہ کمیٹی چنی گئی —

۲۵ اکتوبر سے ۳ نومبر تک (۷ — ۱۶ نومبر)	ماسکو میں مزدوروں اور فوجیوں کی مسلح بغاوت — ماسکو میں سوویت عملداری قائم —
۲۵ اکتوبر (۷ نومبر)	دریائےدون پر آتمان کالیدین کے انقلاب دشمن فوجی حملے کی ابتدا —
۲۶ اکتوبر (۸ نومبر)	''زیمنی،، (سرمائی) محل پیتروگراد میں عارضی گورمنٹ گرفتار —
۲۵ — ۲۷ اکتوبر (۷ — ۹ نومبر)	مینسک میں، کرونشتادت میں، ایوانووہ وزنیسینسک، لوگانسک، قازان، دون کے کنارے روستوف، یکاتیرینبرگ، ریویل، سامارا، ساراتوف اور دوسرے شہروں میں سوویت عملداری قائم —
۲۹ اکتوبر (۱۱ نومبر)	عوامی کمیساروں کی کونسل (مجلس وزارت) نے سرکاری اعلان کے ذریعے طےکر دیا کہ محنت کا دن آٹھه گھنٹے ہوگا — پیتروگراد میں یونکروں یعنی فوجی کیڈیٹوں کی بغاوت کچل دی گئی جسے انقلاب کی مخالف ''ملک اور انقلاب کو بچانے کی کمیٹی،، نے اٹھایا تھا —
۳۱ اکتوبر (۱۳ نومبر)	باکو میں سوویت عملداری قائم —
پہلی (۱۴) نومبر	تاشقند میں سوویت عملداری قائم — پیتروگراد کے قریب سوویت اقتدار کے خلاف کراسنوف —— کیرینسکی کی مخالف انقلاب چڑھائی کو دبا دیا گیا —
۲ (۱۵) نومبر	''روس کی قوموں کے حقوق کا فرمان،، (عوامی کمیساروں کی کونسل نے منظور کیا) —
۸ (۲۱) نومبر	یاکوف سویردلوف کو کل روس مرکزی انتظامیه کمیٹی کا صدر چنا گیا —
۱۰ (۲۳) نومبر	مرکزی انتظامیه کمیٹی کا سرکاری حکم، جس کی رو سے ذات بندی (منصب بندی) اور پرانے سرکاری عهدے توڑ دئے گئے —

۱۰ سے ۲۵ نومبر تک (۲۳ نومبر – ۸ دسمبر)	پیٹروگراد میں کسان نمائندوں کی سوویتوں کی غیر معمولی کل روس کانگرس —
۱۴ (۲۷) نومبر	کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی نے مزدوروں کی طرف سے کنٹرول کے بارے میں قانون جاری کر دیا —
۱۸ نومبر (یکم دسمبر)	ولادی‌وستوک میں سوویت عملداری قائم —
۲۰ نومبر (۳ دسمبر)	پرانی فوج کا انقلاب کا مخالف ہیڈ کوارٹر شہر موگیلیف میں توڑ دیا گیا —
	بریست لیتوفسک میں صلح کی بات چیت سوویت رپبلک اور جرمن بلاک کے ملکوں کے درمیان شروع —
	عوامی کمیساروں کی کونسل نے اپیل شائع کی ''روس اور مشرق کے تمام محنت کش مسلمانوں کے نام'' —
۲۲ نومبر (۵ دسمبر)	عوامی کمیساروں کی کونسل نے سرکاری اعلان کیا کہ عدالتوں کی تنظیم جمہوری ووٹوں سے ہوگی اور انقلابی ٹری‌بیونل مقرر کئے جاتے ہیں —
۲ (۱۵) دسمبر	کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی اور کمیساروں کی کونسل دونوں نے سرکاری اعلان کیا کہ اعلی معاشی کونسل بٹھائی جاتی ہے —
۷ (۲۰) دسمبر	عوامی کمیساروں کی کونسل نے فیصلہ کیا کہ انقلاب کی مخالف کارروائیوں اور توڑ پھوڑ کی حرکتوں کے خلاف جدوجہد کرنے کو ''کل روس ہنگامی کمیشن'' بٹھایا جاتا ہے جس کے صدر دزیرژینسکی ہوں گے — (یہ کمیشن ''چےکا'' کے نام سے مشہور ہے —)
۱۱ (۲۴) دسمبر	سوویتوں کی پہلی کل یوکرین کانگرس خارکوف میں — یوکرینی سوویت رپبلک قائم — پہلی یوکرینی سوویت حکومت کا چناؤ —
۱۲ سے ۲۰ دسمبر تک (۲۵ دسمبر ۱۹۱۷ء سے ۲ جنوری ۱۹۱۸ء)	مشرق بعید کی سوویتوں کی تیسری علاقائی کانگرس خاباروفسک میں — مشرق بعید کے تمام علاقے میں سوویت عملداری قائم ہونے کا اعلان —

۱۴ (۲۷) دسمبر	کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی نے بینکوں کو قومی ملکیت قرار دے دیا۔
۱۶ (۲۹) دسمبر	عوامی کمیساروں کی کونسل نے فوج کو جمہوریت کے سانچے میں ڈھالنے کا سرکاری اعلان کر دیا۔
۱۸ (۳۱) دسمبر	عوامی کمیساروں کی کونسل نے فن لینڈ کی آزادی تسلیم کر لی۔

۱۹۱۸ء

۵ (۱۸) جنوری	پیتروگراد میں دستور ساز اسمبلی طلب کر لی گئی۔
۶ (۱۹) جنوری	کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کا سرکاری اعلان کہ دستور ساز اسمبلی توڑی جاتی ہے۔ اسمبلی نے سوویت اقتدار کو تسلیم کرنے سے اوراس کے احکام ''محنت کش اور دبے کچلے عوام کے حقوق کے بارے میں،، ''امن اور زمین کے احکام،، کو ماننے سے انکار کر دیا تھا۔
۱۰ — ۱۸ (۲۳ — ۳۱) جنوری	پیتروگراد میں مزدوروں، فوجیوں اور کسانوں کے نمائندوں کی سوویتوں کی تیسری کل روس کانگرس۔ محنت کش اور دبے کچلے عوام کے حقوق کا اعلان نامہ منظور۔
۱۵ (۲۸) جنوری	عوامی کمیساروں کی کونسل کا سرکاری اعلان، مزدوروں اور کسانوں کی سرخ فوج بنانے کے بارے میں۔
۲۱ جنوری (۳ فروری)	کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کا سرکاری اعلان ، سرکار کے ملکی اور غیر ملکی تمام قرضے منسوخ۔
۲۳ جنوری (۵ فروری)	عوامی کمیساروں کی کونسل کا سرکاری اعلان شائع ہوا۔ کلیسا یا مذہبی اداروں کو ریاست سے اور اسکول کو کلیسا سے الگ کر دیا گیا۔
۲۶ جنوری (۸ فروری)	عوامی کمیساروں کی کونسل کا فرمان شائع ہوا کہ ۱۴ فروری ۱۹۱۸ء سے گرےگورین (یعنی نئے) کیلنڈر کا نفاذ ہوگا۔
	کیئف میں سوویت عملداری قائم۔
جنوری	بسرابیہ پر رومانیہ نے قبضہ کر لیا۔
جنوری — فروری	دریائے دون پر کالیدین کی انقلاب دشمن شورش دبا دی گئی۔

۱۴ فروری	عوامی کمیساروں کی کونسل نے فرمان شائع کیا کہ زار کے زمانے کے بحری بیڑے کو توڑا جاتا ہے اور مزدوروں اور کسانوں کا سرخ بیڑا تیار کیا جائے گا —
۱۸ فروری	جرمنوں نے سوویت روس پر یلغار کر دی —
۱۹ فروری	کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کا سرکاری اعلان ''زمین سماجی ملکیت،، ہو گئی —
۲۱ فروری	عوامی کمیساروں کی کونسل کا مینی‌فیسٹو ''اشتراکی وطن خطرے میں ہے،، —
۲۳ فروری	سرخ فوج کا دن —
۲۵ فروری سے ۲۴ اپریل تک	سوویت بحری بیڑے اور تجارتی جہازوں نے ریویل (جو اب تالین کہلاتا ہے) اور ہیلسنگ‌فورس سے (جو اب ہیلسنکی کہلاتا ہے) کرونشتادت کے بندرگاہ کو منتقل ہونے میں جان لڑا دی (Ice Voyage) —
پہلی مارچ	جرمن فوج نے کیئف پر قبضہ کر لیا — انقلاب کی مخالف یوکرینی مرکزی کونسل (''رادا،،) پھر سے قائم کردی گئی —
۳ مارچ	بریست لیتوفسک میں صلح نامہ ہو گیا — ایک فریق روسی سوویت فیڈریٹیو سوشلسٹ ریپلک اور دوسرے متحد فریق جرمنی، آسٹریا — ہنگری، ترکی اور بلغاریہ —
۶ سے ۸ مارچ تک	روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی ساتویں کانگرس پیتروگراد میں — فیصلہ ہوا کہ روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی (بالشویک) کا نام بدل کر روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) رکھا جائے —
۹ مارچ	اتحاد ثلاثہ (Entente) نے مورمانسک میں فوج اتار دی —
۱۰ — ۱۱ مارچ	لینن کی سرکردگی میں سوویت حکومت پیتروگراد سے ماسکو آگئی اور تب سے ماسکو سوویت ریپلک کی راجدھانی قرار پایا —
۱۴ سے ۱۶ مارچ تک	ماسکو میں سوویتوں کی چوتھی غیر معمولی کل روس کانگرس — بریست لیتوفسک کے صلحنامے کی تصدیق کر دی گئی —

مارچ	شمالی قفقاز کے شہر پیتیگورسک میں دریائے تیرک کی وادی میں رہنے والی قومیتوں کی دوسری کانگرس نے شمالی قفقاز میں سوویت اقتدار کا اعلان کیا ــ
۵ اپریل	جاپانی فوجیں ولادی‌وستوک میں اتر پڑیں ــ
۲۲ اپریل	کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی نے سرکاری اعلان کر دیا کہ ۱۸ سال سے ۴۰ سال تک کے تمام مزدور اور محنت پیشہ کسان فوجی ٹریننگ حاصل کریں ــ
	عوامی کمیساروں کی کونسل کا سرکاری اعلان نکلا کہ غیر ملکی تجارت کو قومی ملکیت قرار دیا جاتا ہے ــ
۲۶ اپریل سے ۲ جولائی تک	ایک سوویت فوجی گروپ نے لوگانسک سے زاری‌تسین تک عظیم الشان کوچ کیا ــ
۲۸ اپریل	لینن کا مضمون شائع ہوا: ’’سوویت عملداری کے فوری فریضے،، ــ
۳۰ اپریل	خطہ ترکستان کی سوویتوں کی پانچویں کانگرس (کرولتائی) میں، جو تاشقند میں ہوئی تھی، ترکستان کی بااختیار سوویت سوشلسٹ ریپبلک بنا دی گئی ــ
۲ مئی	عوامی کمیساروں کی کونسل کا سرکاری اعلان، ’’شکر کی صنعت قومی ملکیت بنا دی گئی،، (صنعت کی کسی بھی پوری شاخ کے قومی ملکیت بنائے جانے کا پہلا واقعہ) ــ
۸ مئی	جرمنوں نے اور سفیدگارڈ کزاکوں نے روستوف بر دون پر قبضہ کرلیا ــ
۹ مئی	کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کا سرکاری اعلان، غذا کے محکمے کے عوامی کمیسار (وزیر) کو خاص اختیارات دے دئے گئے کہ وہ دیہاتی بورژوازی (کولاک) سے جو اناج کی کھتیاں سٹہ بازار کے لئے چھپا رہا تھا، مقابلہ کرے ــ
	سرکاری تعمیر کی کمیٹی، معاشی کونسل کی طرف سے بنا دی گئی ــ یہ پہلی تنظیم تھی جو پورے ملک میں تعمیر کا کام چلانے کے لئے بنائی گئی ــ

۲۵ مئی	معاشی کونسلوں کی پہلی کل روس کانگرس شروع — چیکوسلوواکیہ والوں کے آرمی کور کا سوویت دشمن بلوہ —
۲۹ مئی	کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کا سرکاری اعلان، مزدوروں اور کسانوں کی سرخ فوج میں عام بھرتی کی جائے —
پہلی جون	عوامی کمیساروں کی کونسل کا سرکاری اعلان: ''پبلک ریکارڈوں کو پھر سے ترتیب دیا جائے اور یک جا کیا جائے،، —
۸ جون	چیکوسلوواکیہ کے سفید گارڈ نے سامارا پر قبضہ کر لیا — سوشل انقلابیوں کی حکومت یعنی دستور ساز اسمبلی کے ممبروں کی کمیٹی کے نام سے حکومت جو ۶ جون ۱۹۱۸ء کو وجود میں آ گئی —
۱۱ جون	کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کا سرکاری اعلان کہ دیہات کے غریبوں کی کمیٹیاں بنائی جائیں —
۲۰ جون	عوامی کمیساروں کی کونسل نے تیل کی صنعت کو قومی ملکیت قرار دے دیا —
۲۸ جون	عوامی کمیساروں کی کونسل نے سرکاری اعلان کر دیا کہ تمام بڑی صنعتوں کو اور ریلوے کے کار و بار کو قومی ملکیت بنایا جاتا ہے—
۲۹ جون	چیکوسلوواکیہ کے سفیدگارڈوں نے ولادیوستوک پر قبضہ کر لیا اور بااختیار سائبیریا کی سفیدگارڈ عارضی گورمنٹ قائم کر دی —
۴ سے ۱۰ جولائی تک	سوویتوں کی پانچویں کل روس کانگرس ماسکو میں — روسی سوویت فیڈریٹیو سوشلسٹ ریپلک کا آئین (دستور) پاس ہو گیا — یہ پہلا سوویت آئین تھا —
۶ اور ۷ جولائی	ماسکو میں ''بائیں بازو،، کے سوشلسٹ انقلابیوں کی انقلاب دشمن بغاوت دبا دی گئی —
۱۷ جولائی	سابق زار روس (شہنشاہ) نکولائی ثانی اور اس کے خاندان کو شہر یکاتیرینبورگ میں گولی مار دی گئی (اب یہ شہر سویردلوفسک کہلاتا ہے) —

۲۰ جولائی	عوامی کمیساروں کی کونسل نے سرکاری اعلان جاری کر دیا کہ ''گھریلو فوج'' تیار ہو (تاکہ ایسے تمام لوگوں کو، جو کام نہیں کرتے تھے، مورچے کے پیچھے کام پر لگایا جائے) —
۲۱ جولائی	سوویت فوجوں نے یاروسلاول میں سفید گارڈ کی بغاوت کچل ڈالی —
۲۲ جولائی	عوامی کمیساروں کی کونسل کا سرکاری اعلان ''سٹے کے بیوپار پر'' —
جولائی ۱۹۱۸ء سے جون ۱۹۱۹ء تک	سفید گارڈوں کے مقابلے میں زاریتسین (موجودہ والگاگراد) کی سرفروشانہ حفاظت —
۲ اگست	اتحاد ثلاثہ کی فوج ارخانگیلسک میں اتر پڑی — فوجی مداخلت کرنےوالوں کی مدد سے شمالی خطے میں سفید گارڈ کی عارضی حکومت کا قیام —
۴ اگست	عوامی کمیساروں کی کونسل کا سرکاری اعلان، بورژوازی کے تمام اخبار بند کر دئے گئے —
	مداخلت کرنے والی برطانوی فوجوں نے باکو پر قبضہ کر لیا —
۱۵ — ۱۶ اگست	ولادی‌وستوک میں امریکی فوجی مداخلت —
۲۶ اگست سے ۱۷ ستمبر تک	تمان فوج نے تمان کے جزیرہ نما سے شہر توآپسے میں سے ہوکر آرماویر تک زبردست کوچ کیا —
۳۰ اگست	ماسکو کے سابق میخلسون کارخانے میں جلسہ ختم ہونے کے بعد ''سوشلسٹ انقلابیوں'' نے لینن کی جان لینے کی کوشش کی —
۴ ستمبر	عوامی کمیساروں کی کونسل کا سرکاری اعلان، پرائیویٹ ریلوے توڑ دی گئی —
۱۰ ستمبر	عوامی کمیساروں کی کونسل کا سرکاری اعلان — ناپ تول کا بین‌اقوامی سسٹم (میٹرک نظام — دھائی اور سیکڑے کا حساب) شروع —
۱۵ ستمبر	ترکی کے فوجی مداخلت کرنے والوں نے باکو پر قبضہ کر لیا —

۱٦ ستمبر	روسی سوویت فیڈریٹیو سوشلسٹ رپبلک کی طرف سے ''لال پرچم،، کا فوجی آرڈر جاری ہوا —
۲۰ ستمبر	برطانوی مداخلت کرنے والوں نے باکو کے ۲٦ کمیساروں کو گولی مار کر ھلاک کردیا —
۱۰ اکتوبر	عوامی کمیساروں کی کونسل کا سرکاری اعلان — نیا املا رائج کیا گیا —
۱٦ اکتوبر	کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کا سرکاری اعلان — مزدوروں کے یکساں اسکولوں کی تنظیم —
۲۹ اکتوبر سے ۴ نومبر تک	نوجوان کمیونسٹ لیگ کی پہلی کل روس کانگرس ماسکو میں —
۳۱ اکتوبر	عوامی کمیساروں کی کونسل کا سرکاری اعلان — سب محنت کرنے والوں کا سماجی بیمہ جاری —
۲ نومبر	کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کا سرکاری اعلان شائع ہوا کہ ایک غیر معمولی (ھنگامی) انقلابی ٹیکس لگا دیا جس کی کل رقم دس ارب روبل تھی —
٦ سے ۹ نومبر تک	سوویتوں کی چھٹی غیرمعمولی کل روس کانگرس —
۱۳ نومبر	کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی نے تجویز پاس کر دی کہ بریست لیتوفسک کے امن‌نامے کو رد کر دیا جائے —
۱۸ نومبر	سائبیریا میں اتحاد ثلاثہ کے ایجنٹ اڈمرل کولچاک کی انقلاب دشمن ڈکٹیٹرشپ قائم ہو گئی —
۲۱ نومبر	عوامی کمیساروں کی کونسل کا سرکاری اعلان ''پبلک کو خوراک کا تمام سامان، ذاتی اور گھریلو استعمال کی چیزوں کی سپلائی کا انتظام کرنے کے بارے میں،، —
۲۹ نومبر	یوکرین میں مزدوروں، کسانوں کی عارضی گورمنٹ کا مینی‌فسٹو کہ ھٹمان کی حکومت کا تختہ الٹا گیا اور یوکرین میں پھر سے سوویت عملداری قائم کردی گئی — نادوہ میں ''اسٹلینڈ مزدور کمیون،، (استونیا کی سوویت سوشلسٹ رپبلک) قائم ھو گئی —
۳۰ نومبر	کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کا فیصلہ کہ مزدوروں اور کسانوں کی دفاعی کونسل لینن کی سرکردگی میں بنائی جائے —

نومبر	برطانوی اور فرانسیسی جنگی جہاز اودیسا میں آ پہنچے۔ جنوبی روس میں برطانوی فرانسیسی فوجی مداخلت شروع —
نومبر — دسمبر	سرخ فوج نے اور چھاپہ مار دستوں نے سوویت علاقے سے آسٹریا اور جرمنی کی قبضہ گیر فوج کو مار کر نکال دیا —
۲ دسمبر	غیر ملکی بینکوں کو توڑ دینے کا سرکاری اعلان —
۱۰ دسمبر	سرخ فوج نے مینسک کو جرمن فوجی مداخلت کرنے والوں سے آزاد کرا لیا — مرکزی انتظامیہ کمیٹی نے ''لیبر قوانین کا ضابطہ،، منظور کر دیا —
۱۱ — ۲۰ دسمبر	زمین بندو بست کے محکموں، دیہات کے غریبوں کی کمیٹیوں اور کمیونوں کی پہلی کل روس کانگرس —
۱۶ دسمبر	لیتھوینیا میں سوویت عملداری قائم —
۱۷ دسمبر	لیتویا میں سوویت عملداری قائم —
۱۹۱۹ء	
پہلی جنوری	بیلوروس کی سوویت سوشلسٹ ریپبلک قائم ہو گئی —
۳ جنوری	سرخ فوج نے ریگا شہر جرمن مداخلت کرنے والوں سے آزاد کرا لیا —
۱۱ جنوری	عوامی کمیساروں کی کونسل کا سرکاری اعلان کہ غذا کے فالتو ذخیرے زبردستی لے لئے جائیں —
۲ سے ۲۸ فروری تک	لیتھوینیا اور بیلوروس کی سوویت ریپبلک قائم ہو گئی (Litbyel) —
۱۱ فروری	پولینڈ کے سفید گارڈ نے سوویت روس پر فوجی کارروائی شروع کر دی — پولینڈ کی فوج نے بریست لیتوفسک پر قبضہ کر لیا —
۱۴ فروری	سرکاری اعلان شائع، کل روس مرکزی انتظامیہ کمیٹی کی منظوری سے کہ ''دیہات کی اشتراکی طریقے سے تنظیم ہونی چاہئے اور اشتراکی کھیتی باڑی اختیار کرنے کے لئے کیا تدبیریں اختیار کی جائیں،، —
۲ سے ۶ مارچ تک	کمیونسٹ انٹرنیشنل کی پہلی کانگرس، ماسکو میں —

مارچ — جولائی	سوویت ریپبلک پر اتحاد ثلاثہ کی طاقتوں کی پہلی چڑھائی ناکام —
۱۸ — ۲۳ مارچ	روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی آٹھویں کانگرس ماسکو میں — نیا پروگرام منظور —
۲۳ مارچ	بشکیریا کی بااختیار سوویت اشتراکی ریپبلک قائم ہو گئی —
۳۰ مارچ	میخائل کالینن کو مرکزی انتظامیہ کمیٹی کا چیرمین چن لیا گیا —
۶ اپریل	سرخ فوج نے اودیسا کو برطانوی فرانسیسی مداخلت اور سفید گارڈوں سے آزاد کرا لیا —
۱۲ اپریل	ماسکو کے مار شلنگ یارڈز میں پہلا کمیونسٹ ''سبوتنک،، (ہفتے کا ایک دن رفاہ عام کے لئے دینا) —
۲۸ اپریل	مشرقی محاذ پر فرونزے کی کمان میں فوج نے دشمنوں پر جوابی دھاوا بول دیا —
۱۰ مئی	ماسکو — قازان ریلوے پر پہلا عام کمیونسٹ ''سبوتنک،، —
۱۳ سے ۱۶ جون تک	''کراسنایا گورکا،، (لال پہاڑی) قلعے پر سفید گارڈ کی بغاوت کو کچل ڈالا گیا —
جون	''تری پولئے کی ٹریجڈی ،، — سفید گارڈوالوں نے تری پولئے (یوکرین) کے مقام پر کمسومول کے ممبروں کو بے دردی سے قتل کر ڈالا —
۶ جولائی	روس اور افغانستان کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہو گئے —
۹ جولائی	روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی نے پارٹی کی تمام تنظیموں کو پیغام روانہ کیا: ''دینیکن سے مقابلے کے لئے ساری طاقت لگادو!،،
جولائی ۱۹۱۹ء سے مارچ ۱۹۲۰ء تک	اتحاد ثلاثہ کی دوسری مہم کو شکست —
۱۰ اکتوبر	اتحاد ثلاثہ کی سپریم کونسل نے فیصلہ کیا کہ روس کی معاشی ناکہ بندی کی جائے —
اکتوبر — نومبر	جنرل یودینچ کا سفیدگارڈ کور پیتروگراد کے باہر کی لڑائی میں تباہ ہو گیا —

۱۴ نومبر — سرخ فوج کے جوانوں نے کولچاک کی فوج سے اومسک کو آزاد کرا لیا۔

۳ سے ۵ دسمبر تک — آراضیاتی کمیونوں اور زراعتی کوآپریٹیوں کی پہلی کل روس کانگرس۔

۵ سے ۹ دسمبر تک — سوویتوں کی ساتویں کل روس کانگرس۔

۱۶ دسمبر — سرخ فوج نے دینیکن کی فوجوں سے کیئف آزاد کرا لیا۔

۲۶ دسمبر — عوامی کمیساروں کی کونسل نے سرکاری اعلان کیا کہ سوویت روس سے ناخواندگی کا خاتمہ کر دیا جائے۔

۱۹۲۰ء

۱۵ جنوری — ڈیفنس کونسل نے فیصلہ کیا کہ ''محنت کی پہلی انقلابی فوج،، بنائی جائے۔

۲۹ جنوری — عوامی کمیساروں کی کونسل کا سرکاری اعلان کہ ہر شخص پر محنت فرض ہے۔

جنوری — سائبیریا میں سوویت عملداری پھر سے قائم۔
مداخلت کرنے والوں نے روس کی ناکہ بندی ہٹالی۔

۲ فروری — روسی فیڈریشن اور استونیا کے درمیان یوریف (تارتو) میں امن نامے پر دستخط ہو گئے۔

۲۱ فروری — سرخ فوج نے مداخلت کرنےوالوں اور سفید گارڈوں سے ارخانگیلسک آزاد کرا لیا۔

فروری — سرخ فوج نے دینیکن کی سفید فوج سے یوکرین آزاد کرا لیا۔

۱۳ مارچ — سرخ فوج نے سفید فوج سے مورمانسک آزاد کرا لیا۔ شمالی محاذ صاف۔

۲۳ مارچ — عوامی کمیساروں کی کونسل نے ملک کی بجلی بندی کے لئے سرکاری کمیشن بٹھا دیا (گوئل رو)۔

۲۷ مارچ — سرخ فوج نے سفید فوج سے نوارو سیئسک آزاد کرا لیا۔

۲۹ مارچ سے ۵ اپریل تک — روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی نویں کانگرس۔

۶ اپریل — مشرق بعید کی ریپبلک قائم ہو گئی۔

۲۵ اپریل سے ۱۸ اکتوبر تک	پولینڈ اور سوویت روس کی جنگ (امن نامہ ۱۸ مارچ ۱۹۲۱ء کو ہوا) —
۲۶ اپریل	خوارزم کی عوامی سوویت رپبلک کا اعلان ہو گیا —
۲۸ اپریل	سرخ فوج نے سفید فوج سے باکو چھڑا لیا —
۲۸ اپریل	آذربائجان سوویت سوشلسٹ رپبلک بن گیا —
۳۰ اپریل	روسی سوویت فیڈریٹیو سوشلسٹ رپبلک کی عوامی کمیساروں کی کونسل کے فیصلے ''معدنی وسائل پر،، اور ''زمین کی دوبارہ تقسیم پر،، —
اپریل	شمالی ساخالین پر جاپانی سامراجیوں نے قبضہ کر لیا — دفاعی کونسل کو پھر سے اس طرح ترتیب دیا گیا کہ وہ محنت اور ملکی بچاؤ دونوں کی کونسل ہو —
اپریل سے نومبر تک	اتحاد ثلاثہ کی تیسری فوجی مہم کو شکست —
پہلی مئی	کل روس یوم مئی سبوتنک —
۲۷ مئی	بااختیار تاتار سوویت سوشلسٹ رپبلک قائم ہوئی —
۸ جون	کریلیا کے محنت کشوں کا کمیون بنا —
۱۲ جون	سرخ فوج نے کیئف کو پولینڈ کی سفید فوج سے آزاد کرا لیا —
۲۴ جون	چواش بااختیار علاقہ بن گیا —
جون	لینن کی کتاب شائع ہوئی ''بائیں بازو کا کمیونزم، ایک واهیات بدنظمی،، —
	برطانیہ میں اینگلو روسی کوآپریٹیو سوسائٹی (آرکوس) قائم ہوئی —
۱۱ جولائی	سرخ فوج نے پولینڈ کی سفید فوج سے مینسک آزاد کرا لیا —
۱۲ جولائی	روسی فیڈریشن اور لیتھوینیا کے درمیان امن‌نامہ ہو گیا —
۱۹ جولائی	ناخواندگی مٹانے کے لئے غیر معمولی کل روس کمیشن مقرر —
۱۹ جولائی سے ۷ اگست تک	کمیونسٹ انٹرنیشنل کی دوسری کانگرس —
۱۱ اگست	روسی فیڈریشن اور لیتویا کے درمیان امن‌نامہ ہو گیا —
۲۶ اگست	بااختیار قرغیز سوویت سوشلسٹ رپبلک قائم ہوئی (جو ۵ دسمبر ۱۹۳۶ء سے قزاخ سوویت سوشلسٹ رپبلک ہو گئی) —

۱۳ ستمبر	روسی فیڈریشن اور خوارزم کی عوامی سوویت ریپبلک کے درمیان اتحاد، تعاون اور معاشی معاملات کا عہد نامہ —
۱۴ ستمبر	بخارا کی عوامی سوویت ریپبلک بن گئی —
۳۰ ستمبر	روسی فیڈریشن اور آذربائیجان سوویت سوشلسٹ ریپبلک کے درمیان معاہدۂاتحاد —
۲ اکتوبر	روسی نوجوان کمیونسٹ لیگ کی تیسری کل روس کانگرس میں لینن کی تقریر: ''نوجوانوں کی انجمنوں کے فریضے'' —
۱۴ اکتوبر	روسی فیڈریشن اور فن لینڈ کے درمیان امن نامہ —
۴ نومبر	انتظامیہ کمیٹی اور کمیساروں کی کونسل کا سرکاری اعلان —— ووتیاک (ادمورت) والوں کا بااختیار خطہ، ماری والوں کا بااختیار خطہ اور کالمیک کے لوگوں کا بااختیار خطہ قائم —
۷ سے ۱۱ نومبر تک	سرخ فوج نے پیرےکوپ کے مورچے پر طوفانی یلغار کردی —
۱۶ نومبر	سرخ فوج نے کیرچ پر قبضہ کر لیا — کرائمیا کو پوری طرح آزاد کرا لیا گیا —
۲۹ نومبر	آرمینیا کی سوویت اشتراکی ریپبلک قائم ہو گئی — اعلی معاشی کونسل نے فیصلہ کیا کہ وہ کاروبار قومیا دئے جائیں، جن میں مشینی طاقت کے استعمال کے ساتھ ساتھ پانچ سے زیادہ آدمی کام کرتے ہوں اور اس کے استعمال کے بغیر ۱۰ سے زیادہ —
۲۲ سے ۲۹ دسمبر تک	سوویتوں کی آٹھویں کل روس کانگرس، ماسکو میں — ''گوئل رو پلان''، منظور — ''محنت کا لال پرچم''، کا آرڈر (اعزاز) جاری ہوا —
۲۸ دسمبر	روسی فیڈریشن اور یوکرینی سوویت سوشلسٹ ریپبلک کے درمیان مزدوروں، کسانوں کے اتحاد کا عہدنامہ —
۱۹۲۰ء	استونیا، برطانیہ، جرمنی، سویڈن، لیتھوینیا، ترکی، اٹلی، ایران اور آسٹریا کے ملکوں میں سوویت روس کی تجارتی ایجنسیاں قائم ہو گئیں —

32*

۱۹۲۱ء

۱۶ جنوری	روسی فیڈریشن اور بیلوروس کے درمیان فوجی اور معاشی یونین کا مزدوروں، کسانوں کا اتحاد کا عہد نامہ —
۲۰ جنوری	داغستان اور گورسکایا کی بااختیار سوویت سوشلسٹ ریپلکیں قائم —
۱۱ فروری	عوامی کمیساروں کی کونسل کا سرکاری اعلان ''سرخ پروفیسروں کے ٹریننگ کالج قائم کرنے کے بارے میں،، —
۲۲ فرروی	اسٹیٹ پلاننگ کمیٹی (''گوسپلان،،) قائم —
۲۵ فروری	جارجیا کی سوویت سوشلسٹ ریپلک قائم —
۲۶ فروری	روسی فیڈریشن اور ایران کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم کرنے کا عہدنامہ —
۲۸ فروری	ماسکو میں روسی فیڈریشن اور افغانستان کے درمیان دوستانہ تعلقات کا عہدنامہ —
	عوامی کمیساروں کی کونسل کا سرکاری اعلان ''سوویت ریپلک کی تعمیر کا واحد پلان،، —
۲۸ فروری سے ۱۸ مارچ تک	کرونشتادت کی چھاونی میں سفید گارڈوں کی بغاوت — سرخ فوج کی یونٹوں نے روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی دسویں کانگرس کے ڈیلی گیٹوں کی مدد سے اس بغاوت کو دبا دیا —
۴ مارچ	روسی فیڈریشن اور بخارا کی عوامی سوویت ریپلک کے درمیان اتحاد اور معاشی معاملات کا عہد نامہ —
	ابخازیہ کی بااختیار سوویت سوشلسٹ ریپلک قائم —
۸ سے ۱۶ مارچ	روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی دسویں کانگرس، جس نے فیصلہ کیا کہ نئی اقتصادی پالیسی (''ناپ،،) اختیار کی جائے —
۱۶ مارچ	ماسکو میں روسی فیڈریشن اور ترکی کے درمیان دوستی اور برادرانہ تعلقات کے عہدنامے پر دستخط —
	روسی فیڈریشن اور برطانیہ کے درمیان عارضی تجارتی سمجھوتہ ہو گیا —
۱۸ مارچ	روسی فیڈریشن اور پولینڈ کے درمیان ریگا میں امن نامہ ہو گیا —

۲۱ مارچ مرکزی انتظامیہ کمیٹی کا سرکاری اعلان ـــ ''غذا کے فالتو ذخیروں کے زبردستی لے لینے کا خاتمہ ـ کسانوں سے لگان میں پیداوار لینا لازمی کیا گیا''(''ناپ،، کی ابتدا) ـــ

۲۸ مارچ عوامی کمیساروں کی کونسل کا سرکاری اعلان کہ جن گبرنیاؤں نے اسٹیٹ کو اپنا لگان پیداوار میں ادا کر دیا ہے، وہ باقی پیداوار کا آزادی کے ساتھہ تبادلہ اور خرید و فروخت کر سکتے ھیں ـ

۷ اپریل عوامی کمیساروں کی کونسل کا سرکاری اعلان ''صارفوں کی کوآپریٹیو سوسائٹیاں بنانے کے بارے میں،، ـــ

۲۱ اپریل عوامی کمیساروں کی کونسل کا سرکاری اعلان شائع ہوا کہ ''اناج، آلو اور تلہن وغیرہ کا لگان جنس (پیداوار) کی صورت میں ادا ھوگا،، ـــ

۲۹ اپریل محنت اور ملکی حفاظت کی کونسل کا فیصلہ کہ قحط کے مقابلے کے لئے کمر کسی جائے ـ

۲۱ مئی روسی فیڈریشن اور جارجیا کی سوویت سوشلسٹ رپبلک کے درمیان مزدور کسان اتحاد کا عہدنامہ ـ

۱۶ جون جارجیا کے ایک جزو کی حیثیت سے اجاریہ کی بااختیار سوویت سوشلسٹ رپبلک قائم ھو گئی ـ

۲۲ جون سے
۱۲ جولائی تک کمیونسٹ انٹرنیشنل کی تیسری کانگرس ـ

۷ جولائی مال تیار کرنے والوں کی کوآپریٹیو کے متعلق مرکزی انتظامیہ کمیٹی اور عوامی کمیساروں کی کونسل کا حکم ـ

۱۸ جولائی انتظامیہ کمیٹی کی مجلس صدارت کا فیصلہ کہ ''قحط زدوں کی امداد کے لئے ایک مرکزی کمیشن مقرر کیا جائے،، جس کے صدر میخائل کالینن ھوں ـ

۱۲ اگست محنت اور ملکی حفاظت کی کونسل کا فیصلہ کہ بڑی صنعتوں کو ٹھیک حالت میں لانے کے لئے اور پیداوار کو بڑھانے، ترقی دینے کے لئے کیا بنیادی تدبیریں اختیار کی جائیں ـ

۲۲ اگست کومی ـــ زریانے کا بااختیار خطہ قائم ھو گیا ـ

۲۶ اگست	ڈائرن (دالنی) کانفرنس شروع ہوئی جس میں مشرق بعید کی رپبلک اور جاپان نے شرکت کی —
پہلی ستمبر	کباردا کا بااختیار خطہ قائم ہو گیا —
۲۶ ستمبر سے ۲ اکتوبر تک	والگا علاقے کے قحطزدہ لوگوں کے لئے امدادی ہفتہ —
۳۰ ستمبر	روسی فیڈریشن اور آرمینیائی سوویت سوشلسٹ رپبلک کے درمیان مالی معاملات میں سمجھوتہ —
۱۲ اکتوبر	مرکزی انتظامیہ کمیٹی کا فیصلہ شائع ہوا کہ ''اسٹیٹ بینک قائم کیا جائے ،، اور اس ''بینک کے قاعدے اور ضابطے،، منظور ہوئے —
۱۸ اکتوبر	کرائمیا کی بااختیار سوویت اشتراکی رپبلک قائم —
اکتوبر ۱۹۲۱ء سے فروری ۱۹۲۲ء تک	کریلیا میں فن‌لینڈ کے سفید گارڈوں کی مداخلت —
۲۳ سے ۲۸ دسمبر تک	سوویتوں کی ۹ ویں کل روس کانگرس —
۱۹۲۱ء	جرمنی، ناروے، آسٹریا اور اٹلی سے تجارتی سمجھوتے ہو گئے —

۱۹۲۲ء

۹ جنوری	بریات — منگولیائی بااختیار خطہ بنا —
۱۲ جنوری	کراچئی — چرکس بااختیار خطہ بنا —
۱۲ فروری	سرخ فوج اور چھاپہ مار دستوں نے مل کر جاپانی دخل اندازوں سے ولوچائیوکا آزاد کرالیا —
۲ مارچ	مرکزی انتظامیہ کمیٹی کی مجلس صدارت کا فیصلہ ''جنس (پیداوار) میں یکساں لگان کے بارے میں،، —
۱۲ مارچ	ماورائے قفقاز کا فیڈریشن بن گیا —
۲۷ مارچ سے ۲ اپریل تک	روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی گیارھویں کانگرس —
۱۰ اپریل سے ۱۹ مئی تک	گنویا کانفرنس، جس میں برطانیہ، بلجیم، اٹلی، روسی سوویت فیڈریٹیو سوشلسٹ رپبلک، فرانس اور دوسرے ملک شریک ہوئے —

١٦ اپریل	روسی فیڈریشن اور جرمنی کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہونا طے پایا — رپالو کا عہدنامہ —
٢٧ اپریل	بااختیار یاقوت سوویت اشتراکی رپبلک قائم —
پہلی مئی	کاشیرا کے بجلی اسٹیشن کا افتتاح —
٢٢ مئی	مرکزی انتظامیہ کمیٹی کا تیسرا اجلاس — محنت پیشہ کسان کے زمین استعمال کرنے کا قانون پاس —
پہلی جون	بااختیار اوئی‌روت علاقہ قائم — (٧ جنوری ١٩٤٨ء سے اس کا نام گورنی التائی بااختیار علاقہ ہے) —
٥ جون	روسی فیڈریشن اور چیکوسلوواکیہ کے درمیان تجارتی اور معاشی تعلقات قائم ہو گئے —
١٥ جون سے ١٩ جولائی تک	ہیگ میں کانفرنس — برطانیہ، بلجیم، روسی فیڈریشن، اٹلی، جاپان، فرانس اور دوسرے ملکوں نے حصہ لیا —
٢٧ جولائی	چرکس (ادی گئی) کا بااختیار علاقہ قائم —
٨ ستمبر	عوامی کمیساروں کی کونسل کا سرکاری اعلان، یکساں سکے کے استعمال پر —
٢٨ ستمبر	مرکزی انتظامیہ کمیٹی نے منظوری دے دی: ''قحط کی تباہکاری پر قابو پانے کے لئے مرکزی کمیشن کے قاعدے اور ضابطے،، —
٢٥ اکتوبر	سرخ فوج اور چھاپہ‌ماروں نے ولادی‌وستوک کو جاپانی دخل‌اندازوں سے پاک کرلیا —
٣١ اکتوبر	عوامی کمیساروں کی کونسل نے ٦ فیصدی سود پر ١٠ کروڑ روبل کے پہلے سرکاری بونڈ کا اجرا کردیا —
١٥ نومبر	مرکزی انتظامیہ کمیٹی کا سرکاری اعلان، مشرق بعید کی رپبلک اور روسی فیڈریشن کو ایک کر دیا گیا —
١٣ دسمبر	ماورائے‌قفقاز کی سوشلسٹ وفاقی سوویت رپبلک قائم ہو گئی —
	سوویتوں کی پہلی ماورائے قفقاز کانگرس نے تجویز پاس کر دی کہ یونین ریاست بنائی جائے — سوویتوں کی ساتویں کل یوکرین کانگرس نے تجویز پاس کر دی کہ یونین ریاست قائم کی جائے —

۱۸ دسمبر	سوویتوں کی چوتھی کل بیلوروسی کانگرس نے تجویز پاس کر دی کہ یونین ریاست قائم کی جائے —
۲۳ سے ۲۷ دسمبر تک	سوویتوں کی دسویں کل روس کانگرس — یونین ریاست قائم کرنے کا فیصلہ ہو گیا —
۳۰ دسمبر	سوویت یونین کی سوویتوں کی پہلی کانگرس ماسکو میں — سوویت سوشلسٹ رپبلکوں کی یونین (سوویت یونین) بنائی گئی —

۱۹۲۳ء

۱۷ سے ۲۵ اپریل تک	روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی بارھویں کانگرس —
۸ سے ۱۱ مئی تک	لارڈ کرزن کا الٹی‌میٹم، پھر سے فوجی مداخلت کرنے کی دھمکی — سوویت حکومت کا جواب —
۱۰ مئی	مرکزی انتظامیہ کمیٹی اور عوامی کمیساروں کی کونسل دونوں نے فیصلہ کر دیا کہ ''۱۹۲۳ء — ۱۹۲۴ء میں کھیتوں پر یکساں ٹیکس لگایا جائے،، —
۳۰ مئی	بریات — منگولیائی بااختیار سوویت سوشلسٹ رپبلک قائم —
٦ جولائی	مرکزی انتظامیہ کمیٹی نے سوویت یونین کا پہلا آئین منظور کیا اور فیصلہ کیا کہ سوویت یونین کی محنت اور ملکی حفاظت کی کونسل قائم کرنی چاہئے —
۷ جولائی	مرکزی انتظامیہ کمیٹی کا فیصلہ: ''معدنی وسائل اور انہیں کام میں لانے کے سلسلے میں قاعدے ضابطے،، —
۲۵ جولائی	کریلیا کی بااختیار سوویت سوشلسٹ رپبلک قائم ہو گئی —
۱۹ اگست	سوویت یونین کی پہلی زراعتی، حرفتی اور صنعتی نمائش، ماسکو میں —

۱۹۲۴ء

۲۱ جنوری	سوویت یونین اور روسی فیڈریشن کے عوامی کمیساروں کی کونسلوں کے صدر (وزیر اعظم)، کمیونسٹ پارٹی کی تنظیم کرنے‌والے اور سوویت ریاست کے بانی — ولادیمیر ایلیچ لینن کا انتقال —
۲٦ جنوری سے ۲ فروری تک	سوویت یونین کی سوویتوں کی دوسری کانگرس —

۲۶ جنوری	سوویت یونین کی سوویتوں کی دوسری کانگرس کا فیصلہ کہ پیتروگراد کا نام لینن گراد رکھا جائے —
۳۱ جنوری	سوویت یونین کی سوویتوں کی دوسری کانگرس نے ملک کا پہلا آئین منظور کیا —
۲ فروری	سوویت یونین اور برطانیہ کے درمیان سفارتی تعلقات شروع —
۷ فروری	سوویت یونین اور اٹلی کے درمیان سفارتی تعلقات شروع —
۲۵ فروری	سوویت یونین اور آسٹریا کے درمیان سفارتی تعلقات شروع —
۸ مارچ	سوویت یونین اور یونان کے درمیان سفارتی تعلقات شروع —
۱۰ مارچ	سوویت یونین اور ناروے کے درمیان سفارتی تعلقات شروع —
۱۸ مارچ	سوویت یونین اور سویڈن کے درمیان سفارتی تعلقات شروع —
۱۹ مارچ	پہلی بار کسانوں میں ۵ کروڑ روبل کی رقم کے سرکاری بونڈ جاری کئے گئے —
۲۳ سے ۳۱ مارچ تک	روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی تیرھویں کانگرس —
۳۱ مئی	سوویت یونین اور چین کے درمیان سفارتی تعلقات شروع —
۱۷ جون سے ۸ جولائی تک	کمیونسٹ انٹرنیشنل کی پانچویں کانگرس —
۱۸ جون	سوویت یونین اور ڈنمارک کے درمیان سفارتی تعلقات شروع —
جولائی	اورال میں قیزیل نام کا بجلی اسٹیشن کھل گیا —
۷ جولائی	شمالی اوسیتیا کا بااختیار علاقہ قائم —
۱۱ جولائی	ماسکو میں مارکس اور اینگلس کے نام کا انسٹی ٹیوٹ بنا —
۱۲ سے ۱۸ جولائی تک	کمسومول کی چھٹی کانگرس — "روسی نوجوان کمیونسٹ لیگ" کا نام بدلکر "روسی لیننی نوجوان کمیونسٹ لیگ" کر دیا گیا —
۱۲ اکتوبر	مولداویہ کی بااختیار سوویت سوشلسٹ ریپبلک قائم ہوئی، یوکرینی سوویت سوشلسٹ ریپبلک کے ایک جزو کے طور پر —
۱۴ اکتوبر	تاجک بااختیار سوویت اشتراکی ریپبلک قائم ہوئی، ازبک سوویت سوشلسٹ ریپبلک کے ایک جزو کی حیثیت سے —

۲۷ اکتوبر	ترکمان اور ازبک سوویت سوشلسٹ رپبلکیں قائم ہوئیں —
۲۸ اکتوبر	سوویت یونین اور فرانس کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہو گئے —
۱۹۲۴ء	قازان سے سویردلوفسک کی ریلوے لائن مکمل ہو گئی — اٹلی سے (فروری میں) اور سویڈن سے (مارچ میں) تجارتی معاهده هو گیا — امریکه میں (مئی کے مہینے میں) سوویت یونین کے ساتھہ جوائنٹ اسٹاک کمپنی ''امتورگ،، کے نام سے بن گئی —
۱۹۲۴ء — ۱۹۲۵ء	قومیتوں کے اصول کو مد نظر رکھہ کر وسط ایشیا کی نئی حدبندی کی گئی —
۱۹۲۵ء	
۲ جنوری	گورنی (پہاڑی) بدخشاں کا بااختیار علاقه قائم هو گیا —
۲۰ جنوری	سوویت یونین اور جاپان کے درمیان عہدنامه که دونوں ملکوں میں سفارتی تعلقات قائم کئے جائیں اور شمالی ساخالین سوویت یونین کو واپس کر دیا جائے —
۲۱ اپریل	چواش لوگوں کی بااختیار سوویت سوشلسٹ رپبلک بن گئی —
۱۱ مئی	قراقلپاقیه کا بااختیار علاقه قائم هو گیا —
۱۳ سے ۲۰ مئی تک	سوویت یونین کی سوویتوں کی تیسری کانگرس —
۲۴ مئی	اخبار ''کمسومولسکایا پراودا،، کا پہلا شماره نکلا —
۱۴ اگست	مرکزی انتظامیه کمیٹی کا فیصله که ملک کی معاشی بحالی کے لئے لوگوں سے سرکاری قرض میں ۳۰ کروڑ روبل کی رقم ساڑھے چار سال کے لئے جمع کی جائے —
۱۲ اکتوبر	سوویت یونین اور جرمنی کے درمیان تجاتی معاهده —
۶ دسمبر	شاتورا میں لینن کے نام پر بجلی اسٹیشن کھل گیا —
۱۷ دسمبر	سوویت یونین اور ترکی کے درمیان دوستی اور غیرجانبداری کا عہدنامه —
۱۸ سے ۳۱ دسمبر تک	سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی چودھویں کانگرس — ملک کی اشتراکی صنعت‌کاری کی لائن اختیار کی گئی —

۱۹۲۵ء — یاروسلاول کے موٹرساز کارخانے سے پہلی سوویت سودیشی موٹرلاری تیار ہوکر نکلی ۔
دنیا بھر میں پوٹاشیم کا سب سے بڑا ذخیرہ سولی‌کامسک کے مقام پر کام میں لایا جانے لگا ۔

۱۹۲۶ء

پہلی فروری	قرغیزیہ کی بااختیار سوویت سوشلسٹ ریپبلک قائم ہوگئی ۔
۲۴ اپریل	سوویت یونین اور جرمنی کے درمیان غیر جانبداری اور جارحانہ کارروائی نہ کرنے کا عہدنامہ ہو گیا ۔
۱۱ جون	مرکزی انتظامیہ کمیٹی اور عوامی کمیساروں کی کونسل کا فیصلہ کہ ''کفایت شعاری اختیار کی جائے'' ۔
۳۱ اگست	سوویت یونین اور افغانستان کے درمیان غیرجانبداری اور ایک دوسرے کے خلاف جارحانہ کارروائی نہ کرنے کا معاہدہ ۔
۲۸ ستمبر	سوویت یونین اور لیتھوینیا کے درمیان غیرجانبداری اور دوستی کا عہدنامہ ۔
ستمبر	لینن گراد کے ''کراسنی تری‌اوگولنک'' کارخانے میں پہلا ''اودارنک'' بریگیڈ قائم ہوا ۔
	لینن کے نام کا وولخوف پن بجلی اسٹیشن کھل گیا ۔
	سوویت یونین میں مشینوں سے کام لینےوالا پہلا شیشے کا کارخانہ ''داغستان لائٹس'' کھل گیا ۔

۱۹۲۷ء

جنوری	سوویت یونین کی فضائی اور کیمیکل ڈیفنس کی سوسائٹی کی بنیاد پڑی ۔
۱۹ فروری	عوامی کمیساروں کی کونسل کا فیصلہ : ''ملک میں بجلی بندی کی حالت اور اگلے پانچ برس میں اس کے امکانات'' پر ۔
۱۸ سے ۲۶ اپریل تک	سوویت یونین کی سوویتوں کی چوتھی کانگرس ۔ فیصلہ کہ ملک کی معیشت کو ترقی دینے کے لئے پہلا پانچ سالہ پلان تمام و کمال تیار کیا جائے ۔
مئی	برطانوی پولیس نے سوویت تجارتی ایجنسی (Arcos) کے دفتر واقع لندن پر اشتعال انگیز چھاپہ مارا ۔ برطانیہ

	عظمی نے سوویت یونین سے رتجاتی اور سفارتی تعلقات توڑ لئے ــ
۲۴ اگست	ملک کی صنعت کاری کے لئے پہلا پبلک قرضہ شروع ــ ۲۰ کروڑ روبل کی رقم دس سال کے لئے ــ
پہلی اکتوبر	سوویت یونین اور ایران کے درمیان ضمانتوں کا اور غیر جانبداری کا عہد نامہ ــ
۱۵ سے ۲۰ اکتوبر تک	سوویت یونین کی مرکزی انتظامیہ کمیٹی کا جوبلی سیشن لینن گراد میں ــ رفتہ رفتہ محنت کا دن سات گھنٹے کرنے کے لئے مینی‌فسٹو منظور ــ
۲۱ سے ۲۳ اکتوبر تک	کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور مرکزی کنٹرول کمیشن کی مشترکہ نشست نے ہدایات نافذ کر دیں کہ ''قومی معیشت کا پانچ سالہ پلان ترتیب دیا جائے'' ــ
۲ سے ۱۹ دسمبر تک	کمیونسٹ پارٹی کی پندرھویں کانگرس ــ زراعت کو پنچائتی بنانے کی لائن اختیار کی گئی ــ
۱۹۲۷ء	لینن کے نام کا زیمو او چالا پن بجلی اسٹیشن کھل گیا ــ کوئلہ کاٹنے والی پہلی مشین (DL-Light Donets) تیار ہونے لگی ــ
۱۹۲۸ء	
۱۸ مئی سے ۵ جولائی تک	شاختی سبوتاژ (کانوں کے اندر توڑ پھوڑ مچانے والی) انجمن پکڑی گئی ــ مقدمہ ــ
پہلی اگست	مرکزی انتظامیہ کمیٹی اور عوامی کمیساروں کی کونسل نے فیصلہ کیا کہ بہت بڑے بڑے سرکاری اناج فارم شروع کئے جائیں ــ
۷ ستمبر	عوامی کمیساروں کی کونسل کا فیصلہ کہ دیہات کے غریبوں کی معاشی مدد کے لئے انتظامات کئے جائیں ــ
نومبر	سوویت یونین میں پہلا مشین اور ٹریکٹر اسٹیشن (م ٹ س) شیفچینکو سرکاری فارم (یوکرین) میں بن کر تیار ــ

۱۹۲۸ء روستوف کے علاقے میں سالسک اسٹیپی میدانوں کے اندر بہت زبردست سرکاری اناج فارم (''Gigant،،) بن کر تیار —

۱۹۲۹ء

۹ فروری ماسکو میں سندی دستاویز پر دستخط ہوئے کہ کیلوگ — بر ئینڈ پیکٹ پر مقررہ وَقت سے پہلے عمل شروع ہو جائے — یہ پیکٹ سوویت یونین، پولینڈ، رومانیہ، لیتویا اور استونیا کے درمیان ہوا تھا —

۵ مارچ ''پراودا،، اخبار نے لینن گراد کے ''کراسنی ویبورژیتس،، کارخانے کے مزدوروں کی اپیل شائع کی جو سوویت یونین کے تمام کارخانوں کے مزدوروں کے نام تھی کہ اپنے اپنے ھاں اشتراکی سرگرمی اور مقابلے کا اهتمام کریں —

۲۳ سے ۲۹ اپریل تک کمیونسٹ پارٹی کی سولھویں کانگرس — پہلا پانچ ساله پلان منظور — تمام محنت پیشه لوگوں کے نام اپیل که وہ پانچ سال کے اس پلان کو پورا کرنے کے لئے اشتراکی هماهمی بڑھائیں —

۹ مئی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا فیصله، کارخانوں میں اشتراکی هماهمی بڑھانے پر —

۲۰ سے ۲۸ مئی تک سوویت یونین کی سوویتوں کی پانچویں کانگرس — اس کانگرس نے قومی معیشت کی ترقی کا پانچ ساله پلان، جیسا که حکومت نے منظور کیا تھا، پاس کر دیا —

۵ جون محنت اور ملکی حفاظت کی کونسل کا فیصله مشین اور ٹریکٹر اسٹیشنوں (مٹس) کی تنظیم کے بارے میں —

۲۱ جون مرکزی انتظامیه کمیٹی اور عوامی کمیساروں کی کونسل کا فیصله که ''پنچائتی کاشتکاری کو مضبوط کرنے کے لئے کیا تدبیریں اختیار کی جائیں،، —

۳ جولائی عوامی کمیساروں کی کونسل کا فیصله که ''قومی معیشت کے لئے انجنیروں کی ٹریننگ کے لئے کیا یقینی صورتیں اختیار کرنی هیں،، —

۷ اکتوبر عوامی کمیساروں کی کونسل کا فیصله که کھیتوں کی پیداوار خریدنے کا انتظام هونا چاهئے —

۵ دسمبر	تاجک سوویت سوشلسٹ ریپلک قائم ہو گئی — کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا فیصلہ ''کارخانوں میں انتظامی معاملات کو پھر سے ٹھیک کرنے کے بارے میں،، —
۵ سے ۱۰ دسمبر تک	''اودارنکوں،، کی پہلی کل یونین کانگرس —
۱۹۲۹ء	چین کی مشرقی ریلوے پر جھڑپ —
۱۹۲۹ء سے ۱۹۳۲ء تک	پہلا پانچ سالہ پلان —
۱۹۲۹ء سے ۱۹۳۱ء تک	اورال میں میگنیتوگورسک کی بنیاد پڑ گئی —
۱۹۲۹ء — ۱۹۳۰ء	زرعی پالیسی میں تبدیلی — پہلے یہ تھا کہ کولاکوں (امیر کسانوں) کی سرگرمیاں محدود کر دی جائیں، اب یہ طے ہوا کہ کاشت کو مکمل پنچائتی بنانے کی بنیاد پر کولاکوں کو طبقے کی حیثیت سے بالکل ختم کر دیا جائے —
۱۹۲۹ سے ۱۹۳۴ء تک	زراعت میں پنچائتی سسٹم پوری طرح لے آنے کا دور —
۱۹۳۰ء	
۵ جنوری	سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی کا فیصلہ کہ ''کس رفتار سے کھیتی باڑی کو پنچائتی کیا جائے اور سرکار کی طرف سے پنچائتی کاشتکاری کی تنظیم میں کیا کیا مدد دی جائیگی،، —
۱۰ جنوری	موردوویہ کا بااختیار علاقہ قائم —
۳۰ جنوری	مرکزی انتظامیہ کمیٹی اور عوامی کمیساروں کی کونسل کا فیصلہ ''قرضوں کی اصلاح کے بارے میں،، —
پہلی فروری	مرکزی انتظامیہ کمیٹی اور عوامی کمیساروں کی کونسل کا فیصلہ، ان علاقوں میں زراعت کی اشتراکی تعمیر کو ترقی دینا جہاں کاشتکاری پنچائتی ہو چکی ہے اور کولاکوں کے خلاف جد و جہد کرنا —

پہلی مارچ	زراعتی کوآپریٹیو کے لئے نمونے کے اصولوں کے متعلق مرکزی انتظامیہ کمیٹی اور عوامی کمیساروں کی کونسل کا فیصلہ —
۱۴ مارچ	سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی کا فیصلہ کہ پنچائتی کاشتکاری کی تحریک میں پارٹی کے احکام کو جو توڑا مروڑا جا رہا ہے، اس کو روکنا چاہئے —
۶ اپریل	مرکزی انتظامیہ کمیٹی کا فیصلہ — ''آرڈر آف لینن،، اور ''آرڈر آف ریڈ اسٹار،، دو بڑے اعزاز جاری کئے گئے —
پہلی مئی	ترکستان سے سائبیریا تک کی (ترکسب) ریلوے کھل گئی —
۱۵ مئی	کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا فیصلہ ''اورال میٹ کے کام کے بارے میں،، (یعنی مشرق میں کوئلے اور دھات کا دوسرا بڑا مرکز قائم کرنے کے سلسلے میں کیا کیا فرض ادا کرنے ہیں) —
۲۶ جون سے ۱۳ جولائی تک	کمیونسٹ پارٹی کی سولھویں کانگرس — ''سارے محاذ پر ایک ساتھہ بھرپور قدم بڑھانے کا فیصلہ کرنے والی کانگرس،، —
۱۴ اگست	مرکزی انتظامیہ کمیٹی اور عوامی کمیساروں کی کونسل، دونوں کا فیصلہ — ''بنیادی تعلیم سب پر لازمی،، —
۲۰ اکتوبر	خاکاس بااختیار علاقہ قائم ہوا —
۲۵ نومبر سے ۷ دسمبر تک	''صنعتی پارٹی،، نام کی جماعت پر مقدمہ چلا —
۱۰ دسمبر	کئی قومیتوں کے علاقوں کی حدبندی ہو گئی : کوریاک، چوکوتکا، تائمر، ایونک، اوستیاک — ووگول، یمال — نینتس، ویتیمو — اولیکما اور اوخوتسک —
۱۹۳۰ء	جزیرہ‌نما کولا کی خبینی پہاڑوں میں Apatite کے ذخیروں کو صنعتی طریقے سے کام میں لانا شروع — لینن گراد کے دھات کے کارخانے نے ۲۴ ہزار کلوواٹ اور ۵۰ ہزار کلوواٹ کے کنڈنسر ٹربائن کی سلسلہ‌وار تیاری شروع کر دی —

۱۹۳۱ء

پہلی جنوری — روستوف میں زراعتی مشینوں کا کارخانہ کھل گیا —

۲۱ جنوری — محنت اور ملکی حفاظت کی کونسل کا فیصلہ قراغندہ کے علاقے میں کوئلے کے ذخیروں کی ترقی کے پلان پر —

۳۰ جنوری سے ۴ فروری تک — اشتراکی صنعتی منتظموں کی پہلی کل یونین کانفرنس —

۸ سے ۱۷ مارچ تک — سوویت یونین کی سوویتوں کی چھٹی کانگرس —

۲۷ اپریل — سوویت دیس کا پہلا بلومنگ مل (لوہے کی سلاخیں بنانے والا کارخانہ) ایژورا میں کھل گیا —

پہلی اکتوبر — ماسکو کے ''امو موٹر ورکس،، کو پھر سے بنا کر اس میں موٹر اور لاریاں تیار ہونے لگیں (اب یہ کارخانہ لیخاچیوف کے نام کا آٹوموبیل پلانٹ ہے) — خارکوف میں اورجونیکیدزے کے نام کے کارخانے میں پہلا ٹریکٹر بن کر نکلا (۱۹۳۰ء میں اس کارخانے کی تعمیر شروع ہوئی تھی) —

نومبر — ماسکو میں مارکس اینگلس لینن انسٹی ٹیوٹ قائم ہوا —

۱۹۳۱ء — ملک کی بجلی کاری کا ''گوئل رو پلان،، خاص خاص مدوں میں کامیاب رہا —
جاپانیوں نے مانچوریا پر قبضہ کر لیا — سامراجی جنگ کا نیا مورچہ مشرق بعید میں کھل گیا —

۱۹۳۲ء

پہلی جنوری — گورکی موٹر گاڑیوں کے پلانٹ (موٹرساز کارخانے) نے موٹریں بنانی شروع کر دیں (اس کارخانے کی تعمیر ۱۹۳۰ء میں شروع ہوئی تھی) —

۵ جنوری — مرکزی انتظامیہ کمیٹی اور عوامی کمیساروں کی کونسل نے فیصلہ کیا کہ ''بھاری صنعت، ہلکی صنعت اور لکڑی کی صنعت کے لئے الگ الگ وزارتیں قائم کی جائیں،، —

۲۱ جنوری — سوویت یونین اور فن لینڈ کے درمیان عہدنامہ کہ ایک دوسرے کے خلاف جارحانہ کارروائی نہ کی جائے اور سرحدی جھگڑوں کو امن کے ساتھہ طے کیا جائے —

۳۱ جنوری — میگنی توگورسک میں دھاتوں کے بڑے کارخانے کی پہلی بھٹی میں شعلے روشن ہوئے (اس بھاری کارخانے کی تعمیر کا کام ۱۹۲۹ء میں شروع ہوا تھا) —

۵ فروری — سوویت یونین اور لیتویا کے درمیان جارحانہ کارروائی نہ کرنے کا عہد نامہ —

۲۰ مارچ — قراقلپاقیہ کی بااختیار سوویت سوشلسٹ رپبلک قائم —

۲۹ مارچ — ''پہلے سرکاری بال بیرنگ کارخانے،، نے ماسکو میں کام شروع کر دیا —

۳ اپریل — کوزنیتسک میں دھاتوں کے بڑے کارخانے پر پہلی بھٹی چالو ہو گئی — ۱۸ ستمبر کو پہلی کھلے منہ کی بھٹی سے شعلے نکلنے لگے (اس کارخانے کی تعمیر ۱۹۳۰ء میں شروع ہوئی تھی) —

۲۳ اپریل — بیریزنیکی کیمیکل کمبائن نے مال تیار کرنا شروع کر دیا —

کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے فیصلہ کردیا کہ ''ادب اور فن کی تنظیمیں پھر سے ترتیب دی جائیں،، —

۴ مئی — سوویت یونین اور استونیا کے درمیان عہد نامہ کہ جارحانہ کارروائی نہ ہوگی اور جھگڑوں کو امن کے ساتھہ قاعدے سے حل کیا جائیگا —

۲۵ جولائی — سوویت یونین اور پولینڈ کے درمیان جارحانہ کارروائی نہ کرنے کا پیکٹ —

۷ اگست — مرکزی انتظامیہ کمیٹی اور عوامی کمیساروں کی کونسل کا فیصلہ اس بارے میں کہ ''سرکاری کارخانوں اور اداروں کے سامان، پنچائتی فارموں اور امداد باہمی کے اداروں کی املاک کی حفاظت کی جائے اور پبلک کی (اشتراکی) املاک و جائداد کا مضبوط سنگھٹن کیا جائے،، —

۱۰ اکتوبر۔ دریائے دنیپر کے کنارے لینن کے نام کا پن بجلی اسٹیشن کام کرنے لگا۔

۲۹ نومبر سوویت یونین اور فرانس کے درمیان ایک دوسرے کے خلاف جارحانہ کارروائی نہ کرنے کا پیکٹ۔

۱۹۳۲ء دریائے آمور پر کمسومولسک شہر کی بنیاد پڑی۔
اشمبائیف میں تیل کے کنویں کھل گئے۔ شمالی اورال میں تیل کے کنوؤں کو صنعتی طریقے سے کام میں لایا جانے لگا۔
سوویت یونین کے ادیبوں کی انجمن، معماروں (طرز تعمیر کے ماھروں) کی انجمن، اور نغمہ نگاروں کی انجمن قائم ہو گئی۔

۱۹۳۳ء

۱۵ فروری پنچائتی فارموں کے ''اودارنکوں،، کی پہلی کل یونین کانگرس شروع۔

۲۰ جون بالٹک سے بحیرۂسفید تک نہر کھل گئی۔

۱۵ جولائی اورال میں بہت بھاری مشین‌ساز کارخانے نے پیداوار دینی شروع کر دی (۱۹۲۸ء میں اس کی تعمیر کی ابتدا ہوئی تھی)۔

۲۸ جولائی سوویت یونین اور اسپین کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہو گئے۔

۲ ستمبر سوویت یونین اور اٹلی کے درمیان دوستی کا، جارحانہ کارروائی نہ کرنے کا اور غیر جانبداری کا عہد نامہ۔

۱۶ نومبر سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان سفارتی تعلقات شروع۔

۱۹۳۳ء اور ۱۹۳۴ء آرکٹک میں برف توڑ جہاز ''چلیوسکن،، کی مہم۔

۱۹۳۳ء سے ۱۹۳۷ء تک دوسرا پانچ سالہ پلان۔

۱۹۳۴ء

۲۶ جنوری سے ۱۰ فروری تک	سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی سترھویں کانگرس — قومی معیشت کی ترقی کے لئے ۳۷ — ۱۹۳۳ء کا دوسرا پانچ سالہ پلان منظور —
۴ فروری	سوویت یونین اور ھنگری کے درمیان سفارتی تعلقات شروع —
۱۶ اپریل	مرکزی انتظامیہ کمیٹی کا فیصلہ، سوویت یونین کا سب سے بڑا اعزاز طے کیا گیا —— ''سوویت یونین کے هیرو،، کا خطاب —
۷ مئی	یہودیوں کا بااختیار علاقہ قائم —
۹ جون	سوویت یونین اور رومانیہ، سوویت یونین اور چیکوسلوواکیہ کے درمیان سفارتی تعلقات شروع —
۲۳ جولائی	سوویت یونین اور بلغاریہ کے درمیان سفارتی تعلقات شروع —
اگست	سوویت مصنفین کی پہلی کل یونین کانگرس — میکسم گورکی نے رپورٹ پڑھی کہ سوویت ادب کے کیا فریضے ھیں —
۱۷ ستمبر	سوویت یونین اور البانیہ کے درمیان سفارتی تعلقات شروع —
۱۸ ستمبر	سوویت یونین انجمن اقوام (لیگ آف نیشنز) میں داخل ھو گیا —
۱۷ نومبر	مرکزی انتظامیہ کمیٹی اور عوامی کمیساروں کی کونسل کا فیصلہ —— ''قومی معیشت کی ترقی کے دوسرے پانچ سالہ پلان پر،، (۳۷ — ۱۹۳۳ء کا پلان) —
پہلی دسمبر	کمیونسٹ پارٹی اور سوویت سرکار کی بڑی نمایاں شخصیت سرگئی کیروف کا قتل —
۷ دسمبر	عوامی کمیساروں کی کونسل کا فیصلہ —— ''روٹی، آٹے اور دالوں پر سے راشن کارڈ ختم — صنعتی ضرورت کی فصل خریدنے کے لئے اناج کے ذریعہ ادائگی کا سلسلہ بھی ختم،، —
۲۰ دسمبر	موردوویہ کی بااختیار سوویت سوشلسٹ ریپبلک قائم —
۲۸ دسمبر	ادمورت بااختیار سوویت سوشلسٹ ریپبلک قائم —

۲۸ جنوری سے ۶ فروری تک	سوویت یونین کی سوویتوں کی ساتویں کانگرس —
۱۱ سے ۱۷ فروری تک	کلخوزوں کے ''اودارنکوں،، کی دوسری کل یونین کانگرس — زراعتی کوآپریٹیو سوسائٹیوں کے لئے نمونے کے قاعدے طے کئے گئے —
۲۳ مارچ	سوویت یونین اور مانچوگو کے درمیان چینی مشرقی ریلوے کے بیچنے کا معاملہ طے —
۲ مئی	سوویت یونین اور فرانس کے درمیان باہمی امداد کا عہدنامہ —
۱۵ مئی	ماسکو میں زمین دوز لوکل ریلوے (میٹرو) کی پہلی لائن کھل گئی —
۱۶ مئی	سوویت یونین اور چیکوسلوواکیہ کے درمیان باہمی امداد کا عہدنامہ —
۷ جولائی	سوویت یونین کے عوامی کمیساروں کی کونسل کا فیصلہ سرکاری قانون پیش کرنے کے متعلق، کہ ''کالخوز (پنچائتی فارم) ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زمین استعمال کر سکیں،، —
۱۰ جولائی	عوامی کمیساروں کی کونسل اور پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا فیصلہ — ''ماسکو کی نئی تعمیر کے عام پلان کے بارے میں،، —
۱۳ جولائی	ریاستہائے متحدہ امریکہ سے تجارتی معاہدہ —
۳۰ — ۳۱ اگست	دونباس کے ایک کان مزدور الکسئی استخانوف نے کان سے کوئلہ نکالنے میں دنیا کا ریکارڈ قائم کر دیا — انہوں نے ''سنٹرل ارمینو،، کی کان میں چھ گھنٹے کے اندر ۱۰۲ ٹن کوئلہ کاٹ دیا — یہ مقدار اس وقت تک کے کوٹے کی ۱۴ گنی تھی اور اسی سے ''استخانوف تحریک،، شروع ہو گئی —

۱۳ ستمبر	ماسکو میں اورجونیکیدزے نامی انجنیرنگ ورکس میں کام کرنےوالے ایک کاری گر گودوف نے ایسی ایجادیں کیں جن کی بدولت کارگذاری کا بہت اونچا ریکارڈ قائم ہوا — مقررہ کوٹے سے ۸۲۰ فیصدی زیادہ پیداوار ہونے لگی —
۲۱ ستمبر	لینن گراد کی ''اسکوروخود،، جوتا فیکٹری میں ایک مزدور سمیتانن نے ریکارڈ قائم کر دیا — انہوں نے اپنی نئی ترکیبوں سے کام لے کر ایک شفٹ میں چودہ سو جوڑ جوتے سئے —
۲۵ ستمبر	عوامی کمیساروں کی کونسل اور کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا فیصلہ کہ ''روٹی کی قیمت کم کر دی جائے — گوشت، مچھلی، شکر، چربی یا گھی اور آلو کا راشن توڑ دیا جائے،، —
۱۴ سے ۱۷ نومبر تک	پورے ملک کی پہلی استخانوفی کانفرنس —
۲۵ نومبر	''اعزازی نشان،، کا اجرا —
۲۱ سے ۲۵ دسمبر تک	کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا مکمل اجلاس — بحث کے بعد فیصلہ کہ استخانوفی تحریک کے سلسلے میں صنعت اور ٹرانسپورٹ کا کام کیا ہوگا —
۱۹۳۵ء	اورال میں ریل گاڑی بنانے والے نیژنی تاگیل کے کارخانے نے کام شروع کر دیا —
۱۹۳۶ء	
۲۹ جنوری	''کاما کاغذ مل،، چالو —
۱۵ مئی	ماسکو میں ''لینن مرکزی میوزیم،، کھل گیا —
۲۵ نومبر سے ۵ دسمبر تک	سوویتوں کی غیرمعمولی آٹھویں کل یونین کانگرس —
۵ دسمبر	سوویت یونین کا نیا آئین منظور — قزاخ اور قرغیز کی بااختیار ریپبلکیں پھر سے بحیثیت یونین رپبلک کے قائم کی گئیں — کومی کی بااختیار سوویت اشتراکی رپبلک، ماری کی بااختیار سوویت اشتراکی رپبلک، شمالی اوسیتیا کی بااختیار سوویت اشتراکی رپبلک، کباردینو —

	بلکاری بااختیار سوویت اشتراکی ریپبلک اور چیچنو — انگوش بااختیار سوویت اشتراکی ریپبلک قائم —
۱۹۳۷ء	
۱۸ سے ۲۰ جون تک	ماسکو سے پورٹ لینڈ (ریاستہائے متحدہ امریکہ) کو بے رکے سیدھی پرواز قطب شمالی پر سے ہوتے ہوئے، ''سوویت یونین کے ہیرو،، خطاب یافتہ چکالوف، بائیدوکوف اور بیلیاکوف نے یہ پرواز کی —
۱۲ سے ۱۴ جولائی تک	ماسکو سے سان جسینتو (ریاستہائے متحدہ امریکہ) کو بے رکے سیدھی پرواز — ''سوویت یونین کے ہیرو،، خطاب یافتہ گروموف، یوماشیف اور دنیلین نے یہ پرواز کی —
۱۵ جولائی	ماسکو اور والگا کو ملانے والی نہر کھل گئی —
۲۱ اگست	سوویت یونین اور چینی ریپبلک کے درمیان پیکٹ کہ جارحانہ کارروائی نہ کریں گے —
پہلی نومبر	عوامی کمیساروں کی کونسل کا فیصلہ کہ ''صنعت اور ٹرانسپورٹ کے کارخانوں اور دفتروں میں کام کرنے والے کم تنخواہ ملازموں کی تنخواہ بڑھائی جائے،، —
۱۲ دسمبر	نئے آئین کے ماتحت سوویت یونین کی اعلی سوویت (سپریم سوویت) کے پہلے الکشن —
۱۹۳۷ء—۱۹۳۸ء	بحر آرکٹک کے قطبی خطے میں برفانی چٹان پر پہلے سوویت بہتے ہوئے سائنسی اسٹیشن کا قیام (اسٹیشن پر پپانن، شرشوف، فیودوروف اور کرینکل چار ماہرین نے کام کیا —)
۱۹۳۸ء	
۱۲ جنوری	سوویت یونین کی اعلی سوویت کا پہلا اجلاس شروع — پہلا کنوکیشن —
۲۹ جولائی سے ۱۱ اگست تک	سرخ فوج نے اس جاپانی فوج کو ماربھگایا جو جھیل حسان کے علاقے میں سوویت سرزمین پر حملہآور ہوئی تھی —
۱۷ اکتوبر	نئے تمغے دینے کی ابتدا ہوئی — ''سورمائی،، کا اور ''فوجی خدمات،، کا تمغہ —

۲۷ دسمبر	سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت کے اعلان کے مطابق ''اشتراکی محنت کا ہیرو،، خطاب شروع ـ
۱۹۳۸ء سے ۱۹۴۲ء تک	تیسرا پانچ سالہ پلان ـ
۱۹۳۸ء	ماسکو میں زمین دوز لوکل ریلوے (میٹرو) کی دوسری لائن کھل گئی ـ
۱۹۳۹ء	
۱۰ سے ۲۱ مارچ تک	سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی اٹھارویں کانگرس ـ
۲۹ اپریل	ماسکو سے ریاستہائے متحدہ امریکہ کی بے روک سیدھی پرواز ـــ کوکی ناکی اور گوردئینکو کا کارنامہ ـ
۱۱ مئی سے ۳۱ اگست تک	دریائے خالکن گل کے علاقے میں منگولیہ کی عوامی رپبلک پر جاپانیوں کا اشتعال انگیز حملہ ـ سوویت یونین اور منگولیہ کی فوجوں نے جاپانی فوجوں کو نکال باہر کیا ـ
۲۱ ـــ ۲۴ اور ۲۷ مئی	کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے مکمل اجلاس نے تجویز کا وہ خاکہ پاس کر دیا جو پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور عوامی کمیساروں کی کونسل نے اس بارے میں تیار کیا تھا کہ کالخوزوں کی زمین کو دھاندلی کا قبضہ رکھنے سے بچایا جائے ـ
پہلی اگست	ماسکو میں کل یونین زراعتی نمائش شروع ـ
پہلی اگست سے ۱۵ ستمبر تک	فرغانہ نہر کی تعمیر ـ
۲۳ اگست	ایک دوسرے کے خلاف جارحانہ کارروائی نہ کرنے کے لئے سوویت یونین اور جرمنی کے درمیان عہدنامہ ـ
پہلی ستمبر	اعلی سوویت کے غیرمعمولی چوتھے سیشن نے عام فوجی بھرتی کا قانون پاس کر دیا ـ
۱۷ ستمبر	دوسری جنگ عظیم شروع ـ جرمنی نے پولینڈ پر حملہ کر دیا ـ
	سرخ فوج نے مغربی یوکرین اور مغربی بیلوروس والوں کے جان و مال کو اپنی حفاظت میں لے لیا ـ

۱۶ اکتوبر	''سنہرے ستارے،، کا تمغہ جاری کیا گیا جو سوویت یونین کے ہیرو کا خطاب پانےوالوں کے لئے تھا —
پہلی — دوسری نومبر	مغربی یوکرین اور مغربی بیلوروس کو یوکرین اور بیلوروس کی سوویت اشتراکی رپبلکوں کے جزو کی حیثیت سے سوویت یونین میں لینا منظور ہوا —
۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء سے ۱۲ مارچ ۱۹۴۰ء تک	سوویت یونین اور فن‌لینڈ کی جنگ —
۱۹۴۰ء	
۱۲ مارچ	سوویت یونین اور فن‌لینڈ کے درمیان امن‌نامہ —
۳۱ مارچ	کریلیا کی بااختیار سوویت اشتراکی رپبلک کو کریلو — فینش سوویت اشتراکی رپبلک کے طور پر پھر سے بنایا گیا —
۷ مئی	سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان — اونچے فوجی عہدے مقرر کئے گئے —
۲۲ مئی	اشتراکی محنت کے ہیرو کے لئے ہنسیا ہتھوڑا والا سونے کا تمغہ جاری ہوا —
۱۷ جون	لیتھوینیا میں فاشسٹ ڈکٹیٹرشپ کا تختہ الٹ کر عوامی حکومت قائم کر دی گئی —
۲۰ جون	لیتویا میں فاشسٹ ڈکٹیٹرشپ کا تختہ الٹ کر عوامی حکومت قائم کردی گئی —
۲۱ جون	استونیا میں فاشسٹ ڈکٹیٹرشپ کا تختہ الٹ کر عوامی حکومت قائم کر دی گئی —
۲۸ جون	رومانیہ نے بسرابیہ اور شمالی بوکووینا سوویت یونین کو واپس کر دئے —
۲۱ جولائی	لیتویا، لیتھوینیا اور استونیا میں سوویت اقتدار پھر سے قائم ہوا اور لیتویا، لیتھوینیا اور استونیا کی سوویت اشتراکی رپبلکیں بن گئیں —
۲ اگست	مولداویہ کی سوویت اشتراکی رپبلک قائم —

۳ سے ۶ اگست تک	لیتویا، لیتھوینیا اور استونیا کی سوویت اشتراکی ریپلکوں کو سوویت یونین میں لینا منظور کر لیا گیا ـ
۲ اکتوبر	اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا اعلان کہ ریاست کی محفوظ محنتی فوج تیار کی جائے ـ
۱۹۴۱ء	
۱۵ سے ۲۰ فروری تک	سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی اٹھارویں کانفرنس ـ
۵ اپریل	سوویت یونین اور یوگوسلاویہ میں دوستی کا اور جارحانہ کارروائی نہ کرنے کا عہد نامہ ـ
۱۳ اپریل	سوویت یونین اور جاپان کے درمیان غیرجانبداری کا پیکٹ ـ
۲۲ جون	فاشسٹ جرمنی نے سوویت یونین پر دھوکے سے حملہ کر دیا ـ جرمن فاشسٹ حملہآوروں کے مقابلے میں وطن کے بچاؤ کے لئے سوویت لوگوں کی عظیم جنگ شروع ـ
۲۶ جون	ہوائی فوج کے کپتان نکولائی گاستیلو کا زبردست کارنامہ اور مجاہدانہ موت ـ
۳۰ جون	سوویت یونین کی سرکاری ڈیفنس کمیٹی بن گئی ـ
۱۲ جولائی	سوویت یونین اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ کہ فاشسٹ جرمنی کے مقابلے میں دونوں مل کر کارروائی کریں گے ـ
۱۰ اگست سے ۱۶ اکتوبر تک	اودیسا کا جانبازانہ بچاؤ ـ
	سوویت یونین اور برطانیہ کے درمیان مال کے باہمی لین دین، قرضے اور ادائگی کا معاہدہ ـ
۲۵ اگست	سوویت یونین نے ایران کی حکومت کو تحریر بھیجی کہ ۱۹۲۱ء کے سوویت اور ایرانی عہدنامے کی دفعہ ۶ کی رو سے سوویت فوجیں ایران میں داخل ہوں گی ـ
۲۹ ستمبر سے پہلی اکتوبر تک	سوویت یونین، برطانیہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے نمائندوں کی کانفرنس ماسکو میں ـ

۳۰ ستمبر ۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۲ء کے جنوری تک	ماسکو کا میدان کارزار—
۱۹ اکتوبر	یہ اعلان کہ ''کل سے ماسکو محاصرے کی حالت میں ہوگا،،—
۱۹۴۱ء کے ۳۰ اکتوبر سے ۱۹۴۲ء کے ۳ جولائی تک	سیواستوپول کا سرفروشانہ ڈیفنس—
۱۶ نومبر	جنرل پانفیلوف کے گارڈ ڈویژن کے جوانوں نے ماسکو کے باہر محاذ کے ایک حصے پر جرمن پیش قدمی روک دی—
۲۵ نومبر	سوویت حکومت کی طرف سے ان تمام ملکوں کے سفیروں کو تحریر، جن سے سوویت یونین کے سفارتی تعلقات تھے کہ جرمن حکام سوویت جنگی قیدیوں کے ساتھ کیا خوفناک مظالم کر رہے ہیں—
۲۹ نومبر	نوجوان کمیونسٹ لیگ کی ایک ممبر اور چھاپہ مار لڑکی زویا کوسمودیمیانسکایا کا سرفروشانہ کارنامہ اور موت—
۶ دسمبر	مغربی محاذ پر، کالینن اور جنوب مغربی محاذوں پر سوویت فوجوں نے دھاوا بول دیا— ماسکو کے باہر جرمن فوجوں کی شکست فاش شروع ہو گئی—
۱۹۴۲ء	
پہلی جنوری	واشنگٹن میں ۲۶ ملکوں کے اعلان پر دستخط کہ محوری (جرمنی، اٹلی، جاپان) ملکوں کے خلاف مل کر کارروائی کی جائے گی—
پہلی مئی	ملک کی تمام صنعتوں میں اشتراکی مقابلے کی کل یونین تحریک چھڑ گئی تاکہ جنگی مورچے کو زیادہ سے زیادہ مدد دی جا سکے—
۲۰ مئی	سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا اعلان —— ''وطن کے بچاؤ کی جنگ کا خطاب و تمغہ،، درجہ اول اور درجہ دوم جاری—

۲۶ مئی — سوویت یونین اور برطانیہ کے درمیان عہدنامہ کہ فاشسٹ جرمنی اور اس کے شریک کاروں سے جنگ کرنے میں دونوں ملکوں کا اتحاد رہے گا اور جنگ کے بعد بھی تعاون اور باہمی امداد کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اس عہدنامے پر لندن میں دستخط ہوئے۔

۱۱ جون — سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان واشنگٹن میں ایک معاہدہ کہ جارحانہ اقدام کے خلاف جنگ چلانے میں باہمی امداد کا اصول برتا جائے گا۔

۱۹۴۲ء کے ۱۷ جولائی سے ۱۹۴۳ء کے ۲ فروری تک — استالن گراد کی لڑائی۔

۲۹ جولائی — سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا اعلان کہ تین قسم کے نئے آرڈر جاری کئے جائیں —— آرڈر آف سووروف درجہ‌اول، دوم، سوم — آرڈر آف کوتوزوف درجہ‌اول، دوم اور آرڈر آف الیکساندر نیفسکی۔

ستمبر — جرمنوں کے عقب میں، مقبوضہ شہر کراسنودون میں کمسومول کی خفیہ جماعت قائم کی گئی ''نوجوان گارڈ،، کے نام سے۔

۲ نومبر — سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا اعلان —— ایک ہنگامی سرکاری کمیشن مقرر کیا گیا جو جرمن فاشسٹ حملہ‌آوروں اور ان کے پٹھوؤں کے ظلم وستم کے واقعات کا پتہ چلائے اور ان کے ثبوت مہیا کرے۔

۱۹ اور ۲۰ نومبر — سوویت فوجوں نے استالن گراد کے قریب جوابی حملہ شروع کر دیا۔

۲۲ دسمبر — اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا اعلان — نئے تمغوں کا اجرا —— ''لینن گراد کی حفاظت کے لئے،، ''اودیسا کی حفاظت کے لئے،، ''سیواستوپول کی حفاظت کے لئے،، اور ''استالن گراد کی حفاظت کے لئے،، تمغے۔

۱۹۴۲ء —۱۹۴۳ء چھاپہ‌ماروں کے متحدہ دستوں نے کاوپاک کی کمان میں بریانسک کے گھنے جنگلوں سے دنیپر دریا پار کرکے چھاپے مارنے شروع کر دئیے —

۱۹۴۳ء

۱۲ سے ۱۸ جنوری تک	لینن گراد اور وولخوف کے مورچوں پر سوویت فوجوں نے لینن گراد کے محاصرے میں شگاف ڈال دیا —
۲ فروری	''وطن کے بچاؤ کی جنگ میں چھاپہ‌مار تمغہ،، درجہ اول، دوم شروع —
۲۳ فروری	نوجوان کمیونسٹ لیگ کے ممبر، گارڈ سپاہی الیکساندر ماتروسوف کی سرفروشانہ قربانی —
۴ اپریل	سوویت یونین کے عوامی کمیساروں کی کونسل کا کمیونکے جس میں بتایا گیا کہ سوویت لوگوں نے وطن کے بچاؤ کی تحریک میں جو خدمات دیں ان میں ۷ ارب (۷۰۰۰ ملین) روبل کا چندہ بھی شامل ہے جو سوویت فوج اور بحریہ کے لئے ہتھیار بنانے کی غرض سے دیا گیا ہے —
۵ جولائی سے ۲۳ اگست تک	کورسک کا خونی معرکہ —
۵ اگست	اوریل اور بیلگورود کو جرمن فاشسٹوں سے آزاد کرا لیا گیا — ماسکو میں پہلی بار توپوں کی سلامی —
۲۲ اگست	عوامی کمیساروں کی کونسل اور کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا فیصلہ شائع ہوا کہ ''جو علاقے جرمن قبضے سے آزاد کرائے جا رہے ہیں ان میں معیشت کی بحالی کے لئے کیا فوری اقدامات کرنے ہیں،، —
۱۹۴۳ء کی گرمیاں	چھاپے مار دستوں نے کاوپاک کی کمان میں کارپیتھیا کے پہاڑی علاقوں کے اندر کارروائی شروع کر دی —
۳ ستمبر	فاشسٹ اٹلی نے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے کی دستاویز پر دستخط کر دئیے — ۸ ستمبر کو اس کی اشاعت ہوئی —

۸ ستمبر	دونباس پوری طرح جرمن فاشسٹوں سے پاک ہو گیا ۔
۱۰ اکتوبر	اعلیٰ سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان ــــ بوگدان خمیلنیتسکی کے نام کا آرڈر جاری کیا گیا، درجہ اول، دوم اور سوم ۔
۱۹ سے ۳۰ اکتوبر تک	سوویت یونین، برطانیہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے خارجہ وزیروں کی کانفرنس ماسکو میں ۔
۶ نومبر	سوویت فوجوں نے یوکرین کی راجدھانی کیئف کو آزاد کرا لیا ۔
۸ نومبر	اعلیٰ سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان ــــ ''فتح کا آرڈر،، اور ''عظمت کا آرڈر،، شروع کئے گئے ــــ درجہ اول، دوم اور سوم ۔
۲۸ نومبر سے پہلی دسمبر تک	اتحادیوں کے سربراہوں، یعنی سوویت یونین کے وزیر اعظم، ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر اور برطانیہ عظمی کے وزیر اعظم کی کانفرنس تہران میں ۔
۱۲ دسمبر	سوویت یونین اور چیکوسلوواکیہ کے درمیان دوستی، باہمی امداد اور جنگ کے بعد تعاون کے لئے عہدنامہ ۔
۱۹۴۴ء	
۱۴ جنوری سے ۲۹ فروری تک	جرمن فاشسٹ فوجوں کو لینن گراد اور نووگورود کے علاقوں میں شکست فاش ۔ لینن گراد کا علاقہ دشمن سے پاک ۔
۲۷ جنوری	لینن گراد کا محاصرہ ختم ۔
جنوری ۔ فروری	سوویت فوج کی طرف سے کورسون ــــ شیفچینکوفسکی کے علاقے میں زبردست کارروائی جس میں بہت بڑی جرمن فوج کو گھیر کر ختم کر دیا گیا ۔
۳ مارچ	اعلیٰ سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان ــــ اڈمیرل اوشاکوف کے نام، پر اور اڈمیرل ناخیموف کے نام پر دو آرڈر مقرر ہوئے، درجہ اول، درجہ دوم ۔ اور ان دونوں کے ناموں پر تمغے (میڈل) بھی جاری کئے گئے ۔
۲۶ مارچ	دوسرے یوکرینی محاذ کی سوویت فوجیں دریائے پروت پر سوویت سرحدوں تک پہنچ گئیں ۔

۸ اپریل	پہلے یوکرینی محاذ کی سوویت فوجیں رومانیہ اور چیکوسلوواکیہ سے ملی ہوئی سوویت سرحدوں تک جا پہنچیں — سرحد پار جنگی کارروائی شروع —
۱۰ اپریل	اودیسا کو جرمن فاشسٹ قبضے سے آزاد کرا لیا گیا —
اپریل — مئی	سوویت فوج نے کرائمیا کو جرمن فاشسٹ قبضے سے پاک کر دیا —
پہلی مئی	اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان جس سے ''ماسکو کے ڈیفنس کے لئے،، اور ''قفقاز کے ڈیفنس کے لئے،، تمغے جاری ہو گئے —
۹ مئی	سیواستوپول کی بندرگاہ جرمن فاشسٹ قبضے سے آزاد —
۶ جون	برطانوی امریکی فوج فرانس کے ساحل نارمنڈی پر اتر گئی — یورپ میں دوسرا محاذ شروع —
۲۳ جون سے ۲۸ جولائی تک	سوویت فوج نے بیلوروس میں کارروائی جاری رکھی — بیلوروس کی سوویت اشتراکی ریپبلک کو جرمن فاشسٹ قبضے سے آزاد کرا لیا گیا —
جون	کریلیا کی خاکنائے پر فن‌لینڈ کی فوج کو شکست — کریلو —— فینش سوویت اشتراکی ریپبلک آزاد—
۳ جولائی	بیلوروس کی سوویت اشتراکی ریپبلک کی راجدھانی مینسک کو جرمن فاشسٹ غاصبوں سے آزاد کرا لیا گیا —
۸ جولائی	اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان —— ماؤں کے لئے مختلف خطاب، آرڈر اور تمغے نافذ ہوئے: Mother-Heroine کا خطاب اور Mother-Heroine کا آرڈر، مادرانہ عظمت کا آرڈر، درجہ اول، دوم، سوم، ماں بننے کا تمغہ درجہ اول، دوم —
۱۳ جولائی	لیتھوینیا کی سوویت اشتراکی ریپبلک کی راجدھانی ویلنیوس کو جرمن فاشسٹ غاصبوں سے پاک کرا لیا گیا —
۲۲ جولائی	سوویت یونین اور شام (سوریہ) کے درمیان سفارتی تعلقات شروع —
۳ اگست	سوویت یونین اور لبنان کے درمیان سفارتی تعلقات شروع —

۲۰ اگست سے ۴ ستمبر تک	یاسی— کیشی نیوف کے مورچے پر سوویت فوج کی کارروائی — ایک بہت بڑی جرمن فوج کو گھیر کر ختم کر دیا گیا —
۲۴ — ۲۵ اگست	رومانیہ نے سوویت یونین کے خلاف جنگ سے علیحدگی کا اعلان کر دیا اور ساتھ ھی فاشسٹ جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا —
۳۱ اگست	سوویت فوج رومانیہ کے پائے تخت بخارست میں داخل ہو گئی —
۴ ستمبر	فن لینڈ نے سوویت یونین کے خلاف جنگ سے علیحدگی کا اعلان کر دیا —
۷ اور ۸ ستمبر	بلغاریہ نے سوویت یونین کے خلاف جنگ سے علیحدگی کا اعلان کیا اور فاشسٹ جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا —
ستمبر — اکتوبر	سوویت فوج نے بالٹک کے کنارے کی رپبلکوں کے بڑے حصے کو جرمن فاشسٹ غاصبوں سے پاک کر دیا —
۱۶ ستمبر	سوویت فوج بلغاریہ کے دارالسلطنت صوفیہ میں داخل ہو گئی —
۱۱ اکتوبر	تووا کی عوامی رپبلک سوویت یونین میں شامل ہو گئی — روسی فیڈریشن میں تووا کا بااختیار علاقہ شریک —
۱۳ اکتوبر	لیتویا کی سوویت اشتراکی رپبلک کی راجدھانی ریگا کو جرمن فاشسٹ غاصبوں کے قبضے سے پاک کرا لیا گیا —
۲۰ اکتوبر	سوویت فوج نے یوگوسلاویہ کی عوامی فوج آزادی سے مل کر یوگوسلاویہ کی راجدھانی بلگراد کو جرمن فاشسٹ غاصبوں سے آزاد کرا لیا —
۲۵ اکتوبر	سوویت یونین اور اٹلی کے درمیان سفارتی تعلقات پھر سے قائم —
اکتوبر	سوویت فوج نے پچنگا (پتسامو) کے علاقے کو اور شمالی ناروے کو جرمن فاشسٹ غاصبوں سے پاک کر دیا —

۱۰ دسمبر	سوویت یونین اور فرانس کے درمیان اتحاد اور باھمی امداد کا عہد نامہ ـ ماسکو میں دستخط ھو گئے ـ
۱۹۴۴ء	پولینڈ، مغربی بیلوروس اور مغربی یوکرین میں کاوپاک کے پہلے چھاپہ مار یوکرینی ڈویژن کے چھاپے پڑتے رھے ـ
۱۹۴۵ء	
۱۷ جنوری	سوویت فوج نے پولینڈ کی فوج سے مل کر پولینڈ کی راجدھانی وارسا کو جرمن فاشسٹ قبضے سے آزاد کرا لیا ـ
۲۶ جنوری	سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان ـــ لینن گراد شہر کو ''آرڈر آف لینن،، کا رتبہ عطا کیا گیا ـ
۴ سے ۱۲ فروری تک	تین اتحادی طاقتوں یعنی سوویت یونین، ریاستہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ عظمی کے سربراھوں کی کانفرنس کرائمیا کے شہر یالتا میں ـ
۱۳ فروری	سوویت فوج نے جرمن فاشسٹ فوج کے بوداپیشت والے گروہ کو شکست فاش دی اور ھنگری کی راجدھانی بوداپیشت کو جرمن فاشسٹ قبضے سے بالکل آزاد کرا دیا ـ
۴ اپریل	سوویت فوجوں نے سلوواکیہ علاقے کے سب سے بڑے شہر براتیسلاوا کو دشمن سے پاک کر دیا ـ
۹ اپریل	سوویت فوج نے کینگسبرگ کے شہر اور قلعے پر قبضہ کر لیا (اب یہ شہر کالینن گراد کہلاتا ھے) ـ
۱۱ اپریل	سوویت یونین اور یوگوسلاویہ میں دوستی اور باھمی امداد اور جنگ کے بعد تعاون کا عہدنامہ ھوگیا ـ ماسکو میں اس پر دستخط ھو گئے ـ
۱۳ اپریل	سوویت فوج نے آسٹریا کی راجدھانی وی‌آنا کو آزاد کرا لیا ـ
۲۱ اپریل	سوویت یونین اور پولینڈ کے درمیان دوستی، باھمی امداد اور جنگ کے بعد تعاون کا عہدنامہ ـ ماسکو میں دستخط ھو گئے ـ

۲۵ اپریل	سان فرانسیسکو میں متحدہ اقوام کی کانفرنس شروع ۔
۲ مئی	سوویت فوج نے جرمنی کی راجدھانی برلن فتح کرلی ۔
۸ مئی	جرمن اعلی کمان کے نمائندوں نے کارلس ہارسٹ (برلن کے نزدیک) میں ایک دستاویز پر دستخط کر دئے کہ جرمن مسلح فوج بےشرط ہتھیار ڈال دے اور خود کو حوالے کر دے ۔
۹ مئی	قومی تہوار — فاشسٹ جرمنی پر فتح کا دن ۔
۹ مئی	سوویت فوجوں نے چیکوسلوواکیہ کی راجدھانی پراگ کو جرمن فاشسٹ حملہآوروں سے آزاد کرا لیا ۔
۹ مئی	اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان کہ "۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۵ء تک وطن کی حفاظت کی جنگ میں جرمنی پر فتح کے لئے"، تمغہ جاری کیا گیا ۔
۵ جون	برلن میں اس اعلان پر دستخط ہو گئے کہ جرمنی کو شکست ہوئی اور اب سے چار اتحادی طاقتوں (سوویت یونین، برطانیہ عظمی، ریاستہائے متحدہ امریکہ اور فرانس) کی حکومتوں نے اعلی اختیارات کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لے لی ہے ۔
۶ جون	سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان کہ "۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۵ء تک کی وطن کی حفاظت کی جنگ میں جان توڑ کے محنت کے لئے"، تمغہ جاری کیا گیا ۔
۲۴ جون	ماسکو کے لال چوک میں فتح کی فوجی پریڈ ۔
۲۹ جون	سوویت یونین اور چیکوسلوواکیہ کے درمیان عہدنامہ کہ کارپیتھیا پار کے یوکرین کو یوکرین کی سوویت اشتراکی ریپبلک میں ملا دیا جائے ۔
۱۷ جولائی سے ۲ اگست تک	تین اتحادی سرکاروں یعنی سوویت یونین، برطانیہ عظمی اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سربراہوں کی برلن (پاٹسڈام) کانفرنس ۔

٦ اگست	سوویت یونین، رومانیہ اور فن‌لینڈ کے درمیان سفارتی تعلقات پھر سے قائم —
۹ اگست سے ۲ ستمبر تک	سوویت یونین سامراجی جاپان کے خلاف جنگ میں —
۱۴ اگست	سوویت یونین اور چین کے درمیان دوستی اور اتحاد کا عہدنامہ — ماسکو میں دستخط —
۱۴ سے ۱٦ اگست تک	سوویت یونین اور بلغاریہ کے درمیان سفارتی تعلقات پھر سے قائم —
۱٦ اگست	سوویت یونین اور پولینڈ کے درمیان سرحدوں کے تعین پر عہدنامہ — ماسکو میں دونوں ملکوں کی طرف سے دستخط —
۲ ستمبر	جاپان کے نمائندوں نے جاپانی فوج کے بےشرط ہتھیار ڈال دینے کی دستاویز پر ٹوکیو میں دستخط کر دئے —
۱۳ ستمبر	سرکاری ہنگامی کمیشن کی رپورٹ کہ جرمن فاشسٹ حملہ آوروں کے ہاتھوں سوویت یونین کو کس قدر مالی اور مادی نقصان پہنچا —
۲۵ ستمبر	سوویت یونین اور ہنگری کے درمیان سفارتی تعلقات پھر سے شروع —
۳۰ ستمبر	سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان ——''جاپان پر فتح کے لئے،، تمغہ جاری کیا گیا —
۲۴ اکتوبر	اقوام متحدہ کی انجمن (یواین‌او) کا چارٹر نافذ ہو گیا —
۱۰ نومبر	سوویت یونین اور البانیہ کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہو گئے —
۲۰ نومبر ۱۹۴۵ء سے ۱۹۴٦ء پہلی اکتوبر تک	بڑے بڑے جرمن جنگی مجرموں پر نیورمبرگ میں مقدمہ چلتا رہا —
نومبر ۱۹۴۵ء	عوامی کمیساروں کی کونسل کا فیصلہ کہ ملک کے ان پندرہ سب سے قدیم شہروں کو پھر سے بنایا جائے جنھیں جرمن فاشسٹ حملہ‌آوروں نے تباہ کر ڈالا —

۱۹۴۶ء

۱۸ جنوری	یواین‌او کی جنرل اسمبلی کا پہلا اجلاس لندن میں شروع —
۲۷ فروری	سوویت یونین اور منگولیہ کی عوامی رپبلک کے درمیان دوستی اور باہمی امداد کا عہدنامہ اور تہذیبی اور اقتصادی تعاون کا معاہدہ — ماسکو میں دستخط —
۱۵ مارچ	قانون بن گیا جس کی رو سے سوویت یونین کے عوامی کمیساروں کی کونسل کو بدل کر وزیروں کی کونسل کر دیا گیا اور یونین اور بااختیار رپبلکوں کے کمیساروں کی کونسلوں کو بھی وہاں کے وزیروں کی کونسلیں قرار دیا گیا —
۱۸ مارچ	سوویت یونین کی اعلی سوویت نے قانون منظور کیا: سوویت یونین کی قومی معیشت کی بحالی اور ترقی کے پانچ سالہ پلان (۱۹۴۶ء سے ۱۹۵۰ء تک) کے سلسلے میں —
۱۲ اپریل	سوویت یونین اور چیکوسلوواکیہ کی رپبلک کے درمیان پہلے تجارتی معاہدے پر دستخط —
۲۹ جولائی سے ۱۵ اکتوبر تک	پیرس کی امن کانفرس —
۱۹ ستمبر	سوویت یونین کے وزیروں کی کونسل اور کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی، دونوں کا فیصلہ ایسی تدبیریں اختیار کرنے کے بارے میں جن سے زراعتی کوآپریٹیو کے اصولوں کی خلاف‌ورزی روکی جا سکے —
۱۹۴۶ء سے ۱۹۵۰ء تک	چوتھا پانچ سالہ پلان —

۱۹۴۷ء

۲۸ فروری	کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے مکمل اجلاس کا فیصلہ کہ ایسی تدبیریں اختیار کی جائیں جو زراعت میں جنگ کے بعد کی ترقی کو یقینی بنا سکیں —
۳ مارچ	لینن کے نام پر دریائے دنیپر کے کنارے پن‌بجلی اسٹیشن پھر سے بن کر تیار — پہلے ٹربائن حرکت میں آگئے —
۱۰ مارچ سے ۲۴ اپریل تک	خارجہ وزیروں کی کونسل کا اجلاس ماسکو میں —

۱۶ اگست — شهر سراتوف سے ماسکو تک کی گیس پائپ لائن بن کر تیار—

۲۹ اگست — سوویت یونین کی اعلی سوویت نے اٹلی، رومانیہ، ہنگری، بلغاریہ اور فن‌لینڈ کے ساتھہ امن‌ناموں کی تصدیق کر دی— ان سب امن ناموں پر ۱۰ فروری کو پیرس میں دستخط ہوئے تھے—

۶ ستمبر — سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان —— ماسکو کو شہر کی آٹھویں صدی پوری ہونے کے جشن کے موقع پر ''آرڈر آف لینن'' کا رتبہ عطا کیا گیا—

۷ ستمبر — ماسکو کی آٹھویں صدی پوری ہونے کا جشن منایا گیا—

۱۴ دسمبر — سوویت یونین کے وزیروں کی کونسل اور کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی، دونوں کا فیصلہ —— سکے کی اصلاح کی گئی اور غذا اور صنعتی سامان کے راشن کارڈ ختم کر دئے گئے—

۱۹۴۷ء — سوویت یونین کی اکادمی آف آرٹس (فنون لطیفه کی اکادمی) قائم ہوئی—

۱۹۴۸ء

۴ فروری — سوویت یونین اور رومانیہ کی عوامی رپبلک کے درمیان دوستی، تعاون اور باہمی امداد کا عہدنامہ ہو گیا—

۱۸ فروری — سوویت یونین اور ہنگری کی عوامی رپبلک کے درمیان دوستی، تعاون اور باہمی امداد کا عہدنامہ ہوگیا—

۱۸ مارچ — سوویت یونین اور بلغاریہ کی عوامی رپبلک کے درمیان دوستی، تعاون اور باہمی امداد کا عہدنامہ ہوگیا—

۶ اپریل — سوویت یونین اور فن‌لینڈ کے درمیان دوستی، تعاون اور باہمی امداد کا عہدنامہ ہو گیا—

۱۰ اپریل — سوویت یونین کے وزیروں کی کونسل کا فیصلہ شائع ہوا کہ ۱۰ اپریل ۱۹۴۸ء سے بعض چیزوں کے دام اور کم کئے جاتے ہیں اور ان کی ایک پھٹکل قیمت مقرر کی جاتی ہے—

۱۹۴۹ء

۲۰ جنوری رپورٹ شائع ہوئی کہ باہمی اقتصادی امداد کی کونسل قائم کی جاتی ہے (سوویت یونین، پولینڈ، چیکوسلوواکیہ، بلغاریہ، ہنگری اور رومانیہ اس میں شریک ہوئے) — اس کونسل میں البانیہ فروری کے مہینے میں اور جرمن جمہوری رپبلک اکتوبر ۱۹۵۰ء میں شریک ہو گیا —

۲۰ اگست امن کے مجاہدوں کی پہلی کل یونین کانفرنس ماسکو میں شروع —

۲۵ ستمبر تاس نے اطلاع دی کہ سوویت یونین میں ایٹم بم کا تجربہ کیا گیا —

۱۹۵۰ء

۱۴ فروری سوویت یونین اور چینی عوامی رپبلک کے درمیان دوستی، اتحاد اور باہمی امداد کا عہدنامہ —

پہلی مارچ سوویت یونین کے وزیروں کی کونسل کا فیصلہ شائع ہوا کہ روبل کو سونے کے معیار پر لایا جائے اور غیر ملکوں کے سکوں سے تبادلے میں روبل کی شرح اونچی کر دی گئی —

جولائی دنیا کی امن کانگرس کی مستقل کمیٹی نے جو اپیل اسٹاک ہوم سے شائع کی تھی کہ نیوکلیر ھتھیاروں کی قطعی ممانعت کی جائے، اس اپیل کے حق میں تمام سوویت یونین سے دستخطوں کی مہم چلتی رہی —

۲۱ اگست سوویت یونین کے وزیروں کی کونسل کا فیصلہ شائع ہوا کہ شہر کوئی بیشیف کے نزدیک والگا پر پن بجلی کا اسٹیشن قائم کیا جائے —

۳۱ اگست وزیروں کی کونسل کا فیصلہ شائع ہوا کہ والگا پر استالن گراد (اب اس کا نام والگاگراد ہے) کا پن بجلی اسٹیشن قائم کیا جائے —

۲۱ دسمبر	وزیروں کی کونسل کا فیصلہ شائع ہوا کہ دریائے دنیپر کے کنارے کاخوفکا میں پن بجلی اسٹیشن تعمیر کیا جائے — جنوبی یوکرین اور شمالی کرائمیا کی نہریں بنائی جائیں جن سے ان علاقوں کی قابل کاشت زمینوں کی آبپاشی ہو سکے —
۲۸ دسمبر	وزیروں کی کونسل کا فیصلہ شائع ہوا کہ والگا سے دون کو ملانے والی جہازران نہر بنائی جائے —
۱۹۵۰ء	لینن گراد کے بورتکیوچ، ماسکو کے بیکوف اور کیئف کے سیمنسکی، دھات کے ان تینوں خرادیوں نے دھات کاٹنے کی رفتار میں کمال کر دکھایا اور تجویز کیا کہ دھات کاٹنے کے پرانے طریقے کو بدلا جائے اور مشینی اوزاروں کے نئے ڈیزائن تیار کئے جائیں —
۱۹۵۱ء	
۱۲ مارچ	سوویت یونین کی اعلی سوویت نے ''امن کی حفاظت کے متعلق،، قانون پاس کر دیا —
۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۵ء تک	پانچواں پانچ سالہ پلان —
۱۹۵۲ء	
۳ سے ۱۲ اپریل تک	انٹرنیشنل اقتصادی کانفرنس، ماسکو میں —
۳۱ مئی	والگا دون جہازی نہر کھل گئی — نہر کا نام لینن پر رکھا گیا —
۵ سے ۱۴ اکتوبر تک	سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۱۹ ویں کانگرس —
۱۹۵۲ء	سوویت یونین نے چان چون ریلوے چینی عوامی ریپبلک کے حوالے کر دی — لینن گراد کے ''الکٹروسیلا،، کارخانے میں ایک لاکھ پچاس ہزار کلوواٹ کے ہائڈروجن سے ٹھنڈے کئے ہوئے ٹربوجنریٹر بننے لگے —

۱۹۵۳ء

۵ مارچ سوویت یونین کے وزیروں کی کونسل کے صدر (وزیر اعظم) استالن کا انتقال ـــ

۸ اگست اعلی سوویت کے پانچویں اجلاس نے ''زرعی ٹیکس کے بارے میں،، قانون بنا دیا ـــ

۲۰ اگست سوویت یونین میں ہائڈروجن بم کے تجربے کے متعلق سرکاری رپورٹ ـــ

۷ ستمبر کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے مکمل اجلاس کا فیصلہ کہ ''ملک میں زراعت کی ترقی کے لئے اور تدبیریں اختیار کی جائیں،، ـــ

۲۶ ستمبر وزیروں کی کونسل اور مرکزی کمیٹی کا فیصلہ شائع ہوا کہ ملک میں مویشیوں کی پال پوس اور نسل بڑھانے میں ترقی کی صورتیں اختیار کی جائیں ـــ پنچائتی کاشتکاروں، کارخانے کے مزدوروں اور دفتری ملازموں کی ذاتی زمین (جائداد) پر سرکار کو جتنی ادائگی پہلے واجب تھی، اب اسے کم کیا جاتا ہے ـــ

۲۳ اکتوبر وزیروں کی کونسل اور مرکزی کمیٹی کا فیصلہ شائع ہوا کہ سوویت تجارت کو اور فروغ دینے کے لئے کیا تدبیریں اختیار کی جائیں ـــ

۲۸ اکتوبر وزیروں کی کونسل اور مرکزی کمیٹی کا فیصلہ شائع ہوا کہ ''صارفوں (گاہکوں) کی ضرورت کا مال اور زیادہ تیار کیا جائے اور اس کی کوالٹی بہتر کی جائے،، ـــ

۳۰ اکتوبر سوویت یونین کی وزیروں کی کونسل اور پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا فیصلہ شائع ہوا کہ ''غذائی سامان اور زیادہ تیار کیا جائے اور اس کی کوالٹی بہتر کی جائے،، ـــ

۱۹۵۴ء

۲۵ جنوری سے ۱۸ فروری تک چار طاقتوں کے خارجہ وزیروں کی کانفرنس برلن میں (سوویت یونین، برطانیہ، ریاستہائے متحدہ امریکہ اور فرانس) ـــ

۱۹ فروری اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان کہ کرائمیا کا علاقہ روسی فیڈریشن سے نکال کر یوکرینی سوویت اشتراکی ریپبلک میں دے دیا جائے ـــ

۲ مارچ	کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے مکمل اجلاس کا فیصلہ کہ ''ملک میں اناج کی پیداوار بڑھنی چاھئے اور جو زمینیں بنجر یا بیکار پڑی ھیں ان پر بھی کاشت پھیلانی چاھئے'' —
۲۶ اپریل سے ۲۱ جولائی تک	جنیوا میں خارجہ وزیروں کی کانفرنس —
مئی	یوکرین اور روس کے اتحاد کی تین سو سالہ سال گرہ کا جشن — یوکرینی سوویت اشتراکی ریپبلک اور روسی فیڈریشن کو ''آرڈر آف لینن'' کا رتبہ عطا کیا گیا —
۷ جون سے ۱۰ جون تک	سوویت یونین کی مزدور سبھاؤں کی گیارھویں کانگرس — مزدور سبھاؤں کے نئے قاعدے اور ضابطے مقرر ھوئے —
۲۷ جون	پہلا صنعتی (صنعتوں کے کام آنے والا) ایٹمی طاقت کا اسٹیشن سوویت یونین میں کھل گیا —
پہلی اگست	پورے سوویت یونین کی زراعتی نمائش ماسکو میں کھل گئی —
۱۷ اگست	کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور وزیروں کی کونسل کا فیصلہ شائع ھو گیا کہ اناج کی پیداوار بڑھانے کے لئے اوکھر زمین اور بیکار کی ھوئی زمین پر اور زیادہ کاشت کی جائے —
۱۲ اکتوبر	سوویت یونین اور چین کے مشترکہ اعلان پر پیکنگ میں دستخط —
۱۹۵۵ء	
۲۵ جنوری	اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان —— ''سوویت یونین اور جرمنی کے درمیان جنگ کی حالت ختم'' —
۲۵ سے ۳۱ جنوری تک	کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے مکمل اجلاس کا فیصلہ —— ''مویشیوں سے حاصل ھونے والا سامان بڑھایا جائے'' —

۹ فروری	سوویت یونین کی اعلی سوویت کا اعلان کہ تمام ملکوں کی پارلیمنٹوں کے درمیان براہ راست میل جول (رابطہ) پیدا کیا جائے —
۹ مارچ	کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور وزیروں کی کونسل کا فیصلہ کہ زراعتی پلاننگ کے کام میں تبدیلیاں کی جائیں —
۱۴ مئی	البانیہ، بلغاریہ، چیکوسلوواکیہ، جرمن جمہوری ریپبلک، ہنگری، پولینڈ، رومانیہ اور سوویت یونین کے درمیان دوستی، تعاون اور باہمی امداد کا عہدنامہ، وارسا میں —
۱۶ سے ۱۸ مئی تک	صنعتی انتظام چلانے والوں کی کل یونین کانفرنس کریملن میں ہوئی — کانفرنس میں اس پر بحث ہوئی کہ سائنس، انجنیرنگ اور عملی تجربے نے جو نئی سے نئی جدتیں کی ہیں ان کو صنعت میں رواج دیا جائے —
۴ سے ۱۲ جولائی تک	سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا مکمل اجلاس ان سوالوں پر بحث کرنے کے لئے —— صنعت کو اور ترقی دینا، ٹکنیکل بہتری اور ترقی کرنا، پیداوار کے کاموں کا بندوبست عمدہ کرنا، ربیع کی بوائی کے نتیجے، فصلوں کی کاشت، فصل اٹھانے کے کام پر سوچ بچار اور ۱۹۵۵ء میں فارموں کی جتنی پیداوار سرکار کو جانی چاہئے، اس کے پلان کی تعمیل — سوویت یونین اور یوگوسلاویہ کی بات چیت کے نتائج اور ۲۰ویں پارٹی کانگرس بلانے کا سوال طے کرنا —
۹ اگست	وزیروں کی کونسل کا فیصلہ کہ صنعتی اداروں، کارخانوں وغیرہ کے ڈائرکٹروں کے اختیارات بڑھا دئے جائیں —
۲۳ اگست	کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور وزیروں کی کونسل کا فیصلہ کہ عمارتیں بنانے کے کام میں صنعتی سامان سے اور زیادہ مدد لی جائے، مکانوں کی کوالٹی عمدہ کی جائے اور لاگت کم کی جائے —
۹ سے ۱۳ ستمبر تک	سوویت یونین اور جرمن فیڈرل ریپبلک کے درمیان گفتگو ماسکو میں — سفارتی تعلقات شروع —

۱۹ ستمبر	سوویت یونین اور فن‌لینڈ کا مشترکہ کمیونکے — دوستی اور باھمی امداد کا عہد نامہ جو ۶ اپریل ۱۹۴۸ء کو سوویت یونین اور فن‌لینڈ میں ہوا تھا اور ۲۰ سال کے لئے بڑھا دیا گیا —
۲ نومبر	شہر گورکی کے قریب پن بجلی اسٹیشن کا پہلا سیکشن کھل گیا —
۱۵ نومبر	لینن‌گراد میں زمین دوز لوکل ریلوے (میٹرو) کی پہلی لائن کھل گئی —
۲۹ دسمبر	کوئی‌بیشیف کے نزدیک لینن نامی والگا پن بجلی اسٹیشن کھل گیا —

۱۹۵۶ء

۲۶ جنوری	سوویت یونین نے پورکلا اود کا علاقہ فن‌لینڈ کو واپس کر دیا — اس کی دستاویز پر ہیلسنکی میں دستخط ہو گئے —
۱۴ سے ۲۵ فروری تک	سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی بیسویں کانگرس —
۲۹ فروری	کمیونکے شائع ہوا کہ روسی فیڈریشن کے لئے کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا ایک بیوریو (خاص شعبہ) قائم کیا جائے —
۸ مارچ	اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان کہ ہر اتوار اور تہوار سے پہلے کا دن کارخانوں میں، پیشہ‌ورانہ کاموں میں اور دفتروں میں مختصر ہوا کرے گا —
۱۰ مارچ	پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور وزیروں کی کونسل کا فیصلہ شائع ہوا کہ زراعتی کوآپریٹیو کے کیا قاعدے قانون ہوں اور کاشتکاری کے پیداواری اور انتظامی معاملوں میں پنچائتی کاشتکاروں کا عمل دخل اور بڑھایا جائے —
۱۰ مارچ	پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور وزیروں کی کونسل کا فیصلہ شائع ہوا کہ پنچائتی کاشتکاروں کو ماہوار پیشگی رقم دی جائے اور پنچائتی فارموں میں کام کرنے کا الگ سے معاوضہ ملے —

۱۳ مارچ — وزیروں کی کونسل اور مرکزی کمیٹی کا فیصلہ شائع ہوا کہ کھانے پینے کے اداروں کا کام بہتر بنایا جائے۔

۲۶ مارچ — سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان، زچہ کے لئے بچہ ہونے سے پہلے اور بچہ ہونے کے بعد کے مہینوں میں کام سے چھٹی کی مدت اور بڑھا دی گئی۔

۲۶ مئی — اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان — "۱۶ اور ۱۸ سال کے درمیان کی عمر کے لڑکوں لڑکیوں کے لئے صرف ۶ گھنٹے کام کا دن"۔

۳ جون — کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور وزیروں کی کونسل کا فیصلہ شائع ہوا کہ معیشت کی کئی شاخوں میں مختلف ادارے اور کارخانے الگ الگ یونین رپبلکوں کے حوالے کر دئے جائیں اور اس سلسلے میں کیا تدبیریں اختیار کی جائیں۔

۴ جون — ماسکو میں سوویت یونین کی زراعتی نمائش کے احاطے میں پورے ملک کی صنعتی نمائش کھل گئی۔

۶ جون — سوویت یونین کے وزیروں کی کونسل کا فیصلہ کہ ثانوی اسکولوں کی اوپر کی جماعتوں سے، خاص مضمون کے ثانوی اسکولوں سے اور اعلی تعلیمی اداروں سے کوئی تعلیمی فیس نہ لی جائے۔

۲۰ جون — سوویت یونین اور یوگوسلاویہ کا مشترکہ اعلان — ماسکو میں دستخط۔

۳۰ جون — کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا فیصلہ اس بارے میں کہ "شخصیت پرستی اور اس کے خمیازوں کو کس طرح دور کیا جائے"۔

۱۴ جولائی — سوویت یونین کی اعلی سوویت کا پانچواں اجلاس — سرکاری پنشنوں کے بارے میں قانون بن گیا۔

۱۶ جولائی سوویت یونین کی اعلی سوویت کے پانچویں اجلاس نے قانون بنایا کہ کریلوفنش سوویت اشتراکی ریپبلک کو پھر سے کریلیا کی بااختیار سوویت اشتراکی ریپبلک کی شکل میں بنایا جائے اور روسی فیڈریشن میں شامل کر لیا جائے —
سوویت یونین کی اعلی سوویت نے ایک پیغام تمام ملکوں کی پارلیمنٹوں کو روانہ کیا کہ ترک اسلحہ کیا جائے —

۱۶ اگست کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور وزیروں کی کونسل کا فیصلہ کہ ''بھوکے پیاسے اسٹیپی میدان،، کو جو ازبکستان اور قزاخستان میں ہے پانی دیا جائے تاکہ وہاں روئی کی پیداوار بڑھ سکے —

۶ ستمبر اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان کہ ''انٹرنیشنل استالن انعام،، کا نام بدل کر ''انٹرنیشنل لینن انعام،، کیا جاتا ہے — یہ انعام قوموں کے درمیان امن کو تقویت دینے کے صلے میں دیا جاتا ہے —

۸ ستمبر پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور وزیروں کی کونسل کا فیصلہ شائع ہوا کہ سائنس ، انجنیرنگ، ادب اور آرٹ میں غیر معمولی خدمت انجام دینے پر ''لینن انعام،، دیا جایا کرے —
سوویت یونین کے وزیروں کی کونسل، پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور پورے ملک کی مزدور سبھاؤں کی مرکزی کونسل کا فیصلہ کہ کارخانوں اور دفتروں میں کام کرنے والے کم تنخواہ لوگوں کی اجرتیں بڑھائی جائیں —
اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان کہ کم سے کم جتنی آمدنی پر ٹیکس لگتا ہے اس کی حد کو اونچا کیا جائے —

۱۷ سے
۱۹ اکتوبر تک کریملن میں پورے ملک کے ان لوگوں کی کانفرنس ہوئی جنھوں نے صنعتی پیداوار میں کفایت شعاری کا طریقہ رائج کیا، کوئی نئی چیز ایجاد کی یا نئی تدبیر نکالی —

١٩ اکتوبر | سوویت یونین اور جاپان کا اعلان که سوویت یونین اور جاپان کے درمیان جنگ کی حالت ختم کرنے پر سمجھوته هو گیا هے اور سفارتی اور قنصلی تعلقات پھر سے قائم کئے جاتے هیں —

٢٠ اکتوبر | سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان که ''اوکھر کی زمین کی پهلی کاشت،، کا تمغه جاری کیا گیا —

٣٠ اکتوبر | سوویت گورمنٹ کا اعلان که سوویت یونین اور دوسرے اشتراکی ملکوں کے درمیان دوستی اور تعاون کو اور بڑھانے اور مضبوط کرنے کی کیا بنیادیں هونی چاهئیں —

٥ نومبر | اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان که نوجوان کمیونسٹ لیگ (کمسومول) کے ممبروں اور سوویت یونین کے لڑکوں لڑکیوں کی سرفروشانه قربانیوں اور کوششوں کے صلے میں جو انهوں نے اوکھر کی زمین اور بیکار زمین کے بونے جوتنے میں کی هیں کمسومول کو لینن آرڈر دیا جائے —

١٧ دسمبر | سوویت یونین اور پولینڈ کا کمیونکے اور عهدنامه که پولینڈ کی سرزمین پر عارضی طور سے سوویت فوج کی جو چھاونی هے اس کی قانونی حیثیت کیا هے — وارسا میں دستخط —

٢٠ سے ٢٤ دسمبر تک | کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا مکمل اجلاس ان سوالوں پر بحث کرنے کے لئے: چھٹے پانچ ساله پلان کی تفصیلات مکمل کی جائیں — ١٩٥٦ء سے ١٩٦٠ء تک کے پلان اور ١٩٥٧ء کے معاشی پلان کے لئے جو ٹھیک نشانے مقرر کئے جائیں گے ان کی لائن کیا هو — ملک میں معاشی انتظام چلانے کا کام بهتر کیا جائے —

١٩٥٦ء | لینن نامی والگا پن بجلی اسٹیشن سے شهر ناگینسک کے سب اسٹیشن (ماسکو کے نزدیک) تک ٩٠٠ کلومیٹر لمبی ٤٠٠ کلوواٹ کی لائن کھل گئی —

35—2109

۱۹۵۷ء

۱۱ فروری — سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت کا چھٹا اجلاس — قانون منظور ہو گئے کہ عدالتی معاملات پر قانون سازی کے اختیارات یونین رپبلکوں کے حوالے کردئے گئے — دیوانی، فوجداری اور تعزیرات کو یونین رپبلکوں کے دائرہ اختیارات میں تسلیم کیا گیا — علاقائی یا خطہ‌وار انتظامی ڈویژنوں سے متعلق معاملات یونین رپبلکوں کے دائرہ اختیارات میں دے دئے گئے —

۱۳ — ۱۴ فروری — کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا مکمل اجلاس — ''صنعتی اور عمارتی انتظام کے بندوبست میں اور بہتری کرنے کے بارے میں غور'' —

۱۴ مارچ — سوویت یونین اور جرمن جمہوری رپبلک کی حکومتوں کے درمیان سمجھوتہ ان سوالوں کے بارے میں جن کا تعلق جرمن سرزمین پر سوویت فوج کی عارضی چھاونی رکھنے سے تھا —

۱۰ مئی — اعلیٰ سوویت کے ساتویں اجلاس نے قانون منظور کردیا کہ صنعتی اور عمارتی انتظام کے بندوبست کو اور بہتر کیا جائے —

۱۶ مئی — اعلیٰ سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان کہ ایک تمغہ جاری کیا جاتا ہے — ''لینن گراد کی ۲۵۰ ویں سال گرہ کی یاد میں'' —

۲۷ مئی — سوویت یونین اور ہنگری کا سمجھوتہ کہ ہنگری کی عوامی رپبلک کی سرزمین پر سوویت فوجوں کی جو عارضی چھاونی رہے گی اس کی قانونی حیثیت کیا ہے — بوداپیشت میں دستخط —

۱۲ جون — سوویت یونین اور فن‌لینڈ کا مشترکہ کمیونکے — ہیلسنکی میں دستخط —

۲۲ سے ۲۹ جون تک — کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا مکمل اجلاس — پارٹی کے مخالف گروپ یعنی مالنکوف، کاگانوویچ اور مولوتوف کے بارے میں فیصلہ —

۲۳ جون	لینن گراد کی ۲۵۰ویں سال گرہ منائی گئی۔
۴ جولائی	مرکزی کمیٹی اور وزیروں کی کونسل کا فیصلہ، پنچائتی کاشتکاروں اور کارخانوں اور دفتروں کے ملازموں پر کاشتکاری کی پیداوار کا جو حصہ سرکار کو دینا لازم تھا وہ طریقہ توڑ دیا گیا۔
۲۸ جولائی سے ۱۱ اگست تک	تمام دنیا کے نوجوانوں اور طالب علموں کا چھٹا عالمی فیسٹیول (میلہ) ماسکو میں۔
۳۱ جولائی	پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور وزیروں کی کونسل کا فیصلہ کہ سوویت یونین میں مکانات کی تعمیر کو ترقی دی جائے۔
۲۰ اگست	اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان — سوویت مزدور سبھاؤں کو ''آرڈر آف لینن،، کا رتبہ ملا — یہ روس میں پہلی انقلابی مزدور سبھا کی بنیاد پڑنے کی پچاسویں سال گرہ کا موقع تھا۔
۱۹ ستمبر	وزیروں کی کونسل کا فیصلہ کہ موردوویہ کی سرکاری یونیورسٹی قائم کی جائے۔
۴ اکتوبر	زمین کا پہلا مصنوعی سیارہ ''اسپوتنک نمبر ۱،، چھوڑا گیا۔
۱۳ اکتوبر	وزیروں کی کونسل نے فیصلہ کیا کہ داغستان کی سرکاری یونیورسٹی قائم کی جائے۔
۳ نومبر	زمین کا دوسرا مصنوعی سیارہ ''اسپوتنک نمبر ۲،، چھوڑا گیا جس پر کتا موجود تھا۔
۶ نومبر	اعلی سوویت کا جوبلی اجلاس — پارٹی کے سکرٹری اول خروشچیوف کی رپورٹ جو ''اکتوبر کے عظیم اشتراکی انقلاب کے ۴۰ سال،، پر تھی — اعلی سوویت نے ایک پیغام تیار کیا سوویت یونین کی قوموں کے نام اور دنیا بھر کے محنت پیشہ لوگوں، سیاستدانوں، معزز لوگوں، علم فن اور تہذیب کے نمائندوں، پارلیمنٹوں اور حکومتوں کے نام۔
۱۴ سے ۱۶ نومبر تک	اشتراکی ملکوں کی ۱۲ کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے نمائندوں کا جلسہ ماسکو میں ہوا — اس جلسے نے ایک اعلان شائع کیا۔

۱۶ سے ۱۹ نومبر تک	ماسکو میں ۶۴ کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے نمائندوں کا جلسہ — اس جلسے نے امن کا ایک اعلان نامہ ساری دنیا کے تمام محنت پیشہ لوگوں کے نام شائع کیا —
۵ دسمبر	ایٹمی قوت سے لیس ''لینن،، نام کا برف توڑ جہاز، جس کا وزن ۱۶۰۰۰ ٹن تھا تیار کرنے کے لئے لینن گراد کی بندرگاہ سے پانی میں اتارا گیا —
۱۴ دسمبر	سوویت یونین کی اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان — یہ مرکزی وزارتیں توڑ دی گئیں —— ہوائی جہاز کی صنعت، ڈیفنس کی صنعت، ریڈیو انجنیرنگ کی صنعت اور بحری اور دریائی جہازوں کی صنعت، اور ان وزارتوں کے بجائے وزیروں کی کونسل کی یہ سرکاری کمیٹیاں مقرر کر دی گئیں : ہوائی جہاز انجنیرنگ، ڈیفنس انجنیرنگ، ریڈیو الکٹرونک انجنیرنگ اور بحری اور دریائی جہاز سازی کی کمیٹیاں —
۱۸ دسمبر	اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان — وہ ٹیکس اڑا دئے گئے جو ملک کے بن بیاہے باشندوں پر اور چھوٹے خاندان والوں پر تھے — کارخانوں اور دفتروں میں کام کرنے والے اور دوسرے بال بچوں والے لوگوں پر سے ٹیکس منسوخ کرنے کے علاوہ بے اولاد، بے شادی عورتوں پر سے بھی ٹیکس ہٹا دئے گئے —
۲۱ دسمبر	سوویت یونین اور شام کا مشترکہ کمیونکے شام کی ریپبلک سے ایک سرکاری وفد سوویت یونین آنے کے بارے میں —
۱۹۵۸ء	
۹ جنوری	سوویت یونین کے وزیروں کی کونسل کا فیصلہ کہ نوواسی‌برسک سرکاری یونیورسٹی قائم کی جائے —
۲۵—۲۶ فروری	کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا مکمل اجلاس جس میں خروشچیوف نے ''پنچائتی فارموں کے سسٹم کی اور ترقی، مشین اور ٹریکٹر اسٹیشنوں (م ٹ س) کی پھر سے تنظیم،، پر رپورٹ پیش کی —

۳۱ مارچ — اعلی سوویت کے پہلے اجلاس (پانچویں کنوکیشن) نے قانون پاس کیا: ''پنچائتی فارموں کے سسٹم کی اور ترقی اور ''م ٹ س،، کی پھر سے تنظیم،،۔

پہلی اپریل — پارٹی کی مرکزی کمیٹی، وزیروں کی کونسل اور مزدور سبھاؤں کی کل یونین مرکزی کونسل نے فیصلہ کیا کہ بھاری صنعتوں کی کئی شاخوں میں ۱۹۵۸ء کے اندر ھی کام کے گھنٹے ۷ سے ۶ تک کر دئے جائیں اور مزدوروں اور دفتری ملازموں کی تنخواھوں یا اجرتوں کے قاعدے بدلے جائیں۔

۹ اپریل — ھنگری کی عوامی ریپبلک اور سوویت یونین کے پارٹی اور سرکاری وفدوں کی بات چیت کے نتیجے میں مشترکہ اعلان پر بوداپیشت میں دستخط ھو گئے۔

۱۸ اپریل — کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور وزیروں کی کونسل کا فیصلہ، پنچائتی فارموں کے سسٹم کو اور ترقی دینے اور ''م ٹ س،، کی پھر سے تنظیم کرنے کے بارے میں۔

۴ مئی — پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور وزیروں کی کونسل کا فیصلہ کہ معیشت کی منصوبہ‌بندی کو اور بہتر بنانے کےلئے کیا تدبیریں اختیار کی جائیں۔

۶ — ۷ مئی — پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا مکمل اجلاس جس نے فیصلہ کیا کہ کیمیاوی صنعت کو اور ترقی دی جائے، خصوصاً کیمیاوی اشیا کی پیداوار اور ان سے تیارشدہ مصنوعات کو تاکہ ملک کی آبادی اور قومی معیشت کی ضروریات کے لئے یہ سامان پورا پڑ سکے۔

۱۵ مئی — ''اسپوتنک نمبر ۳،، چھوڑا گیا۔

۱۵ مئی — ماسکو میں مشترکہ اعلان پر دستخط۔ یہ اعلان سوویت یونین اور متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومتوں کے درمیان اس گفتگو کا نتیجہ تھا جو صدر جمال عبدالناصر کے سوویت دورے کے دنوں میں ھوئی تھی۔

۳۰ مئی — سوویت یونین اور فن‌لینڈ کا مشترکہ کمیونکے ماسکو میں۔ فن‌لینڈ کے صدر کیکونن کی سوویت یونین میں آمد کے موقع پر دستخط ھوئے۔

۱۵ جون	پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور وزیروں کی کونسل کا فیصلہ شائع ہوا کہ ''بھوکے پیاسے اسٹیپی میدان،، کو، جو ازبکستان، قزاخستان اور تاجکستان کی سوویت اشتراکی رپبلکوں میں پڑا ہوا ہے سیراب کرنے اور ان پر کاشت کرنے کا کام اور پھیلایا جائے اور اس کی رفتار اور تیز کی جائے —
۱۷، ۱۸ جون	پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا مکمل اجلاس — موٹر اور ٹریکٹر اسٹیشن کے کام کے عوض میں لازمی وصولی اور جنس کی صورت میں ادائگی منسوخ کرنے کے بارے میں خروشچیوف کی تقریر، اور زراعتی سامان کی تیاری میں قیمتوں اور شرطوں کے متعلق نئے قاعدے پرخروشچیوف کی تقریر —
۲۳ جون	سوویت یونین اور نیپال کا کمیونکے — ماسکو میں دستخط — مہاراجہ اور مہارانی نیپال کے سوویت یونین کے سرکاری دورے کے موقع پر —
۹ جولائی	سوویت یونین کے وزیروں کی کونسل اور مزدور سبھاؤں کی کل یونین مرکزی کونسل کا فیصلہ — ان ہدایات کی تصدیق کر دی گئی کہ کارخانوں، ملوں، فیکٹریوں وغیرہ میں، عمارتی ٹھکانوں پر، سرکاری فارموں میں، ''م ٹ س،، پر، مرمت اور دیکھ بھال کے مقامات پر مستقل طور سے پیداواری کانفرنسیں ہوا کریں —
۱۲ جولائی	چیکوسلوواکیہ کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے سکرٹری اول اور چیکوسلوواک رپبلک کے صدر نووتنی کی آمد کے موقع پر کمیونکے شائع ہوا — ماسکو میں دستخط —
۲۴ جولائی	سوویت یونین اور آسٹریا کا کمیونکے — سوویت یونین میں آسٹریا کے سرکاری وفد کی آمد کے موقع پر — ماسکو میں دستخط —
۲۹ جولائی	اعلی سوویت کی مجلس صدارت کا سرکاری اعلان — کالمیک بااختیار علاقے کو کالمیک بااختیار سوویت اشتراکی رپبلک کی حیثیت سے پھر ترتیب دیا گیا —

۳ اگست	خروشچیوف اور ماؤزے تنگ کی ملاقات پر کمیونکے۔ پیکنگ میں دستخط ۔
۷ ستمبر	ایٹمی طاقت سے چلنےوالے بجلی اسٹیشن کا ایک لاکھ کلوواٹ کا پہلا حصہ کھلا اور جب پورا اسٹیشن تیار ہو جائےگا تو اس کی پوری قوت ۶ لاکھ کلوواٹ ہوگی ۔
۸ ستمبر	سوویت یونین اور سلطنت مراقش کے درمیان نمائندوں کے تبادلے پر کمیونکے شائع ۔
۱۱ ستمبر	لینن کے نام پر سوویت یونین کی پائنیر انجمن کے اصول شائع ہوئے ۔
۲۰ ستمبر	ایرکوتسک کے پن بجلی اسٹیشن کا آٹھواں (آخری) حصہ چالو ہو گیا ۔
۱۷ سے ۱۹ اکتوبر تک	شہر تبیلیسی کی ۱۵۰۰ ویں سال گرہ دھوم سے منائی گئی۔
۴ نومبر	کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی، وزیروں کی کونسل اور مزدور سبھاؤں کی مرکزی کونسل کا فیصلہ، مشین سازی کی صنعت، تیل کی اور گیس کی صنعت میں کام کرنےوالے مزدوروں اور دفتری ملازموں کے لئے کام کے گھنٹے کم کر دئے جائیں اور اجرتوں یا تنخواہوں کے قاعدے بدلے جائیں ۔
۱۰ نومبر	سوویت یونین اور پولینڈ کا مشترکہ اعلان، پولینڈ کی عوامی ریپبلک کا وفد آنے کے موقع پر، ماسکو میں دستخط ۔
۱۲ نومبر	پاٹی کی مرکزی کمیٹی کا مکمل اجلاس ۔ پارٹی کی ۲۱ ویں کانگرس میں خروشچیوف کی رپورٹ کا خاکہ زیربحث آیا ۔ موضوع یہ تھا: ”۱۹۵۹ — ۶۵ء کے دوران میں سوویت یونین کی اقتصادی ترقی کے مقررہ اعداد وشمار،، ۔ تعلیم اور عملی زندگی کے رشتے کو مضبوط کرنے اور ملک میں عام تعلیم کے نظام کو آگے ترقی دینے کے سوال پر بحث کی گئی ۔

۱۹ دسمبر
پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے مکمل اجلاس نے فیصلہ کیا کہ پچھلے پانچ سال کے دوران زراعتی ترقی کا حاصل کیا ہے اور زراعتی پیداوار کو اور آگے بڑھانے میں کیا مسائل درپیش ہیں —

۲۴، ۲۵ دسمبر
اعلی سوویت کا دوسرا اجلاس (پانچواں کنوکیشن) — قانون منظور کہ اسکول یعنی تعلیم کو معاشی ضروریات کے نزدیک لایا جائے اور ملک میں پبلک تعلیم کے سسٹم کو اور زیادہ ترقی دی جائے — ایٹم بم اور ہائڈروجن بم کے تجربے بند کرنے اور برلن کے مسئلے پر اعلی سوویت کے فیصلے — قانون بنا جس نے سوویت یونین میں اور یونین کی ریپبلکوں میں فوجداری معاملات میں قانون سازی کی بنیاد کی تصدیق کر دی — ایک اور قانون بنا جس نے ریاست کے خلاف جرائم میں جرم کی ذمہ داری کا تعین کیا اور بعض دوسرے قوانین وضع ہوئے —

۱۹۵۹ء

۲ جنوری
دنیا کا پہلا خلائی راکٹ چھوڑا گیا جو نظام شمسی کا پہلا مصنوعی سیارہ بن گیا —

۲۷ جنوری سے ۵ فروری تک
سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی ۲۱ویں غیرمعمولی کانگرس —

۲۴ سے ۲۹ جون تک
کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا مکمل اجلاس — اس اجلاس نے ایک ہدایت جاری کی، پارٹی کی شاخوں کے کام اور سوویت سرکاری اداروں اور معاشی کونسلوں کے کام کے بارے میں کہ پارٹی کی ۲۱ویں کانگرس کے فیصلوں کی تعمیل میں ان کو کیا کرنا ہے — یہ فیصلے صنعتوں میں اور تعمیرات میں ٹکنیکل ترقی کی رفتار تیز کرنے سے متعلق تھے —

۱۴ ستمبر
رات کو ۱۲ بج کر ۲ منٹ ۲۴ سیکنڈ پر (ماسکو ٹائم) سوویت خلائی راکٹ چاند پر پہنچ گیا —

۱۵ سے ۲۷ ستمبر تک
سوویت حکومت کے سربراہ وزیر اعظم خروشچیوف کا دورہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں —

۱۸ ستمبر — سوویت حکومت کے سربراہ خروشچیوف نے یواین‌او کی جنرل اسمبلی سے خطاب کیا اور سوویت حکومت کی تجویزیں سامنے رکھه دیں که عام اور مکمل ترک اسلحه کیا جائے —

۷ اکتوبر — سوویت خلائی راکٹ نے چاند کے اس پہلو کی بھی تصویریں لے لیں جسے اب تک نه دیکھا گیا تھا اور نه اس کی کوئی تحقیق ہوئی تھی — راکٹ نے ادھر کے فوٹو ریڈیو کے ذریعے زمین کو بھیج دئے —

۲۲ سے ۲۵ دسمبر تک — سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کا مکمل اجلاس، جس نے ملک کی زراعت کو اور آگے تک ترقی دینے کے لئے ٹھوس تدبیریں طے کر دیں —

۱۹۶۰ء

۱۴ — ۱۵ جنوری — سوویت یونین کی اعلی سوویت کے چوتھے اجلاس (پانچویں کنوکیشن) نے قانون پاس کر دیا: ''سوویت یونین کی فوجوں کو اور خاصی تعداد میں کم کرنے کے بارے میں،، اور ''دنیا کی تمام پارلیمنٹوں اور حکومتوں کے نام اپیل،،جاری کی —

۱۴ جنوری — سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور مجلس وزارت نے فیصله کیا ''وہ تدبیریں اختیار کرنے کے بارے میں جن سے میڈیکل سروس کو اور بہتر کیا جا سکے اور صحت عامه کا اور بہتر انتظام ہو سکے،، —

۴ — ۱۳ فروری — کیوبا میں سوویت یونین کے اول نائب وزیراعظم میکویان کا دورہ —

۵ فروری — سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور مجلس وزارت نے فیصله کیا که ماسکو میں ''قوموں کی دوستی یونیورسٹی،، قائم کی جائے —

۱۱ فروری — ۵ مارچ — سوویت یونین کی مجلس وزارت کے صدر نکیتا خروشچیوف نے انڈونیشیا، ہندستان، برما اور افغانستان کا سفر کیا —

۲۳ مارچ سے ۳ اپریل تک	سوویت یونین کی مجلس وزارت کے صدر خروشچیوف کا فرانس میں دورہ —
۴ مئی	وزیروں کی کونسل نے یہ تجویز منظور کی کہ قیمتوں کا پیمانہ بدلا جائے اور موجودہ زر نقد کو نئے روبلوں میں تبدیل کر دیا جائے —
۵ — ۷ مئی	اعلا سوویت کے پانچویں اجلاس نے قانون پاس کر دیا ''مزدوروں اور ملازمت پیشہ لوگوں کی اجرتوں پر سے ٹیکس ہٹانے کے متعلق'' — ۱۹٦۰ء میں تمام مزدوروں اور ملازمین کے لئے کام کے سات گھنٹے اور چھہ گھنٹے مقرر کرنے کا قانون اور دوسرے قانون پاس ہوئے —
۱۵ مئی	زمین کے اسپوتنک کے مدار میں کاسمک جہاز چھوڑ دیا گیا — کائنات میں گھومنےوالے اس جہاز کا وزن ۴ ٹن ۵۴۰ کلوگرام تھا —
۱۴ — ۱۹ مئی	چار بڑی طاقتوں کے سربراہوں کے جلسے کے سلسلے میں نکیتا خروشچیوف کا سفر پیرس —
۲۹ مئی	مورمانسک بندرگاہ سے ایٹمی برف توڑ جہاز ''لینن'' کی پہلی روانگی آرکٹک کی طرف —
۷ جون	ترک اسلحہ پر دس ممبروں کی کمیٹی کی نشست میں سوویت وفد کے لیڈر ولیریان زورین نے سوویت یونین کی نئی تجویز پیش کر دی — تجویز اس سلسلے میں تھی کہ عام اور مکمل ترک اسلحہ کے بارے میں جو معاہدہ ہو اس کی بنیادی شرطیں کیا ہوں گی —
۲۹ جون	سوویت گورمنٹ کی طرف سے ترک‌اسلحہ کے مسئلے پر دنیا کے تمام ملکوں کی حکومتوں کے نام ایک پیغام شائع ہوا —
۳ — ۱٦ جولائی	کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا مکمل اجلاس اس سلسلے میں کہ: ۲۱ ویں پارٹی کانگرس کے ان فیصلوں کی تعمیل کا جائزہ لیا جائے جو اس نے صنعت اور ٹرانسپورٹ کی ترقی کے لئے اور پیداوار میں سائنس اور ٹکنیک کی نئی سے نئی ایجادوں کو استعمال کرنے کے لئے کئے تھے —

۱۴ جولائی — کانگو کی خود مختار رپبلک کے معاملے میں سامراجی دخل اندازی کے متعلق سوویت حکومت کا بیان شائع ہوا —

۱۹ — ۲۰ اگست — زمین کے اسپوتنک کے مدار میں دوسرا کاسمک جہاز بھیجا گیا اور اسے واپس زمین پر اتار لیا گیا — اسپوتنک جہاز کا وزن ۴ ٹن ۶۰۰ کلوگرام تھا — اس پر تجربے کے لئے جانور رکھے گئے تھے اور انھی میں دو کتے بھی شامل تھے —

۲ — ۴ ستمبر — نکیتا خروشچیوف دوستی کے دورے پر فن‌لینڈ گئے —

۵ ستمبر — خروشچیوف اور فن‌لینڈ رپبلک کے صدر کیکونن کے درمیان گفتگو کے متعلق سوویت یونین اور فن لینڈ کا مشترکہ کمیونکے شائع ہوا —

۱۹ ستمبر سے ۱۳ اکتوبر تک — یو این او کی جنرل اسمبلی کے پندرھویں اجلاس میں سوویت وفد کی رہنمائی کرتے ہوئے خروشچیوف کا نیویارک میں قیام —

۲۳ ستمبر — یواین او کی جنرل اسمبلی کے پندرھویں اجلاس میں سوویت وفد کے سربراہ نکیتا خروشچیوف نے عام مباحثے میں شریک ہوکر تقریر کی — اس موقع پر ان کی طرف سے نوآبادیاتی ملکوں اور قوموں کو خودمختاری دینے کے اعلان‌نامے کا خاکہ پیش کیا گیا اور ترک اسلحہ کے سوال پر سوویت یونین کی حکومت کا بیان دیا گیا —

پہلی اکتوبر — ماسکو میں قوموں کی دوستی یونی ورسٹی کھل گئی — تعلیم شروع ہو گئی —

۱۵ نومبر — سوویت یونین میں وزیروں کی کونسل نے اس سلسلے میں اعلان شائع کر دیا کہ آئندہ روبل سکہ سونے کی کتنی مقدار کے برابر ہوگا اور غیرملکی سکوں میں زرتبادلہ کی حیثیت سے اس کی قیمت کتنی بڑھ جائے گی —

۲۱ — ۲۴ نومبر — فن‌لینڈ رپبلک کے صدر کیکونن کا ماسکو میں قیام —

۲۵ نومبر	صدر فن لینڈ کے دورہ ماسکو کے سلسلے میں سوویت یونین او فن‌لینڈ کا مشترکہ کمیونکے شائع ہوا۔
پہلی دسمبر	تیسرا کائناتی جہاز زمین کے اسپوتنک کے مدار پر چھوڑ دیا گیا۔ اس اسپوتنک جہاز کا وزن ۴۵۶۳ کلوگرام تھا۔
۶ دسمبر	ماسکو میں ''کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے نمائندوں کی کانفرنس کا اعلان،، شائع ہو گیا۔
۹ دسمبر	والگا گراد کے نزدیک وہ هائڈروالکٹرک اسٹیشن مقررہ وقت سے سال بھر پہلے پوری قوت کے ساتھ چالو ہو گیا جو دنیا میں سب سے زبردست ہے۔ اب اس کا نام کمیونسٹ پارٹی کی ۲۰ ویں کانگرس پر رکھا گیا ہے۔
۱۱ دسمبر	دنیا کے ۵ براعظموں کی کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے نمائندوں کی ''ساری دنیا کی قوموں سے اپیل،، شائع ہو گئی۔
۱۹ دسمبر	کیوبا کی انقلابی حکومت کے اقتصادی مشن کی آمد کے سلسلے میں، جو ایرنستو چے گیوارا کی سر براہی میں یہاں آیا ہوا تھا، سوویت یونین اور کیوبا کے ایک مشترکہ کمیونکے پر دستخط ہوئے۔
۲۸ دسمبر	یو ین او کی جنرل اسمبلی نے نوآبادیاتی ملکوں اور قوموں کو خود مختاری دینے پر جو قرارداد منظور کی، اس کے متعلق سوویت یونین کی مجلس وزارت کے صدر نکیتا خروشچیوف کا اعلان شائع ہوا۔

۱۹۶۱ء

۱۰ سے ۱۸ جنوری تک	کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے مکمل اجلاس نے تجویز منظور کی کہ پارٹی کی ۲۲ ویں حسب معمول کانگرس طلب کی جائے۔ زراعت کی ترقی کے مسائل پر فیصلے کئے اور کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے نمائندوں کے جلسے کے کام کا جائزہ لیا۔
۴ فروری	زمین کے گرد بھاری مصنوعی سیارہ چھوڑا گیا۔ اس کا وزن ۶۴۸۳ کلوگرام تھا۔

۹ سے ۱۹ فروری تک — سوویت یونین کی اعلا سوویت کی مجلس صدارت کے صدر لیونید بریژنیف نے مراقش، گنی اور گھانا کا دورہ کیا۔

۱۲ فروری — زمین کے گرد بھاری مصنوعی سیارہ مدار پر پہنچا دیا گیا۔ اس اسپوتنک سے خلائی راکٹ چھوڑا گیا جس نے زہرہ سیارے کی طرف بین سیارہ آٹومیٹک اسٹیشن کو خلائی لائن میں روانہ کر دیا۔

۱۴ فروری — سوویت گورمنٹ نے پاتریس لومبا کے قتل کے بارے میں بیان دیا۔

۲۲ فروری — سوویت وزیروں کی کونسل کے صدر نکیتا خروشچیوف نے ایشیا، افریقہ، یورپ اور لاطینی امریکہ کے ملکوں کی ریاستوں یا حکومتوں کے سربراہوں کو پیغام بھیجا جس میں یہ پروگرام تھا کہ کانگو کے سوال کو کانگولی قوم کے حق میں طے کیا جائے اور یواین او کی اس طرح پھر سے تنظیم کی جائے کہ بین اقوامی امن کو اس سے فائدہ پہنچے۔

۹ مارچ — چوتھا سوویت اسپوتنک جہاز زمین کے گرد مدار پر بھیج دیا گیا اور جہاں اسے اتارنا مقصود تھا وہاں خیریت سے اتر گیا۔ اس کا وزن ۴۷۰۰ کلوگرام تھا اور اس میں ایک کیبن موجود تھی جس میں کتا تھا۔

۲۵ مارچ — سوویت یونین میں زمین کے گرد مدار پر پانچواں اسپوتنک جہاز پہنچا دیا گیا۔ اس کا وزن ۴۶۹۵ کلوگرام تھا۔ یہ اسپوتنک جہاز مقررہ علاقے میں زمین پر واپس آ گیا۔

۱۲ اپریل — دنیا میں پہلی بار سوویت خلائی جہاز ''وستوک،، انسان کو لے کر پورے زمین کے گولے کا چکر لگا آیا اور خیریت کے ساتھ زمین پر اتر گیا۔ پہلا انسان جو خلائے کائنات میں پہنچا، سوویت یونین کا باشندہ میجر یوری گاگارین تھا۔

۱۸ اپریل	کیوبا میں مسلح دخل اندازی کے سلسلے میں سوویت گورمنٹ کا بیان —
۳ — ۴ جون	ویانا میں سوویت وزیر اعظم نکیتا خروشچیوف اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر جان کینیڈی کے درمیان بات چیت ہوئی —
۵ سے ۱۲ جون تک	انڈونیشیا رپبلک کے صدر اور وزیر اعظم سوئیکارنو نے سوویت یونین کا سرکاری دورہ کیا —
۱۱ جون	ویانا میں ملاقات کے وقت خروشچیوف نے جان کینیڈی کو باهمی گفتگو کے سلسلے میں جو یادداشتیں پیش کی تھیں، سوویت اخبارات میں شائع ہو گئیں — ان کا موضوع یہ تھا: ایٹمی اور ہائڈروجن ہتھیاروں کے تجربے بند کئے جائیں، جرمنی سے امن کے معاھدے پر دستخط ہو جائیں اور اس بنیاد پر مغربی برلن کا سوال طے کر لیا جائے —
۱۹ جون	سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا مکمل اجلاس ہوا — اس اجلاس نے مرکزی کمیٹی کے سکریٹری اول خروشچیوف کی رپورٹ ''پارٹی کے آئندہ پروگرام کے خاکے کے متعلق،، اور مرکزی کمیٹی کے سکریٹری کوزلوف کی رپورٹ ''پارٹی کے قواعد وضوابط کے خاکے کے متعلق،، سنی اور ان پر بحث کی —
۶ جولائی	ماسکو میں، سوویت اشتراکی رپبلکوں کی یونین اور کوریائی عوامی جمہوری رپبلک کے درمیان دوستی، تعاون اور باهمی امداد کے معاھدے پر دستخط ہوئے —
۲۵ جولائی سے ۳ اگست تک	ماسکو میں نوجوانوں کا عالمی فورم ہوا —
۳۰ جولائی	سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام کا خاکہ شائع ہو گیا —
۵ اگست	پارٹی کے قواعد وضوابط کا خاکہ شائع ہوا —
۶ اگست	سوویت کائناتی جہاز ''وستوک نمبر ۲،، زمین کے گرد مدار پر پہنچا دیا گیا — اور اس میں خلائی مسافر

	ہواباز، میجر گرمن تیتوف موجود تھے — ۲۰ گھنٹے ۱۸ منٹ کے اند اس کائناتی جہاز نے زمین کے گولے کے گرد ۱۷ سے زیادہ چکر لگائے — ۷ لاکھ کلومیٹر سے زیادہ فاصلے پر پرواز کی اور ۷ اگست کو سوویت یونین کے مقررہ علاقے میں زمین پر اتر آیا —
۶ ستمبر سے ۱۱ ستمبر تک	ہندستان کے وزیر اعظم جواہرلال نہرو سوویت یونین کے دورے پر آئے —
۱۰ اکتوبر	سوویت یونین کی اعلا سوویت کی مجلس صدارت کا حکم کہ توین کے بااختیار حلقے کو پھر سے ترتیب دے کر توین کی بااختیار سوویت سوشلسٹ ریپلک بنا دیا جائے —
۱۴ اکتوبر	سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا مکمل اجلاس — مرکزی کمیٹی کی طرف سے پارٹی کی ۲۲ ویں کانگرس کو جو رپورٹ پیش کی جانی تھی اس پر، اور پارٹی کے پروگرام اور قواعد وضوابط کے خاکے پر ملک کے عام بحث مباحثے کے متعلق فیصلے ہوئے —
۱۷ سے ۳۱ اکتوبر تک	کمیونسٹ پارٹی کی ۲۲ ویں کانگرس —
۲ نومبر	کمیونسٹ پارٹی کا پروگرام، جسے ۲۲ ویں کانگرس نے منظور کیا، شائع ہوا —
۳ نومبر	کمیونسٹ پارٹی کے قواعد و ضوابط، جنھیں ۲۲ ویں کانگرس نے منظور کیا، شائع ہوئے —
۴ سے ۱۵ دسمبر تک	ماسکو میں ٹریڈ یونینوں کی پانچویں عالمی کانگرس ہوئی —
۶ سے ۸ دسمبر تک	اعلا سوویت کے پانچویں کنووکیشن کا ساتواں اجلاس ہوتا رہا — اس اجلاس نے سوویت یونین اور یونین ریپلکوں کے شہری انتظامیہ اور عدلیہ کے اصول قوانین وغیرہ منظور کر دئے —
۱۵ سے ۲۹ دسمبر تک	سوویت یونین کی اعلا سوویت کی مجلس صدارت کے صدر لیونید بریژنیف نے ہندستان کا سرکاری دورہ کیا —

پڑھنے والوں سے

بدیسی زبانوں کا اشاعت گھر آپ کا بہت شکر گذار ہوگا اگر آپ ہمیں اس کتاب کے ترجمے، ڈیزائن اور طباعت کے بارے میں اپنی رائے لکھیں — اس کے علاوہ بھی اگر آپ کوئی مشورہ دے سکیں تو ہم ممنون ہوں گے —

ہمارا پتہ: زوبوفسکی بلوار — نمبر ۲۱،

ماسکو

سوویت یونین

21, Zubovsky Boulevard,
Moscow, U.S.S.R.